# حملاتِ حیدری

تصنیف : مولوی عبد الرحیم

ترجمہ : مولوی شیخ احمد علی

Marfat.com

# حملاتِ حیدری

تصنیف : مولوی عبد الرحیم

ترجمہ : مولوی شیخ احمد علی

ISBN - 969 - 35 - 0681 - 2

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

954.029 Abdul Rahim, Maulvi
Hamlaat-e-Haidri/Mutarjamah
Maulvi Sh. Ahmad Ali. — Lahore:
Sang-e-Meel Publications, 1996.
788p.
1. Tareekh — Hindustan. I.
Title. II. Maulvi Sh. Ahmad Ali

136095

1997

نیاز احمد نے

آر۔آر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

سے شائع کی۔

قیمت = /600 روپے

ISBN - 969 - 35 - 0681 - 2

Marfat.com

# جناب محامد انتساب

محترم و معظّم جان الیئط ڈرنکواٹر بتھون منبر کونسل
و سرکردۂ کونسلیان تعلیم جمہوری
بالقابہ الشریفہ و صفاتہ المنیفہ ؛

اِس اُمید سے

کہ یہہ ہدیہ محمدت و ستایش کا واسطے خاصہ خجستہ
ملکات و عامہ فرخندہ صفات اس کریم الذات کے
مقبول ہوگا

اِس سواد آیندہ کو اُسکے دوستدار صادق الولا شاہزادہ
محمّد سلطان (عرف غلام محمّد) ابن ٹیپو سلطان جنّت مکان نے

نام نامي ولقب گرامي پر
اُس والا نظر ستودہ سیر کے

---

نہایت مہرجوئي و غایت آزرم خوئي کے ساتھ
مخصوص کیا ؛

۲۱ اپریل سنہ ۱۸۴۹ ع

مطبع طبي مین مولوي عبد الله کے چھاپا ہوا

Marfat.com

TO

THE HONORABLE

# JOHN ELLIOT DRINKWATER BETHUNE.

President of the Council of Education.

&c. &c. &c.

IN THE HOPE,

THAT THIS TRIBUTE OF

PROFOUND RESPECT AND ADMIRATION

FOR HIS

PUBLIC AND PRIVATE WORTH AND VIRTUES,

WILL BE ACCEPTABLE,

THE FOLLOWING PAGES

ARE,

WITH THE WARMEST SENTIMENTS OF ESTEEM.

DEDICATED BY

HIS MOST SINCERE FRIEND,

GHOOLAM MOHUMED,

SON OF THE LATE TIPPOO SULTAN

RUSSAPUGLAH.

21*st April*, 1849.



Marfat.com

Recd from Secretary 4th Nov. 1850
Khulasa Hamlat Hyderia
Indy

خلاصہ کتاب حملات حیدری مطبوعہ مطبع

مولوی عبداللہ مقام کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مین

اس کتاب کو اولاً مولوی عبدالرحیم نی کتب انگریزی اور تواریخ فارسی سی

کہ مشتمل اوپر بیان محامد اور مناقب نواب حیدر علیخان ناظم ملک دکہن اور مبنی

اوپر تذکرہ معرکہ آرائی نواب ممدوح اور ٹیپو سلطان خلف الصدق نواب حیدر علیخان

کی ساتہہ صاحبان عالیشان انگریز بہادر اور اور رئیسون ہندوستان کی ہی

حسب الحکم محمد سلطان عرف غلام محمد ابن ٹیپو سلطان ابن نواب حیدر علیخان

کی زبان فارسی مین ترجمہ کرکی نام اسکا کارنامہ حیدری رکہا تہا بعد اوسکی

مولوی شیخ احمد علی گوپاموی نی بنظر فایدہ عام بمشورہ حکیم احمد حسین شاہجہان آبادی

193/75

Marfat.com

کی فارسی زبان سی اردو مین موافق محاورہ لکھنو اور دلی کی رہنی والون کی

دارالامارۃ کلکتہ مین سنہ ۱۸۲۷ عیسوی مین ترجمہ کرکی نام اسکا حملات حیدری رکھا اور

تفصیل اون کتابون انگریزی اور تواریخ فارسی کی جنسی کہ یہ انتخاب درست

اور مرتب کیا گیا ہی اور بیان حالات اجمالی ولایت ہندوستان کی سرحد ولنکا

کہ ملحق اور ولایتون کی سرحدون سی ہی اور توصیف بعضی چیزون زر قسم جواہرات

وغیرہ کہ اوس سرزمین مین پیدا ہوتی ہین اور بیان طول اور عرض اوس

ولایت کا بقید درجات اور تفصیل جارے ہونی جنسمون اور ندیون کی بقید

نام اوس ولایت کی بقید محاصل خراج ملکی اور نام جزایر اور قلعہ جات اور

جاگیرات اور صوبجات ساتھہ مختصر بیان تاریخ اور تسلط قوم انگریزی اوس

ملک مین اور ظہور پانا وقایع کارزار جو کہ درمیان نواب حیدر علیخان و

اور ٹیپو سلطان کی ساتھہ قوم انگریزی اور اور رئیسون کی واقع ہوے

مندرج ہی فقط

Marfat.com

# فہرست حملات حیدری

صفحہ


حمد ایزد پاک ... ... ... .. ... ... ... ... ... ... ۱

نعت رسول صاحب لولاک ... ... ... ... ... ... ... ۲

اِس کتاب کی تالیف کا سبب ... ... ... ... ... ... ... ایضا

اجمالی بیان ہندوستان کی سرحدون کا و توصیف بعض
گرانمایہ طبیعی چیزون کی جنھون نے اُسکے رہنے والون
کو غیر ملک سے بے نیاز اور غیرونکو اُسکا محتاج کیا ہی ... ... ۱۱

بہ مختصر بیان تاریخ وار ہی قوم انگریز کے تسلّط کا ہندوستان
مین کہ کسطرح سے دوسی برس کے عرصے مین اُنھون نے
آہستہ آہستہ دخل و تصرف مین اُسکے ترقی کی ہی ... ... ۲۳

تخنہ تربیع بامساحت سطحی روی زمین ہندوستان
کا ساتھ گوشہ تفصیلی پرگنون اور ضلعون کے اور تقریبی
شمار آدمیون کی وابستہ سال ۱۸۲۰ع ... ... ... ... ... ۲۷

بیان مین اجمالی خصوصیات ملک دکھن کے جو بہ سبب
نزدیکی خط استوا اور اعتدال زمانے ظلمت و ضیا کے
بیشمار خیرات و برکات پر محتوی ہی، اور تعریف
مین نواب مکارم انتساب حیدر علی خان فردوس

صفحہ

مکان کے جسنے سر برنگپٹن مین حکومت اسلامیہ کی بنیاد
قایم کی اور انتہاے دکھن تک علم فتح و فیروزی بلند
کیا، اور صفت مین بادشاہ سلیمان جاہ ٹیپو سلطان
جنت آشیان کے جسنے تاج و تخت کو اِس حکومت
کے آرایش دی ، اور توصیف مین جلایل مکارم
ارکان دولت برطنیہ کے جواب تمام ممالک پر ہندوستان
کے سواحل شرقی سے لے سواحل غربی تک اور نہایت
دکھن سے کوہستان ہمالہ تلک تسلّط رکھتے ہین ، ... ... ... ۳۰
مملکت میسور اور اُسکے تختگاہ شہر سریرنگپٹن کا بیان
خسمین نواب حیدر علی خان بہادر مغفور نے حکومت
اسلامی قایم کی اور ٹیپو سلطان مبرور نے اُسکی
آرایش اور زینت دی ، ترجمہ کیاہوا کتاب آنھنٹک
ممائرس اف ٹیپو سلطان سے جسکو ایک منصدار
انگریزی نے تالیف کیا تھا، ... ... ... ... ... ... ۳۶
بیان مین اختلال و نے انتظامی دولت تیموریہ کے جو دکھن
اور ممالک شرقی و غربی کے ریاستون کی بناکا موجب ہوا، ... ... ... ۴۲
بیان مین فطرت ارجمند اور ہمت بلند اور قصد دور و دراز
نواب ہلال رکاب حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے
سلیقے درست خداداد کفایت کرنے مین مہمات
سپہسالاری و ملکداری کے اور کمالات نفسانی اُس
امیر پر تدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بناڈالی ... ... ۴۵

صفحہ

اجمالی بیان اسلاف کرام اور آبای والامقام نواب
محامد انتساب حیدر علی خان بہادر منصور کا جسنے دولت
اسلامیہ کی بنا میسور مین قایم کی ... .. ... ... ... ۵۲
عروج کرنا شیخ فتح علی عرف فتح محمد کا اوج سپہداری
پر اور طلوع کرنا اختر ولادت نواب حیدر علی خان بہادر
کا مطلع توفیق باری عزّ اسمہ سے ... ... ... ... ۶۴
پہلی لڑائی حیدر علی خان بہادر کی انگریزون کے ساتھ اور
سیکھلینا اُسکا اہل فرنگ کی جنگ کے اطوار اور ممتاز
ہونا اُس امرین امیران ہم عہد سے ... ... ... ... ... ۶۶
تخریص کرنا حیدر علی خان بہادر کا دستور میسور کو تسخیر
پرچک بالاپور کے اور لشکر کشی کرنا اُسپر اور فتح
پانا اور نئی فوج کو نوکر رکھ اپنی جمعیت کو بڑھانا ... ... ... ۷۳
حسد کرنا وزیر میسور کا اُس سپہسالار دولت یار کی
عزت و شان دیکھکر اور کوا کھودنا اُسکی راہ مین اور
آپ ہی گرنا اُسمین اور پہنچنا سپہسالار کا مرتبہ
جلیلہ وزارت پر راے میسور کے اور تصرّف کرنا امور
معظّمہ بر راج کے ... ... ... ... ... ... ... ۷۵
روانہ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا میر مخدوم علی خان کو
توپخانے معیت واسطے اعانت فرانسیسون کے قلعہ
پانڈیچیری کی طرف اور تصرّف کرلینا انگریزون کا اُس
قلعہ کو اور ناکام مراجعت کرنا مخدوم علی خان کا وہان



Marfat.com

صفحہ

سے اور اس جہت سے اُس کا پہلے مورد عتاب نواب
بہادر کا ہو جانا اور پھر فرانسیسون اور منصبداروں کی
شجاعت سے سرفرازی پانا ... ... ... ... ... ۷۹
لشکر کشی کرنا بسواجی پنڈت سردار مرہٹے کا میسور پر
اور راجہ میسور کا اُرغلانا پوشیدہ اُسکو واسطے
گرفتار کرنے نواب حیدر علی خان کے اور آگاہ ہو جانا
نواب ارسطو فطرت کا اُس راز مخفی سے اور بچ
کے چلا جانا نواب کا بنگلور کو ... ... ... ... ... ۸۳
سپاہ بھیجنا راجہ میسور کا بہ سپہسالاری کناری راو
واسطے محاصرہ بنگلور کے اور ہزیمت پانا اُسکا نواب
حیدر علی خان بہادر کی فوج سے اور آنا نواب بہادر کا
سر برنگپٹن کو اور قید کرنا راجہ کو اور آپ خود بالاستقلال
مسند حکومت پر جلوس کرنا ... ... ... ... ... ۸۴
متوسل ہونا نواب بسالت جنگ برادر نواب
نظام علی خان صوبہ دار ملک دکھن کا نواب حیدر علی خان
بہادر سے واسطے تسخیر کرنے صوبۂ سرا اور اُسکے
قلعہ کے مشروط بچند شرط ... ... ... ... ... ۸۷
استغاثہ کرنا مہابدھی کا جو بیدر سے بھو راجہ بدنور
دارالملک کنڑہ کا متبنا تھا نواب حیدر علی خان بہادر
سے تا اُس بہادر کی مدد سے مسند راجگی پر جو اُسکا حق
تھا اور رانی بیوہ غصب کی راہ سے منصرف ہو گئی تھی



Marfat.com

صفحہ

ممکن ہو ... ... ...

صفحہ

لے لینے پر بعضے قلعون کے اور مار ڈالنے پر ایک جماعت
حیدری کے جو وہان کی قلعدار تھی اور لشکر کشی کرنا
نواب بہادر کا عین طوفان آب و طغیان سیلاب مین
واسطے قلع و قمع نائرونکے ... ... ... ... ... ... ... ١١٦
رشک لیجانا جماعہ مرھٹون کا نواب بہادر کی تسخیر و
فیروزی پر ملک مالیبار مین اور لشکر کشی کرنا بدنور پر ... ... ... ١٢٧
لشکر کشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا راجہ چیتل
درگ وغیرہ پر ... ... ... ... ... ... ... ... ١٢٨

از کتاب فتوحات حیدری

تالیف کردۂ لالہ کھیم نرائن

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا واسطے تنبیہ نواب
عبد الحکیم خان حاکم شانور کے اور شکست پانا خان
موصوف کا ... ... ... ... ... ... ... ... ١٢٩
کوچ کرنا مادھو راو پیشوا کا پونان سے واسطے
انتزاع کرنے ممالک محروسہ نواب حیدر علی خان
بہادر کے اور اُسکا ناکام پھر جانا اور مسخّر کرنا نواب
نامدار کا اور چند قلعون کو ... ... ... ... ... ... ... ١٣٤
پہنچنا رگھوناتھ راو پیشوا کا ملک بالا گھات کی تسخیر کے
ارادے پر پونان سے اور پھر جانا اُسکا ناکام اور تسخیر
فرمانا نواب بہادر کا ملک بادامی و جالی مال وغیرہ کو اور
دوسرے وقایع جو سنہ گیارہ سو تیرا سی ہجری مین



Marfat.com

صفحہ

ظاہر ہوے ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۱۴۴

مستخبران وقایع و آثار پر پوشیدہ نرہے ... ... ... ... ۱۴۹

آنا مادھوراو پیشوا کا دوسری بار پونان سے بالا گھاٹ
مین بقصد استخلاص اور آخرکار صلح کرنا اور پھر جانا
اپنے ملک کو ... ... ... ... ... ... ... ... ۱۵۲

بلند ہونا نشان عالیشان کا واسطے تسخیر کورگ
اور کلیکوٹ کے بادیگر وقایع کہ سنہ گیارہ سی اسّی
ہجری مین واقع ہوے ... ... ... ... ... ... ۱۵۹

لشکرکشی کرنا ترمک راو نانا مادھوراو پیشوا کے
مامون کا اور چشم زخم پہنچنا لشکر کو نواب بہادر کے
اور پھر درستی پانا اُس شکست سے اور معاودت کرنا
ترمک راو نانا کا پونان کی طرف اضطرار و پریشان حالی
کے ساتھ ... ... ... ... ... ... ... ... ۱۶۴

قرار پانا صلح کا درمیان نواب نظام علی خان ناظم حیدرآباد
اور صاحبان عالیشان انگریز کے اور وقوع مین آنا متواتر
جنگونکا درمیان نواب حیدر علی خان بہادر اور صاحبان
عالیشان کے اور آخرکار رفع ہونا نزاع کا ... ... ... ۱۹۳

لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کڑپہ کرنول
بلّاری کی طرف ... ... ... ... ... ... ... ... ۲۰۶

لشکرکشی کرنا تانتیا مرہٹہ ناظم مرچ کا گوبندراو اور سیوا
راو کھاٹکیہ اور دوسرے سرداران مرہٹہ سمیت اور

صفحہ

اتفاق کرنا ابراھیم خان دھونکا اور گرفتار ہو جانا
سرداران مرھٹہ کا اور ناکام پھر جانا ابراھیم خان کا اور
تسخیر کرنا نواب بہادر کا ماک بناری کو ... ... ... ۲۱۵
تسخیر فرمانا نواب حیدر علی خان بہادر کا قلعہ گتی کو
اور گرفتار کرنا مرار راو فتنہ انگیز کا جو ایک ہزار ایک سو
ستاسی ہجری مین واقع ہوا ... ... ... ... ۲۲۱
متسخر ہونا چیتل درگ اور گرفتار ہونا راجہ کامعہ دیگر سوانح
جو ایک ہزار ایک سو اسی ہجری مین واقع ہوے ... ... ۲۲۴
فتح کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا قلعہ کچی کوٹہ وغیرہ
کو اور گرفتار ہونا نواب حلیم خان حاکم کڑپہ اور تباہ
ہونا اُس خاندان کا ... ... ... ... ... ... ۲۳۵
لشکر کشی کرنا نواب حیدر علی خان کا پائین گھاٹ
پر بہ موجب ترغیب و تحریض نواب نظام علی خان ناظم
حیدر آباد اور فرمان روائے ریاست پونان کے ... ... ... ۲۳۷
جنریل منرو بہادر کا مدراس سے کنجی کی طرف آنا اور
کرنیل بیلی بہادر کا دنیاے فانی سے گذرنا اور تسخیر
کرنا نواب بہادر کا قلعہ ارکاٹ کو اور اسیر کرنا نواب
عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علی خان کا معہ عالات
دیگر جو اُسی سال مین واقع ہوے ... ... ... ... ۲۴۲
لشکر کشی کرنا جنریل سرایری کوٹ بہادر کا مدراس
سے بالا گھاٹ پر ... ... ... ... ... ... ۲۵۵



Marfat.com

صفحہ

ذکر اُن مخاربات کا جو شاہزادہ تیپو سلطان سے نواح
ارنی مین ساتھ افواج انگریز بہادر کے وقوع مین آئے
اور اُن واقعات کا جو سنہ گیارہ سو چھیانوے ہجری
مین واقع ہوئے ... ... ... ... ... ... ۲۶۳
وارد ہونا کرنیل پریس بہادر کا معہ فوج تازہ زور
بنگالے سے واسطے نکال لینے ملک آرکاٹ تصرّف
حیدری سے .... ... ... ... ... ... ۲۷۲
آنا جنریل سر ابری کوٹ بہادر کا اور استحکام پانا بنائے
صلح کا نواب حیدر علی خان بہادر کے ساتھ ... ... ... ... ۲۷۶
اُٹھنا غبار فتنہ و فساد کا درمیان کمپنی انگریز بہادر اور
فرانسیسون کے اور نہضت کرنا نواب بہادر کا واسطے
اعانت گورنر پھلچری کے ... ... .... ... ... ۲۸۳
اتفاق کرنا جماعہ مرہٹہ کا نواب نظام علی خان کے
ساتھ اور تک چاہنا انگریزون سے اور لشکر کشی
کرنا اُنھونکا میسور پر اور متحصّن ہونا نواب
حیدر علی خان کا قلعہ سرینگپٹن مین اور پھر جانا مرہٹے
کے لشکر کا بعد وصول تھوڑے زر کے اور آشتی
کرنا نواب نظام علی خان کا نواب حیدر علی خان سے اور
چڑھائی کرنا دونون سردارون کا بالاتفاق
انگریز بہادر پر ... ... ... ... ... ... ۳۸۷
یان مین پیدا ہونے سبب اتفاق کے درمیان نظام علی خان



Marfat.com

صفحہ


حیدر علی خان کے ... ... ... ... ... ... ۲۸۸

پھر جانا نواب نظام علی خان کا مرافقت سے نواب
حیدر علی خان کے اور موافقت کرنا انگریزون سے اور
تہتب و غارت کرنا نواب حیدر علی خان کا کرناٹک کو
شہر مدراس تک اور نہایت بیم و ہراس سے
درخواست کرنا انگریزونکا صلح کو ... ... ... ... ... ۲۹۲
شمائل جسمانی اور عادات واطوار زندگانی نواب
حیدر علی خان بہادر کے ... ... ... ... ... ۲۹۵
توزک سواری نواب نامدار حیدر علی خان بہادر ... ... ... ۳۰۵
ملجا نانواب میرزا علی خان برادرزادہ نواب حیدر علی خان
بہادر کا جماعہ مرھٹہ کے ساتھ جو بدسگال دولت حیدری
کے تھے اور آنا مادھورا و پیشوا کا ایک لاکھ پچاس ہزار
سوار کے ساتھ پونان سے بقصد استخلاص صوبہ سرا
و غیرہ مملکت میسور سے ... ... ... ... ... ۳۱۰
متوجہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تخریب پرجوار و دیار
سریرنگپٹن کے اور ذخیرہ کرنا ذوقہ لشکر کا اور متفرق
کرنا رسالونکا واسطے راہزنی و یغماگری کے اذوقولانے
والون پر اعدا کے اور طیار کروانا ایک بڑا احاطہ
لشکرگاہ کا ... ... ... ... ... ... ۳۱۴
چڑھائی کرنا نواب نظام علی خان کا ممالک میسور پر سننے
سے خبر یورش جماعہ مرھٹہ کی میسور پر اور فراہم ہونا




Marfat.com

صفحہ

دونون لشکر کا سیناپتن مین واسطے تاراج کرنے خزانے
حیدری کے ... ... ... ... ... ... ۳۱۷
ناکام ہونا سردارون کا دونون فوج تاراج اندیش کے
اپنی طمع سے اور لاچار ہو کر آشتی کرنا جماعہ مرہٹہ کا
مخفی حیدر علی خان کے ساتھ اور متحیّر رہنا نظام علی خان کا
و بہ حکم اضطرار مصالحہ کرنا اُسکا نواب بہادر کے
ساتھ اور متّفق ہونا دونون نواب کا قلع و قمع پرانگریز
اور نواب محمد علی خان کے ... ... ... ... ... ۳۲۰
اظہار پاکدامنی اور تبریہ کا قوم فرانسیس کے مداخلت
سے جنگ حالی کے ... ... ... ... ... ... ۳۲۸
مختصر بیان حال لشکر و مملکت کا نواب بہادر کے جس
ہنگام مین افواج متّفقہ یورش کرنا تک پر متوجہ تھین ... ... ۳۳۳
اظہار اِس امر کا کہ داستان نگار فرانسیسی نے جو
کچھ پردلی و تدبیر جنگی نواب حیدر علی خان کی اُسکے
مشاہدے مین آئی تھین وہی اُسنے لکھین ہین ... ... ... ۳۳۶
بیان جگونگی ملک و حشم کی نواب حیدر علی خان اور
اُسکے ہواخواہون کے اور خصوصیات ملک و لشکر کی
جماعہ انگریز اور اُنکے ہواخواہون کے اُس عہد مین جب
بنائے جنگ کی درمیان دونون دولت کے قایم کی گئی ... ... ۳۴۸
بیان خصوصیات کا دونون لشکر کے اور اظہار تفاوت کا
اُن دونون مین ... ... ... ... ... ... ۳۵۹



Marfat.com

محاصرہ کرنا افواج حیدری کا کبیری پتن کو اور مسدود کرنا راہ
اخبار کو انگریزون پر اور تعاقب کرنا میر مخدوم علی خان بہادر کا
جنود انگریزی پر جو ترپاتور کی طرف گئی تھی اور کمین کرنا
مخدوم علی خان کا اور بچ جانا جنریل اسمتھ کا اُس
مہلکے سے ... ... ... ... ... ... ۲۰۱
پہنچنا نواب ہلال رکاب حیدر علی خان بہادر کا حوالی
مین کبیری پتن کے جسکو سواران حیدری محاصرہ کر رہے
تھے اور حکم کرنا نواب والا جاہ کا واسطے یورش اور
مورچہ بندی کے اور امان چاہنا قلعہ والون کا باد یگر حالات ... ... ... ۲۰۴
یلغار کرنا نواب حیدر علی خان کا بعد انتزاع کبیری پتن کے
سنگومن کی طرف جہان جنریل اسمتھ انتظار کرنیل
عود کی کر رہا تھا تا اُنکی تلاقی سے مانع ہو اور جنریل اسمتھ
کو جبراً ترنا ملی کی راہ سے پھرا کر ترپاتور اور آرنی کی
طرف متوجہ کر کے وہان ایک میدان وسیع مین اُسکی
فوج کو اپنے سواردن سے مغلوب و مقہور کرے اور
گھوڑون کے سمون سے اُنھین لکد کوب و پامال ... ... ... ۲۰۸
خبردار کرنا رکن الدولہ کا اپنے نقارے کی آواز سے
انگریزون کو نزدیک ہونے پر افواج حیدری کے اور
کوچ کرنا انگریزون کا شتابی وہان سے اور تعاقب کرنا
افواج حیدری کا اور منحصن ہونا انگریزون کا ایک کوہچے
مین اور لڑنا فوج حیدری کا نشیبستان سے اُنکے ساتھ اور



Marfat.com

صفحہ

فوسو سپاہیون کا فوج حیدری سے کھیت رہنا ... ... ... ۳۶۰
کوچ کرنا لشکر انگریزی کا رات کے وقت اُس مقام
سے جہان لڑائی واقع ہوئی بعد دفن کرنے مقتولونکے
اور زخمیون کو گاڑیون پر اُٹھا لیجانا اور اکثر اسباب کو
دریامین ڈال دینا اور پہنچنا صحیح سلامت قلعہ ترناملی مین
اور تعاقب کرنا نواب بہادر کا فوج انگریزی کو اور
ترناملی سے ڈیڑھ فرسنگ پر پہنچ کر ڈیرا کرنا ... ... ... ۳۶۲
ضایع کرنا نواب حیدر علی خان کا فرصت مانع ہونے کو تلافی
سے دونون فوج جنریل اسمتھ و کرنیل عود کے اور
مصاف آرائی کرنا اُسکا ایسے مقام مین جہان فوج
سوارون کی محض بیکار تھی اور ملجانا اُن دونون فوج کا اور
کوچ کرنا جنریل اسمتھ کا ترناملی سے اور روانہ ہونا
نواب کا اپنے سوارون سمیت ایک راہ سے اور
حیدری پلٹنین معہ توپخانہ دوسری راہ سے ... ... ... ۳۶۴
متصل پہنچنا دونون لشکر جنگ جو کا اور بند کرنا نواب
حیدر علی خان کا راہ اذوقے کی لشکر پر اعادی کے اور
قصد کرنا اُنکا عسرت و تنگی کے سبب اُس تنگجے سے
نکلنے کا اور حملہ کرنا لشکرگاہ پر نواب نظام الدولہ بہادر
کے اور خوف کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا بہ انجامی
سے اُسکے اور مانع ہونا حملہ کرنے سے ... ... ... ۳۶۸
مامور کرنا نواب بہادر کا شاہزادہ ٹیپو سلطان کو پانچ ہزار



Marfat.com

صفحہ

سوار جرّار کے ہاتھہ واسطے غارت کرنے قرب وجوار
مدراس کے بعد بدگمان ہونے نواب کے سپہدار
فرنگستانی سے ... ... ... .. ... ... .. ۲۷۱
تشریف لانا نواب حیدر علی خان کی جناب عالیہ والدہ
بیگم کا اپنے فرزند سعادتمند کے دیکھنے کو اور نواب کا
اپنے لڑکون سمیت اُنکے استقبال کو جانا اور بڑی تعظیم
سے اُنھین اُتارنا ... ... ... ... ... ... ... ۲۸۶
کتاب فتوحات برطنیہ مین بہ حال اِس طرح منظوم ومرقوم ہی ... ... ۲۹۰
بیان اُس سازش وبندش کا جسکا انجام بہ ہوا کہ فرنگستانیون
نے حیدر علی خان کے ساتھہ بہ نمک حرامی اور غدر کیا ... ... ۲۹۹
جنریل اسمتھہ کا کوشش کرنا صلح کرنے مین نواب
حیدر علی خان بہادر کے ساتھہ اور نا اُمید ہونا اُسکا اِس کام مین .. ... ۳۱۲
آمادہ ہونا حیدر علی خان کا بمبئی کے لشکر کو مارھٹانے پر
اور انگریزون کا بنگلور کے لینے کے واسطے تہیہ کرنا ... ... ۳۱۴
دخل کرنا جنریل اسمتھہ کا بعضے حیدری قلعون پر حیلے سے
اور پھر لے لینا میر مخدوم علی خان کا اُسکو اُسیطرح کے
حیلے سے ... ... ... ... ... ... ... ۳۱۵
پہنچنا وکیلون کا دیون ہلی کے باشندون کی طرف سے امان
نامہ مانگنے جنریل اسمتھہ کے پاس اور حسن صلوک اُس
سپہسالار کا اُنکے ساتھہ اور بہ ماجرا سنکر حیدر علی خان کا
خوش ہونا ... ... ... ... ... ... ... ۳۱۸



Marfat.com

صفحہ


ایلغار کرکے آپر ٹیپو سلطان کا فوج اعدا پر ہزیمت دینا
اُنھین بیخبری مین پکڑ لینا بہتون کو اسیری مین، اور اُسی
دن شام کے وقت آپہنچنا حیدر علی خان کا اور شفقت
و پیار سے اپنے فرزند سعادتمند کو آغوش مہر مین لینا اور
چشم گہربار سے قطرے اشک کے نثار کرنا ... ... ... ۴۱۹
سیاست کا حکم تجویز کرنا حیدر علی خان کا پرتگیزی سوداگرون
کے حق مین اِسلئے کہ اُنھون نے انگریزون کو مدد دی
حال آنکہ حیدری رعایا کہلاتے تھے ... ... ... ... ۴۲۲
روانہ ہونا نواب حیدر علی خان کا ھسکوٹے کی طرف اور
اُسے مسخّر کرنے کے لیئے ایسی تیاری کرنی جسے
محمد علی خان دیکھکر گھبرا جاے، آخر کو بالا یا بتانا جنریل
اسمتھ کا نا اِس اضطراب سے اُسکو بچا مدراس
پہنچاے ... ... ... ... ... ... ... ۴۲۴
عذر خواہی کو پھر آنا مرزا علی خان نواب بہادر کے
خسرپورے کا بعد اُسکے کہ بعضے بداطوار آدمیون کے
اُرغلان نے سے بہت دنون تک عاصی رہا تھا، اور پھر
پیدا ہونا اسباب فیروزی و شادمانی کا بعد تفرقے اور
پریشانی کے .. ... ... ... ... ... ۴۲۵
تین غول بنانا حیدر علی خان بہادر کا اپنی سپاہ کو اور مدراس
پر ھلّا کرکے وہان کے گورنر جنریل کو خوف و ہراس مین
ڈالنا، اور خاطر خواہ اپنے غالبانہ صلح اُن سے کرنا ... ... ... ۴۲۷




Marfat.com

صفحہ

مراجعت کرنا حیدری افواج کا مصالحہ ہو جانے کے بعد
کرناٹک کی سرحد سے واسطے دفع کرنے مرہٹے کی فوج
کے جو گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس کی
سپہسالاری مین نواب حیدر علی خان کے ملک پر چڑھ
آئی تھی اور جوانمردی و چالاکی سے حیدری سپاہ کی
جسکا سپہسالار فیض اللہ خان تھا، اِس بلا کا مندفع ہونا ... ... ۴۳۷
تاخت کرنا مرہٹون کے لشکر عظیم کا مادھوراو پیشوا کی
سپہسالاری مین میسور پر اور بہ سبب لاحق ہونے بیماری
سخت کے اُسکا پھر جانا ... ... ... ... ... ... ۴۳۸
سرنو محبت کی راہ و رسم پیدا کرنا نواب حیدر علی خان کا اپنے
ہوا خواہ فرانسیسون کے ساتھ بعد بارہا آزمانے انگریزون
کی عہد شکنی کو کمک و مدد کے باب مین ... ... ... ... ۴۴۰
قابض و متصرّف ہونا نواب حیدر علی خان کا سرزمین
بُرساور اسمی اور ریاست زمورین وغیرہ پر سرحد ملیبار مین ... ... ۴۴۰
قبضے مین لانا نواب عالیجناب کا قلعہ بلھاری اور گتی کو اور
اُس سبب سے نواب حیدر آباد کی غیرت خوابیدہ کو جگانا،
اور اُسکا امیر ظفر الدولہ کو بھاری لشکر ہمراہ دے کر
نواب رستم دوران حیدر علی خان کے ساتھ لڑنے کو روانہ
کرنا، اگرچہ اِس مہم مین مرہٹون کا بھی ایک بڑا غول
اُسکا مددگار ہوا، لیکن حیدر علی خان نے حکمت عملی سے
اُنکے جماو کو توڑ دیا، کہ اُن سے کچھ نہ بن پڑا ... ... ... ... ۴۴۳

136095



Marfat.com

صفحہ


سے لینا نواب حیدر علی خان کا ملک پونان کے درو بست
منعلقات ومحالات کو جو کشتہ مذی کے دکھن طرف واقع
ہین اور آنوگندی وغیرہ کے سرزمینون پر نواب کا دخیل ہونا ... ... ۴۴۸
جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدر علی خان کا انگریزون کے
اوپر جنھون نے ماہی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا
اور وے نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لیے کرپہ
مین آئے تھے اور نواب بہادر کا مرھتون کے سرداردن
کو تحفہ تحایف اور اِس مضمون کے خطوط بھیجکر ملا لینا
کہ ہم دونون اکٹھے ہو کر انگریزون کو شکست دین، اور
حتی المقدور ہندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین ... ... ... ۴۹۰
اب چند سطر بین انگریزون اور مرھتون کے درمیان
عداوت ہونے کی اور نواب بہادر اور مرھتون مین برسون
ترنے کے بعد اُنکے مصالحہ کرنے کی بابت مین بطور
اختصار لکھی جاتی ہین اور واسطے ربط سررشتہ سخن کے
مرھتون کے ترقی کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی ... ... ... ۴۹۴

از کتاب جارج نامہ

مصالحہ کرنا قوم مرھتے کا حیدر علی خان بہادر سے اور ملا لینا
نظام علی خان آصفجاہ و نجف خان اور سارے ہندوستان
کے امیرون کو اپنے ساتھ انگریزون کی لڑائی پر ... ... ... ۴۹۶
آنا انگریزون کے ایلچی کا حیدری دربار مین ملاپ کی اُمید
پر اور نے نیل مرام اُسکا پھر جانا ... ... ... ... ... ۴۹۸




Marfat.com

ترجمہ بعضے مقام بارھوین باب کا رسالہ ملیطری بیاگریفی
یعنے تذکرہ بہادران انگلستان مین سے (جو سنہ ۱۸۴۱ع
مین چھاپا گیا) بیان مین حال جنریل سر ڈیوڈ بیرڈ کے جو
بہت دن تک ظالم سبحان تیپو سلطان کی قید مین اور قلعہ
سریرنگپتن کی تسخیر کے وقت تاخت کرنیوالون کا سرکردہ
تھا مشتمل جنگ کوھستانی کی خصوصیات پر جو کنچی کوتے
کے درمیان واقع ہوئی، اور یہہ ایک اُن جنگون مین
سے ہی، جن مین طرفین سے ہزارون جنگ جو مارے
جانے کے بعد نواب حیدر علی خان فتح نصیب ہوا ... ... ... ۴۶۲

از کتاب جارجنامہ تصنیف ملا فیروز

روانا ہونا کرنیل بیلی کا جنریل سر ہکٹر منرو کی باری
و کمک کے لیئے اور تیپو سلطان کے ہاتھ اُسکا گرفتار ہوجانا ... ... ۴۷۲

معمور ہونا ساغر حیات نواب حیدر علی خان بہادر کا اور
رحلت کرنا اُس نامدار عالی وقار کا اِس جہان بے ثبات
و پر غرور سے عالم راحت و سرور کو اور ذکر اُسکے سیر
حمیدہ و مآثر پسندیدہ کا مع بعضے دستور العمل اُس
سکندر ثانی کے ... ... ... ... ... ... ... ... ۴۸۸

آثار برگزیدہ اور اطوار سنجیدہ نواب نیک ذات کریم
نہاد کے جو اِن انگریزی اور فارسی معتبر کتابون سے
(جیسے نشان حیدری سید حسین کرمانی، فتوحات حیدری
لالہ کھیم نرائن دھلوی، فتوحات برطنیہ ملا فیروز پارسی



Marfat.com

صفحہ

حمید خانی منشی حمید خان ملازم گورنر جنرل لارڈ کارنوالس
بہادر، تواریخ منشی عبدالحق ملازم کپتان کنوی بہادر)
نقل کیے گئے ہین ... ... ... ... ۴۹۰
کتب نامہ نواب مغفرت مآب حیدر علی خان بہادر کا ... ... ۴۹۸
القاب مستطاب نواب والاجناب حیدر علی خان
فردوس نشان کا ... ... ... ... ... ۵۰۴
سجع و سکہ نواب نامدار حیدر علی خان بہادر کا ... ... ... ۵۰۹
ترجمہ نشان حیدری
جلوس فرمانا شاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان ظل سبحان و آیہ رحمان کا
دکھن کے تخت سلطنت پر اور لشکر کشی کرنا جنرل
لانگ اور جنرل اِسطوارط کا وانڈیواش کی طرف ... ... ۵۱۲
متوجہ ہونا ور ایات نصرت آیات سلطانی کا نگر اور کورتال
بندر وغیرہ کے استرداد کو لوٹ لینا لشکر بمبئی، صلح
مقرر ہونا سلطان ذیشان اور انگریزون کے درمیان
انتقال کرنا محمد علی شجیع کا ... ... ... ... ... ۵۱۷
بیان اُس جوانمردی و بہادری کا کہ میر معین الدین بہادر
عرف سیّد صاحب سپہسالار سلطانی سے جو پائین گھاٹ
مین تھا ظاہر ہوئی اور احوال اُس جنگ و جدال کا جو
اُس مین اور انگریز و فرانسیس مین واقع ہوئی اور
حضور اعلا مین طلب ہونا اُسکا بعد مقرر ہونے مصالحہ
سنہ گیارہ سی ستانوے ہجری کے ... ... ... ... ۵۲۳

صفحہ

مسخر ہونا کوہ نرکوندے کا، راجہ بنکور کا شرارت کرنا،
اور بعد تعینات ہونے افواج شاہی کے اُس بداصل کا
مستاصل ہو جانا، رحمان گڑھ کا مرمت ہونا گیارہ سی
اٹھانوے ہجری مین ... ... ... ... ۲۸۰
فتح ہونا کوہ نرکندے کا میر قمر الدین خان بہادر کی پردلی
سے اور حضور مین بلایا جانا اُس نامدار کا معہ اور واقعات
کے جو سنہ گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئے .. ... ۳۰۰
سر اُٹھانا باغیان کوڑگ کا متوجہ ہونا موکب سلطانی کا
اُس نواح کے مفسدون کی تنبیہ و تادیب کے
لیئے، اسیری مین پکڑ آنا اٹھاسی ہزار مرد و زن کا
معہ دیگر واردات جو سنہ گیارہ سی اٹھانوے ہجری
مین واقع ہوے ... ... ... ... ۳۲۰
بڑھائی کرنا نواب حیدر آباد اور مرھٹون کا واسطے مسخر
کرنے ممالک خداداد کے، لے لینا اُن لوگون کا اُس
اطراف کے کئی قلعون کو روانہ ہونا سلطان عالیشان کا
ادھونی ہو کر دشمنون کے دفع کرنے کو سنہ گیارہ سو
ننانوے ہجری مین ... ... ... ... ۳۳۹
متوجہ ہونا موکب سلطانی کا مرھٹون کی تنبیہ کے لیئے جو
تنب بھدراوتی کے اُس طرف ہنگامہ مچا رہے تھے،
اور مفتوح ہونا کنچن گڑھ کا اور دریا پار ہونا سپاہ
نصرت پناہ کا اور مقابلہ کرنا اعدائے بدخواہ کا ... ... ۳۴۰



Marfat.com

صفحہ

پیچھے ہت آنا سلطان دین پناہ کا واسطے مصالحت کے
اور تعاقب کرنے غنیم کے، پہنچنا سلطانی سپہ سالار کا
مع سپاہ نصرت پناہ کے، رسد لیکر آنا بدر الزمان خان
فوجدار نگر کا، منحرف ہونا شانور و بھاگ جانا نواب حکیم
خان کا اور لشکر کفر و اسلام مین جنگ واقع ہونا ... ... ... ۵۵۰
زخم ہو جانا اعدا کا سپاہ منصور کے ہاتھ سے صلح قرار
پانا فریقین متخاصم مین راجاؤن کے تعلقون کا بندوبست
مع بعض کیفیتون کے جو سنہ بارہ سی مین واقع ہوئین ... ... ۵۵۳
ذکر بندوبست دارالسلطنت اور تمام ممالک محروسہ
کا معزول ہونا میر صادق دیوان کا و مسجد اعلی کی بنا کا سبب
پھر آنا و کیلون کا حضور سے سلطان روم کے جو گیارہ سو
اٹھانوے بحری مین گئے تھے، جانا و کیلون کا حیدر آباد کو
سنہ بارہ سی مین ... ... ... ... ... ... ۵۵۹
فوج کشی کرنا سلطان کا کلیکوٹ کی طرف، پھر چڑھ جانا
کوچی بندر اور حاکم ملیبار کے تعلقون پر، مجروح و
مقتول ہونا کتنے جوانان مظفر کا، لے لینا اُس بندر کا بارہ
سی پانچ بحری مین ... ... ... ... ... ... ۵۶۲
چڑھ آنا جنریل میڈوس بہادر کا راجہ ملیبار کی جنگ کو،
لڑنا فریقین کا ستی منگل کی نواح مین، روانہ ہونا رایات
ظفر آیات کا پائین گھاٹ کی طرف اور وہان کی فتحونکا بیان ... ... ۵۶۴
منگالے سے آنا گورنر جنریل لارڈ کارنوالس کا، اور

ملا لینا اپنے ساتھ نظام علی خان اور مرھٹون کا، لشکر
کشی کرنا اِن تینون سردارون ہم عہد کا سلطنت
خداداد پر، مسخر کرنا بالا گھات کا، ترائیان جو واقع ہوئین
سلطانیون اور اِن تین سردارون کے سپاہیون مین
معہ اور روداد ون کے جو سنہ بارہ سی چھہ ہجری مین
واقع ہوئین، ... ... ... ... ... ... ... ۶۸
ذکر دار السلطنت کے بند وبست و انتظام اور
سزائے عمل کشن راو نافرجام کا، پہنچنا سلطان عالیشان
کا دار السلطنت مین ہنگامہ وفتنہ مچانا نواب نظام علی خان
اور مرھٹے کا سلطانی مملکت مین ... ... ... ... ۷۶
پانکل کے گرد و نواح سے آملنا سکندر جاہ نظام علی خان
کے بیٹے کا شمشیر الملک اور بہت سے سپاہیون سمیت
گورنر جنریل بہادر کے لشکر مین تاراج کرنا شاہ زادہ
فتح حیدر کا مدگیری کی فوج محاصر پر، مارا جانا حافظ فرید
الدین خان کا گرم کنڈے مین، دوسری بار چڑھائی کرنا گورنر
جنریل بہادر کا سر رنگپٹن پر، مرھٹونکا دہاون آپڑنا اپنا
لشکر لیکر، مصالحہ ہونا اِن دونون ہم عہدون کی صلاح سے
سلطان اور انگریزون مین معہ واردات جو سنہ بارہ سی
سات ہجری مین واقع ہوئین ... ... ... ... ۸۴
کوچ کرنا سلطانی فوجون کا اطراف کے راجاؤن کی تنبیہ کو،
بند و بست ممالک محروسہ کا، قلعۂ دار السلطنت کی



Marfat.com

صفحہ

تعمیر معہ اور حالات سنہ بارہ سی سات ہجری کے ... ... ... ۵۸۹
بخیر و عافیت مراجعت کرنا شاہزادون بلند اقبال کا سنہ
بارہ سی آٹھ ہجری مین مدراس سے ' مقرر ہونا
سپہریون کا اسمائے حسنا کے حساب سے سرفراز ہونا
اراکین کا میر میران کا لقب پاکر ' آنا ایران کے
شاہزادے کا غربت و آوارگی کی حالت مین ' سرانجام
پانا شاہزادون کی شادی کہ خدائی کا بادیگر و قایع جو اُس
شادی کی ابتدا سے لیکر بارہ سو بارہ تک ظہور مین آئے ... ... ... ۵۹۰
فوج کشی کرنا جنریل ہارس کا سریرنگپٹن پر بموجب
حکم لارڈ مارنگٹن بہادر اور مشورے ابوالقاسم خان
شوشتری اور مشیر الملک بہادر دیوان حیدرآباد کے '
لڑائیان واقع ہونی سلطان اور اِس سپہسالار کے
درمیان ' مسخر ہو جانا دارالسلطنت کے قلعے کا ' شہید
ہونا سلطان کا جو سنہ بارہ سی تیرہ مین واقع ہوا ' ... ... ... ۶۰۰
بیان اخلاق و اطوار اور آئین حکمرانی اُس سلطان دین
پناہ فردوس آرامگاہ کا ... ... ... ... ... ... ۶۱۵

تاریخ حمیدخانی کا ترجمہ

فوج کشی کرنا لارڈ کارنوالس بہادر کا سریرنگپٹن پر
خان خان ہلی کے رستے ہو کر ' اور سختی اُس راہ کی ... ... ۶۱۷
محاصرہ کرنا ماکری درگ نامے قلعے کا ... ... ... ... ۶۲۶
بعضے خصوصیات قلعہ ماکری کے ... ... ... ... ... ۶۲۶



Marfat.com

صفحہ

ذکر ولادت بادشاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان کا اور اُسکی
تعلیم و تربیت کا ... ... .. ... ... ... ... ۶۴۹

قطعہ

تاریخ شہادت متضمن تعزیت بادشاہ سلیمان جاہ
ٹیپو سلطان جنت آشیان جو شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۳
ہجری مین واقع ہوئی ... ... ... ... ... ... ۷۰۰
مجمل احوال سلطان فردوس مکان کی اولاد وغیرہ کا ... ... ... ۷۰۵

قطعہ

تاریخ بناے مسجد جو در سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقام رسامین
بنائی گئی ... ... ... ... ... ... ... ۷۱۵

قطعہ

تاریخ بناے مسجد جسکی تعمیر نے شہر کلکتہ مقام دھرم
تلے مین در سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین اتمام پایا ... ... ... ... ۷۱۱

ترجمہ جلد ثانی کے بارھوین رسالے کا
مارکوئس ویلزلی کے رسالون مین سے
ارل اف مارنگٹن کی طرف سے، لفٹننٹ جنریل ہارس،
کرنیل ارشر ویلزلی، انڑیل ہنری ویلزلی لفٹننٹ کرنیل
ولیم کرکپاطرک لفٹننٹ کرنیل باری کلوز جو امور میسور
کے انتظام و بندوبست پر امین تھے ... ... ... ... ۷۱۳

عہدنامہ یا وثیقہ
عہدنامہ جو ہندوستانی انڑیل کمپنی بہادر، اور نواب نظام



Marfat.com

صفحہ

الدولہ آصفجاہ بہادر اور پیشوا راؤ پنڈت پردھان بہادر
کے درمیان آپس مین ہمفول ومتفق ہونے کے استحکام
اور سلطان شہید کے ملکون کے بندوبست وانتظام
کے اتمام کے لیئے لکھا گیا تھا ... ... ... .. ۷۱۹
بیان اُس شورش اور قتل عام کا جو ویلور کے قلعے مین
سنہ ۱۸۰۶ کی دسوین جولائی کو واقع ہوا، سطر جونس
سر جُین اور سطرج ڈین سر جُین کی روایت سے جو دونون
اِس واقعۂ شوم کی ابتدا سے انتہا تک وہان موجود تھے ... .. ۷۲۶
نامۂ نواب حیدر علی خان بہادر فرمان فرماے ملک دکھن کا
جو شاہ ایران کریم خان کو نوین رمضان سنہ ۱۱۷۹ مین بھیجا تھا .
مسودہ لالہ مہتاب راے سرکار حیدری کے منشی کا ... ... ۷۳۹
مسودہ اُس مکتوب کا جو حاکم افغانستان زمان شاہ نے
شہریار دکھن ٹیپو سلطان کو لکھا تھا ... ... ... ... ۷۴۲
ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوندکار روم سلطان
سلیم کے عربی مکتوب کا کہ فرمان روا ے دکھن ٹیپو سلطان
کے نام پر آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ کا لکھا ہوا تھا اور
سلطان ممدوح کی سرکار سے سطرا سپنسر ایلچی
کو جو اِس دربار مین بادشاہ انگلستان کی طرف سے اُندنون
رزیڈنٹ مقرر تھا ملا تھا ... ... .. ... ... ۷۴۳
جواب خوندکار روم کے مکتوب کا شہریار دکھن ٹیپو سلطان
کی طرف سے جو عربی عبارت مین مرقوم تھا، .. .. .. ۷۵۰



Marfat.com

مکتوب مارکوئس ویلزلی گورنر جنرل بنگالے کی طرف سے
ربط انرئیل ولیم بنطک گورنر مدراس کو، اور بہ
ایک سی آٹھنا لیسوان مکتوب ہی اُس جناب ثروت
مآب کی کتاب رفعات ومکتوبات کی تیسری جلد مین سے ... ... ۱۰۷

تمام شد



Marfat.com

TIPPOO SULTAUN.

TO THE MOST NOBLE MARQUIS WELLESLEY

Marfat.com

22. Mausoleum of Haidar Ali and Tipu Sultan, Seringapatam
Built by Tipu, 1784. *Ami Chand, Secunderabad*

Marfat.com

Engd on Steel by T. Illman.

MOHUMED SULTAUN,

SURNAMED

PRINCE GHOOLAM MOHUMED,

SON OF TIPPOO SULTAUN

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حمد ایزد پاک

سر نامہ حمد خدائے کریم  کہی کردگار و غفور و رحیم

جواہر آب دار حمد و ثنا نثار بارگاہ اُس بادشاہ حقیقی کے جسکے ایک حکم کن سے زمین و آسمان اور کل مخلوقات ممکن نے جو پیدا ہو چکی یا پیدا ہو گی وجود پایا اور اُسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ نے ہر موجود کو نئے رنگ ڈھنگ کا خلعت حیات عطا کیا چار دن عنصر کو کہ ہر ایک اپنی اپنی تاثیر مین مخالف دوسرے کا ہی باہم امتزاج دیکر انسان کو پیدا کیا اور اوپر منصب خلافت کے منصوب فرمایا فضائل اربعہ جو حکمت و شجاعت اور عفّت و عدالت ہمین نشان و تمغا اُسکے مقبولون و مقرّبون کا ہی جس کسی مین یہہ چار صفتین پائی جاتی ہمین وہ مرتبے سعادت کو پہنچتا ہی اور بادشاہ وقت یا وزیر یا رئیس بالضرور ہوتا ہی وہ ایسا حکیم ہی کہ جب کسی قرن و زمانے مین کسی طرح کے فتور و خلل حادث ہونے سے اُسکے بندے تکلیف و اذیّت اُٹھاتے ہمین تب اُسکی خواہش کے موافق ایک ایسا شخص ایسے اطوار کا پیدا ہو کر خلق اللہ کی رفاہ و آرام کا باعث ہوتا ہی کہ پچھلے لوگ اُسکا حال سنکر عبرت پکڑتے و پند لیتے ہمین



Marfat.com

* جلّ شانہ وعمّ احسانہ *

*اُسکے اِحسان کا جلوہ تو ہی سب جگ مین عیان *

* مین للھون کیا کہی مشہور عیان راچہ بیان *

# نعت رسول صاحب لولاک

*پراز مشک وعنبر نہ کیون ہو زبان ثنائے محمد ہی ورد زبان *

اور گلدستۂ درود وصلات نثار مرقد پر اُس سلطان کائنات کے * جو رحمۃً للعالمین وخاتم المرسلین * اور صاحب دعوت عامہ اور اُسکا وجود زمین وآسمان بلکہ کل مخلوقات کے وجود کی علت تامہ ہی دین اُس کا کفر کے باجوج کے لیئے سد سکندر اور واسطے دبانے فرعون بدعت کے دریاے نیل اور بحر احمر چمک موجودات کے آئینے کی اُسکی ذات کے آفتاب سے جلوہ گر اور نجات تمام عاصی گنہ گارون کی اُسکے حکم کے ماننے پر مقرر اور درود وسلام آل و اصحاب پر اُس حضرت کے جنھون نے نقارہ اسلام کا عرب وعجم مین بجایا اور علم عدالت کا جمیع طوائف واُمم مین بلند فرمایا ہر ایک اُنمین سے اپنے اپنے وقت کا شجاعت وہمت مین حیدر اور جہاد مین وغزا مین غضنفر تھا *

( صلی اللّٰہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین )

# اس کتاب کي تالیف کا سبب

ظاہر ہی کہ اِس جہان اِمکانی اور سراے فانی مین موافق تدبیر وتنظیم کارگزاران قضا وقدر کے ہر دم وہر آن نفوس کی فوجون مین سے کوئی تو ہستی کی خلعت پہنتا اور کوئی عالم وجود سے عالم عدم کو سدھارتا ہی * (بیت)

* نظرِ غور سے اِس دار روان کو دیکھو * قافلے آتے ہوئے اور روان کو دیکھو *

کوئی چیز و کسی طرح کی خلقت ایک وضع پر نہین ٹھہرتی ہر جگہہ مین ایک نیا تماشا ہی
و ہر مقام مین ایک نئی سیر اِس صورت مین تاریخ کا علم یعنے جاننا سرگذشت
اور احوال اگلے لوگون کا پچھلون کے لیئے مفید ہی اور سب علمون مین ممتاز
کیونکہ اُسکے باعث ہر شخص کو معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانے مین کس کس
مزاج و دین و وضع کے لوگ ہو گیئے ہین اور نام نیک یا بد یادگار چھوڑ گیئے
جس کسی سے آثار پسندیدہ ظاہر ہوے وہ زندگی مین بالضرور جاہ و مرتبے کو
پہنچا اور سب کا محبوب و پیارا رہا بعد مرنے کے بھی سب اُسکو بخیر یاد کرتے
ہین اور جس کسی سے افعال رذیلہ کہ اضداد فضایل ہین ظہور مین آئے اُسکی
زندگی بھر خلق اللہ اُسکی دشمن رہی اور موت کے بعد لوگ اُسکو بد
کہتے ہین نیکون کی زندگی نیک اور انجام نیک بدون کی زندگی بد اور انجام بد
نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیّأت اعمالنا من یہدی اللہ فلا مضلّ لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ * بہرصورت دونون حال مین فائدہ اور عبرت حاصل
ہوتی ہی کیونکہ نیک صفت کے نیک انجام معلوم ہونے سے نفس انسان
فضایل کے حاصل کرنے پر مشتاق ہوتا ہی اور بد افعال کے بد نتیجے ملنے
سے ہر کسی کو اُس سے نفرت حاصل ہوتی ہی و بنا چار وہ اپنے تئین
ویسے افعال سے بچاتا ہی اِنھین فائدون کے لیئے سب عام و خاص تاریخ کے
علم کو بہت دوست اور ہمیشہ اُسکی مزاولت رکھتے ہین اگر کچھ اُس مین
ایسی روداد ہین جنکو سنکر پچھلے عبرت و پند لے سکتے ہین تو فائدہ کی نظر سے
گیانی لوگ خود لکھتے ہین یا اورونکے لکھنے سے آپ فائدے اُٹھاتے ہین *

جنانچہ جب فضیلت انتساب کرامت مآب مظہر دقایق منطقی و حکمی مصدر
فیوضات علمی مبیّن غوامض انگریزی و عربی و فارسی صاحب ذہن مستقیم و رائے



Marfat.com

سلیم مولوی عبد الرحیم صانہ اللہ تعالیٰ من آفات العصر و مصائب الدھر کو معتبر روایتون سے انگریزی کتابون کے فضایل اور ستودہ صفتین نواب گردون وقار سکندر طالع ارسطو فطرت سلیمان حشمت رستم زمان نوشیروان دوران نواب حیدر علی خان بہادر مغفور کی مفصّل معلوم ہوئین کہ اُس نواب بہادر مغفور نے صرف اپنی بلند ہمت وحسن سلیقے کے سبب سلطنت اسلامیہ کی میسور مین بنیاد قایم کی ایسا خلعت خداداد عقل سلیم کا دربار حضرت کریم سے اُسنے پایا تھا کہ اگرچہ علم ظاہری کی چندان تحصیل نہ کی تھی پر ایسے آئین اور دستور رعایا کی رفاہیت وملک کی معموری کے باب مین ایجاد کیے کہ تمام خلایق اُسکے خیر خواہ ہو گیے اور جان و دل سے مطیع وفرمان بردار ہر ایک نے اُسکی محبّت و مہر کا تخم مزرعۂ دل مین بویا و بغض و عداوت کے درخت کو جڑ سے اُکھارا * سلوک اُس فریدون فرکا سپاہیون کے ساتھ نہایت جوان مردی و مروّت سے مقرون تھا کاذ سپاہ کی بہت دلجوئی کرتا اور اُنھون کے ساتھ خوش معاشرت رہتا جب کوئی جان فشانی کرتا عوض مین اُسکے صلہ و انعام دیتا حق تلفی کسی طور جایز نرکھتا برّی لڑائیون اور سخت سخت معرکون مین سپاہیون کے ساتھ آپ محنت و سختیان اُٹھاتا ' بہادرون اور جان بازون کی قدردانی اُس مرتبے مزاج مین تھی کہ لکھا ہی کہ ایک بار انگریزی فوج نے نواب بہادر کے کسی قلعے پر حملہ کیا تھا اگرچہ قلعے کی فوج محافظ گولے کے اولے برساتی تھی پر انگریزی سپاہ دادتہوّر اور پردلی کی دیتی و ہرگز منہ نہ موڑتی تھی نواب بہادر نے دوربین سے ایک ٹیلے پر چڑھکر یہ حال دیکھا اور فرمایا کہ کاش ایسی فوج دلاور جانباز میری ہوتی مین ایک سپاہی کو بھی اُسکے کوچ مین پیادہ نہ چلنے دیتا بلکہ شکاری چیتون کے مانند گاڑیون پر سوار کرکے لیجاتا اور بروقت حملہ دشمنون کے اوپر



Marfat.com

چھوڑ دینا حسن تدبیر و عقل کی رسائی اُس افلاطون ثانی کی دیوانی امور و مقدّمات مین ایسی تھی کہ حریفان ہوشیار و دور اندیش صاحبان عالیشان انگریز اور دشمنان مکّار و دغاباز مرھٹون سے اپنی برکاری و عیّاری کے سبب کبھی چکما نہ کھایا اور اکثر ایسا واقع ہوا ہی کہ دونون کو بنادے کر حیران و ششدر کیا شجاعت و جوان مردی کا یہ عالم تھا کہ خود بنفس نفیس بڑے بڑے سورما بہادرون کے مقابل میدان مین آتا اور سپاہی گری کے کرتب مین غالب و ثابت قدم رہتا اور اکثر فتح و فیروزی کا نقارہ بجاتا ترحّم و عطوفت کا اُسکے یہ عالم تھا کہ سب قریبون اور ہم نشینون کے ساتھ بہت تواضع و مدارا سے پیش آتا اور تلطّف و مہربانی کی راہ چلتا یہان تک کہ موشیرم دل طے نے اُس رحیم دل کے نہایت ترحّم کو جو بہترین فضایل انسانی سے ہی رذائل سے سمجھا اور افراط رحم کو عیبون مین نواب نامدار کے لکھا ہی چلن و بہوار اُسکا سوداگرون اور معاملے والون کے ساتھ نہایت راستی و دیانت کے قرین تھا*

تب اُس فضیلت مآب مولوی موصوف کو یقین اِسبات کا ہوا کہ فی الحقیقت اس صفت و سیرت و ہمّت و جرأت کا امیر ہندوستان مین کم پیدا ہوا چنانچہ صاحبان انگریز جو حکومت ملک دکھن مین دعویدار اور مخالف اس سکندر طالع کے تھے اور اسکے سبب سے ملک دکھن مین دخل و تصرّف نکر سکے اگرچہ کس کس طرح کی اذیّتین و صدمے اُسکے ہاتھ سے اُٹھائے اور باوجود اِسکے کہ کوئی شخص اپنے دشمن کی تعریف نہین لکھتا تب بھی اُنھونے صرف اِس خیال سے کہ خلاف واقع لکھنا مورّخون کا شیوہ نہین کیونکہ وقایع نگاری سے سوائے اعلام حقیقت حال کے اور کچھ فائدہ نہین سو وہ خلاف نویسی مین فوت ہوتا ہی واسطے فایدے پچھلے لوگون کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیکر اُسکا احوال



Marfat.com

مفصّل لکھا اور فضایل و پسندیدہ صفات کو نواب بہادر کے من و عن بیان کیا *
اور اُسے سمجھا کہ ایسے وقایع عجیبہ و سوانح غریبہ کے معلوم ہونے سے
بہت فائدہ سب لوگ حاصل کرینگے اور برّا حیف ہی کہ ان واقعات اور
روداودون سے اہل فرنگ تو عبرت و فائدے اُٹھائین اور خاص ہندوستانی واہل
اسلام اس نعمت سے محروم رہین اِسیواسطے موافق حکم شاہزادے عالیشان
بلند ہمت والا خاندان رفیع المرتبت منیع المکان جناب محمد سلطان عرف غلام محمد
ابن طیپو سلطان ابن نواب حیدر علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ وحشمتہ کے جسکے
اخلاق حسنہ و عادات مستحسنہ حاجت مدّاحی کی نہین رکھتے اور ضرب المثل ہو گئے ہین
کیونکہ بہت کام اُس جناب سے ایسے ظہور مین آئے ہین جنکے سبب دنیا مین نیکنامی
حاصل ہوئی اور اُسکی ذات آفتاب کی مانند مشہور ہو گئی چنانچہ اُنمین سے
ایک یہہ کہ دار الامارہ کلکتّے مین دھرم تلے کے چوراہے پر ایک مسجد سنگین
عالیشان خوش قطع موسوم بہ مسجد اقصیٰ جسکی تاریخ خان خانایا سنہ ۱۲۹۶ ہجری
ہی اُسنے بنا کی اُسکے جانب مغرب تھوڑے فاصلہ پر کوٹھی گورنر صاحب بہادر
کی ہی کہ ویسا مکان سارے کلکتے بلکہ تمام بنگالہ مین نہین اور مشرق کی طرف
چاندنی چوک جو تمام بازار و نمین شہر کے وسیع و پر رونق ہی اور دکھن کی
طرف میدان چورنگی کا جسکی ترکین نہایت وسیع و خوش نما کنارے پر جنکے
نہرین پختہ دریا کے پانی سے دن رات جاری جنسے تمام سرکین چھڑکی جاتی ہین اور
کلکتے کا قلعہ اُسکے متّصل ہی الغرض حق تو یہہ ہی کہ ایسا فرح بخش و فضا کا مکان
کہین کم ہوگا سب عمایدشہر ہر قوم کے امیر و خوش مزاج تفریح طبع کے لیئے
دونون وقت وہان سیر کرنے آتے ہین عجب لطف ہوتا ہی کہ دیکھنے سے تعلّق
رکھتا ہی اور وہ مسجد نہایت بلند و وسیع و مستحکم ہی اندر و باہر اُسکے سنگ



Marfat.com

مرمر و سنگ موسی کا فرش اکثر اہل اسلام مسافر و شہری و تجار و علما و غیرہ صبح و شام زیارت کرنے و نماز پڑھنے وہان آتے اور مسجد کی عظمت و شان کو دیکھ کہنے و مقر ہوتے کہ ایسی مسجد ملک بنگالے مین نہ بنی ہی نہ بنے گی فی الحقیقت یہ مسجد ایسی دل چسپ اور ایسے مقام نشاط بخش پر واقع ہی کہ اہل اسلام کیا بلکہ غیرون کا بھی اُس مسجد کو دیکھ کر یہی جی چاہتا ہی کہ وہان سجدہ کیجئے *

اور اُس جنات فیض مآب نے ایک اور بھی ویسی ہی مسجد بنام مسجد اعلا رسا پگلے مین جو اقامتگاہ اُس شاہزادۂ والا تبار و سائر خاندان سلطان مغفور و مبرور کا ہی بنائی ہی اور دونون مسجدون مین حافظ و موذّن واسطے امامت و اقامت پنجگانہ کے مقرر ہین کہ ہر روز وعظ و نصایح خلق کو کیا کرتے اور ماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سناتے ہین ہر مسجد کے اخراجات ضروری کے واسطے جایداد معقول وقف ہی اور ایک باغ وسیع معہ تالاب و گھاٹ سنگین واسطے پہنام کرتے تعزیے جناب سیّد الشہدا علیہ السلام کے و گور غریبان کے لئے وقف کیا ہی اور قاری بھی تلاوت قران مجید کے لئے مقرّر ہین

مولوی موصوف نے وقایع نواب حیدر علیخان بہادر مغفور اور ٹیپو سلطان مبرور کو انگریزی اور فارسی تواریخون سے جنکی تفصیل آتی ہی بسبب کمال دل جوئی و شفقت و حمایت و رعایت شاہزادہ عالیشان کے تین برس کے عرصے مین نہایت مشقّت و زحمت سے معلوم کر کے زبان فارسی مین لکھا اور نام اُسکا کارنامۂ حیدری رکھا اور واقع مین کمال کیا ہی

ہر کہ سخن را بسنجد ضم کند  قطرۂ از خون جگر کم کند

حاصی شیخ احمد علی گوپاموئی نے اُس کتاب کے مضمون کا فائدہ عام پا کے اور



Marfat.com

یہ سمجھکر کہ زبان فارسی سے اُسکے جولوگ فارسی مین کامل لیاقت رکھے ہین وہی اُس چشمۂ فیض سے بہرہ یاب ہوسکتے ہین اور جولوگ حرف حرف شناس اور کم مایہ ہین اِسکے فائدہ سے محروم رہینگے تعمیم فائدہ کی نیّت سے ساتھ صلاح اور مشورہ مظہر فضیلت مصدر حذاقت مفتح غوامض مطفی و ریاضی گنجینۂ معانی سرآمد حکماے زمانی حکیم مولوی احمد حسین شاہ جہان آبادی کے فارسی سے زبان اُردو مین جو بول چال لکھنو اور دلی والون کی ہی دارالامارہ کلکتے مین سنہ ۱۲۶۳ ہجری یا سنہ ۱۸۴۷ ع مین ترجمہ کیا اور حملات حیدری اُسکا نام رکھا اور تاریخی نام تواریخ گزیدہ پایا،

۱۲۶۳

تفصیل اُن انگریزی کتابون کی جنسے مولوی موصوف نے ترجمہ کیا اور فارسی تواریخون کی جنسے ضروری چیزین چن لی گئین

۱ ھسٹوری آف حیدر علیخان دو جلد مین تالیف کی ہوئی موشبرم ڈل ط کی جو سردار دس ہزار سپاہ مغلیہ کا تھا اور اکثر توپ خانے مین نواب حیدر علیخان بہادر کے افسر حکم دینے والا اور جماعت فرنگستانی پر جو جو اُس نواب کی خدمت مین تھی سردار رہا اور اُسنے اس کتاب کو دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۷۸۴ ع چھپوایا

۲ بریطش ملیطری بیاگریفی یعنے تذکرہ بہادران انگریزی جو وابستہ لشکری اخبار اس بادشاہت کے سابق سے حال تک دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۸۴۱ ع پہلی دفعہ چھاپا گیا

۳ آتھنٹک ممائرس آف طیپو سلطان جو حیدر علیخان بہادر کی سیر و شمائل پر



Marfat.com

محتوی ہی تصنیف کی ہوئی بعضے منصب داران کنپنی کی جنکو قلیپ پریرانے
دارلامارت کلکتّے مین دوسری بار در سنہ ۱۸۲۰ع چھپوایا

۴ مارکوئیس ویلزلیس دسپاچیز پانچ جلد جو در سنہ ۱۸۲۶ع دارالملک
لندن مین چھپی

۵ هسطوری اف نادر شاہ تالیف کی ہوئی جیمس فریزر کی جو در سنہ ۱۷۴۲ع
لندن مین چھپی

۶ ئیسط انڈیہ گزیطر تالیف کی ہوئی والٹر ہملٹن کی دو جلد در سنہ ۱۸۲۸ع
دارالسلطنت لندن مین چھپی ،

۷ اسکرس کپطیویطی یعنے اسیری اِسکر کی عہد مین نواب حیدرعلی خان بہادر
اور طیپو سلطان کے ،

۸ بطنس دار یعنے طیپو سلطان کی لڑائی جس مین کرنیل بٹلسن خود حاضر
تھا اور اُسنے اسکا حال لکھا ،

۹ جرنل نیول اند ملطری مگزین یعنے روزنامچہ اور جہازی اور فوجی ذخیرہ ،

۱۰ هسطوریکل اسکیچ اف سوتھ انڈیہ یعنے تواریخی نقشہ دکھن کا ،

۱۱ کتاب فتوحات حیدری تصنیف کی ہوئی لالہ کھیم نراین کی ،

۱۲ کتاب نشان حیدری تالیف کی ہوئی میر حسین علی کرمانی کی ،

۱۳ جارجنامہ نظم کیا ہوا ملا فیروز کا ،

۱۴ تواریخ حمید خانی تالیف کی ہوئی منشی حمید خان کی جو دکھن کی مہم مین گورنر
جنریل مارکوئیس کارنوالس بہادر کے ہمرکاب تھا ،

---



Marfat.com

*List of Authorities from which the following work is either wholly or partly translated.*

---

1.—Memoirs of Hyder Aly Khan, and his son Tippoo Sultan, By Charles Stewart, Esq. M. A. S.

2.—The History of Hyder Aly Khan, Nabob Bahader, By M. M. D. L. T.

3.—British Military Biography, from Alfred to Wellington.

4.—Authentic Memoirs of Tippoo Sultan, By an Officer in the East India Service.

5.—The History of Nader Shah, to which is prefixed a Short History of the Mogol Emperors, By James Fraser.

6.—The Despatches, Minutes, and Correspondence, of the Marquess Wellesley, K. G.

7.—The East India Gazetteer, By Walter Hamilton.

8.—A view of the origin and conduct of the war with Tippoo Sultan, by Lt. Col. A. Beatson.

9.—The United Service Journal, and Naval and Military Magazine for 1841, part 2.

10.—Historical Sketches of the South of India, in an attempt to trace the History of Mysoor, By Lieut. Colonel Mark Wilks.



Marfat.com

اجمالي بیان هندوستان کی سرحدون کا و توصیف بعض
گرانمایه طبیعی چیزون کی جنهونے اسکے رهنے والون کو
غیر ملک سے بے نیاز اور غیرونکو اُسکا محتاج کیا هی

یه ولایت وسیع جنوبی حصے مین براعظم آشیا یا بلاد سمران کے واقع هی
( اور بلاد سمران برّا تیسرا حصه هی ربع مسکون قدیم کا جسکے اور دو حصے کو
یورپ یا بلاد بیضان اور افریکه یا بلاد سودان کهتے هین ) اُتر دکهن یه ولایت
درمیان آٹھ و پینتیس درجه عرض شمالی* کے واقع هی یعنے آٹھ درجے کے
فاصلے سے شروع اور پینتیس درجے تک منتهی هوتا هی، اور پورب پچهم
درمیان اٹهتهه و بانوے درجه طول شرقی مین هی، یعنے آٹهتهه درجے
کے فاصلے سے شروع هو کر بانوے درجے پر منتهی هوتا هی، ایک درجه ۳۶۰
درجون سے کسی منطقه زمین کے اُنهتّر میل انگریزی سے کچهه زیاده هوتا هی
میل انگریزی ۲۸۰۹ فٹ هی جو آدهه کوس هندوستانی سے کچهه کم هی
پس اس بیان سے ثابت هوا که طول هندوستان کا دکهن سے اُتر کو هی اور
نهایت برّا طول اُسکا قریب ایک هزار نوسی میل انگریزی کے هی

---

* عرض کسی مکان کا خط استوا سے درجون پر خط نصف النهار کے جو ایک منطقه هی که سمت الراس پر اُس مکان کے هو کر قطب شمالي وجنوبي پر گذرتا هی اُتر یا دکهن کنا جاتا هی، اور خط استوا ایک دوسرا منطقه یا خط زناري زمین کا هی جس سے زمین دو نصف شمالي وجنوبي مین منقسم هوتي هی اِسلیئے عرض مکان کا کبهي شمالي بولا جاتا هی اگر وه مکان خط استوا سے شمال کي طرف هی اور کدهي جنوبي اگر وه مکان خط استوا سے جنوب کي طرف کو هی اور طول مکان کا انگریزي نقشون مین نصف النهار سے گرینویچ کے جو رصدگاه ولایت انگلستان کي هی پورب پچهم خط استوا کے درجون پر گنا جاتا هی،



Marfat.com

یا قریب آٹھ سی اکتیس کوس ہندوستانی اور عرض اُسکا پورب سے پچھم
کو اور نہایت برّا عرض قریب ایک ہزار پان سی میل انگریزی کے ہی یا
قریب چھہ سی چھپن کوس ہندوستانی چونکہ اس ملک کا طول وعرض سب جگہہ
برابر نہین ہی یعنے نہ تو ہر جگہہ طول مین انّیس سی میل ہی اور نہ عرض مین پندرہ
سی میل اِسی سبب سے تمام روی زمین ہندوستان کی از روے پیمایش
کے بارہ لاکھ اسّی ہزار مربّع میل انگریزی سے زیادہ حساب نہین کیجاتی
موافق روایت اگلے ہندوون کے برّا طول و عرض ہندوستان کا چالیس
چالیس درجے تھا اور جسقدر زمین پر فرنگستان ہی اِتنی ہی زمین پر محیط پچھم
کی سرحد اُسکی جسنے اوسے ایران کے ممالک سے جدا کیا تھا سیستان کے
پہاڑ تھے اور پورب کی حد چین کی زمین کے حصے تھے اُس سرزمین سے جو پورب
کی طرف گنگا کے باہر ایک قطعہ جزیرہ نما ہی اور اُتر کی طرف دشت ترکستان
اور خنجاق اور دکھن کی طرف سنڈا کے جزیرے اِن حدون مین برّے برّے پہاڑ
تبّت کے اور کشمیر جنّت نظیر کا جنگل اور تمام قدیم ملک انڈوسیتھیہ یعنے ہندو
تورانی کا اور خطے نیپال کے اور بھوٹان وکامروو آشام معہ سیام وآوا اور اکان
یارخنگ اور وے ریاستین جو اِن سے ملی ہوئی ہین جہان تک کہ چین ہندؤن
کا اور صین جغرافیا جاننے والون کا عربستان کے ہی اور تمام پچھم کے ممالک
زمین جزیرہ نماے ہند اور جزیرے سیلان کے واقع ہین، براہمہ قدیم جنکا
مذہب اور عقیدہ تمام اِس ہندوستان مین پھیلا ہوا اور جاری تھا کبھو
اِس ملک کا نام اِس ترکیب توصیفی سے مدھیما یعنے مرکزی حصہ لیتے تھے
اِسلئے کہ اُن کے گمان مین ہندوستان کی زمین مرکزی حصّے پر اُس کچھوے کی
پشت کے واقع ہی جو تمام زمین کو اپنی پشت پر رکھتا ہی اور کبھو اُسکو اِس ترکیب



Marfat.com

اِضافی سے پُنیّا بھوم یعنے زمین خیر پہنچانے کی کہتے تھے اور بیان کرتے کہ یہہ قطعہ زمین کا بھارتھہ کے حصّے مین تھا جو نو بیتوّن مین سے ایک بیتا ایسے شخص کا تھا جسکے ہاتھ مین سلطنت تمام روے زمین کی تھی اِسلیئے اُسکا نام بھارتھہ کھنڈ ہی اور ہندو بھارتھہ کے ملک کو مرکزی حصہ جنبو دیپ کا سمجھتے ہین اور کبھو براہمہ اپنی ولایت اس قدر زمین کو جانتے تھے جو کوہستان ہمالہ اور رامیشرام کے درمیان واقع ہی اور یہہ رامیشرام (یعنے ستون رام) ایک چھوتا سا جزیرہ ہی درمیان جزیرہ سراندیپ و زمین جزیرہ نما ہندوستان کے، ہندوستان کہ نیا نام اِس ملک کا ہی فارسی ترکیب ہی یعنے کالے آدمیون کی زمین اور مدتون سے تمام خلقت اور سب ہندوستانیون مین یہی نام مشہور ہی اہل اسلام کے مورّخون کے نزدیک ہندوستان وہ ملک ہی جو تصرف مین دلی کے بادشاہون کے تھا اور یہہ ملک در سنہ ۱۶۸۲ ع جلال الدین اکبر بادشاہ کے حکم سے پہلے گیارہ حصون مین تقسیم کر ہر ایک حصّے کا نام صوبہ رکھا گیا جسکی تفصیل یہہ ہی، صوبہ لاہور، صوبہ ملتان، صوبہ اجمیر، صوبہ دہلی، صوبہ آگرہ، صوبہ اِلہآباد، صوبہ اودھ، صوبہ بہار، صوبہ بنگالہ، صوبہ مالوہ، صوبہ گجرات، اور اُسکے بعد جسقدر سلطنت اسلام مین زور آتا گیا بے صوبے بڑھتے گئے، صوبہ کابل، صوبہ کشمیر، صوبہ سندھ، صوبہ برار، صوبہ خاندیس، صوبہ احمد نگر، یا اورنگ آباد، صوبہ بیدر، صوبہ حیدر آباد، صوبہ بیجاپور، صوبہ اُڑیسہ، بے سب اکیس صوبے آخر عہد عالمگیر تک دہلی کے متعلق اور زیر حکم تھے بے سب حد بندیان قدیم ہندوون کی اور اہل اسلام کی تھی اور اب عہد مین انگریزونکے حد مین ہندوستان کی اُسی طول اور عرض کے ساتھہ جیسی کہ اگلے زمانے مین ہندو جانتے تھے یے بھی جانتے ہین اِس نقشے کو اور سب نقشون پر



Marfat.com

ترجیح اِس سبب سے ہی کہ اِس نقشے کو ایسی سرحدین جو سد سکندری کے مانند مستحکم ہمین کھیرتی ہمین اور نئے سرے سے حد باندھنے کی احتیاج نہین رہتی اس قرار داد پر ہندوستان کا نقشہ اُتر کی طرف تبّت کی زمین سے کوہستان ہمالہ یا نیپال کر جو ملک سندھ سے پینتیس درجے عرض شمالی سے شروع ہو کر اِسی عرض پر سرزمین کشمیر پر پہنچ وہان سے دکھن کو پورب کی طرف مسافت نامعلوم پر جا کر بھوتان کے اُسطرف تک پہنچتا ہی جدا کیا گیا ہی

اور دکھن کی طرف حد ہندوستان کی بحر محیط ہی، اور پچھم کی طرف رود سند ولیکن پورب کی طرف حد بندی ہندوستان کی بہت مشکل ہی مگر ایسی سرحد جس سے امتیاز حاصل ہو وہ کوہستان اور جنگلستان ہی جو چاٹگانو تپرا کی زمین کے متّصل ہی اور وہان سے اُتر کو برمپتّر تک پہنچتا ہی برمپتّر نام ایک ندی کا ہی جو وہان سے دور تک سیدھی پچھم کی طرف کو جاری ہو کر ناگاہ دکھن کی طرف کو بہتی ہی، درمیان اِن حدونکے جو لکھی گئین ہندوستان اِن برّے برے چار حصّون مین منقسم ہوتا ہی،

## پہلا حصہ شمالی ہندوستان

یہ حصّہ وسیع اور ناہموار ہی پچھم کی طرف ستلج سے شروع ہوتا ہی اور وہان سے دکھن کی طرف جھکتا ہوا پورب کو تپستا ندی تک جسکا طول شرقی اتّھاسی درجہ اور تیس دقیقہ ہی جاتا ہی اور اُتر کی حد اُسکی نیپال کے پہاڑ ہین جو جدا کرتے ہین اِس حصے کو ممالک تاتار اور تبّت سے اور دکھن کی طرف قدیم حکومت اسلامی سے اُس سرحد کر ممتاز ہوتا ہی جہان پر سلسلہ پہاڑ و نکا و سیع جنگل سے جو گنگا کے پورب کو ہی ملتا ہی اور زمین کے ٹکرے جو اِس حصے مین

واقع ہین اِس تفصیل کے ساتھ ہین،

۱ وہ قطعہ زمین جو درمیان ستلج اور جمنا کے واقع ہی،

۲ گراول جسکا نام سری نگر مشہور ہی،

۳ وہ خطہ جسکو سرچشمہ یا منبع گنگا کا کہتے ہین،

۴ کماؤن جو گنگا اور کالی ندی کے درمیان ہی،

۵ پینکھاندی

۶ بھوٹان

۷ نیپال کا ملک چونکہ اِس پہاڑی ملک کے آدمی اب تک ہندوستانیون سے کم اختلاط رکھتے ہین اِس سبب سے بہ نسبت ہندوستانیون کے تہذیب اور عقل مین بہت ناقص ہین،

## دوسرا حصہ ہندوستان خاص

یہ حصہ ہندوستان کا بہ نسبت اور تینون حصّون کے بہت وسیع و فراخ ہی کہ دکھن کی طرف نربدہ تک پہنچتا ہی جو دکھن کے ملک کی شمالی حد ہی اور شامل ہی ایسے گیارہ بڑے بڑے صوبون پر کہ ہر ایک اُن مین سے ایک ریاست یا بادشاہی ہی اور بے دو صوبے کشمیر اور سندھ کے بھی اسی مین داخل ہین

۱ بنگالہ ۲ بہار ۳ الہابآد ۴ اودھ ۵ آگرہ ۶ دہلی ۷ لاہور ۸ کشمیر ۹ اجمیر ۱۰ ملتان ۱۱ سندھ یا کچھ ۱۲ گجرات ۱۳ مالوہ بے صوبے ہمیشہ سے سیر حاصلی اور دولت مین اور سب صوبون سے ممتاز ہین اور انہین صوبون مین دار الامارت سلاطین ہند کا تھا اُن اقوام سخت کوش زبردست نے جو ہندوستان کے شمال مغرب کو رہتے ہین اکثر اِس ملک کو فتح کیا تھا اور



Marfat.com

اپنے قبضے مین لائے تھے رہنے والے اس حصّہ کے اکثر دوسرے صوبون کے رہنے والون پر طاقت جسمانی اور ظرافت اور قوت نفسانی مین بالائی اور ترجیح رکھتے ہین قدیم برہمنون نے بسبب ترجیح اِس حصے کے شرقی و جنوبی حصّون پر ہندوستان کے اِس حصے کا نام امید هیادیس یعنے مرکزی حصّہ رکھا تھا،

## تیسرا حصّہ جنوبی هندوستان

اُنر کی حد اس حصّے کی نربدا ندی ہی اور تھوڑی سی پورب کو وہ حد خیالی جو اُسی عرض مین کھنچتی ہی تا جنوبی ہوگلی یا پچھم کی شاخ گنگا تک اور دکھن طرف کی حد اِس حصے کی بے دو ندیان کشتنا اور تنبھدرا ہی جو دکھن کی شمالی حد ہی اور پورب کی حد خلیج بنگالہ اور پچھم کی بحر ہند یہہ حصہ ہندوستان کا اُن خطون کو احاطہ کرتا ہی جنکی تفصیل یہہ ہی،

۱ گنڈوانہ، ۲ اوڈیسہ، ۳ شمالی سرکارات، ۴ خاندیس، ۵ برار ۶ بیدر، ۷ حیدرآباد، ۸ اورنگ آباد، ۹ بیجاپور،

## چوتھا حصّہ دکھن

اِس حصّے کو اکثر بنام جزیرہ نما بولتے ہین شکل اُسکی مانند ایک مثلّث متساوی الساقین کے ہی کہ اُنر کی حد کشتا ندی اُسکا قاعدہ اور دونو ضلع شرقی و غربی یعنے کرومنڈل اور ملیبار دو اُسکی ساق اور راس کمران اس مثلّث کا سرہی تفصیل اُن خطون کی جو اِس مین ہمین بہم ہی ۱، کنڑا، ۲ ملیبار، ۳ کوچین ۴ تراونکور، ۵ بالا گھاٹ، ۶ میسور، ۷ کوئمبا تور، ۸ سالم و بارامحال، ۹ کرناٹک، اب جانا چاہئے کہ سوائے سراندیب کے اور کوئی جزیرہ

ہندوستان کے متصل قابل اعتبار کے نہین ہی اور وے ممالک جو ہندوستان کے متصل ہین اُنکی تفصیل یہ ہی پچھم کی طرف بلوچستان و افغانستان اُترکی طرف تبّت و شمالی حصہ ہندوستان اور بھتّان اور پورب کی طرف آشام اور وے ریاستین جو متصل آشام کے ہین یعنے آوا اور برمھا کا ملک ،

بزرگی اور خوبی ہندوستان کی اُسکی ندیون سے ہی علی الخصوص گنگا جو اکثر اُسکی سرزمین کو سیراب کرتی اور ایک جگہ کے حاصل اور پیداوار کو دوسری جگہ پہنچاتی ہی اگرچہ بہ سبب اختلاف حاکمون کی زبانون اور دینون کے اکثر خطون اور شہرون کے نام مین ہندوستان کے تغیر اور تبدیل ہوئی ہی پر ندیون کے نامون مین کچھ تغیر ابتک واقع نہین ہوئی ہندوستان کی مشہور ندیون کا نام اور اُنکی مسافت تقریبی اُنکے منبع سے مصب اور گنگا یا رود سند تک یہ ہی ،

## شمالی ہندوستان کی ندیان

| | | | میل انگریزی |
|---|---|---|---|
| ۱ | سند ... ... ...

میل انگریزی

۸ کشتنا ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۷۰۰

۹ سربدا ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۷۰۰

۱۰ مہاندی ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۶۰۰

۱۱ تپتی ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۴۶۰

۱۲ کاویری ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ۴۰۰

اور بہت سی ندیان چھوٹی بڑی جنکی مسافت معلوم نہین ملک ہندوستان مین جاری ہین جیسے ۱ برہمپتر ۲ گھاگرہ ۳ رابتی ۴ گومتی ۵ سون ۶ راوی ۷ بیاہ ۸ چناب وغیرہ

ہندوستان کے پہاڑون مین سے دو سلسلے شرقی اور غربی وے پہاڑ ہین جو دکھن کے ملک مین بنام شرقی گھات اور غربی گھات جاتے ہین غربی گھات راس کمران سے جو جنوبی نہایت ملک دکھن کی ہی تپتی ندی یا رود سورت تک پہنچتا ہی جو تیان ان پہاڑونکی جا بجا پانچ ہزار فت سے لیکر چھ ہزار فت تک سطح دریاے شور سے بلند ہی پر چوتیان شرقی سلسلے کی بہ نسبت غربی کے نیچی ہین اور یہہ سلسلہ گیارہ درجے بیس دقیقے عرض شمالی سے تا کشتنا سولہ درجے عرض شمالی تک کھنچتا ہی اور زمین بالا گھات کو پائین گھات سے جو دراز ہوتا ہی سواحل شرقی کارومنڈل مین جا کرتا ہی مدراس کے جوار مین نہایت بلند چوتی اس سلسلے کی ہزار ذراع سطح دریاے شور سے بلند ہی اور شہر بنگلور کے پہاڑ کی چوتی کے اوپر کی زمین جو قابل رہنے کے ہی سمندر سے تین ہزار ذراع بلند ہی لیکن ہمالہ پہاڑ عجائب عالم سے ہی اس لیئے کہ اتنا بلند دنیا مین کوئی پہاڑ نہین اور یہہ کوہ والاش کو دھرو دملک خراسان سے طرف سرحد غربی



Marfat.com

ہند کے جاتا ہی اور سامھنے اکثر شہرون کے گذرتا ہی اور ہر جگہہ ایک نیا نام
پاتا ہی خراسانی اور کابلی جو پچھم طرف رود سند کے رہتے ہین اِس پہاڑ کو
ہندوکش کہتے ہین اور اِس رود کے پورب کے رہنے والے اُسکو ہمالہ بولتے ہین
یعنے برف کی جگہہ شمال شرقی جانب کشمیر سے یہہ پہاڑ پورب کی طرف ہو سب
منبونپر پنجاب کی ندیون کے ستلج چھوڑا گذرتا ہی اور ان حدون مین سنگستانی
بہرہ لاہور کے خطے کو چھوٹے تبت کے خطے سے جدا اور اُسی طرف کچھ
آگے جاکر گنگا جمنا کے منبون کو قطع کرتا ہی اور دونون کو دکھن کی طرف پھیرتا ہی
لنبائی اِس پہاڑ کے سلسلہ کی اس سے آگے پورب کی طرف خلل پاتی ہی اور
شاید سبب اس خلل کا یہی ہی کہ کنڈک اور آرن اور کوسی اور ٹسٹی نے
اُسکی بنیاد اور بنا مین نفوذ کیا ہی بھٹان کے اُسطرف ایک قطعہ زمین مین جسکا
نام معلوم نہین ہی یہہ سلسلہ پہاڑونکا گم ہوتا ہی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ بحیرہ جین تک
جاتا ہی یہہ سلسلہ جس قدر ہندوستان کے محاذی اور مقابل ہی اُسکی چوٹی کی بلندی
اس قدر ہی کہ تمام روے زمین پر جتنے پہاڑ ہین کسی کی ایسی بلندی نہین اور
اِس سلسلے کی تمام بلند چوٹیون مین چوٹی دھولاگر کی بہت بلند کہ بسیط دریاے شور سے
ستائیس ہزار ذراع یا قریب پانچ میل انگریزی کے بلند ہی ؛
بیش قیمت تجارتی جنسین جو خاص ہندوستان مین پیدا ہوتی ہین اور سب
اقلیمون کون اُن سے فیض پہنچتا ہی تو ابل یعنے کرم مصالح ہین جنکو قدیم سے
ہندوستان کے شرقی جزائر سے سب ملکون کو لیجاتے ہین اور جواہر بیش
قیمت اور سیلان کے موتی جنکے سبب تونگری اور زینت اِس ملک کی ہی ؛
حاصل کلام یہہ ہی کہ اِس ملک مین ایسی سودمند اور نفیس چیزین جن سے حاجتین اصلی
بشر کی برآئین خالق مطلق نے اِس کثرت کے ساتھ پیدا کی ہین جنکے سبب سے



Marfat.com

ہر قوم بالطبع قدیم سے اب تک اِس ملک کے ہوا خواہ اور اسکی طرف مائل رہے اور رہتے ہین اور اسکے خیرات و برکات کو اپنے ملک کو لیجاتے ہین چاندی اور سونا بہت دور دور ملکون سے تجارت کے واسطے یہان آتا ہی جسکے سبب اِس ملک کے آدمی تونگر ہین اور سچ تو یہ ہی کہ اگر حکام زر و مال کو اُسکے بیگانے ملکون مین نہ لیجانے دیتے تو ثروت و فراغت اِس ملک کے لوگون کی حساب و شمار مین نہ آتی ،

اگرچہ اس ملک کے محاصل اور محاسن طبیعی نے سرمایہ فراغت اور تونگری کا زیادہ کیا ہی اور انواع اقسام خیر و برکت کے دروازے رہنے والون پر کھولے ہین اور اُسکے ساکنین خاصہ ہنود کو ایسی گزیدہ صفتون سے موصوف کیا ہی کہ شاید غیر قوم مین کم پائی جاتی ہین چنانچہ یے خصال اُنکے قابل ذکر کے ہین نرم دلی ، میادیا ، خاکساری ، مانساری ، جاندار آزاری سے تمامتر پرہیز ، ضعیف جاندارون پر رحم ، کثرت خیرات و صدقات ( اگرچہ اِس جہت سے بہ بڑی قباحت پیدا ہوئی ہی کہ ہزارہا فرقے فقیرون و مفت خورون کے جیسے جوگی بیراگی سنیاسی کبیر پنتھی نانک پنتھی وغیرہ ہندؤن مین اور مدار بئے جلائیے بے نوا آزاد امام شاہی وغیرہ مسلمانون مین اور سیکڑون فرقے بیہکارون کے اور خرافاتیون کے جیسے نجومی رمّال فال کو اہل جفر و ارباب عزایم و اصحاب نیرنگ و افسون وغیرہ موجود ہوے ہین ) احتراز لحوم حیوانات سے تعظیم و پرستش عظیم مظاہر یزدانی و مجالی ربانی کی ، جلد سیکھ لینا بیگانی زبان اور طریقہ و دستور غیر قوم کا ولیکن وے رذایل جو فراغت اور تونگری کو لازم ہین اور تنعم اور تن آسانی سے خواہ نخواہ پیدا ہوتے ہین وہ بھی کچھ کم نہین ہین چنانچہ آل اولاد کی کثرت ، نہایت دلدادگی بلوازم عیش و عشرت

خانہ نشینی، کوچکدلی کم ہمتی، ننگ و صلاحی ہنر و کمال مین، چنانچہ جیسا کپڑا سوتی یا ریشمین موٹا یا باریک کئی ہزار برس آگے ہندوستان مین بنا جاتا تھا اب بھی ویسا ہی بنا جاتا ہی، کچھ تفاوت یا ترقی اُس مین نہوئی، حال اور سب پیشے اور ہنر اور زراعت وغیرہ کا بھی یہی ہی کسی مین کچھ ترقی نہوئی مگر تھوڑا سا فرق اہل فرنگ کی تلقین و آمیزش کے سبب بعضے کامون اور ہنرون مین ہوگیا ہی، دونی اور فرومایگی، اور رذیل شیونکا اختیار کرنا، حد سے زیادہ زرکی طمع جسطرح حاصل ہوسکے مکر و فریب سے ہو یا ذلّت و بے عزتی سے اُسے بٹھانا یا جمع کرنا، غیرت اور حمیّت ملکی کچھ بھی نہ رکھنا اور بیگانونکی بندگی اور غلامی مین جلد سر جھوکانا، فی الحقیقت اِس سے زیادہ پاجی پن اور دونی اور ذلت و زبونی کیا ہوگی کہ ایک ملک کے لوگ آپس مین تو لڑین و غیرونکے پر جا ہو کے اُنکی غلامی کرین اپنے زر و زور و قوت سے بیگانونکو اپنا خداوند بنائین اور آپ اُنکے بار سنگین حکومت کے تلے گھسین اور پسین، بہتایت پنتھ اور مذہب کی جو بڑا سبب اختلاف اور نفاق کا اور بڑی علت دشمنی اور عداوت کی ہوئی ہی اور اسی سبب سے آہستہ آہستہ جمعیت ملکی و غیرت قومی مین اُنکے تفرقہ پڑا ہی، اِنھین جہتون سے اِس ملک کے لوگ قدیم سے مقہور اور مغلوب غیر قوم کے رہے ہین اور چونکہ اِس ملک کے رہنے مین ایسی ایسی خصلتین رذیل انسان مین خواہ نخواہ پیدا ہو جاتی ہین اِس باعث سے جن قدیم بادشاہون نے اِس ملک کو تسخیر کرنے کی عزیمت اور ہمت کی ہی اِس ملک کے تو طنّ سے ہمیشہ نفرت اور کراہیت ہی کرتے رہے ہین چنانچہ گرشاسپ نامہ اسدی مین لکھا ہی کہ جب ضحاک نے گرشاسپ اپنے سپہسالار کو ہندوستان کی تسخیر کو بھیجا اُسکو یہ وصیّت کی



Marfat.com

## مثنوی

وصیّت چنین کرد گرشاسپ را — که در هند پدرود کن خواب را
نداری ز خون سیاهان دریغ — همین کار فرما درخشنده تیغ
بجستی ده انجام کار بزرگ — بر ایشان چنان زن که بر گله گرگ
نمانی دران بوم سالی تمام — که لشکر گران گیرد از ننگ و نام
گرت بگذرد چار موسم در آن — ز فرهنگ و مردی نیابی نشان

خلاصہ اس وصیّت کا یہ ہی کہ ای گرشاسپ بعد فتح ھند کے زنہار وہان اقامت کا قصد نکرنا کیونکہ اگر چار موسم یا ایک سال تیری لشکر وہان رہیگی پھر مردی و مردانگی وننگ و فرہنگ کا نشان لشکریون مین باقی نرہیگا، اور اگر کسی شخص کو اس بات مین شک ہو کہ آب و ہوا ہندوستان کی اور معیشت خاص ہندستانیون کی کس طرح نامردی و جبن پیدا کرتی ہی تو چاھئے کہ قدیم خاندانون پر مغل پٹھان کے تنگ نظر کرے کہ آل اولاد اُن شیر دل عالی ہمت امیرونکی بدولت بود وباش اِس ملک کے کیسی ناکس و زنخی ہو گئی ہین اور کیسی پوچ عادتین اور خصلتین اختیار کین ہین، صاحبان عالیشان انگریز نے جو خداوند عقل اور فرہنگ و دانایان فرنگ کے درمیان ساتھ مزید تجربے اور آزمون کے ممتاز ہین اِس ملک نامردم خیز کی آب و ہوا کی وبائی تاثیر کو خوب پہچانا ہی اور اُنکی گزیدہ تدابیر ملکی سے ایک یہ ہی کہ اپنی قوم کے رئیسون کو اِس ملک کے رھنے سے منع کرتے ہین اور کسی طور توطّن اس ملک کا جائز نہین رکھتے بلکہ اپنی ہمّت بلند اور عقل ارجمند کے باعث حتی الوسع اِس بات مین سعی کرتے ہین کہ ہندوستانیون کو جہالت اور نامردی کی بستیونسے اُٹھا کر جوانمردی اور عقلمندی



Marfat.com

کی بلندیون پر پہنچائین اور اپنی پسندیدہ عادتین اور ستودہ اخلاق سکھلائین ٬
ولیکن بد نتایج سے مفرط زر دوستی کے جو صفت ذاتی شیوہ سوداگری و تجارت کی
ہی اور مفاسد سے زیادتی ناز و نعمت کے کہ لازمہ عالم تونگری اور امارت ہی
دیر تک بری و پاک رہنا پر مشکل و دشوار ہی ٬

یہہ مختصر بیان تاریخ وار ہی قوم انگریز کے تسلّط کا
ہندوستان مین کہ کس طرح سے دوسی برس کے عرصے مین
اُنھونے آہستہ آہستہ دخل و تصرف مین اُسکے ترقّی کی ہی

شہر مدراس با ضمیمہ قطعہ زمین پانچ

| میل طول مین دریا کے کنارے | سنہ تصرّف |
|---|---|
| اور ایک میل خشکی کی طرف عرض مین ... ... ... ... ... | ۱۶۳۹ |
| جزیرہ بنبئی ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۶۶۴ |
| قلعہ سنط دیو ڈ کرناٹک مین سمندر کے کنارے پر ... ... ... | ۱۶۹۱ |
| کلکتہ ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۶۹۶ |
| جاگیر کرناٹک مین .. ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۵۰ / ۱۷۶۳ |
| چوبیس پرگنہ ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۵۷ |
| چاٹگانو اور بردوان اور میدنی پور ... ... ... ... ... ... | ۱۷۶۱ |
| بنگالہ اور بہار اور چار سرکار اُترکی ... ... ... ... ... ... | ۱۷۶۵ |
| سالسٹی کی بوم و بر ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۷۶ |
| بنارس کی زمینداری ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۸۱ |
| سرکار گنٹور ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۸۷ |



Marfat.com

سنہ تصرف

مایبار کنڑا کؤنبنباتور ڈنڈیگل سالم بارامحال وغیرہ جو طیپو سلطان کے
ملکون مین سے جدا کئے گئے ... ... ... ... ... ... ... ۱۷۹۲

سریرنگپٹن کی حکومت جو طیپو سلطان جنت مکان سے لئی گئی ۱۷۹۹

بالا گھات اور زمین بلّاری اور کڑپہ ... ... ... ... ... ... ۱۸۰۰

خطے دیئے ہوئے نواب اودہ کے عوض مین اعانت دایمی انگریزونکی
مملکت روھیل کھنڈ معہ بریلی مراد آباد شاہ جہان پور وغیرہ اور
ملک پائین دوآب کے اور خطہ فرخ آباد اور الہآباد اور کانپور
اور گورکھپور اور اعظم گڈھ وغیرہ ... ... ... ... ... ... ۱۸۰۱

صوبہ کرناٹک محتوی ان خطون پر جو تصرف مین نواب کرناٹک کے تھے ۱۸۰۱

دہلی آگرہ دوآب بالا ہریانہ سہارن پور میرٹھ علی گڈھ اٹاوہ
بوندیل کھنڈ کٹک بالاسور جگرناتھ وغیرہ ... ... ... ... ... ۱۸۰۳

حصہ مملوکہ ڈچ اندر کے حصے جزیرے سیلان سے ... ... ... ۱۸۰۳

خطے دی ہوئی پیشوا اور گیکوار کے صوبہ گجرات مین ... ... ۱۸۰۳

خطے مفتوحہ نیپال کی سلطنت سے زمین کوہستانی کے ساتھ جو واقع
ہی درمیان ستلج اور جمنا اور گروال اور کماؤن کے ... ... ۱۸۱۵

کانڈی کی ریاست سیلان مین ... ... ... ... ... ... ... ۱۸۱۵

انجار اور منڈاوی ساتھ اور نواح کے کچھ مین ... ... ... ... ۱۸۱۶

بونان اور سب ممالک پیشوا کے خاندیس ساگر ساتھ اور خطے
صوبہ مالوہ اور اجمیر کے راجپوتانہ مین سنبھلپور سرکوچہ گڑا منڈلہ
ساتھ اور نواح دیئے ہوئے راجہ ناگپور کے ... ... ... ... ۱۸۱۸



Marfat.com

خطّے مفتوحہ برمھا کی مملکت سے آشام کا چارمنی پور رخنگ مار تبان
ویئے ٹوائے ٹینا سیرام اور مرکائی جزیرے ' ... ... ... ... ۱۸۲۹
اِس مجمل بیان سے ہوشمند پر جو ایسے حالات کا متلاشی ہو ظاہر ہوگا کہ اب
تمام ہندوستان جو تصرّف مین دولت تیموریہ کے عین قوت و فروغ کے وقت
مین تھا یے چار صوبے کابل کشمیر لاہور ملتان چھوڑ اکر باضمیمہ مرز و بوم شرقی برمھا کی
مملکت سے اور جنوبی خطے منتہاے دکھن تک معہ جزایر شرقی اور اُتر کے نواح
نیپال کی مملکت سے سب کے سب بالکل قبضے و تصرف مین دولت برطنیہ ہندیہ
کے ہین جنکی چار حدین اِس تفصیل سے ہین پچھم کو ستلج پورب کو بقیہ مملکت
برمھا جنوب کو منتہاے دکھن شمال کو نیپال کے پہاڑ مگر ان حدون کے درمیان بعضے
حاکمون کو جیسے بادشاہ اودہ اور نواب حیدرآباد اور راجہ میسور اور راجہ تراونکور
اور راجہ کوچین مصلحت ملکی نے دولت برطنیہ کے نام کو حکومت سپرد کر رکھی
ہی اور وے نعلبندی کے طور پر اُسے خراج ادا کرتے ہین اور فوج انگریزی
اُن کی ریاستون پر متعین ہین تاغیر کی سطوت سے اُنکی حافظ اور مددگار رہے اور
اُنکی خانگی خصومت و نزاع مین منصف ہو اور اُنکو راہ عدالت پر رکھے اور کچھ فتنہ
و فساد ہونے نہ دے اِن سب حکّام کو ہوا خواہ دولت برطنیہ گنا چاہئے اور بعضے
اور چھوٹے راجے جیسے راجہ بھرتپور و مچھری اور کئی سردار دہلی کی نواح والے اور
سکھ ستلج پاس والے اگرچہ یے بھی خیر خواہ کمکی دولت برطنیہ کے ہین لیکن فوج
انگریزی اُن کے ملک مین نہین رہتی اور بعضے زمیندار اور راجہ قدیم خاندان
کے جیسے راجہ بوندی اور کوٹہ اور بھوپال جنکے ملک اور ریاست نے بہ نسبت
سابق کے کچھ ترقی کی ہی اور پانچ راجہ نامدار قدیم راجپوتانہ کے راجہ جیپور
اور راجہ اودے پور اور راجہ جودہ پور اور راجہ بیکانیر اور راجہ جیسلمیر کہ



Marfat.com

سے سب ہوا خواہ متعاہد دولت برطنیہ ہندیہ کے لکھے جاتے ہین اور سب طرح کی تکلیف سے دولت برطنیہ کے آزاد اور فارغ ہین جیسے سابق مین تھے ویسے ہی رہتے ہین اور اُنکے حال پر نظر مرحمت دولت برطنیہ کی ہمیشہ رہتی ہی ،

مختصر بیان حاصل زرخراج اور باج دولت برطنیہ کا در سنہ ۱۸۲۱ اور سنہ ۱۸۲۲ ع

تمام حاصل مملکت بنگالے اور ہندوستان کا

| | | |
|---|---|---|
| بابت خراج زمین کے | ۱۳۳۴۰۰۰۲۰ | روپی |
| ملک مدراس کا حاصل | ۵۵۵۷۱۲۹۰ | روپی |
| مملکت بمبئی کا حاصل | ۲۸۶۶۷۴۱۰ | روپی |
| جملہ | ۲۱۷۶۳۳۷۲۰ | |

سب اکیس کرور پچھتر لاکھ تینتیس ہزار سات سی بیس روپی

در سنہ ۱۸۲۱ اور سنہ ۱۸۲۲ ع

| | | |
|---|---|---|
| حاصل تجارت خاصہ نمک | ۶۰۶۰۷۶۸۰ | روپی |
| حاصل تجارت خاصہ افیون | ۱۱۳۶۷۲۷۰ | روپی |
| حاصل کاغذ اسٹام | ۲۱۶۷۶۰۰ | روپی |
| باج ممالک قدیمہ | ۴۷۹۰۰۱۴ | روپی |
| باج ممالک جدیدہ | ۸۴۷۴۴۹۰ | روپی |
| جملہ | ۴۷۲۸۷۰۵۹ | |

سب چار کرور بہتّر لاکھ ستاسی ہزار اُنسٹھ روپی

۲۱۷۰۳۳۷۲۰

۴۷۲۸۷۰۵۹

کل ۲۶۴۸۲۰۷۷۹



Marfat.com

چھبیس کروڑ اٹھتالیس لاکھ بیس ہزار سات سو اُناسی روپی، عالمگیر بادشاہ کے عہد مین حاصل خراج اور رباج کا بسبب ضمیمہ ہونے ان دو صوبہ مفتوحہ حیدر آباد اور بیجاپور کے ممالک محروسہ مین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور کل جمع اُسکے اکیس صوبون کی یہ تھی ۳۱۴۲۹۶۹۲۱ روپی یعنے اکتیس کروڑ بیالیس لاکھ چھانوے ہزار نو سو اکیس روپی، حال زیادتی زراعت اور حاصل زمین کا عہد دولت برطنیہ مین بہ نسبت سابق کے اس طور پر قیاس کیا چاہئے کہ اب اگر خراج واجب الادا حاکم کی سرکار مین دس روپی آتے ہین تو زمیندار کو پانچ روپی بچتے ہین اور سابق عہد مین حاکم دس لیتے تھے اور زمیندار کو ایک بیچتا تھا اور درمیان پندرہ اور گیارہ کے چار کا فرق ہی پس یہہ بات ثابت ہوئی کہ اِس عہد مین حاصل زراعت قریب ایک ثلث بہ نسبت عہد سابق کے زیادہ ہو گیا،

---

تختہ تربیع یا مساحت سطحی روے زمین ہندوستان کا ساتھ گونہ تفصیلی پرگنون اور ضلعون کے اور تقریبی شمار آدمیون کی وابستہ سال ۱۸۲۹ء

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| بنگالہ اور بہار اور بنارس ... ... | ۱۶۲۰۰۰ | ۲۹۰۰۰۰۰۰ |
| خطّے مضاف ہندوستان کے ممالک سے بعد اِس سنہ ۱۷۶۹ء کے | ۱۴۸۰۰۰ | ۱۸۰۰۰۰۰۰ |
| گروال اور کماؤن اور وہ عرصہ جو درمیان ستلج اور جمنا کے ہی ... ... | ۱۸۰۰۰ | ۵۰۰۰۰۰ |
| جملہ جو بنگالے کی حکومت مین ہی ... | ۳۲۸۰۰۰ | ۶۷۵۰۰۰۰۰ |

| | عدد مربعات میل انگریزي | عدد نفوس |
|---|---|---|
| جملہ جو حکومت مدراس مین ہی ... | ۱۴۲۰۰۰ | ۱۵۰۰۰۰۰۰ |
| جملہ جو حکومت بنبئی مین ہی ... ... ... | ۱۱۰۰۰ | ۲۵۰۰۰۰۰ |
| دکھن وغیرہ کے خطے حاصل کیئے ہوے سنہ ۱۸۱۹ع کے پیشوا وغیرہ کی ریاست سے بعد اسکے اکثر ان مین سے داخل مملکت برطینہ کے ہو گئے ... | ۶۰۰۰۰ | ۸۰۰۰۰۰۰ |
| سب جس قدر سلطنت برطینہ کے تحت تصرف مین ہی ... ... ... | ۹۹۳۰۰۰ | ۸۳۰۰۰۰۰۰ |

دولت برطینہ کے هواخواهون اور خراج دینے والون کے ملک

| | عدد مربعات میل انگریزي | عدد نفوس |
|---|---|---|
| ملکِ نظام علیخان نواب حیدرآباد | ۹۶۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجہ ناگپور ... ... ... ... | ۷۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ پادشاہ اودھ ... ... ... ... | ۲۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| گیکوار کا ملک ... ... ... ... | ۱۸۰۰۰ | ۲۰۰۰۰۰۰ |
| ملک کوٹے کا ۶۰۰۰ ملک بوندی کا ۳۵۰۰ ملک بھوپال کا ۵۰۰۰ ... ... ... | ۱۴۰۰۰ | ۱۵۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجہ میسور ... ... ... ... | ۲۷۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجہ ستارہ ... ... ... ... | ۱۴۰۰۰ | ۵۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجہ تراونکور ۶۰۰۰ ملکِ راجہ کوچین ۲۰۰۰ ... ... ... | ۸۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| دولت برطنیہ کے حمایتیون کا یعنے راجہ بیکانیر اور اودیپورا اور جودھپور اور جیسلمیر وغیرہ کا جو سردار راجپوتون کے جمین اور ملک ہلکر اور امیر خان اور زاو کچھ اور بھرتپور اور مچھری وغیرہ اور امیران سندہ اور سکھون کا اور کنڈوانہ اور بھیل اور کولی اور کاتی کے راجون کا | ۲۸۳۰۰۰ | ۱۹۰۰۰۰۰۰ |
| جملہ ممالک دولت برطنیہ اور اُسکے ہواہ خواہونکا | ۱۱۰۳۰۰۰ | ۱۲۳۰۰۰۰۰۰ |

# مستقل ریاستونکی

## تفصیـــــــــــل

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| ملکِ راجہ نیپال ... ... ... ..... | ۵۳۰۰۰ | ۲۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجۂ لاہور ... ... ... ..... | ۵۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ امیران سندھ ... ... ... ... ... | ۲۴۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ سیندھیہ ... ... ... ... ... ... | ۴۰۰۰۰ | ۴۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ شاہ کابل ... .. ... ... ..... | ۱۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |
| ملک سب کل ہندوستان کا ... ... ... ... | ۱۲۸۰۰۰۰ | ۱۳۴۰۰۰۰۰۰ |

تخمینی شمار آدمیون کی بعضے شہرون مین ہندوستان کے

| | عدد نفوس | | عدد نفوس |
|---|---|---|---|
| بنارس ... ... | ۶۰۰۰۰۰ | دہلی ... ... | ۱۵۰۰۰۰ |



Marfat.com

| | عدد نفوس | | عدد نفوس |
|---|---|---|---|
| کلکتہ ... ... ... | ٥٠٠٠٠٠ | مرشد آباد ... | ١٥٠٠٠٠ |
| مدراس حوالی ضمیمت | ٤٦٢٠٠١ | پونان ... ... | ١١٠٠٠٠ |
| عظیم آباد ... | ٣٠٠٠٠٠ | اگرہ ... ... | ٦٠٠٠٠ |
| لکھنؤ ... ... ... | ٣٠٠٠٠٠ | بریلی ... ... | ٦٦٠٠٠ |
| حیدر آباد ... | ٢٠٠٠٠٠ | اورنگ آباد ... | ٦٠٠٠٠ |
| ناگپور ... | ١١٥٠٠٠ | بردوان ... ... | ٥٢٠٠٠ |
| بروده ... ... ... | ١٠٠٠٠٠ | بنگلور ... ... | ٥٠٠٠٠ |
| احمد آباد .. ... | ١٠٠٠٠٠ | چھپرہ .. ... | ٤٣٠٠٠ |
| کشمیر ... ... ... | ١٠٠٠٠٠ | فرخ آباد ... | ٧٠٠٠٠ |
| مرزا پور ... | ١٠٠٠٠٠ | ڈھاکہ ... ... | ١٨٠٠٠٠ |
| بمبئی ... ... | ١٧٠٠٠٠ | سورت ... ... | ١٦٠٠٠٠ |

بیان میں اجمالی خصوصیات ملک دکھن کے جو بسبب نزدیکی خط استوا اور اعتدال زمانے ظلمت وضیا کے بیشمار خیرات وبرکات پر محتوی ہی، اور تعریف میں نواب مکارم انتساب حیدرعلی خان فردوس مکان کے جنہے سریر نگہتن میں حکومت اسلامیہ کی بنیاد قایم کی اور انتہائے دکھن تک علم فتح و فیروزی بلند کیا، اور صفت میں بادشاہ سلیمان جاہ طیپو سلطان جنت آشیان کے جنہے تاج وتخت کو اس حکومت کے آرایش دی، اور توصیف میں جلائل مکارم و شرائف مناقب ارکان دولت برطنیہ کے جواب تمام ممالک پرہندوستان کے سواحل شرقی سے لے سواحل غربی تک اور نہایت دکھن سے کوہستان ہمالہ تلک تسلط رکھتے ہین،



Marfat.com

# مثنوي

همایون کشوری خرّم زمینی  طرب زا مرز بومی دلنشینی
وطنگاهی نشاط و خرمی را  طرب گاهی پری و آدمی را
صفای آب شبرنگش روان بخش  ریاض بادمشکینش توان بخش
مزاجش ز اعتدال استوائی  بعنبر بیزی و گوهر فزائی
هوایش را نشاط زعفران زار  نسیمش را شمیم زلف دلدار
جبالش معدن یعقوت و گوهر  بحارش مخزن لولو و عنبر
گیاهش زعفران وعود و سنبل  نباتش فلفل و جوز و قرنفل
گلستان در گلستان لاله زارش  گلستان در گلستان نوبهارش
مغاص در و مرجان ساحل او  خراج جمله گیهان حاصل او
ابا زیرش بیابان در بیابان  ریاحینش خیابان در خیابان
برند از وی ابا زیر و توابل  بکشورها قوافل در قوافل
ز صاج و آبنوس وعود و صندل  زبان و مشک بید و رند و مبذل
بهشتی گشته انش یابی بیابان  بداغ رشک ازو فردوس رضوان
ندیده کس چنین آب و هوائی  بدین خوبی همانا نیست جائی
زبان در وصف آن فرخنده کشور  بود لال و کند خامه نگون سر
بسست این فضل کش بر هر تخومست  که آدم بوالبشر را زاد بوم است
دکهن زین روشده دار المخافت  مصون باد از هر آسیب و آفت
خنک باش ای زمین مهر پرور  نواز شکر سعادت بارآور
حمادات تو هار گردن حور  نباتت توأن جان رنجور



Marfat.com

نہ تنہا نا تو انان را تو ان بخش — کہ جان را نیرو افزای دران بخش
بدین خوبی گیاہ است و جمادت — چہ باشد گلشن و جان بخش بادت
کلاہت گر باشد این بستان چہ باشد — ستانت این بود ایوان چہ باشد
چو دہلی را چراغ سلطنت مرد — گل و بستان او افسرد و پژمرد
دکھن ماندہ تہی از تاجدارے — دلیری نامجوی برد بارے
بہر بوم و بر آن از تباہی — تہی برکردہ سر از جیب شاہی
نخستین حاکمانش راجہ بودند — کہ بر ہر خطّہ ذرائی نمودند
از ایشان زان سپس بازو دستان — ستد پور علی حیدر علی خان
سپہدار مہین شیر سلحشور — کہ بنہادہ اساس ملک میسور
چو صمام اندر توانائی و چستی — چو رستم در کمان داری و رستی
قوی رای و قوی بازو قوی بخت — سرش زیب کلہ پاش افسر تخت
نمود از تف تیغ گند ناگون — دل رایان ملک ہند را خون
امیران دکھن از سطوت او — رمان ازوی چنان کز شیر آہو
دکھن بد بیشۂ آن شیر شرزہ — چو روبہ دشمنانش زو بلرزہ
سمات مہتری پیدا ز کارش — نشان حیدری از کار و بارش
بہر بارو کہ عزمش کرد آہنگ — کلیدش را نہاد اقبال در چنگ
ظفر از چاؤشانِ موکب او — دوان در پیش موکب طرّہ گو
چو آن دارای دین رخت از جہان بست — بہ تختش خسرو آفاق بنشست
شہی صاحبقران نشان زیبای شاہی — ہمائے سلطنت ظلّ الٰہی
مہی بہرام کین و مشتری خو — طرفدار دکھن سلطان طیپو
خدیوی نام جوی و رنجبر دار — دلیری گرم کین و برق پیکار



Marfat.com

به کین و مهر زهر وانگبین ریز  برزم اسکندر و در بزم پرویز
جهان گیری به تیغ هندوی زاد  جهانداری به کلک پهلوی زاد
به آب تیغ برق کشت بیداد  ز بد دینان جهان را شست و شو داد
رواج دین احمد بود کارش  چو عهد مهدی آمد روزگارش
صناعت خانه ها بنیاد کرد او  جهان از داد و دین آباد کرد او
بسی آئین شاهی کرد ایجاد  بسی دولت سرا بنها د بنیاد
ز گونا گون عمارات نو آئین  ز رنگارنگ باغات و بساتین
ز بس آرایش و سامان و سازش  که بدست این مملکت راز ان طرازش
شد دیگر دکهن چو خلد رضوان  پر از ناز و نعیم و حور و غلمان
ازان غیرت که اورا بد در اسلام  چو پروانه بر آتش زد سر انجام
بمرد و نیکنامی از جهان برد  چو ماند نام نیکو خوش تو ان مرد
چو دولت نوبت است وخم گردون  بهر نوبت ز رنگی دگرگون
زمانه آن ورق را در نوشته  بشسته نقش دیگر بر نشته
کنون آن تخت و تاج از داد ذوالمن  در آمد زیر فرمان بر یطن
بیا ای خامهٔ اعجاز پرداز  برافگن پرده از روی سخن ساز
فراتر هان منه از حد خود پای  سخن سنجیده گوی و سخته بسرای
بگویم را مدح و شاعری پوی  هر آنچت فرض شد گفتن همان گوی
ز بهر داد این دولت سخن ران  حدیث شرم و آزرمش فرو خوان
ز ارکان و ز اعیانش نشانے  بده با لغز و ز یبا تر بیانے
که نبود زو بیانی در دری به  خرد احسنت گوید دانشت زه
چه دولت مظهر الطاف یزدان  چه دولت مطلع اوصاف یزدان



Marfat.com

همه آئین و دستورش همایون  گزین هنجارش و فرخنده قانون

اساسش برسداد و نهوداد ست  از ان پاینده چون سبع شداد ست

بنام ایزد خرد پرور گرو هی  عطا پرور نواز شکر گرو هی

دلیرو چابک و چست وسبک خیز  شگرف و کاردان نغزو دلاویز

براه نیکنامی گرم پویان  بکیش دلنوازی نرم خویان

همه خوشخوی و آزاد و هنرمند  همه دل جوی و راد و پاک پیوند

همه لطف و همه مهر و همه شرم  تهی از کینه و لبریز از آزرم

به مهر آمیختن فرخنده دین شان  ز کین بگسختن آئین گزین شان

ز حکمت هر همه سرمایه دارند  همه شان بکدل ار صد گر هزارند

چو آئینه مصفّا سینه ها شان  عیان زان مهرها و کینه ها شان

جهان پیما چو سیّاحان افلاک  چو صحن خانه شان این خطّهٔ خاک

چو مرغان هوا آزاده و خوش  به سیر این جهان دلداده و خوش

بهر گلشن زمانی خوش بپایند  در آیند و سرایند و برآیند

بدان سامان و ساز و رخت و کالا  کز ایشان هریکی دارد ز دنیا

همه آزاده بزیند و سبکروح  گران و تیز رو چون کشتی نوح

سلیمان وار اندر مرکب باد  ازین کشور بدان گردند دل شاد

گزین دستورها را تازه کردند  ز دانش دهر پر آوازه کردند

هنر را عهد شان شد روز بازار  چه دانش را که نگرفتند در کار

شده از فرشان این ظلمتستان  فروغ آگین چو یونان حکمتستان

عجب نبود ازین پس گر ازین بوم  صنایع را برند در چین و در روم

بتدبیر و بدانش کار سازند  بتاب فکر خارا را گدازند



Marfat.com

شکیب و آگہی و دور بینی  ہمہ آلات کار شان بہ بینی
قلم در کار یا بی تیغ بیکار  سپر حزم و زبان شان تیغ پیکار
فگندہ اسلحہ در تاب آتش  وزان زنجیرہا پرداختہ خوش
کزین خندند دست و پائے اشرار  نہ زان برند بیخ و شاخ ابرار
سخن کوتہ بسے ہشیار کارند  دو روزہ زندگانی خوش گذارند

---

مملکت میسور اور اُسکے تختگاہ شہر سریرنگپٹن کا بیان جسمین نواب حیدر علیخان بہادر مغفور نے حکومت اسلامی قایم کی اور طیپو سلطان مبرور نے اسکی آرایش اور زینت دی، ترجمہ کیا ہوا کتاب آتھنٹک ممائرس اف طیپو سلطان سے جسکو ایک منصبدار انگریزی نے تالیف کیا تھا

میسور ایک صوبہ جنوبی حصّہ ہندوستان کا ہی زمین اُسکی بلند ہموار تین ہزار فت سمندر سے مرتفع آب و ہوا وہان کی شیرین و خوشگوار جایا اُس مین چھوٹے چھوٹے پہاڑ، چونکہ سرزمین اِس خطے کی بلند ہی آب و ہوا اُسکی صحت آگین اور نہایت اعتدال سے قرین، در سنہ ایک ہزار وسات سو پچاس ع حیدر شاہ عرف نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس مملکت کو راجہ میسور کے تصرف سے جو وہان کا حاکم تھا نکال کر اپنے قبضہ مین لا خود حاکم مستقل ہوا، سریرنگپٹن میسور کا دار الملک ایک شہر ہی مضبوط اور استوار غربی سواحل ملیبار کے متصل، کبھی اور کوتہ کے درمیان، گرد و پیش اُسکے زمین سنگستان ہی اور چشمے و ندیان اُسمین جاری و روان اِنھین جہات کے سبب اکثر آفات و اخطار سے ایمن و محفوظ ہی، نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس جگہ کی خوبی و رونق بڑھانی شروع کی اور طیپو سلطان نے اُسکی زینت و آرایش



Marfat.com

کمال کو پہنچائی، عرض شمالی اِس دار الملک کا بارہ درجہ پینتیس دقیقہ ہی اور طول شرقی گرینوچ سے چھہتر درجہ اکتالیس دقیقہ، یہہ دار الملک ایک جزیرے مین واقع ہی جسکو دو شاخ نے کاویری ندی کے احاطہ کیا ہی طول اِس جزیرہ کا چار میل اور عرض ڈیڑھ میل انگریزی ہی اور سرینگپٹن کا قلعہ جزیرے کی غربی حد کے پاس واقع ہی جہان دو نو شاخین کاویری کی جدا ہوتی ہین، اور شرقی حد پر جہان دو نو شاخین پھر ملجاتی ہین لعل باغ نامے ایک بادشاہی باغ ہی اگلے زمانے مین ایک شہر گنجام اُس جزیرے مین نہایت آباد تھا جو تمام جزیرے کی زمین پر ایک چھوٹا باغ چھوڑا جسکو دولر باغ یا راجہ کا باغ کہتے تھے محتوی تھا ولیکن جب سرداران ہم عہد کی فوجون نے سرینگپٹن پر چڑھائی کی تھی بڑا حصہ قدیم شہر کا منہدم کیا گیا تا وہان دمدمے اور مورچے توپونکے بنائے جاوین اور چھوٹا حصہ شہر قدیم کا قریب آدھے میل انگریزی مربع کے سوداگرون کی بود و باش اور افواج سلطانی کی اقامت کے لیئے باقی رکھا گیا تھا اور یہہ قطعہ باقی جسکو (پیٹہ یعنے آثار باقی شہر گنجام) کہتے ہین اور لعل باغ کے پاس واقع ہی مضبوط چار دیواری سے احاطہ کیا گیا ہی،

یہہ بات اِس مقام مین قابل ذکر کے ہی کہ جزیرے کے باہر ایک میدان وسیع ہی احاطہ کیا گیا بنسواری اور کانٹون کی بار سے بمنزلہ سرحد بیرونی دار الملک کے کہ وقت ہجوم اور تاخت کرنے دشمنونکی فوج کے اُس شہر اور گردنواح کے رہنے والے اِس جگہہ مین کہ بہت قلب اور مثل ایک قلعہ مضبوط کے ہی آکر پناہ لیتے ہین، وہ احاطہ جو دکھن کی شاخ کاویری کے باہر ہی سب آباد ہی ولیکن احاطہ اُنکا تصرف مین میسوریہ افواج کے رہتا ہی، اِس احاطہ کے درمیان جسکے ٹکرون کو ایک چوڑی نہر لکونی ندی کے پیچون نے گھیر لیا ہی چھوڑ یا



Marfat.com

نامدار سے وراثۃً مالک ملک کا ہوا اور بہت نعمت اور مکنت جمع کی چنانچہ سال ۱۷۸۵ ع مین سلطان موصوف نے ضلع ادھونی کو جو جاگیر تھی مہابت جنگ برادرزادہ نواب نظام الملک کی بزور تصرف مین اپنے لایا اور نواب کارنول اور نواب کرپہ کے بقیہ ممالک کو بھی اپنے قبضے مین کیا جن کے بڑے حصے کو اُسکے پدر بزرگوار نواب بہادر نے سال ۱۷۷۸ و سال ۱۷۷۹ مین لے لیا تھا اگرچہ وسعت اِن ممالک کی بہت بڑی نہ تھی پر بہت بڑی فتوح ہوئی کہ اُن کے ضمن مین ایک بڑا نامور قلعہ جو بنام امتیاز گڑھ مشہور اور ہندوستان کے نہایت مضبوط قلعون مین گنا جاتا ہی اور مدتون سے مرھٹھون اور نواب بہادر کا بھی دانت اسپر تھا اُسکے ہاتھ لگا سال ۱۷۸۶ کو ٹیپو سلطان نے اپنے خانگی امور (جیسے ترمیم و تنظیم قلعجات و بازجست احوال سپاہ و دواب و ذخائر و خزائن وغیرہ) کے بندوبست مین بسر کیا فوراً بعد مراجعت سریرنگپٹن کے فرمان سلطانی صادر ہوا کہ تمام اساس و اسباب و نقود و جواہر کو جدا جدا شمار کر کے اُسکا ایک دفتر منقح تیار کرین، چنانچہ تمام نقود و جواہر اور اوراجناس بیش بہا قیمت اور حساب کئی گئین،

| | | |
|---|---|---|
| نقود و جواہر ... ... ... | ۸۰۰۰۰۰۰۰۰ | اسّی کرور روپی |
| فیل ... ... ... ... ... | ۹۰۰ | نو سو زنجیر |
| شتر ... ... ... ... | ۶۰۰۰ | چھ ہزار قطار |
| اسپ ... ... ... ... | ۶۰۰۰۰ | ساٹھ ہزار راس |
| گاو و نر گاو ... ... ... ... | ۴۰۰۰۰۰ | چار لاکھ راس |
| غنم با بھیڑی بکری ... .. ... | ۶۰۰۰۰۰ | چھ لاکھ راس |
| گاومیش ... ... ... ... | ۱۰۰۰۰۰ | یک لاکھ راس |



Marfat.com

گڑھی مضبوط بلند زمین پر بنائی گئی ہین تاکہ سپاہ حراست پیشہ غنیم کے ہاتھ سے جزیرے کی حمایت و حفاظت کرتی رہے

شہر سرینگپٹن کی عمارتین خشتی اور سنگین بہت خوشنما اور قرینے کے ساتھ ہین مرد وہان کے اکثر موٹے تازے صحیح و سالم عورتین کامل اندام و شیرین شمائل اور اپنی آرایش و زینت کی دلدادہ لباس اُنکے سپید اور فراخ کمر کے گرد بندھے اگلے زمانے مین جبکے دولت کے ہمزاد پیدا ہوتے تو وہ پہلے ترکے کو وہان کی رسم کے موافق دریا مین ڈال دیتا تھا مگر عہد مین نواب بہادر کے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی اور موافق عقیدہ ہندوون کے اکثر عورتین جو عفیفہ اور پالدامن ہین بعد مرنے اپنے شوہر کے ستی ہوتی ہین ،

سرزمین اِس خطے کی بہت فرح بخش سیر حاصل اور میوہ خیز اقسام طرح کے پھل پھلیری اور غلجات پیدا ہوتے ہین تمام لوگون کی خوراک اغلب مچھلی اور چاول ہی گوشت وہان کا لاغر و ناخوشگوار ہوتا ہی اکثر لوگ وہان کے مالدار اور تونگر چنانچہ گلے پیلون کے اور حلقے ہاتھیون کے رکھتے ہین ممالک میسور اس تفصیل سے تاریخوار تصرف مین نواب حیدر علی خان بہادر کے آئے مملکت میسور در سنہ ۱۷۶۳ و ۱۷۶۵ سونڈہ و کنول و کرپہ و شانور در سنہ ۱۷۶۶ بارامحال درمیان سنہ ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵ خطے چھوٹے زمینداردن اور پرعرام بھاو کے درمیان سنہ ۱۷۷۴ و ۱۷۷۷ کرناٹک بالا گھات بیجاپوری در سنہ ۱۷۷۶ بالا گھات حیدرآبادی اور کرناٹک درمیان سنہ ۱۷۷۶ و ۱۷۷۹ طیپو سلطان نے بعد جلوس کے تخت سلطانی پر آدھونی بلاری کوڑک گنی اناکندی وغیرہ کو تسخیر کرکے اپنے والد ماجد کے ممالک میراثی پر اضافہ کیا تھا یہ امیر صاحب کمنت اور جاہ جسکا نام جبارون مین شرقی ممالک کے بجا مشہور ہوا تھا اپنے پدر

تفنگ چقماقی ... ... ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

تفنگ توڑہ دار ... ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

شمشیر ... ... ... ... ... ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ قبضہ

توپین مختلف خورد و بزرگ ... ... ۲۲۰۰۰ بائیس ہزار ضرب

ذخیرہ بارود و گولہ اور جنگی اسباب و آلات ان گنت یا حساب سے زیادہ بلکہ بیشمار

وے ممالک جو سلطان کے تصرف و اختیار مین تھے عرض و طول اُنکا مربع اسّی

ہزار میل انگریزی سے کم نہ تھا خسمین بارہ ہزار جزیرے تھے کہ سالانہ

حاصل خراج و باج کا اُنکے بعد وضع اخراجات ملکداری وغیرہ کے تین کرور روپی

خزانہ عامرہ سلطانی مین ہر سال داخل ہوتے تھے اور شمار باشندون کا اُنکے

ساتھ لاکھ سے زیادہ تھا اُنمین سے ایک لاکھ پینتیس ہزار سوار و پیادے مثل

فوج انگریزی کے چابک و چالاک و آداب و رزش سپاہ گری مین نہایت مشاق

و بے باک واسطے نگاہبانی و پاسداری اُن ممالک محروسہ کے حصارون

قلعون پر باشندہ و متعین رہتے تھے کہ حمایت رعایا و حراست سرحدون کی کیا کرین

علاوہ اُن فوجون کے اور بھی فوجین تھین جو دار الملک اور اطراف وحدود مین اُسکے واسطے

پاسداری ناموس و حریم اور نگہبانی خزاین و اقلیم سلطان مرحوم کے حاضر رہتی تھین

شمار سپاہیون کا اُن فوجون کے از روی حساب ایک لاکھ اسّی ہزار

تھا توپخانہ و توپلان اُنکی رنگارنگ و مختلف ہر قوم کی یعنے دکھنی کرناٹکی ہندی

ایرانی ترکی حبشی انگریزی فرانسیسی وغیرہ اور معادن زر و سیم اور کان

الماس و یاقوت اور انواع و اقسام کے کنکر و پتھر بیش قیمتی کے متعدد

اور اشیاے بری یعنے صندل و دندان فیل و فلفل سیاہ و دار چینی و لونگ

الایچی وغیرہ و بحری یعنے مرجان و مروارید ممالک مین سلطان منصور کے بیشمار



Marfat.com

پیدا ہوتی تھین اِسیواسطے اُسکے سرکار دولت مدارمین زر وجواہر منون وپسیریون تولا جاتا تھا سکہ سلطان مرحوم کا ایک جانب ہو السلطان الوحید العادل ودوسرے طرف یہ مصرع دین احمد درجہان روشن زفتح حیدر است اور سجع وسکہ حیدر علی خان بہادر کا یہ تھا

**بیت**

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار
لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

اللّٰھم مالک الملک توتي الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علي کل شیي قدیر

سلطان اُسکے تھوڑے دنون بعد نیا نظم ونسق اپنے افواج کا عمل مین لایا اور دفتر سپاہ کا نیا تیار کروایا اِس نئے توزجون مین سوارونکی جمعیت کو کم کیا اور پیادون کی عدّت کو بڑھایا اور سپاہیونکو حکم دینے کے لیئے پارسی وترکی الفاظ مین ایک کتاب تصنیف کرکے اُسکا نام فتح المجاہدین رکھا تھا جو پہلے انگریزی یا فرانسیسی زبان مین دیئے جاتے تھے، اور قشون وفوجون کی تکریون کے لیئے نئے نام مقرر کیئے، اور کارگزارون کو یہ فرمایا کہ اِس قدر اذوقہ کہ ایک لاکھ سپاہی کے لیئے تمام سال کفایت کرے ذخیرے خانے مین سربرنگپٹن کے جمع کرین، اور اِسی طرح اور قلعجات سلطانی مین بھی موافق اُنکے حاجتون اور فراخور اُنکے مرتبون کے ذخیرے سالانہ مہیّا کیئے جائین سال ۱۷۸۷ مین ہمت سلطان کی خاص کر مصروف اِس مین رہی کہ کوزگ کا راجہ اور قوم نائر وملیبار کے حکام اُسکے مطیع اور خراج گزار ہون کوزگ کا راجہ بعد چار برس اسیری کے اُسکی قید سے نکل بھاگا مگر ملیبار کے حاکمون سے بعضے بیخ وبن سے مستاصل کیئے اور بزور دین اسلام مین لائے گیئے اور بعضے مجبور ومضطر ہو انگریزون یا اُنھون کے

ہوا خواہون کے ملک مین پناہ جو ہوئے ' راوی روایت کرتے ہین کہ
ٹیپو سلطان ستّر ہزار نصرانی گرفتار کرکے ملیبار سے اپنے ملک مین لیگیا اور
ایک لاکھ ہندوکو مسلمان کیا اگرچہ دین اِسلام مین آنا اُن غریبون کا اور چھوٹنا
اپنے مذہب و آئین کا اُن پر بہت دشوار اور ناگوار تھا کیونکہ چھوتنی ہی وے
مسکین بجبر ختنہ کروائے اور رگاے کا گوشت کھلائے گیے ولیکن سلطان کی غرض نکلی
اور مراد اُسکی پوری ہوئی اِس لیئے کہ جب وے اپنے کیش و کنش سے
جدا کیئے گیے اور خیال ننگ و ناموس کا اُن کے دل سے محو ہونے لگا اُنھین
ضرور پڑا کہ آئین و روش مسلمانون کی اختیار کرین اور اپنے بچون کو اِسلامی
تلقین اور تعلیم دین ' بعضے اُن نو مسلمانون سے بہ سبب دل پانے اور داخل
کیئے جانیکے جرگون مین سپاہ کے ایسے سخت اور متصّب مسلمان ہو گیئے کہ اُنکی
جہت سے جماعت اِسلامیہ کو بہت سی ترقی اور افزایش ہوئی سلطان کی
سخنگیری اِس بابت مین تنہا ملیباریون پر مخصوص نہ تھی بلکہ کونکنا تور کے
باشندون تک پہنچی تھی ' جس کسی ہندو سے ناخوش ہوتا اور اُسکی اسیری
مین وہ پڑتا اُن سب پر تکلیف اِسلام کی کرتا تھا سریرنگپٹن کے رہنے والے دین
اور مذہب مین بہت متعصب ہین اور اپنے خلاف عقیدون سے بہت کم ملتے
اِسی جہت سے اگلے زمانے مین وہان عوام کے اختلاف عقیدون کے
سبب اکثر کشت و خون واقع ہوا ہی اگرچہ باشندہ اُس ملک کے کثرت
مال و نعمت مین مشہور ہین لیکن سبھون کے درمیان صرف اہل خدمات
عالیہ بہت مالدار و تونگر ہین غلجات اور بری بری اجناس کی تجارت خاص
اپنے سرکار مین کرنا حیدر علی خان بہادر کا شیوہ تھا اور سلطان نے بھی
اُسیکو اختیار کیا '

---



Marfat.com

بیان سبب اختلال و بے انتظامی دولت تیموریہ کے جسوں کہن
اور ممالک شرقی وغربی کے ریاستون کی بنا کا موجب ہوا
جب سنگدلی اور قساوت سے اورنگ زیب عالمگیر کے چھوٹے بادشاہ
نامدار دولت تیموریہ کا تھا جسنے اُسکو مذہرک قتل کرنے پر اپنے حقیقی
بھائیون کے اور مار ڈالنے پر اپنے پدر بزرگوار شاہ جہان کے قید خانے مین اور
خون ریزی پر بندگان خدا کے دلیر کیا اور اُسکی ازبس جرأت وجارت اور
حرص ازدیاد جاہ ومکنت سے جو اسکو تغلّب و تصرّف کرنے پر ملک قرب جوار
کے جنکے رئیس وحاکم اور لوگ تھے لائین اور اُسکی گریزی اور مکّاری سے جسنے
ہزار طرح کے رنج وعلّت پیدا کر سب مرزبان اور راجون کو ہندوستان کے
اُسکا دشمن بنایا پہلے تخت سلطنت تیموریہ کا سست بنیان اور متزلزل الارکان
اور اُمرا و اکابر جو اعیان اُس دولت کے تھے بد دل و بد گمان ہو گئے او بعد اِسکے
اُس جنگ و پیکار نے جو بعد انتقال اُسکے اُسکی آل اولاد مین باہم واقع ہوئی
اور اُنھون کی ازبس آرام طلبی وآسایش دوستی و شب وروز کی عیش
وعشرت وسلطنت کے کاربار مین تکلیف ومشقت سے بیزار ہونے اور زنان نابکار
ہندوستان اور کمینون کی صحبت وشب و روز کی مستی اور تمامتر غفلت ونے خبری
نے مُہمات ملکی سے روز بروز اِس سلطنت کی جمعیت مین پریشانی اور تفرقہ
ڈالا تب تمام ہندوستان کے صوبہ دار جو نیابت کی راہ سے حکومت کرتے
تھے مستقل ہو بیٹھے ونافرمانی اختیار کی چنانچہ بسبب نے انتظامی اور خالی رہنے
تخت سلطنت کے ایسے بادشاہ کے وجود سے جو حدود واطراف مملکت کو بخوبی
بندوبست کر ظالمون و زبردستون کے ہاتھ کو ظلم و تعدّی سے کوتاہ کرے،



Marfat.com

ہر ناحیے مین ایک سردار اور ہر خطے مین ایک دعویدار نے ریاست کا علم بلند کیا، احمد شاہ درّانی نے افغانستان مین، اور فرقہ مرھٹہ نے ملک دکھن مین اور انگریزون کی جماعت نے صوبہ بنگالہ اور سواحل کرومنڈل یا شرقی سرزمین جزیرہ نما ہندوستان مین اور نواب حیدر علی خان مغفور نے ممالک میسور کنڑہ و ملیبار وغیرہ مین اپنی اپنی حکومت کی بنیاد قایم کی وے حوادث اور تقالیب اوضاع روزگار جنھون نے دکھن مین نواب حیدر علی خان کو سپہداری کے مرتبہ سے تخت فرمان روائی اور کشور خدیوی اور حکومت پر بٹھایا تقریباً معاصر اُن سوانح اور تقالیب کے تھے جنھون کا انجام ممالک بنگالے مین یہ ہوا کہ شرقی انڈیہ کمپنی یعنے سوداگران انگریزی نے حالت تجارت مختصر سے منصب بزرگ دیوانی پر اِن تین صوبے بنگالہ اور بہار اور اُوڑیسہ کے متمکن ہوے اور اُسکے بعد تھوڑے ہی دنون مین آفتاب جہان تاب سلطانی نے مطلع دیوانی سے طلوع ہوکر تمام ممالک ہندوستان کو جو فراوان ناز و نعمت سے بھرا اور بیکران خیر و برکت سے معمور تھا نورانی و روشن کیا،

سلطنت مشترک داعیہ نواب حیدر علی خان بہادر کے صعود کی اُوپر سریر سلطنت دکھن کے اور باعثہ کمپنی انگریز بہادر کے عروج کی اُوپر شرقی حکومت کے وہ مرج مرج تھا جو بسبب غارتگری و تاراج افواج غریبہ نادرشاہ ایرانی اور احمد شاہ درّانی کے ہندوستان مین ظاہر ہوا، اور بعد اِسکے کہ عالمگیر کے خصال ناستودہ سے (جیسا کہ سابق لکھا گیا) دولت تیموریہ مین پہلے تزلزل و اختلال آچکا تھا اور سست و خون و جنگ و جدال خانگی سے جو باہم اُسکی اولاد و احفاد مین واقع ہوئین وہ سلطنت فتور اور زوال پر مشرف ہو ہی چکی تھی پہلے نادرشاہ کی غارتگری سے اور پھر احمد شاہ ابدالی کی چند بارہ تاخت و تاراج کے باعث آثار سلطنت



Marfat.com

کے کچھ بھی باقی نرہے اور زمانے نے طرح بطرح کی مذلت اور خواری باقی ماندگان دودمان شہریاری کو دکھائی تب تمام حکّام اور صوبہ داروں نے ہندوستان کے جن کا ایک ایک صوبہ فراخی اور وسعت مین مثل ایک سلطنت کے تھا اطاعت اور نیابت دولت تیموریہ سے نافرمانی و بغاوت اختیار کرکے علم استقلال و خودسری کا بلند کیا اور رشک و ہم چشمی کے باعث ایک دوسرے کی بیخ کنی اور استیصال مین مصروف و مستعد ہوے،

اِن حالات کا مشاہدہ نہ صرف کنپنی کو طبقۂ انگریزی کے اور نواب حیدر علی خان بہادر کو اِس بات پر لایا کہ حکومت کی بنا قایم کرین اور ایسی فرصت کو ہاتھ سے نہ دین بلکہ مرہٹون کی جماعت کو بھی جنکی ریاست کی بنیاد اِس سے آگے مضبوط اور قایم ہو چکی تھی ایسا انگیز دیا کہ اُنھون نے سرکار شمالی مملکت حیدرآباد سے دہلی اور آگرے تک اور خلیج کنبی سے جو زمین جزیرہ نماہند کے غربی سواحل پر واقع ہی خلیج بنگالہ یا شرقی سواحل بنگالہ تک فتح کرلیا اور اُنھون نے اپنی سطوت و ہیبت ان سب حدود و نواح مین ڈالی، اور اِس جہت سے کہ مرہٹون کا دارالملک مرکزی حصہ ہندوستان مین واقع ہی اور اُس سرزمین کے گھوڑے بالتخصیص گھوڑیان بہت جلد اور برّے دھاوے کی ہوتی ہین اُنھون نے سب گرد و نواح کے ممالک کی مصیبتین اپنے لشکرے اور ظالم سوارون کی فوج سے دوبالا کین،

---



Marfat.com

**HYDER SHAH**

ALIAS

**HYDER ALI KHAN BAHADUR**

Marfat.com

بیان مین فطرت ارجمند اور ہمّت بلند اور قصد دور دراز نواب
حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے سلیقے درست خداداد
کفایت کرنے مین مہمات سپہ سالاری وملکداری کے اور کمالات
نفسانی اُس امیر پرتدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بنا ڈالی ،

اگرچہ بے انتظامی وبرہمی دولت دہلی کی کتنے طرفدارِ فرصتِ وقت غنیمت
شمار کے ظہور کا باعث ہوئی ولیکن اُن سب مین نواب حیدر علی خان بہادر
ممتاز اور قابلیت کشورکشائی اور صلاحیت دارائی مین مستثنا تھا اِسواسطے
کہ اُس سپہ سالار بختیار نے نہ تو اور نوّابون اور صوبیدارون کی طرح نیابت
اور باج گزاری کے بعد دعوا استقلال کا حکومت وفرمان روائی مین کیا ، اور
نہ ہندوستان کے قدیم راجون کی طرح سرکشی کرکے اپنی حکومت خاندانی کے
پھیر اپنے کو قدم ہمت استوار کیا ، اور نہ مانند رئیسان قبائل وایلات کے جو
باعیہ تحصیل ناموری واعتبار اور افزایش حشمت واقتدار ، اپنے خاندانی
جتھے اور قبیلون کی مدد سے ( جیسے توران اور ایران مین اکثر اتفاق ہوتا ہی )
مصدر امور جلیلہ کے ہوتے ہین رئیس ہوگیا اور نہ عام امامت یا ولایت کا
بلند کر خلایق کو دعوت وارشاد کے بہانے سے فراہم لاکے ( جیسے اگلے لوگ
اکثر اِس وسیلے سے مرتبۂ ولایت اور پیری سے درجۂ حکومت وامیری کو پہنچے
ہین ) مدارج امارت پر ترقی کی بلکہ بسبب محض سعادت طالع اور بلندی
فطرت وعلوّہمت وخواہش جاہ ومکنت اور فرط آرزوے بلند نامی ورفعت
کے کہ زورآوری اور تنومندی اعضا وتیزی حواس ظاہر اور نیرومندی
واصابت قواے باطن اور کمال فراست وفطانت اور کثرت ہوشیاری



Marfat.com

و بیداری مہمّات ملکداری مین اور اطّلاع و آگاہی آثار و اخبار پر دور و نزدیک
بلاد و عباد کے اور تفحّص اسرار اعدا اور برداشت و احتمال زحمتونکا روز
جنگ کے اور بخشش و کرم بجا اور تدبیر و مشورت مہمّات عظیمہ مین اِن سب
مضمون نے اُسکو نہایت شایستہ و لایق اِس خواہش و آرزو کے بنایا تھا،
رتبہ سپہداری سے اوپر بلند مرتبہ کشورخدیوی اور شہریاری کے ترقی اور صعود کیا،
ہمت والا نہمت اُسکی خواہش ملک گیری مین صرف اِسی پر مقصور نہ تھی کہ
دولت خاندان تیموریہ کو جسکی آب و تاب جاتی رہی تھی اگلی رونق و فروغ پر پھر
لاوے اور شان و شکوہ باغیون کو اُس کے توڑے اور پھر اس دولت بحال
آمدہ کا رخ اپنے خاندان کی طرف پھیرے بلکہ وہ امیر دولت یار اپنی عقل و کفایت
پر در باب کشور کشائی اور تمہید بنیاد حکومت اِس قدر اعتماد رکھتا تھا کہ اُسکی نظر
بلند و فطرت ارجمند کو یہہ منظور تھا کہ از سرنو اُس دولت کی بنا ایسی استوار
کرے اور احاطے کو اُسکے ایسی وسعت دے اور مدت کو اُس دولت کے
ایسی ممتد اور پایندہ کرے کہ بنا اُسکی بہ نسبت سابق مضبوط و فراخ و پایدار تر ہو،
اور امیران باغی سست بنیاد و صوبہ داران طاغی خدیعت نہاد کو خوار
و مبتذل سمجھتا تھا اور سرمایہ سے مردی و مردانگی کے جو رزم آرائی اور دشمن
شکنی کے لیئے روز میدان مین کام آئے اور پیرایہ سے کفایت و درایت کے
جو مصالح ملکی و رعیت پروری کے لیئے امور دیوان مین چاہیئے اُنھین ایسا لیئے بہرہ
جانتا تھا کہ وے اصلا اُس منزلت اور مقام کے لایق نہین جسے برسبیل اتّفاق
اُنھون نے پایا تھا اور اُن امیران پست فطرت کو اپنے بزرگ ارادون اور
عزیمتون کا خلل انداز نہ جان کر اپنی تدبیر شایستہ کے آگے اُن کی دولت و جمعیّت
کو باعث اُن کی نکبت اور وبال کا ایک نہ ایک دن سمجھتا تھا صرف جماعہ مرھٹہ کو



Marfat.com

منحاں اپنے مقصد و ارادے کا خیال کرتا تھا، اور چونکہ مدت تک اُن غافلان ناعاقبت اندیش کے ساتھ ایسے حریفانہ حیلے و فسون عمل مین لایا کرتا تھا جن سے اُنکی حکومت کی وضع بآسانی برہم ہو جاتی اور خود فیروز اور منصور ہوتا اور مطلب کو پہنچتا، اُسکو اِس بات سے مایوسی نتھی کہ بوسیلۂ زر اُن کو قابو مین لاے یا کچھ فتنہ و فساد اُن مین ڈال کر اُن کے اتفاق و اختیار کو بیکار کرے جب تلک کہ اُس کا اقتدار اُنکے ظلم کے ہاتھ کو تمامتر بستہ اور اُنکی سعی و کوشش کے پانو کو جو اسکی کسر شان کے لیئے تگ و دو کرتے تھے بکسر شکستہ کرے، لیکن سب اُسکے اندیشے دور دراز در باب افزونی دولت و جاہ اور تمام منصوبے اُسکے ناتمام رہگئے اُس جنگ و جدال متمادی ملالت انگیز کے سبب سے جو بہت دنون تک ملک کرناٹک مین ہوا کی،

مگر اُسنے بیش بینی سے یہہ معلوم کیا تھا کہ اگر انگریز اور مرہٹون مین بالفعل صلح و آشتی نہوئی احتمال قوی ہی کہ تھوڑے دنون کے بعد ہو جایگی اور دلایل عقلی کی راہ سے وقوع کے پہلے یہہ بات اُسکے نزدیک ثابت ہوگئی تھی کہ مطمح نظر اُس اتفاق سے اُن دو فریق دشمن کا جو ترقی سے اُسکی جاہ و جلال کی تپ رشک مین جلتے ہین اور جنھون نے بارہا اُسکے ہاتھون سے زکین پائین اور شکستین اُٹھائین نہین تقسیم کرنا اسکے ممالک محروسہ کا ہی، اور اُسنے اپنی نظر دور بین سے یہہ بھی معلوم کیا تھا کہ انگریز تمام فوج اُسکی طرف متوجہ کرینگے اور فوج بمبئی اور بنگالے کی بالکل برغم اُسکے حدود ملیبار مین جہان تک ہو سکے سعی و کوشش کریگی اور چونکہ سپاہ حمایت پیشہ اسکی اُس نواح مین بہت کم ہی البتہ اس نواح بے پناہ مین اُنکی فوج سے تباہی آئیگی،

القصہ اُس صلح و صلاح کا عقد جسکا نواب نامدار بہادر اندیشہ رکھتا تھا

درمیان دونون فریق اعدا کے بوساطت مادھوجی سیندھیہ اور بسبب کاردانی اور سلیقہ شعاری سر انڈرسن کے محکم بندھا' نوین شرط شرایط سے اس عہد و میثاق کے یہ تھی کہ نواب بہادر تمام ملک اور بوم و بر کو جو دولت انگریزیہ سے تصرف مین لایا ہی پھیر دے اور سب اُنکے اسیرون کو چھوڑ دے اور آیندہ تاخت و یورش نکرے اور موافق پیش گوئی نواب بہادر کے جسکا ذکر سابق لکھا گیا بنبئی سے ایک جمعیت سپاہ کی سرکردگی مین جنرل ماتھوس کے سواحل ملیبار مین واسطے مدد کرنیل ھنبرسطون کے جو عین اضطرار مین خائب اور خاسر پلاچری سے جاتا تھا روانہ ہوئی اور طیپو سلطان یہ خبر سن ایلغار کے طور پر کرناٹک سے جلد گیا تا راہ تلافی کی اُنکی بند کرے چنانچہ بڑی جمعیت کے ساتھ معہ موشیر لالی سپہدار قشون فرانسیسیہ بہیئت مجموعی انگریزی فوج پر حملہ کیا ولیکن بسبب دلیرانہ مدافعہ کرنیل مالیوٹ کے ناکام پھرا دیا گیا تب وہان سے پلاچری کے رستے جلد مراجعت کی اور موجب اُسکے جلد پھر جانیکا یہ تھا کہ سلطان لے خبر وحشت اثر بیماری یا وفات پدر نامدار کی سنی تھی خبر وفات نواب بہادر اگرچہ چند روز چھپائی گئی و لیکن گمان غالب یہ ہی کہ اخیر سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ واقعہ ناگزیر ظہور مین آیا حق تو یہ ہی کہ نواب حیدر علی خان بہادر ہندوستان کے حاکمون مین ایک حاکم عظیم الشان اور سپہسالار بدیع العنوان تھا اسکی عقل کو ایسی رسائی اور وسعت تھی کہ ایک نظر اُسکی تمام خصوصیات سپہسالاری اور شہریاری پر پہنچتی اور میدان کے واقعات اور دیوان کے مہمات کو احاطہ کر لیتی تھی کاروبار سے اُسکے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام ہنر و کمال جو سلطنت کے قایم رکھنے کو چاہئے مانند عطایاے وہبی یا قضایاں طبیعی کے اُسکی جبلّت ہی سے پیدا ہوے تھے کمال موشگافی اور تیز نگاہی کا اُسکے یہ عالم تھا کہ اندک نمودار یا آغاز سے کسی کام کے اُسکے انجام تک



Marfat.com

سمجھ جاتا اور کوئی دقیقہ اُسکی نظر شامل سے غایب اور پوشیدہ نرہ سکتا تھا،
ہندوستانی سپاہیون سے ایسی لشکر جرّار چالاک و جست کہ ویسی ہندوستان
مین نہ کبھو بنی تھی اور نہ بنیگی طیار کرنا، اور تسخیر کرنا بعضے ملکون کو تلوار کے
زور سے اور قبضے مین لانا بعضون کو راے و تدبیر سے اور اپنے ممالک محروسہ
کو اُس مرتبے آبادی اور رفاہیت اور ایمنی اور شگفتگی مین رکھنا جسکا سابق
اُسمین نام و نشان نہ تھا عقل و کفایت اور فطنت و فراست سے نواب
بہادر کے ایک شمہ تھا، علاوہ تاسیس سلطنت اور حکومت جلیلہ کے ہمیشہ
اُسکو یہہ منظور نظر تھا کہ طبقات اہالی فرنگ کو جنھون نے اُس عہد مین سوداگری
و تجارت سے اِمارت و حکومت مین سر اُٹھایا تھا؛ انکی پہلی حالت تجارت اور کارخانہ
داری پر پھیرلاوے تاوے اور رعایا کی طرح ہندوستانی سلطنت کے فرمان بردار
اور مطیع ہوکر رہین،

ایسا عالی ہمت اور بلند نظر تھا کہ بدل خواہان اِس امر کا رہتا کہ مرتبہ عظیمہ ملک
التجاری کو جسے بزرگتر درجہ عالم تجارت مین نہین دولت ہندیہ کی طرف سے بلاد
سُمران مین قایم کرے بلکہ ہمت اُسکی اِس مرتبے سے بھی بلند پروازی کرکے
اُس اوج پر پہنچی تھی کہ ممالک شرقیہ مین ابتک کسی سلطان عظیم الشان نے
کمندِ عزیمت اُسکے کنگرون پر کھونہ ڈالا تھا یعنے اُسے یہہ منظور تھا کہ علتہ جہازات
جنگی کا طیار کروائے جسکے وسیلے سے ہندوستان کے سواحل غربی و شرقی
کے ممالک تاخت و تاراج اور تغلّب و تصرّف سے غیرونکے ہمیشہ مامون
و محفوظ رہین،

اگرچہ نواب بہادر نے قانون بنانے کا طریقہ نہین اختیار کیا تھا لیکن اپنے ملک
مین کمال ہنر ذاتی و سلیقہ فطری سے ایسے دستور حکمرانی اور قانون سلطنت



Marfat.com

کے مقرر کیے تھے کہ نہ فقط رعایا و برایا ممالک محروسہ کے بدل ہو اخواہ اُسکے وجود کرامت آمود کے تھے بلکہ رہنے والے اُس جوار دیار کے جو اُسکے ممالک محروسہ کے ہمسائے مین واقع تھے کمال آرزو رکھتے تھے کہ اُسکی حمایت اور پناہ دولت مین آکر بود و باش اختیار کرین اور اُسکی عطوفت عام کے سایہ تلے خوش و خرم زندگی کرین سارے رعایا مین اُسکے صرف نائرونکا فرقہ جو قدیم سے سرکشی و تمرّد مین شہرہ آفاق ہین متمرد و سرکش تھا کیونکہ یہ لوگ اگرچہ بآسانی مطیع و منقاد ہو گئے تھے مگر اُنکی طبیعت بغاوت پیشہ اطاعت و فرمان برداری سے ہمیشہ ابا ہی کرتی رہی،

حریفان جنگ جو کہ نواب بہادر کے ساتھ ہمیشہ بازار کارزار کو گرم رکھتے تھے نہ فقط جنگ و جدال ہی کے امور مین اُس سے خوف و ہراس رکھتے و ترسان و لرزان جیتے تھے بلکہ ملکداری کے فنون و تدبیرون مین بھی اسکو یکتا گنتے اور اُس سے بھرم و سہم رکھتے تھے،

الحق کچھ شک و شبہہ اِس مین نہین کہ وہ اپنے عہد کا ملکداری اور سپہسالاری کے امور مین فرنگستان اور ہندستان کے امیرون مین مستثنا و بے نظیر تھا، اُسکے شرایف ملکات سے ایک یہہ ملکہ تھا کہ ظلم و بیرحمی و مردم آزاری سے اسقدر بیزار و متنفّر تھا کہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اس مقدمے مین تمام حاکمان قدیم سے ہندوستان کے جنکی خبر ہم تک پہنچی ہی ممتاز تھا و لیکن چون خود راست باز و امانت دار تھا اور خیانت و ناہنجاری سے سخت متنفر اور جنگ و پیکار کی شرطون کو بحد رعایت کرتا تھا اس واسطے مجرمون اور خائنون کی سزا مین سخت گیری کیا کرتا اور ز نہار مسامحہ جائز نرکھتا یہان تک کہ بعضے صورتون مین ظاہر بینون کے نزدیک جو حقیقت حال سے واقف

نہ تھے اور دریافت کرنے مین حقیقت کے انکو کچھ کاوش اور تدقیق نہ تھی وہ عدالت پیشہ زمانہ، جبّارون یا سنگدلون کے طبقے سے گنا جاتا، نواب موصوف نمایش بیہودہ اور حشمت و نخوت آمیز شان و شوکت سے تمامتر نفرت رکھتا تھا اور اپنے دوستون اور درباریون اور منصبدارون کے ساتھ کمال ہمدردی و اختلاط رکھتا،

اگرچہ انگریزونکے طبقہ کا بسبب اُنکے خلاف انداز ہونے اُسکے منصوبون مین دشمن جانی تھا اور اُنکی عداوت نہایت کو پہنچائی تھی اُسکے ہنر و کمال گوہری کو اِس جہت سے چھپانا یا قلم انداز کرنا اِس مورّخ یا سیر نگار کی دونی و کمظرفی پر محمول و منسوب ہوگا اگرچہ یہ مورخ قوم انگریز سے ہی ہان ایک بڑا عیب جو سب ہنرون کو نواب بہادر کے داغدار کرتا ہی اُس مین یہی تھا کہ واسطے افزونی سرمایہ ثروت و غنا کے دہات و شہرون کے لوٹنے اور بندگان خدا کے قتل و خونریزی مین کسیطرح کا تامل و توقف نکرتا تھا اور اِس جہت سے نام جبّاری اور لقب قہاری کو اپنا نقش نگین کیا تھا و لیکن اس نشأت ظلمانی اور پیکر انسانی مین آکر بمضمون اِس بیت فارسی کے،

## بیت

سیر کردیم درین دیر زمہ تا ماہی
ہیچ کس نیست کہ بے داغ بود در عالم

کون کہہ سکتا ہی کہ وہ عیوب بشری سے تمامتر پاک و بری ہی،



Marfat.com

اجمالی بیان اسلاف کرام اور آبای والا مقام نواب محامد انتساب
حیدر علیخان بہادر مغفور کا جسنے دولت اصلاعیہ کی بنا میسور مین قایم کی

نواب فرخندہ القاب کے اجداد قریشی نسب تھے لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہی
کس زمانے مین کون شخص اِس خاندان عالیشان کا عربستان سے پہلے ہندوستان
مین وارد ہوا، آبای عظام ہمایون فرجام اُسکے قصبہ کولار مین رہتے اور عزت
و احترام سے زندگی کرتے تھے اور بعضے اُنسے قضا کے منصب پر سرفراز اور
اپنے اقران و امثال مین ممتاز تھے،
نشان حیدری مین یون لکھا ہی کہ شیخ ولی محمد نواب سعادت یار کا پردادا
زیارت بقاع متبرکہ کی نیّت سے صوفیہ کے لباس مین اپنے وطن شریف سے
نکل کر محمود بن ابراہیم عادل شاہ کی حکومت مین جو حاکم بیجاپور دکھن کا تھا شہر
کلبرگہ مین وارد ہوا اور قریب مزار سید محمد گیسو دراز کے جو ایک مرید دن
سے شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہی اور اس ملک کے لوگ کمال
اعزاز و اکرام سے اس بزرگ کو بلقب شاہ بندہ نواز یاد کرتے ہین سکونت
اختیار کی خود تو سجادہ قناعت و توکّل پر بیٹھکے عبادات اور تلقین و ارشاد مین
مشغول ہوا اور اپنے فرزند سعادتمند کو جسکا نام محمد علی اور شیخ موصوف
کے ساتھ آیا تھا تحصیل مین علوم دین و معارف یقین کے مشغول کیا جب
اُس نونہال سعادت و اقبال نے سرمایۂ فضائل و کمالات کے جمع کرنے سے
فراغت پائی اور سن شباب کو پہنچا پدر عالی مقدار نے اس درگاہ عرش پایگاہ
کے متولّی کی لڑکی کو جو شرافت نسب و بزرگی حسب مین ممتاز تھا فرزند ارجمند کے
سلک ازدواج مین لایا، اِس صدف بحر عفّت و شرف سے چار گوہر شاہوار



Marfat.com

اس ترتیب سے پیدا ہوے' ۱ شیخ محمد الیاس ۲ شیخ محمد علی ۳ شیخ محمد امام ۴ شیخ فتح علی' عرف فتح محمد' شیخ ولی محمد بہت دنون آخر حکومت علی عادل شاہ تک عبادت اور طاعت مین جناب احدیت کے مصروف رہاتب اس تیرہ خاک سے طرف جوار ایزد پاک انتقال فرمایا' شیخ محمد علی جو بنام علی صاحب مشہور تھا بعد انتقال پدر بزرگوار کے شہر کلبرگہ شریف سے مع عیال و اطفال بیجاپور کو تشریف لے گیا' اور وہان محلہ مشائخ پورہ مین اپنے سالون کے گھر مین جو ہفت تن شیخ منہاج الدین سپہسالار والی بیجاپور کی رفاقت مین رسالہ دار تھے رہنے لگا' وے سب اس جہت سے کہ اپنی بہن کے ساتھ نہایت محبّت رکھتے تھے شیخ محمد علی کے آنے اور وہان سکونت اختیار کرنے کو نعمت غیر مترقب جانکر لوازم خدمت گزاری مین جان و دل سے کوشش وسعی کرتے اور کوئی دقیقہ ملاطفت و دلجوئی کا دریغ نہ رکھتے تھے شیخ نیکنام پر ہنوز کئی دن اس مقام مین اُنکے ساتھ آرام وآسایش سے نگذرے تھے کہ زمانے کی گردش بوقلمون نے تفرقہ اُنکی جمعیت مین ڈالا وے ساتون بھائی ایک لڑائی مین جو درمیان فوج بادشاہ دلّی کے جو استخلاص کے لیے بیجاپور کے آئی تھی اور فوج والی اِس ملک کے جو سرگردگی مین منہاج الدین کے اُسکے مدافعہ و مقابلہ کے لیے تعین کی گئی تھی' سوادشہر کلبرگہ مین واقع ہوئی بہادرانہ لڑ بھڑ کے ساتون کے ساتون شہید ہوے' اور نام نیک مردی و مردانگی کا یادگار چھوڑ گئے شیخ علی صاحب اس واقعہ جان گسل سے نہایت خستہ خاطر اور دِل تنگ دل ہو وہان کی بود و باش سے نے مزہ جانی کیونکہ خاتون غمزدی سوگ مین ناگہانی موت سات جلیل القدر سورمان بھائی کے ہردم بنکی اور کرتہنی اور آثار باقی ماندہ کو اُنھون کے جو عنقریب نظر سے غائب



Marfat.com

ہو گئے تھے ہر وقت دیکھ گریہ و زاری کرتی تھی ' اس سبب سے آخر کو
شیخ علی صاحب نے اپنی دکھیاری بی بی اور تمام لواحق و وابستون کے
ساتھ وہان سے طرف کرناٹک بالا گھاٹ کے روانہ ہو کر قصبہ کولار مین آ یا شاہ
محمد دکھنی نے جو ایک مرد ستودہ صفات اور حاکم اُس سر زمین کا تھا بہ سبب
اگلی شناسائی کے جو شیخ موصوف سے رکھتا تھا قدوم کو شیخ کے غنیمت سمجھکر
نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آیا اور ایک مکان شایستہ اُسکی سکونت کے
لیئے مقرر کیا بعد چند روز کے جب وہ دیانت و امانت پر شیخ عالیمقدار کے
بخوبی واقف ہوا تب زمام نظم و نسق تمام اپنے کاروبار کی کف کفایت مین
اُسکے سونپی چنانچہ اُس نیک نہاد نے مدّت مدید تک اُس مقام مین عزت
و حرمت سے زندگی کی اور جب وہ ۱۱۰۹ سنہ ہجری مین اِس جہان فانی سے
سراے جاودانی کو سدھارا بر ابتنا اُسکا شیخ محمد الیاس قایم مقام ہوا ' اور
مانند اپنے والد مرحوم کے سربراہ کاری کے اُمور کو کفایت شعاری و ہوشیاری
سے انتظام دیتا اور خویشون و برادرون اور تمام منتسبون کو اپنے بخوبی
پرورش کرتا تھا '

---

مروج کرنا شیخ فتح علی مرف فتح محمد کا اوج سپہداری
براورطلوع کرنا اختر ولادت نواب حیدر علی خان
بہادر کا مطلع توفیق باری مزّا سمہ سے

جب شاہ محمد حاکم کولار نے اس جہان فانی سے رحلت کی شیخ فتح علی نے
بموجب حکم جوانمردی اور عالی ہمتی کے جو اُسکی ذات مین مرکوز تھی گھر مین
بیکار بیٹھنے کو ناموری و مردانگی کا ننگ جانکر لے اجازت اپنے برّے بھائی



Marfat.com

کے جو مرد درویش قناعت پیشہ تھا کرناٹک پائین گھاٹ کی طرف چلا گیا اور وہان اپنی خوش سلیقگی سے جو تحصیل معاش مین رکھتا تھا بہت جلد نواب سعادہ اللہ خان صوبہ دار آرکاٹ کی سرکار مین دخل پیدا کر پہلے عہدے پر سرداری پان سو پیادہ اور پچاس سوار کے ممتاز ہوا اور بلقب سپہدار سرفراز، اور پھر تھوڑھی دنون مین سعی و کوشش شایستہ ظہور مین لا اِس مرتبے سے ترقی کر سرگردگی پردو ہزار پیادہ اور پان سو سوار کے سربلند ہوا جس مرکہ مین وہ رستم زمان جانا مظفر و منصور ہی ہوتا یہان تک کہ آخر عہد مین حکومت نواب موصوف کے ایک جنگ مین جو در مقام چنجی مضافات سے کرناٹک کے راجہ سیوکہ کو نواب کے ساتھ واقع ہوئی تھی اور راجہ مذکور چودہ سوار نیزہ گذار کے ساتھ سکر نیرت مذی سے عین طغیان مین اُتر کر اپنے تئین نے محابا ہاتھی تک نواب کی سواری کے جو در میان جمعیت پانچ ہزار سوار اور تیرہ ہزار پیادون کے دوسرے کنارے پر مذی کے پرا باندھے ہوے مستعد جنگ کا تھا پہنچکر چاہتا تھا کہ سنان نیزہ کو نواب کے سینہ سے پار کرے کہ اِس بین شیخ فتح علی سپہدار نامدار تمام سپاہ کے در میان سے جلد آگے گھوڑا بڑھا کر اُس طعن جان ستان سے نواب کی سپر حمایت ہوا اور ایک ہی ضرب شمشیر مین راجہ نے باک کو ہلاک کیا صلہ مین اِس جان فشانی اور بہادری نمایان کے علم و نقارہ پاکر سربلندی حاصل کی بعد چندے جب نواب سعادۃ اللہ خان نے وفات پائی اور بسبب جنگ و پرخاش کے جو در میان اُسکے خویشون اور عزیزون کے وقوع مین آئی اُس ریاست مین تمامتر فتور و اختلال پیدا ہوا تب شیخ فتح محمد نے آرکاٹ کی بود باش سے دل برداشتہ ہوکر ساتھ تمام اپنے حشم و خدم کے بالاگھات کو پھر آیا اور اہل و عیال کو



Marfat.com

کولار مین چھوڑا اپنے بھتیجے حیدر صاحب شیخ محمد الیاس کے بیٹے کی ملاقات کو جو ملک میسور مین بعزت و احترام خرم و شادمان زندگی کرتا تھا گیا اور سرکار مین راجہ میسور کے ایک عمدہ خدمت حاصل کر بلقب نائک (جسکے معنی زبان سنسکرت مین سپہدار ہی) معزز و ممتاز ہوا' اور بعد اُسکے کہ کاروبار سرکار میسور کا درہم برہم ہو گیا فتح محمد نائک نے اُس خدمت سے استیفا دے کولار کو مراجعت فرمائی اور چند روز وہان آرام سے رہا ہنگام سکونت کولار حضرت آفریدگار نے اُسکو دو لڑکے عطا کیئے بڑے بیٹے کا نام شہباز صاحب رکھا گیا اور دوسرا ہوتی ہی مہد فنا مین سو گیا' چونکہ ہمت والا نہمت فتح محمد نائک کی ہنوز جویاے نام بلند و مرتبہ ارجمند کی تھی اِس جہت سے وہ سپہدار بختیار سنا تھہ تمام اپنی فوج کے نئے منصب کی تحصیل کے لیئے صوبہ دار سرا کے پاس جو ایک بڑا خطہ سو میل انگریزی پر سریرنگپٹن کے اُتر واقع ہی گیا' صوبہ دار قدردان مردم شناس نے اُس سپہدار نامدار کو اوپر قلعہ داری قلعہ بالاپور کے منصوب فرمایا اور وہ ساتھہ اپنی جمعیت کے وہان جا بند و بست و انتظام مین مشغول ہوا اور چون آب و ہوا وہان کی موافق اُسکے مزاج کے آئی اپنے متعلقون اور وابستون کو قصبہ کولار سے اپنے پاس بُلا نہایت خوشی و خرمی کے ساتھہ رہنے لگا' ایزد جہان آفرین نے اُسکو اِس مقام مین ایک فرزند بخت بلند عطا کیا جسکے فروغ طلعت و نور انی جبہت سے تمام خاندان درخشان و منوّر ہو گیا اور اُسکے طالع ہمایون کے شاہدون اور زایچہ میمون کی دلیلون سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ لعل شبچراغ شہریاری کے تاج کا زیب دینے والا ہو گا چونکہ آثار سرداری و ریاست اور نشان جوانمردی و شجاعت کے اُسکی پیشانی سے ہویدا و روشن تھے اِس لئے اُسکا نام حیدر شاہ عرف حیدر علی رکھا گیا' یہ روایت عوام کی ہی جو لکھی گئی ولیکن



Marfat.com

راویان ثقات یہہ کہتے ہین کہ شیخ محمد علی جد بزرگوار نواب حیدر علی خان بہادر جب سید پارسا کی لڑکی کو جو اشراف و رئیسون سے کولار کے تھا اپنے حبالہ نکاح مین لایا تب اپنے متعلقون کو بلاکے کولار مین سکونت اختیار کی اِس بی بی سے یک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام فتح علی رکھا گیا اور ایک لڑکی جو ہنوز پیدا نہوئی تھی کہ شیخ محمد علی نے اِس جہان فانی سے انتقال کیا چونکہ فتح علی نے اپنے نانا کے گھر مین تربیت و تعلیم پائی تھی بسبب ننہالی سیادت کے اُسکو میر فتح علی کہا کرتے تھے میر فتح علی بہت اوصاف نامی اور خصال گرامی سے موصوف تھا جب سن جوانی کو پہنچا فوج اپنے والد مغفور کی ہمراہ لے نواب دلاور خان حاکم سرا کے پاس گیا اور چندے اُسکی رفاقت مین عزت و احترام کے ساتھ رہا اور وہان اکثر کام شایستہ و نمایان اُس سے ظہور مین آے آخرکو وہ سپہدار نامدار سرکردگی مین دو ہزار سپاہی اور پان سو سوار کے ممتاز ہوکر خانخانہ لفظ نانک کے ملقب کیا گیا،

اتفاقاً ایک مرتبہ حاکم سرا نے میر فتح علی نانک کی تنخواہ کے مبلغ خطیر زر کی برات میر علی اکبر خان زمیندار نامدار خطہ سرا پر لکھی، جب میر فتح علی نانک زر تنخواہ کے وصول کرنیکو وہان گیا، میر علی اکبر خان اُس قدر زر ایک مشت ادا نہ کرسکا، اِس واسطے اُس نے قطعہ تمسک بقیہ زر اِس قرار پر کہ چھہ مہینے مین سبکا سب ادا کرونگا، میر فتح علی نانک کو لکھ دیا، ہنوز برات کی مدت تمام نہوئی تھی کہ میر علی اکبر خان کی برات حیات پوری ہوئی، جو کچھ نقد اور جنس اُسنے چھوڑا تھا، سو سب بقیہ خراج کے بہانے سے سرا کے حاکم نے ضبط کرلیا، نانک موصوف نے بمعاد معین پر تمسک مذکور لیجاکر میر مرحوم کی بی بی سے یہہ التماس کیا کہ اگر زر تمسک آپ دے سکتین ہین تو بہتر ورنہ بندے کو اپنی

دامادی مین قبول کیجئے' بی بی ..بیچاری مصیبت کی ماری اِس بات کو فوزعظیم جان کے اپنی دختر معصومہ مجیدہ بیگم کو برسم کدیانوی نائک موصوف کے ساتھ عقد کر دیا'

مشہور ہی کہ ایامّ حمل مین اس خاتون زمانہ کو حیدر شاہ نامے درویش مستجاب الدعوات کی خدمت بابرکت مین واسطے طلب دعا کے لیگئے تھے' اُس ولی خدا پرست غیب دان نے مژدہ پیدا ہونے فرزند ارجمند بلند اقبال' صاحب جاہ و حشمت' سکندر بخت' ارسطو فطرت' حاتم زمان' رستم دوران کا دیا اور زبان صداقت بیان سے ارشاد کیا کہ اُس نجت بلند کا نام حیدر شاہ رکھنا' چنانچہ مطابق فرمانے اُس بزرگ کے وہ طفل سکندر طالع' در سنہ مقدسہ گیارہ سو انتیس ہجری موضع دیو نہلّی مین جو متصل کولار کے ہی پیدا ہوا اور دروازہ فتح و اقبال کا خاندان پر اُس برخوردار سعادت آثار کے کھلا'

فتح علی سپہدار رفاقت مین حاکم سرا کے مدت تک باجمعیت تمام خرسند و کامگار رہا اور اِس عرصے مین کبھو ترقی مرتبہ اور جاہ کی حرص اُسکے دل کے گرد نہ پھری' جب نواب دلاور خان کی حکومت کے کاروبار مین فتور پڑا' تب باقتضاے ضرورت سپہدار موصوف اور خدمت کی تلاش مین سریرنگپٹن کو گیا' بخت و اقبال تو اُسکے ہمرکاب ہی تھا' راجہ میسور نے سپہدار مذکور کی رفاقت کو فخر اور جمعیت کو اُسکی فوج کے اپنا نفع کثیر سمجھکر بعہدۂ سپہداری دو ہزار پیادے اور پان سو سوار جو ہمراہ رکھتا تھا' اُسے اپنی رفاقت مین رکھا' یہ روداد جو سرمایہ اُسکی تمام جاہ و مکنت اور شان و شوکت آیندہ کی تھی' سن گیارہ سو چالیس ہجری مین مطابق سترہ سو ستائیس عیسوی کے' ظہور مین آئی'



Marfat.com

راجہ میسور کے خاندان مین قدیم سے یہ دستور تھا کہ جب کوئی راجا لاولد مرتا خویش و اقربا تمام چھوٹے بڑے لڑکون کو اُس راجہ کے خاندان سے دیوان خاص مین جمع کر اُن سبھون سے ایک لڑکے سہ سالہ یا پنج سالہ کو چن کر راجہ بنالے اور جبتک وہ لڑکا جوان اور ہوشیار ہوتا، وے آپ اُس راجہ صغیر سن کے نام سے سب مہمّات کے کفیل اور سربراہ کار رہتے اور سب محاصل مملکت کو درمیان اپنے خاندان کے سردارون مین تقسیم کر لیتے اور ایک شخص کو اپنے درمیان سے وزیر اور وکیل مطلق کرتے،

جب فتح علی نایک سرکار میسور مین آیا تھوڑے دنون کے بعد وہان کے راجہ نے جامۂ عنصری کو چھوڑا اور کوئی اُسکا جانشین نہ تھا، دستور مسطور کے موافق ایک لڑکے کو راجہ متوفّا کے خاندان سے چن کے چک کشنہ راجا اُسکا نام رکھا اور بندوبست راج کا گوراچری تندراج کو سونپا جو وزیر خیانت پیشہ فن و فریب کی راہ سے تھوڑے ہی دنون مین راجگی کے اقتدار کا خود متصرف ہو بیٹھا، فتح علی نایک نے اپنے حسن سلیقہ سے بخوبی سربراہ کرنے مین اُن امور کے جو سرکار سے اُس کے حوالے ہوتے تھے ایسی جگہ وزیر کے دل مین پیدا کی کہ اُس نے انجام دینے مین تمام مہمّون کے فتح علی نایک کو سپہسالار اور سب منصبدارون کا مختار کیا،

جب فتح علی نایک سنہ سترہ سو سینتیس عیسوی مین اِس سرای فانی سے سرائے جاودانی کو سدھارا، اُسکی فوج کی سپہداری اور حشم و خدم کی سرگردگی میراث کے طور پر علی نایک شہباز خان اور حیدر علی خان کے ہاتھ مین جو اُسکے فرزند تھے آئی، اور یہ دونون جوان چالاک نے تھوڑے دنون مین اپنی پردلی و شجاعت کے سبب بلند نامی حاصل کی،



Marfat.com

شروع جوانی مین حیدر علی خان نواب میسور معین الدین حاکم قلعہ کڑپہ کی بیٹی کو جو میر علی رضا خان کی بہن تھی سلک ازدواج مین لایا تھا اور اُسی بانوے نیک خو کے بطن سے سنہ ١٧٤٩ سترہ سو اُنچاس عیسوی مین ایک بیٹا گرامی منش صاحب اقبال وجود مین آیا جسکا نام طیپو سلطان رکھا گیا'

حیدر علی خان کی دوسری زوجہ میر مخدوم علی خان کی بہن سریرنگپٹن کے قاضی القضات کی بیٹی تھی جب بعد انتقال اپنے بھائی شہباز خان کے سارے مال واسباب پر اپنے باپ کے قابض و متصرف اور تمام فوج و حشم کے اُوپر بالاستقلال فرمان فرما ہوا پھر توسب لوگ اُسکو تمام سرداردن اور سپہداردن مین ممتاز سمجھنے اور حیدر علی نائک ملقّب کرنے لگے'

جب حیدر علی خان باپ کی جگہ سپہسالاری کے مرتبے پر پہنچا وزیر کارفرما میسور کا اُسکی عقل وکفایت پر بہت اعتماد رکھتا تھا اور وہ دلاور نامجو بھی بھاری کامون مین خوب سعی و کوشش کرکے ہر روز اپنا استحقاق زیادہ ثابت کرتا آخر حق گزاری اور شگرف کاری اُسکی وزیر میسور کے دل پر یہان تک منقش وراسخ ہوگئی کہ جو مہم پیش آتی اُس مین اسکی راے سے استصواب کرتا اور ہر لڑائی مین اُس رستم زمان کے دست و بازوے مردانہ سے مدد و اعانت لیتا' اب کارگزاری حیدر علی خان کی زبان زد خاص و عام اور شہرۂ آفاق ہوگئی اور اُسکی خوش خلقی و ملاطفت کے سبب جسے وہ عموماً خلایق کی دلجوئی مین اور خصوصاً مسلمانون کی خاطرداری مین مصروف کرتا تھا سب لوگ اُسکے دام محبت مین اسیر ہوگئے' اِس جزو زمانے مین صورت حال اس نواح کی اس طور پر تھی کہ بسبب سستی اور تزلزل کے جو درمیان سولہ سو عیسوی کے دولت بیجانگر کی بنا مین واقع ہوا تھا' سب راجا اور باجگزار اِس دولت کے اپنی اپنی گردن



Marfat.com

بندِ بندگی اور اطاعت سے خلاص کر ہر ایک نے اپنا نام راجا رکھا اور اطاعت کے ننگ سے اپنے تئین آزاد کیا، اُن راجاؤن مین لچھمن راج نام راجا بنگلور کا بہت تونگر و مال دار اور اوپر مرز و بوم وسیع و فراخ اُتر پچھم کی طرف ملک میسور کے حکومت کرتا تھا اور علاوہ اپنے دارالملک کے جو ایک شہر محکم بنیاد اور مضبوط تھا سیون درگ کے قلعہ پر بھی جو بہت قلب اور نہایت مستحکم تھا متصرّف اور قابض تھا اُس راجہ سادہ دل نے اِس جہت سے کہ اپنے اقتدار و حشمت پر مغرور تھا اور کار پردازان میسور پر جو قدیم سے اسکے ساتھ موافقت رکھتے تھے بدگمان نہ تھا اس قدر فوج کے نگاہ رکھنے مین جو اُسکے سارے ملک کی حفاظت اور حمایت کرسکے، سستی اور غفلت کی اور انجام بد سے کچھ اندیشہ نہ کیا، جب راجہ بنگلور کی یہ غفلت سپہسالار میسور کو معلوم ہوئی وہ تو ایسی خبر ڈھونڈھتا ہی تھا اور وقت فرصت کا متلاشی رہتا تھا، کارفرمائے میسور کو ملک و مال کی طمع پر دلگرم کر ستر و سو چھیالیس عیسوی مین ساتھ جمعیت بیس ہزار مرد جنگی کے سریرنگپٹن سے واسطے تسخیر کرنے بنگلور کے کوچ کیا، بنگلور کے راجا نے جب یہ خبر پائی اپنے تئین درعین بے سروسامانی، بلائے ناگہانی مین گرفتار دیکھا کچھ تدبیر نہ سوجھی، سوا اِسکے کہ اُس قلعۂ استوار کے درمیان جا کر پناہ لے، چنانچہ ایک مہینے تک اُس مین محصور اور فوج مخالف کے آسیب سے محفوظ رہا، بعد اِس مدت کے سپہسالار میسور نے اس شرط پر کہ راجہ بنگلور کا چار لاکھ روپی نقد ابھی دے اور آٹھ لاکھ روپی ہر سال خراج کے طور پر راجۂ میسور کو دیا کرے، قلعے کے محاصرے سے ہاتھ اُٹھا سنبھونا تھ کو اپنا نایب بنگلور مین چھوڑ مظفّر و منصور طرف میسور کے کوچ کیا، میسور کا راجا اُس روداد نصرت بنیاد سے ایسا مسرور اور خوش ہوا کہ سپہسار نامدار کا بڑی تکریم و تعظیم



Marfat.com

سے استقبال کیا اور انواع اقسام کے الطاف و اشفاق بہ نسبت اُسکے مبذول فرماسا تھ لقب بلند فرزند ارجمند کے اُسے ممتاز و ملقّب کیا'

بنگلور کے راجہ نے جب اُس بلا سے نجات پائی اور میدان کو دلیرون سے خالی دیکھا انتقام کے لیئے مستعد ہو کر نئی فوج کی نگاہداشت پر ہمّت باندھی اور ساز و سامان جنگ طیّار کرنے لگا بعد آمادہ کرے آلات طعن اور ضرب کے نظارہ بغاوت و عصیان کا علانیہ بجایا' اور حیدر علی خان کے نایب کو زندان مین قید کیا' جب یہ خبر میسور مین پہنچی' فی الفور حیدر علی خان ساتھ جمعیت بیس ہزار پیادے اور سوار نیزہ گذار کے بنگلور کو متوجّہ ہوا' چھٹی صفر سنہ گیارہ سو ساتھ ہجری مین مطابق سترہ سو سینتالیس عیسوی کے ایک مقام پر جہان سے دار الملک بنگلور بیس میل رہتا ہی راجا کی فوج سے مقابلہ ہوا' راجہ ناآزمودہ کار اپنی پر دلی اور نئی فوج کے بھروسے پر سپاہ پختہ کار آزمودہ کارزار میسور کے ساتھ لڑنے لگا اور اِس طرف سے بہادران شیر جنگ نے داد بہادری کی دی'

## نظم

ہم جنگ جو دونون لشکر ہوئے ہزارون جدا تن سے وان سر ہوئے
ہوا گرم بازار رزم و ستیز ہوئی ایک برپا وہان رستخیز
ہزارون ہوئے کشتہ و خستہ بس رہی جنگ کی پھر نہ جی مین ہوس

آخرکار راجہ بنگلور کی فوج نے گھونگھنت کھایا اور خود راجہ اسیر ہوا' سپہسالار نامدار نے فرصت پاکر دار الملک بنگلور کو محاصرہ کیا' وہان کے لوگ محاصرے کی تاب نلا شہر کو فی الفور تسلیم کیا' اِسی طرح پر اور قلعے اور پرگنے اُس

مملکت کے تصرّف مین میسوریون کے آئے سپہسار نامدار نے فتح نامہ مع
غنایم اور قیدیونکے میسور کو روانہ کیا اور کچھ فوج خاص اپنی، واسطے حراست
اور حمایت اُس دارالملک کے اپنے نائب سنبھونا تھ کی سرگردگی مین متعین کی،
جب اِس امر سے جمعیت خاطر حاصل ہوئی، تب وہ سپہسار دولت بارو ہا نکے
دستورات مالی اور ملکی کے دریافت کرنے پر متوجّہ ہوا، کئی دن مین سب
حال کلی اور جزوی معلوم کر ایک دستورالعمل واسطے تحصیل خراج اور باج کے
مقرّر کیا اور نقل اُسکی میسور کو بھیجی، وزیر میسور سعی اور کوشش سے اُس سپہسالار
بختیار کے نہایت خوش ہوا پر اِس خوف سے کہ مبادا خویش و اقارب اُس
اسیر راجا کے شورش اور بلوا کر کے اِس بلاد مفتوحہ کے پھیر لینے کے قصد پر
لشکر کشی کرین مملکت بنگلور کو اُس سپہسالار نام جو کی وجہ تنخواہ سپاہ
خاصہ مین جاید اد کے طور پر لکھ دیا، اُس بہادر نامدار نے اِس روداد کو غنیمت
جان کر اس ملک کی حفاظت کے لیئے جتنی فوج ضرور تھی اُس سے دوچند نوکر
رکھی اور آہستہ آہستہ سرحدون کو اُس ملک کے بڑھانا شروع کیا اور قرب
جوار کے راجون اور زمیندارون کو اپنا مطیع کرنے لگا اگرچہ بہ سبب ایک نئے
سانحے کے جو اُن دنون ظہور مین آیا تمام قصد جو مطمح نظر اُس سپہسالار جاہ طلب
کے اپنی کمنت اور شوکت کے بڑھانے مین تھے تھوڑے روزون موقوف
رہے، ولیکن چونکہ اقبال اُسکا یار اور بخت یدار تھا آخر کو وے سب موانع
رفع دفع ہو گیئے،

تو ضیح اِس مقال اور تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ سن سترہ سو اِکاون
عیسوی مین محمد علی خان کرناٹک کا نواب جب کئی طرح کی مصیبت مین مبتلا ہوا
اور چند اصاحب کی فوج نے جو اُسکا حریف غالب تھا اور جماعت فرانسیسون نے



Marfat.com

اُسکو ترچناپلی کے قلعے مین محصور کیا، تب اُس نے ایک سفیر اپنا میسور کے راجا کی خدمت مین بھیج کر اُس سے سپاہ و زر کی مدد مانگی سفیر کو بتاکید یہہ تعلیم کی تھی تا وہ راجہ میسور کو امداد اور اعانت پر جس طرح ہوسکے سعی اور کوشش سے انگیز دے اور اُس دشمنی اور عداوت کو جو چند اصاحب نے اُس راجا کے ساتھہ سابق مین ظاہر کی تھی اور ترچناپلی کی حکومت کے وقت کئی محال آباد کو میسور کے مضافات سے لوتا اور تاراج کیا تھا اور کئی مہینے تک قلعہ کاتور متعلقہ میسور کو محاصرے مین رکھا تھا اُسے یاد دلاوے اور آخر کو یہہ کہے، اِس صورت مین مصلحت ملکداری یہی اقتضا کرتی ہی کہ جس طرح ہو سکے بیخ اور بنیاد سے اِس دونون سرکار کے دشمن کو اُکھاڑین نہین تو اگر اُس نے کرناٹک لے لیا تو بیشک تمہارے ملک پر بھی وہ ظلم جو پہلے نہین کیا کریگا، اور اُس نے سفیر کو یہہ بھی اختیار دیا تھا کہ اگر میسور کا راجا اِن انگیزون سے امداد و اعانت کی حامی بھرے تو مبلغ خطیر زر کا وعدہ او جو شرط کہ وہ چاہے قبول کرکے اُسکو بہرطور اعانت و امداد پر لاوے،

راجہ میسور کا وزیر کہ مرد ذوفنون و عیّار اور حیلہ گری مین یکتاے روزگار تھا مدّت سے مرکوز خاطر رکھتا تھا کہ میسور کی ریاست کو برہا دے اور تمام پرگنون کو متعلقہ ترچناپلی کے اُسکے منضاف کرے اس سبب سے کسی شرط کو منظور نہ کیا اور سفیر سے کہا کہ اگر نواب محمد علی خان قلعہ ترچناپلی مع اسکے پرگنون کے دینے کا وعدہ کرین تو البتہ اِس سرکار سے اعانت ہوگی، اگرچہ قبول کرنا اس شرط کا نواب پر شاق تھا لیکن سفیر مذکور نے باقتضاے ضرورت قبول کیا کہ بعد اسکے کہ چندا صاحب کو شکست دی جاوے اور دشمن نواب ممدوح کے ممالک محروسہ سے اُسکے نکال دیئے جاوین تب قلعہ ترچناپلی مع پرگنجات متعلقہ اہال کاران میسور کو



Marfat.com

تسلیم کیا جائیگا اور اِس اقرار کو سوگند و حلف سے مضبوطی بخشی ، القصہ موافق اِس عہد و پیمان کے میسور کی فوج مقام کاڑوڑ مین جمع ہوئی اور وزیر میسور نے چھہ ہزار سپاہی مرھٹون کی جماعت سے نوکر رکھ تمام حشم اور سپاہ لے شروع سال سترہ سی ترپن عیسوی مین کرناٹک کو کوچ کیا اور چھٹی فبروری کو ساتھ جمعیت بارہ ہزار سوار اور آٹھ ہزار سپاہی کے ترچناپلی مین جا پہنچا اور اُس فوج سے جو محاصرے مین سرگرم تھی مقابلہ کیا لڑائی شروع ہوئی کوئی تو اپنے مخالف کو تیر کا ہدف بناتا اور کوئی گولی کا نشانہ کرتا کوئی کسی کی پیاس آب خنجر سے بُجھاتا اور کوئی کسی کو زخم پیکان کھلاتا نوک نیزہ نے بہتون کو خاک سے اُٹھایا اور تلوار نے کتنون کو خاک پر گرایا ،

## مثنوی

سواران جنگی و مردان کار ہوئے قائم آکر یمین و یسار
ہوا گرم بازار کین و ستیز ہوئی ایک برپا وہان رستخیز
جوانون کا سر تھا اور گرز گران دلیرون کا پہلو و نوک سنان
تن و جان کا کچھ نہین تھا دریغ وہان کام تھا سبکو با گرز و تیغ
ہوئے کشتہ جنگ آوران بیشمار زمین خون سے اُنکے ہوئی لالہ زار

لیکن تائید الٰہی سے میسوریون کو فتح نصیب ہوئی اور چندا صاحب نے معہ اُسکے ہواخواہ فرانسیس ہزیمت پائی اکثر تو کھیت رہے باقی بھاگ نکلے ، صحیح روایتون سے ثابت ہی کہ اِس لڑائی مین جو ترچناپلی کے محاصرہ میں ہوئی حیدر علی خان بہادر ساتھ اپنے رسالۂ خاص کے چالاکی اور دست برد مین تمام سپہدار اور سردارون پر فایق رہا کبھی تنہا اور کبھی تھوڑے ہمراہیون کے ساتھ مخالف



Marfat.com

کی صف مین گھس جانا اور نامی سردار اور مردان کارزار کو فوج دشمن کے اپنے ہاتھ سے مار کر اُنکے سرکات اپنے لشکر مین بطور نشان اپنی فیروزی کے لے آنا ایسی ایسی بہادری اور مردانگی سے زمانے مین آوازہ ناموری کا اُنکے بلند ہوا' بعد مارے جانے چندا صاحب اور شکست پانے جماعت فرانسیس کے وزیر میسور نے نواب محمد علی خان سے ایفاے وعدہ کی درخواست کی لیکن نواب موصوف نے بلحاظ بے انتظامی اپنی سرکار کے اور بپاس حزم کے بھی اُس استوار قلعے کو ویسے حریف زبردست کو دینا مناسب نجانا اور عذر نادل پذیر درمیان لاکر عوض مین اُس قلعے کے چاہا کہ قلعہ مدرا کو مع اسکے برگنون اور پیشکش قیمتی کے دیوے لیکن میسور کے کارگزارون نے اُسکا لینا قبول نکیا آخر اُن دونون فرقون مین کہ باہم دوستی اور رفاقت کا دم بھرتے تھے دشمنی کا قدم درمیان آیا سچ ہی'

## بیت

دوستی جس مین ہی غرض کا قدم
نام مین شہد ہی اور کام مین سم

---

پہلی لڑائی حیدر ملی خان بہادر کی انگریزون کے ساتھ اور سیکھلینا اُسکا اہل فرنگ کی جنگ کے اطوار اور ممتاز ہونا اُس امر مہین امیران ہم عہد سے

اگرچہ تناوری و شجاعت و ہوشمندی و والاہمتی وغیرہ مین راویان حالات حیدر علی خان بہادر کے سب کے سب اِس بات پر متفق وہم داستان ہین

کہ وہ بہت قوی جثّہ و زور مند اور جوانمردی و ہمّت بلندی و ہوشیاری و چالاکی و جفاکشی مین اور دلجوئی کرنے مین سپاہ کے اور اطلاع حاصل کرنے مین دشمنان کینہ خواہ کے اخبار و اسرار پر اور اور گزیدہ صفتون مین جو ملک داری و سپہسالاری کے لیئے ناگزیر و پر ضرور ہین وہ بے مثل و یکتا تھا اور بے فضائل اُمہمین بہ تمام و کمال جمع تھے ولیکن اِس خصوص مین کہ قواعد جنگ اور دشمن شکنی کے اور طریقی فتح کرنے قلعون کے اُن آلات سے جو اہل فرنگ نے ایجاد کیئے اور اسلوب حراست و طلایہ داری اور ہوشیاری روز میدان کے جس مین فرنگستان کے لوگ خوب ماہر ہین اور اِسی سبب سے تھوڑی فوج اُنکی بڑی لشکر پر غالب ہو جاتی ہی اور بے فنون نامدار بدون ممارست اور مشاقی کے حاصل نہین ہو سکتے ہین کیونکر نواب حیدر علی خان بہادر کی ذات مین جمع ہو گیئے اور کب اور کسطرح اُسنے سیکھے اختلاف رکھتے ہین فارسی وقایع نگار تو اِس بات مین کچھ بھی بیان شافی نہین رکھتے لیکن ملا فیروز صاحب فتوحات برطنیہ در ممالک ہندیہ جسکی روایتون کا سلسلہ حقایق نگاران انگریزی کو پہنچتا ہی اِسطور پر لکھتا ہی،

## مثنوي

زگاہ مسیحا شمارہ ز سال — چو شد ہشت با بیست برغین وذال
زمادر جدا گشت آن نامور — شدہ شاد زان پور فرخ پدر
چو می تافت زو فرہ پہلوی — درا نام بنہاد حیدر علی
بہ پرورد تا شد زخوردی بزرگ — بہ رزم و بہ پیکار کردن سترگ
دو و بیست سالہ چو شد نامور — سوی فلچری شد بہ گفت پدر



Marfat.com

به هر راه او بود پنجه سوار  دو صد هم پیاده ورا بود یار
که بوده فرانسیس را یار جنگ  پدید آورد رسم وراه پلنگ
رسیده بدانجا گه هر فراز  بیاسوده از رنج راه دراز
به دیدار آن شهر بنهاده روی  بدیده دژ و باره و شهر و کوی
ز بس گونه گون ساز وسامان جنگ  همان راه وآئین جنگ فرنگ
سپه دیده هر روز در رشک کین  فراوان شکفتید و کرد آفرین
درخشان چو آئینه آلات حرب  همان راه و آئین پیکار و ضرب
چو بیدار بد بخت هشیار مرد  پسندید آن رسم وراه نبرد
خود و لشکر خویشتن نامور  دل و جان بپرداخته از خواب و خور
هنرها که آید گه کارزار  دلیران پیکار جو را بکار
یکایک بیاموخته آن هنر  به پیش فرانسیس پرخاش خر
چنان شد که در هند از هندیان  نه بد کس که با او به بندد میان
مر آن را که یاور بود کردگار  گزیند همه نغز و شایسته کار
نه دارد ز آموختن هیچ ننگ  اگر رفت باید به چین و فرنگ
فرومایه مردم شود از هنر  گرامی تر از کان گنج و گهر
خداوند سازد هنر بنده را  سرافراز مرد سرافگنده را
هنر بی نیازی دهد از نژاد  کسی از نژادش نیارد بیاد
اگر شاهزاده بود بی هنر  به ننگ آورد دودمان پدر

---

اور مسٹر چارلس اسٹوارٹ مذکرے مین نواب حیدر علی خان اور ٹیپو سلطان کے جس سے تے اوراق ترجمہ کیے گئے اس طرح لکھتا ہی کہ حیدر علی خان بہادر



Marfat.com

نے پہلی لڑائیون مین جو وہ بہادر مسطر لارنس اور کلیو سے لڑا سب ہنر اور دیدہ وری کو امور جنگ آوری مین سیکھے تھے جنکے سبب اُن سرداروں اور رئیسون پر ملک دکھن کے جو اِسکے بعد اُس سے لڑے مظفّر و منصور ہوا اور قتل عام کرنے پر دو پلٹن انگریزی کے ایکبار جنگ مین قادر ہوا اور مقابلہ کرنے پر ساتھ۔ تمام افواج ہندیہ برطنیہ کے میدانِ جنگ مین دلیر اور توانا، سترھوین تاریخ ماہ آگسط سنہ سترہ سو چوّن عیسوی مین ترچناپلی کے پاس ایک بڑی لڑائی انگریزون اور فرانسیسون مین واقع ہوئی جس مین دونون فریقون نے اپنے اپنے خیرخواہون کی فوج بھی مدد کو بلائی تھی اِس لڑائی مین حیدر علی خان سپہسالار نے (جسکو مسطر اڈم سب دکھن کے سرداروں مین بہتر لکھتا ہی) جب یہہ دیکھا کہ بہیڑ و بنگاہ لشکر انگریزی کی محض۔ بے پناہ اور بدرقہ سے خالی ہی ایک تولی کو اپنے سواروں سے یہہ حکم دیا کہ سواروں پر مخالف کے جو ہراول فوج انگریزی کے ہین حملہ کرے اور اُنکو لڑائی مین مشغول اور غافل رکھے اور خود ساتھہ ایک رسالہ سواران چابک و چست کے گھوڑے اُتھارسے اور مقابلے سے کترا پھیر کھا غنیم کو بھلاوے مین ڈال جند اول پر فوج انگریزی کے پیچھے سے آکر مار دھاڑ شروع کی اور آشوب قیامت اُس فوج مین برپا کیا پینتیس چھکڑے ہتھیار اور ساز و سامان جنگی اور اذوقے سے بھرے ہوے لوٹ لایا، جب دونون فریق جنگ جوے فرنگستان (یعنے فرانسیسون و انگریزون) مین تھوڑے دنون کے بعد صلح و آشتی درمیان آئی اور لڑائی بھڑا کا دروازہ بند ہوا کچھ روزون تک آثار بہادری و دلاوری میسوریون کے جو ہوا خواہ فرانسیسون کے تھے اور بناچار نتایج پر دلی نواب حیدر علی خان بہادر کے جو اُن کا سپہسالار تھا ظہور مین نہ آئے آخرکار وزیر میسور بہ سبب عہد شکنی نواب

محمد علی خان کے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اُسکی دوست داری و ہوا خواہی سے کنارہ
اور انتظام کشتی مین مستعد ہو کر تسخیر کرنے پر قلعہ ترچناپلی کے ہمّت باندھی
اور بہت دنون تک اُسکو محاصرے مین رکھا لیکن بہ سبب ذو فنونی نواب ممدوح اور
مدد جماعت فرانسیس کے جو بعد برہم ہو جانے کار و بار چندا صاحب کے ہوا خواہ
نواب محمد علی خان کے ہو گئے تھے محاصرے کی مدّت بڑھ گئی اور ہنوز کچھ فائدہ
اُسپر مترتّب نہ ہوا اِس درمیان مین ناگاہ وزیر میسور کو یہہ خبر وحشت اثر
پہنچی کہ مرھٹون نے بڑی فوج لیکر میسور کی سرحدون پر تاخت کر فتنہ و فساد اُس ملک مین
برپا کیا ہی اور وے چاہتے ہین کہ میسور کی مملکت پر ایک خراج سالانہ مقرّر کرین بہ حکم ضرورت
اُسنے اِس مہم سے ہاتھ اُٹھا مع لشکر میسور ترچناپلی سے میسور کو کوچ کیا
اور سرداری چند اول فوج کی نواب حیدر علی خان بہادر کو دی اور کہا کہ حدود
میسور مین لشکر کے پہنچتے ہی اپنی فوج کے ساتھ جلد تر نکل کو جو ایک محال
ہی دکھن کی طرف سرینگپٹن کے روانہ ہووے اور اعادی کی غنیمت اور تاراج
سے اس نواح کو بچاوے جب وہ وزیر باندبیر دار الملک سرینگپٹن مین پہنچا
راجہ میسور کو، جو کتنے روز دن سے ایام غیر حاضری وزیر مین خود تمام کار و بار ریاست
کا متکفّل ہوا اور تھوڑی سپاہ سے جو میسور مین تھی دار الملک کو محفوظ رکھا تھا،
دشمنون کے حملون سے بہت پریشان و سراسیمہ پایا اسواسطے آرائے
کارگزاران دولت میسوریہ کی اس پر متّفق ہوئی کہ سپاہ کینہ خواہ واسطے
دفع کرنے مرھٹون کے تعین کی جاوے لیکن چون سپاہ نے کئی مہینے کی تنخواہ نہین پائی تھی
اِسلئے سرکشی اور بغاوت پر مستعد ہوی اور بے تنخواہ پائے اُس مہم پر
جانے سے اِبا کیا آخر بہت بحث و تکرار کے بعد جب باقی تنخواہ کے روپی کا
سرانجام کیا گیا اور سپاہ راضی ہوئی وزیر میسور نے اپنی فوج کے سب سردارون

کی طرف خطاب کر کے کہا کہ کون ایسا صاحب ہمّت و دلاور تم مین سے ہی
جو بیڑا مرھٹون سے لڑنے اور کینہ کشی کا اُن سے اُٹھاوے چون لشکر مرھٹے
کی بھاری تھی اور جس قدر فوج مقابلے اور مدافعے کو معیّن ہوئی تھی قلیل کسی
شخص نے اُس مہم کے سر کرنے کا بیڑا نہ اُٹھایا آخرکار حیدر علی خان بہادر
جو واسطے محافظت سرحد جنوبی مملکت کے بھیجا گیا تھا اور اُسکی جرأت اور جلادت
پر اُس عہد مین بہت اعتماد تھا اِس مُہم کی کفایت کرنیکو بلایا گیا، وہ شیر دل
تو ایسے کام کا جس مین جوہر مردی و شجاعت کا اُسکے نمایان ہو خود خواہان
اور متلاشی رہتا تھا اِس پیام نصرت انجام کو سنکر جلد دار الملک سریرنگپٹن
کو روانہ ہوا اور پہنچتے ہی سپہسالاری پر اُس فوج کے جو مرھٹون کے دفع کرنے کو
متعیّن ہوئی تھی ممتاز اور سربلند ہوا ولیکن اِسی عرصے مین اپریل کے
مہینے سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین مرھٹے پُر متّصل دار الملک میسور کے آکر
ارکان دولت میسوریہ کو ایسا تنگ کیا تھا کہ اُنھون نے اِس شرط پر
کہ وے ایذا و اضرار سے وہان کی رعیت کے دست بردار ہو اپنے ملک کو
پھر جاوین .. بیس لاکھ روپی نقد دیکر اُس بلا کو دفع کیا اگرچہ نواب حیدر علی خان
بہادر بعد سرفراز ہونے منصب پر سپہسالاری کے مصدر کسی امر نمایان کا نہوا
کیونکہ کام کا وقت جا چکا تھا تب بھی اِن جہتونسے کہ اُسنے اِس منصب
سپہسالاری کو بطیب خاطر اختیار کیا اور اُسکے سرانجام دینے و اہتمام کرنے
مین جلد آمادہ ہوا تھا اور قبل اس واقعہ کے اُسنے آداب و قواعد میدان جنگ
ایجاد کردہ اہل فرنگ کو فرانسیسون سے سیکھے اور سب سپاہ میسوریہ کو تعلیم
برتی مہمّون اور بھاری کامون کے لایق بنایا تھا سبھون کے نزدیک معزّز و محترم تھا،
اُسی سال کے آخر مین محفوظ خان برّے بھائی نواب محمد علی خان صوبہ دار



Marfat.com

کرناٹک سے سرکشی اور تمرّدی راہ سے خطّہ تینوالی پر جو ایک پرگنہ جنوبی بہرہ زمین جزیرہ نمائے ہندوستان سے ہی قابض و متصرّف ہوا اور اُسنے دولت میسوریہ کے کارگزارون سے مدد چاہی اگرچہ اِس مقام مین روایت مساعدت نہین کرتی کہ دولت میسوریہ کی طرف سے نواب محفوظ خان کی اعانت و امداد عمل مین آئی یا نہین لیکن اکطوبر مہینے سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین نواب حیدر علی خان اپنی فوج لیکر محال ڈنڈیگل مین گیا اور بعد ایک مہینے کے وہان سے طرف دکھن کے تاخت کی اور شولاونڈن کے قلعہ کو تسخیر کر محال مدرا مین جو قریب محال تینوالی کے اُتر طرف ہی گیا، لیکن اِس مقام مین بعد تھوڑے روز کے محمد یوسف نے جو کمیدان تھا انگریز کے لشکر کا حملہ کر حیدر علی خان کو ڈنڈیگل کی طرف بھرایا اِس محل مین سپہسالار فوج میسور نے ایک جماعت فرانسیسونکے ملنے کا سال آیندہ تک انتظار کھینچا جب وہ جماعت اُسکے ساتھ آملی شہر مدرا اور مضافات پر اُسکے دو آبادی اگرچہ آخر ماہ جنوری سال سترہ سو آٹھاون عیسوی مین ایک فوج جماعہ فرانسیسونکی معہ منصبدار موشبر اشترک شہر ڈنڈیگل مین پہنچی لیکن اس سبب سے کہ مرہٹے پھر میسور پر تاخت کر تمام ملک کے خراج کی چوتھ طلب کرنے لگے اور دولت میسوریہ سے حیدر علی خان بہادر کو یہ خط پہنچا کہ وہ تسخیر کرنا بلاد دور دست کا بالفعل ملتوی رکھ جلد دارالملک سریرنگپٹن کو جس مین مرہٹے قسم قسم کے ظلم و بیداد کر رہے ہمین متوجّہ ہو اُسکی محافظت اور حمایت کرے، حیدر علی خان اپنے قصد سے باز رہکر ساتھ جماعت فرانسیس اُن حدود کے جو جلد قصد اپنے لشکر سے ملنے کا جسنے اُن دنون مین قلعہ ترچناپلی کو سخت محاصرے مین گھیر رکھا تھا رکھتے تھے کوچ کیا،



Marfat.com

پر نواب حیدر علی خان بہادر کے سر برنگپٹن مین پہنچنے کے پہلے ہی معاملہ مرہٹون کا یون طی ہو چکا تھا کہ کارگزاران دولت میسوریہ نے کچھ روپی نقد اور کچھ اشیاے قیمتی اُن کو دیکر اُن سے جنس امان اور ایمی کی خرید کر لی تھی اور جب نواب حیدر علی خان دارالملک مین داخل ہوا سب طرح مرہٹون کے فساد سے اطمینان حاصل ہو چکا تھا تب اُس سپہسالار نام جوئے واسطے نظم ونسق امور خطّہ بنگلور کے جو اُسکی خاص جاید اد تھی اور بہ سبب اُسکی غیر حاضری کے وہان بہت سی نئے انتظامی پیدا ہو گئی تھی بنگلور کو روانہ ہوا،

## تحریض کرنا حیدر علی خان بہادر کا دستور میسور کو تسخیر پرچک پالاپور کے اور لشکر کشی کرنا اُسپر اور فتح پانا اور نئی فوج کو نوکر رکھ اپنی جمعیّت کو بڑھانا،

بعد چند روز کی اقامت کے بنگلور مین اُس سپہسالار پر دل نے جو عزم و رزم کا دوست و آرام و راحت کا دشمن تھا ایک فتح تازہ کی راہ وزیر میسور کو دیکھائی، اور اسطرح اُسکو تحریض کر فوج کشی پر مستعد کیا کہ اس فتح سے جو میرے خاطر مین مرکوز ہی جو زہ دولت میسوریہ کا وسیع اور خزانہ اُسکا جو بہ سبب خرچ ہونے مبلغ خطیر کے آرکاٹ کی لڑائی مین اور اِس صرف بیجا سے جو مرہٹون کو نقمہ دو بارہ دینے مین خالی ہو گیا ہی معمور ہو جائیگا، وزیر میسور کو نواب حیدر علی خان بہادر کی ان باتون نے بھلاوے مین ڈالا اور اُسنے اِس بات کی نہ کو نہ سمجھ طمع زر سے اُسے بے تامّل قبول کر لیا،

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ ستّر میل کی مسافت پر بنگلور کے پچھم اُتر



Marfat.com

ایک خطّہ چک بالاپور ( یا کوچک بالاپور ) نام واقع ہی اور یہہ خطّہ ایک سر زمین دل چسپ سیر حاصل زرخیز ہی جاسوسون نے سپہسالار نامدار کو یہہ خبر پہنچائی کہ نراین شوامی نام وہان کا راجہ بہت مالدار اور خداوند نعمت بسیار ہی اور باوجود اِس قدر نعمت وثروت کے ہمّت اور جرأت سے جس سے وہ اپنی حراست و حفاظت کرسکے بالکل بے نصیب اور محروم سپہسالار جاہ طلب نے یہ مجرّد سنّے اِس اخبار مسرّت بار کے قصد تسخیر اِس خطّے کا اپنے دل مین مصمّم کیا اور وزیر میسور کی راے سے ایک جمعیّت شایستہ سپاہ میسور یہ سے چنکر سنہ سترہ سو آٹھاون عیسوی مین بنگلور سے کوچ بالاپور کی طرف کوچ کیا اور قبل اِسکے کہ اُس خطّے کے راجہ کو اُسکی عزیمت پر اطّلاع حاصل ہو دفعتہً اُس خطّے مین جا پہنچا راجہ بیچارہ پہلے تو ندی درگ کے قلعہ مین جا گھسا پھر دو روز کے بعد افواج میسور یہ کے محاصرے کی تاب نہ لا قلعہ سے بھاگ گیا اور سارا مال اور اسباب وہین چھوڑ دیا سپہسالار نامدار وہ سب اپنے قبضے مین لا اُس مین سے کتنی نادر چیز۔ ساتھہ فتح نامہ کے دار الملک میسور کو بھیجین اور بقیّہ اموال سے ایک حصّہ تو سپاہ پر بطریق اِنعام تقسیم کیا اور باقی اپنی سرکار خاص مین رکھا اور اپنی طرف سے عامل کارگزار واسطے بندوبست کے اُس تمام علاقون مین متعیّن اور مامور کر اُس نواح کو اپنی جایداد قدیم مین منضاف کیا نواب حیدر علی خان بہادر نے جب وضع زمانے کی اس طور اپنے موافق پائی اور فلک کو یار دیکھا اور اپنی سعی اور کوشش کے پودھون کو نامورى کے باغ مین میوے خوشگوار کے ساتھہ پھلتے پایا تب اپنی ریاست کے احاطے کو بڑھانا چاہا اور ممالک مفتوحہ کی حفاظت کے بہانہ سے سپاہ قدیم کی جمعیّت کو فوج نونگہداشت سے زیادہ کی اور

ایک رسالہ بنا ایسے اشراف سواروں سے جنگی وفاداری اور بہادری قابل اعتماد کے ہو بھرتی کر اپنی خدمت خاص مین رکھا،

حسد کرنا وزیر میسور کا اُس سپہسالار دولت یارکی عزّت و شان دیکھکر اور کُوا کھودنا اُسکی راہ مین اور آپ ہی گرنا اُس مین اور پہنچنا سپہسالار کا مرتبہ جلیلہ وزارت پر اے میسور کے اور تصرّف کرنا امور معظّمہ پر راج کے

جب خبر فتح اِس مُہم کی جو سپہسالار بختیار سے ظہور مین آئی وزیر کو پہنچی خواب غفلت سے چونکا اور راجہ میسور کو اِس طور پر اغوا کیا کہ یہ سپہسالار حریف پر کار ہی لطایف الحیل اور فریب سے اُسکو دارالملک سرینگپٹن مین بلا کر قید کیا جاوے چنانچہ بموجب اِس تجویز کے پیشگاہ دولت میسور سے ایک اشتیاق نامہ بھرا ہوا انواع اقسام تعریف اور تملّق سے اُس سپہسالار یگانہ کی خدمت مین اُسکے تشریف لانے کے واسطے بھیجا گیا نواب حیدر علی خان بہادر تو اُمرا اور وُزرائے روزگار سے عموماً اور مکر و فریب سے وزیر و راجہ میسور کے خصوصاً سابق سے آگاہ و واقف تھا اور اِسی واسطے بحکم احتیاط اور حزم کے ایک اخبار نویس تیز ہوش کو اوپر بیش قرار مشاہرہ کے اپنی طرف سے خفیہ میسور مین متعیّن کر رکھا تھا تا ہمیشہ وہان کی خبر لکھتا رہے چنانچہ اُس نامہ خدیعت ختامہ پہنچنے کے آگے ہی اُس خفیہ اخبار نویس نے وزیر کی مکّاری کو اور حضور علی کے باعث کو نواب حیدر علی خان پر ظاہر کردی تھی اِس سبب سے اس بہادر نے نامہ پاتے ہی



Marfat.com

بعد غور اور تدبیر کے بالاپور سے بنگلور کو کوچ کیا اور وہان پہنچ کر تمام اپنی فوج کو جمع کر متوجّہ دار الملک سرینگپٹن کا ہوا اور جب منزل مقصود کو پہنچا حوالے شہر مین مقام کر شام کے وقت ساتھ چند بہادر سپاہیون کے جن پر اعتماد کامل رکھتا تھا وزیر کی ملاقات کو گیا اگرچہ وزیر پختہ کار سپہسالار نامدار کے پہنچنے سے پہلے اُسکے پکڑنے اور قید کرنے یا مار ڈالنے کی بہت سی تدبیر کر رکھی تھین لیکن جب وہ نامدار وہان پہنچا کچھ اُس سے بن نہ آئی سب اُسکا اندیشہ خام اور سودا تمام رہگیا سچ ہی جس کو خداوند علی الاطلاق شوکت و شکوہ مین یگانۂ آفاق بنا تا ہی ہر ایک روباہ منش اور خدیعت پیشے کا خدع اور مکر اُسکے آگے پیش نہیں جاتا بلکہ وہی مکر وفریب اُسکی ترقّی کا باعث ہو جاتا ہی الغرض نواب حیدر علی خان بہادر اُس سے رخصت ہو اپنے خیمے مین داخل ہوا اور فرصت وقت جاتی رہی جب اُس وزیر پر تزویر نے دیکھا کہ اول ملاقات مین اُسکی بد سگالی کا منصوبہ عمل مین نہ آسکا اور مرکوز خاطر نے اُسکے کچھ ظہور نہ پایا بار دیگر یہہ چاہا کہ دوسری ملاقات مین پھر اسی طرح کا بساط مکر اُس سکندر ظالع کی راہ مین بچھاوے اور اپنے حریف غالب کو مات کرے لیکن دوست ہوا خواہ اِس سپہسالار نامدار کے جو اُسکے دربار مین تھے اُس راز سربستہ سے واقف ہو گئے اور فوراً پیش از وقوع اُس مکر وفریب کی اطّلاع اُس رستم وقت کو پہنچائی اگرچہ وہ دلاور نامدار بد اندیشی سے وزیر مکّار کے اِس واقعہ کے پہلے ہی خبردار ہو چکا تھا تو بھی پختہ کاری کی راہ سے تجاہل عارفانہ کر اُس حال کو سنکر بہت متعجّب ہو حیرت کی راہ سے کہا کہ ایسے عاقل و نیک خواہ سے ایسے اندیشے تباہ کہ سزاوار تھے تب اپنے رفیقون اور مشیرون سے مشورہ لے یہہ عزم جزم کیا کہ

وزیر خیانت پیشہ کو اوج و زارت اور کام گاری سے حضیض معزولی اور خواری مین ڈالے ،

بعد چند روز کے وہ سپہسالار واسطے ظہور مین لانے اپنی عزیمت کے ملاقات کے بہانے وزیر کے گھر گیا ایک ٹکری کو اپنی سپاہ سے تو اُسکے دروازے پر بٹھادیا اور تھوڑے سے بہادر سپاہی جو تمام فوج مین دلاوری اور جلالکی مین منتخب تھے ساتھ لیکر وزیر کے مکان مین جاتے لڑے بھڑے اُسکو قید کرلیا اور ایک جماعت کو اپنی سپاہ سے واسطے گھیر لینے راجہ میسور کی دولتسرا کو بھیجا راجہ میسور نے اِس واقعہ سے کچھ تنگدلی اور پریشانی کو اپنی خاطر مین راہ نہ دیا بلکہ نواب حیدر علی خان بہادر کو بُلا کر بہت اِعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سرِ دربار یہہ فرمایا کہ چلن تندوراج کی تھوڑے روزون سے ایسی راہ راست و اعتدال سے منحرف ہو گئی تھی اور کئی کام خلاف مرضی اُسنے ایسے کیئے تھے کہ پیش نہاد میری خاطر حق گزین کے یہی تھا کہ وہ معزول ہو اور ایسے سپہسالار کفایت پیشے کو عہدۂ وزارت سونپا جاوے الحمد للہ کہ اِس مُہم نے بے مداخلت اِس نیازمند درگاہ احدیت کے نیک سرانجام پایا اب کمال خوشی اور رضامندی سے مین چاہتا ہون کہ حکومت کا اختیار اس سپہسالار کارگزار سلیقہ شعار کو سونپون جب نواب حیدر علی خان بہادر نے میسور کے راجہ کو اس واقعہ مین یون ترسان لرزان یا زبان ملاطفت پرور کو واسطے دلجوئی راجہ کے کھولا اور مراتب محبّت و ہواخواہی کو اپنے اچھی طرح اُسکے ذہن نشین کیا اور کہا کہ اگر وزیر پرتزویر میری جان کا قصد نہ کرتا تو مین ہرگز مصدر اِس شورش اور اُسکی ایذا رسانی کا زنہار نہ ہوتا آخر نواب حیدر علی خان بہادر نے وزیر کو معہ اُسکے دونون لڑکون کے قلعہ میسور مین مقیّد



Marfat.com

کر وظیفہ شایستہ اُن کے واسطے مقرّر کردیا چنانچہ وہ بیچارہ تیرہ برس تک بعد مبتلا ہونے اس نکبت اور وبال کے قید حیات مین تھا آخر کو انتقال کیا'

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب حریف کو اپنے جہل خانہ مین بھیجا تمام مناصب جلیلہ پر دولت میسوریہ کے خود متصرّف ہوا سب ملکی اور مالی کام کو اپنی تجویز اور راے سے انجام دینے لگا بعضے زمیندار اور راجاؤن نے جو دارالملک سے مسافت بعید پر تھے اُسکی اطاعت سے سرکشی کی اور اُسکی حکومت اور اقتدار پر معترف نہ ہوئے لیکن اِن سب کی ناخوشی کو وہ کچھ حساب مین نہ لاتا تھا اور اِس نافرمانی کی کچھ وقعت اُسکے نزدیک نہ تھی کیونکہ مے کے مہینے سال سترہ سو ساتھ مین جب موشیر لالی حاکم پانڈیچیری نے اُس نواب صاحب اقتدار سے اس طور پر درخواست کمک کی تھی کہ وہ فوج وظیفہ پرور اپنی سے توپ خانے کے جو تحت حکم اُسکے بھائی میر مخدوم علی خان کے تھا واسطے مدد فرانسیسون کے بھیج دے اُس نواب عالیقدر نے اپنے دست و بازوے مردانہ پر اعتماد کرکے بہت فوج مدد کو اُسطرف روانہ کر صرف تین سو سوار سے جو ہمیشہ واسطے حفاظت اور حمایت اُس عالی جاہ کے ہرکاب رہتے تھے بہت دنون تک مقام دریا دولت باغ مین جو تین میل کے فاصلہ پر قلعہ سریرنگپٹن سے واقع ہی اقامت کی'

---



Marfat.com

## روانہ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا میر مخدوم علی خان کو توپ خانے سمیت واسطے اعانت فرانسیسون کے قلعہ پانتی چیری کی طرف اور تصرّف کرلینا انگریزون کا اُس قلعہ کو اور ناکام مراجعت کرنا مخدوم علی خان کا وہان سے اور اِس جہت سے اُسکا پہلے موردِ عتاب نواب بہادر کا ہوجانا اور پھر فرانسیسون اور منصبداروں کی شفاعت سے سرفرازی پانا ؛

سنہ ۷۰ سو ساتھ عیسوی مین جب نواب حیدر علی خان بہادر سطوت و بلند گری سے مرھٹون کی اپنی کمنت و اقتدار کی حمایت وحفاظت مین مشغول تھا پانڈے چیری اقامت گاہ جماعت فرانسیسون کی انگریزون کی صولت سے بڑے خطرے مین تھی جب موشیر لالی وہان کے حاکم نے اُس سے کمک طلب کی نواب حیدر علی خان بہادر نے سات ہزار مرد جنگی سوار اور پیادے توپخانے سمیت بسرگردگی میر مخدوم علی خان اُسطرف کو روانہ کیا میر موصوف نے اثنائے راہ مین ایک جمعیّت کو فوج انگریزی کے جو اُسکی فوج کو مدّی کے اُترنے سے مانع ہوئی تھی پیچھے ہٹا دیا اور حوالی پانڈیچیری مین پہنچکر دو مہینے تک وہان اقامت کی اور اِس عرصے مین کئی مرتبہ اپنی سپاہ قلعے کے درمیان واسطے حمایت قلعے کے بھیجی اور بارہا موشیر لالی کو تحریض کی کہ قلعے سے نکل میدان مین صف باندھ کر انگریزون سے لڑے لیکن اسکے دل پر ایسا انگریزی فوج کا رعب غالب ہو گیا تھا کہ میر مخدوم علی خان کی تحریض اور اُسکی اپنی سپاہ کی دل دہی اور انگیز نے مطلق فایدہ نہ بخشا آخرکار نامردی وجبن کے باعث ویسے مضبوط قلعے کو انگریزی فوج کے سردارون کو تسلیم کر وہان سے چلا گیا ؛

جب میر مخدوم علی خان نے یہ حال دیکھا لاچار وہان سے پھر کر بنگلور کو گیا اور سب فرانسیسی سوارون کو جو سیوس آلن ھیوکل کے رسالے مین تھے اور تمام اہل حرفہ اور پیشہ وارون کو جو وہان رہتے تھے ساتھ لے گیا آنا اُس جماعت فرانسیسیہ کا واسطے نواب بہادر کے فوز عظیم تھا جنکے سبب اُسکی فیروزی اور نیک سرانجامی زیادہ ہوئی اِسواسطے کہ اکثر اُن پیشہ وارون سے زرہ و جوشن بنانے والے اور لوہار اور صیقل گر و برھی تھے جن کو فرانسیس واسطے توپخانے اور سلاح خانے پانڈیچیری کے بڑی تلاش سے بہت زر خطیر خرچ کرکے لے آئے تھے چونکہ نواب موصوف قوم فرانسیس سے بہت خوش گمان اور اُنکی چالاکی و دلیری کی بہت تعریف کیا کرتا تھا اِسواسطے اُنکے آنے اور داخل ہونے سے اُسکی سپاہ مین بہت شاد ہوا اور زیادہ اِس جہت سے کہ اُن فرانسیسون کے ساتھ ایک جماعت پیشہ وارون کی تھی جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا اگرچہ نواب بہادر آنے سے اس جماعت فرانسیسون کے بہت خوش ہوا تھا لیکن اس جہت سے کہ میر مخدوم علی خان پانڈیچیری سے ناکام پھر آیا اور کچھ کام نکیا بہت ناخوش ہوا اور خان موصوف کے ساتھ نہایت سرد مہری سے ملاقات کی اور مورد عتاب کرکے یہ کہا کہ کیون کام کو ناتمام چھوڑا اور پانڈیچیری کی کمک سے ہاتھ اُٹھایا اور غایت طیش سے قبل اِسکے کہ اُس سے کچھ جواب سنے اُسکو سپہسالاری کے منصب سے معزول کرسواران سرسری کے جرگے مین داخل کیا اور فرمایا کہ اصلا یہ شخص لیاقت حکومت اور سپہسالاری کی نہین رکھتا ہی جب نواب نامدار نے اپنے برادر نسبتی کے ساتھ یہ سلوک کیا سب لوگ حیران ہو گئے اور جتنے منصبدار اور سپاہی جو پانڈیچیری کی مہم مین میر مخدوم علی خان کے ساتھ



Marfat.com

تھے بہت غمگین و دلگرفتہ ہوے اُن مین سے بہتون نے اور اُن فرانسیسون
نے جو تازہ وارد تھے میر مخدوم علی خان کی شفاعت کی چونکہ اس رستم
نامدار کا یہہ دستور تھا کہ اگرچہ کسی امر ناشایستہ پر کسی سے ناخوش ہو جاتا
لیکن انصاف سے ہرگز عدول نکرتا تھا اِسی سبب سے جب اُن رفیقون کو
تبریہ و اظہارِ لے قصوری مین خان مذکور کے متّفق پایا میر مخدوم علی خان کی
فوج کے سب منصبدارون کو بُلا کر راہ و روش خان موصوف کی اور تمام
کیفیت مہم پانڈیچیری کی اچھی طرح اُنسے پوچھی سب نے ایکدل و ایک زبان
میر مخدوم علی خان کی پردلی اور عقل کی تعریف کی اور کسی طرح کا قصور اُسکا
اُس مہم مین بیان نہ کیا بعد تحقیق ہونے اِس امر کے نواب بہادر نے حکم کیا کہ
سواری خاص معہ تمام ساز و سامان شوکت اور توزک کے جلد طیّار ہو، حکم پانے ہی
جھت پت فیلبان نے سے ہاتھی ہاتھیان زردوزی جھولین پڑی ہوئین جڑاؤ
عماریان طلائی ہودے گدیان باناتی مخملی کھینچی ہوئین آکر در دولت خانے پر جھومنے
لگین اور اصطبل سے ترکی تازی گھوڑے پوزی پٹے دمچی ہینکل جھبے نقرہ طلائی
مرصّع کار سے آراستہ جڑاؤ کاٹھی کار چوبی چار جامے کھینچے ہوئے آنے لگے
سواردن کے غت کے غت رستون پر آکر کھڑے ہو گئے اور پیادے برقنداز
اپنی اپنی وردی رنگ برنگ کی پہنے ساز سنگر انگائے بند و قین لیے تلوارین
پرتلون مین ڈالے ہوے در دولت سراپر جمع ہوے اور نقیب چوبدار عاصے بردار
طلائی و گنگا جمنی عاصے سونٹے ہاتھ مین لیے حاضر الغرض نواب حیدر علی خان بہادر
اِس شوکت و توزک سے ساتھ کوکبہ پرشکوہ و شان کے اپنے
رفقا و ارکان دولت معیت میر مخدوم علی خان کے گھر اُسکی ملاقات کو سوار
ہوا تھوڑی ہی دور سواری گئی تھی کہ بازار کے درمیان خان موصوف

کو پیادہ جاتا دیکھا نظر پڑتے ہی فی الفور نواب قدر شناس ہاتھی سے اُتر خان موصوف کو آغوش شفقت مین لے کئی مرتبہ بدل معانقہ کیا اور یہہ کہکر اُسکی دل جوئی اور اپنی طرف سے معذرت کی کہ تمھارے ہوا خواہونکی تقریر سے اب مجھپر ثابت ہوا کہ عتاب میرا آپ پر بیجا تھا اِس لیئے مین تمھارے یہان معذرت کے لئے چلا تھا اب جو مین نے تم کو راستے پر بازار مین پایا بہت خوش ہوا اِس لئے کہ یہہ اعتذار برسر بازار تمھاری بے قصوری سب لوگون کے نزدیک ظاہر کردیگا تب نواب قدر دان مہربرو نے خان موصوف کو اپنے خاص سواری کے ہاتھی پر سوار کیا اور خود اپنے خاصے گھوڑے پر سوار ہو سب کو کہہ اور تو زک سواری سمیت اُسکے ہاتھی کے آگے آگے جاتا تھا اور سب لوگ اور سپاہ پیچھے چلی آتی تھی نواب نہادر کے اِس رفع ملال اور صفائی سے ساتھہ میر مخدوم علی خان کے سب لوگ نہایت خوش ہوئے ،

اگرچہ اس غضب اور رضامندی سے بہ نسبت میر مخدوم علی خان کے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ عادل زمان راہ انصاف و عدل پر چلتا اور ظلم و جور سے اعراض کرتا تھا لیکن حقیقت حال یہہ ہی کہ اسطرح کا خطاب اور عتاب اُسکا مصلحت پر ملک داری اور سپہسالاری کے متضمّن تھا اِسواسطے کہ چون دل اُسکا جاہ طلب و اقتدار دوست تھا اور سر کو اُسکے تاج داری اور کشور خدیوی کی آرزو تھی پس یہہ عتاب اُسکا بموجب مضمون اِس مصرع کے ،

ای دربتو می گویم دیوار تو هم بشنو ،

سب منصبداروں کے لیئے ایک تعلیم تھی تاکہ وے سب اِس بات کو خوب یاد رکھین کہ جب اُس نواب ذی اقتدار نے تو ہم سے قصور کے مہم شکر



Marfat.com

کشی مین اپنے بھائی کو جو اُسکے نزدیک جان کے مانند عزیز تھا عہدے سے معزول اور مورد عتاب کیا اور ایک لمحہ مین کچھ سے کچھ کر دیا اور کسیکو ایسے کامون مین کب مزا دینے سے درگذر کریگا ،

---

لشکر کشی کرنا بسواجی پنڈت سردار مرہٹے کا میسور پر اور راجہ میسور کا اُرغلا ننا پوشیدہ اُسکو واسطے گرفتار کرنے نواب حیدر علی خان کے اور آگاہ ہوجانا نواب موصوف کا اُس راز مخفی سے اور بچ کے چلا جانا نواب کا میسور سے بنگلور کو ،

جب سنہ دو سو آٹھ عیسوی مین فوج مرہٹون کی بسر گردگی بسواجی پنڈت بجینہ طلبِ چہارم حصہ خراج ملک میسور کے جسکا حال اوپر لکھا گیا سرینگپٹن کی سرحدون مین پہنچی میسور کے راجہ نے ایک سفیر رازدان کو مخفی بسواجی پنڈت کے پاس بھیج کر حال اپنی نکبت اور ذلت کا اظہار کیا اور کمال عاجزی سے اُسسے درخواست کی کہ وہ اُسے موذی مسلمان زبردست کے پنجے یعنے حیدر علی خان کی قید سے چھوڑانے مین سعی اور کوشش کرے سپہدار مرہٹے نے بہ سبب تعصبِ دین وطمع زر اُس امر کو قبول کرلیا اور سب اپنی سپاہ ساتھ لیکر دارالملک سرینگپٹن کی طرف یورش کے قصد پر چلا چونکہ نواب نامدار اُس راز سے آگاہ نہ تھا پہلے مرہٹے کی فوج کے آنے کو واسطے مطالبے چوتھ کے حال گذشتہ کی طرح خیال کیا تھا لیکن کئی ساعت قبل روانگی فوج کے تمام منصوبون پر راجہ اور سپہدار مرہٹے کے واقف ہوگیا اور یقین جانا کہ اُن دونون کو میری تباہی منظور ہی وقت کو ضایع نکیا اور فی الفور وہان سے سوار ہوساتھ کئی رفیق بہادر



Marfat.com

چالاک جان نثار کے مخفی بنگلور کی طرف جہان اپنی سپاہ خاص واسطے ضبط وحراست قلعہ کے متعیّن کر رکھی تھی روانہ ہوا' جب نواب قلعہ سریرنگپٹن سے نکل کر بنگلور کو چلا تب راجہ کے لوگون نے مطّلع ہو گولے اُسکی طرف جانے سب خالی گئے اور بہت سے مرھٹون کے سوارون نے بھی اُسکے پیچھے گھوڑے ڈالے لیکن کوئی اُسکی گرد کو بھی نہ پہنچا اور وہ سپہدار نامدار صحیح وسالم قلعہ بنگلور مین داخل ہوا'

---

سپاہ بھیجنا راجہ میسور کا بہ سپہسالاری کناری راو واسطے محاصرہ بنگلور کے اور ہزیمت پانا اُسکا نواب حیدر علی خان بہادر کی فوج سے اور آنا نواب بہادر کا سریرنگپٹن کو اور قید کرنا راجہ کو اور آپ خود بالاستقلال مسند حکومت پر جلوس کرنا'

جب نواب حیدر علی خان بہادر بنگلور مین پہنچا چھوٹتے ہی ایک قاصد بادر فتار میر مخدوم علی خان کی طرف روانہ کیا اور یہ فرما بھیجا کہ بہت جلد تمام اُس جمعیّت سوار وپیادہ کے ساتھ کہ سابق فرانسیسون کی کمک کے لیئے پاتدی چیری کو بھیجی گئی تھی آرکاٹ سے بنگلور مین آکر حاضر ہو اور سب گرھونکے قلعہ دارون کو جو اُسکے حکم مین تھے لکھ بھیجا تا سب اپنے اپنے محالات اور پرگنون کی حراست اور حفاظت مین بخوبی مشغول ومصروف رہین اور جس قدر سپاہی اور کام کے آدمی وہان کی حاجت سے زیادہ ہون بنگلور کو جلد بھیج دین'

راجہ میسور نے چڑھائی کی فرصت کو نواب بہادر پر جو ایک حریف زبردست لڑائی کی گھاتون سے خوب ماہر تھا قبل اِسکے کہ اُسکی فوج آرکاٹ سے پہنچے غنیمت جانکر جلد جس قدر فوج جمع ہو سکی سپہسالاری مین کناری راو کے



Marfat.com

بنگلور کو روانہ کی ناوہ شتابی سے پہنچکر قلعہ بنگلور کو سخت محاصرہ کرے نواب بہادر نے اِسی عرصے مین پہلے پہنچے فوج دشمن کے ایک اچھی جمعیّت سوار و پیادون کی جمع کر لی تھی اور جب فوج مخالف کی قریب پہنچی اُسکو نہایت ہی محقّر اور ناچیز سمجھ. بمقتضاے نہوّر ذاتی اتنے انتظار کرنے کو کہ فوج مخالف کی آوے اور قلعہ کو محاصرہ کرے نامردی جان سہ سپاہ قلعہ سے باہر نکل آگے برھکر اُنکا مقابلہ کیا دونون مہابھارت دلین جیسے سانون بھادون کے بادل گھن گھور چارون طرف سے اُمنڈے ہین ایک دوسرے کی مقابل ہوین پہلے تو دور سے گولیان اور گولے تگرگ اور اولے کی طرح دونون طرف سے برسنے لگے گولون کی گڑگڑاہٹ اور گولیون کی کڑکڑاہٹ بادل کی گرج اور رعد کی کڑک نھی اور رنجک کا آرنا و مہتابی کا پھکنا برق کی جھلک اور بجلی کی چمک دھان دھان سے توپونکے ہنگامہ محشر کا پیدا رتھا اور دھمک سے اُسکے زلزلۃ الارض آثکار جب دونون فوجین لڑتے لڑتے نزدیک آئین اور نوبت کوتہ براق کی پہنچی تب تو تیغ تبر خنجر جمدھر پستول طپنچے چھوری کٹاری بھالے برچھی کی بوچھاڑین چلتی تھین اور لہو کی پھوہارین اُڑتی ایک لمحہ مین خون کی ندیان اور نالے بہنے لگے اور ہاتھی گھوڑے اُونٹ ناد. بحرونکے مانند اُسمین نظر آنے قتیلون کے سر حباب کے مانند تیرتے پھرتے تھے اور کشتیونکے مانند لاشین موجونکے مارے بہہ کنارے لگتی تھین، آخرکار نواب رستم شوکت اسفندیار صولت نے راجہ میسور کے لشکر کو ہزیمت فاحش دی اور کناری راو سپہسالار کو پکڑ لیا، اِس لڑائی مین معلوم نہین ہوتا ہی کہ مرھٹے شریک تھے یا نہین کسی راوی نے کچھ اِس باب مین نہین لکھا، نواب حیدر علی خان بہادر نے مظفّر و منصور مع سپہسالار اسیر بنگلور کو مراجعت فرمائی تھوڑے دنونکے بعد جب



Marfat.com

میر مخدوم علی خان معہ فوج وہان پہنچاتب نواب بہادر تمام سپاہ کینہ خواہ کو ساتھ
لے وہان سے کوچ کر سریرنگپتن کو روانہ ہوا اور نے مقابلہ اور مزاحمت قلعہ مین
جا راجہ میسور کو حرم سرا مین قید کر لیا اور سپہسالار میسور کو لوہے کے پنجرے
مین مقیّد کیا اور کارگزارون کو اُسکے قلعہ سے باہر نکال تمام مملکت اورا قتدار پر
راجگی کے قابض و متصرّف ہوا یہ واقعہ جلیلہ در سنہ سترہ سو ساتھ عیسوی ظہور مین آیا
شترانتزاع کرنے انگریزونکے پانڈیچیری کو فرانسیسون کے ہاتھ سے جو سنہ
سترہ سو ساتھ عیسوی مین واقع ہوا موشیر لالی نے اُسنے نالیکار ناصبرس
کو بسواجی پنڈت سپہسالار مرہٹون کے پاس جو اُن دنون صوبہ کرناٹک
مین تھا بھیج کمک اور مدد مانگی تھی اور واسطے زیادتی شان و شکوہ اُس
سفارت کے تین ہزار سپاہی فرنگی بسرکردگی موشیر آلین، سفیر مذکور کے
ہمراہ کیئے تھے، لیکن چون فرانسیسون کا کام تھوڑے ہی دنون مین بالکل ابتر
اور دفتر اُنکی حکومت کا گاؤ خورد ہوا گویائی و زبان آوری نے اُسنف کے کچھ فائدہ
نہ بخشا اور قبل اِسکے کہ موشیر آلین مرہٹون کی لشکر سے مراجعت کرے
اُسکو خبر پہنچی کہ پانڈیچیری کو انگریزون نے لے لیا اِس جہت سے موشیر آلین
اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ سریرنگپتن کو گیا اُسکے پہنچتے ہی نواب بہادر نے
اُن سب کو نوکر رکھ لیا اور یے لوگ اُس سرکار مین اچھے اچھے کار و خدمت کے
بانی ہوے اور پیادون کو آداب اور قواعد لڑائی کے فوج فرنگ کے طور پر
سکھایا اور توپخانہ کو اپنے دستور پر خوب ہی صاف ستھرا بنایا،

---



Marfat.com

## متوسّل ہونا نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان صوبہ دار ملک دکھن کا نواب حیدر علي خان بہادر سے واسطے تسخیر کرنے صوبۂ سرا اور اُسکے قلعہ کے مشروط بچند شرط

جب حکومت میسور کی نواب حیدر علی خان بہادر پر بالاستقلال مسلّم و مقرّر ہوئی اُس عالی حوصلہ نے تمام محالات اور پرگنے میسور کے جو بہ سبب گوشہ گیری راجہ اور بد دلی و بد تدبیری وزیر بے تدبیر کے تصرّف مین اور حاکمان غالب کے آ گئے تھے ہر ایک کے قبضے سے نکال مملکت میسور کے منضاف کیے اور کانو تر و کڑپہ و شانور وغیرہ کو بھی جو افغانان زبردست کے قبضے مین تھے بزور لیکر اپنے ممالک محروسہ مین داخل کیا' اِس لڑائی کی جہت سے کہ نواب بہادر انتزاع کرنے مین اُن تینون ریاستون کے افغانونکے ہاتھ سے جو دربارۂ پردلی و تہور تمام ہندوستان مین ضرب المثل ہین اُن پر غالب ہوا اور غاصبون و متمرّدون کو جیسا چاہئے مقہور اور مخذول کر مظفّر و فیروز ہوا اُسکے شیر دلی کا شہرہ اور جرأت و بہادری کا آوازہ تمام ہندوستان مین پھیلا سب امیر و رئیس و سردارون نے دور نزدیک کے اُسکا لوہا مانا اور اُس سے بیم و امید رکھنے لگے چنانچہ نواب بسالت جنگ برادر نظام علی خان صوبہ دار دکھن نے جو حاکم خطّہ ادھونی کا تھا اور اُن دنون قلعہ صوبہ سرا کے محاصرے مین جو بہت دنون سے قبضے مین مرھٹون کے آگیا تھا مشغول تھا اِس لڑائی کی فتح کو جو پٹھانون سے ہوئی سنکر نواب بہادر سے مدد طلب کی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب گیارہ سو چھاسٹھ ہجری مین نواب نظام علی خان نے بعد مار ڈالنے اپنے بھائی نواب صلابت جنگ کے جسنے بعد مارے جانے



Marfat.com

نواب ناصر جنگ ابن نظام الملک مرحوم حاکم دکھن کے افغانون کے ہاتھون
سے چند روز حکومت کی تھی مسند پر جلوس کر ثروت و نعمت کے اسباب
بڑھانے کی لالچ اور دین و مذہب کی غیرت سے یہ ارادہ کیا کہ شہر پونان پر
جو دارالملک پیشوایان قوم مرہٹے کا ہی چڑھائی کر اُسے تاراج کرے اِسی
واسطے جسوقت اُسکو یہ معلوم ہوا کہ بالاجی راو پونان کا حاکم اپنی سب لشکر
صمیت واسطے بندوبست ملک خاندیس کے گیا ہی فرصت کو غنیمت جان
ایک بھاری لشکر لیکر جلد پونان کو جا پہنچا اور بہت مال و اسباب لوٹ
شہر مین آگ لگادی اور بتخانے ہندوون کے جلا کر خاک سیاہ کیئے
اور کوئی امر خواری و بیحرمتی کا باقی نہ رکھا لیکن جب یہ خبر وحشت اثر بالاجی
راو پیشوا نے سنی ایلغار کے طور پر ساتھ بڑی جمعیّت سپاہ کینہ خواہ کے
مرگ ناگہانی کے مانند عین غفلت مین لشکر پر نظام علی خان کے ہمنا باد کے متّصل
آکر اُسکی فوج کو فرصت ہتھیار اُٹھانے کی نہ دی اِکثر سردارون کو نواب
نظام علی خان کی فوج کے مار ڈالا اور کتنون کو پکڑ لیا نواب نظام علی خان
جان کے خوف سے تمام ساز و سامان حشمت و جاہ اور خیمہ و خرگاہ چھوڑ پہلے
تو ایک قلعہ مین جو وہان سے قریب تھا جا کر پناہ لی اور آخرکو اسّی لاکھ روپی نقد
سربھا بھیج کر اپنے تئین بچایا اور اُس زر نقد کے سوا صوبۂ برہان پور و دولت آباد
و احمد نگر اور صوبۂ برار کو کارگزاران دولت پیشوا کے تصرّف مین چھوڑا
اُسی عہد سے بے صوبے قبضے تصرّف مین پیشوا کے تھے اُن دنون بالاجی راو
پیشوا کا اقتدار اُس مرتبہ کو پہنچا تھا کہ کسیکو امیران ہندوستان سے کچھ چیز
نہ سمجھتا بلکہ کسی کو عالم مین موجود نہ جانتا تھا چنانچہ بعد تھوڑے روز کے اپنے
بیٹے نسواس راو کو سداشیو پنڈت (عرف بھاؤ) کے ساتھ تین لاکھ سوار کی



Marfat.com

جمعیّت اور بہت خزانے اور بھاری توپ خانے سے واسطے تسخیر کرنے
دار الخلافت شاہ جہان آباد اور اُسکے قرب جوار کے ملکون کو مامور کیا چنانچہ
بسواس راو اور سدا شیو نے نواح دار الخلافت مین پہنچ کر لوٹ مار شروع کی اور
تمام سرزمین دلّی اور لاہور کو گھوڑ یون کی تاپ سے کھود ڈالا اُنھونکا تسلّط اُس
نواح مین اِسی طرح رہا یہان تک کہ احمد شاہ دُرّانی افغانستان کا حاکم ایک لشکر
خون خوار لیکر کابل سے ہندوستان کو متوجّہ ہوا اور پانی پت مین افغانون کی
سپاہ اور مرہٹون کے سوارون کا مقابلہ ہوا جب ساٹھ ہزار نفر مرہٹون کی فوج سے
معہ بسواس راو مارے گئے باقی فوج مرہٹونکی پٹھانون کی لڑائی کی تاب نہ لا
گھونگھٹ کھا تمام ساز سامان و مال اسباب مخالف مظفّر کے ہاتھ مین چھوڑ
بھاگ گئی جب یہہ خبر نکبت اثر بالاجی راو پیشوا کو پہنچی سراسیمگی اور
وحشت کے سبب مجنون ہو گیا اور اُسی تاریخ سے پونان کی دولت مین اختلال
اور بالاجی راو کی مکنت و اقتدار مین زوال آیا زمانے کی ہوا اور دنیا کا
رنگ دیکھ نواب بسالت جنگ برادرِ نظام علی خان حاکم گنتی افغانان کرپہ
کو ہمراہ لے بھاری لشکر حمیت هکوته کی تسخیر کو متوجّہ ہوا اور اُسکے قلعہ
کو محاصرہ کیا ولیکن چونکہ بسالت جنگ خود لڑائی کے طریقے اور قلعہ کشائی
کی ڈھب سے محض ناآشنا تھا اور سپاہ اُسکی سایہ پرور اور کمند
ضربت نام جو قلعہ دار تھا سپاہیگری کے فنون مین خوب ماہر تھا اِس واسطے
باہر کی فوج کے مدافعہ مین ایسی سعی و کوشش کی کہ نزدیک تھا کہ نواب
بسالت جنگ کمال بدنامی و رسوائی کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہو
اِسی مابین مین بسالت جنگ نے اپنے بعضے مشیرون اور صلاح کارون کے
مشورے سے ایک نامہ محبّت ختامہ نواب حیدر علی خان بہادر کو کہ اُن دنون



Marfat.com

آوازہ اُسکی سپاہی گری اور شیر زوری و دشمن شکنی و قلعہ گیری کا جہان
مین مشہور ہو گیا تھا لکھا اور اُسسے مدد چاہی نواب بہادر نے جو ملک گیری
و ملک داری مین یگانۂ روزگار و برانچختہ کار تھا قبل اعانت و امداد نواب کے
لے شرطین اُسکے ساتھ استوار کرلین کہ یورش کے وقت وہ رستم زمان
اپنی لشکر اور توپ خانہ صمیت ہمراہ لشکر نواب موصوف قلعہ محصور کی
تسخیر و فتح مین مشغول ہوگا اور جب قلعہ فتح ہو چکے تب جو فریق فریقین سے جس جانب
پر قلعہ سے حملہ کیا ہو وہی اُس جانب کا مالک و متصرّف ہوگا اور تمام توپخانہ اور
ذخیرہ و ساز و سامان جنگی اور ہر طرح کا مال و متاع جو فوج حیدری کے ہاتھ مین آئیگا
سب کا سب ملکِ نواب بسالت جنگ کا ہوگا اور وہ رستم زمان اِس جد و
جہد کی عوض قلعہ ھسکوٹہ اور پرگنون کو اُسکے تصرّف مین اپنے لائیگا آخر کو
نواب بہادر کہ قواعد لرائی اور اصول سے قلعہ کشائی کے خوب واقف تھا
اور جنگ کی صعوبات و سختیون کا برا متحمّل ساتھ اپنی لشکر ظفر پیکر اور
توپ خانہ آتشبار کے جسکے گولندا ز سب فرانسیس تھے باتّفاق فوج نواب
بسالت جنگ مُہم مین قلعہ کشائی کے مشغول ہوا اور تھوڑے ہی عرصے
مین سُرنگین کھود بارود سے بھر دو برج اور تھوڑی سی دیوار قلعہ کی
اوڑا دی قلعہ والون نے جب یہہ حال دیکھا مضطر ہو فوراً قلعہ کو خالی کر دیا
اور اپنی جان سلامت بچا وہانسے بھاگ نکلے ' نواب بسالت جنگ کو نواب
حیدر علی خان بہادر بعد اُس فتح کے بلقب تاجر یاد کرتا تھا کیونکہ اُسنے
اسباب و آلات جنگی سب جو اُس قلعہ سے اُسکے ہاتھ لگے تھے نواب بہادر
کے ہاتھ زر نقد پر بیچ ڈالے تھے ' خیر اب نواب بسالت جنگ نے
حیدر علی خان کے ساتھ یہہ عہد کیا کہ تمام عمر اُسکی دوستی کی راہ سے سر مو تجاوز



Marfat.com

نہ کریگا اور وہ اپنی عرضداشت کے وسیلے سے بنائے دوستی واتّفاق اور یک جہتی اور وفاق کی درمیان اُس رستم ثانی اور پادشاہ دہلی کے قایم کریگا، چنانچہ بعد گذرنے چند روز کے محمد شاہ بادشاہ دہلی کا سفیر صحہ اتّحاد نامہ آیا اور سپر اور شمشیر مرصّع کلغی اور پالکی جھالردار و چتر جواہر نگار اور ماہی مراتب اور نقّارہ و نشان و انواع واقسام کے ہدیے اور نادر چیزین اُس سکندر بخت کے واسطے لایا، آوازہ اُن فتوحات تازہ اور بلند نامی نے اندازہ کا تمام ہندوستان اور عرب و عجم مین پہنچا، اور اُس رستم شوکت نے بعد تسخیر کرنے قلعہ ھکوٹہ کے مرھٹون سے لڑبھڑکر قلعہ مرگسرا اور گھیری کو جو صوبہ برار کے برے پرگنون سے اُنکے قبضے مین تھے بزور چھین لیا اور آبسنگر کے خطّے کو جسے باسابھی کہتے ہین اپنے تصرّف مین کر لیا،

---

استغاثہ کرنا مہابُدّھی کا جو بیت رھنبھور اجہ بتنور دارالملک کنّوج کا متبنّا تھا نواب حیدر علي خان بہادر سے تا اُس بہادر کی مدد سے مسند راجگي پر جو اُسکا حق تھا اور رانی بیوہ غصب کي راہ سے منصرف ہوگئی تھی متمکّن ہو،

سترہ سو باسٹھ عیسوی مین بیدر سنبھو راجہ بدنور لاولد مرگیا اُسنے مرنے کے پہلے موافق کیش ہندوون کے مہابُدّھی نام ایک برہمن بچے کو اپنی فرزندی مین لیا اور متبنّا کیا تھا لیکن راجہ متوفّا کی بیوہ خود تمام امور ریاست پر متصرّف ہو راج کی گدّی پر بیٹھی اور مہابُدّھی کو مطلق دخل نہ دیا، چونکہ کنّوج مضافات صوبہ برار سے تھا اِسواسطے مہابُدّھی نے استغاثہ حق تلفی کا

نواب بہادر کے پاس جو حاکم اُس صوبے کا تھا کیا اور اُسے مدد چاہی تاوہ رانی کو مسند پر سے اُتھا اُسکو بٹھاوے، اور صورت حال مہابدھی کے آنے کی حضور مین نواب بہادر کے یون ہی کہ جب نواب حیدر علی خان بہادر بالاپور کے سفر سے فراغت پاکر شہر سرا کو آیا مرہٹے کے سردار نے جو وہان کا قلعدار تھا نواب سے کچھ جنگ نکی اور قلعہ کو تسلیم کیا نواب موصوف نے اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھایا اور آپ بعد چند روز داقامت کے وہان سے کوچ کرکے سرگ کو آیا اور اُس قلعہ کو بھی فتح کر شہر بدنور کو روانہ ہونے کا قصد رکھتا تھا کہ اتنے مین ایک ہرکارے نے نواب کے حضور مین آکر عرض کیا کہ بدنور کا احوال مجھے خوب معلوم ہی نواب نے فرمایا بیان کرہرکارے نے کہا مین بدنور کے راجہ کا رشتہ دار ہون راجہ تو مرگیا اب اُسکی رانی راج کرتی ہی کیونکہ اس راجہ کا کوئی فرزند نہین اور رانی جوان ہی راجہ کے دیوان سے مختلط ہی اور عیش وعشرت مین ملک کا بندوبست چھوڑدیا ہی ملک سے خراج وباج آنا موقوف ہوگیا فوج کے طلب چڑھ گئی غرض حال ریاست کا تمام برہم وابتر ہوگیا ہی مین نے اُس نے حیا رانی کو بہت نصیحت کی باتین کہین کہ ایسی غفلت اہل دولت کو مطلق مناسب نہین اگر یہ کیفیت دوسرے ملک کے حاکم سُنین تو ہمارے ملک پر چڑھ آوینگے ہمارا ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہی غرض مین نے ایسی ایسی نصیحت کی بہت باتین رانی کو کہین پر اُسنے اپنے بیوقوفی سے یہ سمجھا کہ میرا بھید اِسپر کھُلا اب اِسکو کسی طرح سے مار ڈالنا چاہئے نہین تو وہ مجھے مار ڈالیگا الغرض ایک رات دو چار آدمی کو فرمایا کہ اِس چھوکرے کی گردن مروڑ کر قلعہ کے باہر جوگی کے مٹھ مین دفن کردو اُن آدمیون نے نیند مین میری گردن مروڑی لیکن خوب نہین مروڑی



Marfat.com

مین تو اُس درد سے نے تاب ہو گیا تھا پر اپنی چترائی سے کچھ دم نہ مارا اُنھون نے سمجھا کہ مین مرگیا تب ایک کمّل مین مجھے گٹھری باندھ کر اُس جوگی کے متھہ کو لیجا جلدی جلدی میرے تئین مدفون کر کے چلے گئے جب مجھپر اُس مٹی کا بوجھ بہت معلوم ہوا اس قبر مین مین آہستہ آہستہ کراھنے لگا چونکہ جوگی نے یہہ میری حالت تمام اپنے آنکھون سے خوب دیکھی تھی میرے کراھنے کی آواز سنکر نزدیک آیا اور اپنے متھہ سے پھاؤڑا لا مجھے اس قبر سے نکال کر اپنے گھر لیگیا چراغ کی روشنی مین میرا منہہ دیکھہ پہچانا اور اُسی وقت گرم پانی کروا کر میری گردن خوب سینکا اور ایک کوٹھری مین مُہیا یا جب صبح ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہو بھائی تم پر کیا حالت گذری مین نے اُس بے تابی مین اُس سے کہا ابھی میری خوب حفاظت کرو جب مجھے بات کرنے کی طاقت ہو گی تو تمام کیفیّت تم سے ظاہر کرونگا جب جوگی نے یہہ بات سنی اپنی چیلے سے فرمایا کہ اِسکی گردن تیل سے خوب مالش کر چند روز مین میری گردن درست ہوئی اور بدن مین طاقت آئی تب مین نے اپنا احوال تمام اُس جوگی کو کہہ سُنایا جوگی یہہ تمام ماجرا سن کہنے لگا کہ اب تیرا یہان رہنا مصلحت نہین چنانچہ اُسنے میرا بھیس بدل کر چور راستے سے مجھے روانہ کیا اور آپ بھی تھوڑی دور میرے ساتھہ آیا اور کچھ خرچ راہ مجھے دیکر آپ وہان سے پھر گیا مین اُس سے رخصت ہو تمام روز جنگل مین سو رہا جب رات ہوئی خدا کو یاد کر جوگی کے اِحسان کا شکر کرتا ہوا چلا اِسی طرح سے کئی روز و شب کے بعد آپ کے حضور مین آپہنچا ہون "

نواب حیدر علی خان بہادر نے جو ایسے امور کو غنیمت و فتوحات غیبی سمجھتا تھا رانی کو طلب کیا چون رانی زنانے برقع مین دل مردانہ و ہمت بہادرانہ رکھتی تھی اور از جہت آب رسیدہ ہونے دولت دہلی کے مدّت سے کسی کے حکم احکام

کو نہین مانتی تھی نواب عالیجاہ کے ایلچی کو یہہ کہا کہ مین اپنے ملک کی خود مالک و حاکم ہون کسی کو میرے اوپر حکم رانی نہین پہنچتی، جب خبر عدول حکمی اور سرکشی رانی کی نواب بہادر نے سُنی ارادہ تسخیر کا اُس ملک کے مصمّم کیا و لیکن چونکہ راہ دشوار گذار اور زمین وہان کی کوھستانی و ناہموار ہی سدّ راہ لشکر کی ہوئی، اب جانا چاہیئے کہ بدنور دارالحکومت ملک کنرہ کا ہندوستان کے ایک مشہور شہرون سے ہی اور اُس زمانے مین پچاس ہزار آدمی اُس شہر مین رہتے تھے، اگرچہ سکونت اِس قدر قلیل لوگونکی اُس شہر کی وسعت اور فراخی کے لحاظ سے جسکا دورہ تین فرسنگ سے زیادہ ہی کچھ مناسبت نہین رکھتی و لیکن اگر اُس شہر کی آبادی کے خصوصیات کو دیکھیئے تو بیان مین شہر کی فراخی و وسعت کے مبالغہ نہین معلوم ہوتا کیونکہ اِس شہر کے کوچے اکثر دو فرسنگ تک سیدھے چلے جاتے ہین اور اکثر محلّون مین اشراف و ارکان دولت کنرہ کے رہتے ہین جنکے گھرون کے درمیان ایسے ایسے وسیع باغ ہین جس مین تالاب و حوض واقع ہین اور انواع اقسام کے درخت بلند جنکا سایہ شاہراہ پر پڑتا ہی لگے ہوئے ہین اور شہر مین کوچونکے دونون طرف نہرین میٹھے اور صاف پانی کی ایسی روان جنکے دیکھنے سے آنکھونکو نور اور دلکو سرور حاصل ہو اور سارے کوچون مین فرش سنگین یا صرف سنگریزونکا ہی،

بہسماونا شہر ایک ایسے پہاڑ کے متصل واقع ہی جسکی چوٹی پر ایک قلعہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنا ہوا ہی اور بعد اُسکے کہ وہ قلعہ تصرّف مین اولیاے دولت حیدریہ کے آیا اُسکی مضبوطی و اُستواری مین زیادہ تر اہتمام کیا گیا عرصہ قلعہ کا پانچ یا چھ فرسنگ ہی اور گرد اُسکے پہاڑ اور جنگل گھنا،



Marfat.com

جو ہر طرف بیس فرسنگ سے زیادہ طول و عرض مین ہی اس طرح پر کہ گذرنا اُسمین بیگانی فوج کو سوا ایک راہ تنگ کے جس مین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے قلعہ راہ کی محافظت کو غنیم کی فوج سے واقع اور اِس طرح کی بہادر بان تیلے ہر قدم پر بیگانی لشکر کو سدّ راہ اور مانع ہین کہ تھوڑی سی فوج اِس راہ تنگ مین مخالف کی فوج کثیر کو روک سکتی ہی سوا اِس راہ تنگ کے اور کوئی جگہ قابل ٹھہرنے اور مقام کرنے کے نہین اور اُسکے ساتھ اُس ملک کے رہنے والون کے حملون سے ایمنی میسّر نہین کیونکہ وے وہان کے تنگ رستون اور پگ ڈنڈیون سے خوب واقف ہین ہر دم دشمن پر اپنے تکمین کرسکتے ہین اور جنگل مین ایسی گھنی بنسوار یان ہین کہ کاٹنا اُنکا دشوار ہی اور جلا دینا مشکل شیر چیتے ریچھ ہاتھی گینڈے بندر سانپ اژدہے اور سب طرح کے حشرات الارض زہردار وغیرہ اِس جنگل مین رہتے ہین'

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب اُس ملک کی تسخیر کا ارادہ کیا ہزار سوار جرّار اور ایک جمعیّت پیادون کے ساتھ جو جنگل پہاڑون کو بخوبی طی کرسکین مہابُدّھی کو ہمراہ لے آبسنگر سے بدنور کی طرف جلد کوچ کیا چونکہ مہابُدّھی جوراجہ متوفّا کا متبنّا تھا اور سب لوگ وہان کے اسکو اپنا امیر سمجھتے اور اُس سے محبّت رکھتے تھے ہم رکاب وراہ بر تھا کوئی اُس سکندر جاہ کو روک نہ سکا اور کسی نے رانی کی طرف سے تعرّض نہ کیا' قبل اُسکے کہ رانی کو خبر اِس کوچ کی پہنچی لشکر ظفر پیکر سوادبدنور مین جا پہنچا اِس لشکر کشی مین سپاہ کے اذوقہ کے لیئے صرف بہت سے بیل چاول سے بھرے ہوے لشکر کے ساتھ تھے حیدری سوارون نے جو ہر طرح کی لڑائی دیکھے ہوے تھے گھوڑے پھیر پھار کر اپنی ہیبت بدنوریون کے دل مین جنھون نے اِس طرح کی سپاہ کدھو



Marfat.com

نہ بکھی تھی قایم کی ' مشاہدے سے ورزش و قواعد فوج حیدری کے اور ساتھ ہونے سے مہابد ھی کے نواب بہادر ہر جگہ مقبول خلایق ہوا بلکہ اُس ملک کے سب لوگ اُسکو قطب محافظ اس ملک کا سمجھکر نہایت احترام و تعظیم کے ساتھ پیش آئے '

جب فوج حیدری بہ نور کے سواد مین پہنچی ایک جمعیّت شایستہ سوار پیادون کی لے کر رانی واسطے مدافعہ و مقابلہ کے پیش آئی حیدری سواردن نے گھوڑونکو اُٹھا آگے برھکر مقابلہ کیا دونون لشکر مین بازار مقاتلہ کا گرم ہوا اور ہنگامہ محشر برپا آخرکار رانی کی فوج مقابلے مین حیدری سواروںکے نہ ٹھہر سکی ایک مرتبہ سب کے پانو اُکھڑ گئے جب فوج رانی کی منتشر ہو گئی رانی نے اِتنی فرصت پائی کہ بھاگ کر کسی مامن مین جا چھپے عین حالت اضطرار و فرار مین سپاہ مظفّر کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر حضور مین لائی گئی ' اور دوسری روایت یہ ہی کہ رانی پہلے ہی فوج حیدری کے مقابلے کی تاب نلا کر قلعہ مین چھپی تھی چنانچہ فوج حیدری نے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور رانی ستائیس روز تک محاصرے کی سختیان اُٹھا آخرکار مضطر ہو سر جھکا راجگی کی مسند سے ہاتھ اُٹھایا نب مہابدّھی فارغ البال مسند حکومت پر بیٹھا لیکن چون اُسنے بعد جلوس مسند کے رانی کی بد مشورت بسمعِ رضا سُنی آخرکار مسند امیری سے محبس اسیری مین گرفتار ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ رانی کے لڑنے سے پہلے مہابدّھی نے نواب بہادر سے یہ عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ اِس امداد و اعانت کے عوض مین بندر منگلور کو اُس خطے سمیت راج کے جو مملکت میسور کے متّصل ہی کارگزاران دولت حیدری کے قبضے مین چھوڑ دیگا ' جب نواب نے مہابدّھی کو گدّی پر راج کی بیٹھایا اور کچھ فوج اپنی بہ نور کے سواد مین چھوڑ باقی کو ساتھ لے بہ دولت و اقبال منگلور



Marfat.com

کے تصرّف اور نظم و نسق کے لیئے روانہ ہوا، رانی تو اس واقعہ سے خستہ خاطر ہو ہی رہی تھی اور اِسی فکر مین غلطان پیچان رہتی تھی کہ اپنے حریف غالب کے ساتھ جسنے اُس سے حکومت چھین کر دوسرے کو دی کیا کرے اور کیونکر اُس سے اپنا بدلا لے جب کچھ بات اور نہ بنی تب آخر لاچار ہو سمابدّھی کے ساتھ آشنائی کی اور استحقاق راجگی کو اُسکے قبول کیا اور اپنے تئین اُسکا خیر خواہ ظاہر کر میٹھی میٹھی باتین خوشامد آمیز اُسے کہتے کہتے ایکدن دل سوزی کے رنگ مین اُسے یون ملامت کرنے لگی کہ تو نے بہ سبب ناتجربہ کاری مِغرسن کے کچھ عاقبت اندیشی نکر صرف راجگی کے خشک نام پر قناعت کی اور اپنا اختیار و اقتدار بالکل ایک ایسے مسلمان سفّاک و بے رحم کے حوالہ کیا جو یقین قوی ہی کہ تھوڑے ہی دنون مین تجھسے سب راج چھین کر اپنے تصرّف مین لائیگا جب رانی نے فریب کی راہ سے اُسکے یون خاطرنشین کیا وہ سادہ دل اُسکی مکر آمیز باتون کو دریافت نکر سکا اور یکبارگی سب عہد و پیمان کو جو نواب بہادر کے ساتھ کیا تھا تو رانی کے مضوبے کو جیسے اُسنے اُس سکندر طالع کی بہ اندیشی مین ٹھہرایا تھا پسند کیا،

چونکہ نواب بہادر نے شہر بدنور مین راجہ کنڑہ کی دولت سرا مین اقامت کی تھی اِس لیئے رانی کو یہہ یقین ہوا کہ جب وہ رستم وقت منگلور سے پھریگا، غالب ہی کہ اُسی دولت سرا مین پھر مقیم ہوگا اور رانی کو یہہ معلوم تھا کہ دولت سرا سے بڑے بت خانہ تک ایک راہ مخفی ہی جس سے اور کوئی واقف نہین اِسلئے یہہ منصوبہ باندھا کہ بنیاد اور زمین سے اس دولت سرا کے خشت اور مٹی نکال باروت بھروا دے اور جب وہ نامدار منگلور سے پھرے اور رات کو اپنے رفقا اور منصبداروں کے ساتھہ خاصہ کھانے مین مشغول ہو اُس مکان کو

اور آوے اور اُسی وقت ریاست کنر- ہ کی فوج کو مہابُدّھی لے کر موقع پر پہنچے فوج حیدری کو قتل کرے اِس منصوبے کے ظہور مین آنے کا سارا سامان مُہیّا اور تدبیر سب ہو چکی تھی کیونکہ اُس برہمن نے جورانی کا آشنا تھا اُس بت خانے کے سب برہمنون کو موافق کر لیا تھا اور وے اُسکے ہوا خواہ ہو گئے تھے لیکن جب نواب نامدار نے منگلور سے معاودت کی اور وہ وقت معہود قریب آیا اتّفاقاً ایک برہمن نے اُس نواح کے برہمنون سے جو آشنائی سے برہمن زانی اور رانی زانیہ کے واقف اور اِس امر سے تمام نفرت رکھتا تھا کسی حیلہ سے اپنے تئین اُس مجلس مین جہان نواب نامدار صحہ امرا و ارکان دولت جلوس فرما تھا پہنچایا اور اس سکنہ رطالع کو تمام راز اور منصوبے پر رانی کے آگاہ کیا حاضرین مجلس تو سنتے ہی حیرت مین آگئے پر نواب حیدر دل نے اصلا مضطر نہو اُس حال کے تحقیقات کو حکم فرمایا اور جب ثابت ہو گیا رانی کو معہ اُسکے آشنا برہمن اور بہت آدمیون صمیت جو اُس منصوبے مین رانی کے محرم اور مشیر کار تھے قتل کیا اور مہابُدّھی کو گرفتار کر قلعہ گھیری مین بھیج دیا اور وہ سب ملک تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کی آگیا،

---

کتاب فتوحات برطنیہ مین جو بنام جارجنامہ مشہور ہی حکایت پیشــرفتہ اسطــرح پر لکھی گئی ہی ،

## مثنوي

شگفتی ز کردار حیدر شنو  نوای نو آئین دیگر شنو
چو آورد بوم سرا را بدست  سر سرکشان کردہ یکبار پست

ز وان بود اختر به بهروزیش  فزایش همین داد در روزیش
کنارا که بدکشوری بس بزرگ  نشیمنگه را جگان سترگ
ز بس خوبی خاک آن پاک بوم  شدی آشکار انگبین از زقوم
درختش همه صندل و ساج وعود  کشیده همه سر به چرخ کبود
پر از میخک و فلفل و جوز و هیل  همه بیشه و دشت وراغ وسبیل
در انجا یکی رای به کد خدای  چو زین خاکدان شد بدیگر سرای
بجایش یکی خورد کودک گذاشت  بجز وی دگر جانشینی نداشت
پسر نارسیده بد ز انش مام  گرفته بکف کارها را زمام
چو مردان بپاداشت کار جهان  به هر شهر و جا داشت کار آگهان
ز کشور همانديش پوشیده راز  چه از راه کوته چه راه دراز
سپهر را به آئین نگه داشتی  ره و رسم شایسته نگذاشتی
کشاورز و بازارگان سر بسر  ز هرگونه گون مردم پیشه ور
گرفته همه را بزیر پناه  به نیکی نموده به هر کس نگاه
چو رایان و فرماندهان سترگ  جهان راند تا گشت خوردش بزرگ
رسیده چو شد کودک نارسید  دلش مهر پیوند شاهی گزید
نشستن بجای پدر کرد رای  زمادر نشد آرزویش روای
پدر چون شود خاک در قعر گور  کم از خاک گردد پدر مرده پور
به خوردی همیراد کس را پدر  کشاورز باشد اگر تاجور
چوزن از زنی سر بشاهی کشید  بجز خود سر اورا شاهی ندید
بشاهی دلش چون شد شیفته  جوان را بامید بفریفته
به امروز و فردا گشادی زبان  زبانش نبود آشنا با روان



Marfat.com

سخن بود زو راستی ناپدید  زمادر چو فرزند شد ناامید
بیازرد از مام و پژمرده روی  زحیدر ازان درد شد چاره جوی
بگفت ار بردی به بندی کمر  مرا بر نشانی به جای پدر
زماهی به مهر فرازی سرم  کشاده کنی دست بر کشورم
سپاس ترا پاس دارم بجان  بگنج پدر آنچه باشد نهان
سپارم فراوان ازان خواسته  بگوهر همه چیز آراسته
هراکرده از کشورم منگلور  به بخشم نباشم زفرمانت دور
توباشی بر آن مرزو بر مرزبان  چنان چون بود تن بفرمان جان
مر آن شهر باشد بفرمان تو  کسی سر نه پیچد زپیمان تو
چو بشنید حیدر سپه بر نشاند  به سوی کناره به تندی براند
به نزدیک آمد چو از دور راه  زن رای آمد برون با سپاه
دو لشکر چپ و راست برزده  زمین گل شد از خون هر دو برده
پس از آنکه بسیار پیکار شد  زن از بخت واژون گرفتار شد
نه تابید با شیر نر باده شیر  بیفتاد در چنگ حیدر اسیر
برخویشتن خواندش آن سرفراز  نه کرده به بد دست بردی دراز
پسررا بیاورد نزدیک مام  سوی آشتی نیز بسپرد گام
دل هردو از کینه پرداخته  دو سینه ز کینه تهی ساخته
دوناساز گررا بهم سازگار  نمود و ز دو د از رو انها غبار
دل مام خوشنود شد از پسر  به آئین بداد جای پدر
نشیمن شدش جایگاه مهی  کشاده دو دستش زفرمانده‌ی
ز بازوی حیدر رسید او بکام  همش مهربان گشت آشفته مام



Marfat.com

چو شد رای زاده برائی بلند — به عهد و به پیمان شده کار بند
بجا آورده همه سر بسر — نه کرد ایچ از گفتهٔ خود گذر
وفا پیش خوانده جفا کرده دور — سپردش دژ و بارهٔ منگلور
جدا گشته زو حیدر نام جوی — بدان سوی با لشکر آورده روی
که آن جایگه را بگیرد بدست — بدانسان که شاید دهد بند و بست
نشاند ز خود مرزبان جایجا — گمارد ز نزدیک خود پیشوا
چو شد حیدر از زادهٔ رای دور — برغمش سخن رانه مادر پور
چه گفتش بگفته که ای پور خام — نه دانسته از سروری جز کنام
نه بایست با او ترا گشت دوست — ترا در جهان بدترین دشمن اوست
بد آید به انجام زین کار کرد — به پیش آیدت رنج و تیمار و درد
بود او مسلمان و بیگانه دین — به بیگانه دینان بود پر زکین
مسلمان اگرچون فرشته بخوست — چو دا بنگری بدتر از دیو اوست
بود نیک شان بدزبد شان سخن — سراید اگر کس نیاید به بن
بگیرد همه کشورت را بدست — به کیش نیاگانت آرد شکست
شود زو به کشور و دین ما — برافتد از و نام و آئین ما
دلیری که همتای او اژدها — نباشد از و چون شوی تو رها
اگر تو بگردون برآئی بلند — کشد بر زمینت به خم کمند
شوی گر بدریا ز بیمش نهان — چو ماهی به شست آردت بیگمان
چو او باز گردد بدین جایگاه — ورا ساخت باید نهانی تباه
برآورد باید ز جانش دمار — بدستان و نیرنگ نے آشکار
تنش چون شود از روانش تهی — بماند بتو فرّ فرمانده‌ی

وگرنه تو مر خویش را مرده گیر  سر و تن به خون اندر آورده گیر
جوان چون ز مادر شنید این سخن  فرو شد به اندیشه سر تا به بن ،
به گفتار مادر نهاده دو گوش  سپرده روان و دل و جان و هوش
گذشته ز رسم و ره راستان  به کردار بد گشت هم داستان
به پاداش نیکی چو شد بد سگال  بزندان بسر برد بسیار سال
سگالید با هم دگرگام و پور  که چون وارد سد حیدر از منگلور
بکاخی بیاورد او را فرود  گسسته نهان کاخ را تار و پود
فرود آوریم آن سر ابر سرش  بخاک اندر آید سر و افسرش
سگالش به این گونه آمد بجای  میان زن و پور ناپخته رای
کنون حال زن بشنو ای نیک خوی  که چون بود کارش پس از مرگ شوی
چو جوینده کام بود و هوا  چنان چون بود راه ناپارسا
گزیده به کامش یکی برهمن  از و شاد زان سانکه از بت شمن
ورا خوانده نزدیکش آن چاره گر  به گفت آنچه بودش بدل سر بسر
برهمن پرستار بت خانه بود  به نزدش یکی خانه شاهانه بود
فراوان به آذین بیاراسته  به زینت چو فردوس پیراسته
پی حیدر آن خانه کرده پسند  که بر جانش آرد بد اینجا گزند
به گفتش ز بت خانه تا آن سرا  نماید زمین را نهی جا به جا
کشاید بزیر زمین ره فراخ  رساند سر نقب تا زیر کاخ
بدانسان که فرمود آن شوم زن  به انجام آورد آن برهمن
چو حیدر به پرداخت از منگلور  بیامد بجائیکه بد نام و پور
پذیره شده پور و نام و سپاه  دران کاخش آورده از گرد راه



Marfat.com

به پیوسته با او ز هرگون سخن — همی جست هنگام آن خیره زن
که ایوان ز مردم چو ماند تهی — بحیدر فرود آرد از ابلهی
کسی را که ایزد بدارد نگاه — نگردد ز دستان دشمن تباه
به فرمان دارندهٔ جان و تن — بکاخ اندر آمد یکی برهمن
نشسته دران جای بدرای نو — همان مادر کشور آرای نو
جز اینان سران سپه سربسر — نشسته یکی ایستاده دگر
به حیدر سخن گفتن آغاز کرد — سر راز پوشیده را باز کرد
نهان بخیه افگند بر روی کار — برو نقب پنهان نمود آشکار
شنید و روانش برآشفت سخت — بران مادر و پور گم کرده بخت
کسانیکه بودند انباز کار — به فرمود بستند و کشتند زار
همان دم زن و رازداران او — دران کار انباز و یاران او
به وژخیم فرمود کز تیغ تیز — برانگیزد از جان شان رستخیز
به بسته به بند گران پای رای — فرستاده در شهر و بوم سرای
برو کرده زندان یکی از حصار — نشانده بپاسش بسی استوار
سوی رانه بد نور شد با سپاه — که آن شهر بدرای را تخت گاه
شد آن شهر و کشور مرورا رهی — فره مند را شد فزون فرّهی
بدست آمدش خواسته بیشمار — ز رایان و نام آوران یادگار
که آنرا کران و کناره نه بود — شمردی اگر کس شماره نه بود
زر و سیم آموده انبارها — ز هرگون گهر بود خروارها
طرایف ز هرگون به انبوه بود — نفایس بسی توده چون کوه بود
تگاور هیونان و پیلان مست — زر و گوهر آموده جای نشست



Marfat.com

چو الماس شمشیر زرین نیام ززرین و سیمین رکیب و ستام
زدرع و زخنجر زخفتان و خود بہ کس ہیچ اندازہ پیدا نہ بود
زبسیار کس گنج اندوختہ بہ اندوختن در جگر سوختہ
چو فرخندہ بدروز فیروز مرد بدستش بیفتاد بے رنج و درد
ازان کشور و گنج وآن خواستہ فراوان بشد کارش آراستہ
زگردون ورا بود چون یاوری رساندہ بہ شاہان سر ہمسری
مہان جہان زو گرفتہ شمار زنامش ہراسان بسے نامدار
چوزان بوم آمد بدستش زمام بگردانده ازرانہ بتو رنام
بہ فرمود نامردمان سر بسر . مرآن شہر خواندند حیدر نگر

---

حاصل کلام یہ ہی کہ رانی کے مکر و فریب کا ظاہر ہو جانا مملکت نواب بہادر کے بڑھنے کا باعث ہوا طرف اُن سواحل کے جن مین گوناگون محاصل پیدا ہوتے ہین اور طرف ایسے بنادر کے جن مین بہت نادر چیزین حاصل ہوتی ہین اور مقدمہ ہوا بہت سی تازہ فتحون کا مرزبوم ملیبار مین السحق تمام ملک کنڑہ کا سبر حاصل بھرا ہوا انواع خیرات آسمانی اور اقسام برکات خاکی اور آبی سے ہی جہان بحری و کانی گنجون کا خزانہ ہی چاول جو اکثر غذا اُس ملک کے رہنے والون کی ہی وہان بکثرت پیدا ہوتا ہی مرچ سیاہ دارچینی جای پھل لونگ الاچی وغیرہ اور موتی مونگا صندل عود ہاتھی دانت وغیرہ کا تووہ سرزمین مولد و معدن ہی و ہمین سے لے سب چیزین دور و نزدیک کے شہرون مین لیجاتے ہین اِسی لیئے اُس ملک کو ذخیرہ گاہ و انبار خانہ تمام ہندوستان کا کہتے ہین وہان کے پہاڑون مین سونے و الماس یاقوت لعل اور اور اقسام جواہر بیش بہا کے کان ہمین رانہ بتو ر



Marfat.com

کے خاص قلعہ مین جو دارالملک اس مملکت کا ہی ایک برّی کان سونے کی ہی،
جب نواب حیدر علی خان بہادر اُس قلعہ پر متصرّف ہوا بہت بڑا خزانہ
روپے اور سونے کی اینٹین اور پتلیان مرصّع و زیورات و موتی اور جواہرات
نادر کے ذخیرے اُسکے ہاتھ آئے فرانسیس لوگ جو اُس لڑائی مین ساتھ
تھے لکھتے ہین کہ نواب بہادر نے وہان یہ حکم دیا تھا کہ خزانے مونیون اور جواہرات
بیش قیمت کے اُسکے روبرو تولے جاوین فوراً کارپردازون نے اقسام جواہرات
و مروارید وغیرہ کے بہت سے توڈے و انبار لگائے (کہ گھوڑے کے سوار کا
سر ایک طرف سے دوسری طرف نظر نہ آتا تھا اور بے زر و جواہر بطور غلّے
کے منون و پنسیر بون مین تولے اور وزن کیے گئے) اِس فتح مین نواب
حیدر علی خان بہادر نے سب سپاہ اور منتسبون اور مقرّبون کو اپنے دیڑھ
برس کی تنخواہ انعام عطا کر کے خوش کیا اور جو جو قلعہ دار اور سپاہی کہ باہر
صوبون پر متعیّن تھے اُنکو بھی اس عطیّہ شاملہ سے محروم نہ کیا اور نام منگلور کا
کو آیال یا شاہ بندر اور رانہ بدنور کا حیدر نگر رکھا اور اپنے تئین ساتھ لقب
بادشاہ کنڑہ و کارگس کے ملقّب کیا کارگس بھی ایک ریاست ہی سرحد پر
کنڑہ کے اور اُن پہاڑون سے جو اُسکو کنڑہ اور مملکت میسور و مرزوبوم ملیبار
سے ممتاز و جدا کرتے ہین احاطہ کی گئی ہی،

---

متوجّه هونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تسخیر کرنے پر اُس نواح کے جو اُس مملکت سے تصرّف مین جماعت پرطکیشون کے آگئي تھی اور امانت طلب کرنا قوم ماپلہ کا نواب بہادر سے ساتھہ اور رودادون کے جو اُس ضمن مین واقع هوئین ،

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب بندوبست سے دارالملک کنڑے کے فراغت پائی اطراف و نواح مین اُسکے جاکر سب حال وہان کا دریافت کیا جہان وہ سکندر ثانی گیا حکومت اُسکی ہر جگہہ وہر شخص کے نزدیک مقبول ہوئی بعد اُسکے اِس عالی ہمّت نے یہہ اِرادہ کیا کہ جو خطّے کہ پرطکیش نے مملکت کنڑہ سے جدا کرکے اپنے قبض وتصرّف مین لائے ہین اُن پر متصرّف ہو کر پھر اُس مملکت مین داخل کرلے جب پرطکیشون کو یہہ حال معلوم ہوا تسلیم وانقیاد سے اُسکے ابا کیانب اُس نامدار نے بے تامّل حملہ کرنھوڑی ہی زحمت مین ناحیہ کاروار اور اُسکے قلعہ کو جو سرزمین مین سند کے واقع ہی اور سابق مملکت کنڑہ مین داخل تھا پرطکیش کے قبضے سے نکال اپنے تصرّف مین لایا اور جب اُس عالی ہمّت نے قلعہ رایہ کے (جو سرحد مین راس رامہ کے واقع ہی) محاصرہ کرنیکا تہیّہ کیا (کیونکہ یہی ایک مانع اور سنگ راہ تھا اُسکے آگے جانے کا شہرگووہ کو جو مسکن قدیم پرطکیس کا ہی) تب تمام مردم فرنگستان فرانسیس وغیرہ نے مدد کرنے سے اُس نامدار کو اوپر لڑائی پرطکیش کے پہلو تہی کیا چونکہ اُس ارسطو فطرت کو یہہ یقین تھا کہ ہندوستانی فوج سے وہ قلعہ فتح نہین ہوسکیگا اِسلئے پرطکیشون سے صلح کرلی اور پرطکیشون نے بھی اِس مصالحہ کو غنیمت جان ناحیہ کاروار کو اس بہادر نامدار کے قبضے مین چھوڑ دیا جب حیدر علی خان بہادر مظفّر و منصور پرطکیش کے ملک سے مراجعت

کر کے منگلور مین داخل ہوا ایک سفیر قوم ماپلہ کا بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ
اسکے حضور مین آیا'

قوم ماپلہ تازی نژاد ہین یعنے اصل و نسب اُنکا عرب سے ملتا ہی پر شکل
و صورت اُن کی عربون سے چندان مشابہت نہین رکھتی اور بے لوگ مدّت
مدید سے تمام سواحل ملیبار مین رہتے ہین اور سوائے سوداگری کے اور کوئی
پیشہ نہین کرتے تجارت خشکی اور تری اُس ملک کی اُس قوم پر منحصر ہی
اور چونکہ سب سردار و رئیس اُس ملک کے بروقتِ ضرورت اُن لوگون
سے بہت سود پر قرض لیتے ہین اِس لیئے تمول اُس قوم کا نہایت بڑھ گیا ہی
کیونکہ پہلے تو سود زیادہ مقرّر کرتے اور تب ہر مرتبہ حساب کر اُس سود کو اصل دین پر
اضافہ کر کے سبکو اصل ٹھہراتے ہین اور رئیس اُس ملک کے ایسے قرض
اور سود کے باعث مفلوک ہو گئے ہین چونکہ مال کی بہتایت اکثر خود بینی اور
غرور کا باعث ہو جاتی ہی اور علی راجہ کے عروج دیکھنے سے بھی جو ایک جوان
اُسی قوم سے تھا اور ناگاہ اُس ملک کا حاکم ہو گیا اُس قوم کے لوگون نے
دفعۃً اپنے طریقے کو چھوڑ دیا اور سرداری کی خواہش ہر ایک کو پیدا ہوئی
علی راجہ ایک تونگر زادہ تھا ماپلہ کی قوم کا بہت خوب صورت اور اقبال مند جب
وہ جوان ہوا کانانور کے راجہ کی بیبیؔ جو قوم نائر سے تھی اُسپر عاشق ہوئی'
جب راجہ کانانور کو حال عاشق ہونے اُسکی بیبیؔ کا علی راجہ پر ثابت ہوا باوجود
اختلاف دین اور مذہب برعکس طریقہ اپنی قوم کے جو رشتہ اور پیوند دوسری
قوم کے ساتھ جایز نہین رکھتی اپنی لڑکی بخوشی اور رضامندی راجہ کے ساتھ بیاہ
دیا اور اپنے مرض موت مین وصیّت کی راہ سے حکومت کانانور کی علی کو دیکر
اُسے علی راجہ بنایا' سب سردار قوم نائر کے تغیّر وضع و تکبّر طبقہ ماپلہ کا



Marfat.com

دیکھ کر رشک اور غیرت مین جلنے لگے اور اکثر لوگ اُن مین سے خصوصاً

---

قدیم تواریخ کي کتابون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قوم نائر سواحل ملیبار کے قدیم شرفاؤن سے مین ایک عجیب رسم اس قوم مین یہ ہی کہ سوائے بھانجے کے بیٹے و غیرہ کو اپنا وارث نہین کرتے اور وجہ اِس دستور کي جوخلاف دستور جمہور کے ہی یہ لکھي گئی ہی کہ اُس قوم مین غیرت اور حرص دشمن شکني کي زیادہ ہی پس اگر آل و عیال نہ ہونگے تو ہر شخص واسطے مقابلہ و مقاتلہ اپنے دشمن کے خوب آمادہ و مستعد رہیگا اور جب اُنکے بھانجے قابل لڑنے کے ہوتے مین اپنے ماموں کي پیروي لڑائیون مین کرتے مین اور دوسري عجیب رسم اُس قوم مین یہ ہی کہ جیسے اہل اسلام کے مرد چار نکاح کرتے ہین عورتین اُس قوم کي چار مرد اختیار کرتي ہین اور عورت کا گھر اُنکے مکانون سے جدا اور اُس مین چار دروازے ہوتے ہین جب کوئي ایک مرد اُن چارون سے اُس عورت کي ملاقات کو وہان جاتا ہی اُسکے گھر کے گرد پھرکر اپني تلوار کو سپر ہر اسطرح زور سے ٹھونکتا ہی کہ اُسکا گھر کا سنکر عورت اُسکا خاص دروازہ کھول دیتي ہی اور وہ مرد اپنے چاکر کو معہ اپنے ہتھیارون کے دہلیز مین بٹھا کر خود گھر مین گھس جاتا ہی اور اُس مرصہ مین اگر کوئي مرد دوسرا اس ڈیوڑھي پر آتا ہی اور قصد جانے کا کرتا تو وہ چاکر اس کو اطلاع کرتا ہی کہ بي بي مشغول ہی ہفتے مین ایک روز چار دروازے کھلتے ہین اور چار مرد اُس عورت کي ملاقات کو مانند مناصر اربعہ کے ایک جسم مین جمع ہو باہم کھانا کھاتے اور صحبت رکھتے اور ہر ایک اِن چارون سے کچھ روپیہ واسطے خرچ کے اُس عورت کو دیتا اور اولاد کي پرورش ذمہ مین اس عورت کے رہتي ہی نائر زادے اپنے باپ کا نام خاص نہین جانتے بلکہ ماں کے چار شوہرونکو یا ماموں کو باپ کہتے ہین،



Marfat.com

جو سردار اور صاحب حکومت و اقتدار تھے ادا کرنے مین قرض کو اُنکے
مضایقہ کرنے جب حیدر علی خان بہادر مملکت کنڑہ اور جوار سواحل ملیبار پ
جس کی سرحد مین ریاست کانانور و ناگور و ناسک پتن واقع ہی حاکم ہوا علی راجہ
اور سرداران قوم ماپلہ نے اِس خیال سے کہ تواب حیدر علی خان بہادر
بہ سبب اشتراک دین اور مذہب کے البتہ حمایت اور رعایت اُنکی کریگا
اور قوم نائر سے زر قرضہ دلانے مین اُنکی اِمداد و اعانت فرمائیگا اپنا سفیر
نواب ممدوح کی خدمت مین بھیج کر مدد مانگی اور اپنے تئین پناہ اور سائے مین
اُسکے رکھنا چاہا اِس سفارت کو حیدر علی خان بہادر نے بہت خوشی کے
ساتھ قبول کیا اور سفیرون کو خلعت گران مایہ و جواہر بیش قیمت عنایت
کرکے سرفراز فرمایا اور اپنی حمایت اور رعایت اُنکے خاطر نشین کی چونکہ ماپلے
جہاز رانی کے کام سے واقف تھے اور علی راجہ نے اُس عہد مین کئی جہاز
تجارتی مال اسباب سے بھرے ہوئے روانہ کرنے کو طیار کئے تھے نواب
حیدر علی خان بہادر نے اِس مصلحت ملکی کے واسطے کہ ایک حلقہ جنگی
جہازون کا اپنی سرکار سے مہیا اور طیار کرکے ممالک محروسہ کے ساحلون پر متعین کرے
تا رہا یا تاخت اور تاراج مرہٹون اور رہزنون سے دریا کے محفوظ رہین
علی راجہ کو بزرگ امیر البحر اپنا مقرر کیا اور شیخ علی بھائی کو اُسکے امور دریائی
اور اپنے ملکون کے بندرون کی تجارت دریائی کا سربراہ کار معین کیا اور مبلغ خطیر
اُسکو دئے تا وہ نئے جہاز خریدے اور طیار کرے،

نواب حیدر علی خان بہادر نے مملکت کنڑہ کو بہتر بن عطیہ الٰہی اپنے حق مین اور
بہتر بن میراث جو اپنے وارثون کے لئے چھوڑ جاے سمجھا تھا اِسی لحاظ سے
یہ چاہا کہ حیدر نگر کو اپنے تمام ملک کا دارالملک قرار دے چنانچہ بعد اُسکے



Marfat.com

تمام متعلقات اور اپنے خانوادے کے لوگون کو وہان بُلایا اور اِرادہ صمیم اُس بہادر کا یہہ تھا کہ اُس مُملکت مین اِس طرح کی حکومت مکرمت آئین مرحمت قرین کی بنا ڈالے کہ اُس سبب سے اپنے تئین وہان کے رہنے والون کا محبوب بنادے اور وے لوگ اطاعت اور انقیاد کی جگہہ دل سے محبّت اُسکے ساتھہ کرین ( فی الحقیقت یہی بڑی سعادت ہی جو سلاطین کو اس جہان مین حاصل ہو سکتی ہی ) یہہ لکھا گیا ہی کہ نواب موصوف اپنی اِس آرزو سے زیادہ کامیاب ہوا اور حکومت مُمالک محروسہ کی اپنے عزیزون و قریبون پہ اِس طرح تقسیم کردی،

حکومت بنگلور اور اُسکے توابع کی اپنی چچا ابراہیم علی خان بہادر کو تفویض کی چنانچہ وہ مدت مدید تک اس ریاست سے فائدہ اُٹھاتا رہا اور میر مخدوم علی خان کو جسے مُملکت بخشی کی سند مین ساتھہ لقب مخدوم علی خان بہادر کے یاد کیا تھا ساتھہ فرمان فرمائی سلطنت میسور کے عزّت بخشی اور مرزا صاحب کو ساتھہ مرزبانی مُملکت سرا اور مضافات اُسکے نامزد فرمایا اور اپنے بھتیجے امین الدولہ عرف امین صاحب کو فرماندہی پربسنگر کے ممتاز کیا، چونکہ علی راجہ امیر البحر نے ایک حلقہ جنگی جہازون کا حسب الحکم نواب بہادر کے جمع کیا تھا اور سپاہ و نشان حیدری اُن مین منصوب جہان کہین دریا مین جانا لوگ وہان کے باکرام پیش آتے تھے آغاز موسم مین سفر دریاے ہند کے جزائر مالدیوہ کو اِس بہانے سے کہ اُسکی قوم پر اُن جزیرون کے رہنے والون کی طرف سے نہایت ظلم و ستم واقع ہوا ہی فتح کیا اور جزائر کے راجہ کو اسیر کر غایت سنگدلی سے دونون آنکھین اُسکی نکلوا ڈالین،

جب علی راجہ نے مع اپنے جہازات مظفّر کے منگلور کو مراجعت کی اور واسطے



Marfat.com

ادا کرنے وظائف خدمت گزاری کے نواب بہادر کے حضور مین آیا اور راجہ مالدیوہ کو بھی حاضر کیا چونکہ نواب بہادر ظلم سے اجتناب کرتا تھا اُس ستمگری کو جو علی راجہ نے راجہ مالدیوہ کے ساتھ کی تھی دیکھکر اس قدر غضب مین آیا کہ فی الفور علی راجہ کو مرتبہ امیری سے جہازات کے معزول فرمایا اور بہت متاثر ہو راجہ مالدیوہ سے عفو چاہا اور اپنا بہت نادم اور غم اُس ظلم سے ظاہر کرکے بہت طرح کی استمالت اور دل جوئی کے ساتھ ایک مکان عمدہ مکانات پادشاہی سے واسطے سکونت راجہ مظلوم کے معین فرمایا اور ایک جاگیر معقول جسکی آمد و بسے معزز شخص کے اسباب معیشت و دل خوشی کے لئے کفایت کرسکے واسطے اُسکے مقرر کی،

مستخر ہونے نے مملکت کنڑہ کے جسکی تسخیر کرنے مین اورنگ زیب عالمگیر نے بہت سعی کی تھی اور سب انکار تھہ گئی اور کچھ مفید نہ ہوئی اور فتح ہونے نے جزائر مالدیوہ کے جو شمار سے زائد ہین اور اکثر سلاطین منولیہ اُن جزائر کے نام سے بھی واقف نہ تھے اِس قدر مکنت اور جاہ نواب حیدر علی خان بہادر کو زیادہ کیا کہ تمام ہندوستان کے امیرون اور سردارون نے اپنے سفیر واسطے ادا کرنے رسوم تہنیت اور مبارک باد کے اُس سکندر طالع کے حضور مین بھیجے اور شاعران مدحت سرا نے اپنے قصیدون مین اُسکے مرتبہ کو اوپر رتبہ اسکندر ذوالقرنین اور تیمور گورگان کے ترجیح اور بالائی دی ایک شاعر شیرین بیان دولت حیدری مین بمشاہرہ ہزار روپی سرکردگی مین ہزار نفر کے مقرر تھا اور واقعات شایستہ اور فتوحات بایستہ کو اُس نامدار بہادر کے سلک نظم مین منظوم کیا کرتا تھا،

ایک سال سے زیادہ تخمیناً نواب حیدر علی خان بہادر حوالی نگر سے دور نہین گیا

اور اُن دنون بہ سبب اِسکے کہ وہ نامدار مہمّات متعلّق دیوانی و لوازم عشرت اور کامرانی مین مشغول تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذوالعزم ساتھ دواعی عیش اور آرام کے جن سے ہمیشہ بیگانہ وار زندگی کرتا تھا شادمان اور مسرور ہی ایسے زمانے عیش و نشاط مین. جس مین کشش اور کوشش حرب و ضرب سے جہان آسایش مین تھا اور ساقی زمانہ کا شراب خوشدلی اور سرور کی مدیمان اور مقربّان بزم حضور کو پلا رہا تھا یکایک اِس عہد و پیمان کے یاد آجانے نے جو نواب بہادر نے قوم مایلہ کے ساتھ اُنکی حمایت و رعایت کے لئے کیا تھا اُسکی ہمّت والا نہمت کو اِس طرف متوجّہ کیا کہ فرش عیش و نشاط کو اُلٹ دے اور پٹکا زحمت کشی کا کمر مین باندھ شمشیر آبدار خون آشام ہاتھ مین لے'

---

قتل کرنا قوم نائر کا جماعہ مایلہ کے تئین اور آنا نواب بہادر کا واسطے انتقام لینے اس قوم ناشایستہ کے اور استقبال کرنا ملي راجہ کا اسکو اور محاربہ کرنا اس نواب نامدار کا نائرون کے ساتھہ اور ہزیمت دینا اُنکا

جب مایلے واسطے وصول کرنے اپنے زر قرضہ کے نائرون پر ستم کرنے لگے اور بہت سے نائرون کو مقیّد کیا تب تمام قوم نائر باہم جمع ہوئے اور مشورت کر کے یہ ٹھہرایا کہ سب مایلون کو مار ڈالئے اور ملیبار کے ملک مین کسی مایلے کو زندہ نہ چھوڑے اور عاقبت اندیشی نہ کی کہ نواب بہادر ایسا ستم مسلمانون پر ہونے نہ دیگا اور مدد مایلون کی کر کے اُن سے انتقام لیگا چنانچہ ایک مرتبہ سب نائرون نے قتل عام کے ارادے سے تلوار کھینچی اور مایلون

کو جہان جسنے پایا قتل کرنا شروع کر دیا گلی کوچون مین ماپلون کے خون سے نالے بہائے ہزارون تن و سر مین مفارقت ہو گئی اور ہر جگہ لاشون کے تودے مانند پہاڑون کے زمین پر نظر آنے لگے جب ماپلون نے یہ حال دیکھا کپڑے پھاڑ سر پر خاک ڈالنے پیشتے نواب بہادر کے حضور مین جا داد خواہ ہوے اُس داد رس کا دل یہ حال تباہ ماپلون کا دیکھ دریا کے مانند جوش مین آیا اور حکم کیا کہ کوچ کی کرنا پھنکے حکم ہونے ہی فوراً میدان مین خیمے کھڑے ہو گئے اور سوار و پیادے جمع ہونے لگے آخر کار اُس عالی جاہ نے بیس ہزار سپاہ چیدہ اپنے ساتھ لے کنانور کو کوچ کیا اثنائے راہ مین علی راجہ استقبال کر ملازمت سے مشرف ہوا نواب نامدار شہر کنانور کے قریب پہنچ مدتی کے اِس کنارے پر ڈیرے کھڑے کروا دئے اور اُسطرف نائرون نے بھی سپاہ اور جمعیت اپنی فراہم کی دونون جانب سے صف آرائی ہو جنگ و پیکار شروع ہو گئی،

## نظم

ہوا بوق اور کوس کا بہ خروش  کہ یکسر پریشان ہوا مغز و ہوش
ہوا گیر ہو کر غبار زمین  گیا تا سر سقف چرخ برین
دو لشکر بہم حملہ آور ہوے  ہزارون تن اکدم مین بے سر ہوے
بہ شمشیر و گرز و سنان و خدنگ  رہا گرم تا دیر بازار جنگ
ہوا گرم ہنگامۂ کشت و خون  ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون

انجام کار بسبب اُسکے کہ فوج حیدری لڑائی کی خو کردہ کار آزمودہ قواعد جنگ سے واقف تھی اور سپاہ نائرون کی ناتجربہ کار سایہ پروردہ علاوہ اِسکے وے سواران جنگی سے کبھو نہین لڑے تھے اور اُنکی لڑائی بھی نہین دیکھی جب نا گاہ حیدری سواروں کو گھوڑے دوڑاتے دیکھا سب کے سب ہیبت کھا



Marfat.com

بھاگ کھڑے ہوئے تب حیدری سواروں نے سپاہ مغلوب کے کھیت کو کاٹ لاشوں کے کھلیان لگائے اور بہتوں کو پامال کیئے نقارہ فتح و فیروزی کا لشکر ظفر پیکر مین بجنے لگا،

---

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کنانور سے کلی کوٹ کو اور استقبال کرنا راے حاکم کلی کوٹ کا جسکا لقب ساموری تھا اور تسلیم کرنا اپنے شہر کو اور ایک برھمن کا تہدید کرنا اُسے کہ وہ مرتد و اپنے دین و مذھب سے پھر گیا اور صردود قوم کا ھوا اور جل مرنا ساموری مذکور کا ساتھ اپنے اھل و عیال کے اور مسلم ھوجانا بالکل ملیبار کا نواب حیدر علی خان بہادر،

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے نائرون کی لڑائی کو فتح کیا عنان توجہ کی کلیکوٹ کی طرف جو ملیبار کی سرزمین کا پایہ تخت تھا اور وہان کا حاکم پشتہا پشت سے ساموری لقب رکھتا تھا پھیری اثناے راہ مین جو شہر آیا بہ زور مسخر کیا جب کلیکوٹ کے متصل پہنچا وہان کے حاکم ساموری نے دیکھا کہ سب ملک تو اُسکا پہلے ہی نواب بہادر نے مسخر کرلیا ہی صرف کلیکوٹ شہر ہی باقی رہ گیا اور سپاہ سب پریشان و متفرق ہوگئی ہی نہ کوئی عزیز رہا نہ یار اور جو لوگ کہ اُسکے پاس تھے اُنکو لڑنے پر مستعد نہ پایا اپنی جگہ سے حرکت نکی بلکہ شہر کا دروازہ بھی بند نکر وایا نہ ارادہ باہر نکل کے لڑنے کا کیا جب نواب گردون قباب سپہ فوج شہر مین داخل ہو چکا راے ساموری نے آگے بڑھکر استقبال اور بہت جواہر و موتی نثار کیا اور کمال تعظیم سے آداب بجالا کر اپنے دیوانخانے مین لا



Marfat.com

اُسکو تخت پر بیٹھایا اور التماس کیا کہ یہہ سب ملک آپ کو مبارک ہو مین بندہ فرمان بردار ہون اور بہت سی باتین عاجزی کی گر گرا کر عرض کین نواب بہادر نے اُسپر رحم کھا کر زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ تم مطمئن رہو کسیطرح کی زیادتی تمھارے اوپر نہین ہونیکی بلکہ یہہ ملک تم ہی پر مسلّم رکھا جائیگا اور ملک پر بھی کسیطرح کا گزند نہین پہنچیگا ایسی ایسی تشفّی آمیز باتون سے نواب والا مناقب نے سامو ری کو تسلّی دیکر لشکر گاہ کو معاودت فرمائی اور راے سامو ری دیوانخانے سے اپنے محل سرا مین گیا تب ایک برہمن ع بد اندیش وبد کیش و ناپاک راے سامو ری کے پاس آیا اور اُس سے یہہ کہا کہ تو تو ایک سخت مسلمان گاے کھانے والے بتخانے کھودنے والے سے مل گیا اپنے دین و مذہب کو چھوڑا اِس سے زیادہ گناہ دنیا مین کوئی نہین ہی اب تمام قوم نائر تجھ کو ذات سے نکال دینگے اور اپنے دین و مذہب سے بیگانہ جانینگے جب تک تو جیتا رہیگا کوئی تیرے پاس نہ بیٹھیگا نہ تیرے ساتھ کھانا کھائیگا نہ کھائیگا اور جب تو مریگا کوئی کریا کرم نہ کریگا جب راے سامو ری نے اُس برہمن کی یہہ گفتگو سنی نہایت سہمزدہ ہوا اور عالم بیخودی و سراسیمگی مین اپنے گھر مین آگ لگا لڑکے بالون اور تمام منسوبون کے ساتھہ جل مرا ایک عالم اِس حال تباہ کو دیکھہ آبدیدہ ہوا اور ہاتھہ ملا اور برہمن بد کیش پر جسنے یہہ آگ لگائی نفرین کی جب راے سامو ری کلیکوت کا حاکم یون جل مرا اور اُسکے عیال و اطفال سے جو وارث ملک و راج کا ہو کوئی باقی نہ رہا قوم نائر جو لڑائی مین شکست اُٹھا کر پریشان ہو گئے تھے پھر جمعیّت کثیر مثل مور و ملخ جمع کر مستعد لڑنے کے ہوئے نواب نامدار سب فوج حیدری سمیت میدان مین آکر مستعد جنگ کا ہوا'



Marfat.com

# نظم

دلیرون نے تب کھینچ کر تیغ تیز　　کیا گرم بازار کین و ستیز
بطعن سنان و بزخم خدنگ　　عدو پر کیا عرصۂ جنگ تنگ

ایکدم مین ہزاردن سر تن سے جدا ہوئے اور نے شمار لاشین خاک و خون مین لوٹنے لگین، الغرض بہت سے نائر مارے گئے اور بقیۃ السیف بھاگ نکلے ایک مرتبہ اعادی سے میدان خالی ہو گیا نواب ظفر انتساب کی فتح ہوئی اور وہ تمام ملک دولت حیدری کے متعلق ہو گیا،

---

سرکشی کرنا نائرونکا اطاعت سے نواب بہادر کے اور بسبب آجانے موسم برسات کے اُنھونکا قصد کرنا پھرلے لینے پر بعضے قلعون کے اورمار ڈالنے پر ایک جماعت حیدری کے جووہان کے قلعدار تھے اورلشکرکشی کرنا نواب بہادر کا مین طوفان آب وطغیان سیلاب مین واسطے قلع وقمع نائرونکے

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے اسطرح جان مرنے کا حال راے سامووی کے سنا نہایت متاثر ہو کر سامووی کے بھانجون پر جو اُس واقعہ کے بانی ہوئے تھے بہت خشمگین ہوا اور سر دربار قسم کھائی کہ ہرگز ملک اُنکا اُن کو پھیر نہ دونگا کلیکوٹ کے امیرون نے ترآونکور اور کوچین کے راجہ کی مدد سے ایک جمعیت کثیر سپاہ جنگی پانیا نے ندی کے کنارے پر جو بارہ فرسنگ کلیکوٹ سے ہی جمع کی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نائر بہ نسبت اگلی لڑائی کے جو کنانور کے متصل واقع ہوئی تھی زیادہ لڑینگے لیکن جب مقابلہ ہوا کچھ بھی نہ ترسکے



Marfat.com

بھاگ گئے نواب بہادر نے مدّی اُتر کر قلعہ پانیانی پر حملہ کیا اگرچہ یہہ قلعہ اُس ملک کے سب قلعون مین زیادہ مضبوط اور مستحکم تھا تو بھی قلعہ والے حملہ حیدری کی تاب نہ لاسکے آخر اطاعت و انقیاد اختیار کی تب نواب نامدار دشمن کی سپاہ کے تعاقب کو آگے بڑھا جب لڑنے بھڑنے کو چنین مین پہنچا اُس ملک کے حاکم کو اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا اُسکے دیکھا دیکھی سب نائرون کے فرقے حکم حیدری کے مطیع و منقاد ہو گئے اور نواب بہادر نے اِس شرط پر کہ وے مطیع اور خراج گزار دولت حیدری کے رہین اُن کے کشت وخون سے ہاتھ اُٹھایا اور سب ملک اُنکو پھیر دیا، بعد اُسکے سپاہ و قلعہ دارون کو واسطے حفاظت اور نگہبانی کلیکوٹ و پانیانی کے متعیّن کیا حکومت اُس ناحیہ کی کو ٹنبا تور کے راجہ کو دی یہہ راجہ قوم کا برہمن اور ایک ریاست کا جو مضافات میسور سے تھی اور اُس مین و میسور مین فقط کوہستان درمیان حاکم تھا نواب بہادر نے اِس سب ملک کا اُس راجہ کو حاکم کرنے مین یہہ مصلحت ملکی دیکھی تھی کہ چونکہ وہ راجہ قوم کا برہمن ہی اور سب نائرونکی قوم مین معزّز اور اُس ملک کی راہ و رسم اور وہان کے رہنے والون کی عادات سے واقف ہی سبھون کو موافق رکھیگا چونکہ موسم برسات کا جو ملیبار کی نواح مین دیر تک رہتا ہی اور اُن دنون مین وہان ہمیشہ آندھی چلتی اور سیلاب رہا کرتا ہی شروع ہو گیا تھا نواب بہادر نے لاچار ہو اس ملک کو چھوڑا لیکن اِس لیے کہ وہ ملک حال مین مفتوح ہوا تھا بہت دور وہان سے جانا مناسب نجان کو ٹنبا تور مین جو دارالامارت راجہ مذکور کا تھا جاکر اُسکے دولت سرا مین اقامت اختیار کی اِس جہت سے کہ یہہ ملک اُن پہاڑون مین واقع ہی جنکا نام گھاٹ ہی اور اُس مین بارش و سیلاب و بسی نہین جیسی سواحل ملیبار مین اپریل کے مہینے سے



Marfat.com

آخر سپٹمبر تک وہی ہی نواب نامدار کو یہہ یقین تھا کہ نائرون کی جماعت اُسکی لشکر کا ٹمطراق اور سخت حملہ دیکھہ کر ڈر گئی ہی اِس صورت مین جون وہ اُنکے ساتھہ راہ نرمی و مواسات کی چلا ہی بالضرورت وے اُسکے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اور غاشیہ اطاعت کا اُسکے اپنے دوش پر اُٹھا لینگے وہ نامدار ابتک رسم و راہ سے اُس جماعہ خودبین کے خوب آگاہ نہ ہوا تھا کہ یہ لوگ جب ایکبار کسی سے آزردہ ہو گئے اگرچہ خطا اُنکی کیسی ہی بڑی ہو جو اُس آزار کا باعث ہوئی تھی تو بھی درگذر کرنا نہین جانتے اور جب تک اپنے آزار دینے والے سے انتقام نلین آرام نہین پاتے ہنوز مہینا مئے کا تمام نہ ہوا تھا کہ تمام سواحل ملیبار مین نائرون کی بغاوت و خروج کا آوازہ حکومت حیدری پر مشہور ہو گیا اِس خروج کی ابتدا مین ایک جمعیّت قلیل قلعداروں کی قتل ہوئی اور قاتل اُنکے رہنے والے قصبہ کلان پانڈہ پکاری کے تھے اُن باغیان بہ کار نے یہہ ستمگری اس حد کو پہنچائی کہ چند سپاہی فرانسیس کے جو قلعہ ماہی کو چھوڑ لشکر حیدری کو جانا چاہتے تھے اور اُس قصبہ مین دوسرے روز قتل عام کے پہنچے اُنکو بھی قتل کر ڈالا ' آثار ظاہر سے یہہ معلوم ہوا کہ خروج قوم نائر کا راجہ ترادنکور اور سامودری متوفّا کے بھانجونکے سبب واقع ہوا کیونکہ اگر راجہ کوٹنباتور اور علی راجہ اور بھائی اُسکا شیخ علی جنکو نائرون سے قوم مابلے کے انتقام لینے کا کام سپرد ہوا تھا بہت سختی اور ظلم نہ کرتے تو یہہ بغاوت اُس حد کو نہ پہنچتی '

چونکہ بہ سبب کثرت بارش کے سواحل ملیبار مین برسات کے موسم مین چھوٹی نالیان بھی بڑی ندیان ہو جاتی ہین اور سیلاب کے باعث برسات بھر راہون مین اِس قدر ندی نالے بھرے رہتے ہین کہ کوئی شخص مسافر اجنبی راہ



Marfat.com

چل نہین سکتا اِس لیئے نائرون نے جو اُس ملک کے رہنے والے اور ویسے طوفان و سیلاب کے عادی ہو رہے تھے اور ننگے برسات بھر پھرا کرتے اور جہان چاہتے چلے جاتے اب اسمجھا تھا کہ وے کلیکوٹ اور پانیانی کو بیشتر اُسکے کہ فوج حیدری وہان پہنچے اپنے دخل مین لاتمام قوم ماپلے کو مار کر تباہ کر دینگے لیکن اُنکو یہہ خبر نہ تھی کہ اُنکے انتقام لینے والے کو سیلاب اور طوفان باد و باران کیسا بھی سخت ہو مانع انتقام نہین ہو سکے گا اور اُنھون نے اس عصیان اور بغاوت مین ایسا اخفا اور کتمان عمل مین لائے تھے کہ میر رضا علی خان سبہ دار مادیگھری اور نواب بہادر کو مطلقاً اِس ارادے سے اُنکے خبر نہ ہوئی، آگے اُس سے کہ خبر اُس واقعہ کی نواب بہادر کو پہنچے نائرون کی فوج نے کلیکوٹ اور پانیانی کو محاصرہ کیا تب قلعہ دار پانیانی نے ایک ملّاح یا جہاز کے خلاصی کو پرطگیشون کی جماعت سے بہت اشرفیان و روپی انعام دے کر واسطے اطلّاع کرنے اِس حال کے روانہ کیا وہ شخص جانبازی کی راہ سے اُترنے پر دو پانیانی کے جو کمال جوش و خروش مین تھی جرات کر چھوٹی کشتی* پر سوار ہوا اور اندھیری رات مین جنگل اور بیابان جن مین جانور درندے اور کیڑے موذی زہردار ہر طرح کے رہتے تھے رات دن طی کرتا ہوا اگرچہ لوئی شخص

*

---

* کشتي بانس سے مثل ایک بڑے ٹوکرے کے بنتي اور چمڑے سے مڑھي جاتي ہی لیکن وہ چمڑا اور ٹوکرا علحدہ علحدہ ہوتا ہي دو حمّال ایک کشتي کے کالبد کو اور دو آدمي اُسکے چمڑے کو خشکي مین اُٹھاتے اور عند الضرورت باوساعت مین قابل استعمال دریا کے بنالیتے ہین ایک کشتي مین پچیس آدمي سوار یا ایک ضرب توپ بار ہو سکتي ہی اسطرح کي کشتیان سواحل ملیبار مین بہت ہوتي ہین اور فوج مین اکثر رہتي ہین،



Marfat.com

اُسکا راہبر جیبی قطب نما کے سوا نہ تھا بعد زحمت و مشقّت کے مقام مادیگھری مین پہنچا اور میر رضا علی خان کو واقعہ سے نائرون کے خروج کرنے اور معرض خطر مین ہونے فوج حیدری کے کلیکوٹ و پانیانی مین مطّلع کیا میر رضا علی خان نے اُس ملّاح کو تو فوراً کوئنباتور کو روانہ کیا اور خود جلد معہ اُس قدر فوج کے جو اُسکے متعیّن تھی اُسی کثرت بارش اور سیلاب مین پانیانی کی طرف کوچ کیا، اُس لشکر کی دوڑ کی خبر جماعہ باغیہ کو پہنچتے ہی تیزی اور تندی اُسکی فی الجملہ ٹوٹ گئی لیکن جب اُنھین یہہ معلوم ہوا کہ فوج جو میر رضا علی خان کے ساتھ ہی سوارون کی جمعیّت سے مطلقاً خالی ہی تب ایک جماعت اپنی فوج سے واسطے مدافعہ کے بھیجی چنانچہ وہ جماعت بروقت عبور کرنے ہر ندّی سے رضا علی خان کی فوج کو تشویش و پریشانی مین ڈالتی رہی آخر کو راہبرون کی خطا کے سبب وہ فوج ایک بڑے خطرے مین جہان پانڈیا گھری کے نزدیک دو ندیان ملی ہین اسطرح پڑ گئی تھی کہ گویا مخالف اپنی مراد پر مظفّر ہو گئے اور رضا علی خان اُس خطرگاہ مین ایسا پھنس گیا کہ دریا کے عمق اور پانی کی تیزی کے سبب اُسکو عبور کرنا دشوار ہوا اور طرفہ تر یہہ کہ فوج اعدا نے اُسکے پیچھے پھر آنے کی راہ بھی بند کردی تھی اور اُس راہ تنگ مین کہ وہ وہان تک آیا تھا درمیان اُس گھنے جنگل کے جسکے درختون کے سر اوپر سے باہم ملے ہوئے تھے اُنھون نے بہت سے درخت کاٹ کر عرض مین اس راہ کے ڈال دئیے اور اکثر جا وہان پر اپنی سپاہ کمین گاہ مین بٹھا رکھے تھے تا وہ اُس راہ سے اصلا پھر نہین سکتا تھا اور طی کرنا اُسکا دشوار ہو گیا تھا،

جب نواب بہادر نے نائرون کے عصیان اور بغاوت کی خبر سنی اپنے سوارون کے رسالے کو جو حسن اتّفاق سے نزدیک کوئنیا تور کے قول سے جدا رہگیا

نھابلوا لیا اور میسور وغیرہ کی نواح سے اپنی مملکت کے بھی ایک بڑی جمعیّت انبوہ سوار اور پیادون کی طلب کر معہ اُن چست و چالاک پلٹنون کے جو اُسکے پاس حاضرھین ایک جیش شایستہ جمع و طیّار کر کے اِس لیئے کہ اپنی ایسی فوج دلاور کو جو واسطے بڑی مہمّون کے بنائی گئی تھی درمیان وبسے سیلاب و طوفان کے بلا توقّف خطرے مین ڈالنا ہرگز مناسب نہ سمجھا تھا اُس طرف کی صحیح خبرون کا منتظر رہا'

جب میر رضا علی خان نے اپنا سارا حال لکھا نواب بہادر تین ہزار سوار اور دس ہزار پیادے تفنگچی ساتھ لے سیل جوشان و باد تند کے مانند اُس طوفان وبارش مین روانہ ہوا اور تمام رسالہ دار اور سوارون کو یہہ حکم کیا کہ گھوڑون پر زین نہ باندھین ننگی پیٹھ پر سوار ہون اور پیادون کو یہہ فرمایا سوائے زیر جامۂ سبک اور جوتے کے کچھ نہ پہنین ہر پیادے کو ایک بارانی موم جامے کی سرکار سے دئی گئی تا اُس سے اپنے کیسہ گولی باروت کو پانی سے محفوظ رکھین اور سپاہیان فرنگ کو جو تازہ پانڈیچیری اور کلنبو سے آئے تھے ہر نفر کو ایک چھتری موم جامے کی عنایت ہوئی بارہ ضرب توپ میدانی ہاتھیون پر لدوا کر اُس لشکر کی مدد کو ساتھہ کی گئین اُس کوچ کا حال جس مین نواب بہادر خود اس لشکر کا قائد تھا اِس طور پر لکھا گیا ہی کہ پندرہ ہزار مرد جنگی سپیدہ صبح سے لے شام تک اُس ملک کوہستانی مین درمیان ایسی دشوار گذار راہونکے جن کے عرض مین تین آدمی سے زیادہ چل نہین سکتے تھے طوفان کی شدّت اور رات دن کی جھڑی مین جو برق اور رعد کے ساتھہ ہوتی تھی بھیگتے ہوئے چلے جاتے تھے اور باوجود اُسکے ہر روز بعد دو پہر کے آفتاب نکلتا تھا اور تین گھنٹے تک ایسی سخت دھوپ پڑتی اور گرمی ہوتی



Marfat.com

کہ ویسے ملک گرم سیر مین کوئی غریب یا مسکین بھی اصلا متحمل اُسکا نہین ہو سکتا اور در اثنائے راہ ایسی ندیان اُترنی پرتی تھی کہ کسی کے پانی زنخدان تک پہنچتا اور کوئی تیر کر جاتا تھا اور رات کو اُن قصبون اور ویران گانوُن مین اُنکے رہنے کا اتفاق ہوتا جہان کے رہنے والے اپنے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے لیکن کھانے پینے کی چیزین بکثرت وہان ہاتھ آتی تھین ،

نواب نامدار نے سب سپاہ کو یہہ حکم دیا کہ جس آبادی مین پہنچو لوٹ کر جلا دو ، اِس کوچ سے جو ناگاہ عمل مین آیا باغیون نے خبر پاکر اپنے جتھونکو جمع کیا اس جہت سے میر رضا علی خان کے لشکریون کو فی الجملہ تسلّی ہوئی لیکن بہت لوگ اُسکی فوج سے بہ سبب نہ میسر آنے آذوقہ اور راہ کے مہلکون سے ہلاک ہوے تھے نائرون کے سردار اپنی بغاوت و برخلافی کے نتیجیکے خوف سے جسکے مفاسد کو دیکھ چکے تھے خائف و ہراسان تو تھے باوجود اُسکے واسطے پشتی وحمایت اپنے لشکر کے گرد مورچے باندھے اور خندق کھود لی تھی اور بائین طرف اُسکے ایک ایسا گانون تھا جسکے گرد چار دیواری اور خندق اور احاطہ لکڑیون کا بہت استوار ومضبوط اور توپ خانہ سنگین جسکے گولنداز ایک جماعت پر دل تھے سب نے آپس مین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جان دین پر وہ جگہہ نہ دین اور جاتے تھے کہ فوج حیدری سے مقابل ودو چار ہون ،

نواب بہادر نے چار ہزار مرد جنگی کو اپنی سپاہ سنگین سے داہنے طرف کو حملہ کرنے اُس گانون پر مامور کیا اور لفٹنٹ کرنیل کو جو پرتگیش کے طبقے سے اُنھین دنون بہت سردار ان پرتگیش سمیت گووہ سے آیا تھا اُنکا سپہدار بنایا اور بائین طرف کو جو سپاہ حملے کے لیئے مامور ہوئی اُسکی سرداری ایک سپہدار انگریز کو تفویض فرمائی اور قول کا سپہسالار خود نواب بہادر ہوا پیچھے



Marfat.com

اُس قول کے التمش سپاہ فرانسیس کی تھی ہمانھ ایک چیدہ جمعیت جوانان طبقۂ اُمراو اکابر دولت حیدری کے یہ جماعت برگزیدہ کے مردان جنگی سب پیادے تھے اور سوائے سپر و شمشیر کے کچھ ہتھیار پاس نہ رکھتے تھے،

چونکہ سوارونکی جمعیت کا اِس یورش مین کچھ کام نہ تھا اِسواسطے وے پیچھے رہی موافق اِس ترتیب اور انتظام کے سپہدار پرطکیش پہلے سانھ چار ہزار اپنی سپاہ خاصہ کے اُس گانوَں طرف متوجّہ ہوا اور برّی چستی وچالاکی سے اپنی فوج کو خندق کے کنارے پر پہنچایا لیکن آگے نہ بڑھکر اُسی قدر یورش پر کفایت کر اپنی سپاہ کو حکم کیا کہ بندوقین چلائین چنانچہ وے گولیون سے مخالف کی فوج کو مارنے لگے لیکن چونکہ اُس فوج کو اِس خندق پر کچھ آڑ یا پناہ نہ تھا اِس لئے بہت لوگ مخالف کی بندوقونکی گولیون سے جو دیوار کے رندون مین سے مارتے تھے مارے گئے جب دو ساعت تک فوج حیدری نے بندوقون سے آتشباری کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تب نواب نامدار بہت دل گرفتہ وآشفتہ ہوا اور اپنی اس فوج کے بےمحل تلف ہونے پر نہایت تاسفّ کھایا سپہدار فرانسیس سرگروہ قشون فرنگستانی نے جو تازہ ملازم ہوا تھا اور ہنوز کوئی محل قابل ظاہر کرنے اور دکھانے اپنے کمال وہنر سپاہیگری کا اتنک نہین پایا تھا درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنی التمش فوج کو لیکر اِس مہم پر اقدام کرون نواب بہادر نے اُسکی عرض کو قبول کرکے فرمایا کہ جو کچھ مناسب جانو عمل مین لاؤ تب اُس سپہدار نے فوراً سب اپنی سپاہ سمیت جو واسطے لڑائی کے بیقرار اور نائرون سے انتقام لینے پر جنھون نے سابق اُسکے کمال فسادت سے کئی نفر فرانسیس کو بے سبب پانڈیگھری مین قتل کیا تھا سرگرم تھی جنگ پر مستعد ہوا چنانچہ فوج فرنگ سانھ سپہسالاری اُسی بہادر کے مع جمعیت امیرون



Marfat.com

اور اکابر دولت حیدری واسطے انتظام کے دوڑ کر خندق مین بیدھڑک کود پڑی اور جھٹ پٹ اُس سے عبور کر چار دیواری کو توڑ دشمنون کے مقابل ہوئی اور قتال کرنا شروع کر دیا جب مخالفون نے اِس طرح کی سختی دلاوران حیدری کی خون ریزی مین دیکھی بدون اِسکے کہ واسطے مقاومت اور مدافعت کے ہاتھ پانو ہلاوین مقتول ہوے تب فوج منصور نے گانو کو آگ لگادی اور شعلہ بلند ہوا اُسکو دیکھکر اور نشان سے گولون کے بھی جونائران بغاوت نہادی طرف جاتے تھے نواب بہادر کو یقین ہوا کہ وہ گانو اولیاے دولت منصورہ کی تسخیر مین آگیا اِس بات کو معلوم کرتے ہی تمام لشکر نے ساتھ ہیئت مجموعی کے حرکت کی تاکہ اُس لشکر کی جگہہ پر جہان خندق کھدی ہوئی تھی حملہ کرے لیکن جب دشمنون نے دیکھا کہ لشکر حیدری نے اُس گانو کو جو مضبوط پشتیبان لشکر گاہ کا تھا ساتھ یورش کے لیا دل باختہ ہوکر گروہ گروہ کمال ہراس اور خوف سے ہرطرف بھاگے اور پریشان و متفرق ہو گئے

## بیت

گریزان ہوئے چھوڑ میدان کو
بچا لیگئے اپنی وے جان کو

چونکہ نواب بہادر جانتا تھا کہ اِس مہم مین سب دشمن جان سے ہاتھ دھوکر بہت لڑینگے اِسلئے یہ یورش پردلانہ جسنے جرأت و دلیری سے امیران دولت حیدری کے جو اُس یورش مین مددگار تھے آب و تاب پائی تھی موجب کمال دل خوشی اور مسرت کی نواب بہادر کو ہوئی سپہدار فرانسیس کو جسنے دروازہ فتح کا کھولا تھا ساتھ لقب بلند بہادر کے امتیاز و عزت بخشی اور اُسی روز شام کو اُوسے سند سپہسالاری دس ہزار سوار کی جو دولت مغولیہ مین



Marfat.com

واسطے سرداروں کے بہت برتا مرتبہ تھا عطا کرکے اقران وامثال کا محسود اور ہاتھہ منصب میر آتش یا سرخیل توپخانہ کے احترام اور احتشام کو اُسکے دوبالا کیا ہر ایک سپاہی کو بیس روپی عطا اور ہر زخمی کو جو شمار مین بہت تھے فی نفر ساتھہ روپی انعام عنایت کیا سپاہ مجروح سے صرف ایک آدمی اِس لشکر ضرور مین شہید ہوا تھا،

فرنگستانی آدمیون نے اس کشش اور کوشش سے برآخوف دلون مین جماعہ مرھٹون کے دالا اور واسطے زیادہ کرنے ہیبت کے نواب والاجناب نے یہہ مشہور کروادیا تھا کہ کئی ہزار سپاہ عنقریب فرنگستان سے لشکر حیدری مین داخل ہونے والی ہی اور اِس ہیبت و دہشت کو ساتھہ مشہور کرنے اِس طلسم کے کہ سپاہ فرنگستان کی سخت ستمگار اور آدم خوار ہی دوبالا کیا تھا یہہ شہرہ بہ سبب اُس درشتی وشدّت کے جو انگریز و فرانسیس ملازم حیدری نے انتقام لینے مین اپنے سپاہ ناحق مقتول کے قوم نائر سے عمل مین لائے اعتقاد مین ساکنان اُس ملک کے خوب جم گیا اِسی سبب سے جسطرف کہ فوج حیدری کا کوچ ہوتا دشمنون کے وجود سے مطلقا آدمی کا کچھ نشان نہین پایا جاتا تھا سب مکان خالی و ویران دکھلائی دیتے اور رہنے والے وہان کے جلاوطنی اختیار کرکے جنگل و کوہستان مین جا چھپتے تھے اور دور سے حسرت کی نظرون سے یہہ دیکھتے کہ اُن کے گھر تمام جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور درخت میوہ دار زمین پر کاٹ کر ڈال دیئے گئے اور مواشی چراگاہ سب تباہ و برباد کئی گئی اور بت و بت خانے جلا دیئے، بدعہدی و خیانت نائرون کی اُس درجہ کو پہنچی تھی کہ نائرون نے اصلا قول پر اُن برہمنون کے جنکو نواب بہادر نے جنگل و کوہستان مین واسطے پھیر لانے کے اُنکو اپنے وطنون مین

بھیجا تھا اعتماد نہ کیا تب نواب والا جناب نے اُس سرکش متمرّد و عدول حکمی کے مکافات مین یہہ حکم کیا کہ جہان کہین جو کوئی اُن فراریون کو پاوے بید ربغ لٹکا دیوے اور عورتون بچون کو اُنکے اسیر کرکے غلام بناوے لیکن سختی و نرمی دونون پھیر لانے مین اُن شقاوت شعارون کو اُنکے وطنون مین بے فایدہ تھی اِسی واسطے علی راجہ وغیرہ سردارون نے متفق ہو کر نواب نامدار سے صواب اندیشی کے طریق پر عرض کیا کہ اگر سپاہ حیدری وہان سے کوٗمبا تور کی طرف کوچ کرے تو شاید اِس سبب سے خوف جو نائرون کے دلون مین بیٹھ گیا ہی کم ہو جاوے قبل وہان سے کوچ کے پیشگاہ نواب نامدار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جماعت نائرون کی تمام اپنے القاب اور حقوق قدیم سے محروم کیئے جاوین اور جنکا مرتبہ عزّت مین بعد برہمنون کے ہی وے سب قبائل سے اپنے پست کیئے جاوین اور اُنکے کمتر طبقون کے لوگون کو بزرگان نائر تعظیم و تواضع کرین اور جیسے سب ملیباری نائرون کے آگے جلو مین دوڑتے تھے اب نائر جماعہ پریہ وغیرہ کے آگے جلو مین چلین اور جس طرح کہ اِسکے آگے صرف نائر ہتھیار باندھنے مین مخصوص تھے اور کسی طبقیکو اجازت نہ تھی اب سب فرقے و طبقے کے لوگ ہتھیار باندھین اور نائر سلاح پوشی نہ کرین اور یہہ حکم عام دیا کہ جو کوئی قوم نائر کو ہتھیار باندھے دیکھے مار ڈالے'

نواب نامدار کو ایسے حکم سخت دینے سے یہہ منظور تھا تا کہ اگر نہ قبائل ملیبار کے جنکو جماعہ نائر اِس سے پہلے حقارت کی نظرون سے دیکھتے تھے نائرون کے دشمن ہو جاوین اور دیکھنے سے اِس اِنقلاب دل خواہ کے دل مین خوش ہون اور سمجھین کہ جو قوم جبّار اور متکبّر اُن پر حکومت کرتے تھے ساتھہ اِس ذلّت کے مغلوب ہو گئے تو اِس صورت مین بالضرور غرور نائرون کا جاتا رہیگا



Marfat.com

مگر بہ حکم شدید بعد صدور کے پیشگاہ نواب نامدار سے نفاذ نہ پایا اِسواسطے کہ جماعہ نائر موت کو ایسی زندگی پر ترجیح دیتے تھے اسواسطے بالضرورت نواب معلّا القاب نے ایک دستور نیا یہہ ایجاد کیا کہ جو کوئی نائرون سے دین اسلام کو قبول کرے اُسپر تمامی حقوق و رسومات قدیم اُسکے خاندان کے بحال و برقرار رہین چنانچہ اِس حکم کو سنکر بہتون نے شرفاے نائر سے اسلام اختیار کرلیا لیکن اکثر اُس قوم سے آوارہ رہے اور قبول کرنے پر پہلے حکم کے جلاوطنی کو ترجیح دی' اگرچہ بہ سبب نزدیک پہنچنے فصل خوش و خرّم کے اور رعب بیٹھ جانے اُنکے دلون مین توہّم بغاوت کا پھر جماعہ نائرون سے جو سب وطن سے آوارے گوناگون مصیبت کے مارے تھے مطلق نہین رہا تھا لیکن نواب موصوف نے حزم و احتیاط کی راہ سے کئی پلٹن و رسالے سوارون کے اُس سرزمین مین چھوڑ کئی مقام مناسب مین اُنکو تعین کیا تا ضرورت مین ایک دوسرے کی کمک و مدد آسانی سے کرسکین اور باقی پیادون کی سپاہ کو مادیگھری کے متصل رہنے کو حکم کیا اور خود بدولت و اقبال صرف جماعہ سوارون کو ہمراہ لئے کوئنبا تور کو کوچ فرمایا'

---

رشک لیجانا جماعہ مرہٹون کا نواب بہادر کی تسخیر و
فیروزی پر ملک ملیبار مین اور لشکر کشی کرنا پٹنور پر

طبقۂ مرہٹہ جو بہ سبب نزدیک و متّصل ہو جانے سرحد مملکت حیدری کے اُنکے ملک سے رشک کی آگ مین جلتے تھے موافق درخواست کرنے بدنوریون کے واسطے اُنکے امداد و اعانت کرنے کے دربارہ دست درازی نواب بہادر



Marfat.com

سال سترہ سو ترستھ عیسوی مین ایک لشکر جرّار ساتھ ہزار سوار و پندرہ ہزار پیادے کا جمع کرواسطے تسخیر کرنے ملکون کو نواب والا مناقب کے روانہ کیا نواب نامدار نے افواج مرھٹہ کا مقابلہ نکرنا مصلحت وقت جان محافظت پر شہر مذکور کے ہمّت مصروف کی چنانچہ وہ نامدار آغاز موسم برسات تک دفعہ کرنے پر افواج غنیم کے بخوبی قادر رہا جب موسم برسات آگیا مرھٹے محاصرے سے اُس شہر کے ہاتھ کھینچ کر پھر گئے،

---

## لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا راجہ چیتل درگ وغیرہ پر،

سنہ سترہ سو پنجاہ عیسوی مین نواب بہادر نے محال پر پالیکارون اور راجہ چیتل درگ کے لشکر کشی کی اور اُس نواح کو بہت آسانی سے اپنے تصرّف مین لایا لیکن جب قلعہ چیتل درگ کو پانچ مہینے تک محاصرے مین رکھا بہ سبب اور ضروریات کے فتح کرنا اُسکا دوسرے وقت پر موقوف رکھ۔ پھر آیا اور سال آیندہ دوبارہ وہان جا اُس قلعہ کو محاصرہ کر فتح کیا،

---

# ازکتاب فتوحات حیدری
# تالیف کردہ لالہ کھیم نراین

## کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا واسطے تنبیہ نواب عبدالحکیم خان حاکم شانور کے اور شکست پانا خان موصوف کا

قبل اِسکے کہ نواب بہادر نے واسطے استیصال کرنے رانی بدنور کے کوچ فرمایا عبدالحکیم خان حاکم شانور نے دو ہزار سوار و چار ہزار پیادے واسطے کمک اُس رانی کے بھیجے تھے اور خود کنارے پر ندّی بلّاری کے اپنے لشکر جمعیت ڈیرہ کر رسد مارنے مین لشکر حیدری کے مشغول رہا تھا چنانچہ ہیبت جنگ بخشی حضور سے واسطے مقابلے خان موصوف کے مامور ہو کر ہمیشہ افغانون کے ساتھ بازار زد و کشت کا گرم رکھتا اور خان مذکور ہرچند سعی کرتا تھا کہ ہیبت جنگ کی فوج کو گھیر اُسکا کام تمام کرے لیکن وہ رستم دل فضل ایزدی پر تکیہ کر اُس سے دلیرانہ لڑتا رہا چونکہ جمعیّت مخالف پناہ مین ایک گھنے جنگل اور گھاٹیون مین پہاڑ کے چھپکر قابو پا اُسپر حملہ کرتی تھی اِسواسطے ہیبت جنگ کی کوشش اُس لڑائی مین فائدہ نہ بخشتی اِسی طرح دو برس کے عرصے تک دونون لڑتے بھڑتے رہے اور فتح و شکست کسی طرف کی متمیّز نہ ہوئی بعد بڑے عرصہ کے جب نواب والاجناب کو بندوبست سے ملک بدنور کے اور دوسرے قلعون کی تسخیر اور اُس نواح کے راجونکی گوشمالی و تنبیہ سے اطمینان و فراغ کلی حاصل ہوا چون جسارت کرنا عبدالحکیم خان کا مزاج اقدس پر ناگوار ہوا تھا ایلغار کے طور پر با فوج قاہرہ کوچ کر رات کو ہیبت جنگ کی فوج سے ملحق



Marfat.com

ہوا اور پیادگان کرناٹکی و دکھنی پلٹن اور سواران خنجرگذار و توپخانہ آتشبار
کو کمین گاہ مین رکھ پندارونکے سوارون کو یہہ حکم کیا کہ پٹھانون کے مقابلے مین جاکر
اُن اجل گرفتون کو جنگ زرگری سے توپخانہ کے منہہ پر لگالاوین صبح کے وقت
جب سوار پندارون کے لڑائی کے میدان مین نمایان ہوے جماعہ افغان جو
لشکر منصور کے وہان پہنچنے سے بے خبر تھے اِن سوارونکو ہیبت جنگ
کے سوار سمجھکر دلیرانہ آگے بڑھے پندارے حکمت عملی سے جنگ زرگری
کرتے ہوئے اُنکو کمین گاہ کے مقابل لگالائے یکایک گلندازانِ سحرپرداز اور
تفنگچیان قادر انداز نے توپون اور بندوقون کی شلک سے بہتون کو
اُڑا اور کتنون کو خاک پر لٹا دیا اور جو کچھ باقی بچ کر بھاگ چلے تھے
اُنکو سوارون نے تلوار و نیزے سے عدم کو روانہ کیا نواب عبد الحکیم
خان نے جب رایات نصرت آیات نواب بہادر کے وہان پہنچنے سے
اطلاع پائی سب خیمے اسباب توپ خانے جو جہان تھے وہین چھوڑ بڑے
حواس شانور کے قلعہ کی طرف بھاگا نواب مستطاب نے یہہ مژدہ سن
شادیانے فتح کے بجوادئے اور سواران تازہ زور کو یہہ حکم فرمایا کہ گھوڑے
اُٹھا فراریون کا تعاقب جہان تک وے جاوین کرین چنانچہ سوار بموجب حکم
پاشنہ کوب اُس قلعہ تک گئے اِس اثنامین نواب فریدون فرخ دولت
و اقبال وہان پہنچا اور حکم محاصرہ کرنے قلعہ اور دمدمے بنانے کا کیا نواب
عبد الحکیم خان کو جب یہہ یقین ہوا کہ اب فکر قلعہ داری کی کرنا دروازہ سلامتی
وزندگی کا اپنے اوپر بند کرنا ہی اور ایسے فولاد بازو سے پنجہ کرنا اپنے ساعد و بازو
کو توڑنا اپنے کردار سے پشیمان و نادم ہو عاجزی کرنے لگا اور اپنی جان کے
بچانے کے لئے ایک کرور روپی دینا کیا نواب بلند اقبال اگرچہ دلیری اور



Marfat.com

حسن ناخی سے مشار الیہ کے آزردہ خاطر تھا رحم اور مصالحت کی راہ سے درخواست اُسکی قبول کی پر خان مذکور سے اُس قدر زر نقد کا سرانجام نہ ہو سکا اِسلئے سارا اسباب اپنے توشک خانے کا جو جمع کیا ہو احکّام سلف کا تھا سو فیلان کوہ تمثال اور اسپان صبا رفتار اور انواب قلعہ شکن زر نقد صحبت حضور مین بھیجا نواب عالیقدر نے وہ سب لے وہان سے کوچ کیا اور اِس احتیاط سے کہ مبادا خان مشار الیہ کسی کے اغوا سے پھر اپنی کملی سے باہر پانون پھیلاوے تھانہ مستحکم اپنی طرف سے مقام بانکاپور وچرونی وہرونی وہرونی مین جو توابع شانور کے تھے بیٹھا کر سامان کھانے پینے اور لڑائی کا بہ قدر مناسب ہر مقام مین طیّار و آمادہ رکھوا دیا اور خود بدولت و اقبال سوار غربی نگر مین پہنچکر مقام کیا اور بندوبست مین قلعون کے جو متعلّق بدنور کے سواحل دریا پر واقع ہین مشغول ہو ہیبت جنگ بخشی کو یہہ حکم فرمایا کہ بہت سی فوج لیجا کر صوبہ سرا کا نظم و نسق عمل مین لاوے اور زر واجب سرکار کا اُس ملک کے راجاؤن سے وصول کرے بعد چند روز کے مرزا حسین علی بیگ جو چھوٹے شاہزادے کریم شاہ کا برادر اماموں تھا واسطے تسخیر کرنے بسواری درگ کے رخصت پا کر ساتھہ بھاری فوج کے روانہ ہوا جب اُسنے ساحل پر پہنچ کر دیکھا کہ قلعہ بسواری درگ دریا کے کنارے سے دو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے اوپر دریا مین واقع ہی اور دریاے شور کا پانی چارون طرف سے اُسکے محیط تسخیر اُس قلعہ کی لڑائی سے مشکل جان کر کشتیون پر سب اپنے مردان کارنی سمیت بیٹھہ دامن کوہ مین پہنچ ایک خط متضمّن وعید نافرمانی و وعدے اضافہ مشاہرہ وجاگیر پر اور مفصّل حقیقت پر اسیر ہونے رانی اور فتح ہو جانے پر سب قلعجات اُس ملک کے اور قصد پر نواب بہادر کے واسطے تسخیر اُس

قلعہ کے لکھکر ایک سفیر دانا کے ہاتھ پہاڑ پر اُس قلعہ مین بھیجا وہان کے قلعہ دار نے پڑھنے سے اُس پروانہ وعدہ وعید آمیز کے بہت خوف کھا کر امان مانگی اور بعد تین روز کے قلعہ مرزا حسین علی بیگ کو تسلیم کیا مرزا موصوف نے سب مال اسباب ذخیرہ کیے ہوے شوم سنگر متوفّا کو جو شوہر رانی کا تھا جس مین دس صندوق بھرے ہوئے مروارید شاہوار و یاقوت و لعل آبدار سے اور دس صندوق بھرے ہوئے زیور مرصّع بیش قیمت سے اور دو عدد جھول ہاتھی کی جس مین کلابتون و ابریشم کی جگہ چاندی اور سونے کے تارون سے گل دوزی کی ہوئی تھی اور دو عدد زنجیر طلائی اور دو عدد گلوبند مرصّع واسطے آرایش گردن ہاتھیون کے اور دو عدد زین مرصّع بیش قیمت تھے تصرّف مین لا کر اپنی طرف سے تھانہ اُس قلعہ مین بیٹھا وہان سے مراجعت کی اور قدم بوس سے نواب معلّا القاب کے سرفرازی حاصل کی اور صلہ مین اس خدمت نمایان کے حضور سے عطیّہ جزیل پاسرخرو اور ہم چشمون کا محسود ہوا نواب والاجناب کو جب انتظام کرنے سے ملک بدنور کے اطمینان کلی حاصل ہوا قلعہ مرجان وانگولہ مین جو تعمیر کیا ہوا سیف الملک (یکی از امراے عادل شاہیہ) کا تھا اور کوڑیال بندر و سدا شیو گڑہ و منکی مولیر و دھنا و روانیگل مین جو قلب مکانون سے اُس ملک کے ہین اپنے تھانے بیٹھا طرف دار الحکومت سریرنگپٹن کے فتح و فیروزی کے ساتھ معاودت فرمائی اور سایہ ہما پایہ کو اپنے سرون پر منتظر اِن قدوم میمنت لزوم کے ڈالا ہیبت جنگ بخشی جو حضور انور سے شرف رخصت حاصل کر واسطے انتظام نواح صوبہ سرا کے گیا تھا اُسنے پہلے تو کٹک گری پر تاخت کر دو لاکھ روپیہ پیشکش اور خراج سہ سالہ کا باقی وہان کے راجہ سے وصول کیا پھر ہرپن ہلّی کی طرف متوجّہ ہو کر وہانکے حاکم سے چھ لاکھ

روپی عرض وصول مین لاچیتل درگ کی طرف کوچ کیا اور وہان کے راجاؤن
سے چودہ لاکھ روپی لیکر راے درگ کے سواد مین پہنچا وہان کے راجہ سے
جب پیشکش کے روپی طلب کیے اُسنے عذر ناداری کا پایمالی ملک کو ظلم
سے راجہ بلّاری کے بیان کر پیشکش کے روپی دینے مین تساہل و تغافل کیا
ہیبت جنگ کی خاطر پر اُسکا عذر ناگوار گذرا اور واسطے چشم نمائی کے قلعہ
آنیگل کو جو مضافات سے راے درگ کے ہی محاصرہ کیا وہان کے راجہ نے
حمیت ننگ و ناموس کے باعث پانچ چھ سو سوار و دو ہزار پیادے کی
جمعیت سے لڑنیکو مستعد ہو قطع کرنے پر راہ رسد کو لشکر ہیبت جنگ
سے سعی کی اِس اثنا مین پروانہ نواب بہادر کا بخشی ہیبت جنگ کو
اِس مضمون کا صادر ہوا کہ ایک ہزار جوان قوی و چالاک اپنے لشکر
سے منتخب کرکے بے ہتھیاروں کے حضور مین بھیج دے ہیبت جنگ
نے بموجب حکم ایک ہزار جوان بے سلاح اپنی فوج سے چن اور پان سو
سوار و دو پلٹن سپاہی واسطے اُنکی حفاظت کے ہمراہ کرحضور عالی مین روانہ
کیا جب اُس جماعت نے دو فرسنگ کے فاصلہ پر جا ڈیرے کیے راجہ کے
سوار رات کو جنگل سے نکل اُس سوتی ہوئی جماعت پر غفلت مین آتوٹے
اور کوئی دقیقہ خونریزی و قتل کے باب مین باقی نہ رکھا اور بہتون کو اُن
جوانان بے سلاح سے بارہا سستی سے ہلکا کیا اگرچہ سواران بدرقہ نے ساتھ
پلٹنون کے متّفق ہو کر بندوقونکی شلّک کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اور وے
کوتیرے راجہ کے ملازم جدھر سے آئے تھے اُودھر کو صحیح و سالم چلے گئے
طی الصباح جب وہ سانحہ عبرت افزا ہیبت جنگ نے سنا اپنی فوج کو طیار کر
راجہ کے سوار و پیادونکی جماعت کو جا گھیر لیا اور ہزارون آدمی کو ذلّت اور

خواری سے مار دالا اور ایک خط اِس مضمون کا اُس راجہ کو لکھ بھیجا کہ ہمارا ارادہ یہہ تھا کہ حضور مین نواب بہادر کے تمہارے گناہون کا کچھ عذر معقول لکھکر فکر تمہارے جان و مال و ناموس کے امان کی کرین مگر اب تمہاری اس شوخی و گستاخی سے ہمکو معلوم ہوا کہ تمہاری عافیت کا زمانہ آخر ہوا اور برے دن آپہنچے. بہرحال اب نوبت رفق و مدارا سے گذر چکی تم اب اپنی سزاے لایق و قرار واقعی کو پہنچائے جاؤگے اُس خط کے پڑھتے ہی راجہ کا زہرہ آب ہو گیا اور جانا کہ دوسری فوج تازہ زور ہیبت جنگ کی کمک کو حضور سے آویگی تب اُسنے لاچار ہو امان مانگی اور اپنے دیوان کو چھہ لاکھ روپی کے ساتھہ ہیبت جنگ کے پاس بھیجا وہ شجاع دیوان کو معہ زرِپیش کش ساتھہ لے سعادت ملازمت مین پہنچکر مقصنی المرام ہوا'

---

کوچ کرنا مادھوراو پیشوا کا پونان سے واسطے انتزاع کرنے ممالک محروسہ نواب حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکا ناکام پھر جانا اور مسخّر کرنا نواب نامدار کا اور چند قلعون کو'

جب بالاجی راو حاکم پونان کا بعد مارے جانے اُسکے دو بیٹون کے بسواس راو و شمشیر بہادر جنھین سدا شیو پنڈت عرف بھاؤ کے ساتھہ تسخیر کرنیکو ممالک دھلی و لاہور کے معہ حشر بیشمار پیادہ و سوار بھیجا تھا اُس جنگ مین جو متصل پانی پت کے درمیان اس لشکر اور افواج احمد شاہ درّانی کے واقع ہوئی تھی اور اُس لشکر بیشمار کا کچھ اثر باقی نرہا سُنّے سے اُس واقعہ ہایلہ کے مجنون ہو کر تھوڑے دنون مین ( چنانچہ اگلے ورقون مین مسطور ہوا ) مرگیا تب

مادھو راو بالاجی راو متوفّا کا بیٹا پونا ن کی مسند حکومت پر بیٹھا چونکہ اِن دنون طنطنہ شوکت وجاہ نواب حیدر علی خان بہادر کا اور شہرہ اُسکی تسخیر کرنے کا ملکون کو مادھو راو کے کان مین پہنچا بباعثہ طمع ساتھ ایک لاکھ سوار اور ساتھ ہزار سپاہیان پیادہ اور سوارا ن پندآرہ اور پچاس ہزار پیادگان تفنگچی دکھنی کے مصحوب علی بہادر پسر شمشیر بہادر اُسکی فوج سمیت معہ اپنے توپخانہ عظیم پونا ن سے طرف کرناٹک بالا گھات کے متوجّہ ہوا اور پہلے شانور مین پہنچ وہان کے حاکم کو جو اصل فساد و منبع عناد تھا اُس مُہم مین اپنے ساتھ لیا جب سوا د مین چیتل درگ کے خیمہ کھڑا کیا وہان کا راجہ زمینداری کے دستور مستمر پر چلا اور اُسکے ساتھ مل گیا جب صوبہ سرا مین داخل ہو کر قلعہ کے محاذی علم اپنے لشکر کا بلند کیا میر علی رضا خان نے جو وہان کا ناظم تھا متحصّن ہو کر بارہ روز بازارِ جنگ توپ و تفنگ سے گرم رکھا آخر کو مقابلہ ایسے بڑے لشکر کا اپنی طاقت سے زیادہ دیکھ قلعہ مادھو راو پیشوا کو سپرد کر آپ اُسکی نوکری اختیار کر لی اور مادھو راو نے جو ایک مرد زیرک تھا میر موصوف کو بہت عزّت کے ساتھ اپنے لشکر مین جگہ دی پھر مادھو راو نے وہان سے مادیگھری کی طرف کوچ کر ایک مہینے کے عرصے مین جنگ وجدل سے اُس کو ھستانی قلعہ کو مسخّر کیا،

جب یہ خبر بن نواب بہادر کو پہنچی ہم پہنچین دارالامارت سرینگپٹن سے کوچ کر کے بنگلور مین آیا اور اُسکے قلعہ مین ساز و سامان جنگی اور آذوقہ لشکری جمع کر پھر طرف مقرّ حکومت کے معاودت فرمائی اور چونکہ فوج مرہٹے کی بہت بڑی تھی اپنی فوج کو اُس الاو کا پتنگا بنانا آئین ہوشیاری سے بعید جان اپنے خاص رسالہ کے سوار اور پندآرون کو یہ حکم فرمایا کہ وے سب درمیان گھنے جنگل ماگڑی درگ کے چھپکر مرہٹے کی لشکر پر دو تمارا کرین اور جتنا ہو سکے اُسکے تاراج

مین کوتاہی نکرین اور آپ خود دارالحکومت کے قلعہ مین داخل ہو اُسکے
گرد بہت سی کمین گاہ سا تھہ توپون اور بندوقون کے مستحکم کر کے
منتظر فضل آلہی کا رہا اِس ضمن مین مادھوراو ماکرّی درگ کے سوادمین پہنچ
ایک خط اپنا ترغیب و تہدید آمیز سردار خان قلعدار کے نام پر جو فدوی جان نثار
سرکار حیدری کا تھا لکھکر قلعہ مین بھیجا سردار خان جو مرد باوقار و عالی خاندان اور
بارہا اُسکی شجاعت کا زر کسوٹی پر امتحان کے کامل عیار نکلا تھا اپنے ولی نعمت
قدیم سے پھر جانا اور قلعہ کو بے لڑے بھڑے غنیم کے حوالے کرنا عار و ننگ
جان اُس خط کے جواب مین کئی گولے قلعہ سے پیشوا بہادر کی ضیافت کی
تقریب مین مارے مادھوراو نے اُس قلعہ دار کی دلیری سے سخت غضب مین آ
اپنے لشکر کے دلاورونکو حکم کیا کہ برج و دیوار قلعہ کے ڈھانے کی فکر چھوڑ
سب یکبارگی حملہ کر کے پہاڑ پر چڑھ جائین اور قلعہ کو مسخّر کرین چونکہ نوکرون کو
اطاعت سے چارہ نہین کئی ہزار سوارنے گھوڑون سے اوتر تفنگچیون کو ہمراہ
لے دامن ہمّت کا کمر مین باندھ پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا جب یہ خبر سردار خان کو
پہنچی اُس بہادر رستم جگر نے اپنے رفیقونکو اور کئی ضرب توپ ہمراہ لیکر
قلعہ سے نکل توپون کے گولون سے بہتونکو اُڑا دیا اور اکثرون کے سینہ کو
جنھون نے مانند بھڑون کے اپنی بھن بھناہٹ گنبد فلک مین ڈالی تھی شہد کے
چھتے کی طرح مشبّک و سوراخ سوراخ کیا اور جو مقابل آگئے تھے اُنکو طعمہ شمشیر
برّان اور خنجر جان ستان کا بنایا باقی ماندہ یہ حال دیکھہ پہلے فراری ہوے پر دوبارہ
کمک تازہ زور کے پہنچنے سے قوّت حاصل کر اخوان الشیاطین کے مانند اُس پہاڑ
فلک سا پر ارادہ چڑھنے کا کیا مگر سردار خان فرشتہ خصال نے ساتھہ مارنے
شہاب ثاقب بان و تفنگ کے ایسا اُنکو سنگسار کیا کہ ہزارون اُن مین سے



Marfat.com

شہباز اجل کے پنجے مین گرفتار ہو گئے لاشون کی ڈھیر لگ گئی تیسرے روز مادھوراو پیشوا نے غیرت کو کام فرمایا اور خود ہاتھی پر سوار ہو نکل کر اپنی تمام فوج کے سردارون کو حکم کیا کہ سب جان سے ہاتھ دھو کر ایکبارگی قلعہ پر حملہ کرین سردار خان اِس مرتبہ بھی پاس نمک کو حفاظتِ جان پر مقدّم رکھہ مردانہ پیش آیا اور ایسے گولے اور گولیان توپ و بندوق سے برسائین کہ کسی کو پہاڑ پر چڑھنے نہ دیا اور جو چڑھا فاد عدم و فنا مین گرا مادھوراو پیشوا یہ حال دیکھہ شرم کے عرق مین غرق ہو گیا بجز اسکے اور کچھ چارہ نہ دیکھا کہ راجہ چیتل درگ کئی شخص کو جو اُس پہاڑ کی راہون سے واقف تھے واسطے فتح کرنے اُس قلعہ کے نامزد و مامور کرے چنانچہ یے لوگ جس حالت مین سردار خان غنیم کے مقابلے مین مشغول تھا قلعہ کی فصیل پر نردبان لگا کر چڑھ گئے اور کتنے سپاہیون کو جو قلعہ مین تھے مار ڈالا سردار خان نے جب بلا کے سیلاب کو اپنے گرد آتے دیکھا لاچار ہو باکمال جانبازی دشمنون سے مقابلہ کیا سب اُسکے رفیقون نے جام شہادت کا پیا اور اُسنے خود زخم کاری کھا کر خون تازہ کو روے شجاعت کا غازہ بنایا مادھوراو نے خان شجاعت نشان کی یے جانبازیان دیکھہ اُسکو رزم گاہ سے اپنے پاس بلا کر بہت سی تعظیم و تکریم کی اور اُسکی پردلی و مردانگی کو بہت سا سراہا اور اپنے لشکر مین رہنے کو اُسے جگہہ دی اور ماہر جرّاحون کو واسطے اُسکے مرہم پٹی کے تعین کیا اور دوسرے روز اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھا کر آگے بڑھا اگرچہ پندارے اور سواران رسالہ خاص حیدری جنکا مامور ہونا واسطے غارت گری لشکر مرہٹے کے آگے لکھا گیا ہی غارت گری مین لشکر مرہٹہ کے کسی طرح سے کوتاہی نکرتے تھے مگر چون حشر مرہٹون کے لشکر کا مور و ملخ سے زیادہ تھا اِس لیے اُس قدر زدوکوب سے اعدا کی بشت کو شکست نہ پہنچی تھی



Marfat.com

مادھو راو نے جب بتدریج و تامّل بندوبست بالاپور کلان کا عمل مین لایا تب اِس نیّت سے کہ پہلے اُن قلعجات اور پرگنون کو جو اطراف مین دار الحکومت سریرنگپٹن کے ہمین اپنے دخل مین لاوے پھر دار الحکومت خاص کی تسخیر کرنیکا ارادہ کرے بالاپور خورد کی طرف عنان عزیمت کی پھیری جب اُس مقام کے قریب پہنچا بدر الزمان خان وہان کا قلعہ دار اُس لشکر انبوہ کا مقابلہ نہ کر سکا بناچار قلعہ کو مع سب کارخانجات غنیم کو تسلیم کیا اور غنیم سے رخصت لیکر کڑپہ کی طرف چلا گیا مادھو راو پیشوا نے بعد تسخیر کرنے اُس مقام کے کولار کی طرف متوجّہ ہو نواب دلاور خان جاگیردار سے کچھ روپیہ لیکر اُسکی جاگیر بحال رکھی اور کوہ مروا کال کو جہان حیدری تھانہ تھا محاصرہ کر کئی یورش متواتر مین اُسکو مسخّر اور وہان کے قلعہ دار کو سب متحصّنون سمیت قتل کر کے گرم کنڈہ کی جانب تاخت کر اُسکو بھی بزور فتح کیا اور میر علی رضا خان کو جو اُسکی ملازمت مین حاضر اور کئی پشت سے وہ اُس حدود کی تعلّقہ داری کرتا چلا آتا تھا اُسی جاید اد مین واسطے نوکر رکھنے ایک ہزار سوار تین ہزار سپاہی کے حکم دے کر اُسطرف سے پھرا جب جاسوسان معتبر کی زبانی یہہ خبر نواب بہادر کو پہنچی حمایت ایزدی کو اپنا پشتیبان سمجھ سب سواران جگردار ہژبر شکار کو ہمراہ لے کوہ ماکرتی کے جنگل مین ٹھہر کر وقت و قابو کا منتظر رہا اچانک غنیم کی فوج کے ہراول نے ساتھہ جمعیّت پچاس ہزار سوار اور پیادون اور بڑی بڑی توپون کے کمین گاہ سے نواب بہادر کے غافل مقتل اُوتری درگ کے آکر دبرہ کیا اِس ارادے سے کہ دوسرے روز وہان سے کوچ کر دار الامارت سریرنگپٹن کے قلعہ کو محاصرہ کرے نواب بہادر نے اِس نوبہ کو سن تمام دن اُس صحرا مین بسر کر آدھی رات کو اُس ہراول کے پیچھے

سے آکر شب خون مارا اور اُن خون گرفتون کو جو بے خبر بستر خواب آسایش پر سوتے تھے خواب عدم مین سولایا لشکر فیروزی اثر کے بہادرون نے شجاعت اور حمیت کو کام فرما ہزارون مردان بہادر کو قتل کیا تبر کی ترنگ اور تلوار کی صلیل اور گھوڑون کے ہیبل اور مردون کی للکار سے ہنگامہ روز محشر کا برپا ہوا

## نظم

کرون کیا بیان ماجرا ے ستیز — کہ برپا تھا اُس جا پر اک رستخیز
سر و حلق مردان جنگ آزما — تا ر دم خنجر و تیغ تھا
روان خون تھا مانند دریاے آب — سر پہلوانان تھے مثل حباب
جوان مرد جتنے تھے اُس فوج کے — سبھی دفعتہً وہان پہ مارے گئے
ہوے کشتہ اعدا بہت وقت جنگ — زمین خون سے یکسر ہوئی لال رنگ
کوئی لوٹتا تھا پر ا خاک پر — کوئی کھا کے نیزہ گرا آہ کر
ہوے کشتہ جتنے کرون کیا بیان — سوا لاش کے کچھ نہ وہان تھا عیان
مظفر ہوئی غازیونکی سپاہ — ہوئی فوج یونان سراسر تباہ

آخر کار باقی فوج بہ سبب نہ پہنچنے وعدہ موت معین کے اپنے ہتھیار و گھوڑے چھوڑ بھاگی اور اُس مہلکہ سے جان بچا اپنا بہت سا مال و اسباب عوض مین نیم جان کے چھوڑ گئی تب نواب نامدار نے نقارہ فتح کا بجوایا اور صبح کے وقت غنایم کو ضبط مین لا غازیان اسلام کو صلہ و انعام شایستہ دے مابقی سر برنگیتن کو روانہ فرمایا، جب اِس شکست کی خبر مادھو راو کو پہنچی رنگ چہرہ کا اُسکے اُڑ گیا مار سر کوفتہ کے مانند بیچ و تاب کھانے لگا اتفاقاً اُسی وقت پانچ چھہ ہزار سوار جو حسب الحکم اُسکے بارا محال کی طرف تاخت کو گئے تھے حیدری پندتاردن کے ہاتھ سے خستہ و پریشان حال مسلوب المال اُسکے لشکر



Marfat.com

مین جا داخل ہوئے اُنکا یہہ پریشان حال دیکھنا زیادہ تر موجب رنج و کاہش کا مادھو راو کو ہوا پریمابائی کے نام کی غیرت کے سبب ایسی ناکامی سے یونان کو جانے کا لاچار ساتھہ دل سوگوار و چشم اشکبار کے مقام چنتامنی سے کوچ کر دامن کوہستان انباجی درگ مین مانند جمادات کے بے حس و حرکت ہو کر اقامت کی جب یہہ خبر نواب بہادر کو جو عقل کامل اور اقبال شامل رکھتا تھا معلوم ہوئی مآل کار کو خرد خدا داد کی میزان مین تولا اور یہہ سمجھکر کہ دو سال کے عرصے سے تمام ملک متعلّق دارالامارت مرھٹون کے لشکر سے پامال ہو رہا ہی اور اُس مدّت مین اُنکی تاخت و تاراج کے باعث دانہ کیا بلکہ گھاس بھی زمین پر اُگنے نپائی اِس صورت مین اگر چندے اسی طرح لڑائی بھڑائی اِس ملک مین قایم رہیگی تو رعایا کا حال بہت ابتر و خراب ہو جائیگا اور بزرگون نے فرمایا ہی کہ صلح و صلاح بہرحال جنگ و جدال سے بہتر ہی چنانچہ موافق حکم رائے صواب نمائے کے ایک شخص کو جو مشیر محفل خاص اور محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کا تھا عہدے پر سفارت کے منصوب فرما کر ایک نامہ اِس مضمون کا مادھو راو بہادر کو لکھا کہ دنیا ایسی متاع نہین ہی جسکے لیئے دو عاقل باہم نزاع کرین اور رعایا و برایا جو بدایع و ودایع ایزدی ہین اُنکو عبث پامال کرنا اور لوٹنا اور خون ناحق کے گناہ کا بوجھہ اپنی گردن پر ڈالنا جوانمردان حق شناس کی آئین سے بہت بعید ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ جب تک ایک رمق بھی اِس طرف کے مجاہدون کے تن مین باقی رہیگی تمہارے لشکر کو آرام و راحت سے بہرہ لینے نہ دینگے اور اگر سو برس اِس کوہستان مین سر ٹکراؤگے تو بھی ممکن نہین کہ تمہاری ریاست کا نقش اس ملک مین درست بیٹھے اسواسطے صلاح دولت اسی مین ہی کہ آپ



Marfat.com

پونان کو ساتھ خیر و عافیت کے مراجعت کرین اور اگر تھوڑے روز اور خوشامدیان خانہ براندازکی اِغوا سے اپنے دارالملک سے دور اِس ملک مین ناخیر کرینگے دشمنون کے ہاتھ سے جو منتظر فرصت ہین اُس ملک مین رنگ رنگ کے فتنہ و فساد سر اُٹھاوینگے تب سوائے افسوس ہاتھ ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا بلکہ دارالحکومت تک پہنچنا دشوار ہو جائیگا اور چونکہ عالم اتحاد مین دوستانہ ضیافت کرنا مناسب ہوتا ہی اِس لئے کچھ نقابس اور کچھ روپی نقد بھیجے گئے ہین اُسے قبول کر اپنے دوست دار کو مشکور کیجئے والسلام جب نامہ مصالحت ختامہ مہر خاص سے مزّین و مرتّب ہو چکا معہ سات لاکھ روپی نقد اور کچھ نقابس اقمشہ کے ساتھ جو دو تین روز کے آگے مادھوراو کی فوج ہراول سے لوٹ مین ہاتھ لگے تھے منتخب کرواسطے مادھوراو کے ہدیہ کے طور پر سفیر بانہ بیر کو حوالہ فرمایا گیا اُس فدوی اخلاص شعار نے سب نقد اور اجناس معہ نامہ مادھوراو کی خدمت مین پہنچایا مادھوراو تو ایسے مایدہ پر فایدہ کے حاصل ہونے کی دعا ہی مانگ رہا تھا نامہ و نقود و اقمشہ کے وصول ہونے کو فتح غیبی سمجھ نواب بہادر کے ارشاد کو دامن جان مین باندھا اور نواب بہادر کی طرف کے اسیرون کو انعام و خلعت دے کر سفیر مذکور کے ساتھ روانہ کر خود فی الفور وہان سے پونان کی طرف کوچ کیا جب میدان ملک کا مرہٹہ کی فوج سے خالی ہوا نواب بہادر نے مادھوراو کے پیچھے پیچھے بالاپور خورد کی طرف کوچ کیا اور وہان پہنچکر رعیتون پر جو مرہٹون کے ہاتھ سے ستم رسیدہ ہو رہی تھین توجّہ کی نظر مبذول کی اپنی سرکار سے زرتقاوی دے خراج یکسالہ معاف کر سب کو خوش کیا پھر خود بدولت و اقبال بنگلور کی طرف عنان تاب ہوا اُن سوانح سے جو اِس مقام مین وقوع مین آئے ایک یہ ہی کہ



Marfat.com

علی زمان خان نابطہم زلف بدر الزمان خان نے وکالت مین محمد یوسف کمیدان قلعہ دار مدھرا کے جسکو نواب محمد علی خان نے بغاوت مین متّہم کرکے واسطے استیصال اُسکے فوج بھیجی تھی نواب بہادر کے حضور مین حاضر ہو کر مدد طلب کی لیکن چونکہ ضمیر منیر مین ارادہ انتظام کرنے نواحی بنگلور و صوبہ سرا کا مصمّم ہو گیا تھا علی زمانخان کو حکم حاضر باشی کا ہوا جب وقایع کی فردون سے معلوم ہوا کہ نواب محمد علی خان نے محمد یوسف کمیدان کو پکڑ کے دار پر کھینچا اور قلعہ مدھرا فتح ہو گیا نواب بہادر نے علی زمان خان کو جو نہایت حسیم الخلقت گھوڑے کی سواری سے معذور تھا ایک فیل فلک شکوہ معہ عماری اُسکی سواری کو عنایت کیا اور مذیمان خاص کے زمرہ مین ممتاز فرمایا اُنھین دنون مین فیض اللہ خان ھیبت جنگ نواب دلاور خان سابق صوبہ دار سرا کا داماد اپنے خسر سے ناخوش ہو سایہ دولت حیدری مین پناہ جو ہوا تھا جب اُسنے اُن روزون بہ سبب رفع ہو جانے فساد مرھٹون کے خاطر انور کو نواب بہادر کے خوش دیکھا فرصت کے وقت مین اپنے دعوی کو ظاہر اور اپنے خسر کو طغیان مین متّہم کرکے مزاج کو نواب بہادر کے برہم کیا اور آپ ساتھ چند سوار اور ایک فیل کے واسطے حاضر لانے نواب دلاور خان کے پیشگاہ حیدری سے کولار کو روانہ ہوا دلاور خان جو مرد جہاندیدہ تھا بے تامّل حضور مین حاضر ہو کر اپنے داماد کی کیفیتّ مفصّل حضور مین ظاہر کی اور ھیبت جنگ کے لڑکون کو جنھین ہمراہ اپنے لایا تھا حاضر کیا نواب بہادر نے باتون کو دلاور خان کے سچ بقین کر لڑکون کو آگے فیض اللہ خان کے بھجوا دیا اور دلاور خان کو حکم فرمایا کہ چونکہ فیض اللہ خان تربیت طلب ہی نصیحت کرنے مین اُسکے خاطر عاطر مصروف رکھا چاہیئے بعد اِس گفتگو کے نواب دلاور خان علحدہ ایک خیمہ مین جو موافق حکم کے ساتھ فرش

نفیس اور سامان مایحتاج کے مرتّب و آراستہ ہوا تھا داخل ہوا اور دونون وقت نواب کے ساتھ الوان نعمت مین شریک ہوتا تھا علاوہ اُسکے سرکار کے دیوان کو یہہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک نواب دلاور خان لشکر مین تشریف رکھین ایک ہزار روپی ہر روز واسطے مصارف ضروریہ کے سرکار سے پہنچایا کرے اور از بسکہ خاطر انور نواب دلاور خان کی ملاقات سے مسرّت اندوزہوی نواب نور الابصار خان کو جو نواب دلاور خان کا بھتیجا تھا اپنی دامادی کا افتخار بخشا اور بہت سامان جہاز کا جو لایق سلاطین کے اور فایق اوپر رتبہ اعاظم و اکابر کے تھا عنایت کر سرفراز کیا بعد تھوڑے روز کے خود بہ دولت چھہ مہینے تک نواحی بنگلور و مدن پلّی و کیسر مین تشریف رکھہ راجگان سرکش و متمرّد کنٹین قرار واقعی سزا کو پہنچا مستقر حکومت کی طرف رونق افزا ہوا اور دو برس کے عرصے تک کسی طرح کے فتنہ و فساد نے اطراف و جوانب مین سر نہ اُٹھایا بڑی دل جمعی سے ہمت عالی کو آراستہ کرنے پر سپاہ جنگی اور جمع کرنے پر ہتھیار و سامان حرب کے مصروف رکھا اور اُسی زمانے مین خبر فوت ہونے محمد عمر کمیدان کی حضور مین پہنچی نواب بہادر نے اُسکے لڑکے کو جسکا نام محمد علی تھا بمقتضاے بندہ نوازی اُسکے باپ کی جگہہ کمیدانی پر اُسی رسالون کے منصوب و مقرّر فرمایا'

---



Marfat.com

پہنچنا راگھناتھ راو پیشوا کا ملک بالا گھاٹ کی تسخیر کے ارادے
پر پونان سے اور پھر جانا اُسکا ناکام اور تسخیر فرمانا
نواب بہادر کا ملک بادامی وجالی مال وغیرہ کو اورد وسرے
وقایع جو سنہ گیارہ سو تیراسی ہجری مین ظاہر ہوے

جب نراین راو پیشوا اپنے چچا راگھو کے ظلم کے سبب محمد یوسف کمیدان
کے ہاتھ سے مارا گیا راگھو راو جو بالاجی راو اور مادھو جی راو کے عہد سے
قید مین دن رات بسر کرتا تھا اپنے بھتیجے کے قتل کو موجب استقرار اپنی
دولت کا جانکر پونان کی مسند ریاست پر بیٹھا اور بہت سے اُمرا و ارکان دولت
مرہٹہ کو بہ پیشکشِ زر نقد اور وعدہ احسان آیندہ مستمال و موافق کر فوج
بیشمار اور توپخانہ آتشبار لے حیدر آباد کی طرف متوجّہ ہوا ناظم حیدر آباد اِس
خبر کو سنکر اپنے لشکر کے ساتھ اُسکے مقابلے مین آیا اور دونون طرف سے صف
آرائی ہوئی ناظِم حیدر آباد کی فوج بہ سبب آرام طلبی و آسایش دوستی کے
جنگ و جدال کی تاب نہ لا میدان سے بھاگ گئی اور رکن الدولہ نے بھی جو
دیوان مستقل اور امورات جزوی وکلی کا مالک تھا اپنی سلامتی مقدّم جان پہلو
تہی کیا نواب نظام علی خان بہادر یہہ حال دیکھ گرداب حیرت مین پڑ گیا
موشیر رموفرانسیس نے مع دو پلٹن سپاہی نواب کی سواری کے ہاتھی کو
درمیان مین لیکر جنگ کرتا ہوا اُسے بیدر کے قلعہ مین سلامت پہنچایا راگھو نے
جلد تعاقب کر قلعہ کو محاصرہ کیا کئی روز مین نواب نظام علی خان نے تسلیم کر
دینے پر کئی ملک سیر حاصل کے (جیسے بیدر اورنگ آباد احمد آباد برار)
راگھناتھ راو سے مصالحہ کیا تب راگھو نے بعد اُس فتح نمایان کے دماغ فرعونی

بہم پہنچا کر طرف ملک بالا گھاٹ کے جو قبضہ حیدری مین تھا کوچ کیا اِس عرصے مین نانا پھڑنویس رکن اعظم دولت پونان نے جو نراین راو کے مارے جانے اور تسلّط پانے سے راگھو کے ناخوش ہو تمارض کر کے پونان مین رہ گیا تھا حیدرآباد کے ناظم کو لکھا کہ راگھو کو خلل دماغ ہو گیا ہی اُسنے اپنے حقیقی بھتیجے نراین راو کو جو ایک جوان نیک ذات تھا ناحق ظلم سے قتل کیا مستاصل کرنا اُس بے باک کا اور خون ناحق کا قصاص لینا صاحب دولتون پر لازم و واجب ہی اِسواسطے مصلحت یہ ہی کہ ہم اور تم بالاتفاق ساتھہ تدابیر شایستہ اور مساعی بایستہ کے قتل پر اُسکے ہمت باندھین اور نانا موصوف نے ایک نامہ اتحاد آمیز اِسسی مضمون کا نواب حیدر علی خان بہادر کے حضور مین بھیجا نواب بہادر نے اُسکو جواب مین لکھا کہ اگر راگھو اِس طرف آئیگا ہم تمہارے لکھنے پر عمل کرنے مین قصور نہ کرینگے،

بعد اُسکے نواب حیدر علی خان بہادر نے اپنی جوانمردی کی شہرت کے لیئے واسطے حاضر کرنے تمام لشکر فیروزی اثر کے حکم کیا نانا پھڑنویس کو جب نامہ نواب کا پہنچا پڑھکر بہت ممنون و مطمئن ہوا اور فکر و تدبیر کر لشکر کے سرداردن کو جو راگھو سے سازش رکھتے تھے بہ پیام بھیجا کہ ایسے خونی کی رفاقت جسنے قطع رحم کر کے اپنے بھتیجے رشید کا سینہ خنجر بیداد سے چاک کیا اختیار کرنا مردانگی کی حمیّت سے بعید ہی اور ایسے ظالم سے جسنے خون اپنے جگر گوشہ کا کمال بیرحمی سے خاک پر ڈالا توقع رفاہ و فلاح کی رکھنا عقل مآل اندیش کے نزدیک بہت غریب مقتضا آدمیت کا یہ ہی کہ رفاقت کو اُسکی ترک کر کے پونان کو سب چلے آو اور نراین راو مقتول کے دروازے پر حاضر ہو اُس مظلوم کی رانی جو حمل سے ہی اُسکی نوکری



Marfat.com

اختیار کرو، جب یہ پیغام سرداروں کو پہنچا بمقتضاے خرد مصلحت
اندیش اکثر بس تو کسی لطایف الحیل سے راگھو کی اجازت سے پونان
کو سدھارے اور کتنے ہراولی و یزکداری کے بہانے لشکر سے نکل کر پونان
کو چلے گئے غرض کہ بیدر سے لے راے درگ کے پہنچنے تک کوئی متنفس
لشکر یون سے راگھو کے ساتھ نرہا تب ناچار دل شکستہ تاسف سے ہاتھ ملتا
ہوا ساتھ بیس ہزار سوار پندارد کے جو اُسنے خود جمع کیے تھے آہستہ آہستہ
منزلونکو قطع کرنے لگا اِس درمیان مین جب جاسوسون سے اُسنے یہ خبر پائی کہ
حیدرآباد کا ناظم موافق صواب دید نانا پھرنویس کے بڑی فوج سمیت ایلغار
کیے ہوئے آتا ہی تب مضطر ہو نواب بہادر سے التجا کرنی مصلحت وقت جان
ایک وکیل دانا کو حضور مین نواب بہادر کے روانہ کیا اور ایک نامہ
اِس مضمون کا لکھا کہ اگر آپ اِسوقت مین میری کمک و دست گیری کرین
اور چہارم حصہ خراج کا جو معمول ہی لطف فرماوین تو سراسر کرم و عنایت ہی،
نواب بہادر نے جواب مین لکھا کہ ترنک راو کے ظلم سے رعایا مین
کچھ حالت باقی نہین رہی ہی مال واجب ادا نہین کرسکتین تمہارے واسطے
حصہ کہان سے بھیجا جاوے اور جو تمنے کمک چاہی ہی اُسکا یہ حال ہی کہ اگر
تم کو کسی غیر کے ساتھ منازعت ہوتی تو کمک کرنا مضایقہ نہ تھا مگر اِس
صورت مین کہ یہ نزاع و خصومت تمہارے گھر ہی سے اُٹھی ہی ہم کو تمہارے
امورات خانگی مین دخل کرنا نہین پہنچتا آیندہ ہم کو ایسی تکلیف مالا یطاق سے معاف
رکھیے راگھو نے مکرر لکھا کہ اِس وقت مین فتنے کا بازار سب طرفون سے گرم
ہی اگر دس لاکھ روپی مہربانی کی راہ سے عنایت کرین تو اُسکے عوض مین
تمام صوبہ سرا اُس طرف کشنا ندی کے بادامی و جالی مال و غیرہ تک



Marfat.com

گماشتگان حیدری کو ہم تفویض کر دینگے نواب بہادر نے اِس پیام کے جواب مین راگھو کے وکیل سے فرمایا کہ اگر تمہارا موکّل اپنے لکھے پر عمل کرے اِسطرف سے بھی تمہارے مقصد کے سرانجام کر دینے مین فروگذاشت نہ ہوگی راگھو نے جب یہہ مژدہ سنا خوش ہوا اور باجی راو اپنے نسبتی بھائی کو معہ تین سو سوار اور ایک پروانہ بابوجی سیندھیہ صوبہ دار سرا کے نام پروانسطے خالی کر دینے قلعہ کے روانہ کیا جب باجی راو قلعہ کے حوالی مین پہنچا اور پروانہ قلعہ مین صوبہ دار کے پاس بھیجا وہ فی الفور اُسکو پڑھکر آگ ہوگیا اور یہہ جواب دیا کہ راگھو راو قاتل برادرزادہ کون ہی جسکے حکم سے ہم قلعہ کو خالی کر دین اگر وہ اپنی خیریّت چاہتا ہی صحیح و سالم پھر جاوے نہین تو مارے گولون کے اُڑا دیا جائیگا باجی راو تو اُس سے لڑنیکی طاقت نہین رکھتا تھا وہان سے مراجعت اور نواب بہادر کی ملازمت حاصل کر کمک کی استدعا کی نواب بہادر نے موافق اُسکی تمنّا کے شاہزادہ فیروزبخت کو فوج شایستہ دے واسطے فتح کرنے قلعہ سرا کے رخصت فرمایا اِس اثنا مین کئی نامے نانا پھرنویس کے یونان سے اِس مضمون کے ملاحظہ مین حضور کے گذرے کہ ہرگز ہرگز جھوٹے قول و فعل پر راگھو کے التفات و اعتبار نفرمانا اور جس طرح ہو سکے قلع و قمع مین اُس موذی کے جس نے ریاست یونان کو مختل و برہم کر دیا ہی سعی کیا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ بعد استیصال اُس خونی و خیم العاقبت کے جو امر آپکی دولت خداداد کے استحکام کے لیئے ضروری ہوگا اُس مین خیرخواہ امداد و اعانت کرینگا،

نواب بہادر نے جسکے ضمیر مین ملک گیری کا خیال مکنون و مضمر تھا اہلکار اور سردارون کو یونان کے ممنون احسان رکھنا موجب افزایش و فروغ اپنی دولت کا تصوّر کر کے دارالریاست سے نکل فوج قاہرہ سمیت



Marfat.com

سواد برجن راے بتن مین علم اقبال کو بلند کیا شاہزادہ بلند بخت نے جو ہمراہ رکاب
پدر بزرگوار کے تھا قلعہ سراکو محاصرہ کیا اور مرحلہ دسیبہ ( یعنے دیوار جسکے
آڑ سے فوج لڑتی ہی ) مرتب و طیار کر ساتھہ ضرب گولون کے قلعہ نشینون کو
تباہ کرنا شروع کیا تین مہینے کے عرصے مین بڑی کوششون سے وہ قلعہ فتح ہوا
اور تھانہ مستحکم قلعہ مین بتھامد گیری کی جانب متوجہ ہوا چار روز کے عرصے مین
بزور اُس قلعہ کو بھی مستخر کر بچن راے درگ کے قلعہ کو گھیر لیا بعد محاصرے
ایک مہینے کے بہادران شیر صولت اور غازیان رستم صلابت نے قلعہ پر ہلا کر
بزور بازوی مردی اُسے مفتوح کیا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی کوچ فرما آہستہ
آہستہ جنگل میدان طی کرتا ہوا نمکور کی نواح مین آبادا گھو نے جب خبر فتح ہو جانے
کی قلعہ کے شاہزادہ بلند اقبال کی پر دلی و تدبیر سے سنی اور فوج ظفر موج حیدری کو بھی
مانند سیل بلا کے اپنی طرف متوجہ دیکھا بھاگنے سے بہتر کوئی تدبیر اُسے نہ سوجھی
سولہ ہزار سوار سے جو اُس اضطرار کی حالت مین اُسکے ساتھہ رہگئے تھے پیچھے ہٹ کر
ارادہ ہندوستان کے جانے کا کیا لیکن پونان، اور حیدرآباد کی فوجون نے اُسکا
تعاقب کیا اور اُسکو فرصت اُدھر جانے کی نہ دیکر پہلے تو برہان پور تک وہان
سے خاندیس اور وہان سے گجرات تک اُسکا تعاقب کیا نواب بہادر نے
اِس فرصت کو غنیمت جان گوپال و بہادر بندہ و مودکی درگ و کیچندر گڑہ کو
جو سب قلعون مین مضبوط اور محالات توابع اُنکے جو سربر حاصل تھے اپنے قبضہ
اقتدار مین لایا راجہ سرہتی کو جسنے اطاعت و انقیاد اختیار کی تھی خلعت فاخرہ
وجواہر گران بہا عطا کر کے اُسکی سرفرازی اور واسطے توفیر خزانہ و آبادی
اُس ملک کے اُسکو تاکید بہت فرمائی چند روز مین نول کندہ و جان ہلی کو مفتوح
کر طرف حویلی دھارواڑ کے لشکر کشی کی،



Marfat.com

مستخبران وقایع و آثار پر پوشیدہ نرہے

کہ جب اگلے دنون مین نواب بہادر نے قلعہ نگر کو مفتوح کر کے تمام ملک بدنور کو اپنے تصرّف مین لایا میر رستم علی خان فاروقی نے جو نواب آصف جاہ کی طرف سے قلعدار حویلی دھارواڑ کا تھا حلقہ عبودیت نواب بہادر کا اپنے کان مین ڈال کر قلعہ کے تئین اولیاے دولت کو تسلیم کردیا اور خود ساتھ ہزار پان سو روپی کے عہدہ بخشی گری پر سواران باگیر کے ممتاز ہوا بعد گذرنے تھوڑے روز کے جب مادھوراو پیشوا نے ملک بالا گھاٹ مین آکر فتنہ و فساد برپا کیا وہ قلعہ گماشتگان حیدری کے تصرّف سے نکل کر مرہٹے کے تصرّف مین آگیا اُس عہدے سے بسونت راو نام ایک شخص گوپال راو کے خویشون سے اُس قلعہ کا قلعدار تھا در بنولا جب حیدری لشکر کا گذار اُس طرف ہوا وہان سے سرسری چلا جانا اور قلعہ کو غیر کے قبضے مین چھوڑنا حمیت سرداری و بہادری سے بعید جانکر حکم والا واسطے محاصرہ کرنے اُس قلعہ کے صادر ہوا اور گلندازون کو حکم دیا گیا کہ دورسے گولے مارتے رہین چونکہ فتح کرنا مستحکم گڑھون کا شتابی ممکن نہین اِس لیئے نواب بہادر نے اپنی خرد دوربین سے بہ تدبیر شایستہ ٹھہراکر ایک خط آپاجی رام کارپرداز نواحی مرج کی طرف سے اسمی بسونت راو قلعہ دار حویلی دھارواڑ کے اِس مضمون کا لکھا کہ ظاہرا نواب بہادر عزم تسخیر کرنے کا قلعہ حویلی دھارواڑ کے رکھتا ہی تم ہرگز بیدل نہو اور جنگ پر مستعد رہو ہم جلد فوج واسطے کمک کے بھیجتے ہین جب خط لکھا گیا نواب بہادر نے آپاجی رام نام ایک اپنے ملازم کی مہر جو لشکر فیروزی



Marfat.com

اثر کے ساتھ تھا بہت کر دو نفر ہرکارے کو لباس مرھٹون کا پہنا اور وہ خط
اُنکو دیکر قلعہ کو روانہ کیا جب ہرکارے آگے قلعہ دار حویلی دھارواڑ کے پہنچے
اُس نافہم شامت رسیدہ نے اُس خط کو بھیجا ہوا آپا جی رام کار پرداز
نواحی مرج کا جانا اور کمک پہنچنے کی امید پر بہ نسبت سابق زیادہ استحکام
کرنے مین قلعہ کے مشغول ہوا بعد چار روز کے نواب بہادر وقت شب کے
دو ہزار سپاہی تین سو سوار قوم مرھٹہ و راجپوت کے اپنے لشکر سے منتخب کر
تین ضرب توپ اُنکی ساتھ دے اور ایک رسالہ سواروں کا واسطے احتیاط
کے تعین فرما ایک شخص معتمد کو سپہدار اُس فوج کا مقرّر کر رخصت فرمایا
اُس فوج نے جنگل مین گھس کے اُس راہ سے جو مرج سے قلعہ کو آتی تھی
سر نکال قلعہ کے نزدیک آکر کئی توپ و بندوقین بے گولے و گولی کے چھوڑین
قلعہ والون نے جو کمک کے پہنچنے کی انتظار مین راہ دیکھ ہی رہے تھے آواز توپ و
بندوقون کی سنتے ہی کمک پہنچنے کا یقین کر بہت خوشی سے دروازہ قلعہ کا
کھول سب سوار اور پیادون کو قلعہ مین راہ دی سپہسالار فوج جعلی نے
قلعدار کو کہا کہ سب اپنے سپاہیون کو قلعہ سے نکالو تا وے جا کر مورچون پر
نواب کے شب خون مارین اور جو لوگ ہمارے ساتھ مرج سے آئے ہین
قلعہ کی حفاظت اُنکے حوالے کرو وہ قلعہ دار اندھیری رات مین دست
دشمن کی تمیز نکر سکا اپنے سپاہ کو قلعہ سے باہر نکال سپاہیان تازہ دار
کو واسطے حفاظت قلعہ کے متعیّن کیا جو ہمین قلعہ کے سپاہیون نے حصار سے
باہر قدم رکھا سپہسالار حیدری نے بے تکلّف ہاتھ و گردن قلعہ دار اور کئی
اُسکے ملازمین کی اچھی طرح مضبوط باندھ تمام غلّہ و آلات حرب جو قلعہ مین
تھے اپنے ضبط مین لا سرکار کی شلکین چھوڑین جب قلعہ اُس حیلے سے



Marfat.com

مے لڑے بھڑے قبضے مین آگیا علی الصّباح نواب بہادر گھوڑے پر سوار ہو قلعہ مین داخل ہوا اور وہان کے مکانون کی سیر کر کے اشیای نفیسہ انتخاب فرماجو جو قابل انعام کے تھین سپاہ رزم خواہ کو عطا کین اور ایک برس کے عرصے تک اُس ملک کی سیر و گشت فرما وہان کے راجاؤن سے مبالغ خطیر معرض وصول مین لا کر تالیف قلوب کے واسطے جو فی الحقیقت امراعظم سرداری کا ہی باجی راو برادر نسبتی راگھوکو جو لشکر ظفرپیکر مین حاضر تھا حضور مین طلب کر کے فرمایا کہ اگر تمکو جانا منظور ہی جاؤ کچھ مزاحمت و مواخذہ تمسے نہ کیا جائیگا اُس درماندہ بیابان سرگردانی نے عرض کی کہ راگھوکا کام سارا برہم ہوا یونان کے سرداروں سبب میری قرابت قریبہ کے راگھوکے ساتھ سب میرے خون کے پیاسے ہین اب مین سوا سے سایہ دولت کے ملجا و ماوا نہین رکھتا نواب بہادر نے اُسکی بیکسی کی حالت پر ترحّم فرما عہدے پر رسالہ داری پان سو سوار کے اور ساتھ عنایت کرنے فیل و نقارہ و نوبت کے اُسے سرفراز فرما ملازمان خاص مین داخل کیا اُنھین ایام میمنت التیام مین کہ سارا اسباب دولت کا مہیّا و آمادہ اور فتح و اقبال مانند چاکران خاشیہ بدوش اور بندگان حلقہ بگوش کے در دولت سرا پر حاضر تھے پورنیا برہمن کو جو ساتھ جوہر عقل کے آراستگی رکھتا اور بہ مشاہرہ پچاس ہون ایک شخص کے پاس جو عمدہ صرّافان لشکر حیدری سے تھا اوقات بسری کرتا تھا اور تحریر و تقریر اُسکی بہت دنون سے منظور نظر شکل پسند نواب عالی جناب کی تھی بمقتضاے ذرّہ پروری حضیض نکبت سے نکال کر اُسے اوج سرفرازی پر پہنچا دفتر کنتری زبان کا اُسکو تفویض فرمایا اور مواجب معقول مقرّر کر اُسے روشناس عالم کیا بعد انتظام کرنے اور سب کارخانجات کے خاطر انور بہ نسبت

سابق کے بیشتر آراستہ کرنے پر سپاہ رزم خواہ کے متوجہ ہوئی چنانچہ عرصہ قلیل مین جنگ کے آلات شمار سے زیادہ فراہم کیے گیے اور شہرہ قدردانی و سپاہ دوستی کا نواب نامدار کے بلاد و قصبات مین گوشوارے کے مانند بہادران جان سپار کے کان کا آویزہ ہوا جوق جوق سوار پیادے اچھے اچھے سلاح و گھوڑون سمیت آکر نوکر ہونے لگے چنانچہ اب دستے دستے سوار خاص طویلون کے جگ گے اور چمکیلے ہتھیارون کے ساتھ رنگ برنگ کے لباس پہنے جو لانگاہ مین گھوڑے پھراتے پیادے بند و فیچی و ردی سرخ و زرد و سبز باناتون کی پہنے ہوئے مانند ابر موسم بہار کے ہر جانب غرامان ہوتے اور سوار زرہ بکتر خود چار آئینے پہنے ہوے دریاے موّاج بحر اخضر کو عرق خجالت مین ڈباتے الغرض عرصہ قلیل مین اٹھاون ہزار سوار جرّار ساتھ پلٹن سپاہی و پینتالیس ہزار پیادے کرناٹکی جو برقندازی کے فن مین بے خطا تھے اور پانچ ہزار باندار و دس ہزار گولنداز قادر انداز علم آسمان سا کے تلے مجتمع ہوئے اور توپخانے کے علاوہ دو ہزار اُونٹ منتخب جوانان روئین تن کے حوالے ہوئے کہ عراق و ترکستان کی فوج کی طرز پر شترنال اُنپر باندھکر لڑائی مین مانند ابر کے جوشان و خروشان و برق افشان رہین جب خاطرخطیر سب اسباب سروری کے انجام کرنے سے جمع ہوئی مستقر سریر دولت کی طرف معاودت فرماکر سایہ عاطفت کا شہر خجستہ بہر کے رہنے والون کے سر پر ڈالا اور مناصب مناسب و روزینے اور مواجب و خلعت و جواہرات ہاتھی گھوڑے عطا کرکے تمام اُن لوگونکو جو سائے مین دولت و اقبال کے رہتے تھے عرق ریزی اور جانفشانی پر آمادہ و مستعد کیا،

---



Marfat.com

آنا مادھو راو پیشوا کا دوسری بار پونان سے بالاگھاٹ مین بقصد استخلاص اور آخرکار صلح کرنا اور پھرجانا اپنے ملک کو

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے بعد مراجعت مادھو راو کے ایک لشکر سنگین مردان جنگی اور لڑاک سے جمع کر اور بڑا توپخانہ آتش بار بہم پہنچا ملک بدنور کے بندوبست کو کوچ کیا صوبہ سرا کے ناظم کو جو مادھو او کی طرف سے مقرّر تھا اِس کوچ سے اُسے یقین ہوا کہ نواب حیدر دل توابع نگر کے بندوبست سے فراغت کر صوبہ سرا کی تسخیر کا ارادہ کریگا اِسلئے اپنے بچاو کے واسطے اِس واقعہ کا علاج وقوع سے پہلے کرنا مصلحت جانکر اپنی عرضی کے ذریعہ سے مفصّل حال اُسکا مادھو راو پیشوا کے حضور مین عرض کیا اُس سردار صاحب اقتدار نے بھی نواب بہادر کی جمعیّت کو اپنی دولت کی پریشانی کا سبب جانکر ایک حشر عظیم سوار و پیادون سے جمع کر کے خود مملکت محروسہ کی طرف نواب بہادر کے متوجّہ ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بڑی جمعیّت کے ساتھ واسطے فتح کرنے ان قلعون کے جو نواب بہادر کے علاقے مین تھے تعینات کیے نواب بہادر نے اُسکے آنے سے کچھ تردّد و اندیشہ نہ کر تمام فوج ظفر موج اور توپخانہ کے ساتھ ہمو کہ لسوانین کی راہ سے تنب بھدراوتی اُتر کر شکارپور کے سواد مین خیمہ کیا (راجہ چیتل درگ کا اس مہم مین ہمرکاب نواب بہادر کے تھا) غنیم کی فوج نے بھی یہہ اطلاع پاکر قلعون کا محاصرہ ملتوی رکھ ایک کوس کے فاصلے پر آ دیرہ کیا اور شب بسر کر کے نور کے تڑ کے میدان مین آپہنچے اِس طرف سے نواب بہادر توکّل کا خود سر پر رکھ حفاظتِ حافظ حقیقی کا جوشن پہن میدان



Marfat.com

مین آیا اگرچہ درمیان افواج غنیم کے جو مور ملخ کے مانند بیشمار تھی فوج نواب بہادر
کی محصور ہو گئی تو بھی غازیون نے اُسدن کو لڑ بھڑ کے بسر کیا شام
کو مخالف کی فوج اپنے ڈیرون پر پھر گئی اور نواب بہادر نے سپاہ کو فرصت
کھانے پینے کی دیکر رات کو وہان سے کوچ کر چرولی و نوزلی وچراگی کے مقام پر
خیمہ کیا اور گھنے جنگل کو پشت پر رکھکر لشکر کی چارون طرف کمین گاہ دشمنون کے
شکار کے لیئے مقرّر کر جابجا سوار پیادون سے محافظت اور مضبوطی کی اور
اُسطرف سے مادھوراو نے بھی شانور کے حاکم سمیت جو اِس مرتبہ بھی بدعہدی
کر کے اُسکے ساتھ ہو گیا تھا آکر لشکر حیدری کے سامھنے ڈیرہ کیا ہر روز تولی
تولی بیر اور سورمان سوارون کی دونون فوجون سے نکل نکل میدان مین آ
لڑ بھڑ کوئی شہادت کا شربت پیتا اور کوئی دوزخ کی آگ کا کندا بنتا تھا
کئی دن پیچھے جب مادھوراو نے گولے اولے کے مانند برسائے تب اُردوے
مبارک سے بہتون نے مرتبہ شہادت کا پایا نواب نامدار نے اِس سے
پہلے ہی رات کو پانچ ہزار بندوقچی اچوک پندرہ سو سوار جان نثار چار ضرب
جلوی یا میدانی توپین ہلکی ہلکی ساتھ لیکر سارا اسباب و احساس عظمت و شوکت کا
دلاور خان بہادر کے اعتماد پر چھوڑا اور باقی لشکر ہیبت جنگ سپہسالار کے حوالے کر
شبخون کی نیت سے شیر کی مانند جنگل مین گھسا اور دل مین یہ ٹھہرایا کہ پہلے دشمن
کے توپخانے پر گر اُسکو قابو مین لا پیچھے دشمنون کو گولے و گولیون کا نشانہ
اور نہنگ شمشیر کا طعمہ بنایا چاہئے لیکن پیچ یہ پڑ گیا کہ جنگل سے نکلتے نکلتے
رات آخر ہو گئی طلیعہ روشنی صبح لشکر فتح پیکر کا ہراول ہوا غنیم کی فوج
خواب غفلت سے چونکی اور نواب حیدر علی خان بہادر کی لشکر کے مقدّمے کو
شہد کا چھتا سمجھ مکھیون کی طرح چارون طرف سے بھن بھنا کر آچمٹے اور مار مار للکارنے



Marfat.com

لگے نواب بہادر نے اُسوقت مین گولندازون کو حکم دیا کہ توپ کو مہتاب دکھانین ولیکن جب فلیتہ دکھایا توپون نے آگ نہ لی ہرچند گولندازون نے جوفن گولندازی مین بے مثل ویکتا تھے سو طرح کی تدبیرین کین لیکن بموجب اِس مصرع کے

تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی

ایک توپ بھی نہ چلی آخرکار خود نواب نے گھوڑے سے اُتر فلیتہ دکھایا اُن اژدہاؤن سے ایک نے بھی مُہرہ نہ اُگلا لاچار توپون سے ہاتھ اُٹھا کر بندوقچیون کو حکم کیا اُنھون نے بارھین مارغنیم کی فوج سے بہتون کو جہنّم واصل کیا اور کتیونکو زخمی پر چونکہ مرھٹے کی فوج شمار سے زیادہ تھی اِسواسطے اس قدر زدوکشت کو خیال مین نہ لائے اور جب کسی طرح اُنکو معلوم ہوا کہ نواب بہادر بہ نفس نفیس اُس معرکہ مین حاضر ہی اُسی روز کو لڑائی کے تمام ہونیکا دن ٹھہرا جانون سے ہاتھ دھوگھوڑون کی باگ اُٹھا آتوتے اور غازیون کے ساتھ تلوار و نیزے سے لڑے اور لڑائی رستم و اسفندیار کی بھلانے لگے اُسی لڑائی مین یکلخت راو دیوان نواب بہادر کی سرکار کا یکلخت باشی ہوا اور علی زمانخان نے چہرے پر زخم کھا کر بھی چشمون مین سرخروئی حاصل کی جو غازی کہ پیچھے اُنھون نے مرکر شکر اسلام مین ملنے کا ارادہ کیا مرھٹون نے تعاقب کیا یہان تک کہ وے سب کام آئے نواب بہادر نے جب لڑائی کا رنگ اِس ڈھنگ سے بگڑتے دیکھا اکیلے اُس بناسے نکل ایک جانب درخت کے سائے مین کارساز حقیقی کی تائید کے منتظر اور اقبال کی مدد کے امیدوار کھڑا ہوا اتفاق سے ایک طنبورچی لشکر حیدری کا اُس میدان جنگ سے نکل کر اُسی درخت کے نیچے جا پہنچا نواب بہادر اسکے پہنچنے کو فال فتح کی سمجھا اسکو حکم طنبور بجانے کا فرمایا جوہین اُسنے طنبور پر چوب دی طنبور کی آواز سنتے ہی مرھٹے کی



Marfat.com

فوج کو یقین ہوا کہ غازیون کو تازہ مدد پہنچی اِس تصوّر سے یانون سبھون کے اُتھ گئے ہتھیار گھوڑے غازیون کے جو اُنکے ہاتھ آئے تھے کچھ اپنے اسباب سمیت جا بجا چھوڑ ہلکے پھلکے بھاک کھڑے ہوے نواب بہادر ساتھ کئی بہادرون کے جو طنبور کی آواز سنکر اُس درخت کے نیچے پہنچ گئے تھے میدان مین نکل آیا فی الفور پشت کی طرف سے ایک بڑا غبار اُتھا معلوم ہوا کہ ہیبت جنگ بخشی فوجین اعدا کے خون کی پیاسی اور توپخانہ لیئے بطور ایلغار کے آپہنچا نواب بہادر نے بخشی کی عزّت بخشی کر کے لشکر تازہ زور اور توپخانہ ساتھ لے مخالفون کی فوج کا پیچھا کیا اور تلوار جو اعدا کے خون کی پیاسی تھی میان سے نکال شتاب کی اور قتل عام کا حکم کیا حکم پاتے ہی گولندازون نے جو اپنے کام مین برق کے مانند آتشدست تھے گولون کے اولے برسا کر اعدا کے کھیت کو جلا دیا اور برق اندازون نے جو شراب شجاعت سے مست تھے دشمنون کے کھلیان پر گولیون کے صاعقے ڈال کر خاک سیاہ کر دیا سوارون نے باگ اُتھا دشمنون کے سر سے نیزون کے لتّو اور مخالفون کی جسد کو تلوارون کے میان و غلاف بنا اُن گران جانون کے نقد وجنس پر لوت پات کا ہاتھ بڑھایا'

## نظم

ہوا اُس گھڑی اِس قدر کشت وخون — کہ حیرت مین تھا چرخ پیر و زہ گون
عدو اِسقدر وہان پہ کشتے ہوئے — کہ میدان مین کشتونکے پشتے ہوئے
گریزان مخالف ہوئے لیکے جان — نہ ہرگز رہا وہان کسیکا نشان

آخرکار مادھو راو نے جب حیدری لشکر کے تلاطم امواج سے اپنی کشتی اُمید کو تباہی کے بھنور مین پڑی ہوئی دیکھا باوجود اُس کثرت فوج کے فراری ہوا



Marfat.com

اور بندکایور سے اِس طرف کہین نہ رُکا نواب بہادر نے جب تائید غیبی سے اُس میدان کو مخالفون کے وجود سے خالی دیکھا شادیانے فتح کے بجوا اُسی مقام پر خیمہ لھرا کرنے کا حکم دیا اور مرہم سے انعام نقد و جنس کے گھائلون کے زخمون پر پھاھے لگائے ! اس عرصے مین برسات کے موسم نے واسطے رفاہ عالم کے دورہ شروع کیا نقارچی نے رعد کے کوس آپہنچنے لشکر باران کا بجا کر رہنیوالونکو عالم سفلی کے آگاہی دی چوتھے آسمان کے حاکم آفتاب جہانتاب نے تہدید کے لئے متمردان اور سرکشان عالم کے برق کی شمشیر نکالی مادھوراو نے بندکاپور کی نواح مین قیام کیا اگرچہ بارش کی کثرت کے سبب عالم آب تھا اور چھوٹے چھوٹے نالے بھی انتہاہ ہوگئے تھے مادھوراو نے اِس شکست فاحش کی غیرت کے مارے گوپال راو مرج کے ناظم کو حکم کیا کہ جس طرح ہو سکے تنبب بھدراندی اُتر کر نواب بہادر کے ملک کو تاراج کرے گوپال راو نے بموجب حکم چار ناچار فوج سمیت ہورّل گھاٹ سے اُتر کر جتنے گانو پر گنے نواب بہادر کے علاقے سے سامنے پڑے لوٹے اور جلا کے خاک سیاہ کئے اور راجہ ہرپن ہلی اور راے درگ سے بہ زور و تعدی مبلغ خطیر لیکر چیتل درگ کے علاقون مین ظلم کرنے لگا جب اِن سانحون کی خبر نواب بہادر نے سنی فی الفور برسات اور رندیون کی طغیانی کے اندیشہ کرنیکو آبرو ریزی رعایا کی سمجھ بے تامّل سارا ساز و سامان لشکر کا مقام پر چھوڑ صرف چھہ ہزار جرّہ سوار خاصے گھوڑون کے دو ہزار سوار سلحدار و چار پلٹن سپاہی چھہ ضرب توپ ساتھ لے بجلی کے مانند اُن ظالمون کی طرف تاخت کی تین دن کے عرصے مین تکلیف اُٹھا کر اُس راہ پر خطر کو طی کیا اور اچانک جس حالت مین گوپال راو اور اُسکے ساتھی بے خبر تھے مرگ ناگہانی کی طرح اُن کے سر پر جا گرا فرصت زین



Marfat.com

باندھنے اور ہتھیار اُٹھانے کی اُنھین نہ دی تلوار و خنجر آبدار سے ایک ایسا خونکا دریا بہایا جو دریاے سرخاب کی طرح موج مارنے لگا سپاہ غنیم نے اگرچہ میدان جنگ سے منہ نہ موڑا پر محاصرے کے سبب بند ہو کر توپخانہ فرنگی کے ہدف ہوے گھوڑے تھان پر بندھے کے بندھے رہ گئے گوپال راو نے جب اپنے تئین چار موجے مین کشت و مات کے پایا منصوبہ جنگ کو بے فائدہ سمجھ بساط لڑائی کی اُلٹ سب مال اگلا پچھلا اور خیمہ اقمشہ نفیسہ جو کچھ راجاؤن اور رعیتون سے بہ ظلم و تعدّی لیا تھا جا بجا چھوڑ اپنے رفیقون کے ساتھ جان لیکر بھاگا اور بہادرون کی دستبرد سے بچکر قلعہ سرا مین جو مادھوراو کے قبضے مین تھا جا کر پناہ پکڑی اور اُسکی سپاہ اور عورتین جو قتل عام سے جانبر ہوی تھین وہان قایم نہ رہ سکین بھاگ کر مادھوراو کے لشکر سے جا ملین تب نواب شیر جنگ نے اُن بزدلون کے تعاقب کو بیہودہ سمجھ نقارہ فتح کا بجوایا اور وہین اِستقامت فرمائی اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ حیدری لشکر کے پنڈارے جو طلایہ کے طور پر ہمیشہ بہ موجب دستور فوج کے آگے آگے رہتے ہین رخصت پا کر بہ تبدیل لباس و لہجہ گوپال راو کے سوارون مین جیسے پانی شراب سے جلد ملجاتا ہی مل گئے تھے جب گوپال راو بھاگا تب اُنھون نے قابو اور فرصت پا بہت سے مخالفون کو پکڑ کے کر پانچ ہزار گھوڑے جلدرو اور اُنتیس ہاتھی برے بڑے اور نوّے اونٹ لوٹ کر صحیح سالم بھرے پورے حضور مین آحاضر ہوئے اور بہت سا انعام نقد و جنس پا کر امتیاز و سرفرازی حاصل کی مادھوراو نے جب دیکھا کہ باوجود اِس قدر جمعیّت فوج کے کچھ ہو نہین سکتا اور پانی کے طغیان اور سیلابی کے باعث راہ پونان کی بھی نظر نہین آتی تب پہنچنا اپنا پونان تک مشکل بلکہ غیر ممکن سمجھکر ہوشیار وکیلون کی معرفت طالب صلح کا ہوا اور



Marfat.com

دو لاکھ روپی پر انقطاع معاملہ کرکے نواب بہادر سے آشتی کی اور بعد ایک برس کئی مہینے کے نا اُمید خوار ہمّت ہار اپنے دار الحکومت مین پہنچا نواب بہادر نے بعد جانے مادھو راو کے اُس نواح کا بند و بست قرار واقعی کر فتح نصرت کے ساتھ۔ حافظ حقیقی کے سائے مین نگر کی راہ سے سریرنگپٹن مین داخل ہوا جن جن لوگون نے اُس لڑائی مین جانفشانی کی تھی اُنکو خلعت و جواہر اور نقد و جاگیر دیکر آرام کرنے کی رخصت دی تھوڑے روز کے پیچھے نواب دلاور خان نے جو نواب بہادر کے سائے حمایت مین خوش اور خرّم زندگی کرتا تھا ناگہان شیطان کے ورغلان سے بے سبب عذر بیماری کا ظاہر کرکے کولار مین گیا اور وہان سے اپنا سب اسباب لیکر گپ چپ آرکاٹ مین جا وہان سکونت اختیار کی نواب بہادر نے اِس خبر کو سنکر بہت تاسّف کیا اور کولار کے علاقے کو ضبط کرکے ایک حاکم حضور سے وہانکے انتظام کو مقرّر فرمایا،

---

بلند ہونا نشان عالیشان کا واسطے تسخیر گوتگ اور کلیکوت کے
با دیگر وقایع کہ سنہ گیارہ سی اسی ہجری مین واقع ہوئے

اگلے زمانے مین جب بیجاپور کے سلاطین کی سلطنت قایم تھی کوتگ اور کلیکوت کے حاکم اُنکے مطیع رہتے اور خراج دیا کرتے تھے جب اُنکی سلطنت آب رسیدہ ہوی اور نواب آصف جاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے دکھن کا صوبہ دار ہوا کوتگ اور کلیکوت کے مرزبان دستور کے موافق مقرّری خراج پہنچایا کرتے تھے اور آخر کو جب درمیان آصف جاہ و مرہٹے کے جنگ و جدال کی بنا بندھی نواب موصوف جزئیات پر متوجّہ نہوا اور صوبہ سرا کے ناظمون نے

جو اُس کی طرف سے سر کش زمینداروں کی تنبیہ کو مامور تھے رشوت لے
سرکار کے نفع و نقصان کا کچھ خیال نکر سرکشوں سے کسی امر مین متعرّض نہوے
قابو جی زمینداروں نے حاکمون کی سستی دیکھکر خودسری اختیار کی اور خراج
گزاری سے اِباکیا اگرچہ نواب بہادر کو اُس ملک کی تسخیر سابق سے مرکوز خاطر
تھی لیکن بسبب تردّد کے جو مرھٹے کے آنے سے لاحق رہا وہ ارادہ قوت سے
فعل مین نہ آتا تھا جب بالا گھاٹ نواب بہادر کے تشریف رکھنے سے باغ ہمیشہ
بہار ہوا اور مرھٹے سپاہ حیدری سے صدمے اُٹھا پونان کو چلے گئے سزا دہی اُن
شریرون کی جنھون نے اِس عرصے مین فرصت پاکر سرکاری تھانون کو لوٹا
اور لوگون کو قتل کیا اور اپنے اپنے خطون مین مستقل ہو کر زر خراج کچھ بھی سرکار مین
نہ بھیجا تھا واجب ولازم جان کر واسطے حاضر ہونے لشکر کے حکم کیا جب
فوج جمع ہو گئی نواب بہادر خود بدولت نگر کی راہ سے دریا کے کنارے پر
آیا اور سات سی کشتیون پر سامان رسد کا دریا سے منگایا اور جب رسد کی
طرف سے اطمینان حاصل ہوا رسالے اور توپخانے ساتھ لیکر اُن باغیون کے سر پر
اجل ناگہانی کے مانند پہنچا اوّل فوج خان نثار کو بیل کے راجہ کی تنبیہ کے لیئے
حکم کیا جسنے اُنھین دنون مین دار الامارت کے علاقون پر تاخت کر رعایا کا مال لوٹا
اور مواشی ہانک لیگیا تھا راجہ مذکور نے یہہ خبر سنکر پہلے تنہا افواج حیدری
سے لڑنا مناسب نجان قلعے کو خالی کر لڑکے بالے اور اسباب ساتھ لے بھاگ کر
جنگل مین جا گھسا اور بعد اُسکے کوڑک کے حاکم کی فوج سمیت جنگ پر
مستعد ہوا جب حضور مین نواب بہادر کے یہہ خبر پہنچی ایک جماعت کو مردانِ
معتمد سے اُس قلعے مین بھیجکر خود جنگل کی راہ سے سرکشون کے سر پر
جا پہنچا اور شیر کے مانند اُس بیستان سے نکل کر بے تامّل مار دھاڑ شروع کر دی



Marfat.com

دونون طرف سے ہتھیار چلنے لگے باغیون نے جب اپنی مخلصی مشکل دیکھی جان سے ہاتھ دھو کر خوب ہی لڑے اور بائین طرف کی فوج پر بڑے زور سے حملہ لائے یہان تک کہ قریب تھا بہادرون کے پاے ثبات مین لغزش آجاوے لیکن نواب خود چار ہزار سوار خون خوار لیکر قلب لشکر سے دھاوا کرو ہین جا پہنچا اور پشت کی طرف سے ساتھ تلوار خونخوار کے باغیون کے بار سر کو تن سے اُتارنے لگا اُسی روز جسکو نوروز اقبال کہا چاہئے شاہزادہ بلند بخت طیپو سلطان نے جو پہ ربز گوار کے ہر کاب نہاز بانی مخبرون کے جب معتبر خبر پائی کہ اُن باغیون نے وہان سے ایک کوس کے فاصلے پر گھنے جنگل مین اپنا مال اور اسباب لڑکے بالون سمیت لا رکھا ہی اگرچہ عمر اُسکی تب اٹھارہ برس کامل کو بھی نہ پہنچی تھی لیکن چونکہ شیر بچی کو شکار کی تعلیم دینی ضرور نہین نے ناملّ دو تین ہزار بہادر ساتھ لیکر وہان سے باگ اُٹھا گھنے جنگل کو طی کر اُس مقام مین جا پہنچا اُن سپاہیون کے ساتھ جو باغیو کی طرف سے وہان محافظ تھے مقابلہ ہوا دونون طرف سے پہلے تو دیر تک گولی برسا کی اگرچہ اُن سرکشون نے بھر مقدور لڑنے اور مارنے مین قصور نہ کیا آخر کار اکثر مارے پڑے کچھ لوگ جو بچے بھاگ نکلے تب شاہزادے نے سب عورتون کو گرفتار کرلیا اور تمام مال واسباب جمع کر صحیح و سالم ساتھ فتح و فیروزی کے حضور مین پہنچا نواب بہادر نے اُس فتح کو سب اگلے پچھلے فتحون سے بہتر اور مقدمہ فتوحات آیندہ کا جان کر شاہزادے بلند ہمّت کو آغوش شفقت مین لیا اور بہت سا اعزاز واکرام کیا جب اُس راجہ نے اپنے لڑکے اور عورتون کی گرفتاری اور تمام مال واسباب کے ہاتھ سے جانے کی خبر سنی مجبور ہو کر ساتھ چند خواص و رفقا کے حضور مین حاضر ہو کر سعادت زمین بوس حاصل کی اور باقی خزانہ مال



Marfat.com

اصباب نفیس اور ہاتھی دانت جو اُسکے باپ دادون نے جمع کرر کھا تھا پچاس اونت بھر نذر دیکر اُسکے ذریعہ سے اپنی جان بخشی چاہی نواب بہادر نے رحم کر اُسکے ناموس کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور رقم و قول مضبوط و سخت ملک کی آبادی اور رعایا کی حفاظت کے باب مین اُس سے لیکر راج کو اُسکے نام پر بحال رکھا اور دوسرے روز وہان سے آگے کوچ فرمایا کوڑگ کے راجہ نے جب اُس طوفان بلا کو اپنے ملک کی طرف متوجہ دیکھا اور سارا احوال قلعہ بیل کے راجہ کا اور گرفتار ہونے اُسکے لڑکے اور عورتون کا سنا اپنے بچاو کی فکر مین پڑا اور اطاعت قبول کرنیکے سوا کچھ چارہ نپا کر بہت سے روپی اور چیز بن نفیس اُس ملک کی نذر بھیج مطیع و منقاد ہوا نواب بہادر نے فساد کے رخنے کو بند کرنا مصلحت وقت جانکر قلعہ برکرا مین جسے زیادہ قلب اُس نواح مین کوئی قلعہ نہ تھا بہادرون کا تھانہ قایم کرکے آگے بڑھا علی راجہ کنانور کے مرزبان نے جو مرد مسلمان قوم ماپلہ سے تھا نواب بہادر کے وہان تشریف لانے کو جسنے وہان علم محمدی کھڑا کیا اور اُس ملک تاریک کفرستان مین ہدایت کی شمع روشن کی تھی غنیمت سمجھکر ملازمت کی سعادت کے حاصل کرنیکو فرض جان حضور مین حاضر ہوا اور جو کچھ نقد و جنس رکھتا تھا قدم مبارک پر نثار کیا نواب بہادر نے اُسکی حسن عقیدت پر بہت تحسین و آفرین کرکے اُسکو اُس ملک کا واقف کار سمجھ اپنی ہمرکابی مین ممتاز فرمایا اور اسقدر انعام واکرام سے اُسکو خوش کیا کہ اُسنے اپنی گذری زندگی پر تاسف کیا پھر نواب بہادر نے سپاہ کے آرام دینے کے لئے اُس سرزمین دلنشین مین دو تین مقام کرکے وہان سے بھی کوچ کرکلیکوت مین جا داخل ہوا اور عزیمت ازالۂ فساد اس ملک کے سرکشون اور مفسدون کی خاطر مبارک مین لاکر خون سے

قوم نائر کے جو برّے سرکش جاہل دلیلے تھے پیاسی زمین کو سیراب کیا
چرکل کے راجہ نے شوخی کے گریبان سے سر نکال لے نے کی جرأت کی تھی
بہادران حیدری نے بموجب حکم ہر طرف سے گھوڑے اُٹھا کر اکثر اُن کو
اندیشون کے خون کو خاک مین ملایا اور آخرکار راجہ خود جہالت کی زرد پہن کر
مانند پروانہ کے شمع پر شمشیر درخشان کے آگرا اور جلکر خاک سر ہو گیا اُسکے
مارے جانے کے بعد بہادرون نے اُسکے مال و اسباب کو ضبطی مین لا اُسکے
بیٹے کو جو سات برس کا تھا قید کر حضور مین پہنچایا اور انعام پایا اور وہ لڑکا
واجب الرحم اسلام سے مشرّف اور ایازخان خطاب دیا گیا پھر چند روز مین
نواب بہادر نے ملک راجہ مقتول کے بندوبست سے فراغت پاکلیکوٹ کے
قلعے کو محاصرہ کرنیکے قصد پر علم ہمّت بلند کیا وہان کے حاکم نے جب سرکشونکا
مارا جانا دیکھا ہوش و حواس باختہ ہوا اور طاقت لڑنیکی اپنے مین سافط دیکھکر
ایک وکیل ہوشیار کو حضور مین بھیجا اور زر نقد و اسباب اور چیزین غریب
و لطیف جو اُسکے پاس تھین نذر بھیج کر اپنی جان بخشی چاہی اور بعد عنایت
ہونے عہد نامے کے حضور کی ملازمت سے مشرّف و ممتاز ہوا اور
دولت خواہون مین گنا گیا اُسکی خطا معاف کرنے سے غریب پروری و عفو
گستری نواب بہادر کا آوازہ سب وہان کے باشندون کے کان مین پڑا
گروہ گروہ قوم ماپلہ اور نائر ہر روز حضور مین حاضر ہونے اور نواب خلیل نوال
کے خوان نعمت سے سب طرح کی نعمتون سے بہرہ ور اور محظوظ ہونے لگے
جب وہ نواح فتنہ و فساد سے متمردون کے صاف و پاک ہو گئی اور
کسی طرح کا کچھ تردّد باقی نرہا نواب بہادر نے کنجی بندر تک جا وہان سے
ملیبار کی طرف باگ پھیری وہان کے ناظم نے جب حیدری فوج کے دریا کو



Marfat.com

موج مارتے دیکھا اپنے دولتخانے کے گرجانے سے ذرا اتھائیس ہاتھی اور سات لاکھ روپی نقد نذر بھیج دیئے تب نواب بہادر نے اُس سے۔اور اُسکے ملک سے کچھ تعرّض نہ کیا اور بعضے نائرونکو جو کوئنبا تور کی طرف پہاڑون کی گھاٹیون مین چھپ کر مصدر شرارت وفساد ہوے تھے نیست و نابود کر کے سردار خان کو جو خدوی اعتماد کیش شجاعت اندیش تھا وہان کا صوبہ دار مقرّر کیا اور بہت فوج وہان پر انتظام کے واسطے چھوڑی اور تمام اُس ملک خارستان کو دو برس کے عرصے مین رشک گلزار بنایا پھر مدنگل کے سرکشون کی تنبیہ واستیصال کے لیئے اُس طرف متوجّہ ہوا'

---

لشکرکشی کرنا ترمک راو نانا مادھوراو پیشوا کے مامون کا اور چشم زخم پہنچنا لشکرکو نواب بہادر کے اور پھر درمنی پانا اُس شکست سے اور معاودت کرنا ترمک راو نانا کا پونان کی طرف اضطرار و پریشان حالی کے ساتھ

جب سنین ماضیہ مین مادھوراو پیشوا دو مرتبہ ساتھ لشکر جرّار اور خزاین و توپخانے بیشمار کے واسطے انتزاع ممالک محروسہ نواب بہادر کے بالا گھات کے ملک مین آیا اور باوصف کدو کاوش بے غایت کوشش و سعی نے اُسکی کچھ فائدہ نہ بخشا اور اخراجات سے نہایت کے بار کے تلے دب کر ناکام پونان کو پھر گیا لیکن جب تک زندہ رہا رات دن کباب کی طرح ساتھ دیدہ گریان و سینہ بریان کے اپنے غصّہ کی آگ پر لوٹتا رہتا تھا اور آخرکو خفقان کے مرض مین مبتلا ہوکر قعر عدم مین گرا تب نارابن راو اُسکا بھائی اُسکے

مرنے کے بعد پونان کی حکومت کا مسند آرا ہوا وہ بھی اپنے بھائی کے طریق پر چلا مگر خود پونان سے حرکت نہ کرتر مک راؤ کو جو اُسکا خال اور اُسکی دولت کے رخسارے کا خال تھا ساتھ. ایک لاکھ بیس ہزار سوار نیزہ گذار اور ساتھ ہزار پیادے اور ایک سو ضرب توپ قلعہ شکن کے واسطے تسخیر ملک میسور اور تمام دیار بالا گھاٹ کے روانہ کیا ترمک راو بعد طی کرنے منزلون کے جب سر زمین مین بالا گھاٹ کے وارد ہوا مرار راو حاکم گنی اور سب راجاؤن کو جیتل درگ و رتن گیری و مرکسی و منگنت گیری و کالستری وغیرہ کے جو قابو و فرصت کے وقت گرگ حیلنگر کے مانند رعایاے بیچارہ کو بکلیف و اذیت دیتے اور جب پنجے مین شیران لشکر نواب بہادر کے گرفتار ہوتے گربہ مسکین کی طرح خوشامد سے دم لاگی کرتے تھے اپنا رفیق بنایا اور شانور کا حاکم بھی اپنے دستور قدیم کے موافق عہد و پیمان کی کتاب کو طاق نسیان پر رکھ اپنی فوج صحبت ترمک راو کا شریک حال ہوا اور اُن سبھون نے اُسکی لشکر کو رسد پہنچانے کا ذمہ کیا تب ترمک راو اذوقہ و رسد کی طرف سے اطمینان حاصل کرکئی قلعہ سر برنگپتن کو جن مین آلات حرب و اذوقہ چندان نہ تھا مسخر کر اپنی طرف سے عامل واسطے انتظام کے تعین کر دار الامارت سر برنگپتن کو متوجہ ہوا اور اُس شہر کے سواد جسمۃ بنیاد کو اپنے قدمون کی شامت سے آشیانہ بوم کا بنایا جس زمین مین اُسکی لشکر گذری سبزی اور زراعت کا نام و نشان وہان نرہا اور جس مرز بوم مین دشوم گیا گھاس خشک تک رعایا کے چھپر دن کی بھی نہ چھوڑی اور چونکہ نواب بہادر کی فوج دار الامارت سے بہت فاصلہ پر تھی اور نواح مین اُس شہر فیض بہر کے ایسی کوئی فوج جو اُسکے لشکر کو روکے حاضر نہ تھی اِس سبب سے مرھٹون کی فوج نے رعایا کو اذیت



Marfat.com

دینی شروع کی اور اُن بیچارون سے جن لوگون نے واسطے حفاظت جان
و مال و ناموس کے ہتھیار پکڑے مفت مارے گئے جب یہہ خبر وحشت افزا
نواب بہادر کو پہنچی تمام لشکر و سامان جنگ کے ساتھہ سریرنگپتن مین داخل
ہوکر سب اسباب قلعہ داری کا جمع کر مطمئن ہو چیناپتن کی راہ سے دامن کوہ مکری
درگ مین اقامت فرمائی اور یہہ ارادہ کیا کہ جب فوج مرھٹے کی دارالحکومت
کے محاصرہ مین مشغول ہو پشت کی طرف سے لشکر غنیم مین راہ درآمد کی پیدا
کرکے اُنپر اچانک توت پڑنا چاہیئے مرھٹے کے ہرکارون نے جب خبر ورود رایات
نواب بہادر کی ترمک راو کو پہنچائی اور جوتہ بیر کہ نواب حیدر دل نے خاظر عاطر
مین مرتکز کی وہ بھی ترمک راو پر ظاہر ہو گئی تب ترمک راو لشکر و توپخانے عیمت
اُس طرف کو عازم ہوا نواب روشن ضمیر متوجّہ ہونے سے ترمک راو کے
خبردار ہوکر رات کو فوج ہراول پر غنیم کے ایک اچھی دست برد ظہور مین لا
اور پہاڑ میلکوٹہ کے اُوپر چڑھکر نشان کو بلند کیا صبح ہوتے ہی ترمک راو نے بھی
ساتھہ لشکر قاہرہ کے باگ اُٹھائی اور وہان پہنچکر اُس پہاڑ کو محاصرہ کیا
نواب بہادر نے چشمک زنی دشمن کی برق توپ و تفنگ کو معاینہ فرما رعد
خروشان و سیل دمان کے مانند پہاڑ سے اُتر اولے گولے کے برسا کر فوج برگی
کو ساتھہ کمال بے برگی کے پریشان کیا ہر روز صبح سے شام تک اِسی طرح
جنگ کا تنور گرم ہوتا و طرفین سے لوگ کام آتے بیس روز کے عرصے تک
نواب بہادر نے کوہ کے مانند پاے ثبات قایم رکھکر اعدا کی خونریزی مین کوئی
دقیقہ نامرعی نہ چھوڑا ترمک راو نے جب دیکھا کہ اُسکی سپاہ کے حملہ کرنے
سے کچھہ کام نہین نکلتا اور سیل خون کا اُسکی فوج کے سپاہیان اجل گرفتہ
سے ہر روز روان ہوتا ہی جنگ کو ملتوی رکھہ اُس کوہ کو درمیان مین لیکر



Marfat.com

تنگ محاصرہ کرنے پر ہمّت کی اور لشکر اسلام کی رسد بند کردی نواب بہادر نے جب دیکھا کہ رسد کسی طرف سے نہین پہنچ سکتی مراجعت کرنا دارالامارت کو مصلحت جانکر توپخانہ کو پہاڑ کے پیچھے سے بعد قطع کرنے گھنے جنگل کے اُتار کر روانہ فرمایا اور خود سوار و پیادون کے ساتھ دامن کوہ سے نکل کر منزل مقصود کو کوچ فرمایا چونکہ راہ دامن کوہ کی بہت ناہموار اور تمام زمین سیلاب سے جا بجا کٹکر گڑھے غار پڑ گئے تھے اِس لیئے توپخانے کا جانا صعوبت مشکل بلکہ متعذّر ہوا ہزار مشقّت سے جب دو تین فرسنگ گیا رات آخر ہو گئی کچھ لوگ غنیم کی فوج سے جو طلایہ پھر رہے تھے اِس حال سے واقف ہوئے اور فی الفور ترمک راو کو مطلّع کیا اُسنے اُسی وقت ایک فوج قوی زور کو واسطے چھین لینے توپخانے کے رخصت کیا اور خود بھی سوار ہو کر اُس طرف کو دوڑ پڑا اِس عرصے مین نواب بہادر جب متّصل گڑھی کورہ کے جہان سے دارالامارت تین چار فرسنگ رہ جاتا ہی پہنچا ہرکارون نے عرض کیا کہ ترمک راو مانند صمندر کے اپنے تئین آتشخانہ پر ڈالکر غازیونکی آبرو برباد دینے کے درپی ہی نواب شیر دل اُس خبر سے کچھ خوف نہ کر فوراً پھرا اور فوج مخالف کو جو گرد پیش اُس توپخانے آتشبار کے دھوئین کی طرح منڈلاتی تھی جلد صرصر سے حملون کے پریشان و متلاشی کر دیا اور میمنہ و میسرہ و قلب لشکر کو باتوزک تمام آراستہ و درست اور توپون کو آگے کر کے شلّک کرتے ہوئے دارالحکومت کی طرف روانہ ہوا غنیم کی فوجین ہر چند ہر طرف سے ہجوم اور حملہ کرتی تھین پر صدمون سے تیر و گولون کے منتشر و فراری ہو جاتین جب سواری خاص نواب بہادر کی موتی تالاب پر پہنچی اور یہہ نظر آیا کہ گروہ مفسدون کی آتشضرب توپ کو تالاب کے باندھ پر چڑھا کر واسطے بند کرنے راہ لشکر حیدری

کے سعی و کوشش کر رہی ہی تب اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا
فدویان جان نثار نے مردانہ حملہ کیا اور توپین گولے بارود سمیت چھین کر
اپنے تصرّف مین لائے نواب ظفر انتساب اس کامیابی سے خوش ہو کر اُن
بہادرون کو جنھون نے توپون کے چھین لینے مین سعی کی تھی بہت سی
اشرفیان وجواہر عطا کیا بعد اُسکے کئی ساعت مین جب تمام توپخانہ و سوار و پیادے
اور اہل بنگاہ جمع ہوئے خود بہ دولت نے خاصہ تناول فرمایا اور سپاہ نے بھی
ناشتا کیا تب ہوا خواہان دولت نے عرض کی کہ چونکہ سپاہ نے کئی دن سے
بہت زحمت ومصیبت اُٹھائی ہی صلاح دولت یہ ہی کہ آج اِسی جگہہ
خیمے قایم کیے جاوین اور علی الصباح حضور میمنت و فرخی کے ساتھ
دارالامارت مین داخل ہون لیکن چونکہ ہر دولت کے واسطے زکات واجب
وہر راحت کے پیچھے رنج لگا ہوا ہی اِس نظر سے کہ وہان سے دارالامارت قریب
ہی اور باگ اُٹھا کر جلد پہنچ سکتے ہین اور وہان سب سپاہ آرام پا دینگی ہوا
خواہون کی عرض پذیرانہ ہوئی اور جھٹ گھوڑے پر سوار ہو کر دارالامارت کو کوچ
فرمایا سپاہ کو اطاعت سے چارہ نہ تھا پر چونکہ لڑتے لڑتے و چلتے چلتے تھک
گئی تھی کمال بیدلی و سستی سے ہر کاب ہو کر چلی اِس اثنا مین مرھٹہ کی
فوجون نے جو مورچہ ملچ سے زیادہ تھی پھر دلیری کر کے کئی توپ بڑی بڑی سامھنے
لا کر لشکر جلادت اثر پر گولہ اندازی شروع کر دی قضا کار ایک گولہ غنیم کی
توپ کا اوپر سرکاری اونٹون کے جن پر بان لدے ہوئے تھے آگرا اور
بانون مین آگ لگ گئی اور اونٹون کے اُچھلنے کودنے سے دو تین ایک
اونٹ کے بانون سے دوسرے اونٹ کے بانون کو آگ لگ گئی اور تمام
بان چھوٹنے لگے ہزارون سوار و پیادے بنگاہ کے اُن بانون سے جل مرے



Marfat.com

علاوہ اُسکے ایک بڑی مصیبت اور یہ ہوئی کہ کئی بان اُڑکر باروت مین جو گاڑیون پر بھری ہوئی تھی جا پڑے اور باروت مین آگ لگ جانے اور اُسکے اُڑنے سے ہول محشر اور ہنگامہ روز حشر کا پیدا ہوا بانون کے اُڑنے سے بہت سے لوگ مارے پڑے اور باروت کے جلنے سے ہزارون سپاہی جل مرے اِس ہنگامے مین غنیم کے سوارون نے فرصت وقت کو غنیم جانکر ہوا کی مانند دھوؤن مین مل گئے اور ہزارون مردان کار و اہل بنگاہ کی خونریزی کی لالا میان داماد جناب شہباز صاحب نے جو شجاعت مین رستم کو زال اپنے عرصے نبرد کا جانتا تھا اِس حالت پر آفت مین حتی المقدور اعدا کے مارنے مین قصور نہ کیا آخرکار شہادت کا شربت پیا اور فوج غنیم نے خبر دہو کر میر علی رضا خان و علی زمانخان وغیرہ کئی شخص کو اعیان دولت سے کمند مین اسیری کے کھینچا اور یاسین خان جو فدوی جان نثار اور اُسکا چہرہ و بازو فی الجملہ ساتھ چہرہ و بازو نواب نامدار کے مشابہ تھا کئی آدمی کو اُن گمراہون سے مجروح و بے روح کرکے داد جوانمردی کی دی اور خود زخم شمشیر کھاکر خون سے گلگونہ شہادت کا منہ پر لگاکے میدان مین گرا غنیم کے سوار جو نواب بہادر کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے جب اُس پردل کے سر پر جا پہنچے اُسکا نام پوچھا اِس مصلحت اندیش و فاکیش نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ نواب حیدر علی خان مین ہی ہون دشمن کے سوارون نے اُسکو نعمت غیر مترقّب سمجھ طمع کی راہ سے نواب بہادر کے دھوکھے مین اُسے میدان سے اُٹھا کر ترک راہ کے حضور مین بھجوا دیا اور خود نواب بہادر کے مال و اسباب پر جو برسون کا جمع کیا ہوا تھا ہاتھ لوٹ کا دراز کیا جب نواب بہادر نے یہ حال دیکھا سمجھا کہ جو تیر قضا کی شست سے چھوٹا پھر نہین سکتا اُس آشوب گاہ سے اپنا دور



Marfat.com

ہو ناضرور جانکر وہان سے نکل کوہ چرکولی پر چڑھگیا اِس اثنامین غازی خان جو
سرخیل سرکار کے پندارون کا تھا حضور مین آکر عجز و منّت سے واسطے
مراجعت فرمانے طرف دارالامارت کے عرض کرنے لگا اگرچہ نواب بہادر کا
عزم یون تھا کہ اگر اُسوقت بھی ایک جماعت سپاہ کی اُنگلیون کی مانند باہم جمع
ہو جاوے تو ایک گھوسا دشمن کے کلّے پر مارے لیکن چونکہ سپاہ کا کام ہاتھ سے
اور ہاتھ اُنکا کام سے جاتا رہا تھا یہ امر میسّر نہ ہوا تب اُس عزم کو دوسرے
وقت پر ملتوی رکھ پہاڑ سے اُتر کر گھوڑے پر سوار ہوا اور ہنا تھ چودہ سوار کے
جو ہمرکاب تھے باگ اُٹھا متّصل قلعہ سرینگپٹن کے پہنچ کر میر اسماعیل خان
قلعہ دار کو اپنے آنے کی خبر کردی اور چونکہ اُس ہنگامہ محشر آشوب مین
بارود، دہان کے دھوئین اور چپقلش سے فوجونکی جہان تیرہ و تار ہو رہا تھا اور
کسی کی صورت پہچانی نہ جاتی تھی اور شاہزادہ عالی شان طیپو سلطان نظر سے نواب
بہادر کے دور ہو گیا تھا انتظار مین دیدار اُس تابندہ اختر کے نرگس کے مانند آنکھ
کھولے راہ دیکھ رہا تھا تنہا قلعہ مین داخل ہونا گوارا نہ فرما کے مشہد مقدّس مین
قادر ولی کے جونہر کاویری کے کنارے پر واقع ہی آرام فرمایا جب قریب
وقت عصر کے شاہزادہ برہبری خرد خداداد غنیم کے لوٹیرے سوار دن
کے لباس مین دو تین سوار کے ساتھ پاشنہ کوب وہان پر جا پہنچا اور پدر
بزرگوار کی آنکھ کو اپنے جمال سے روشن کیا نواب نامدار فرزند جگر بند کے
ساتھ سوار ہو قلعہ مبارک مین داخل ہوا خزانہ کا دروازہ کھول کر وفور عطا
وجود سے کارنامہ حاتم کا نمودار کیا جو شخص سپاہیون سے پیادہ پہنچتا تھا اُسکو
ایک مُٹھی بھر اشرفی اور جو مع گھوڑے اور ہتھیار کے آتا اُسکو ایک
خلعت اور پانچ مُٹھی اشرفی انعام فرماتا اور اُسکا پایہ بڑھاتا شہر کے اکابر

سب جمع ہو واسطے ادا کرنے شکرانہ سلامتی ذات بابرکات کے حاضر ہوے اور مستحقّین و محتاجین تصدّق سے سر مبارک کے دامن بھر بھر زر لے گئے نواب بہادر نے سب اپنے لشکر کے منصبداروں کو کلمات تسلّی افزا سے تشفّی بخشی اور مضمون اِن فارسی شعروں کا اپنی زبان گوہربار سے گوش گذار حاشیہ نشینان بساط فیض مناط کے کیا،

## نظم

سعادت مساعد بہ بخت منست — فلک چتر و آفاق تخت منست
عنان تابیم موجب خار نیست — کہ بی جزر و مد بحر زخّار نیست
ز صرصر اگر شعلہ لرزد چہ باک — نماید بدم وادی و شہر خاک
اگر خصم البرز باشد بہ تن — بہ من دادہ حق گرز گردن شکن
اگر نیزہ بالا بہ کین آورم — مہ از آسمان بر زمین آورم
اگر سوخت باروت و بان و شتر — ازان جنس دارم بسے قلعہ پر
چو باشد بعالم خدا مہربان — ندارم غم از سوخت باروت و بان
مرا بیخ دولت چو مستحکم است — دو شاخ ار بیفتد چہ جای غم است
امیران من نیک خواہ من اند — ہوادار فرّ کلاہ من اند
خزاین بہ من دادہ حق بیشمار — بپاشم بفرق یلان وقت کار
چو یکدل شتابیم در روز جنگ — شود دشمن مادو دل بیدرنگ
چنان رخنہ بندیم بر بہ سگال — کہ ترمک چو کرمک شود پایمال
چو شمشیر ما برق ریزان شود — بہ پونان چو دونان گریزان شود
چو نبود مرا در خزاین کمی — فراہم بہ زر می شود آدمی
فراہم کنم لشکر تازہ زور — کہ از جان اعدا برآرند شور



Marfat.com

بیفروزم آتش ز تیغ و سنان — که ترمک چو کرمک بسوزد دران
ازینم چه غم گر عدو ترمک است — منم شمع سوزان واو کرمک است
نباشد اگر خیمه ام نیست ننگ — بود خیمه ام آسمان روز جنگ
وگر فرش نبود ازان ننگ نیست — بمردان بسیط زمین تنگ نیست
ندارم غم از خانهٔ خوب و زشت — بود مرد را خانهٔ زین بهشت
به حور بهشتی مرا نیست کار — عروس ظفر بایدم در کنار
اگر تن نیاراستم نیست غم — بود زینت مرد تیغ و علم
روان لشکرم را چو جیحون کنم — ز هر موج او سیلی از خون کنم
پلارک بر افواج اعدا کشم — سر نیزه را بر ثریّا کشم
نماید اگر دشمنم خیبری — نمایم به او حملهٔ حیدری
سر و پای دشمن به بند آورم — بچرخ ار رود در کمند آورم
زنم گر به قوت گران گرز را — کمر بشکند کوه البرز را
چو جولان کنم اسپ در روز جنگ — شود کار بر ابلق چرخ تنگ
چو خنگ جهان گرد راهی کنم — بشمشیر پای صبا پی کنم
فلک هم نتابد شتاب مرا — هوا کی ببوسد رکاب مرا
ثباتم چو خاک و روانم چو آب — شتابم چو باد و چو آتش بتاب
یلانم که دشمن کشیده به بند — بیارم بتائید بخت بلند
ز اموال رفته نه گردم دژم — زکاتی گر از مال کم شد چه غم
دگر گنج و گوهر بدست آورم — به زنجیر فیلان مست آورم
گران خواب را بر عدو بشکنم — سر نیزه در چشم او بشکنم
چو اول مدد کرده اقبال من — به آخر همایون بود فال من



Marfat.com

الا ای سواران شمشیر زن — جوانان شیر افگن و پیل تن
سواری براسپان تازی کنید — ز فرق عدو گوی بازی کنید
برآرید شمشیر کین از نیام — کز خصم لازم بود انتقام
بہ نخچیر گہ گرم آرید رو — بہ فتراک بندید فرق عدو
بہ بندید بر بارہ برگستوان — بگیرید بر دوش گرز گران
بپوشید خفتان و خود و زرہ — بگیرید پس ناچخ نیزہ
بہ بخشید طعمہ ز تیر و سنان — جگر بند دشمن بہ زاغ کمان
حرام است آرام در روز جنگ — برآئید از خانہا چون خدنگ
سنان ہا بروی فسان برکشید — شرر بہر دفع خسان برکشید
بہ بندید پرچم بہ زین و درفش — سیاہ و سفید و کبود و بنفش
بہ فوج عدو تیر باران کنید — ہوا را چو ابر بہاران کنید
بہ پیلان بہ بندید کوس و درای — کہ تا گاو ماہی بہ جنبد ز جای
چو سر برکشد آفتاب برین — من و ترمک و تیغ و میدان کین

---

لشکر کے سرداروں نے جب ایسے کلمے تہوّر افزا نواب رستم خصال ہمایون فال کی زبان سے سنے ایکدل سے ہزار دل ہوگئے انقیاد کا زین پوش دوش پر اُٹھا جانفشانی کے لئے مستعد و آمادہ ہوے اب احوال افواجِ پس ماندہ کا سنا چاہئے جب نواب بہادر موافق التماس غازی خان کے دارالامارت میسور کی طرف متوجہ ہوا توپخانہ و توشکخانہ سرکار کا اور بہت سامال دوسرے نامداروں کا مرہٹوں کے ہاتھ لگا اور آگ سے بان و باروت کے ہزاروں آدمی کی ہستی کا خرمن جل گیا محمد علی کمیدان نے جسکے قامت کے لئے خیّاط قضا

نے شجاعت کا جامہ درست سیا تھا جب اپنی امید کی کشتی کو گرداب تباہی
مین دیکھا اور میدان جنگ کو وجود فیض آمود سے نواب بہادر کے خالی پایا
بمقتضاے جوہر ذاتی ساتھ بے ہمتی کے مرھٹہ کی قید مین پڑنا گوارا نہ کر اپنی ہمراہیون
اور ملازمان سرکاری سے جو لوگ زندہ رہے تھے ساتھ لیکر دامن ہمت کمر مین
باندھ پہاڑ پر چڑھ گیا اور عین بھوک پیاس مین باوجود اُٹھانے تین زخم کاری
شمشیر کے بہتون کو لشکر سے غنیم کے جنھون نے اُس پہاڑ پر چڑھنے کا قصد کیا تھا
ضرب سے تفنگ کی گولیون کے عدم کو روانہ کیا اور بزور شمشیر آبدار بہادری
کی آبرو نگاہ رکھی نمک راو اُس شجاع کی دست برد دیکھ دل سے اُسکا
خواہان ہوا اور اُسکی جوانمردی پر آفرین کہکر محمد علی نام اپنے نوکر اور محمد یوسف
اپنے کمیدان کو معہ قول نامہ اُسکی امان و حفظ آبرو کے باب مین اُس غازی
نامدار کو بھیجا وے سب پہاڑ پر جا عہد و پیمان کو اپنی قسم سے موکّد و مضبوط کر
اُس قوی دل کو اُسکے ہمراہیون سمیت نیچے اُتار لائے اِس عرصے مین جب ظلمت لیل
نے نیرگون پردہ آفاق کے منہ پر کھینچا نمک راو نے ھتھیار اُسکے ہمراہیون
سے لیکر اسباب کھانے پینے کا موافق حاجت کے محمد علی کمیدان کو بھیج کر
واسطے قبول کرنے نوکری سرکار پیشوا بہادر کی بہت سی ترغیب
و تحریض کی محمد علی نے جو مرد زیرک و دانا تھا اِنکار صریح مصلحت
وقت نہ جانکر یہ جواب دیا کہ بالفعل مجھکو رخصت کیجئے کیونکہ اپنے عیال
و اطفال کو جو سرینگپٹن مین ہین وہان چھوڑنا عقل مآل آندیش اور
حمیّت مردی کی رخصت نہین دیتی ہی بعد مندمل ہو جانے زخمون کے سب
اپنے متعلقون کو وہان سے نکال کر جو شرط خدمت ہی بجالاؤنگا نمک راو
اُسکی چرب و ابلہ فریب باتون سے راضی ہو گیا اور اُسکو رخصت دی

کمیدان قوی دل نے بعد تمام ہونے شب کے ایک روز اُسی میدان مین بسر کرکے شام کو سو لہ سو بہادر بے ہتھیار ساتھ لے سریرنگپتن کی طرف روانہ ہوا اتّفاقاً کمیدان شجاعت نشان کا گذر اُن دو ہزار پیادگان تفنگچی پر جو ہراول کے طور پر لشکر مرہٹہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی بندوقون کا سرپایہ باندھکر خواب غفلت مین سو رہے تھے پرا محمد علی نے جو جان و دل سے ہواخواہ دولت حیدری کا تھا لے تحفہ سفر داخل ہونا قلعہ مین ہمّت سے بعید جان کر بہاے تو آپ مع اپنے ہمراہیون کے پتھرون سے اُن اخوان الشیاطین کو زخمی کر اُنکے سر پر غرور کو بار مغز سے سبک کیا اور تب اُنھون کی بندوقین لیکر ایسی شلّکین متواتر ماریں کہ ایک بھی اُن مین سے زندہ نہ بچا بعد قتل عام کے بہ فراغت تمام ہتھیار و سامان اُن مقتولون کا اپنے سپاہیون پر تقسیم کر اور اُن سب بے سلاحون کو مسلّح بنا نیچے دیوار قلعہ سریرنگپتن کے جا پہنچا اور مبارکباد کی شلّک کی نواب نامدار نے محمد علی کے پہنچنے کی خبر پاکر اُسکو حضور مین بلایا اور ساتھ خلعت گران بہا کے مع جواہر اُسے سرفراز کیا اور نئی بندوقین کارخانہ سے سرکار کے اُسکو عنایت کین تا دنئے سرے جمع کرنے مین جوانان رزم آزما کے مشغول ہوا اور فوج کے بخشیون کو بہ حکم دیا گیا کہ جتنے سوار و پیادے بہم پہنچین نوکر رکھین اور تنخواہ کے روپے پیشگی اور ہتھیار سرکار سے عطا کرین بعد اُسکے خود بدولت قلعہ کے گرد سوار ہو کر کمین گاہ مین توپین دشمن کوب اور جوانان کاردیدہ تعین کیے اور قلعہ کی اطراف مین دیوارین جسکی آڑ مین مخالف سے جنگ کرنے مین مستحکم بنا فرما کر آلات حرب اُس مین جمع کر مرہٹون کے آنے کا منتظر رہا جب ترمک راو کو محمد علی کمیدان کے جانے کی خبر سریرنگپتن کو اور قتل ہونے اپنے دو ہزار سپاہی پیادے



Marfat.com

کی اُسی لشکر شکن کے ہاتھ سے پہنچی مانند مار سر کوفتہ کے پیچ و تاب کھایا اور چونکہ میر علی رضا خان سے اِس لیئے کہ اُسنے پہلے نوکری مادھو راو کی قبول کی اور تب فرصت پاکر نواب بہادر کے حضور مین چلا گیا تھا آزردہ اور مکدّر تھا اِس سبب سے میر موصوف کو روبرو طلب کر دفتر شکایت کے کھولے اور الفاظ ناملایم جو لایق شان اُس سردار کے نہ تھے طبش طبیعت و سفلہ مزاجی سے زبان پر لا اُسکو مقیّد کر معہ تمامی اسیران لشکر نواب بہادر کے جو اُسوقت تک اُسکے اختیار مین تھے پونان کو روانہ کیا اور یاسین خان کو کہ نواب بہادر کے شبہے مین اُسکو ایک علحدہ خیمہ مین رکھا تھا ساتھ لطایف الحیل کے بہت تسلّی دیکر کہا فتح و شکست آسمان کی طرف سے ہی بالفعل کہ زمانہ پیشوا بہادر کے موافق ہی لازمہ خردمندی کا یہہی کہ صبر کیجئے اور سب پردہ نشینان حرم سرا اور شاہزادون کو یہان بلا لیجئے تا باہم متّفق ہوکر پونان کو چلین وہان پہنچکر جس طرح پر رائے صواب نما پیشوا بہادر کی آپ کے باب مین اقتضا فرمائیگی عمل مین آویگا لیکن یاسین خان مرد جہاندیدہ تھا بموجب اِس رباعی کے

## زبامی

گر عاشق صادقی ز نایاب منال، پیدا گردد
وین عقدہ کہ بستہ است وہمت بخیال، ہم وا گردد
در آبلہ افتاد بپای طلبت، زنہار مایست
شاید کہ ہمین بیضہ بر آرد پر و بال، عنقا گردد

اگرچہ خبر صحّت و عافیت نواب بہادر کی کچھ نہ رکھتا تھا لیکن صرف خدا پر توکّل کرکے اور مرنے کو اپنے واسطے سلامتی ذات مقدّس نواب بہادر کے کہ رزّاق مطلق نے سلسلہ ایک عالم کی روزی کا اُسکے ہاتھ مین سپرد کیا ہی



Marfat.com

جیسے پر ترجیح دیکر ساکت رہا اور اصلا لاونعم زبان پر نہ لایا اگرچہ راہ خبر پہنچنے کی دار الامارت سے ترک راو کی لشکر کو ایسی مسدود تھی کہ ہوا کو بھی مجال نفوذ کا نہ تھا مگر جیسے نور شمس کا ابر کے پردے مین چھپ نہین سکتا ہی بعد ہفتہ عشرہ کے غنچہ راز کھل گیا اور ترک راو کو خبر ورود فرمانے نواب بہادر کی قلعہ سر برنگپتن مین اور فکر کرنی لشکر کشی کی پہنچی کانپے حسرت کے اُسکے دل مین چوبھے اور اُن کلمون سے جو اُسنے یاسین خان سے کہے تھے سخت نادم ہوا اپنی فوج سمیت وہان سے کوچ کر گرد قلعہ سر برنگپتن کے اُترکر بنانے مین دمدمہ اور مورچے کے مشغول ہوا اور دونون طرف سے آمد رفت گولون کے سفیرون کی شروع ہوگئی اُس عرصے مین کہ کئی روز جنگ نے امتداد پایا بہ اتفاق واقع ہوا کہ شہرہ زرپاشی و قدردانی نواب بہادر کا جو خلق خدا کے کانون مین پہنچا تو کئی سردار لشکر سے ترک راو کی ملازمت سے نواب بہادر کی ملازمت کو مایل ہو ترک راو کی نوکری کو اپنی شجاعت کی کساد بازاری سمجھ لشکر حیدری مین آملے اور اِسی طرح ہر طرف سے سوار و پیادے حلقہ عبودیت کا کانون مین ڈالے ہوئے بارہ ہزار سوار و بیس ہزار پیادہ لوائے آسمان سائے کے نیچے جمع ہو گئے ایک شب کو نواب بہادر نے محمد علی کمیدان کو فرمایا چونکہ دلیری غنیم کی حد سے گذری رائے صواب نما یہ اقتضا کرتی ہی کہ فوج عدو سوز کے ساتھ دشمنون کے مقابلے پر گھوڑے اُٹھائیے محمد علی نے منت کی راہ سے مضمون اِس بیت کو

**بیت**

نمی زیبد کہ خورشید جہان گیر
بتاراج سہابرزہ نہد تیر

ادا کیا اور کہا کہ فدوی جان نثار یہ امید رکھتا ہی کہ اُسے رخصت ملے تا ترک کے



Marfat.com

ساتھ اپنے دست و پنجے کا زور آزماوے نواب بہادر نے اُس نہنگ لجّہ شجاعت
کو تحسین و آفرین کر کے اجازت دی تب کمیدان شجاعت نشان دو ہزار برقند از
ہمراہ لیکر مینور کے دروازے سے نکل عید گاہ کے متّصل تین ہزار رہراہی پیادون
پر راجہ چینل درگ کے اور دو ہزار پیادون پر ملازم مرار راو کے جنھون نے
ساتھ چار ضرب توپ اور ایک ہزار سوار کے اُس راہ پر ایک سدّ مستحکم
بنا کی تھی تاخت کی اور اچانک اُن خفتہ بختون کے سر پر پہنچ فتنہ عظیم بپا کر
کیا اور بہتون کو اُس جمّ غفیر سے گرفتار اور اکثرون کو کسوت حیات سے
برہنہ کیا اور باقی ماندہ وہان سے بھاگے تب کمیدان شجاع نے ہتھیار اسباب مقتولونکا
اسیرون کے سر پر رکھوا مظفّر و منصور حضور مین حاضر ہوا صبح کو غنیم نے پیچ و
تاب کھاکوہ کری گتھ شمالی طرف مندّی کے کنارے دمدمہ وسیع باندھکر خاص مورچہ
اُسکا نام رکھا اور بڑی بڑی توپین اُسپر چڑھاگولہ زنی شروع کردی اور
چونکہ وہ دمدمہ بہت بلند تھا اور گولے اُسکے حصار مین پہنچتے تھے قلعہ کے رہنے والون
کو بہت ضرر پہنچنے لگا تب محمد علی کمیدان نے جو سرمست شراب شجاعت کا تھا
غنیم کی دلبری دیکھنے کی تاب نہ لاکر مکرّر لڑائی کی اجازت مانگی آخر کو
حضور سے رخصت پاکر تین ہزار سپاہی بار آور ایک ہزار پیادہ
کرناٹکی ہمراہ لے غنیم کے سامھنے سے دو فرسنگ کے فاصلے پر جا مندّی اُتر
شیر گرسنہ کی مانند گھنے جنگل مین گھسکر غنیم کے دمدمے کے متّصل آنکلا اور
محافظون کو اُس مقام کے یہہ کہا کہ ترمک راو نے ہمکو واسطے بدل کرنے سپاہ
متعیّنہ مورچہ کے بھیجا ہی وہان کے لوگ جو بہ سبب متواتر پہنچنے گولون کے قلعہ
سے اپنے تئین ہر دم کام نہنگ مین مبتلا دیکھتے تھے اپنی تبدیلی کو حیات
دوبارہ سمجھ بہت خوش ہوے اور محمد علی کمیدان نے جب تقدیر کو موافق



Marfat.com

تدبیر کے پابابے اندیشہ اُس مورچے مین داخل ہو کر ضرب سے گولیون کے اہل مورچہ کا کام تمام کیا اور اُن تیرہ بختون کو پروانہ کی طرح جلا کر خاکستر کر دیا بعد اِس قتال و غارت کے جب تھوڑے سے آدمی جو بچے تھے فراری ہوے کمیدان ولاور نے بڑی توپون کو زمین مین مدفون اور چھوٹی توپون کو طرف دارالحکومت کے روانہ کیا اِس خبر کلفت اثر کے سنتے ہی اگرچہ ترمک راو نے ایک دوسری جماعہ مسلّح کو واسطے کمک کے بھیجا لیکن چونکہ اقبال نے اُنھون سے منہ موڑ انھا سبھون نے پیٹھ دکھائی اور کمیدان شجاعت توأمان نے آفتاب عالمتاب کے طلوع ہونے سے پہلے خاص مورچہ و کوچہ سلامت غنیم کے بنائے ہوؤنکو کھدوا ڈھاکر زمین کے برابر کر دیا اور پست مکانون کو آگ لگا وہان سے سعادت کر آقاے رفیق پرور کی سعادت ملازمت حاصل کی اور ساتھ عطیّہ خلعت فاخرہ و جواہر و اسلحہ گران بہا کے محمود اقران کا ہوا آفرین چھوٹے بڑے کی زبان سے سنی ترمک راو وقوع سے اِس حادثے کے مظفّر ہو کر اپنے ہاتھ کو مورچہ بندی سے کوتاہ کر پندارون کو اپنے واسطے تاخت و تاراج کرنے ملک متعلّقہ بالا گھاٹ کے حکم کیا اور آپ اپنی فوج کثیر کے ساتھ میدان مین دامن کوہ چھتر باسی کے اقامت کی اتفّاقاً دو تین روز کے بعد ایک ایسا دن آیا جس مین ہنود اپنے مذہب کے موافق جہان کہین دو ندّی ملتی ہین وہان پر غسل کرنا نہایت حسنات سے جانتے ہین چنانچہ روز مہود کو ترمک راو سوار ہو کر پوربی کو ہیجہ گرتی گنگھ کی راہ سے روانہ ہوا اور اُس طرف سے نواب بہادر نے جاسوسون کی زبانی خبر پا کر معہ سپاہ رزم خواہ قلعہ سے کوچ کر مانا منڈف کے قریب قیام کیا اور شاہزادہ سکندر طالع کو معہ سواران جان نثار کے کمین گاہ مین بٹھایا تا کہ بھاگتے وقت اُن



Marfat.com

یاجوج صفتون کی سد راہ ہووے اور محمد علی کمیدان کو معہ غازیخان سردار پندارونکے اور دلیر خان کابلی کو ساتھ چار پلٹن صف شکن اور چار ضرب توپ کے ہراول کے طور پر آگے رخصت کیا جب ترک راہ مقام موعود پر پہنچا اپنے خواص و رفقا صمیت مچھلی کی مانند آب بازی و شناوری مین مشغول ہوا اور ایک بڑی جمعیت سپاہ کی پیچھے اسکے بے فکر و اندیشہ آہستہ آہستہ چلی آتی تھی محمد علی نے اُس سے آگے کروہ جماعت نزدیک پہنچے اعدا شکنی کی بہتدبیر کی تھی کہ توپون اور تفنگچیون کو ایک نہر خشک کے کمین گاہ مین بٹھا دیا تھا جب دیکھا کہ غنیم کی سپاہ قریب پہنچی غازیخان کو اشارہ کیا تا اُس نے ساتھ دو تین سو سوار کے سنگستان کی پناہ سے نکل فوج غنیم کا مقابلہ کیا فوج مخالف نے اس جماعت کو قلیل جان کر اُسکی طرف تاخت کی غازیخان اُن مقہورون کو ساتھ جنگ زرگری کے کمین گاہ کے منہ پر لا کر آپ کنارے ہو گیا کمیدان شجاعت شعار نے فی الفور کمین گاہ سے نکل سب فوج غنیم کو توپون اور بندوقون کی شلک مین لیا اور اُن آب کے تشنون کو پانی سے غسل کرنے کے پہلے بطریق ناشتا شکنی مہمانی سے گلو لہ تفنگ کے آسودہ کر خوابگاہ عدم مین سولایا اِس ہنگامے قیامت اثر مین تین ہاتھیون نے فوج غنیم سے اپنے سوارون حمیت بان کے زخم کھا عدم کو سدھارے اور نشان اور نقارون کے بھی کئی ہاتھی گولون کی ضربون سے پاش پاش ہو گئے جب اعدا کی جمعیت مین غازیون کی دست برد سے اس طرح تفرقہ پڑا اُنھون نے ہزیمت کو غنیمت سمجھا شاہزادے جوان بخت نے غازیخان کو ہمراہ لے ان بخت برگشتون کا تعاقب کیا اور جوہر شمشیر شجاعت کا ظاہر کر کئی ہزار سپاہی کو غنیم کے نہنگ اجل کا طعمہ بنایا اور پانچ ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اسیر کر لایا تر مک راو نے اُس حال خسران مآل کو دیکھکر بھیگی

دھوتی پہنے جس سے ہنوز پانی ٹپکتا تھا ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اس میدان سے بھاگ موتی تالاب کے نواح مین اپنے لشکر پریشان کو پھر جمع کرنے لگا اور نواب بہادر فتح کا شادیانہ بجاتا قلعہ مبارک مین داخل ہوا دوسرے روز پھر جنگ قراولی در پیش ہوئی اور اسی طرح ہر روز ایک ایک جماعت دونون طرف کی سپاہ سے میدان مین آتی اور شمشیر و خنجر کو خون سے آبدار کرتی تھی آخرکو ترک راو نے جب دیکھا کہ کوئی کام پیش رفت نہین جاتا ہی مقابلے اور محاربے سے دل تنگ و دست بردار ہو کر تاخت و تاراج کرنے پر بعضے پرگنون کے پائین گھاٹ و بالا گھاٹ مین جو نواب کے تصرّف مین تھے ارادہ کیا اس اثنا مین زبانی ہرکارون کے اُسنے یہ سنا کہ اسباب رسد کا ایک طرف سے نائرون کے بدرقہ مین لشکر حیدری کو جاتا ہی اور سوار پیادے بھی اس نواحی سے جمع ہو کر لشکر مین نواب بہادر کے ملتے ہین یہ امر زیادہ تر اُسکی خاطر کا شورش افزا ہوا طوفان بلا کے مانند اس سمت کو تاخت کی اور اس ناحیہ کو ایسا ویران و خاک سیاہ کیا کہ دانہ بلکہ گھاس بھی باقی نہ چھوڑی مگر قلعداردن نے نمک کا پاس کرکے بروج و قلعون کی دیوارون کے مضبوط کرنے مین ایسی ہمّت باندھی کہ ترک راو نے ہرچند سر پٹکا اور کاوش کی کچھ اُسکے ہاتھ نہ لگا بعد گذرنے چند روز کے جب لوٹتے ہوئے آدمی پائین گھاٹ سے حضور مین پہنچے اور اُنھون نے زیادتیان اور بدعتین افواج مرھٹہ کی ظاہر کرکے اپنی داد چاہی نواب بہادر نے حال پر اُن ستم رسیدون کے ترحّم فرما کر ارادہ کیا کہ خود بنفس نفیس واسطے مقابلہ ترک تاراو کے سوار ہو مگر محمد علی کمیدان نے جو خدوی جان نثار تھا یہ عرض کی کہ ان دنون مین اس دولت خداداد کے بہت دشمن کمین مین ہین خود بدولت کا دارالحکومت

سے دور جانا قرین صواب نہین ہی مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
شاہزادے جوان بخت کو رخصت فرمائین یہہ خانہ زاد اُسکی رکاب
سعادت مین حاضر رہکر بجا لانے مین شرایط جان نثاری و مراتب حق گزاری
کے قصور نہ کریگا نواب بہادر نے اُسکی عرض کو درجہ اجابت و پذیرائی عطا
کرکے شاہزادے کو آٹھ ہزار سوار جوشن پوش تند رخروش اور بائیس
ضرب توپ کے ساتھ اُس طرف کو رخصت فرمایا اور محمد علی کمیدان نے
ساتھ جمعیت چار ہزار سپاہی بارانداز و دو ہزار پیادہ کرناٹکی اور چھہ ضرب توپ
کے بعد کوچ فرمانے شاہزادے کے کوچ کر معبر راے کوتہ مین سعادت
ملازمت شاہزادۂ بلند اقبال کی حاصل کی اور باہم مشورت کرکے شاہزادے
بلند بخت نے میدان کاویری مین خیام اقبال نصب کروائے اور کمیدان بہادر نے
کشن گری کو اپنا محل اقامت مقرر کیا اِس اثنا مین زبانی جاسوسون کے بہ معلوم ہوا
کہ قریب پانچ ہزار سوار لشکر غنیم سے بموجب حکم ترمک راو کے مال منزوتہ
کو جو بالاگھاٹ و پائین گھاٹ مین پایا تھا معہ اور اسباب واموال اور بہت خزانے
کے جو جنگ چرکولی مین لشکریون سے نواب بہادر کے غنیم کے قبضے تصرّف
مین آیا تھا پونان کو لئے جاتے ہین اور ساہوکار لشکر ترمک راو کے بھی نقود و
جواہر جمعیت اُس جماعت کے ساتھ ہین اِس نوید کے سنتے ہی کمیدان شجاعت
دثار نے پان سو جوان بارانداز اور ایک ہزار پیادے کو ساتھ لے کنکڈی کی راہ
سے جہان کا راجہ نواب بہادر کے فدویان راسخ الاعتقاد کے زمرے مین
داخل تھا رات کے وقت صحراؤن کو طی کر معبر بیل ہلّی سے عبور کرکے
شارع عام پر کرن پاٹ کے ایک پہاڑ کے دامن مین جا اقامت کی اور دریا کے
کنارے اُس معبر پر جہان کا حاکم ظاہر مین تو نوکر محمد علی خان کا اور باطن مین حلقہ بگوش



Marfat.com

نواب بہادر کا تھا ایک گروہ بہادران جان نثار کو تعین کیا اور وہ جماعت بے
مزاحمت نگاہبانانِ معبر دروازے کی راہ سے جو معبر کی طرف تھا گذر کر کے
اُن برجون کے کمین مین جو سابق سے طیار کئے جا بجا تھے دوسرے روز جمعیت غنیم کی
ساتھ کئی گلے. بیلون قاطرون اور خیل گھوڑون اور قطار شترون کے بھرے ہوئے
مالون کے اُس معبر کو بیچ سے جہان محمد علی کمیدان کی کمین گاہ تھی گذری کمیدان
نے جب معلوم کیا کہ وہ گروہ اپنے پانیون سے نہنگ اجل کے کام مین آئی اُسنے
پاسبانون کو معبر کے یہ کہلا بھیجا کہ وے معبر پر سدّ راہ ہو راہ کو تنگ کر کے
غنیم کے قافلے کو تباہ کرین جب قافلہ مرہٹون کا سب مجتمع ہو کر معبر کی طرف متوجہ
ہوا فوج ہراول نے آگے سے اور کمیدان نے پیچھے سے ان سب کو گھیر کر بندوقون
کی شلک سے اُنکے سینہ پر کینہ کو ایسا مشبک کیا کہ مرغ روح نے قفص تن سے پرواز
کی منصبدارون نے سپاہ غنیم کے جب راہ عافیت کی دیدۂ مور سے تنگ تر
دیکھی اپنے مین تاب سر پنجہ شیران فیل شکار کی نپا کر پہاڑ کے دارون مین
جاگھسے پر اُن ہزیمت نصیبونکو ہر قدم پر ادبار کی خاک سر پر ڈالی گئی کمیدان شجاعت
نشان نے بعد بہت خونریزی کے فراریونکا تعاقب چھوڑ کر سب نقد و جنس و مواشی
اور گھوڑے اونٹ اور بہت سے اسیرون کو اپنے قبضے اختیار مین لا کر
معبر کی قریب ایک میدان وسیع فرح افزا مین عزم اُترنے کا کیا اِس درمیان
مین ایک جماعت سپاہ غنیم سے جو آہستہ آہستہ سب کے پیچھے آتی تھی
متصل پہنچ کر جب تباہی اپنی جمعیت کی اور تمام مال لُٹا دیکھا متحیر ہو کر حسرت
سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگی اور حیرت سے اُنگلی دانتون مین دبانے اور کمیدان کی
جمعیت کو چشم ظاہر بین سے کم دیکھکر یکبارگی باگ اُٹھا کر لڑنے لگی محمد علی
کمیدان نے بیخوف و بیم ایک جماعت کو واسطے اسباب مال کی محافظت



Marfat.com

کے وہان چھوڑ کر ایک خار بست کی پناہ سے جو وہان تھا نکلکر صرصر سے بندوقون
کی شلّک کے قریب تین سو جوان کو سوارون سے مانند برگ خزان کے
گرا دیئے بعد فتح و فیروزی کے کمیدان رستم دل نے سب نقد و جنس لوٹی
ہوئی کو لدوا کر بڑی دلجمعی سے کشنگری مین پہنچ کر کمر کھولی جب یہ سانحہ
ہوش ربا نمک راو کے کان مین پہنچا خبر عبور کرنے محمد علی غازی کی کرن پات کے
مبر سے جو صوبہ آرکات سے متعلق ہی اور مزاحم نہ ہونا وہان کے محافظون کا معلوم
کر کے غریق لجّہ تفکّر کا ہوا اور یہہ سوچا کہ اگر نواب محمد علی خان بھی ساتھہ نواب بہادر
کے ایکدل و متّفق ہو جائیگا تو بہت مشکل ہوگی اور پھر یہہ عقدہ ناخن تدبیر سے
کسی طرح نہ کھل سکیگا اِس گمان پر فی الفور وہان سے بطور ایلغار کے پتور کے
گھاٹ سے عبور کر قصبہ اونال گیر کے متّصل آدیرا کیا محمد علی کمیدان نے
غنیم کے چلے جانے کی خبر پاکر ایک قاصد سریع السیر کے ہاتھہ حضور مین
شاہزادے سکندر فر کے یہہ حال لکھہ بھیجا شاہزادے نے اِس خبر کے دریافت
ہوتے ہی سب اسباب زائد و احمال و اثقال سر بر نگپتن کو روانہ فرمایا اور خود
چار ہزار جرّہ سوار سے پاشنہ کوب قضاے مبرم کے مانند لشکر پر غنیم
کے تاخت کی یغما گران لشکر غنیم نے دھرم پوری کے اطراف مین شور محشر
اُٹھا رکھا تھا اور کئی موضع لوٹ کر گھاس لکڑی اور اموال منہ و تہ گھوڑون پر بار
کر رہے تھے شاہزادے نے اعدا کے مغالطہ دینے کو خود بھی ایک موضع کو لوٹنا شروع
کر دیا اور حکمت عملی سے گھاس لکڑی جمع کرنے فرمایا غنیم غافل اونٹ ہاتھی
گھوڑون پر اشیای منہ و تہ بار کر چلے شاہزادے غضنفر فر نے سب لکڑی گھاس
گھوڑونکی پشت پر سے زمین پر ڈلوا اُن مقہورونکی جمعیّت پر پہنچکر گولیونکا
مینہہ برسایا تلوارون کی برق سے دریا خون کا بہایا لشکر غنیم کے سوارون نے



Marfat.com

اِس حملۂ جان ستان کی تاب نلا سب اجناس مغروتہ کو وہین چھوڑ تباہ و پریشان اپنی لشکر گاہ کی طرف بھاگے تب شاہزادے نے چار ہزار گھوڑے اور سیکڑون بیل اور شتر توشک خانہ ترمک راو کے اجناس نفیسہ سے بھرے ہوئے جو اثناے راہ مین ہاتھ لگے اور بیس ہاتھی لوٹ کر ماکڑی درگ کے صحرا کی طرف شبرنگ جہان پیما کی باگ پھیری ترمک راو نے تاسّف سے پشت دست کاٹے اور کاویری پٹن کے سواد مین خیمہ کیا اُسی رات کو محمد علی کمیدان نے نزدیک پہنچنے سے لشکر غنیم کے خبر پا کر اپنی جمعیّت ساتھ لے شبخون مارنے کے ارادے پر تاخت کی لیکن چونکہ اُن بستر مدہوشی کے سونے والونکی حیات مین چند نفس اور باقی تھے اُس گھنے جنگل دامن کوہ سے نکلنے مین لشکر اِسلام کو اِس قدر دیر لگی کہ صبح ہو گئی تب اُس رستم دل نے جنگل سے نکلنا اپنا خلاف مصلحت وقت دیکھکر دامن کوہ گنگن گڑہ مین اقامت کی ترمک راو تو حال نزول سے اس آفت آسمانی کے واقف نہ تھا اُس روز اُسی مقام مین رہا جب شام ہوئی اور عرصۂ آفاق کا بخت غنیم کے مانند سیاہ ہوا کمیدان شجاعت توامان نے اپنی جمعیّت ساتھ جنگل سے نکل کر دشمن کی فوج میمنہ پر حملہ کیا بندوقونکی شلّکون سے اِس اندھیری رات مین گولیون کے ستارے نمایان ہوئے اور شور یوم النشور کا عیان کمیدان نے ہزارون آدمی کو مجروح و بیروح کر غنیم کے توشک خانہ کو تصرّف مین لا لشکر اسلام کے اسیرونکو جو چرکولی کی لڑائی مین دشمنون کے پنجے مین پھنس گئے تھے قید سے نکالا اور اہل خیمہ کو لوٹ خیمون اور غنیم کے لشکر کے علمونکو آگ لگادی پان سی گھوڑے چھہ ہاتھی بڑے بڑے گیارہ شتر خزانے سے بھرے ہوئے قبضے مین لا اور وہانسے



Marfat.com

کوچ کر وقت طلوع ہوئے آفتاب عالمتاب کے صحیح و سالم دامن کوہستانکی راہ سے راے کوٹہ مین داخل ہو مجروحونکو تیمارداری اور بہادرونکو کھانے پینے کی فرصت دیکر دو پہر رات کو وہانسے کوچ کر کے انی گاں مین پہنچا ترک راوا پنے سپاہیونکی تباہی کے باعث نہ تو یونان مین جاکر منہ دیکھاسکتا تھا اور نہ لڑکر بہادران غازی سے عہدہ برہو سکتا پر اِس جہت سے کہ سرداری کا نام اجل موعود کی مانند اُسکا گریبان گیر ہوا تھا پھر اپنی فوج ہراول کو محمد علی کے تعاقب مین روانہ کی اور خود بھی اپنی لشکر سمیت وہان سے روانہ ہوا جب محمد علی کمیدان انی گاں سے کوچ کر کے خان خان ہلّی مین پہنچا تمام فوج غنیم کی نمایان ہوئی اور کمیدان شجاعت نشان کو نرغے مین ڈال نکلنے کی چارون طرف سے راہ بندکی محمد علی نے تب بڑی چوکسی وہوشیاری سے ایک چھوٹے قلعہ مین جو دشمن کے دل سے بھی زیادہ ویران تھا پناہ لی افواج غنیم نے اُسے تنگ محاصرے مین مبتلا کیا جب محمد علی کمیدان کے نکلنے کی راہ سب طرف سے بند کی وہ اطمینان خاطر کے ساتھ تمام دن وہین رہا اور جب رات ہوئی دشمن کو بھلاوا دینے کے لیئے پھٹے پرانے کپڑے اُس قلعہ کے برجون دیوارون کنگرون پر لٹکا لکڑی گھاس بہت سی جابجا انبار کر اُن مین آگ لگاوہان سے روانہ ہوا اور قلعہ کے پیچھے گھنے جنگل مین گھس کر لشکر اعدا کی پشت پر جا علم بلند کیا فوج غنیم نے آگ کی روشنی مین سفید کپڑون کے ہلنے کو دور سے دیکھکر یقین کیا کہ محمد علی ہنوز حصار کے درمیان ہی اور کاھ علی الصباح اُسے زندہ پکڑ لینگے چنانچہ اِس خیال خام مین فراغت سے اپنے کھانے پینے کی فکر مین لگ رہے تھے کہ اچانک محمد علی کمیدان شیرژیان کے مانند آپڑا اور اُنھین بڑے تہلکے و پریشانی مین ڈالا اِس اثنا مین پانچ چھہزار سوار فوج مخالف سے جان سے ہاتھ دھو کمیدان شجاعت نشان



Marfat.com

کو درمیان مین اپنے گھیر لیا محمد علی نے کئی توپون مین جو لشکر غنیم سے چھین لی تھین چھرا بھر کر اُس گروہ شقاوت پژوہ پر ایسا مارا کہ ہزارون آدمی کو خاک و خون مین لتا دیا ہرچند غنیم کے سپاہیان رزم آزمانے بھی اُس اندھیری رات مین جو روز محشر کا نمونہ تھا جانفشانی اور عرقریزی مین کسی طرح قصور نہ کیا اور محمد علی کے پانچ چھہ سو سپاہی کو ہلاک اور زخمی کیا مگر چونکہ عقدہ بربستہ قضا ناخن تدبیر سے کھل نہین سکتا آخرکار بغیر تاسف فوج غنیم کے بھاگ نکلے محمد علی کمیدان نے فتح پائی سب مال و اسباب غنیمت لیکر صحیح سالم پٹن مین شرف حضور سے نواب بہادر کے آنکھون کو نورانی اور خلعت زرنگار و آلی آبدار سے آفرین و تحسین کے اپنے اسباب افتخار کو دوبالا کیا ترمک راو نے فوج ہراول کے شکست پانے سے دلشکستہ ہو وہان سے کوچ کیا اور میلسی کوٹہ کی طرف جاکر اقامت کی جب خبر کوچ کی ترمک راو کے حضور مین پہنچی باقتضای دانے صواب نما اسے زیادہ خرابی ملک اور تباہی رعایا کی جو ودیعت الٰہی اور رفاہیت اُنکی موجب زیادتی خزانے کی ہی گوارا نہ فرماکر ایک وکیل کاردان کو ترمک راو کے پاس روانہ کیا تاوہ ایک مفرح نلخ و شیرین باتون سے ترکیب دیکر اُسکو چکھاوے اور اُسکے دماغ کا تنقیہ مواد سوداوی سے عمل مین لاوے اور مالیخولیا سے تسلط ملک بالا گھاٹ کے بوسیلہ نوشدارو ے پند و نصیحت اصلاح پر لاوے سفیر دانا نے ترمک راو کے پاس پہنچکر ہرچند چاہا کہ طبیب مشفق کے مانند اول رفق و مدارا کا منہج کام مین لاوے اور تب تنقیہ کامل مفلوس و شربت دینار سے مواد فاسدہ کو اخراج کرے ولیکن چون اِس مریض کے خون نے بہ سبب ہیجان مواد سوداوی کے احتراق پایا تھا اور بہ سبب زیادہ کھانے غذاے ردی الکیموس مال رعایاے بیچارہ کے علت جوع البقر کی اُس



Marfat.com

مین پیدا ہو گئی تھی بہ معالجہ موثّر و مفید نہو اچنانچہ اُسنے جہل مرکّب سے وکیل کے
آنیکو جس مین اُسکا اصلاح حال تھا نواب بہادر کی عاجزی و درماندگی پر حمل
کر کے نخوت و استکبار کے کلمے جیسے کوئی ہذیان او رحالت بحران مین بکتا ہی
زبان پر لاکر وکیل کو حکم حاضر باشی کا دیا اور بعد تھوڑے ہی دنون کے بعزیمتِ
تاخت و تاراج ملک بدّنور جو ہر طرح کی ناز و نعمت سے معمور تھا اُس طرف کو
پیش خیمہ نکلوایا وکیل کارشناس جب اُسکی عزیمت پر آگاہ ہوا صورت
واقعہ کو حضور مین عرض کی نواب بہادر نے اِس خبر کو سنکر اپنے امیرون کے
ساتھ مشورت کی اور آخرکار یہ مہم بھی محمد علی کمیدان کو مفوّض ہوئی اِس بہادر
میدان جنگ نے ساتھ رضا و رغبت کے اِس کارزار پر مستعد و آمادہ ہو اتب
نواب ذیروز طالع نے کمیدان موصوف کو معہ چھہ ہزار بندوقچی بحکم انداز اور
بارہ ہزار سوار اصطبل خاصہ کے چنے ہوئے اور بیس ضرب توپ دشمن کوب واسطے
دھانے قصر شوکت غنیم کے رخصت فرمایا کمیدان کاردان پریاپتن کی راہ سے
کوتک کے سمبر پر پہنچا کوتگ کے راجہ نے جو اُن دنون مرھتون کے تسلّط
کے باعث طوق اِطاعت نواب بہادر کا اپنی گردن سے نکال غنیم کے ہواخواہون کے
زمرے مین منسلک ہو گیا تھا اِس سمبر پر ساتھ تیر و تفنگ کے اِنسداد طریق مین
کوشش کی اور مانع ہوا محمد علی نے جو عقل کامل اور شجاعت مجسّم تھا کلیّات
کو چھوڑکر جزئیّات کی طرف متوجّہ ہونا خلاف عقل صواب اندیش سمجھکر انتظام
لینا اِس راجہ سے دوسرے وقت پر موقوف رکھہ منزل مقصود کو روانہ ہوا
بہ سبب زیادتی احمال و اثقال اور تنگی راہ اور انبوہی درختان صحرائی کے
گذار توپخانے کا وہان سے مشکل و متعذّر دیکھہ کر فقط چار پلٹن سپاہی اور
بارہ ہزار سوار اپنے ساتھہ لے باقی فوج معہ توپخانہ اِسد خان کمیدان وجہان خان



Marfat.com

رسالہ دار کے ساتھ حضور حیدری مین روانہ کیا اور خود اپنی جمعیّت کے ساتھ
مقابل فوج غنیم کے پہنچکر پیچھے ایک پہاڑی کے ایک زمین بلند پر لوائے
اقامت باندھ کیا ترک راو نے جب روانہ ہونے سے توپخانے و بنگاہ محمد علی کمیدان
کی خبر طرف سر یرنگپتن کے پائی ایک تولی کو اپنے لشکر سے واسطے چھین
لانے توپخانے کے روانہ کیا علی الصّباح کمیدان شجاع کے دیدبانون نے جو
پہاڑ پر سے ہر طرف نظر کر رہے تھے اُسے خبر دی کہ ایک جماعت سوارون کی
لشکر غنیم مین سے جسطرف کو توپخانہ گیاہی جاتی ہی کمیدان باشعور نے
فی الفور اپنے سپاہیون کو حکم دیا کہ بندوقین بھر کرہوا مین سر کرین تافوج غنیم
کی ہمارے یہان رہنے سے خبردار ہو کر اِس طرف متوجّہ ہو چونکہ تقدیر موافق
تدبیر کے تھی بندوقون کی آواز سنتے ہی غنیم کے سوارون نے آتش خانہ کی
جانب سے دل سرد ہو کر بندوقون کی آواز کی طرف باگ پھیری اور محمد علی
کمیدان اُنکے آنے سے پہلے ہی ایک فکر معقول کرچار ہزار سپاہیون کو ایک
ایسی نشیب زمین مین کہ چشم بد غنیم سے محفوظ و مصئون تھی کمین مین بٹھا کر خود
اپنے سوارون کے ساتھ آہستہ آہستہ صحرا کی طرف چلا اِس اثنا مین ترک راو
آپ میدان مین پہنچا چونکہ محمد علی کے مارے جانے کو اپنی فتح کا باعث جانتا تھا ساتھ
ہزار سوار کو حکم دیا کہ جسطرح ہوسکے محمد علی کمیدان کا سرتن سے جدا کرین یا اگر ہاتھ
لگے تو زندہ پکڑ لاوین فوج مخالف جان سے ہاتھ دھو کشش قضا سے عنان گسستہ
اُس کمینگاہ پر پہنچی صیّادان خونریز نے جب اُنھین دامگاہ مین پہنچا پایا کمال
چابکی سے ایسی باڑھ ماری کہ گنبد فلک دھوئیں سے بھرا اور ملک الموت کا دم
جانون کے اژدحام سے بند ہو گیا،



Marfat.com

# نظم

ہوا موتکاوان پہ بازار گرم  دلو نمین نہ رحم اور آنکھو نمین شرم
برسنی نھمین یون گولیان اُسگھڑی  کہ بھادون کی جسطرح برسے جھڑی
چلا خونسے یہ ایک دریا شتاب  پڑے بہنے سر جسمین سے جون حباب
ہوا تیر سنینے سے اِس طرح پار  کہ عاشقکے دل سے ہو مژگان یار
زرد خونمین ڈوبے تھے یون سر بسر  کہ جون موج سرخاب آوے نظر
اِس و پیش پران تھے تیر اسطرح  کہ رنگین ہوا مین اُڑین جسطرح
چلے بان اور تیر پھر اُسکے بعد  گرجنے لگی توپ مانند رعد
گرے چھرّونسے یون ہزارون جوان  کہ ہون برگ ریزان بباد خزان

جس دم کہ سپاہیون نے اعدا کے سر پر ہنگامہ قیامت برپا کیا محمد علی کمیدان دو ہزار سوارے جلو ریز صحرا کے کنارے سے وہان پہنچا غنیم کے لشکر یون نے جب اپنے تئین نہنگ موت کے منہ مین دیکھا جان بچانے کو غنیمت سمجھکر بھاگ نکلے تب ترک راونے توپخانہ آگے لیکر میدان مین پہنچا اور کمال افروختہ ہو کر توپون کی شلّک کو حکم دیا گولندازون نے بڑی بڑی توپین لشکر اسلام کے مقابل لا دفعۃً گولون کے اولے برسانے صدمہ عظیم لشکر ظفر پیکر کو پہنچا دیر تھی بہادر گولون کی ضرب سے شہید ہوئے محمد علی چونکہ توپین اپنے ساتھ نہ رکھنا تھا اپنے سپاہیون کو یہ حکم دیا کہ مقتولونکی لاشون سے ایک دیوار کی صورت چن اُسکی پناہ مین بندوقون کی باڑھین مارتے رہین اور خود باکمال خشوع وخضوع درگاہ الٰہی سے دریوزہ حمایت کا کیا عنایت ایزدی اُسکے ایسی شاملحال ہوئی کہ پھر کسیطرح کا ضرر غازیون کو نہ پہنچا اگرچہ گولندازون نے گولے مارنے مین کچھ قصور نہ کیا الغرض شام تک یہ حال رہا اور مرہٹونکی سپاہ سے باوجود



Marfat.com

کثرت وانبوہ کے کچھ بن نہ آیا اور بتائید ایزدی محمد علی کے سپاہیونکی بندوقونکی باڑھ سے ہر بار سیکڑون اعدا اعدم کو سدھارتے تھے جب شام ہوئی ترمک راو نے وہان سے مہ توپخانہ مراجعت کرا اپنی لشکرگاہ کو جو وہان سے تین کوس پر تھی گیا بعد اُسکے محمد علی نے اِس سبب کہ تمام دن بھوکھارہا بروی مردانگی کی نگاہ رکھی تھی اپنا رہنا اُس مقام پر صلاح وقت نہ دیکھکر مجروح سپاہیون کو جو وہان سے چل نسکے اُسی میدان مین چھوڑا اور اُنکی تسلّی کے لیئے یہہ ظاہر کیا کہ ہم استارہ کی آبادی مین راتی رات پہنچ کر تمھاری سواری کے لیئے ڈولیان بھیجنے ہین تب سب پیادے اور سوارون کو ساتھ لے بسرعت تمام میسور کو گیا اگرچہ ایک تولی غنیم کے طلایہ کی گرد پھر رہی تھی اندھیری رات مین اُس سے مزاحم نہوا سکی اور محمد علی بے مزاحمت اعدا کے قلعہ میسور مین داخل ہوا صبح ہوتی ہی ترمک راو میدان جنگ مین آیا جب کسی کو افواج اسلام سے وہان نہ پایا زبانی مجروحون کے خبر کوچ کی طرف استارہ کے سن اُس طرف دو آمادی اُسی روز اقبال کی مدد سے بسطرف ماجراوقوع مین آیا کہ سلطان فیروز بخت نے صحراے ماکڑی سے چھہ ہزار سوار خنجر گذار اور تین ہزار پیادے خونخوار کے ساتھ غنیم کی رسد کے قافلے پر جو سات ہزار سوار دس ہزار پیادے کی جمعیّت سے مہ اٹھتیس ہاتھی اور کئی شتر خزانے اور اسباب سے بھرے ہوے اور سیکڑون بیل گولے بارود کے راے بتن کی مڈی کے قریب پہنچ کر اُترا ہوا تھا اور بہت سوداگر مالدار بھی مہ اجناس گران بہا اُس بدرقہ کو اپنا حامی و مددگار سمجھکر اُسکے ساتھ ہو لیے تھے شب خون مارا اور ضرب شمشیر آبدار و خنجر جوشن گذار سے بہتون کو اُس گروہ سے جو بیہوش سوتے تھے کھیرے اور ککڑی کی مانند کاٹ ڈالا ایک متنفس



Marfat.com

بھی فوج اعدا مین سے زندہ باقی نہ رہا آخرکار شاہزادہ والا مرتبت نے بعد قتل عام کے سب نقد و جنس غنیمت سر برنگپٹن کو روانہ فرمایا اور خود نگر کی طرف متوجہ ہوا جب یہہ خبر ترمک راو کو پہنچی تب نہایت منحیّر ہوا کہ کیا کرے ہنوز یہہ زخم اُسکا مائتم نہوا تھا کہ فلک نے نمک تازہ اُسکے زخم پر چھڑکا کہ یونان سے یہہ خبر اُسوقت اُسکو پہنچی کہ نراین راو پیشوا اُسکا بھانجا جو جماعہ مرھٹہ مین بڑا سردار تھا اپنے چچا رگھناتھ راو کے ظلم سے مارا گیا اور رگھناتھ عرف راگھو نے اپنے کام کی درستی کے لیئے نراین راو کے قدیم امیرونکو شکنجے مین عذاب کے کھینچ رکھا ہی یہہ خبر سنتے ہی ترمک راو کا رنگ اُڑ گیا اور دہشت و حیرت اُسپر مستولی ہوئی بناچار مجبور ہوکر بوسیلہ وکیلانِ نواب بہادر جنھین اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا تھا صلح کا طالب ہوا اور حرف مطالبہ زر خسارت جو اِس سفر سراسر خطر مین اُسنے اُٹھایا تھا زبان پر لایا بعد ایک ہفتے کے حضور سے نواب کے اِس مضمون پر جواب پہنچا کہ جو کچھ مال تھا چرکولی کی لڑائی مین تمہارا گھر اِس سے آگے داخل ہو چکا اور تمہاری تعدّی سے تمام ملک پایمال ہو گیا ہی بالفعل صلاح یہی ہی کہ تم پہلے مال لئے ہوئے پر قانع ہو اور اِنتفاع صلح حال کا زمانے استقبال پر منحصر رکھکر خیر و عافیت سے یونان کی طرف پھر جاؤ آخرکار بعد بہت سی رد و قدح کے دو لاکھ روپی پر معاملہ رفع پایا'

---



Marfat.com

## قرار پانا صلح کا درمیان نواب نظام علیخان ناظم حیدر آباد اور صاحبان عالیشان انگریز کے اور وقوع مین آنا متواتر جنگونکا درمیان نواب حیدر علي خان بہادر اور صاحبان عالیشان کے اور آخرکار رفع دونا نزاع کا

جب نواب نظام علی خان نے ساتھ صاحبان عالیشان کے عہد آشتی و صلح کو درمیان مین لاملک سیکا کول اور راج بندری جسکا مداخل تیس لاکھ روپیا تھا اُنکے حوالے کیا دو مہینے تک جنگ وجدال موقوف رہی بعد ازان جنریل اسمتھ بہادر نے موافق فرمانے ناظم حیدر آباد کے عزم تسخیر ملک بالا گھات کا مصمم فرما فوجین جمع کین اور نواب محمد علی خان کو بھی ساتھ لیکر انبور گڑھ سے آگے کوچ کیا نواب بہادر نے اپنی سپاہ کو توپخانہ انگریزی سے ضایع کرنا مصالح کشورگیری سے دور سمجھکر قابو اور فرصت کا منتظر صدرہا اور سب احمال و اثقال اور اہل بنگاہ کو اینگل و ماکری کو روانہ فرما سواران خون خوار اور سپاہیان بار اور کرناٹکی پیادون کو اپنے ساتھ رکھا جسوقت قابو پاتا بہیر و بنگاہ کو انگریز کے تاراج وغارت کرتا تھا اِس اثنامین ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ نتھر نگر کی طرف سے بری رسد معہ مواشی ساتھ بدرقے دو ہزار سپاہی اور ایک پلٹن انگریزی اور چار سو سوار اور دو ضرب توپ کے انگریز بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے فی الفور سواردون کے رسالونکو ساتھ لے اُسطرف کو تاخت کی اور یکایک شیر ژیان کے مانند جنگل و پہاڑ کی پناہ سے نکل کر بدرقے کی جمعیت کو پریشان اور سب اسباب رسد اور مواشی کو قبضے مین لا کر صالم وغانم مراجعت کی سردار انگریز بہادر نے ترپاتور کی نواح مین مقام کر کے



Marfat.com

فوج جدید اور اذوقہ لشکر کا مدراس سے طلب فرمایا بعد چند روز نواب بہادر کی حضور مین یہہ خبر پہنچی کہ فوج انگریزی نے بنبئی سے ایلغار کرکو رّیال بندر کو لے لیا اور قریب ہی کہ نواح نگر بھی اُنکے قبضے تصرّف مین آوے اُنھین دنون عامل کو مُنبا تور و کلیکوت کی عرضی سے یہہ معلوم ہوا کہ تین پلٹن انگریزی سپاہ کی اور چار ہزار مرد جنگی رام راجہ حاکم ملیبار کے اُس نواح کے محالات کی تسخیر کا ارادہ رکھتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر سے کسی طرح کا اندیشہ خاطر مین راہ نہ دیا اور ایزد بیہمال کے فضل پر تکیہ کر شاہزادہ ٹیپو سلطان کو معہ جمعیت دو ہزار اسوار خون خوار و چار ہزار سپاہی و ایک ہزار پیادے کرناٹکی نگر کی طرف رخصت فرمایا اور ہیبت جنگ بخشی کو چار ہزار سوار سے واسطے مقابلے راجہ اور حفاظت ملک کے کو مُنبا تور و کلیکوت کی طرف روانہ کیا جب شاہزادہ جوان بخت کو رّیال بندر مین پہنچا معلوم ہوا کہ جنریل لشکر انگریزی کا قلعہ کو مستحکم اور اذوقہ و اسباب جنگ ذخیرہ کرکے جنگ کرنیکو مستعد ہی شاہزادہ پر دل نے اِس قدر جماعت سے جو ہمراہ تھی محاصرہ و فتح کرنا قلعہ کا متعذر دیکھکر ایک قطعہ عرضداشت مین مفصّل حال اُسکا حضور انور مین ابلاغ کیا نواب بہادر نے انتظام کو اُس نواحی کے تمام مقصدون پر ترجیح دیکر چار ہزار تفنگچی قادر انداز و دو ہزار سوار منتخب اور چودہ ضرب توپ ساتھ لے اور باقی لشکر میر علی رضا خان و محمد علی کمیدان کے ذمّے مین چھوڑ برق و باد سے بھی جلد تر ایک ہفتے مین مسافت بعید کو طی فرما قلعہ نگر مین داخل ہوا اور دو ہفتے کے عرصے مین آتھ ہزار بندوق چوبین آبنوسی طیّار کروا آتھ ہزار آدمی فراہم کرکے اُنھین وہ بندوقین دین اور رنگ برنگ کے علم نمودوشکوہ کے لیئے اُن کے ساتھ دے کو رّیال بندر کی طرف نہضت فرمایا منزل مقصود مین

پہنچتے ہی انگریزی دمدمون کے مقابل جو قلعہ کے گرد باندھا تھا نزول کیا اور شاہزادے نے موافق حکم حیدری ایک دمدمے پر حملہ رستمانہ کر وہانکے محافظون کو بعد کشش وکوشش کے مقہور کیا سرداران انگریز بہادر نے سپاہ آبنوسی بندوقونکی دور سے دیکھ بھاری فوج سمجھکر لڑنیکو حزم سے دور جانا اور اپنے سب باہر کے لوگون کو جمع کر قلعہ کی طرف چلا اُسوقت دو سپاہی لشکر انگریزی سے بھاگ کر حضور مین شاہزادے کے پہنچے اور وہان کا سارا حال عرض کر دیا شاہزادہ قبل داخل ہونے فوج انگریزی کے قلعے مین ایک رسالہ سوارون کا ساتھ لیکر باگ اُٹھا قلعے مین داخل ہو گیا قلعہ کے محافظون کو تہ تیغ کیا نواب بہادر بھی اِس خبر کو سنتے ہی جلد شاہزادے کی مدد کو پہنچ تیر وبان وگولہ کا مینہ برسانا شروع کر دیا بہت سے اعدا ٹھکانے لگے جو باقی بچے سو قلعہ مین پہنچنے سے مایوس ہو کر ساحل دریا کی طرف سدھارے اگرچہ اِس گروہ مین سے بہت لوگون کی حیات کی کشتی فنا کے بھنور مین ڈوب گئی مگر سردار انگریز بہادر نے چابکی وچستے کی راہ سے جہاز پر جو وہان موجود تھا سوار ہو اِقامت کا لنگر اُس ملک سے اُٹھا بندر بنبئی کی طرف پال اُڑائی تب نواب ہمایون بخت نے بھاری تھانہ قلعہ مین بٹھا کر بعد ڈیڑھ مہینے کے معہ شاہزادہ سواد بنگلور مین علم اقبال بلند فرمایا اور اِس عرصے مین جنریل وکرنیل بہادر نے یاوری اقبال سے قلعہ وانم باڑی وتڑپاتور وگنگن گڑھ وچکدیو کو بڑی جوان مردی سے مفتوح کر بعد چند روز کے قلعے دھرم پوری کو محاصرہ کیا پایندہ خان رسالہ دار نے جو تھانہ دار اُس مقام کا تھا داد جوان مردی کی دی آخر کو شربت شہادت پیا صاحبان عالیشان نے اُس قلعے کو بھی مسخر کر عبد الرشید خان کو جو نواب محمد علی خان کا دیوان تھا واسطے اِنتظام بارامحال کے متعین فرما کر قلعہ ہوڑ وباسنی



Marfat.com

ومورڈا کرو کولار و ھسکوٹہ کو بھی فتح کرلیا اور نواب محمد علی خان خود کولار مین
اِقامت کر مرار راو حاکم گتی کو اپنی اعانت کے لیئے طلب کیا جب وہ آیا تب
اُس نواح کے نظم و نسق مین مشغول ہوا اِس عرصے مین نواب
بہادر بنگلور سے کوچ فرما اُس لشکر سے جو سرکردگی مین میر علی رضا
خان وغیرہ سردارون کے چھوڑ گیا تھا جا ملا اور جنریل بہادر نے معہ
مرار راو کے جو فوج جدید اپنے ساتھ لایا تھا نرسی پور کے سواد مین
علم شوکت بلند کیا نواب بہادر نے قابو پاکر ایک شب کو مرار راو کے
لشکر پر شبخون مار بہت سے لوگونکو اُسکے مجروح و بیروح کیا مرار راو
نے زخم شدید کھا معالجے کے حیلے کو اپنی نجات کا وسیلہ سمجھ عار فرار کو گوارا
کیا تب تو فوج حیدری نے اُس خوان یغما پر فراغ خاطر سے تصرّف کا ہاتھ
بڑھایا اُس ھنگامۂ محشر آشوب مین تھوڑے آدمی لشکر انگریز بہادر سے
اور بہت سوار نواب محمد علی خان کے مارے پڑے بعد اِس زد و کشت کے
جب نواب بہادر ھسکوٹہ کی طرف متوجّہ ہوا صاحبان انگریز بہادر باڑھ مارتے
ہوئے اُس طرف کو چلے اور بڑے استقلال سے مسافت طی کرکے ھسکوٹہ
کی پورب طرف میدان مین لواے شوکت بلند کیا محمد علی خان بہ سبب مار ڈھار اور
دوڑ دھوپ لشکر قیامت اثر حیدری کے اور صحرا نوردی کے مصائب و
متاعب اُٹھانے سے عاجز ہوا اپنے تئین بیمار بنا ساتگڈھ مین چلا گیا اور اپنے دیوان
کو بھی نہنگ اجل کے منہ سے بچانا صلاح دیکھ بار امحال سے اپنے پاس بلا لیا
اِس بیچ مین محافظان اطراف ترچناپلی کے عریضے سے نواب بہادر کو یہ معلوم
ہوا کہ فوج انگریزی نے ڈنڈیگل و کوئنباتور و بالاگھاٹ داھرور و دھاراپور
کو مسخّر کرلیا اور اب یہ قصد رکھتی ہی کہ بعد پہنچنے سامان رسد اور توپون



Marfat.com

کے جو اُس طرف ترناملی و مدھراوتر چناپلی کے پہنچکر قلعہ مین کڑوڑ کے جمع ہوا
ہی کچل ھٹی کے معبر سے اُتر کر میسور و سریرنگپٹن کے نواح کو تاراج کرے
اگرچہ سواران غارت گر جو حضور سے متعیّن ہین جان بازی مین قصور نہین
کرتے پر بدون توپ خانے کے انگریزی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتے بمجرّد دریافت
ہونے مضمون عریضے کے نواب بہادر نے تمام لشکر شاہزادے شیر شکار کے
ہمراہی مین چھوڑ خود ساتھ چھہ ہزار سپاہی و چار ہزار سوار پندرہ ضرب توپ
قلعہ کوب کے تاخت فرما دھرم پوری مین اقامت کی اور شب کے وقت یورش
کر قلعہ کو فتح اور قلعے دار کو اسیر کیا پھر وہان سے روانہ ہو کر ناک منگل کی راہ
سے کوچ بکوچ سولہ کڑوڑ مین پہنچ ایک چھوٹے قلعہ کو جسکی سپاہ انگریزی
محافظ تھی محاصرہ کیا اور جھٹ دمدمہ باندھ توپین چڑھا گولون سے قلعے کی دیوار کو
گرا دیا قلعے کے لوگون نے اگرچہ دوپہر تک ثابت قدم رہ نمک حلالی مین
قصور نہ کیا پر قلعے کی دیوار ٹوٹ جانے سے اُن کے پانون ثبات کے ہل گئے
اور قلعے سے بھاگ نکلے بعد اسکے ازروے اخبار نواب کو یہ معلوم ہوا کہ
چار ہزار بیل خالی چار پانچ سو سپاہی کی حمایت مین بموجب حکم کپطان کے رسد
لانے جاتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر کے سنتے ہی ایک ہزار تفنگچی
کو معہٗ دو ضرب توپ سر راہ پر متعیّن کیا اور وے فی الفور جا کر وہان کمین گاہ
مین بیٹھے جب اہل بدرقہ غافل اُس مقام پر پہنچے دلاورون نے بندوقون کی
شلّک اور توپون کے چھرّے سے بہتون کو صحراے عدم مین بھیجا اور
بیلون کو حضور مین لا اپنی حسن خدمتی ظاہر کی نواب بہادر نے بیلون کو
توپخانون پر تقسیم فرماتین روز کے بعد وہان سے ہرّوڑ کی طرف کوچ کیا کپطان
انگریزی نے جو رسد آورون کی تباہی سے خبر نہ رکھتا تھا چھہ سو سپاہی دو سو



Marfat.com

جوان ولایتی معہ چار ضرب توپ رسد کی حراست کے لیئے کروڑ کو روانہ کیا ہنوز اُنھون نے چار فرسنگ راہ طی نہ کی تھی کہ نواب بہادر کو یہہ خبر پہنچی تب فوراً توپخانے کو ایک زمین نشیب مین پوشیدہ رکھ سواردن کو حکم دیا کہ جب فوج انگریزی کی اُس مقام پر پہنچے تم جنگ زرگری کرتے ہوے اُنکو توپخانے کے منہہ پر لیجاؤ سردار انگریزی جو درود سے نواب بہادر کے مطلّع نہ تھا جب وہان غافل مذھر ک چلا جاتا تھا سواردن نے حسب حکم نواب بہادر کے کئی بان چھوڑے فوج انگریزی کے سپاہیون نے اِن سواردن سے کچھ اندیشہ نہ کیا اور مقابل ہو گیئے پر اُنھون نے اُس جماعت کو جُل دیکر توپخانے کے منہہ پر لے گیئے گولندازون نے توپین مارنی شروع کین تفرقہ عظیم اُس گروہ مین پڑا نواب بہادر نے کرناٹکی پیادون کو تو بعد چھنین لینے ہتھیار اور لباس کے جان سے امان دی مگر دو سو سپاہی ولایتی کو قتل کا حکم دیا اِس جنگ مین دو لڑکے نو دس برس کے زندہ پکڑے گیئے تب نواب ممدوح نے وہان سے کوچ فرما قلعہ کروڑ کے نواح مین خیمہ کیا نواب حیدر علی خان نے جو حیل اور فنون مین دشمن شکنی کے یکتاے عصر تھا یہہ تدبیر کی کہ دونون لڑکونکو جو اسیری مین آئے تھے بڑی خوشی وخرمی کے ساتھہ چند اشرفیان دے اُنھین بند سے آزاد کیا اور ساری گذری باتون پر تباہی رسد لانے والون کی اور پریشانی نواب محمد علی خان کی اور مفتوح ہونے کی قلعون کے اُنکو مطّلع کر یہہ ارشاد فرمایا کہ تم کپتان سے جا کر کہو کہ اگر اُنکو اپنی زندگی منظور ہی تو ہماری خدمت مین پہنچین نہین تو کل اِس قلعے کے لوگ بھی رسد لانے والون سے جا ملینگے اور بعد لڑنے کے اگر صلح وامان طلب کرینگے ہرگز نہ ملے گی اِس تعلیم کے بعد دے دونون لڑکے سپرد دے اُس قلعے مین گیئے اور کپتان سے حقیقت



Marfat.com

مارے جانے سپاہیان ولایتی کی جو اُنھون نے دیکھی تھی اور اُن تمام باتون کو جو سنی تھین من وعن ظاہر کی کپتان نے جب دیکھا کہ رستہ کسیطرح نہین پہنچ سکتی اور سپاہی کام کے بہت کام آئے اور نواب حیدر علی خان بہادر بہ شرط ملاقات امان کا وعدہ فرماتاہی اِس تصوّر پر ایک شخص کو اپنی جگہہ قایم کرکے تکلّف پالکی پر سوار ہو دو سوار وچند نفر سپاہی ہمراہ لے حضور مین نواب کے حاضر ہوا نواب بہادر نے اُسکی بہت سی خاطر داری فرما علحدہ خیمہ رہنے کو دیا بعد ایک لمحہ کے حضور کے متصدّیون نے کپتان سے کہا کہ اب آپ سے کچھ عداوت نہ رہی اور اگر آپ نواب بہادر کے استرضا کی راہ چلئے تو کسی طرح مضرّت آپ کو نہ پہنچیگی اِسواسطے بہتر ہی کہ ایک خط اِس قلعے کے سردار کے نام پر لکھہ بھیجئے کہ قلعہ معہ اسباب تسلیم کرے کپتان نے ہرچند چکنی چپڑی باتین بنائین اور کہا کہ مین خود قلعہ مین جا اسباب کا تعلیقہ کرمعہ قلعہ نواب کے گماشتون کو سونپ دونگا کچھ مفید نہوئی آخر کپتان اپنی حرکت طفلانہ سے بہت نادم ہوا اور جب کچھ چارا نہ دیکھانا چارا اپنی جان کی حفاظت مصلحت جانکر ایک رقعہ اُسی مضمون کا بنام سردار محافظ قلعے کے لکھدیا اور نواب کا مگار نے اُس خط کو اپنے ایک معتمد کو دیکر پانچ ہزار سپاہی کے ساتھہ قلعہ کو بھیجا جب کپتان کا رقعہ سردار محافظ قلعہ کو پہنچا اُسنے فورًا قلعہ معہ تمامی اسباب حوالے کردیا تب نواب مظفّر منصور وہان سے اپنی لشکرگاہ کو روانہ ہوا شاہزادہ بلند بخت کی ملاقات سے مسرّت حاصل کر لشکر انگریزی کے اسیرون کو جو اِس تگ وتاز مین ہاتھہ آئے تھے اپنے قلعون کو روانہ کیا اور دو تین روز مین سب ساز وسامان اپنے لشکر کا درست کرمعہ تمام خدم وحشم



Marfat.com

جنریل اِسمتھ۔ بہادر کے مقابلے کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین یہ معلوم ہوا کہ جنریل ممدوح نے ہاسکوٹہ سے مراجعت فرمانواحی کولار مین خیمے استادہ کیئے ہین اور دو پلٹن سپاہی ہندی اور چار سو جوان ولایتی کو واسطے لانے رسد کے جو قلعہ ہسورٓ مین جمع تھی روانہ کیا نواب بہادر نے فی الفور محمد علی کمیدان کو چار ہزار سپاہی اور کئی ضرب توپ واسطے فتح کرنے قلعہ ہسورٓ کے رخصت فرما خود متمام انی گل سے سواران خوش اسپ کو لئے صاعقے کے مانند اُس جماعت پر جو رسد لئے ہاسکوٹہ سے آتی تھی جا گرا ہنگامہ محشر برپا ہو گیا حیدری لشکر کے یغماگرون نے جو اُس اذوقہ کو نعمت غیر مترقّب جان جلو ریز وہان جا پہنچے تھے جب دونون فوج کو جنگ مین مشغول دیکھا سب بار بردار بیلونکو اور توپ کشی کے بیلون کو بھی بار توپ سے سبکدوش کرلے گئے لیکن اِس جماعت کے سردار نے بحکم شجاعت ذاتی پناہ مین ایک چھوٹے قلعے کے جو اِس میدان مین خالی پڑا تھا پائے ثبات محکم کیا بندوقونکی باڑھسن مارتا اور مردانہ لڑتا اور حیدری فوجونکا مقابلہ کرتا رہا اس مین محمد علی کمیدان نے ہسورٓ کے قلعہ میں پہنچکر اپنا تھانہ قایم کیا اور اہل قلعہ سے بہت لوگونکو اسیر کرکے بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا اور فی الفور واسطے محاصرہ کرنے اس قلعہ کے جو سردار انگریز کا مامن تھا مرخّص ہوا اُس دلاور نے اُسی وقت جا گولے مار قلعہ کی دیوار کو توڑ ڈالا اور قریب تھا کہ ہلّا کر قلعے کے محصورون کو تہ تیغ کرے اتّفاقاً فوج انگریزی تازہ زور جسکو جنریل اسمتھ بہادر نے توپون کی آواز سنکر دور بینی کی راہ سے واسطے مدد رسد لانے والون کے روانہ کیا تھا وہان پر جا پہنچی قلعہ والے اُس فوج کی کمک سے قوی دل ہوگئے اور شدّت محاصرے سے نجات پائی پھر دونون جماعت سابق وحال قلعے سے نکل باڑھ مارتے ہوئے لشکر سے



Marfat.com

جنریل بہادر کے جانے تب نواب بہادر نے اِس مقام پر زیادہ مقیم رہنا
تبیع اوقات جان ہاسکوٹہ کی تسخیر کو جس مین انگریزونکا تھانہ تھا چڑھ دوڑا اور
محاصرہ کیا طون میجر برج وبارہ کو مستحکم کر توپ وتفنگ سے بہادرون کے حملون کو
روکتا تھا جب یہ خبر جنریل بہادر نے سنی کولار سے ہاسکوٹہ کی طرف متوجہ
ہوا نواب بہادر نے جنریل کی روانگی سے آگاہی پا شاہزادہ اور میر علی
رضا خان کو ساتھ فوج اور توپخانے سنگین کے جنریل بہادر کی راہ روکنے
رخصت فرما واسطے تسخیر کرنے قلعہ کے بہادران رزم خواہ کو بہت سی
تاکید فرمائی تب محمد علی کمیدان قلعہ کی دیوار پر سیڑھی لگا جرأت کر
چڑھ گیا اور علم حیدری اُسپر بلند کیا قلعہ والون نے امان مانگی نواب بہادر نے
اِس جماعت کی جان فشانی سے خوش ہو کر اُن کی جان بخشی کر سب کو قلعہ سے
نکال دیا اور اپنا تھانہ وہان قایم کروا واسطے مقابلے فوج طوفان موج جنریل بہادر
کے متوجہ ہو قریب عیدگاہ کے لوائے شوکت بلند کیا توپخانہ جنگ کے قاعدہ
سے وہان پر لگایا اِس طرف سے جنریل بہادر جو چھن جانے سے قلعہ کے ہنوز
آگاہ نہ تھا ہاسکوٹہ کے متصل آپہنچا نواب بہادر نے لشکر انگریزی کے وہان
پہنچتے ہی خود سبقت کر توپخانے کو لشکر جنریل بہادر کے مقابل کیا اور ایسی
بارھسین بندوقون وتوپون کی متواتر مارین کہ بارود کے دھوئین سے زمین
آسمان تیرہ ہو گیا اور آنکھین گرد وغبار سے خیرہ چونکہ فوج انگریزی دھاوا
کر اُسی وقت وہان پہنچی اور شدت سے ماندی وکوفتہ تھی اِس سبب سے
اُس ہنگامۂ قیامت اثر مین بہت انگریزی طرف کے اوگ مارے پڑے جنریل
بہادر نے باقی فوج کا تلف وضایع کرنا عقل مصلحت اندیش کے خلاف
دیکھکر اپنی فوج کو غارون اور نشیب زمین مین پوشیدہ کیا اِس ارادے پر



Marfat.com

کہ جب حیدری سوار یورش کرین وے اُنھہ کر اُن کو باڑھہ مارین اور خود گولون اور بانون کی ضرب سے محفوظ رہین جنریل بہادر نے اِس طرح سے اُس روز میدان مین ناشام جنگ قایم رکھی جب رات کی تاریکی دلیرون کو رزم سے مانع ہوئی ہر ایک نے اپنے مقام مین جا آرام کیا شب کے وقت نواب والا فطرت نے کئی آدمی کو قلعہ اسکوٹہ وغیرہ کے اسیرون مین سے جنکو قید کر رکھا تھا رہائی بخشی اُن مین سے کئی آدمی حضور مین جنریل بہادر کے جا فتح ہو جانے سے قلعہ اسکوٹہ وغیرہ کے اُسکو مطّلع کیا جنریل بہادر اِس خبر کو سنکر بہت سا اندیشہ مند ہوا صبح کو جنگ موقوف رکھی اور بعد شام کے کئی توپین ازکار رفتہ اُس میدان مین ڈال کولار کی طرف روانہ ہوا نواب بہادر نے بھی اِس رزم گاہ سے کوچ کر نرسی کے سواد مین جا پڑا دو تین روز کے بعد ہرکارون نے حضور مین عرض کی کہ ساتھہ بدرقے ایک ہزار سوار اور دو پلٹن کے رسد جنریل بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے یہ مژدہ سنکر جلد کئی ضرب توپ جلوی اور دو رسالہ سوار خوش اسپہ لیکر اسپر تاخت کی اور ہر بن ہلّی کے گھاٹ پر پہنچکر گھات مین لگا رہا جو ہمین رسد والے گھاٹ سے اُترے فوج حیدری سے مقابلہ ہوا بدرقے کے سوار و پیادون نے حتی الوسع جنگ کی اخرکار رسد کی محافظت سے ہاتھہ اُٹھایا اور نواب بہادر اُس سب غنیمت کو ساتھہ لے اپنی لشکرگاہ مین داخل ہوا جنریل بہادر نے جب رسد لٹ جانے کی خبر سنی تب قوتی اپنی فوج کی دیکھہ اذوقہ کے بہم پہنچانے کو سب کامون پر مقدّم جانکر چند روز تک جنگ ملتوی رکھی نواب بہادر نے جب جنریل بہادر کے ارادے پر اطّلاع پائی ایک شب اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کر



Marfat.com

اِس امر مین مشورت کی کہ جنریل بہادر نے ملک بالاگھات مین اپنے پانو کو قایم کیاہی اور بالفعل بہانسے اُسکا مراجعت کرنا معلوم نہین ہوتا اور یقین ہی کہ چند روز مین سپاہ انگریزی نایابی اذوقہ کے باعث لوٹ کا ہاتھ اِس ملک کی رعایا پر دراز کریگی تمام ملک بالاگھات کا ایسا خراب وتاراج ہو جائیگا کہ غلہ کا تو کیا ذکر نباتات بھی زمین پر باقی نہ رہیگی اور جو کچھ کہ سپاہ انگریزی کی حاضری سے بچیگا ہماری فوج اُس سے ناشتا کریگی پس اِس صورت مین رعیت اِس ملک کی مطلقاً نیست ونابود ہو جائیگی اور اپنی رعیت کو خود پامال کرنا کسی شرع وملت مین جایز نہین ہی اِسواسطے عقل مآل اندیش یہی فرماتی ہی کہ جب تک جنریل بہادر ملک بالاگھات سے دست بردار ہوکر پھر نہ جاوے ہم بھی ناخت وتاراج کرنے مین ملک پائین گھات کے جو نواب محمد علی خان اور انگریز بہادر سے علاقہ رکھتا ہی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین سب سردارونے باتفاق جواب یہ عرض کی،

## مثنوی

که ما بندگانیم فرمان پذیر — مداریم از حکمت ای شه گزیر
نه خوفی ز آتش نه بیمی ز آب — نشینیم بر باد پایان شتاب
برآریم از حکم تو بیدرنگ — ز صحرا هزبر و ز دریا نهنگ
اگر خصم چون سنگ گیرد قرار — درآئیم در قلب او چون شرار
توئی سایه پروردِ فضل خدا — نباشیم چون سایه از تو جدا
جهاندار گیتی نگهدار تست — بروز و غا یاور و یار تست

نواب بہادر نے جب یہ باتین دولت خواہی وفرمان پذیری کی سپہداروں سے سنی تب تمام سپاہ کینہ خواہ سمیت واسطے تسخیر کرنے ملک پائین گھات



Marfat.com

کے لواے اقبال بلند کیا اور راے کوٹہ کے معبر سے اُتر اول کشنگر یکو تصرّف
مین لا قلعہ ترپاتور و وانم باڑی مین اپنا تھانہ قایم کیا اور مواضع و قریات متعلّقہ
انبور گڈھ کو خاک سیاہ کر نواحی انبور گڈھ ساتگڈھ اُپی ایلور ادھونی گڈھ
ارنی پرلوٹ کا ہاتھ دراز اور ترناملی مین جا خیمہ و خرگاہ کھڑا کیا پھر شاہزادے
نصرت مند کو مدراس کی طرف و میر علی رضا خان کو فوج شایستہ سمیت
تنجاور و نتھرنگر کو اور غازی خان اور مہامرزا کو چتّور و نیلور کی جانب مرخّص فرمایا
اِن دلاورون نے تھوڑے ہی دنون مین وہان کے دیہات لوٹ پاٹ جلا کر
خاک سیاہ کر دیا جب یہ خبر متواتر جنریل بہادر کو پہنچی چونکہ سجیّہ مرضیّہ
اس قوم کا یہہ ہی کہ بعد فتح کرنے ملک کے رعایا کو ہرگز نہین لوٹتے بالا گھاٹ
کو صحیح و سالم چھوڑ کر تباہی پر ملک نواب محمد علی خان کے جو حقیقت مین
سرکار کنپنی انگریز بہادر سے متعلّق تھا ترحّم کر جلد کرنپات کا گھاٹ
اُتر ساتگڈھ سے گذر راے ویلور کے سواد مین جا مقام کیا نواب محمد علی خان
نے جب دیکھا کہ نواب حیدر علی خان بہادر و جنریل دلاور مانند دو مست
ہاتھی اور شیر ژیان کے آپس مین لڑتے اور زور آزمائیان کرتے ہین اور
کشاکش سے اُن دونون رزمخواہ کے ہزارون بلکہ لاکھون رعایا بے گناہ
مفت پستی ہین اور ہوس مین ملک بالا گھاٹ کے اقلیم پائین گھاٹ کا مفت
بے چراغ ہوتا ہی اور بجز مصالحہ نواب حیدر علی خان بہادر کے کوئی چارہ نظر
نہین آتا تب ایک خط اِسی مضمون کا جنریل بہادر کو بھیجا جنریل بہادر نے
اُسکے جواب مین ارقام فرمایا کہ ہم اتنی جنگ و جدل صرف واسطے حفاظت
ملک اور پاس خاطر تمھارے کرتے ہین نہین تو ہم کو نواب حیدر علی خان کے
ساتھ کسی طرح کا کینہ نہین اور کئی برس کے عرصے سے ایسا کوئی امر جو



Marfat.com

سلسلہ عناد و فساد کا محرّک ہو طرفین سے ظہور مین نہین آیا ہی اب جو تم صلح
کرنے پر راضی ہوئے ہو ہم کو کسی صورت آپ کی راے کی مخالفت منظور
نہین جو امر کہ موجب امنیّت خلایق و رفاہیت رعایا معلوم ہو عمل مین لائے
نواب محمد علی خان نے بعد مطالعہ کرنے اس جواب کے نجیب خان و دانشمند خان
کو جو اُسکی سرکار مین زیادہ معتمد تھے بھیجا۔ ایک لطیفہ محبّت آمیز کے
بہت سے نفایس اور تحایف اور چودہ لاکھ روپی نقد ہمیت خدمت مین
نواب بہادر کے روانہ کیا اور مصالحہ کا سلسلہ جنبان ہوا جب یہ لوگ حضور
مین پہنچے اور خط معہ ایاوزر نقد اُنھون نے مذکر گذرانا نواب بہادر جو اپنے
ملک کی پایمالی سے نہایت آزردگی رکھتا تھا اِس معاملے کے پیش آنے کو محض
فتوحات غیبی و نائیدات لاریبی سے سمجھ اِس پیغام کو قبول فرمایا اور ایک مکتوب
اتّحاد اسلوب کے ساتھ علی زمان خان و مخدوم علی خان نایط کو اپنی طرف سے عہدے
پر سفارت کے مقرّر فرما رخصت کیا و کیلان خردمند حضور مین نواب محمد علی خان
کے پہنچکر صلح کی بنا کو بسا تھ عہود و مواثیق کے مستحکم کیا نواب محمد علی خان نے
کرّہ تر کے علاقے کو بھی سرکار حیدری کے کارگزارون کو تفویض کر دیا اور چندا
صاحب نایط متوفّا کے اہل و ناموس اور امام صاحب بخشی کو جو مدّت سے
قید مین تھے رہائی دی بعد حاصل ہونے اطمینان خاطر کے نواب بہادر نے
اکثر جاگیردارون کو جیسے مہدی خان جاگیردار اول کنڈہ مرتضی حسین خان منصب
دار کرگنہ پالہ محمد تقی خان جاگیردار تڈوسی و محمد سعدی خان منصب دار برموکل
نگدھ جو محمد علی خان سے مطمئن نہ تھے اپنی عنایت شامل سے راضی و شاکر اُن
سب کو سلک مین ملازمان سرکار دولت خداداد کے منسلک فرما ساتھ فرخی و
خیروزی کے ملک بالا گھاٹ مین داخل ہو سایہ اپنی شفقت کا وہان کے



Marfat.com

رہنے والون کے سر پر جو قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے ڈالا

## لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان
## بہادر کا کڑپہ کرنول بلاّری کی طرف

جس زمانے مین نواب بہادر ساتھ صاحبان انگریز بہادر کے جنگ مین مشغول تھا نواب عبدالحلیم خان کڑپے کے مرزبان نے نخوت و غرور کی راہ سے اپنے سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُن مواضع و دیہات کے جو حیدری ممالک محروسہ سے قریب کڑپے کے واقع تھے تعین کر بہت اذیّت اِس نواح کے رہنے والون کو دی تھی اور اِسی طور پر نواب منوّر خان حاکم کنول نے بھی ساتھ نواب عبدالحلیم خان کے ہمداستانی کر کے ظلم کا ہاتھ بیچارے رعایا پر دراز کیا تھا اور اسیطرح راجہ بلاّری نے بھی راسے درگ کے حدود مین شورش و ہنگامہ مچا کر خلایق کو بہت سی ایذا پہنچائی تھی اگرچہ یہ سب خبرین متواتر نواب بہادر کو پہنچتی تھین لیکن اُسنے بے اصلاح کرنے کلیاّت کے جزئیات کی طرف متوجّہ ہونا آئین سرداری و ملک گیری سے دور جان کر اغماض اور چشم پوشی فرمائی تھی درینولا کہ فضل الٰہی سے صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ مصالحہ ہو گیا نواب بہادر نے سر انجام دینا اِن شوخ چشمون کا ذمّہ ہمّت والا نہمت پر اپنے لازم و متحتّم جان کر تمام احمال و اثقال لشکر کو معہ ناموس سرداران نوایط کے جو قید سے نواب محمد علی خان کے مخلصی پاکر آئے تھے دارالحکومت سریرنگپٹن کو روانہ فرما خود بدولت و اقبال ساتھ فوج سوار و پیادون کے جو زیادہ چھ ہزار



Marfat.com

سے تھی معہ توپخانہ واسطے گوشمالی عاصیان سرکش کے وہان سے کوچ فرما سیر دشت کار کرتے ہوئے پہلے کرپے کی طرف تاخت کی اور اپنے یغما گر سواروں کو واسطے لوٹنے جلانے مواضع متعلقہ کرپے کے حکم فرمایا فوراً سواران کینہ خواہ نے اُن حدود پر تاخت کر بہتوں کو باشندوں سے اُس ملک کے خاک و خون مین غلطان کیا حاکم کرپہ بہ سانحہ ہوش ربا سن مضطر ہو ایک وکیل آداب دان کو معہ پانچ لاکھ روپی نقد اور دو فیل کوہ شکوہ چار گھوڑے عربی معہ زین مرصع اور ایک عریضہ عبودیت طراز متضمن استدعاے عفو جرایم نواب عطا پاش خطا پوش کے حضور مین روانہ کیا اور یہہ عہد کیا کہ آیندہ نقش عبودیت دل سے زایل نہ کرونگا اور ایک ٹکڑی کو اپنی سپاہ سے ہمیشہ حضور انور مین حاضر رکھونگا نواب بہادر کو چونکہ انتظام اور امور مملکت کا منظور تھا اُس پیشکش کو شرف اجابت اور معروضہ کو درجہ قبولیت عطا فرما ایک پروانہ فیض نشانہ نصایح آمیز معہ خلعت خاصہ عنایت کر وکیل کو رخصت کیا اور ایک ملازم معتبر کو یہہ حکم دیا کہ وہ نواب عبدالحلیم خان کے پاس عہدے پر اخبار نویسی کے مستعد رہ ہمیشہ وہانکا حال قلم بند کر حضور مین بھیجتا رہے اور بدرالزمان خان کو (جو ایام سابق مین حضور کی طرف سے بالاپور خرد کا قلعدار تھا اور جب مادھوراو پیشوا آیانب اُسے جُنن کی راہ سے اُس سے ملکر قلعہ اُسکے حوالے کیا تھا اور بعد منطفی ہونے آتش فتنہ و فساد کے خجالت کے مارے حضور مین نہ آیا اور کرپہ کے حاکم کی سرکار مین جا نوکر ہو اتھا) اُسکی قدیم النخدمتی پر نظر کر فیض عام سے اپنے محروم رکھنا مناسب نہ جانکر علی زمان خان کی معرفت جو اُسکا ہمزلف تھا ایک پروانہ متضمن خوش خبری جان و آبرو کی امان کے معہ خلعت خاصہ بھیج کر طلب فرمایا



Marfat.com

اور جب وہ حاضر ہوا بہت سی مہربانی اُسکے حال پر مبذول کیا چنانچہ بدستور سابق جاگیر و خدمت بخشی گری پانے سے امثال و اقران مین سر بلند ہوا تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر پیکن ہتّی کی طرف نہضت کی میر غلام علی جو وہانکا قلعدار تھا جہالت کی راہ سے ایک توپ کا گولہ نواب بہادر کے ہاتھی پر جسکا نام گج پون اور اُسوقت وہی سواری مین تھا مار کر آتش غضب حیدری کو بھڑکایا لشکر ظفر پیکر کے سواردن نے حسب الامر اُس کی گوشمالی کے لیئے تاخت کی اور پلک مارنے اُن دیہات مین جو قلعہ کے گرد تھے آگ لگا خاک سیاہ کر دیا تب میر غلام علی نے خواب غفلت سے چونک ایک وکیل کو معہ عریضہ متضمّن معاذیر نامونجہ اور دو لاکھ ہون اور پچاس ہزار روپی بابت جرمانہ اُس حرکت بیجا کے حضور مین ارسال کیا نواب ممدوح نے اُسکے عذر پذیرا کر اُسکی نذرون کو درجۂ اجابت کا بخشا میر حسن علی خان و میر اسد علی خان برادرزادون نے میر غلام علی کے سعادت ملازمت حاصل کر عہدے پر بخشی گری دست سواردن کے سرفراز و ممتاز ہوئے آخرالامر پیش خیمہ وہان سے کرنول کی طرف روانہ ہوا وہان کے راجہ نے دیدہ وری کی راہ سے آئینۂ خیال مین اپنے مآل کار کو دیکھکر ایک سفیر باتد بیر معہ عرضداشت دو لاکھ روپی نقد حضور مین ارسال کیا اور بوسیلہ پیشکشہای لطیفون سے اُس بحر موّاج کے صحیح وسالم کنارے کو پہنچا پھر وہان سے کوچ کر لشکر ظفر پیکر سرحد پر مرار راؤ کے آیا بہر چند اُس منافق کا سزا دینا امر ضروری تھا پر باقتضای مصلحت وقت نواب نے اپنے لشکر کے سرداروں کو یہہ حکم دیا کہ مطلقاً کوئی متنجس اُس نواح کے متنفّس کی اذیّت کا روادار نہ ہو جب وہان سے کوچکر سواد کنول مین دیرہ پر انواب منوّر خان وہان کے حاکم نے جو شاہ مسکین

مجذوب سے بیعت و اعتقاد رکھتا تھا اپنے پیر روشن ضمیر کو ورود سے
افواج حیدری کے مطّلع کیا شاہ مسکین نے زہر خند کرکے کہا منوّر تو خوش ہو کہ
ہم تیرے دشمنون کو منہزم کرنے ہین منوّر خان تو درجہ اُس صاحبدل کا
مافوق نبی اور تھوڑا ہی کم خدا سے جانتا تھا قول کو حضرت مرشد کے راست
سمجھا اور اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ قلعہ سے باہر نکل رات بھر تو درست کرنے
مین سر انجام حرب کے مشغول رہا اور صبح ہوتے ہی میدان مین آصف آرا
ہوا جب بہ حال نواب بہادر کو معلوم ہوا لشکر ظفر پیکر کو آراستہ و مسلّح کر
میدان جنگ مین پہنچا جو نہین دونون جانب سے صف آرائی ہوئی شاہ مسکین
ایک ہاتھی برہنہ پشت پر سوار ہو کر دیو آتش بازی کے مانند دو تین سو رفیق
صمیمت صف سے باہر نکل میدان مین آیا جب لشکر نصرت اثر کے لوگون نے
وہ صورت موحش مشاہدہ کی چونکہ طبیعتین مختلف ہین اور ستائی فقیر صاحب
کمال کی ہر ایک کو نہیں بعضے مقرّبون نے حضور مین عرض کی کہ مقابلے مین ایسے
لشکر خونریز کے تھوڑی جمعیت سے لڑنا کام ہر کسی کا نہین شاید کہ یہ درویش
اولیا یا ابدال و اوتاد مین سے ہی جو واسطے اعانت اپنے مرید کے آیا ہی چونکہ
سلف کے بزرگون نے رنجش خاطر اولیاء اللہ کی کسی طرح جایز نہین رکھی ہی یہ
اندیشے کا مقام ہی مبادا چشم زخم لشکر فیروزی اثر کو پہنچے یا ذات شریف و عنصر
لطیف کو کسی طرح کی ناخوشی لاحق ہو مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حضور
تسخیر کرنے سے اِس ایک قطعے زمین کے جو نواب منوّر خان کے تصرّف
مین ہی ہاتھ اُٹھائین نواب بہادر نے اِس بات کو سنکر غضب سے چین
بجبین ہو حاضرین سے فرمایا کہ تم سب نے سنا ہوگا کہ خداوند کارساز جسپر
اپنا سایہ مرحمت کا ڈالتا و ایک خلایق کی روزی اُسکی روزی کے ساتھ باندھتا ہی

البتہ ایک یا دو ولی اُسکی حفاظت کے لیئے غیب سے متعیّن فرماتا ہی پس خدائے جہان آفرین نے جو مجھ بندے پر اپنی مہر سے نظر کرتین لاکھ سے زیادہ آدمی کو میرے متعیّن کیا کیا اِس لشکر مین کوئی شخص ولی یا قطب نہوگا سبھون نے عرض کی کہ البتہ کوئی شخص مردان خدا سے اِس لشکر مین بھی حاضر ہوگا یہ بات سنکر نواب بہادر نے مسکراکر فرمایا کہ اگر ایسا جان تے ہو پس مضطر کیون ہوتے ہو اگر ولی سپاہ نواب منوّر خان کا آگے آتا ہی ہمارے لشکر کا ولی اُس سے جنگ کریگا حاضرون کا دل اِس بات سے قوی ہوا اور نواب بہادر نے بعد اِس گفتگو کے اپنی سواری کے فیل کوہ شکوہ کو کجک کی ضرب سے آگے ہولایا حضرت حقایق پناہ معارف آگاہ نے جون ہمین نواب بہادر کا فیل رود نیل کے مانند جوش وخروش مین دیکھا فوراً پھر گیا اور جھت قلعے مین داخل ہوا ایک حجرۂ تاریک مین نواب منوّر خان کو بلایہ ارشاد کیا کہ ہمارے فرمانے پر عمل کر جو کچھ نقد و جنس تیرے گھر مین ہی نواب بہادر کی نذر کر مگر خاطر جمع رکھ کہ تیرا قلعہ ہم ہرگز نہ دینگے اور ہم تیرے حال پر رحم کرکے قلعے مین پھر آئے ہمین اگر ہم باہر رہتے تو یہ بھی گیا ہوتا نواب منوّر خان نے اپنے مرشد کامل و ہادی آگاہ دل کی کرامت معاینہ کر بہت خجل ہوا اور فی الفور دیوان کو مع قطعہ عرضی و اسباب ضیافت حضور کو روانہ کیا اور پیشکش دوسرے روز پر موقوف رکھا نواب رحیم الطبع نے نوازش کی نظر دیوان کے حال پر مبذول فرما اپنے لشکر کو حکم دیا کہ آج جنگ موقوف رکھین چنانچہ حسب الحکم افواج قاہرہ جنگ سے دست بردار ہو تنبھدرا ندّی کے کنارے جو قلعہ کی پچھم طرف جاری ہی خیمے کھڑے کیئے علی الصباح نواب منور خان نے پچاس لاکھ روپی نقد و جنس و نفایس و نوادر پیشکش حضور مین بھیجا نواب



Marfat.com

بہادر نے اُسے قبول کیا ایک پروانہ متضمّن عفو و بخشایش نواب منور خان کے نام پر صادر ہوا پھر نواب بہادر دوسرے روز وہان سے کوچ کر نبی کنڈہ و پنڈی کنڈہ کی راہ سے سواد بلّاری مین داخل ہوا اِس عزیمت کا منشا یہہ تھا کہ سابق مین نواب بسالت جنگ حاکم ادھونی ہزار راہ سے سازش کر کے کئی موضع کو ممالک محروسہ سے لوٹ لیا تھا اب مطمح نظر نواب بہادر کا یہہ تھا کہ اگر اُس سے اب بھی کوئی حرکت منافی صلح کے ظہور مین آوے تو مجازات اُسکی جہت سے بھی قرار واقعی کی جاوے نہین تو فقط راجہ بلّاری ہی کو جو ایّام جنگ مین صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ ملکر نواح مین راہے درگ کے مصدر گستاخی کا ہوا تھا گوشمالی دیا چاہیے جون نواب بسالت جنگ کی طرف سے کوئی امر خلاف صلح کے وقوع مین نہ آیا اِس لیئے فوج ظفر موج پر یہہ حکم صادر ہوا کہ پہلے قلعہ پائین کو گولون کی ضرب سے مسمار کر حصار کو جو پہاڑ کی چوٹی پر راجہ کا ملجا اور ماوا ہی مفتوح کرین بہادران جان نثار موافق امر کے تھوڑی ہی عرصے مین دمدمہ باندھ گولہ زنی شروع کر ایک ہی روز مین ایک برج کو ڈھا دیا اور شب کو ہلّے کی نیّت سے تاخت کی مگر راجہ پر دلی و شجاعت سے تمام رات آبروے مردی کو نگاہ رکھہ لڑتا رہا علی الصباح بموجب فرمان حیدری گولندازون نے برّے برّے پتھر غبّارون مین بھر قلعہ کی اُتر جانب ایک کوہچہ پر جو برکوب قلعہ کا تھا چڑھا کر آگ دیکھائی پتھر بارود کے زور سے ہوا مین اُڑ کر قلعے مین جا گرے جن سے بہت حرم سرا کے لوگ زخمی و مجروح ہوے اور ایک شور محشر برپا ہو گیا عورتین راجہ کا دامن پکڑ فریاد کرنے لگین کہ خدا کے واسطے تو ہماری حرمت کو بچا اور جو کچھہ تیرے پاس نقد و جنس ہی نواب کے حوالے کر آخرکار راجہ مضطر ہوا اپنے



Marfat.com

وکیل کو مہ ایک قطعہ عریضہ و دو لاکھ روپی نقد حضور مین بھیج کر امان مانگی نواب بہادر نے اُسکی پیشکش کو قبول فرما کر ایک قطعہ پروانہ تشفّی بخش لکھوا کر وکیل کے حوالے کیا اور ایک اخبار نویس حضور سے وہان متعین فرمایا اِس اثنا مین اُس روز اخبار نویسون کے عروضات سے حضور مین ظاہر ہوا کہ سردار مرہٹہ ناظم مرج بہ سبب اغوا گوبند راو اور امرت راو کے نواح دھارواڑ و بادامی مین جو متعلّق دولت خداداد کے ہی لوٹ پاٹ مچا رکھی ہی نواب بہادر نے صیانت اُس ملک کی تسخیر کرنے پر اِس دیار کے مقدم جان فوراً تنب بھدراندی کو عبور فرما ایلغار کر قریب بنکاپور کے لواے حیدری بلند کیا غنیم ہیبت سے لشکر قیامت اثر کے خوف زدہ ہو اپنے مقرّ حکومت کو پھر گیا تب نواب بہادر نے اُس راہ سے ہمنہ گیتی نورد کی باگ پھیر سوادشانور مین جا ڈیرا ڈالا نواب عبد الحکیم خان چونکہ کئی بار زک کھا چکا تھا اِس مرتبہ خرد مآل اندیش کے حکم سے اپنا خلوص و اعتماد ظاہر کر قدم اعتذار سے راہ راست پر چلا اور اپنی آمدنی قلیل و خرج کثیر کا اظہار کر ایک لاکھ پینتیس ہزار روپی خرج بکروزہ لشکر ظفر پیکر تخمین کر خزانے حیدری مین داخل کیا تب نواب حیدر دل نے وہان سے کوچ کر اور سرھتی و دآمل وکیل کے راجاؤن سے پیشکش شایان وصول مین لا بیجانگر عرف اناگندی کی نواح مین خیمہ جاہ و جلال کا بلند اور راجہ نمراج کو جو وہان کا حاکم تھا حضور مین طلب فرمایا نمراج وکشن راج و رام راج قوم چھتری سے ہمین کسی کو سلام کرنا اُس قوم کا دستور نہین ایّام سابق مین تو تمامی ممالک کرناٹک و ملیبار کنارہ رود کشنا تک اُنکے قبضے تصرّف مین تھا پر آخرکار سلاطین قطب شاہیہ و عادل شاہیہ و نظام شاہیہ کی لڑائیون مین بہت ملک اُن کے قبضے تصرّف سے نکل گیا پھر عہد مین



Marfat.com

اورنگ زیب عالمگیر کے بہت صعوبت اِس خاندان کو پہنچی مگر اب کئی محال پر قانع ہو ایّام حیات بسر کرتے تھے جب فرمان حیدری راجا کو واسطے حاضر ہونے کے پہنچا کچھ چارہ نہ دیکھا بجز اِسکے کہ خود تمارض کر اپنے بیٹے کو ساتھ نذرانے ایک لاکھ ہون کے حضور مین روانہ کیا نواب عالی ہمّت نے اُسکے آباو اجداد کی عزّت برنظر کر اُسکو حاضر ہونے کی تکلیف سے معاف رکھا اور ایک اخبار نویس سرکار سے مقرّر کر وہان سے کوچ فرما بوکاپتن کی راہ سے سوادہاکل داری مین نزول کیا چونکہ بلاہت و سفاہت وہان کے راجہ کی خارج سے اکثر سمع مبارک مین پہنچی تھی واسطے تفریح و انبساط خاطر کے راجہ کے حاضر ہونے کا حکم دیا اُس ملک کے لوگ راجہ کو ساتھ حماقت کے منسوب کرتے تھے بہ انتہام اُنکا برغلط نہ تھا چنانچہ ایک حماقت اُسکی یہ تھی کہ سب محاصل اپنے تعلّقات کا افیون کی خرید مین صرف کرتا تھا اور کبھو گھر سے باہر نہ نکلتا ہر دم افیون کا خواہان اور پینک مین غرق رہتا اُسکے مکان کی پشت پر ایک تالاب وسیع اور اُس طرف کے کنارے پر ایک چھوٹا پہاڑ واقع تھا جب کبھی بتقریب سیر اپنے قصر کے بام پر چڑھتا تالاب و پہاڑ کو دیکھ اپنے کارپردازون سے کہتا کہ مجھکو دنیا مین کوئی ہوس نہین مگر یہ کہ یہ سارا پہاڑ افیون ہو جاوے تامین اِس تالاب کے پانی مین گھولکر ہفتہ عشرہ مین پی لون اور جب اُسکے رانی کھانا کھانے کو محل مین بلاتی لونڈیان خواصین پہرون تقاضا کرنے کے بعد ہاتھ پکڑ کر اُٹھا کھینچ لیجاتی نہین تب قدرے قلیل شیر برنج کھاتا اور اگر کبھو سیر کو باغیچے کے جو اُسکی حویلی سے ایک تیر پرتاب کے فاصلے پر تھا قدم رنجہ کرتا تو صبح سے چلکر دوپہر کے عرصے مین باغ مین داخل ہوتا اگر کبھو آنکھ کھولتا تو خادمون سے پوچھتا کہ کتنے روز ہوئے

کہ ہم محل سے نکلے ہین معلوم نہین کہ کب پھر پہنچینگے جب کوئی کہتا کہ اگر آپ قدم اُٹھائین تو مسافت محل کی چند قدم سے زیادہ نہین بے اختیار ہنس پڑتا اور کہتا کہ ایسا جلد چلنا کسی کبوتر کا کام ہی الغرض جب اُسے حسب الحکم حضور مین لائے نواب بہادر نے اُسکی بوالعجب ہیئت دیکھ اُسسے پوچھا کہ کیا حقیقت ہی اور کیا نذر لایا اُسنے پنیک سے سر اُٹھا عرض کیا کہ دو تین سو من افیون موجود ہی اور کئی مادہ گاو شیر دار بھی ہمین اور رانی میری آپ کی کنیز کچھ زیور بھی رکھتی ہی اگر آپ کو مطلب ہی اور قدردان افیون کے ہمین تو اُنمین سے کچھ دے سکتا ہون اور آپ خاطر مبارک جمع رکھین کہ دو تین سو مادہ گاو شیر دار بھی جو افیون کے لوازمون سے ہی نذر گذرانونگا نواب نامدار نے اُس عجایب المخلوقات کو دیکھ تبسّم فرمایا اور ایک شخص امین دیانت دار واسطے تحصیل مال واجب کے اُسکے علاقے پر مقرّر کیا اور اُس راجہ کی افیون کے خرچ کو ایک موضع سیر حاصل جدا فرمایا جب نواب بہادر کو نظم ونسق سے اُس نواح کے فراغ کلّی حاصل ہوا تب فرخّی و فیروزی کے ساتھ دار الامارت سرینگپٹن مین آیا ہر ایک صغیر و کبیر و برنا و پیر نے جمال باکمال اُسکا دیکھ دل و جان کو نورانی کیا اور ہر کوئی کام دل کو پہنچا،

---



Marfat.com

لشکرکشی کرنا تانتیا مرہٹہ ناظم مرچ کا کوبندرا و اور سیوا راو کھاٹکیہ اور دوسرے سرداران مرہٹہ سمیت اور اتّفاق کرنا ابراہیم خان دھونسا کا اور گرفتار ہوجانا سرداران مرہٹہ کا اور ناکام پھرجانا ابراہیم خان کا اور تسخیر کرنا نواب بہادر کا ملک بلّاری کو

درینولا کہ گردش آسمان نواب حیدر علی خان بہادر کے موافق تھی اور بخت بیدار اور فتح و فیروزی روز افزون خار عناد و رشک ہر ایک حاکم کے سینے مین جو اِس دولت خداداد کے قرب و جوار مین تھے چبھنے لگا خاص کر نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی اور مرار راو ناظم مرچ جو جُگ کے مانند باہم قران رکھتے تھے ہر دم اُنکا یہی منصوبہ تھا کہ کسی طرح سے نواب بہادر کو چار خانۂ مات مین لائین اور جس طرح ہو سکے اُس شاطر بساط جنگ و رزم کو برد دین ہمیشہ عزم کے گھوڑے دوڑاتے اور کسی تدبیر سے رخ نہ پھیرتے پر خود ششدرے ادبار مین پھنستے کوئی فرزین بند تدبیر کام نہ آتا نواب بہادر کا پیادۂ اقبال اکثر اُن کو کشت دیتا اور فرزانگی سے آخر کو مرتبہ فرزین کا پاتا آخر کار نواب بسالت جنگ نے بوسیلہ عریضہ حضور مین ناظم حیدر آباد کے تسخیر ممالک محروسہ حیدری کو ایک امر آسان ظاہر کر اُسکو اِس پر لایا کہ اُسنے ابراہیم خان کو جسکا دھونسا لقب تھا اور اپنی شجاعت کے گھمنڈ سے کوس رستمی بجاتا تھا واسطے فتح اُس مہم کے جو ایک امر بڑا مشکل تھا روانہ کیا اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی نواب بہادر پر واضح ہوا کہ نواب بسالت جنگ نے صفدر جنگ اپنے سپہسالار لشکر کو ساتھ موشیر لالی فرانسیس کے جو رستم جنگ کہاتا تھا واسطے تسخیر کرنے قلعہ بلّاری کے بھیجا چنانچہ اُن



Marfat.com

سر داروں نے اُس قلعہ کو محاصرہ کیا ہی اور وہان کا راجہ حالت محصوری مین
یا نون شجاعت کا استوار کر زبانی سفیران تفنگ وتوپ کے اُن کی جواب دہی
کررہا ہی اور ابراہیم خان بھی اپنی شجاعت کا غلغلہ بلند کیئے ہوئے وہانکو آتا ہی
نواب شیر دل نے اِس خبر کو سن محمد علی کمیدان کو پانچ ہزار سپاہی خونخوار
اور سات ہزار سوار خنجر گذار کے ساتھ اور باجی راو خریورہ ترمک راو
کو جو ایک مدّت سے زمرۂ ملازمان حیدری مین منسلک تھا اُسکی فوج سمیت
واسطے کفایت اِس مہم کے خلعت عطا کر رخصت کیا چنانچہ محمد علی کمیدان
ایلغار کر پندرہ روز کے عرصے مین دھارواڑ مین پہنچ قلعے کے محاذی ایک میدان
وسیع کو جس مین ایک خشک نالا تھا فرودگاہ کے لیئے پسند کر سپاہیون
کو معہ توپ خانہ اُس خشک نالے کی کمینگاہ مین چھپا خود کنارے پر
اُسکے جو مرتفع تھا خیمون کے نصب کرنے مین مصروف ہوا اتفاقاً دو روز
روز دسہرے کا تھا جس مین مرھٹون کا دستور ہی کہ کپڑے سرخ و زرد
پہن اپنے اپنے گھوڑون ہاتھیون کو رنگین ساز و یراق سنہلے روپہلے سے آراستہ
کر سوار ہوتے اور میدان وسیع مین پھرتے رقص و سرود کا تماشا دیکھ
خوشی کرتے ہین اور ایک یا دو موضع کو اگر ملک دشمن سے ہون تو خوب
نہین تو اپنے ہی ملک سے جلاتے لوٹتے اور اِس امر شنیع کو اپنے
لیئے فال نیک جانتے ہین الغرض ہنوز محمد علی کمیدان نصب کرانے مین
خیمون کے مشغول تھا اور بیلون اور شترون کی پشت سے بار بھی اُتارے
نہین گئے تھے کہ مرھٹے کا سردار تیس ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادے کی
جمعیّت اور سولہ ضرب توپ لیئے معہ اطفال و نسوان زیور پوش گھوڑیون پر
سوار خرامان خرامان اُس میدان مین آپہنچے اور چونکہ دو روز پہلے ہرکارون کی

زبانی اُس میدان کی وسعت کو پسند کر ارادہ نزول کا اُس مین رکھتے تھے
نے محابا ایک تیر کے فاصلے پر اُس خشک نالے سے پہنچکر اطمینان خاطر کے
ساتھ خوش خرامی کرنے لگے اور باوجود اِسکے کہ محمد علی کمیدان کے سوار اُنکو نظر
آئے مگر قضا کی سلائی اُنکی آنکھون مین ایسی پھر گئی تھی کہ اُنھون نے اِن
سوارون کو بھی تماشائیون مین سے جان بے تکلّف جورو لڑکون سمیت ہنستے کھیلتے
ہوئے آگے بڑھے محمد علی کمیدان نے اپنے سپاھیونکو جو کمینگاہ مین تھے اشارہ کیا
گولندازان آتشدست اور تفنگچیان قادر انداز نے یکبارگی کمینگاہ سے سر نکال شلّک
توپون اور باڑھ بندوقون کی مارنی شروع کی اور دوسری طرف سے محمد علی کمیدان
خود اپنے سوارون کے رسالے ساتھ خیل اعدا مین جا گھسا اور تیغ و تبر سے ہزارون
مرد سرخ پوش کو گل و لالہ خزان دیدہ کے مانند خاک مین تہ بہ تہ گرایا اِس
ھنگامے قیامت آشوب مین تانتیا بہادر راس الرئیس اُس جماعت کا حواس
باختہ و بیخود ہو گھوڑے سے گر پڑا سوارون نے محمد علی کمیدان کے لشکر غنیم کو
لوٹ تانتیا بہادر کو معہ بارہ سردار مرھٹہ اور بہت سی عمدہ عورتین سیمین تن
زندہ گرفتار کیا باقی فوج مرھٹہ نیم جان اموال و اسباب کو چھوڑ چھاڑ صحراے
ادبار کو رہ نورد ہوی تب محمد علی کمیدان نے نقّارہ فتح و فیروزی کا بجوا
سجدے شکر ادا کیے جس قدر مال غنیمت نقد و جنس ہاتھ آیا سب کو
جمع کر نصف فقرا و دعاگوؤن کو جو ہمراہ اُسکی فوج کے رہا کرتے تھے اور
مجاہدان نصرت شعار کو جن سے اِس روز وہان کار نمایان ظہور مین آیا تقسیم کیا اور
نصف باقی کی فرد طیّار کر واسطے ارسال حضور کے محفوظ رکھا پھر ایک شب وہان
اِستراحت اور تیمار مین مجروحون کے بسر کی علی الصباح اموال مغروتہ معہ ایک
عرضداشت مشعر تہنیت فتح حضور کو روانہ کیا جب عرضی اُس دولتخواہ بلا اشتباہ کی



Marfat.com

نظر اشرف مین گذری نواب بہادر نے آفرین و تحسین کر ایک
خلعت گران بہا معہ جواہرات بیش قیمت اور مالہ مروارید و کمر مرصّع
و اسپ تپچاق بازین طلائی کمیدان کے واسطے ارسال فرمایا درین اثنا
عرضی سوانح نگار راے درگ کی مکرّر اِس مضمون کی حضور مین پہنچی
کہ سپہسالار نواب بسالت جنگ بہادر کا کہ تین مہینے کے عرصے سے قلعہ
بلّاری کو محاصرہ کیے ہوئے سر مار رہا ہی اور وہ قلعہ ہنوز مفتوح نہین ہوا اور راجہ
وہان کا متحصّن ہو کر داد دلاوری کی دے رہا ہی اور ابراہیم خان دھونسا جو دم
اناولا غیری کا مارتا ہی اپنی فوج سمیت کنک گری و کپل مین آپہنچا نواب بہادر
نے فی الفور ایک شقّہ خاص بنام محمد علی کمیدان اِس مضمون کا صادر فرمایا
کہ چونکہ ہندی زبان مین مشت کو گھونسا کہتے ہین اُس شجاعت دستگاہ کو ہمنے
اِس خطاب گھونسا کے ساتھ سرفراز فرمایا چاہئے کہ اپنے نام کی رعایت کر
اپنی تئین دھونسا کے منہ پر مارے تا خلایق کے نزدیک اسم با مسما سمجھا
جاے ہم بھی جلد راے درگ کی راہ سے وہان پہنچتے ہین کُمک کی طرف سے
خاطر جمع رہو گو شمالی پر اعدا کے ہمّت باندھو اور اسیرون کو حضور مین
روانہ کرو کمیدان شجاعت نشان بمجرّد ورود شقّہ مال غنیمت کو تین
ہزار سپاہی بدرقے کے ساتھ حضور مین روانہ کیا اور خود بر جناح استعجال
دھونسا کی فوج بر تاخت کی نواب بہادر نے بعد کئی روز کے دار الامارت
سے نہضت فرما سوا درتن گڑی مین خیمہ کیا بہیڑ و بنگاہ اور توپ خانے کو پورنیا دیوان
کے ذمّے چھوڑ جریدہ سپاہیون کو حکم دیا کہ دو روز کی خوراک ساتھ لین اور تب
بطریق ایلغار دو روز و شب کے عرصے مین بادیہ و صحرا طی کر تیسری شب لشکر پر
نواب بسالت جنگ کے جا ٹوٹا بندوقون کی شلّک شمشیرون کی چکا چاک تیرون



Marfat.com

کی شبِ شاب سے شور قیامت برپا کیا،

## نظم

شب تیرہ از تیغ رخشان شدہ — سنانہا چو انجم درخشان شدہ
شب تیرہ از شدّت بعث و نشر — خبردار میکرد از روز حشر
ز بس کشتگان خفتہ اند در مغاک — نماندہ دگر جای در بطن خاک
سواران رستم دل و شیر گیر — تن چاک را دوختندی بہ تیر
فرو بردہ سر ساچمہ در بدن — چو زنبور در خانۂ خویشتن
شب تیرہ از گرد شد تیرہ تر — سلامت نہ ماندہ نہ پا و نہ سر

اس ہنگامے قیامت آشوب مین کسی کو خبر خویش و بیگانے سے نتھی فوج مخالف کی سپاہ ہتیار گھوڑے چھوڑ پریشان حال بھاگ نکلی اور سپہسالار اُس لشکر ہزیمت خوردہ کا سر و پا برہنہ تنہا افتان و خیزان سپاہیون مین موشیر لالی فرانسیس کے جو اپنی ولایت کے قاعدے پر چوکی پہرے مین چوکس تھے جا ملا فرانسیسون نے اُس نیم جان کو توپون کی پناہ مین لیکر اُس رزمگاہ سے باہر نکالا اور صحیح و سالم ادھونی مین پہنچایا اِدھر نواب حیدر علی خان نے نقّارہ فتح کا بجوایا راجہ محصور کو اِس اثنا مین ہرکارونکی زبانی حال ورود نواب بہادر اور ہزیمت اُتھانا لشکر کا اور سپہسالار کا موشیر لالی کے ہمراہ وہان پہنچنا معلوم ہوا ایسا رعب و ہراس اُسکی خاطر پر غالب ہوا کہ تھوڑا سا خزانہ و جواہر اپنے ناموس کے ساتھ لے چور دروازے سے نکل بیجاپور کی طرف ایسا بھاگا کہ پھر کسی نے اُسکی مرگ و زیست کی خبر نہ پائی علی الصّباح جب نواب بہادر کو ضبط کرنے مین اساس و اسباب سپہسالار



Marfat.com

رای کے مصروف تھا خبر بھاگ جانے کی راجہ کے اور بے جنگ خالی
ہوئے قلعے کی گوش حقیقت نیوش مین پہنچی معتمدون کو واسطے جمع کرنے
سباب منہ وتہ لشکر سپہسالار کے چھوڑ خود اُس قلعے مین داخل ہوا اور بے
سازعت و ممانعت اموال و اسباب بے شمار جو اسلاف نے راجہ کے
قرنون سے اُس حصار مین جمع کیا تھا تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کے
آیا تب نواب بسالت جنگ کی تحذیر واجب و لازم جان سوادھونی مین
جا دیرا کیا اور دوسرے روز نواب بسالت جنگ کو زبانی ایک معتمد کے
یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ دو مہینے کے عرصے سے سپاہ سفر کی تاب و تعب مین
گرفتار ہی اور دارالامارت سے خزانہ منگانا متعذّر و دشوار اِس لیئے تم
مبلغ دس لاکھ روپی بالفعل واسطے انجام مصارف ضروری فوج کے بھیج
دو نہین تو جسطرح ہو سکے اِسقدر روپی وصول کرنے کی فکر عمل
مین آئیگی نواب بسالت جنگ نے جب صورت رہائی اِس کام نہنگ
سے کچھ نہ دیکھی بے چون و چرا مبلغ مطلوب بھیج دیا اور زمانہ سازی کو کام
فرما کے ایک مکتوب اتحاد اسلوب لکھکر دوستی کی بنا کو قایم کیا بعد انفصال
اِس معاملے کے نواب بہادر ابراہیم خان دھونسا کی طرف طپاں کوچ کا
بجوایا اور اِس عرصے مین محمد علی کمیدان بھی اپنی فوج صمیت وہان آن پہنچا
تھا جو ہین صدا سے آمد آمد لشکر ظفر پیکر کی دھونسا کے کان مین پہنچی
سپہسالار کے لشکر کی تباہی اور بسالت جنگ کی فرمان برداری کو اپنے
حال کا ترجمان جان کر بدون جنگ و پیکار بر جعت قہقری حیدرآباد کو سدھارا
یغماگران حیدری نے دھونسا کے لشکر پر گرا سے زیروزبر و درہم و برہم کیا اور
چالیس پچاس شتر محمولہ اشیاے نفیسہ دس ضرب توپ تیس ہاتھی قبضہ



Marfat.com

تصرّف مین لاکر مارتے مارتے راے چور تک تعاقب کیا مرار راو اور نواب حلیم خان حاکم کڑپہ اور راجہ چیتل درگ اِن تینون حیلت گرون نے جو ابراہیم خان دھونسا کو نواب بہادر کے ممالک محروسہ کی تخریب پر ترغیب و تحریض کرتے تھے جب دیکھا کہ اُس نقّارے کے مغز سے کچھ آواز نہین نکلتی اُسسے جدائی اختیار کر ہر ایک اپنے اپنے مقام کو پھر گیا تب نواب بہادر نے ساتھ فتح و فیروزی کے بلّاری کی طرف نہضت فرمائی ؛

تسخیر فرمانا نواب حیدر علي خان بہادر کا قلعہ
گُتّي کو اور گرفتار کرنا مرار راو فتنہ انگیز کا
جو ایک ہزار ایک سو ستّاسی ہجری مین واقع ہوا

مرار راو نواب بہادر کی ترقی دولت خداداد کو دیکھ تخم حسد کا اپنے سینے مین بویا کرتا اور منہدم کرنے مین اُسکے قصر شوکت کے درم و قدم و قلم سے قاصر نہوتا تھا چنانچہ جن روزون کہ ترمک راو مادھوراو پیشوا کا مامون پونا سے آکر ممالک محروسہ حیدری مین مصدر فتنہ و فساد کا ہوا تھا اور نواب موصوف باقتضاے مصالح ملکداری محرّک سلسلہ صلح ہوا اور ترمک راو نے اپنے لشکر کی تلف اور اخراجات کثیر لشکر کشی پر نظر کر کے چاہا کہ نواب بہادر سے مصالحہ کر مراجعت کرے مرار راو نے ترمک راو کو تسخیر پر ملک بالا گھات کے ترغیب کر فتنہ کی آگ کو مشتعل کیا تھا چنانچہ اُسی سبب سے چرکولی کی جنگ مین صدمۂ عظیم فوج حیدری کو پہنچا اور ترمک راو نے نیل مقصود جان سلامت لیجانا غنیمت جانا اِسکے ساتھ بھی نواب دریادل تالیف

قلب پر مرارراو کے متوجہ رہا لیکن وہ حاسد ناتوان بین شب و روز تدبیر مین برہمی
دولت خداداد کے رہا کرتا تھا جب اور کسی طرف سے اُسکو صورت کشاد
کار نظر نہ آئی تب نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی کو عداوت پر قایم کیا اور
ابراہیم خان کو جو حیدر آباد مین بستر استراحت پر سویا ہوا تھا ملک بالا گھات کی
تسخیر کے لیئے جگایا نواب والاقدر اگرچہ اِس امر سے بخوبی آگاہی رکھتا تھا
مگر سزا دینا اُس بدکردار کا اور وقت پر موقوف رکھا تھا در ینولا کہ فضل سے
کریم کارساز کے بسالت جنگ کے لشکر نے گوشمالی واجبی پائی اور
وھونسالے بھی جب اُسپر چوب قرار واقعی پڑی صدا الحفیظ کی دے میدان
سے منہ پھیرا نواب بہادر نے اُکھیڑ ڈالنا خار دن کا اپنے گلشن اقبال سے
مصلحت جان قلعہ گنّی کی طرف جس مین مرارراو معہ عیال واطفال رہتا تھا نہضت
فرمائی اور جب سوار شہر مین نواب بہادر کا تدبرہ پڑا ایک معتمد کی زبانی مرارراو
کو پیام بھیجا کہ اگر قلعہ گنّی اولیاے دولت کو تسلیم کردے تو تعلقۂ سوندھ کہ مکان
سیر حاصل ہی اُسکے عوض مین اُسے عنایت ہوگا اور وہ تعلقہ ہمدمہ تاخت
وتاراج لشکر حیدری سے ہمیشہ محفوظ رہیگا لیکن راو موصوف نے مطلق
اِس نصیحت کو جو سراپا موجب اُسکی جمعیت خاطر کا تھا گوش رضا
مین جانہ دی نواب بہادر نے جب دیکھا کہ کام مدارا سے گذر چکا تب بہادران
لشکر شکن کو حکم فرمایا کہ قلعہ کو محاصرہ کرین بہادران نصرت شعار نے توپین قلعہ
کوب بلندی پر چڑھا پیام دندان شکن زبانی سفیران گولے کے متحصّنین قلعہ کو
بھیجا اور اُس طرف سے مرارراو بھی جسکا دماغ دود نخوت سے بھرا رہا تھا اِسکا
جواب وکیلان ہم جنس کے حوالہ کرتا تھا آخر کار جب مرارراو نے آتش دستیان
حیدری گولندازون کی دیکھین اور معلوم کیا کہ گولون سے توپون اور غبارون



Marfat.com

کے ضرر کلی قلعہ کے مکانون اور رہنے والون کو پہنچنا ہی حفاظت کرنے مین برج
وبارہ کے مشغول ہو جنگ کو طول دیے اور ہر روز خطوط یونان کو روانہ کرو ہان
سے اعانت طلب کرنے لگا مگر جاسوسان حیدری مرار راو کے قاصدون کو
مع مراسلات گرفتار کر حضور مین لاتے آخر الامر جب ایام محاصرہ طول کھینچا اور
کسی طرف سے مدد و کمک نہ پہنچی اور تالاب کا پانی جو درمیان قلعے کے
موجب زیست خلایق کا تھا خشک ہو گیا مرار راو عاجز ہو ایک وکیل اپنی جانب
سے حضور مین نواب بہادر کے بھیج عفو جرایم کی استدعا کی نواب بہادر
نے اُسکے حال زار پر رحم کر ایک عنایت نامہ مشعر نوید جان بخشی اُسی
وکیل کے ہاتھ عنایت فرمایا تب مرار راو ایک پالکی پر سوار ہو چند خدمتگار ساتھ
لیئے لشکر ظفر پیکر مین آیا کارپردازان درگاہ نے حسب الحکم اُسکو ایک
علاحدہ خیمہ مین اُترنے کو جگہ دی اور بہادران قلعہ شکن نے بموجب ارشاد
نواب ممدوح کے تھانہ قلعہ مین قایم کیا مرار راو نے ہرچند لجاجت کی اور مستدعی
ملاقات کا ہوا دعوت اُسکی قرین اجابت نہوی بعد دو تین روز اُسکو بعزت
تمام مع ناموس سر برنگپٹن کو روانہ کیا بعد اس فتح نمایان اور ضبط کرنے
مال اموال کے نواب بہادر واسطے انتظام کرنے تعلقہ سوندر کے متوجہ
ہوا انھین دنون جاسوسون نے یہہ عرض کی کہ یونان کے کارپردازون نے بسالت
جنگ سے نوشتجات سے خبر محصور ہونے مرار راو کی سنکر چالیس ہزار سوار
اُسکی کمک کے لیے روانہ کیئے تھے جب وے قریب کورک کے پہنچے خبر مستحضر
ہونے قلعہ گنتی اور مرار راو کے مقید ہونے کی سنکر یونان کو پھر گئے اس مابین
مین نواب بہادر کو محمد علی کمبدان کی طرف سے گونہ رنجش پیدا ہوئی سبب اُسکا
یہہ تھا کہ طبیعت کمبدان کی مدت سے اسراف پر مائل تھی اور چونکہ وہ کسیطرح



Marfat.com

اپنی فضول خرچی سے دست بردار نہوتا تھا اور اکثر بے اجازت سرکاری
اموال کو بیجا صرف کرتا چشم نمائی اُسکی واجب جان رسالہ داری سے
اُسے معزول کر وظیفہ شایستہ ماہواری اُسکے لئے مقرّر فرمایا اِس عرصے مین قلعہ
ہرپال اور تعلّقہ نیگت گری جو مرار راو نے بزور راجہ کے تصرّف سے نکال
اپنے قبضے مین لایا تھا ولیاے دولت خداداد کے ضبط مین آیا'

---

مسخّر ہونا چیتل درگ اور گرفتار ہونا راجہ کا معہ دیگر
سوانح جو ایک ہزار یکسو اسّی ہجری مین واقع ہوے

اگلے دنون مین جب نواب بہادر منظفی کرنے مین نائرہ فساد را کھوپیٹ والے کے
تعلّق خاطر رکھتا تھا ایک شخص کارپرداز دن سے ہرپن ہلّی کے جو نواختہ و پرداختہ
راجہ چیتل درگ کا اور حالات لشکر و ذخایر و اموال سے اُسکے واقف تھا
اپنے آقا سے بغاوت کر حضور مین آیا یہ شخص ہمیشہ اُس راجہ کی شکست
مین سعی اور نواب ممدوح کو واسطے تسخیر کرنے چیتل درگ کے
ترغیب و تحریص کیا کرتا چنانچہ نواب بہادر نے ہیبت جنگ بخشی کو معہ فوج اُس
طرف روانہ فرمایا چنانچہ تفصیل اِس واقعے کی اوراق سابق مین مبیّن ہوئی ہی بعد
چند روز کے راجہ نے چیتل درگ کے اُس شخص کے رہنے کو جو اُسکے راز
کا غمّاز تھا حضور مین نواب بہادر کے موجب زوال اپنی دولت کا جان ایک
عرضداشت اِس مضمون کی ارسال کی کہ اگر وہ شخص حضور سے یہان بھیج دیا
جاے تو مین پیشکش لایق حضور مین گذرانونگا نواب بہادر نے راجہ کے
معروضہ کو قرین صدق تصوّر کر اُس کارپرداز کو مرزبان اپنی کے ساتھ رخصت

فرمایا جب وہ کار پرداز خدمت مین شوم شنکر راجہ چیتل درگ کے پہنچا راجہ نے پہلے اُسکی استمالت کے لیئے ایک خلعت گران مہ مالا مروارید و پدک الماس وغیرہ عطا کر تمامی امور مالی و ملکی بہ اپنے اُسکو اختیار دیا چونکہ وہ ننگ ظرف وکم حوصلہ تھا چند روزہی کے عرصے مین اکثر آدمیونکو بے آبرو کیا راجہ اگرچہ اُسکے تعدّی سے ننگ تھا پر اغماض کر جویاے فرصت کار رہا جب بیباکی و سفاکی اِس کار پرداز کی نہایت کو پہنچی اُسکو ایکدن برّے تپاک سے اپنے حضور مین بلا کر عیّارونکو اِشارہ کیا کہ اُسے قتل کرین پر اِس اندیشہ سے کہ ایسا نہو کہ اُس کار پرداز کے مارے جانے کی خبر سنکر غضب حیدری مشتعل ہو اپنے اُنگلی کاٹ لباس خون آلودہ کر انجی کے مرزبان کو فی الفور اپنے پاس بلا بہ ظاہر کیا کہ اِس کار پرداز نے حق نمک فراموش کر مجھپر خنجر چلایا تھا جسّے میرا ہاتھ زخمی ہوا مگر میرے نوکرون نے چالاکی کر مجھکو اُسکے شر سے بچایا اور اُس وخیم العاقبت کو جہنّم مین بھیجا لازم ہی کہ اب تم مہربانی کی راہ سے حضور مین نواب بہادر کے اِس روداد سے اطلّاع دو اور بے تقصیری میری ظاہر کرو جب یہ واقعہ زمیندار انجی کے مروضہ سے نواب بہادر کو پہنچا بہ سبب اشتغال نظم و نسق پرگنات اور قلعجات اُس نواح کے اغماض فرما راجہ چیتل درگ کا سزا دینا دوسرے وقت پر ملتوی رکھا تھا اِن دنون کہ تنظیم و تنسیق سے مہمّات ملکی کے فراغت حاصل و عنایت ایزدی ہر صورت سے شامل حال تھی نواب بہادر نے فیض اللہ خان سپہدار کو واسطے گوشمال اُس راجہ کے مع فوج کثیر رخصت کیا خان موصوف نے بے لڑے بھڑے اُس سفیہ ناعاقبت اندیش کو طرف مسلک سلامتی کے رہبری کی نا اُسنے ایک ہزار اشرفی و ستر ہزار روپی بابت جرمانہ گستاخی علاوہ



Marfat.com

پیشکش مقرّری کے دینا قبول کیا جب یہ سب باتین فیض اللہ خان کے معروضہ سے حضور مین منکشف ہوئین اُس ریاست قدیم کی برہمی منظور نظر ما ایک خلعت معہ سند بحالی ملک سابق دستور اُس راجہ کو عنایت کیا اور یہ حکم دیا کہ راجہ ایک فوج اپنی طرف سے لشکر ظفر پیکر مین متعیّن رکھے جب اُس راجہ کو یہ سند بحالی کی پہنچی خوش و خرّم اپنے دارالحکومت مین قیام کر دو ہزار پیادے اور چھہ سو سوار اُردوے معلّی کو روانہ کیا جب نواب بہادر کو گوری کوٹہ و مکایل و دوبری وغیرہ کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی اور اپنے تھانے وہان بٹھا چکا تب راجہ چیتل درگ کو حضور مین طلب کیا راجہ حیلہ جو نے ناموجّہ عذرون کو پیش کر حاضر ہونے سے تقاعد کیا نواب حیدر دل نے اور راجون کی معرفت جو لشکر فیروزی اثر مین حاضر تھے اِس راجہ سفیہ کو یہ کہلا بھیجا کہ خیریت اُسکی اِسی مین ہی کہ قلعہ چیتل درگ کو تسلیم کر خود حلقہ اطاعت کا کان مین ڈال معسکر نصرت اثر مین حاضر ہوے اور پچاس ہزار روپی کی جاگیر پر جو اُسکو عنایت ہوگی قناعت کرے مگر اُس ابلہ نے قلعہ کی متانت واذوقہ کی کثرت وطیّاری آلات حرب پر مغرور ہو گوہر مواعظ کو گوش رضا مین جگہہ نہ دی اور دوسرے ہندو سردارون کو جو موافق اپنی آئین کے جنگ کرنے کو ساتھہ اہل اسلام کے موجب منویات اخروی تصور کرتے تھے اپنے ساتھہ متّفق و ہم عہد کیا اور پہاڑون کی گھاٹیون کو اپنے پیادون سے مضبوط کر خود استحکام دینے مین برج و بارہ قلعے کے مشغول ہوا جب یہ وقائع ناملایم حضور مین معروض ہوے نواب بہادر معہ توپ خانۂ آتش بار و افواج خون خوار اُس طرف متوجّہ ہوا اور عرصے مین ایک سال کے مساعی جمیلہ کشور کشائی سے ہزارہا ہزار کفّار نابکار کو تہ تیغ کر تمامی کمین گاہ اطراف قلعہ



Marfat.com

کو اپنے قبضے تصرّف مین لا قریب قلعہ کے پہنچکر نزول فرمایا اور حسب الفرمان بہادران قلعہ شکن نے اُس حصار فلک آثار کو محاصرہ کرتوپ مارنی شروع کر دی ہر روز قلعہ سے ایک گروہ جانبازون کا باہر نکل کر دادمردانگی کی دیتا تھا اگرچہ لشکر قاہرہ کے یلدارون نے اطراف قلعہ کے درختون کو کاٹ محصورین کے نکلنے کی راہ پرخار بست مستحکم کھینچا تھا اور گولندازان چابکدست نے ایک چھوٹے پہاڑ پر جو قلعہ کی اُتر جانب تھا توپین چڑھائین پر ہر روز جس قدر بے لوگ دیوار قلعہ کی منہدم کرتے محصورین شباشب دیوار جدید بنالیتے اور گاہ گاہ شب کو حیدری مورچون پر پہنچ کر شربت شہادت غازیون کو پلاتے اور شہیدون کے سرون سے مالا بناا پنے گلون مین پہنتے اور راجہ سے اُسکا انعام و صلہ لیتے تھے نواب بہادر نے بہ سبب زیادہ طول کھینچنے عرصے محاصرے اور فتح نہ ہونے قلعہ کے محمد علی کمیدان کے احضار کا حکم دیا کمیدان مذکور نے فوراً حاضر ہو شرف قدم بوسی حاصل کیا نواب بہادر نے حاضرین سے مخاطب ہو فرمایا کہ محمد علی گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دیتا ہی پس ہم غازیون اور مجاہدون کو جو تیغ زنی کرتے ہین کیا دین کمیدان نے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اِس سے کیا بہتر ہی کہ مجھسا کمتر ین بندگان سرکار دولت مدار گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دے اور خداوند نعمت منصب و جاگیر جنکا بخشنا حضور ہی سے متعلق ہی غازیون اور مجاہدون کو عطا فرمائین نواب بہادر نے یہ جواب سن تبسم فرمایا اور محمد علی کو بعطای خلعت فاخرہ مع پدک مرصع و مالۂ مروارید بیش بہا سرفراز اور فی نفر دو رُپی اضافہ ماہواری اُسکے سپاہیون کا کر واسطے تسخیر کرنے قلعہ کے حکم دیا چون محمد علی کو فقیرون کی صحبت کے فیض سے چندان دل بستگی دنیا کی مال سے نہ تھی بمجرّد پہنچنیکے اپنے خیمہ مین سب اجناس و اشیا کو جو حضور سے انعام پایا



Marfat.com

بھا یچکر دو ستون فقیرو ن اور سپاہیون کی ضیافت کی اور فقرا سے ہمّت
طلب کر مسلّح ہو اپنی فوج سمیت اُسی شب کو ایک مکان پر جو قلعہ کی
حفاظت کے واسطے اُس سے زیادہ مستحکم کوئی مقام نہ تھا حملہ کر تصرّف
مین لایا اگرچہ جماعہ مخالف نے کوشش مین قصور نہ کیا مگر بہادران اسلام کے
ہاتھ سے یہان تک عاجز ہوے کہ قلعے سے نکل آئے اور لڑنا موقوف کیا جب
بہادران لشکر ظفر اثر قریب قلعے کے پہنچے ترس و ہراس محصورون کی خاطر پر
اِس قدر غالب ہوا کہ گروہ گروہ لکڑی گھاس وغیرہ سامان خوراک لانے کے
بہانے قلعے سے نکل لشکر حیدری مین داخل ہو سایہ عاطفت مین رہنے لگے لیکن
قریب چھہ ہزار پیادے کے جو ہم جنس راجہ اور قدیم الایّام سے اُسکے نمک خوار
تھے جان سے ہاتھ دھو قلعے کے برجون کی پناہ سے عسکر حیدری کو ہنوز صدمہ
پہنچاتے تھے جب عرصہ دراز منقضی ہوا نواب بہادر پانچ ہزار پیادے
کرناٹکی دو ہزار سپاہی و ایک ہزار سوار واسطے تاخت و تاراج نواح قلعے
کے تعین فرما خود بدولت وہان سے کوچ کر چار فرسنگ پر خیمے قایم کیے
علّت غائی اِس ارادے کی یہ تھی کہ اگر راجہ بے باکانہ قلعے سے نکل میدان
مین آوے تو یکبارگی حملہ کر اُسکو اسیر کر لین اِسی عرصے مین یہ قضیہ اتّفاقی
وقوع مین آیا کہ راجہ کا سُسرا اور اُسکے دو لڑکے جو اُسکے ساتھ قلعے مین محصور
تھے ایک روز وہ دونون لڑکے چند سوار و پیادون کے ساتھ واسطے پرستش
کے ایک بتخانے مین جو قلعے کے باہر ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا گئے
فتنہ انگیز غمّازون نے راجہ سے یہ ظاہر کیا کہ تمہارے دونون نسبتی بھائی واسطے
ملازمت نواب بہادر کے گئے ہین راجہ نے اِس بات کے سنتے ہی بے تامّل
اپنے بے گناہ سُسرے کا سر کاٹ ڈالا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ اُسکے گھر لو

جلا دیا جب یہ واقعہ جگر سوز اُن دونون برادر نے سنا اپنے مشیر کار سے مشورت کر لشکر مین نواب بہادر کے پہنچے تب نواب بہادر نے اُنکی بیچارگی پر ترحّم فرما معرفت راجہ ہرپن ہلّی کے دونون بھائیو نکو حضور مین بلا دو خلعت فاخرہ معہ جواہر گران بہا دونونکو عنایت کیا اور ساتھ بخشے سند بحالی نعلّمہ موروثی کے اُنھون کو امید وار فرمایا جب اُنکو اطمینان حاصل ہوا فوج حیدری کو ساتھ لے ایک راہ سے جو بخیلون کے دل سے بھی زیادہ تنگ اور کاکل سے عنبر بن مویون کے زیادہ پرپیچ تھی چوٹیون پر جبال فلک تمثال کے چڑھ گئے غازیان شیر صولت نے ایک ہفتے تک محنت رات و دن کی اختیار کر بڑے بڑے پتھر غبّارون سے اُڑا کر بہتونکو تیزی سے سبکدوش کیا اور ہر طرف گلندا زبرق سے آگ بارود کے مخالفین کی آنکھونکو خیرہ کرتے اور جو قلعے سے نکل گریز کا عزم کرتے سپاہ حیدری اُنکے سلاح و اموال چھین لیتی جب مخالفین کی پریشانی حد سے گذری اور غلغلہ اُنکی فریاد و فغان کا راجہ کو پہنچا جوش جہالت سے مسلّح ہو جب قلعے سے نکلا تو کیا دیکھا کہ اُسکے کام کے لوگ سب کام آئے اور اُسکے لشکر کے سب نامدار غازیون کے ہاتھ کی ضرب کھا خاک پر اکثر تو بے حس و حرکت اور بعضے زندہ زخمون کے درد سے بیقرار لوٹ رہے ہین اور باقی فرار پر مستعد ہین راجہ نے ہر چند کہا کہ یارو کہان بھاگے جاتے ہو پھرو ٹھہرو لیکن کسی نے نہ سنا اور ہر ایک نے اپنی راہ لی اِس اثنا مین محمد علی کمیدان ساتھ بہادران لشکر نصرت قرین کے بے ممانعت اغیار درمیان قلعے کے جا داخل ہوا اور راجہ کی حرم سرا اور سب کارخانون پر اُسکے اپنے محافظ معتمد بٹھا راجہ کو ساتھ لے بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا نواب بہادر نے راجہ کو معہ اُسکے لواحق سر برنگپٹن کو روانہ کر شادیانہ فتح کا بجوا

محمد علی کمید ان کا پایۂ عزّت و اعتبار بلند کیا اور اُن مجاہدین کو جنھون نے قلعے کے فتح کرنے مین داد شجاعت کی دی انعام شایستہ عطا فرما خوشدل کیا،

فتح کرنا نواب حیدر علي خان بہادر کا قلعہ کنچی کوٹہ وغیرہ کو اور گرفتار ہونا نواب حلیم خان حاکم کڑپہ کا اور تباہ ہونا اُس خاندانکا

جب نواب بہادر نے بعد کد و کاوش تین برس کے ایک ہزار ایک سو نوّے ہجری مین تسخیر سے قلعے چیتل درگ کے اور انتظام سے اُس نواح کے فراغ کلی حاصل فرمایا خاطر عاطر مین گذرا کہ دولت خواہون کے طلاے اِخلاص کو اِمتحان کی کسوٹی پر جانچیئے اور مکنون ضمیر معاندان اِس دولت خداداد کو معلوم کیجیئے چنانچہ اِسی جہت سے دو تین روز تک اپنے تئین بیمار مشہور کر خیمۂ خلوت سے باہر نہ آیا اور امیرون نے موافق حکم کے اُسکے اِنتقال کی خبر اِس جہان فانی سے شائع کر ایک صندوق مخمل سیاہ سے مذہّب عنبر و کافور سے اندودہ اور معطّر کر مولودخوانون کے ساتھ سربرنگپٹن کو روانہ کیا اگرچہ اِس عرصے مین اہل کاران خردمند نے ضبط و ربط مہمّات مین ایسی چوکسی کی کہ امور ملکی و مالی مین مطلق خلل واقع نہ ہوا مگر لشکر کے لوگ جو شمار سے باہر تھے تابوت کو دیکھ سر پیٹنے اور واویلا کرنے لگے جب اِس واقعہ ناملایم کی خبر منتشر ہوئی سب امیران دولت خواہ اطراف وجوانب کے عزاداری مین مشغول ہوے مگر نواب حلیم خان حاکم نے کڑپے کے جو نواب بہادر کی طرف سے دل مین کینہ رکھتا تھا اِس خبر کے سنتے ہی سجدۂ شکر ادا کر قسم قسم کی شیرینی اپنے تمام شہر



Marfat.com

والون پر تقسیم کی اور شادیانے بجوائے جب یہ خبر نواب بہادر کو
پہنچی نائرہ غضب حیدری مشتعل ہوا اور جیسے خورشید نیم روز
ابر کے پردے سے ناگاہ نکل آتا ہی خلوت سے ساتھ کمال جاہ و جلال کے
برآمد ہو سرداران لشکر اور قلعہ داران اطراف کو جنھون سے آثار
نمک حلالی و اخلاص کیشی کے ظہور مین آئے تھے خوش دل و مطمئن ہو فراخور
حال ہر ایک کے خلعت فاخرہ و جواہر و اسپ و فیل و سلاح و جاگیر عنایت فرمایا اور
پیش جیمہ کرپے کی طرف روانہ کیا اِس اثنا مین میر علی رضا خان کی عرضداشت
سے یہ منکشف ہوا کہ نواب حلیم خان جمع کرنے مین سپاہ و آلات حرب و پیکار
کے مشغول ہی اِس مضمون کے دریافت ہونے سے دریاے غضب حیدری
کا اور بھی جوش مین آیا فوراً معہ فوج دریاموج کرپے کی طرف نہضت فرمائی
نواب حلیم خان نے جب اِس سیل جوشان کو اپنی طرف متوجّہ دیکھا گھبراکر
محمد غیاث نام ایک معتمد کو سفارت کے عہدے پر حضور مین بھیجا اُس
سفیر کاردان نے سعادت باریابی کی حاصل کرچاہا کہ کسی طرح بھڑکی ہوئی آتش
غضب حیدری کو تسکین دیکر آشتی وصلح کی بنابہ ستور سابق مستحکم کرے لیکن چونکہ
مکنون ضمیر حلیم خان کا تمام فاش ہو چکا تھا نواب بہادر نے چین بجبین
ہو کر وکیل سے یون کہا کہ حلیم خان نے ہمارے حقوق سابق کو خوب ادا کیا و
دوستی و محبّت کی خوب ہی داد دی سبحان اللہ جب ہمارے انتقال کی خبر سنی
شیرینی تقسیم کی اور نوبت بجائی اب تو جاکر اپنے موکّل سے کہہ کہ اب
وقت صلح کا گیا جنگ کا سامان طیّار کرے کہ ہم پہنچتے ہین محمد غیاث نے جب
دیکھا کہ نواب بہادر کے غضب کی آتش تسکین پانے والی نہین ناچار بے نیل
مقصود وہان سے پھرا اور جو کچھ دیکھا سنا تھا اپنے آقا سے بیان کیا بعد چند روز کے



Marfat.com

یہ خبر پہنچی کہ نواب حلیم خان نے فوج کو اپنے بھتیجون کی سرکردگی مین دھور کی طرف بھیجی تھی میر علی رضا خان سے جنگ واقع ہوئی اور افغان غالب رہے نواب بہادر نے اِس خبر کو سن اُسطرف کو تاخت کی اور صاعقے کی طرح شب تار مین دشمن پر جا گرا شمشیرین برق کے مانند چمکنے لگین اور بان شہاب ثاقب کے طرح گرنے،

## نظم

عدو بخت خوابیدہ پر ناگہان ہوا فتنۂ خفتہ بیدار وہان

اجل جو کمینگاہ مین تھی کہین سو وہ آگئی اُن کے سر پر وہین

وہان برق شمشیر جسپر گری جلی زیست کی اُسکی کھیتی ہری

برادر زادون نے حلیم خان کے جب شیرازہ اپنی فوج کا توٹتا دیکھا نا تجربہ کاری سے پانون جرأت کا قایم کیا اور جہان تک ہوسکا جنگ کی آخرکار جب ابواب بلا کو ہر چہار طرف سے کشادہ دیکھا ہتھیون پر حرکت کرنے کی راہ لی نواب بہادر نے خود بدولت معہ سواران تیز جلو اُنھون کی تعاقب کی اور جسوقت چار فرسنگ راہ طی ہوئی اور سواری خاص قریب آبادی بانس ہلّی کے پہنچی صبح روشن ہوئی اور صورت خویش و بیگانے کی معلوم ہونے لگی تب دشمنون کو ہر طرف سے گھیر بازار ستیز و آویز گرم کیا افاغنہ اگرچہ کمتر تھے مگر چونکہ تقدیر نے دماغ کو اُس قوم کے نخوت سے بھر دیا ہی مطلق کثرت سے فوج حیدری کے ہراسان نہوے اور ضرب تیغ و دستی سے میدان پیکار کو نمودار لالہ زار بنا دیا حلیم خان کے بھتیجون نے بھی داد تیر اندازی کی دی کوئی دقیقہ تہوّر سے باقی نہ چھوڑا طلوع آفتاب سے دوپہر تک جنگ قایم رہی یہان تک کہ دو ہزار جوان فوج حیدری سے کام آئے آخرکار باقی افاغنہ ایک قلعے مین جو راہ کے قریب



Marfat.com

تھا جا کر پناہ لی پر گولندا زان حیدری نے حسب الامر توپین لگا گولون سے حصار کی دیوار گرادی بہادران مظفّر نے بہتون کو تہ تیغ کیا اور بقیّہ السیف تین سو جوان زندہ اسیر ہوئے شادیانے فتح کے بجنے لگے نواب بہادر نے بعد ضبط غنایم کے وہان سے پیشتر کوچ فرمایا اور ایک ہی حملہ رستمانہ مین شہر کرپے کو مسخّر کر کار پردازان درگاہ کو فرمایا کہ دونون برادرزادون کو حلیم خان کے علحدہ خیمے مین اور باقی اسیران افاغنہ کو اور خیمون مین نظربند رکھین اور جوانان پردل اُن کے محافظ رہین علی الصّباح نواب بہادر نے ابو محمد کو جو ملازم قدیم اور سردار چوبدارون کا تھا حکم فرمایا کہ حلیم خان کے برادرزادون پاس جانرمی اور چرب زبانی کے ساتھ اُنسے سلاح دستیاب کرے حسب الحکم اُسنے اُن ناتجربہ کارون کے پاس جا ظاہر کیا کہ نواب بہادر کو دیکھنے سے تمھاری جلادت دتہوّر کے ایسا منظور ہی کہ تم دونون کو عمدہ کامون پر سرفراز فرماوے اِس صورت مین سلاحون کا اپنے پاس رکھنا باعث بدگمانی ہی لازمہ دانائی یہہ ہی کہ اُنھین مجھکو دیجئے تا حضور مین پہنچادون اور خاطر سے نواب بہادر کے دغدغہ عناد و اندیشۂ فساد کو رفع کرون اُن جوانون نے باقتضاے بہالت جبلّی یہہ کہا کہ عمر گذشتہ کی خیر و خوبی کا پھر حاصل ہونا تو معلوم بالفعل جب تک جان تن مین ہی ہم سے سلاحون کے لینے کی توقّع نہ رکھا چاہئے جب ابو محمد نے یہہ جواب ناصواب حضور مین عرض کیا تب ایک جماعت پیادگان نیزہ گذار اور بندوقچیان قادرانداز کو یہہ حکم ہوا کہ وے اپنے رعب وہیبت کو اُن پر ظاہر کرین شاید اِس جہت سے وے ہتھیار حوالے کرین جو نہین پیادے اُس خیمے کے نزدیک پہنچے وے سب جان شیر بن سے ہاتھ دھو لڑنے پر مستعد ہو گئے اور اُن مین سے جبّار خان و رحمان خان



Marfat.com

وستّار خان و قادر خان نے جو چار برادر حقیقی اور نواب عبدالرّزاق خان دولت زئی کے بیٹے تھے تلوار بن میان سے کھینچکر نیزہ داروں اور تفنگچیون پر حملہ کیا اور کتنے آدمیون کو قتل کر نواب کے خیمے برآگرے دربانون کے ہاتھ سے تین شخص تو مارے گئے پر جو تھے نے جو نہین جرأت کرطرف خلوت خانے کے جہان نواب بہادر بیٹھا تھا قدم برھایا اور ہمین ایک ملازم حضور نے اُسکو بھی بارہ برچھی سے سبکدوش کیا نواب بہادر نے جب جرأت و جہالت اُن چارون کی دیکھی اُس قول مشہور پر عمل کر کہ ریاست بے سیاست نہین ہوتی اِن سبھونکے قتل کا حکم دیا چنانچہ وے سب فوراً مارے گئے مگر وے چند نفر جنھون نے اپنے تئین شیخ و سیّد ظاہر کیا تھا اس سیاست عام سے بچگئے تب نواب بہادر نے واسطے حفاظت شہر کے ایک جماعت سوار اور پیادون کی تعین فرمائی اور سواران یغما گر کو حکم دیا کہ سدھوت پر جو حلیم خان کا مامن ہی تاخت کرین مگر خان مذکور سوارون کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی فوج کی تباہی اور مارا جانا برادرزادون کا سب سردارون کے ساتھ اور دخل حیدری مین آنا شہر کرنے کا سن برج و بارہ قلعہ سدھوت کو مستحکم کر شہر مین منادے کردی کہ سب ملازم و رعایا اور شہر کے رہنے والے رات کو اپنے مال و ناموس قلعہ چیتل مین جو مقام محفوظ ہی لیجاوین جب سب لوگ اپنے اسباب و ناموس لیجانے لگے حلیم خان نے زر و جواہر اپنا بھی شہر والون کے اسباب کے ساتھ قلعے سے نکال روانہ کیا جب بہ خبر سواران یغما گر حیدری نے سنی جلد گھوڑے اُٹھا اثنائے راہ مین اِس خوان یغما پر جا پہنچے بہتون کو قتل کیا اور باقیون کو اسیر کر دوسرے روز حضور مین سب اموال منہوبہ حاضر ہوئے نواب بہادر نے اُن سواارون کو بہت سا اِنعام و صلہ عطا کر سدھوت کو نہضت فرما جلد اُس حصار کو محاصرہ کیا نواب حلیم خان



Marfat.com

مجبور ہو محمد غیاث کو دوسری بار واسطے دریوزہ عفو جرایم کے روانہ کیا سفیر مذکور حضور مین آمنّت و سماجت نواب حلیم خان کی طرف سے ساتھ ایسی خوش بیانی کے پایہ عرض مین لایا کہ فوراً دریاے کرم و ترحّم حیدری جوش مین آیا اور زبان گوہر فشان سے یہہ ارشاد ہوا کہ اگرچہ گناہ حلیم خان کا قابلِ عفو نہین مگر عاجز نوازی کے رو سے یہہ حکم کیا جاتا ہی کہ اگر اُسکو اپنے جان کی سلامتی اور ناموس و ملک کی حفاظت منظور ہی تو قلعہ کنچی کوتے کی کلید اور دس لاکھ روپی سرکار مین داخل کرے نہین تو پھر پشیمانی کچھ فایدہ نہ بخشے گی محمد غیاث نے اپنے موکّل کو نواب بہادر کے پیام سے آگاہ کیا مگر چونکہ سرانجام دس لاکھ روپی کا حلیم خان کی طاقت سے باہر تھا اِس سبب اُسنے لب کو اپنے لاونعم سے آشنا نکیا جب عرصہ تین چار روز کا منقضی ہوا اور اُس گنبد بے در سے کسی طرح کی آواز نہ آئی مادہ غضب نواب بہادر کا ہیجان مین آیا میر علی رضا خان کو ساتھ افواج قاہرہ کے واسطے فتح کرنے قلعہ کنچی کوتے کے حکم دیا خان مذکور منزل مقصود کو پہنچ ایک ہفتے کے عرصے مین قلعے کو ساتھ۔ کلید شمشیر و خنجر خارا شگاف تدبیر کے فتح کر عرضداشت متضمّن نوید فتح حضور مین بھیجا اِس نوید کے پہنچتے ہی واسطے شلک مبارک باد کے حکم ہوا اور امین کاردان واسطے انتظام کے وہان روانہ کیا اور میر علی رضا خان کو حضور مین بلا کر مورد نوازشات فرمایا جب یہہ خبر نواب حلیم خان کو پہنچی ماہی بے آب کی طرح مضطر ہو اپنے دیوان عبدالرّسول خان کو محمد غیاث کے ساتھ تیسری بار واسطے طلب عفو کے روانہ کیا اُن دونون نے حضور مین آکر عرض کی کہ حلیم خان غایت ندامت سے عرق انفعال مین غرق ہو رہا ہی اور اصلا درگاہ مین حاضر ہونے کا اِرادہ نہین کرتا سب اپنے عیال و اطفال کو ایک حجرے مین جمع کر پیچھے بارود بچھا تو آپ ہاتھ مین لیے مستعد ہی کہ



Marfat.com

بارو ت کو دیکھا دے اگر حضور سے از راہ عاجز نوازی نوید امان جان و ناموس
کی اُسکے کان مین پڑے تو اُسکی کشتی حیات اور اُسکے عیال و اطفال غرقاب
بلا سے ساحل نجات کو پہنچتے ہین نہین تو آتش غضب حیدری سے طرفۃ العین مین
جلکر خاکستر ہو جائینگے نواب بہادر اگرچہ وجود حلیم خان کو خار دامنگیر اپنی ریاست
کا جانتا تھا تو بھی ہلاک ہونا اُسکا معہ قبائل طبع رحیم پر اُسکے گوارا نہوا
اور عبد الرّسول خان و محمد غیاث کو یہہ ارشاد فرمایا کہ چونکہ ملک و دولت
دنیا معرض زوال مین ہی اور سوائے ثبت کرنے اپنے نام کے نگینے پر روزگار
کے کوئی اور امر ہمین منظور نہین اگر حلیم خان خواہان امان مال و جان کا ہی اُسکو
چاہیے کہ ہماری افواج قاہرہ کو قلعے مین جانے دے تا وے نشان حیدری اُسپر بلند کر
فتح کا نقّارا بجاوین اگر اِس امر مین تمہارے موکّل سے اطاعت وقوع مین آوے
تو البتّہ خط عفو کا اُسکے جریدۂ جرایم پر کھینچا جائیگا سفیرون نے جب یہہ نوید پائی
قلعے مین جا حلیم خان کو سنائی چونکہ اُسکے عقل کا چراغ صرصر حوادث سے گُل
ہو گیا تھا اور بموجب تاکید اپنے پیر روشن ضمیر کے جسکا نام رزّاق شاہ تھا
اُسنے تمامی محافظان قلعہ اور سرداران افاغنہ کو جو طالب نام و ننگ و خواہان
جنگ کے تھے قلعے کے باہر بھیجا اُس جماعت کے باہر نکلتے ہی چار ہزار سپاہی جرّار
سہ دو نشان ظفر توأمان حسب الحکم نواب بہادر کے قلعے مین داخل ہو حلیم خان کو
جو دیوان خانے مین سنگ فرش کی مانند مسند پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا جا
گھیرا بہادران قانون شناس نے دروازون پر حصار و حرم سرا و کارخانجات کے محافظ
معتمد تعین کر خان کو پالکی مین بیٹھا بارگاہ حیدری میں لائے نواب بہادر نے خان ذی
شانکو معہ اہل حرم علیحدہ حیمون مین ساتھ عزّت و آبرو کے رکھا میر علی رضا خان
کو واسطے حفاظت و انتظام شہر کرنیلے کے سرفراز فرما خود ساتھ فتح و فیروزی

کے طرف دار الامارت سر برنگپتن کے کوچ کیا اور منزل مقصود مین پہنچ منتظرونکے دیدۂ انتظار کو نور اور سینہ کو سرور عطا فرما کار پردازون کو یہہ حکم دیا کہ نواب حلیم خان کو معہ اُسکے توابع و لواحق شہر گنجام مین عزّت و احترام کے ساتھہ رکھین اور ضروریات و لوازم ما یحتاج مین کسی طرح کی تصدیع و تکلیف اُسے نہ پہنچے چنانچہ خان مذکور نے اُس مقام مین چند روز کے بعد رحلت کی اور تبعہ و لحقہ نے اُسکے بھی ایک بعد دوسرے کے انتقال کر کشاکش مکروہات دنیاوی سے مخلصی پائی،

## فوج کشی کرنا نواب حیدر علي خان بہادر کا پائین گھاٹ پر بموجب ترغیب وتحریض نواب نظام علی خان ناظِم حیدرآباد اور فرمان روائے ریاست پونان کے

ہر چند داناؤن نے بغض و عناد و حسد و حرص کو خصال رذیلہ و افعال ذمیمہ مین شمار کیا ہی مگر اہل دولت اور جاہ طلبون کو واسطے توفیر خزانے و تکثیر اسباب جاہ و حشمت کے ان ذمایم کے ارتکاب کرنے سے چارہ نہین بلکہ لاکھون آدمی کا قتل کرنا اور عالم مین ساتھہ صرصر قہر کے طوفان بلا کا اُٹھانا لوازم سے اُلوالعزمی کے سمجھتے ہین درینولا کہ دولت و اقبال نے مانند بندگان حلقہ بگوش کے جبین عجز و نیاز آستانہ حیدری پر رکھا تھا اور فتح و نصرت ملازمان خدمت گزار کے مانند بارگاہ مین اُسکے حاضر رہتی. جسطرف فوج ظفر موج اُسکی متوجّہ ہوتی فتح و فیروزی ہمراہ دوڑتی اور جو سر دار گردن اُسکی اطاعت سے موڑتا جلّاد قضا وہین اُسے مروڑتا تھا سارے حکّام اطراف



Marfat.com

کے اُسکی جاہ و حشمت روز افزون کی ترقی دیکھکر علی العموم خار کھاتے اور حسد کرتے علی الخصوص ناظم حیدر آباد و حاکم یونان جو دولت نواب حیدر علی خان بہادر کے کمال کو اپنی شوکت کا زوال سمجھتے تھے اِس واسطے باہم متّفق ہو شب و روز اِسی تدبیر مین رہتے کہ کسی طور سے ریاست و دولت حیدری کی اساس کو متزلزل کرین اور چونکہ اُنکو یہہ یقین تھا کہ نواب بہادر سے میدان مین مقابلہ و جنگ کر کے عہدہ بر آنہ ہو سکینگے لہذا ارادہ لڑنیکا بھی اُس سے نہ کر سکتے تھے آخرکار بعد بہت سے تامّل و تفکّر کے اُن دونون کی راے اِس امر بر قرار پائی کہ چونکہ شہد یز ہمّت و شجاعت صاحبان انگریز بہادر میدان کشور کشائی مین گرم ستیز اور توپ خانہ آتشبار اُنکا خرمن سوز و بلا انگیز ہی اِس صورت مین مصلحت یہہ ہی کہ نواب بہادر کو واسطے جنگ صاحبان انگریز کے ترغیب دیجئے اور خود دست بر دسے دونون سردار خون خوار کے محفوظ و تماشائی رہکر بستر راحت پر آسایش کیجئے یہہ تدبیر ٹھہرا ناظم حیدر آباد و فرمان روا ے یونان نے متّفق ہو کر ایک مکتوب تحایف و نوادر سمیت حضور مین نواب حیدر علی خان بہادر کے اِس مضمون کا بھیجا کہ تسلّط صاحبان انگریز کا اِس ملک مین بہت بہی اور آخرکار منجر طرف فساد عظیم کے ہوگا اور چونکہ ملک وسیع بنگالے کا ہمّت اور شجاعت کے سبب قبضۂ اختیار مین اِس گروہ کے آگیا ہی اور حاکم نے ملک پائین گھاٹ کے زبردست سمجھ اُن کی حمایت لی ہی یقین ہی کہ اب وے ہاتھ تصرّف و تغلّب کا اقلیم پر بالا گھاٹ و یونان و حیدر آباد کے بھی دراز کرینگے اِسواسطے لازمۂ ہوشمندی کا یہہ ہی کہ اِس سیلاب بلا کے آنے سے پہلے ہی ایک سد باندھا چاہئے اور چونکہ وہ گروہ قابو جورا گھو شفی کی حمایت پر جسنے اپنے برادر زادے رشید کو خنجر بیداد سے ذبح کیا مشغول ہی



Marfat.com

اِس سبب اِختلال کلّی ریاست پونان مین واقع ہوا ہی اِن سب وجوہات پر نظر کر
ہم نے اِرادہ تسخیر کرنے بندر بمبئی کا جو انگریزونکے جہاز ونکا مقر و لنگر گاہ ہی مصمّم
کیا ہی امید ہی کہ آپ بھی اِس معاملے مین ہمارے شریک و موافق ہون نواب بہادر نے
اِن باتونکو خوب ملاحظے مین لاکر نونون سردارونکو یہہ لکھا چونکہ آپ دونون صاحبون نے اپنے
مہمّات مالی وملکی کو اختیار مین کار پردازان نادان کے چھوڑ دیا ہی اِسی سبب سے
امور آپ کے سب برہم درہم ہو رہے ہین اور تجربون سے یہہ بات
معلوم ہوئی ہی کہ آپ لوگون کے عہد و پیمان پر وثوق کرنا نادانی سے خالی نہین
اور حال آپ کے فوجون کا یہہ ہی کہ جنگ کے وقت نام ونمنگ کی
پاس داری مین مطلق کوشش نہین کرتین اور مشقّت و زحمت کی زنہار
متحمل نہین ہوتین اور کمال خوف وہراس کی جہت سے اپنی جان بچا میدان
جنگ سے کنارہ کرتی ہین اور ساتھ جن لوگون کے کہ ارادہ مخاصمت و منازعت
کا پیش نہاد خاطر عاطر ہی وے لوگ ایک دل و ایک زبان ہین ہر لمحہ اپنے
کام مین ہوشیار ظاہرا اگرچہ کم دیکھائی دیتے ہین پر حقیقت مین بہت ہین
اِس سبب سے کہ اُن مین جوش وحمیّت مردانکی ہی بھاگنے کو عار جانتے اور
جام ہمّت و پر دلی سے ایسے مست ہین کہ میدان جنگ مین مرجانے کو حیات
جاودانی سمجھتے پس ایسے پردلون اور صاحب جگرون سے لڑنا ہر بدل وجبان
کا کام نہین ہی اور اِس قوم قوی بازو ہوشمند کے ساتھ مقابلہ کرنا آسان نہین
اگر فی الحقیقت آپ کو فتنہ خوابیدہ کو بیدار کرنا ہی منظور ہی تو خوب مشورت
اِس بات مین کر فوج و خزانہ جمع کرا اپنے دار الملک سے پائین گھاٹ مین
آئیے اُسوقت یہہ دوستدار بھی شراکت سے پہلو تہی نہ کریگا اگر یہہ عزم بھی مثل
سابق کے نقش بر آب ہی تو مخلص کو اِس تکلیف مالا یطاق سے معاف رکھیے



Marfat.com

ب یہہ جواب ناظم حیدر آباد و فرمان روائے بو نان کو پہنچا باہم مشورت کر عہد
پیمان کو بحلف و سوگند مستحکم کر نواب بہادر کو لکھہ بھیجا اور یہہ آخر کو قرار پایا
کہ ناظم حیدر آباد تو واسطے انتزاع و تسخیر راج بندری و مچھلی پٹن کے متوجّہ ہو
اور فرمان روائے پو نان بندر بنبئی کی تسخیر پیش نہاد خاطر کرے اور نواب
بہادر آرکاٹ پر جو پائین گھاٹ کا دار الامارت ہی تاخت کرے اگرچہ نواب
بہادر کو اِس بات کا یقین تھا کہ ناظم حیدر آباد و کار فرمائے پو نان کا قول راستی
سے بے بہرہ ہی تب بھی واسطے امتحان کرنے عہد و پیمان دونون دولت مند کے
اپنے لشکر کی طیّاری کا حکم دیا اور چند روز مین جب ساز و سامان حرب کا مہیّا و درست
اور لشکر حیدری مجتمع ہو چکا اور بخشیون نے فرد موجودات کی گذرانی
اُس سے یہہ واضح ہوا کہ بارہ ہزار سوار رسالۂ خاص و بیس ہزار سوار یغما گر
پندرہ ہزار سوار سلحدار اور چوبیس ہزار سپاہیان بار تہوّر شعار سوائے
افواج راجگان مطیع کے آستانہ دولت پر حاضر ہین تب رجب کے مہینے
سنہ گیارہ سو چورانوے ہجری مین نواب بہادر نے ساتھہ اُن افواج قاہرہ اور
ستّر ضرب توپ قیامت آشوب اور کئی ہزار شتر محمولۂ زنبورک و بان
اور کئی ہزار جزائل بردار کے بحر زخّار کی مانند آرکاٹ کی طرف موج زن
ہو معبر حکم سے عبور فرما نواح مین کلسپاک کے قبّہ بارگاہ بلند فرمایا شاہزادہ
کہین کریم شاہ بہادر کو معہ فوج و سواران یغما گر محمود بندر کو روانہ کیا اور
خود وہان سے کوچ کر کوہچہ ترناماں کو ناظم آرکاٹ کے تصرّف سے
باہر کیا اور بعد اِسکے قلعہ چیت ہلّہ کو کریم بخش نام قلعدار کے قبضے سے بعد
محاصرہ و زد و خورد کے مستخلص کیا اور اس مقام سے شاہزادہ والا شان ٹیپو سلطان
کو معہ فوج قوی واسطے تسخیر کرنے ارنی اور تمری کے نام زد فرما خود بدولت



Marfat.com

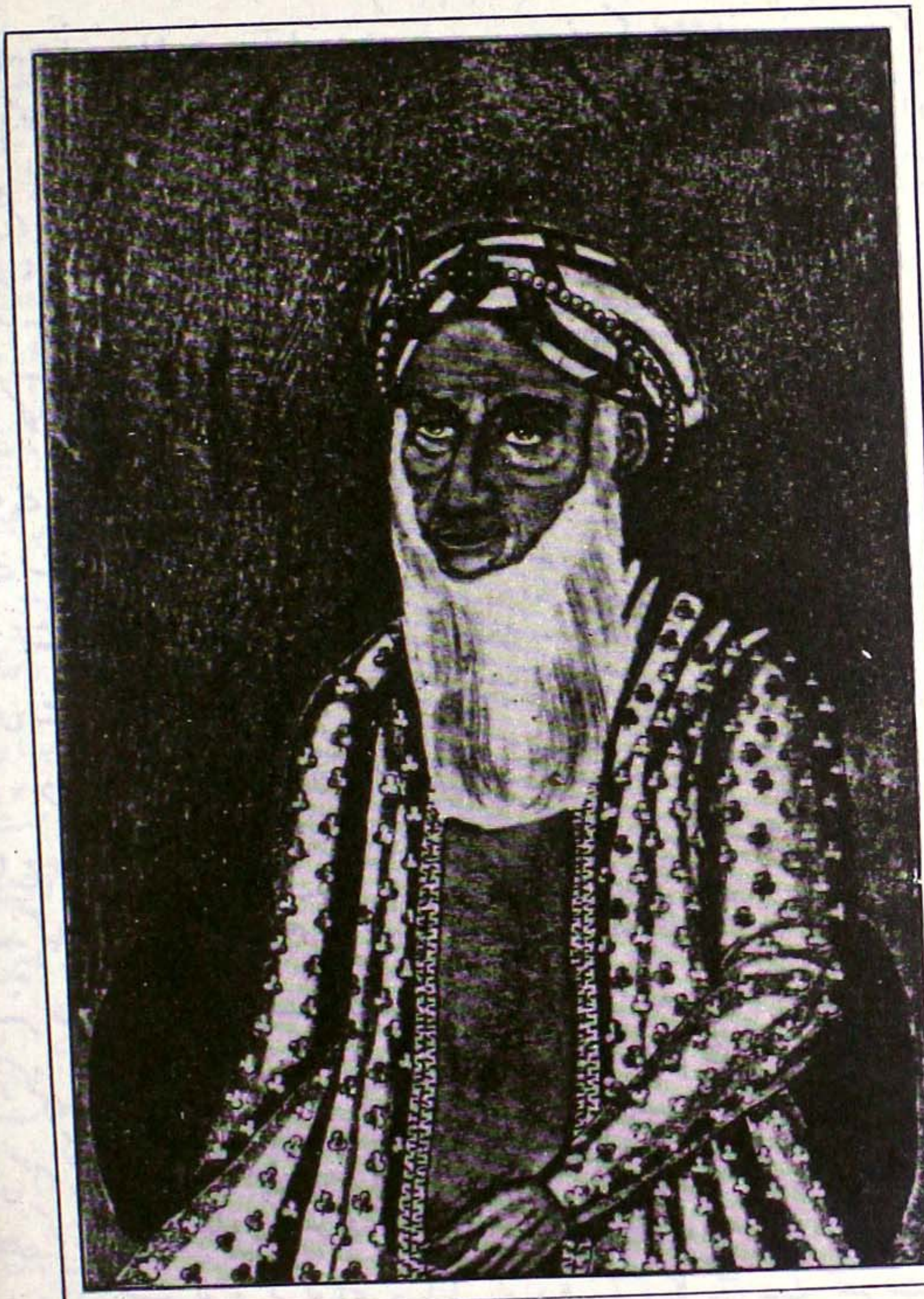

**KUREEM SHAH**

**SON OF HYDER ALI KHAN**

Marfat.com

خوج گران اور توپخانہ آتش فشان ساتھ لے شہر آرکاٹ کی طرف متوجہ ہوا اور جلد وہان پہنچ اطراف غالب پورہ کو مضرب خیام اور حصار عالم پناہ کو محاصرہ کر غلامان جان نثار اور فدائیان شیر شکار کو واسطے بنانے مورچے و دمدمے کے حکم دیا قلعدار اُسکا راجہ بیربر اور نجیب خان سالار جنگ بہادر ساتھ جمعیت پانچ ہزار سپاہیان بار اور دو ہزار سوار اور چار سو مرد اشراف کے اُس دارالامارت مین ذخیرہ مایحتاج و آلات حرب جمع کر مستعد رزم و پیکار ہوے علاوہ اِسکے تین ہزار آدمی شہر کے رہنے والے جنکے عیال و اطفال شہر مین تھے پاس حرمت کے اقتضاسے فدائیون کے مانند جان سپاری پر کمر باندھ برج و بارہ پر حصار کے چڑھ حمایت و حراست پر اُسکے مستعد ہوے اور دونون طرف سے آتشباری شروع ہوئی اب حال لشکر شاہزادہ ٹیپو سلطان اور شاہزادہ کریم شاہ بہادر کا سنیے جبکہ شاہزادہ کہین نے حضور سے بدرالاقدر کے رخصت ہو محمود بندر پر چڑھائی کی اور اُس معمورہ کو جو ملجا و ماوا تجار مالدار کا تھا محاصرہ کیا اور اقسام پشمینہ وغیرہ اجناس تجارتی اور نقود جواہر تا معدود اور تمام اثاث البیت محمد مکرم کے گھر کا جو وانکا مالک التجار تھا اور اُسکے سارے اسباب تجارتی کروڑون روپیون کے جو تین جہاز مین بھرے ہوے تھے اور پانچ ہاتھی ساتھ پیگو کے تانگن بے سب اپنے قبضے مین لا ہاتھیون اُونٹون چھکڑون پر لدوا محمد مکرم کو اسیر کر سالم و غانم حضور مین حاضر ہو سرمایہ مفاخرت حاصل کیا اور ٹیپو سلطان جوارنی کی طرف گیا تھا اُس قلعے کو محاصرہ کیا اور بدرالزمان خان بخشی نے حسب الحکم ایک روز مین دمدمہ باندھ توپین قلعہ شکن اُس پر چڑھائین اور گولے مارنے شروع کیے حسین علی خان قلعہ دار گولون کے پہنچتے ہی نے حواس ہو بدرالزمان کے پاس مع کلید قلعہ حاضر ہو اُسکے ذریعے



Marfat.com

سے ملازمت شاہزادے ہمایون طالع کی حاصل کر عرض کیا کہ قلعے مین سادات بہت رہتے ہین اُنکی حفاظت ناموس پر نظر کر کے مینے قلعہ ملازمان عالی کو تفویض کر دیا نہین تو میرے جیتے قلعہ کا فتح کرنا ممکن نہ تھا شاہزادہ والا گہر اُسکی بیہودہ گوئی پر تبسم فرما کر تو نظر بندی کا حکم دیا اور قلعے مین تھانہ مستحکم اور سیدی امام کو قلعہ دار اُسکا مقرر کر تمری کی طرف کوچ کیا وہان کے قلعہ دار نے بھی بلے جنگ وجدال قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کر دیا بعد اِسکے شہزادہ فیروز بخت نے قلعہ ترواپور اور کاوراور کادیری پاک کو مسخر فرما اور اپنا تھانہ بیٹھا اُردوے معلّا کی طرف معاودت کی'

---

جنریل منرو بہادر کا مدراس سے کنچی کی طرف آنا اور کرنیل بیلي بہادر کا دنیاے فانی سے سدھارنا اور تسخیر کرنا نواب بہادر کا قلعہ آرکاٹ کو اور اسیر کرنا نواب عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علیخان کا معہ حالات دیگر جو اُسی سال مین واقع ہوئے

جب برّے برّے قلعہ مستحکم پائین گھاٹ کے تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کے آگئے اور محاصرے کی تنگی اور سختی سے محصوران قلعہ آرکاٹ کا حال تباہ و پریشان تھا نواب محمد علی خان جو ایک اور قلعہ مین دار الامارت سے دور رہتا تھا تاب مقاومت کی اپنے مین پا صاحبان انگریز بہادر سے استعانت طلب کی صاحبان والا عزم نے جنریل منرو بہادر کو چھ ہزار سپاہی پندرہ سو ترک سوار دو پلٹن گورے کے ساتھ رخصت فرمایا اُونھین روز دن نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی نے اندیشہ ناخت وتاراج حیدری سے کوپور کے تعلّقے کو انگریز بہادر کے

روانے کر دیا تھا اور کرنیل بیلی بہادر نے واسطے انتظام اُس علاقے کے کوچ فرمایا مگر اثنائے راہ مین خبر تقرّب جنریل منرو بہادر کی سنکر معہ تین پلٹن سپاہی اور چار سو جوان ولایتی و آٹھ ضرب توپ آرکاٹ کی طرف معاودت کی جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی سلطان جوان بخت کو ساتھ سواران و سلاحداران خاص کے معہ چار ضرب توپ واسطے مقابلے کرنیل موصوف کے رخصت فرمایا اور پندارون اور باندارون کو جنکا سر گروہ سیدی ہلال تھا یہ حکم ہوا کہ سدود کرنے مین راہ رسد کے خوب کوشش کرین اور اگر فوج دوسری اُسکی کمک کو پہنچے تو اُن سے ترین جب سلطان کی فوج کا کرنیل بہادر کی فوج کے ساتھ سوادین آبادی ستوبر کے سامنا ہوا جنگ شروع ہوئی اور سوارون نے ایسی کوشش کی کہ رسد پہنچنی بالکل موقوف ہو گئی تب بھی کرنیل بہادر نے مطلقاً ہراس خاطر مین نہ لا قلعہ کنجی سے چھ کوس کے فاصلے پر جا بقصد جنگ ڈیرا کیا اور حال حسرت اذوقہ گھاس لکڑی کا جنریل منرو بہادر کو لکھا جنرل موصوف نے خط پڑھتے ہی ایک پلٹن اور چار کمپنی سپاہی گورہ مع سامان رسد و باروت و گولہ روانہ کر خود بھی قصد کیا کہ کرنیل بہادر سے ملحق ہو مگر تقدیر کی شعبدہ بازی سے یہ اتفاق ہوا کہ بعد پہنچنے سپاہ کمکی و اذوقہ کے کرنیل بہادر شباشب کنجی مین جو وہان سے قریب تھی نہ گیا اور اپنی سپاہ رزم خواہ کے آرام پر نظر کر اُس روز اُسی جا پر مقام کیا جب زبانی جاسوسون کی یہ حال نواب بہادر پر ظاہر ہوا آرکاٹ کا محاصرہ معطّل رکھ پانچ ہزار سوار واسطے غارتگری ملک راجگان نواح آرکاٹ کے تعین فرما خود بدولت معہ تمامی فوج دریا موج ایلغار کر وقت صبح جسوقت کرنیل بہادر کوچ کر کنجی کو جاتا تھا میدان مین پہنچکر بہادران جان نثار کو حکم دیا کہ فوج انگریزی پر راہ کنجی کی سدود کرین



Marfat.com

فوراً دلاورون نے اُسے گھیر قتل و غارت شروع کی ،

## نظم

چو شد صبح نواب گردون جناب
علم زد دران دشت چون آفتاب

برآراست بر تن سلاح نبرد
پر از شور شد گنبذ لاجورد

زبار سمندش به میدان کین
خم افتاد در پشت گاو زمین

وزان سوی کرنیل صاحب وقار
نگاور برانگیخت در کارزار

برآشفت آن میر عالی جناب
ز صرصر گرو برد اندر شتاب

بفرمان او جملہ فوج فرنگ
کشید ند صف های کین بیدرنگ

بغرید کرنیل در پیش صف
نہنگے بزیر اژدہاے بکف

دو لشکر به میدان کین آمدند
ز غیرت جبین پر ز چین آمدند

جوانان به میدان کشیدند صف
دہادہ برآمد ز ہر دو طرف

چو غرّید توپ دمان در مصاف
بلرزید سیمرغ در کوہ قاف

چو زنبورک جان ستان شور کرد
تن پردلان شان ز نبور کرد

خدنگ پر کرگسین وقت جنگ
پس و پیش پران چو خیل کلنگ

روان بان ہا در ہوا بی حساب
برجم شیاطین چو نیر شہاب

بناوبق مردان عالی دماغ
صدا متصل دادہ چون خیل زاغ

ز خون دلیران بمیدان جنگ
سراسر زمین گشت یکجادہ رنگ

اِس جنگ مین سپاہ لشکر انگریز بہادری کی ایسے لڑی کہ کارنامہ رستم و اسفندیار کو بھلا دیا قریب تین ہزار آدمی نے بہادران حیدری سے شربت شہادت کا پیا کرنیل بہادر نے ہر چند قصد کیا کہ لڑتے بھڑتے سمورہ کنچی تک پہنچے مگر چونکہ محمد علی کمیدان و شیخ انصر و موشیر جانی فرانسیس ساتھ اپنی



Marfat.com

فوجون کے اور موشیر لالی فرانسیس جو بسالت جنگ ناظم اد ھونی کے پاس سے نوکری چھوڑ کر قریب دو ہزار تفنگچی اور پان سو کلاد پوش اور ایک سو پچاس سوار قوم الیمان کے زمرۂ ملازمان حیدری مین منسلک ہوا تھا چارون طرف سے ہجوم لاتوپون کی شیلک بندوقون کی بارھ اور آتش دنبالہ دار بانون سے شور قیامت برپا کیا تھا بہت لوگ فوج انگریز بہادر کے مجروح و بیروح ہوئے اور کرنیل بہادر پناہ مین ایک باغ کے باقی ماندون کے ساتھ پائے شجاعت قایم کر اُن سب صدمون کا متحمّل ہو تمام فوج کو جواب دیتا تھا اِس اثنا مین ایک گولہ توپ کا ذخیرے مین بارود لشکر کرنیل بہادر کے جو درختون کی پناہ مین گاڑیون پر بار تھا جا گرا اور آتش فتنے کو مشتعل اور بہت سے جوان جنگی کو جا بھسم کر دیا کرنیل بہادر نے جب اِس طرح آتش فتنہ کو شعلہ زن اور اپنی جمعیّت کو پریشان دیکھا دل قوی رکھ باقی ماندہ فوج کو جمع کر تقیّد بارھ مارنے کی کرتا تھا کہ ناگاہ موشیر جانی و موشیر لالی فرانسیسون نے اپنی فوج سے اُسے گھیر لیا اور کرنیل بہادر کو اسیر کیا سواران حیدری نے باقیون کو قید کر اہل بنگاہ و تمام لشکر کو لوٹ لیا اور حیدر علی خان بہادر بعد اِس فتح نمایان کے شادیانہ فتح بجوا کر نیل بہادر کی طرف جو سواد کنچی مین تھا نہضت فرمادو فرسنگ کے فاصلے پر مقام کر سواران یغما گر کو واسطے بند کرنے راہ رسد فوج انگریزی کے حکم دیا جب خبر اسیر ہونے کرنیل بیلی بہادر اور پامال ہونے اُسکے لشکر کی جنریل بہادر کو پہنچی اپنی فوج قلیل کے ساتھ افواج کثیر حیدری سے مقابلہ کر فوج کو ناحق کام نہنگ مین ڈالنا کاردانی سے بعید تصوّر کر جنگ کو وقت قابو پر موقوف رکھ رات کو جنگل و بیشے کی طرف کوچ کیا سواران حیدری جو اِس خبر کو سنکر اُسکے تعاقب مین دوڑے تھے بے نیل مقصود معاودت کر اردوی معلّی مین پھر جا ملے



Marfat.com

تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر شہر آرکاٹ کو محاصرہ فرمایا بہادرون نے حسب الحکم ذمہ باندھ توپین چڑھا قلعہ شکن گولون اور آتش افگن بانون سے آشوب قیامت برپا کیا محصوران خستہ جان اُس حالت اضطرار مین بھی کمال جگر داری سے دفع کرنے مین حملہ بہادران حیدری کے ہر دم سعی کرتے تھے وہ کہنی سپاہی جو تربیت یافتہ انگریز بہادر کے تھے قلعے کی فصیل پر چڑھ اِس طرح سے رستمانہ لڑتے تھے کہ آنکھین نظار گیونکی اُنکی چالاکی دیکھکر خیرہ ہوتی تھین اِس جنگ مین نواب حافظ علی خان داماد نواب بہادر نے معہ چند نامی سردار و سواران کار شربت شہادت پیا اور محصورین مین سے سید فریدالدین خان بھی جو شہر اور تمام صوبہ کا کوتوال حلیہ شجاعت سے متحلی تھا شہید ہوا جب محاصرے پر تین مہینے گذرے اور مدد نہ پہنچی اسباب و سامان جنگ کا نابر گیا دیوار قلعے کی گولون کی ضرب سے مشبّک ہو گئی تب نواب بہادر نے بہادرون کو واسطے تسخیر حصار کے تاکید فرمائی جماعہ جان نثار زینے لگا فصیل پر چڑھ برج و بارہ کے محافظون کو تہ تیغ کرا چناپتنت کو معہ عیال و اطفال وام اسیری مین لائے ارشد بیگ خان اور حسینی یار خان اور شریف زادے شہر کے جو واسطے مدد اچناپتنت کے جمع ہو گئے تھے اور سید حمید کمیدان معہ چند اشخاص جو شہر کے اعزہ سے تھے مقیّد کیے گئے مگر نجیب خان ساتھ سپاہیان انگریزی کے قلعہ ارک مین جا دروازہ بند کر جان سپاری پر مستعد ہوا علی الصّباح جب نواب بہادر خوشی و شادمانی کے ساتھ شہر مین داخل ہو حکم دیا کہ منادی کی جاوے کہ کوئی شخص مال و ناموس پر رعایا کی دست درازی نکرے بعد دو روز کے ایک شخص معتمد معہ قولنامہ امان جان و ناموس نجیب خان اور تمام سرگروہ سپاہیان انگریزی کے پاس جا دل جوئی کر اُن سبکو حضور مین لایا نواب



Marfat.com

بہادر نے اپنے قولنامے کا پاس کر اُن سبکو عزّت واکرام شایستہ سے رخصت فرمایا اور دو سوار بطریق بدرقہ اُنکے ہمراہ کیا تا چیناپٹن مین اُنھین بخیریت پہنچا دین سید حمید کمید ان نے نوکری کی استدعا کی نواب بہادر نے اُسکو ایک پالکی و خلعت خاصہ عطا فرما چار ہزار تفنگچی کی منصبداری پر اُسے ممتاز کیا علاوہ اِسکے شرفا و نجبا کو لایق قدر و منزلت ہر ایک کے خلعتین اور جواہر عطا کر روزینہ مقرّر فرمایا اور میر محمد صادق کو جو اولاد سے میر احمد خان جاگیردار صوبہ سرا کا اور ایک مدّت سے کوتوالی شہر آرکاٹ مین اوقات بسر کرتا تھا عہدے پر صاحب صوبگی آرکاٹ کے مامور کر اُسکے فرق عزّت کو بلندی بخشی بعد اِسکے جب نواب بہادر فکر سے رفاہ حال رعایا کے مطمئن اور انتظام قلعے سے فارغ ہو چکا شاہ کریم اللہ چشتی و علی رضا خطیب و نور علی شاہ نے جو روضہ مقدّسہ مقبول درگاہ ایزدانی خلاصہ موجودات سبحانی گنجور اسرار ایزد منّان حضرت ٹیپو سلطان قدّس سرہ العزیز کے متولّی تھے حضور مین نواب بہادر کے آ تبرکات اُس درگاہ کے اور تسبیح خاک پاک اور ایک جلد کلام مجید بخط ولایت ہدیہ گذرانا نواب قدر شناس نے اُن بزرگون کے ساتھ دربارہ حالات و کرامات حضرت ٹیپو سلطان مبرور دیر تک گفتگو کی اور رخصت کے وقت ہر ایک کے دامن امید کو زر و جواہر سے مالا مال کیا اور ایک سو ایک اشرفی نذر اور شامیانہ زربفت مع استادہای طلائی واسطے درگاہ حضرت ٹیپو سلطان علیہ الرحمۃ والغفران کے بھیجا اور داروغہ مطبخ خاص کو یہ حکم ہوا کہ درگاہ مین جاکر الوان نعمت شاہانہ تیار کرواوے اور اسباب اور اقسام مصالح و عطریات وغیرہ جو طعام اور فاتحہ کے لیئے چاہیئے کاربردازون سے ہرکارخانے کے لیکر ساتھ لیجاوے کہ وقت حاجت کے کسی چیز کی تلاش کرنی نہ پڑے

چنانچہ حسب الحکم عمل مین آیا اِس اثنا مین جاسوسونکی زبانی حضور مین واضح ہوا کہ عبدالوہّاب خان برادر نواب محمدعلی خان نے قلعہ چتّور مین اذوقہ و اسباب جنگ کا جمع کرا اپنے دیوان اور چند راجاؤن کو محافظت کے لیئے چھوڑ خود قلعہ چندرگری مین قیام اختیار کیا ہی اور اِرادہ رکھتا ہی کہ عنقریب چینا پتّن مین پہنچکر صاحبان انگریز بہادر سے اِستمداد کر آرکاٹ کی طرف متوجّہ ہو اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر کا شعلۂ غضب بھڑکا چاہا کہ واسطے استیصال کرنے عبدالوہّاب خان کے چڑھ دوڑے اِس مین میر علی رضا خان نے شفیع ہو کر عرض کی کہ عبدالوہّاب خان نے تو اپنے بھائی سے رنجیدہ ہو گوشۂ قناعت اختیار کیا ہی اُس بیچارے کی کیا قدرت کہ خیال جنگ کا دل مین باندھے بلکہ یقین ہی کہ اگر حرف طلب کا حضور کی زبان پر گذرے تو سر کے بل حاضر ہو اِس بات کے سنتے ہی میر معین الدین کو یہ حکم ہوا کہ نواب عبدالوہّاب خان کو حضور مین حاضر کرے اور میر علی رضا خان کو واسطے گوشمالی راجگان نواح آرکاٹ اور انتظام دینے اُسکے روانہ کیا اور شاہزادہ فیروزبخت کو ساتھ جمعیّت پانچ ہزار سپاہیان بار و دس ہزار پیادہ و پانچ ہزار سوار کے واسطے فتح کرنے غربی قلعجات آرکاٹ اور ضبط کرنے مضافات اُسکے رخصت فرمایا جب سید صاحب اُس جنود قاہرہ کے ساتھ قلعہ چتّور کو محاصرہ کر قلعدار کو خالی کر دینے قلعہ کا پیام بھیجا قلعدار نے عذر عدم اجازت نواب عبدالوہّاب خان کا پیش کیا سید صاحب نے دوسرے روز کمال مردانگی و شجاعت سے اپنے پر دل جوانون کے ساتھ قلعے پر چڑھ گیا اور سب قلعے والون کو بضرب تیغ و سنان اوج رفعت سے غار نیستی مین ڈالا اور ویسا حصار فلک آثار جسکا فتح ہونا اس سرعت کے ساتھ فہم و وہم مین نہ آتا تھا مفتوح ہو گیا سید موصوف نے تمام



Marfat.com

مال و متاع و آلات جنگی تصرّف مین لا ایک قلعہ دار معتمد اپنی طرف سے قلعے مین
چھوڑ قلعے پر چند دگری کے تاخت کی اور وہان پہنچکر عبد الوہّاب خان کو واسطے حاضر
ہونے حضور حیدری مین لکھ بھیجا چونکہ ہوش و حواس خان ذی شان کے سنّے
سے خبر سنخّر ہو جانے قلعے چتّور کے تھکانے نہ تھے اور اُسکے مشیر بوقلمونی
روزگار کو دیکھ عالم حیرت مین بنا چار خان امارت نشان نے اپنے اہل
حرم سے دربارۂ صلح و جنگ مشورہ کر تحریر کرنے مین جواب مکتوب سیّد صاحب
کے ناخبر کی دوسرے روز ایسا اتّفاق ہوا کہ چند سوار و پیادے لشکر سے
سیّد صاحب کے جو لکڑی گھاس کے واسطے دامن کوہ مین گئے تھے قلعدار
سادہ لوح نے جب قلعے کے اوپر سے اُن سوار پیادون کو دیکھا یورش کا
گمان کر توپ چلایا اِس حرکت کا واقع ہونا جو منافی آثار صلح کا تھا طبع پر سیّد
صاحب کے ناگوار ہوا فی الفور ایک عرضداشت متضمّن بغاوت عبد الوہّاب
خان حضور مین ارسال کی اور ایک بڑی توپ پہاڑ پر چڑھا گولہ زنی شروع
کردی اتّفاقات سے پہلا ہی گولہ خان رفیع المکان کی حرم سرا مین جا گرا وہان
زلزلہ پڑ گیا اِس مین دوسرا گولا چھت پر مطبخ کے پہنچا چھت گر پڑی اور واویلا
مستورات مین مچ گیا اِس حال تباہ کو معاینہ کر خان عالی مقدار بے حس و حرکت ہو بستر
مدہوشی پر گرا مستورات نے جب خان صاحب کو چراغ صبحدم کی مانند حالت نفس
شماری مین دیکھا ایک خط اِس مضمون کا لکھکر سیّد صاحب کو بھیجا کہ اگر آپ کو قلعہ
اور ملک مقبوضہ ہمارا لینا منظور ہی تو حاضر ہی مگر چونکہ ہمارے خاوند کا مزاج جادۂ
اعتدال سے منحرف ہی اِس لئے چاہئے کہ آپ گولنداز دنکو حکم دین کہ توپونکی
صدا سے دماغ کو اُسکے زیادہ تر پریشان نکرین جب وہ مکتوب سیّد صاحب کو
پہنچا اُنکو یہ جواب لکھ بھیجا کہ آپ لوگ معہ نواب صاحب باطمینان خاطر یہان



Marfat.com

نشریف لاوین کوئی دقیقہ پاس داری مین عزّت وحرمت کے فروگذاشت نہوگا
جب یہہ مکتوب وہان پہنچا خان والا شان معہ عیال واطفال قلعے سے نکل لشکر
مین سیّد صاحب کے آیا تب سیّد صاحب نے ایک قلعدار امانت شعار اپنی
طرف سے قلعے مین چھوڑ تمام مال اسباب ضبط کرمہ خان رفیع المکان وغیرہ
حضور مین پہنچکر سرمایہ مفاخرت حاصل کیا اور نواب بہادر نے خان
رفیع المکان کو معہ اُسکے تبعہ ولشکر بدرقہ معقول ہمراہ کرسریرنگپتن کو روانہ فرمایا
اور سلطان جوان طالع ایک مہینے کے عرصے مین قلعہ ماہی مندّل وکیلاس گڑھ کو
مفتوح کرلشکر فراوان اور اسباب حرب بے پایان کے ساتھہ سانگڑھی کی طرف
جسکی حصانت ورزانت ہفت اقلیم مین مشہور ہی متوجّہ ہوا اور محاذی قلعے
کے میدان وسیع مین فیل سوارہ جیسے مہرانور کوہ خاور سے طلوع ہوتا ہی
ساتھہ۔ کمال جاہ وجلال توزک سواری کے جلوہ فرما بینونکی آنکھونکو خیرہ کیا،

## نظم

سواران اسپان تازی نژاد — بہ سرعت گرو برده از تند باد
ز سمہم سواران زرّین رکاب — زره پوش گردید ماہی در آب
سنان های نیزه بروی هوا — چو انجم درخشان شده بر سما
علم های سرخ وسفید وسیاه — بگردانده رنگ از رخ مہر وماه
به بسته بهر توپ گل گون لوا — چو آتش فشاند لب اژدها
ز خیل جوانان بندوق بند — فزوده دران دشت رونق دوچند
قباهای رنگین بمیدان جنگ — چو ابر بهاری شده رنگ رنگ
درخشیدن چار آئینه ها — شده صیقل زنگ از سینه ها
کمان کیانی بلان کرده زه — به ابرو ز کین بر فگنده گره



Marfat.com

بدوش یلان نیزہ دارش سناہا بہ سم یافتہ پرورش
درخشان بناوبق زہر آبگون چو مارے کہ از پوست آید برون

اگرچہ ولی محمد خان قلعہ دار اُس حصار فلک آثار کا اور سیّد مخدوم رسالہ دار اور محمد مولا جو معتمدون سے نواب محمد علی خان کے معہ دو ہزار سپاہی اُسکی حراست کے واسطے مامور تھے اور قلعہ بھی اذوقہ واسلحہ سے معمور تھا مگر معاینہ کرنے سے کوکبہ جاہ و جلال سلطان کے اُن سب کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا اپنی جان کی حفاظت قلعہ کی صیانت پر مقدّم جان اُسنے آگے کہ نوبت شمشیر زنی کی پہنچے حضور مین حاضر ہو کلید قلعہ حوالہ کر نوید امان پا مطمئن ہوے سلطان ایک معتمد جان نثار کو معہ فوج جرّار واسطے حفاظت قلعے کے متعیّن کر خود بدولت واسطے تسخیر کرنے انبور گڑھ کے جو وہان سے تین کوس پر تھا متوجہ ہوا اگرچہ اُس حصار مین صرف ایک کپتان معہ چند کمپنی سپاہیون کے مقیم اور اذوقہ بھی کم تھا باوجود اُسکے وہ رستم جگر پندرہ روز تک جنگ کرتا و دادتہوّر قلعہ داری کی دیتا رہا آخرکار جب دیوار حصار کی گولون کی ضرب سے گر پڑی ناچار قلعے کو تسلیم کر دیا سلطان قلعہ داری اُس قلعے کی زین العابدین خان نائط کو تفویض فرما وہان سے مراجعت کر سعادت مین پاے بوس والد بزرگوار کے فائز ہوا چونکہ لوح خاطر عاطر بر نواب بہادر کے یہ منقوش تھا کہ جس طرف سلطان اقبال مند سمند گیتی نورد کو مہمیز کرتا ہی شاہد فتح مرآت تمنّا مین منہ دیکھاتا ہی اِس سبب ثانیًا حکم ہوا کہ وہ کمک کو محمد علی کمیدان کے عازم ہو اور تسخیر کرنے مین قلعے رائے ایلور کے تدبیر و کوشش شایستہ عمل مین لاے اگرچہ سلطان کو زبانی مخبرون کے مفصّل یہ معلوم ہوا تھا کہ اُس قلعے مین کرنیل لانگ بہادر نے پاے ثبات قایم کر ماکولات و مشروبات و آلات حرب ذخیرہ کیا ہی اور جب تک



Marfat.com

تمام لشکر متوجہ نہوگی محاصرہ اُس قلعے کا متعذر رہی مگر چونکہ حکم سے والد بزرگوار کے کچھ گزیر نہ تھا پھر سامان سفر کا درست کر کوچ کیا اور محمد علی کمیدان کو معہ اُسکی فوج ہمراہ لے راے ایلور کی طرف تاخت کی جب کرنیل بہادر نے ورود سے شاہزادے روشن اختر کے خبر پائی فی الفور سپاہیان قادرانداز کو اُوپر کوہ ساجرہ گوبرہ و مرتضی گڈھ کے تعین کر توپین صاعقہ بار اُسپر چڑھا ایسا لڑا کہ کسی طرح کمند تدبیر کی اُسکے ذروے پر پہنچ نہ سکی اور اگرچہ محمد علی کمیدان نے مکرر حملے مردانے کیئے اور چاہا کہ کسیطرح کوہ ساجرہ پر چڑھے پر بندوقون اور توپون کی شلیک سے اُسپر صعود کرنا میسّر نہوا تب شاہزادہ فیروز بخت نے فتح ہونا اُس قلعے کا بغیر بڑی توپ اور فوج کثیر کے متعذر سمجھ حضور والا مین عرض داشت اِس حال کی روانہ کی نواب روشن ضمیر نے اُس نوردیدہ کو اپنی نظر سے دور رکھنا اور کام کے مردون کو پروانہ وار آتش پر ڈالنا مصلحت نہ دیکھ پروانۂ کرامت نشانہ درباب مراجعت صادر فرمایا اور سردار کو سواران یغما گر کے بہ حکم دیا کہ تین سو سوار اور ایک ہزار سپاہی ہمراہ لے انگریزون کی رسد مارنا رہے بعد اِسکے نواب بہادر کو تسخیر کرنا ملک جنوبی آرکاٹ کا منظور ہوا رستم علی خان فاروقی کو معہ دو ہزار سوار و دو ہزار پیادہ کرناٹکی و ایک ہزار سپاہی واسطے فتح کرنے کوھستان چنجی کے رخصت فرمایا اور روشن خان دستہ دار نے معہ دو ہزار پیادہ اور ایک پلٹن سپاہی و ایک ہزار سوار خوش اسپہ واسطے مسخر کرنے کوہ موکل کے مامور ہو منزل مقصود کی طرف کوچ کیا چنانچہ اِس قلعے کے پورب طرف میدان ہموار مین اُسنے جاکر ڈیرا کیا اور رستم جوزف کو جو انگریز بہادر کی طرف سے قلعہ داری مین مامور تھا پیام بھیجا کہ اگر تم ساتھ نواب بہادر کے راہ اطاعت کی چنو اور قلعے کو ہمارے حوالے کرو تو



Marfat.com

موشیر لالی کی طرح منصب و جاگیر شایستہ تمکو بھی عنایت ہو گی مگر مسطر
موصوف نے حمیّت مردی کو کام فرما پیام صلح کو بگوش رضانسن جنگ پر آمادہ
ہوا روشن خان نے بہ حال دیکھ آبادی کو دامن کوہ کے جا خاکستر کیا اور عیال
و اطفال کو سپاہیون کے جو قلعے مین آمادہ جنگ تھے اسیر کر لیا اِس توقّع پر
کہ وے اپنے عیال و اطفال کی اسیری کی خبر سن لڑنے سے باز آئینگے مگر اُن
جوانون نے پاس نمک کو اپنے عیال و اطفال کی رہائی پر ترجیح دے بندوقون
کی باڑھین مار بہتون کو ہلاک کیا اِس درمیان مین رستم علی خان نے ایک
ہفتے کی سعی مین کوہ کشن کندہ و جنید کندہ جو سب پہاڑون سے زیادہ بلند اور
اور کئی قلعے جو باہم متّصل تھے فتح کیا اور محیّ الدّین خان قلعہ دار والاجاہی کو معہ ایک
شخص عہدہ دار انگریزی اسیر اور قلعون کو حیدری دولت خواہون کے سپرد کر
نرناملی کی طرف عازم ہوا اور شاہزادہ بلند اقبال جو ساتھ فوج ظفرموج کے واسطے
تسخیر کرنے کرناٹک گدّھ وغیرہ کے گیا تھا ادھونی گدّھ و علی آباد مین محاذی قلعے
کرناٹک گدّھ کے پہنچکر گولندازون کو حکم دیا کہ حصار کی دیوار کو گرا دین توپچیان
بہرام دولت نے اگرچہ توپین پہاڑون پر چڑھائین پر بہ سبب غایت ارتفاع کے
گولے دیوار حصار مین نہ لگ سکتے تھے اِس لیئے شاہزادے نے چوتھے روز حکمت
عملی سے چند آدمی کو اسیرون سے متوطّنان آرکاٹ کے بانعام واکرام خوش دل کر رہائی
بخشی اِن اسیران احسان دیدہ نے قلعے مین پہنچکر کیفیّت مسنّحر ہونے شہر آرکاٹ
اور چھپ جانے نواب محمد علی خان کی معہ خدم و حشم فتح ہونے بہت سے
قلعون کی قلعہ دار اور کمیدان محافظ قلعہ پر ظاہر کر اُن سب کو گرداب اضطراب مین
ڈالا اُس جماعت نے واسطے دریوزہ امان جان و ناموس کے ایک
شخص معتبر کو حضور مین شاہزادہ بہادر کے بھیجا اُسنے فی الفور قولنامہ عنایت



Marfat.com

کیا اہل قلعہ اُسکو دیکھتے ہی قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کر خود نکل گئے شاہزادہ بہادر سب مال و اسباب قلعے کا ضبط کر قلعہ دار معتبر وہان تعین فرما بعد نظم و نسق مضافات قلعے کے کو دراوت و نیلور کی طرف لواے شوکت باند کیا اور روز مین اُسکو بھی مفتوح فرماتپاک گدھ کی طرف متوجّہ ہوا اِس قلعے مین صاحبان عالیشان کی طرف سے ایک کپتان دو سو جوان سے محافظت مین اُسکے مستعد تھا جب اُسنے قلعے پر سے دیکھا کہ شاہزادہ نالاب کے کنارے صمت غربی قلعے پر جنگ کو آمادہ ہی ایسی گولہ زنی شروع کردی کہ بہادران لشکر کو اِتنی فرصت نہ ملی کہ پہاڑ پر صعود کر مورچے بنائین الغرض قلعہ دار نے غنیم کے مدافعہ کرنے مین کسیطرح کمی نہ کی مگر اتّفاق یہہ ہوا کہ نالاب قلعے کا جو مایہ حیات اِن سبھونکا تھا خشک ہو گیا بناچار وے سب مضطر ہو کر اپنے سردار سے مستدعی اِس امر کے ہوئے کہ شاہزادے سے صلح کی استدعا کرین قلعہ دار نے اہل قلعے کی بیدلی دیکھہ یہہ پیام بھیجا کہ اگر آج کی شب گولہ اندازی موقوف فرمائین تو کاہ قلعہ تسلیم کر دیا جائیگا شاہزادہ اِس پیام سے خوش دل ہو توپچیون کو منع فرمایا اُسی شب اتّفاقاً ابر سیاہ بے موسم گھیر آیا اور اِس قدر برسا کہ نالاب خشک قلعے کا بھر گیا علی الصّباح قلعہ دار نے ہمراہیون سے مشورہ کیا سبھون نے عرض کی کہ قلعے مین اذوقہ و گولہ و بارود کی کچھ کمی نہین اور پانی جو موجب حیات ہی فضل الٰہی سے موجود اب صلح کرنی کچھ ضرور نہیں لڑمرنا آبروریزی سے بہتر ہی سردار نے جب سپاہ کو طالب رزم دیکھا بساط صلح کو اُلٹ گولہ و بندوق زنی پر مستعد ہوا شاہزادے نے جب رنگ معاملہ کا دگرگون دیکھا غضبناک ہو توپچیون کو حکم دیا کہ چوٹی پر پہاڑ کے توپین چڑھا گولون کے اولے قلعے پر برساوین اگرچہ جوانان قوی بازو ہر روز مورچے آگے بڑھانے جاتے تھے پر محصورون کے ہاتھون سے



Marfat.com

ہر روز ایک صدمہ عظیم اُنھین پہنچتا تھا و مردا ردلاور اِسی طرح اتھائیس روز تک کارنامہ رستم و اسفندیار کا نمایان کرتا اور فوج دریا موج سے لڑتا رہا آخر کو جب تالاب قلعے کا پھر خشک ہو گیا اور سوائے آبروے مردان جنگی کے پانی کا نشان وہان نرہا پیاس کے مارے طاقت سپاہیون کی طاق ہو گئی تب پھر سب مجبوری سے خواہان امان ہوے لیکن چونکہ کارمدارا سے گذر چکا تھا اور بہت سے بہادران نامی حیدری بھی کام آئے تھے مجبورونکے معروضہ نے درجہ اجابت کا نہ پایا اور فوج ظفر موج کو یورش و قتال عام کا حکم صادر ہوا جوانان شیرشکار نے فورًا حصار پر چڑھ آب شمشیر سے اُن جگر سوختگونکو سیراب کیا اور قلعدار کو عزّت و احترام کے ساتھ حضور مین لائے بعد فتح شاہزادہ والاشکوہ اُس ملک مین قلعدار کارگزار و امین کاردان مقرّر کر معہ نقود و اجناس فراوان حضور حیدری مین حاضر ہو سعادت کونین حاصل کی'

## لشکرکشی کرنا جنریل مرابری کوط بہادر کا مدراس سے بالا گھاٹ پر

جب شاہزادہ ہمایون طالع معہ غنایم موفور بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا جاسوسونکی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ جنریل کوط بہادر جو فنون صف آرائی مین یگانہ زمانہ اور بعد تنظیم و تسخیر ملک بنگالے کے ولایت کو گیا تھا در ینولا پھر وہان سے واسطے کفایت مہم جنگ نواب بہادر کے مامور ہو مدراس مین آکر نواب محمد علی خان کے ساتھہ ملاقات کر دو ہزار تفنگچی اور تین سو سوار اُسکے ہمراہ لے معہ خزانہ و ساز و سامان جنگ اب اُسنے نواح مین دکل و یلور کے خیمہ کیا ہی نواب بہادر نے یہہ خبر سن اپنے سواردن کو سرکردگی مین سبدی ہلال

و غلام علی خان بخشی کے منشاے کے طریق پر رخصت کر خود بدولت بھی عنقب
اُنکے آذکات کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر نے نواب بہادر کے ورود
سے پہلے ہی قلعہ کریگ پالہ کو جو ملازمان حیدری کے تصرّف مین تھا محاصرہ کیا
اور صبح ہوتے ہی بہادران لشکر انگریزی نے ہمّت کر ساتھ مدد طناب
و زینے کے اُس قلعے پر چڑھ محافظان حصار کو تیغ کیا قلعہ دار دو ساعت تک
داد جوانمردی کی دے شہید ہوا جنریل بہادر بعد فتح اذوقہ وغیرہ جو کچھ قلعے مین تھا
سب اپنے لشکریان منصور پر تقسیم فرما وہان سے کوچ کر سواد اجراوا کم مین
خیمہ کیا اور روشن خان دستہ دار واسطے فتح کرنے برموکل گڈھ کے حضور
حیدری سے رخصت ہو باتّفاق رستم علی خان فاروقی قلعے کو محاصرہ کیا پر جب
یہ خبر پائی کہ بہ سبب قرب پہنچنے لشکر قاہرہ جنریل بہادر کے قلعہ دار کو اِستظہار
کلّی بہم پہنچا محاصرے سے ہاتھ اُٹھا دوے صلّی کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر قلعہ
برموکل گڈھ مین بے مزاحمت و منازعت پہنچ قلعہ دار کو عوض مین اُس جگر داری
کے انعام و اکرام سے بہت سرفراز کر اپنے ساتھ لیا اور دوسرے سردار
کو وہان کے قلعہ داری پر مامور فرما وہان سے پھلچری کی طرف کوچ کیا اور ایک
تاجر سے اسباب رسد کا بہت سا خرید فرما کوہ مور کی طرف تاخت کر محاذی قلعے
کے جا ڈیرا کیا اور واسطے بھیجنے سامان جنگ و آذوقہ کے دریا کی راہ سے
کونسل مدراس کو لکھا بھیجا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی مع حشر لشکر جو
مور و ملخ سے زیادہ تھا دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کر واسطے دریافت کرنے
مکنون ضمیر جنریل بہادر کے چند روز صف آرائی نہ کی جب معلوم ہوا کہ جنریل
بہادر جب تک جہاز مدراس سے نہ پہنچے جنگ مین سبقت نہ کریگا نواب بہادر
نے میر علی رضا خان کو ساتھ اُس قدر فوج کے جو اُسکے ساتھ متعیّن تھی اور سیدی



Marfat.com

ہلال کو معہ پانچ ہزار سوار اور غازی خان کو معہ سواران یلغما گر واسطے مقابلے جنرل بہادر کے چھوڑ معہ توپخانہ و لشکر محمود بندر کی طرف نہضت فرمایا اور شاہزادہ جوان بخت کو سات ہزار سوار خونخوار اور پانچ ہزار سپاہی جرّار اور پچیس ضرب توپ صاعقہ آشوب کے ساتھ رخصت کیا کہ نواح نتھرنگر و تنجاور مین نیران عناد مشتعل کر جو کچھ تر و خشک نظر آوے سب جلا خاکستر کرے چنانچہ شاہزادے نے پہلے نواح تنجاور مین جو رشک باغ ارم تھا اِس قدر آتش زنی و غارتگری کی کہ آشیان گاہ بوم بنایا'

## نظم

بہر جا کہ طوفان لشکر رسید — تو گوئی کہ صرصر بہ آذر رسید
ازان بوم کندند اشجار و باغ — در و بام شد آشیان گاہ زاغ
زبس سوختن در تمامی دیار — نماندہ یکی چوب جز چوب دار

بعد قتل و غارت اجناس متروکہ حضور مین روانہ کروا سطے مرمّت کرنے قلعے زکاتہ پلی و شاکوٹہ کے کارپردازون کو تقیّد فرما نتھرنگر پر تاخت کی اولیاپور و دبار پالے مین تھانہ چھوڑ وہان سے شبانہ کوچ کر ساحل پر رود کاویری و کورڈم کے معابد قدیم کو ھنود کے جو اقتشہ نفیسہ اور جواہر نادرہ سے پر تھے خالی کیا اور بعد قتل عام اور منہدم کرنے بتخانون کے دونون ندی پار ہو کلی کوٹے کی طرف جو حصار سے ترچناپلی کے چھ میل مشرق کی طرف واقع ہی کوچ کیا ہنوز منزل مقصود کو نہ پہنچا تھا کہ کوکبہ نواب بہادر کا نمایان ہوا سلطان دولت قدم بوس حاصل کر ہرکاب ہوا نواب بہادر نے حدود مین ترچناپلی کے پہنچ سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُس نواح کے حکم دیا اور اُن یلغما گرون نے کوئی دقیقہ نہب و غارت سے فروگذاشت نہ کیا اِس اثنا مین ایک سردار انگریزی



Marfat.com

میجر ہال نام جو قلعے سے نکل چھہ سو سپاہیان نو ملازم کو قواعد جنگ تعلیم کر رہا تھا
معہ دو ضرب توپ تاخت کر شیلکون سے گرمی بازار غارت گرون کی سرد کر اُنھون
کے تعاقب مین روانہ ہوا اور وے اُسے آہستہ آہستہ چرکل کی طرف جہان
اور سوار معہ توپ خانہ کمین گاہ مین منتظر تھے لگا لیچلے چونکہ میجر ہال حال کمین گاہ سے
خبردار نہ تھا بے باکانہ شیلک مارتا آگے چلا جاتا تھا جونہین قریب کمین گاہ کے پہنچا
فوج حیدری چارون طرف سے اُسکو نرغے مین لا بندوقون اور توپون کی
بارھین مارنے لگی سپاہیان نو آموز اکثر کشتہ و زخمی ہوے میجر حال نے بہ
نقشہ دیکھ کتنے آدمیون کو مار کر قلعے کی طرف جلد گھوڑا اُٹھایا اِس حالت مین علی
نواز نام ایک سوار حیدری نے جھٹ پہنچکر کئی وار شمشیر کے میجر پر کیے مگر چونکہ
صیانت ایزدی نے سپر داری کی کچھ آسیب اُسکو نہ پہنچا اور وہ شجاعت
پناہ صحیح و سالم قلعے مین داخل ہوا نواب بہادر بعد فتح سوار چرکل پارھ مین خیام
اقبال نصب کروا تبردارون کو حکم دیا کہ لکڑیان مورچے باندھنے کے لیئے جمع
کرین اور قلعے مین میجر ہال و کرنیل لگسن بہادر و شادی خان تحصیل دار سپاہیان
قدیم و سکنہ شہر کو جمع کر قلعے کی حراست مین مشغول ہوے دو تین روز کے
عرصے مین لشکریان حیدری اسباب قلعہ کشائی کا مہیا کر بہ ارادہ رکھتے تھے
کہ شب کو قلعے پر ہلّا کرین کہ ناگاہ عرض داشت نواب میر علی رضا خان وغیرہ کی
نظر سے نواب بہادر کے گذری جسکا مضمون یہ تھا کہ جنرل کوط بہادر نے معہ
سپاہ و سامان کثیر محمود بندر کی طرف نہضت فرمائی نواب بہادر نے واسطے مدافعے
جنریل کے اُسطرف کی روانگی کو مقدّم جان معہ توپ خانہ و تمام فوج دریا موج
قلعے کے محاصرے سے ہاتھ اُٹھا کوچ فرمایا جب کئی منزلین طی ہوئین سیدی ہلال
بخشی جو مقدّمۃ الجیش تھا سوادباکور مین ساتھ فوج قاہرہ انگریز بہادر کے دوچار ہوا



Marfat.com

اور داد جوانمردی کی دے مہ تین سو جوان جام شہادت پیاتب جنریل بہادر نے
بسرعت تمام راہ طی کر محمود بند دین داخل ہو شب بہ آسایش بسر کر
علی الصباح قلعے سلنبر پر یورش فرمایا چونکہ یوسف خان قلعہ دار پاے ثبات قایم
کرنیر و تفنگ سے لشکر انگریز بہادر کو جواب دیتا تھا اِس سبب سے جنرل
بہادر نے ضایع کرنا بہادرون کا مناسب نجان محمود بندر کی طرف پھر مراجعت کی
اِس اثنامین نواب بہادر مہ لشکر و توپ خانہ راہ مین حایل ہو تو دون برریگ
کے جو ساحل دریا پر واقع تھے تو پین چڑھا حکم شلیک کرنے کا دیا اور خود
بدولت سایے مین ایک تودے کے کرسی پر بیٹھ بہادرون کو جنگ پر تاکید و تحریض
کرنے لگا میر علی رضا خان بہادر کو فرمایا کہ سپاہ انگریزی کی پشت پر تضییق
محاصرے مین سعی کرے اور شاہزادے کو حکم ہوا کہ موشیر لالی کو مہ فوج و
رسالون کو سید حمید و شیخ انصر و شیخ عمرو شجاع الدین کے ہمراہ لیکر جنریل بہادر سے
مقابلہ کرے اور اُسطرف سے جنریل بہادر نے بھی اپنی سپاہ کی صفین
باندھے ہوئے توپین صاعقہ بار پیش کیے ساحل دریا سے روانہ ہوا جونہین دونون
فوجین مقابل ہو لڑنے لگین صدے سے توپون کی شلیک اور بندوقون کی بارھ
کے زمین ہلنے اور برق سے بانون کے آنکھین خیرہ ہوئین صبح سے دوپہر
تک بازار موت کا گرم رہا یہان تک کہ اُس ریگستان مین سوائے لاش مقتولون
اور اجساد مجروحون کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا اِسی حالت مین جب ہرکارون
کی زبانی نواب بہادر کے سایے مین تودۂ ریگ کے بیٹھنے کی خبر جنریل بہادر نے
سنی مہ اپنی سپاہ اُس طرف چڑھا دو آرا اور دو جہاز جو مدراس سے کمک کو
آ دریا مین لنگر ڈالے ہوئے تھے اُن کے گولندازون کو یہ حکم دیا کہ فوج حیدری
پر گولون کا مینہ برساوین اِس اثنامین میر علی رضا خان بہادر نے دریا کے کنارے



Marfat.com

سے گھوڑے اُتھا چاہا کہ پشت پر لشکر انگریز کے پہنچکر لوٹ پاٹ کا ہا تھ اہل بنگاہ پر
بر ھاوے کہ ناگاہ ایک گولا جو ما ند تیر قضا کے بے خطا تھا جہاز سے اُس شجاعت
پناہ کے بازو پر لگا عنان اختیار ہاتھ سے جاتی رہی پشت زین سے زمین پر گر پر آ اُسکے
رفیقون نے اُسکو حالت نزع مین ایک پالکی پر ڈال حضور مین لائے نواب
بہادر نے جب پالکی کھولی دیکھا کہ طایر روح میر موصوف کا قفس عنصری سے
اُڑ گیا ہی دل نواب بہادر کا مفارقت سے اُس رفیق قدیم کے نہایت غمگین ہوا
اور اُس مرحوم کی نعش کو صندوق مین رکھوا سریرنگپٹن کو روانہ فرمایا چونکہ شاہ زادہ
ٹیپو حقیقی بھانجا میر منصور کا تھا اُسکی ساری فوج جنود مین شاہزادے کے مضاف ہوئی
اور اُسکا سب اسباب معہ گھوڑے ہاتھی وغیرہ شاہزادیکے حوالے کیا گیا اور میر
مرحوم کے فرزند نواب قمر الدین خان کو نواب بہادر نے خلعت ماتم پرسی کا عطا کر
تربیت کے واسطے اُسکا ہاتھ ہاتھ مین شاہزادے کا سنگار کے دیا اور چند
روز واسطے تیمارداری زخمیون اور آسایش دواب کے جنگ مناسب
نجان نیکناپٹنھ کی طرف متوجہ ہو مجروحون کو بحفاظت تمام آرکاٹ کو روانہ کرکار
پردازونکو حکم دیا کہ جراح حاذق واسطے معالجے کے تعین کرین اور سید صاحب
کو حکم ہوا کہ اپنے دستہ سوارون کے ساتھ معہ کئی ہزار پیادے نواح تنجاور و
نتھرنگر کے انتظام کو روانہ ہو جنریل بہادر نے پھلچری کی طرف نہضت فرما
ہر موکل گڑھ کی راہ سے فرنگی کوہ مین داخل اور وہان کے محال و پرگنون کے
بند و بست مین مشغول ہوا نواب بہادر نے کئی روز نواح نیکناپٹنھ مین سیر
و شکار کرتے ہوے نروادی کی راہ سے منزلین طی کر سوادِ پنڈی مین متصل
بک باغ کے جو پہاڑ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا لوائے اقبال بلند
کیا اُس پہاڑ کے سردار نے ایک جماعت دامن کوہ مین دیکھ اپنی سپاہ کو

حکم دیا کہ اُنھون نے پہاڑ پر سے اُتر لشکر حیدری کے سواروں کو جو لکڑی گھاس جمع کرنے کو پہاڑی گھاٹیون مین پھر رہے تھے بندوقون کی باڑھ مار کر زخمی کیا اور گھوڑون کو پکڑ لیگئے جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی بہادران لشکر شکن کو اُس پہاڑ کی تسخیر کا حکم دیا اور اُس کوہ سے دور ایک میدان وسیع مین خیمے کھڑے کروائے گولندازون نے توپون کو دامن کوہ مین ایک موقع مناسب پر لگاگولہ زنی سے کوہستانیون کوعاجز کیا اور پیادون نے سنگستان کی پناہ مین بندوقون کی باڑھون سے اُنھین گھبرا دیا اگرچہ اُس طرف سے ایک شخص صوبہ دار عبدالقادر نام نے چھ روز تک جنگ رستمانہ کر بہت سے آدمیون کو زخمی کیا تھا مگر سردار اُس پہاڑ کا جو عشق مین ایک بیسوا کے شیدا و مسلوب العقل تھا جب محبوبہ اُسکی متحمل آواز توپون کی نہوسکی ناچار بپاس خاطر اُسکے سر اطاعت و تسلیم پیش رکھ اُس مکان کو حوالے کیا اِس اثنا مین ہرکارون نے خبر دی کہ جنرل کوظ بہادر قلعے دندا وسی مین مقیم ہی اور سواران حیدری اطراف و جوانب مین اُسکے تاخت و تاراج کرنے مین دیہات و مواضع کے مشغول اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر دندا وسی کی طرف متوجہ ہوا اور تین چار روز تک انواع تدبیرین قلعہ کشائی کی کین آخر جب صورت فتح کچھ نظر نہ آئی کفایت اور مہام دولت و بندوبست شہر آرکاٹ کا اِس مہم پر مقدم جان موشبر لالی فرانسیس و شیخ انصر و شیخ حمید کو مع فوج کثیر واسطے محاصرے قلعے کے وہان چھوڑ آرکاٹ کی طرف نہضت فرمائی بعد روانگی نواب بہادر کے اگرچہ موشیز لالی فرانسیس نے قلعہ شکنی مین قصور نہ کیا بلکہ تھوڑی سی دیوار قلعہ کی بھی گولے مار مار گرادی مگر سردار نے قلعے کے جو مرد تجربہ کار تھا بسی داد جوانمردی کی دی کہ دندان طمع موشبر



Marfat.com

لالی کے کند ہو گئے آخر موشیر لالی نے اپنے رفیقون سے بہ مشورہ کیا کہ
مدّت محاصرے کی بہت ممتد ہوئی اور ابتک کوئی کمند تدبیر کی ذروے تک اِس
حصار کے نہ پہنچی اب مناسب یہی ہی کہ اِسکو مکر و فریب سے فتح کیا جاہیے
چنانچہ ایک فرانسیس کو اپنے ہمراہیون سے جو تحریر و تقریر انگریزی مین مہارت
کلّی رکھتا تھا افسر فوج مقرّر اور کئی ہزار سپاہیون کو بلباس انگریزی آراستہ کر
کر گت پالے کی راہ سے قلعے کی طرف رخصت کیا اُس شخص نے قلعے کے قریب
پہنچکر ایک خط منصبدار لشکر انگریز بہادر کی طرف سے بنام قلعہ دار
کے اِس مضمون کا لکھا بھیجا کہ ہم مدراس سے تمہاری مدد کو متعیّن
و مامور ہو کر فوج تازہ زور و سامان رسد وافر آپہنچے ہین علی الصّباح قلعے مین
داخل ہونگے قلعہ دار ہوشیار نے خط پڑھکر تو شادمانی و مسرّت ظاہر کی پر جب
نام راقم خط کا دیکھا اُسکو یاد آیا کہ وہ سردار جنریل بہادر کے حکم سے سیکاکول
و گنجام کی طرف واسطے لانے اذوقہ وغیرہ کے روانہ ہوا ہی شک مین پڑا
کہ مبادا موشیر لالی نے فریب کیا ہو اُسنے تمام شب بیقراری مین بسر کی
علی الصّباح جب آواز توپون کی سنی فی الفور دوربین سے دیکھتا کیا ہی کہ ایک
گروہ سپاہ شاہراہ کرکت پالے کی طرف سے آکر مقابلے مین فوج موشیر لالی کے
صفین آراستہ کین اور دونون طرف سے شلک بندوقون اور توپون کی ہونے
لگی مگر سوائے دھوین بارود کے ایک آدمی بھی دونون طرف سے نظر نہین
آتا اِس حال کے دیکھتے ہی گمان نے فریب کے جو موشیر لالی کی طرف سے
دل مین قلعدار کی گذرا تھا درجہ یقین کا پایا جھٹ پٹ برج حصار کی توپون
مین گولے چھرّے بھر کر منتظر وقت رہا بعد ایک ساعت کے وہ سردار قلعے کے
قریب آکر قلعے دار کو یہہ پیام بھیجا کہ ہم ساتھ خیریت کے پہنچے اب دروازہ



Marfat.com

قلعے کا کھول دو کہ قلعے میں داخل ہو آرام کرین قلعدار نے جواب بھیجا چونکہ دروازون کو قلعے کے ہم نے بند کر دیا ہی اِس واسطے چاہئے کہ بالفعل تم کنارے پر خندق کے قیام کرو ہم دیوار توڑ کر تمکو قلعے مین بلا لینگے ہمین سردار جعفلی نے اِس پیام سے جانا کہ افسون اُسکا موثّر و کارگر ہو گیا دل جمعی کے ساتھ گھوڑون کی پشت سے زین اُتروا سپاہیون کو حکم دیا کہ مطمئن ہو کمر کھول ڈالین جب سب کی کمرین کھل گئین قلعہ دار کنگرۂ حصار کے پیچھے سے اُن کی گفتگو پر کان لگا جو نہین لہجہ کلام کا اُن کے سنا و طرز و وضع کو اُس جماعت کے خلاف طور افواج انگریزی کے دیکھا تو بیچون کو حکم شلیک کا دیا اُنھون نے حکم پاتے ہی ایسے چھرّے اور گولے مارے کہ سوائے چند آدمی کے اور کوئی اُس مہلکے سے بچ کر نہ گیا سب کے سب تھکانے لگے تب قلعدار نے اپنے لوگ قلعے کے باہر بھیج گھوڑے ہتھیار مقتولون کے منگوالئے جب یہ واقع ہایلہ نواب بہادر نے سنا بے تدبیری پر موشیر لالی کے بہت سا آشفتہ ہو اُسکو معہ اُسکے توابع حضور مین طلب اور دوسرے سواران معتبر اور افسران بہ تدبیر کو واسطے محاصرہ کرنے قلعے کے تعین کیا'

---

ذکر اُن محاربات کا جو شاہزادہ ٹیپو سلطان سے نواح ارنی مین سانھ افواج قادرہ انگریز بہادر کے وقوع مین آئے اور اُن واقعات کا جو سنہ گیارہ سو چھانوّی ھجری مین واقع ہوے

جن دنون جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے بعد جنگ محمود بندر کے مدراس کو معاودت فرمائی تھی اور نواب بہادر تسخیر کرنے مین قلعجات متعلّقہ صوبہ



Marfat.com

آرکاٹ کے مصروف تھا کرنیل گال بہادر معہ پانچ ہزار سپاہیان ولایتی اور خزانہ موفور اور تین سو سرکشتی سامان جنگ اور اذوقہ سے بھری ہوئی بنگالے سے مدراس مین وارد ہوا جنریل بہادر نے ورود سے کرنیل موصوف کے بہت خوش ہو کر دو مہینے کے بعد معہ فوج دریا موج ترپاتور کی طرف کوچ کیا اور سیف الملک بہادر خلف نواب محمد علی خان کو بھی ہمراہ لیا جب خبر کوچ جنریل بہادر کی نواب نامدار کو پہنچی کاویری پاک کی راہ سے کوچ فرمایا لیکن مقابلہ ہونے سے پہلے ہی جنریل بہادر نے شبا شب سوا دسو لنگر مین پہنچکر ڈیرا کیا بعد تین روز کے جب موکب حیدری وہان نمایان ہوا علی الصّباح جنریل بہادر مقام فرودگاہ سے سوار ہوا ایک میدان وسیع مین جو لایق جنگ کے تھا پہنچکر عام اقتدار بلند کیا اور اُس طرف سے خیل خیل سواران حیدری متابلے کو پہنچے اور نواب بہادر خود توپخانہ آتش بار پیش کرو رو دعسا کر انگریز بہادر کے منتظر رہا اور شاہزادے بلند بخت نے معہ فوج جرّار پشت پر شکر انگریز بہادر کے آپڑا اُس روز ایک جنگ سخت جسکو کارنامۂ کینحسر و افراسیاب کہا چاہیئے واقع ہوئی دونون طرف کے بہادرون نے جان سے ہاتھ دھو دریاے آتش مین شناوری کی اکثر غریق رحمت ہوے اِس آشوب گاہ مین توپ کے گولے کی ضرب سے کرنیل اسطوارط بہادر کا پاؤن کام سے جاتا رہا اور سیف الملک بہادر گولے کے صدمے سے خانۂ زین سے جدا ہو زمین پر گرا اِتنے مین شام نے پردۂ ظلمانی روے آفاق پر تکایا تب دونون لشکر نے اپنی اپنی فرودگاہ کو معاودت کی بد دلی نواب سیف الملک کی دیکھ جنریل بہادر نے اُسکا صحیح سالم پہنچانا نواب محمد علی خان کے پاس اہم جانا چنانچہ علی الصّباح جو نہین سفیدۂ صبح نمودار ہوا وہان سے کوچکر ترپاتور کی طرف چلا



Marfat.com

اور سیف الملک کو صحیح و سالم اُسکے باپ کی خدمت مین پہنچا دیا اور خود واسطے اِنتظام دوسری مہمّون کے مدراس کی طرف نہضت فرمائی نواب بہادر نے وہان سے مراجعت فرما حدود کنجی مین جو بہ سبب کثرت اذوقے و ہیمہ وکاہ کے شایستہ حال سپاہ کے تھا دیرا کیا اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ چند جہاز فرانسیسی سرکردگی مین سپہسالار موشیر ہوئی کے نواب بہادر کی ملازمت کے لیئے آتے ہین اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ سردار ولندیز بہ سبب فروخت کرنے آلات حرب کے سرکار حیدری مین تحویز سے صاحبان کو نساں مدراس کے مواخذہ کیا گیا اور کرنیل منرو بہادر واسطے منہدم کرنے قصر شوکت ولندیز اور فتح کرنے قلعے ناگ پٹن کے متعیّن ہوا اور بعد تلف ہونے ہزارون مردکار آزمودہ کے وہ قلعہ فتح کر مدراس کو گیا تھا سو اُسنے درینولا وہان سے مراجعت کر کے چار پلٹن سپاہی اور سات ضرب توپ اور سوارون کے ساتھہ سوادکاری گال مین اُترا ہی اِس خبر کو سن نواب بہادر نے شاہزادے بیدار بخت کو واسطے ملاقات کرنے سپہسالار فرانسیس کے رخصت کیا اور یہہ حکم دیا کہ اگر اثنائے راہ مین کرنیل منرو بہادر کی فوج سے مقابلہ ہو جاے تو مدافعے مین اُسکے مشغول و مصروف ہو جب شاہزادہ بلند بخت مع فوج اُسطرف روانہ ہوا اثنائے راہ مین خبر پہنچی کہ کرنیل موصوف نے جہازات فرانسیس کی خبر آمد آمد سن کر سواد پتالپور مین ساحل پر رود کورڈم کے ایک باغ مین استقامت کر مدد کرنے مین راہون کے سعی کر رہا ہی شاہزادے نے مع لشکر جرّار شب کو ایلغار کر باغ مکوتہ مین لشکر کو کرنیل بہادر کے دور سے محاصرہ کیا صبح کے وقت جب کرنیل بہادر نے اِس مقام سے کوچ کا عزم کیا اپنے لشکر کو محاصرے مین دیکھہ جنگ کو آمادہ ہوا دونون لشکر نے

داد جوانمردی کی دی اُس جنگ ہولناک مین لشکر انگریز بہادر سے میجر سانس نام
سردارون کا سردار اور سیّد غفّار صوبہ دار جو ایک مرد نامور تھا اسیر ہوے
چونکہ شاہزادہ بلند اقبال کو ملاقات سپہسالار فرانسیس کی اہم مطالب و مقاصد
تھی وہان سے جلد کوچ فرما قریب قلعے گوڈپور کے جا خیمہ کیا اِس اثنا مین سپہسالار
فرانسیس لنگرگاہ مین پہنچ انگریز بہادر کے سردار کو جو قلعے کا محافظ تھا پیام خالی
کر دینے کا بھیجا سردار مذکور نے لڑنا صلاح وقت نہ دیکھ سب مال اسباب کو جو قلعے مین
تھا تعلیقہ کر قلعے کو سپہسالار فرانسیس کے حوالہ کیا اور خود ناگپتن کو چلا گیا تب سپہسالار
فرانسیس نے معہ پانچ ہزار سپاہی فرانسیس جہاز سے اُتر نزدیک قلعے کے
خیمہ کیا دوسرے روز شاہزادے کی ملازمت حاصل کر بنائے اتحاد کو استحکام
بخشا شاہزادے بلند اقبال نے اُس سے کہا کہ جلد حضور مین نواب بہادر کے روانہ ہو
لیکن اُسنے عذر ماندگی راہ اور بہم پہنچانے چارپائے باردار کا درمیان
لایا اور مہلت چاہی تب شاہزادے نے اُسکو اُسی نواح مین چھوڑ
اُردوے معلّا کی طرف مراجعت فرما سب حال مفصّل حضور مین ظاہر کیا نواب
بہادر نے فوراً ایک پروانہ معہ چار ہزار روپیہ نرگاوہ واسطے توپ کشی اور
چارپائے باربردار روانہ فرما خود بدولت ساتھ جنود نامعدود کے آرکاٹ کا عازم
ہوا ہنوز چند میل راہ طی نہ ہوئی تھی کہ خبر پہنچی کہ جنریل کوٹ بہادر معہ سپاہ
صحرائے ناکلاپور سے گذر کر اے ویلور کا عازم ہی نواب بہادر نے یہ خبر
سن سید حمید و شیخ انصر و موشیر لالی کو معہ جمعیّت شایستہ واسطے حفاظت
شہر و قلعے آرکاٹ کے رخصت فرمایا اور شاہزادے کہین عبدالکریم بہادر کو
معہ چار ہزار سوار خاصہ اور دو ہزار سپاہی حکم دیا کہ بنواح مدراس مین پہنچ کر فتنہ
و ہنگامہ مچاوے اور راہ رسد و کمک جنریل بہادر کی مسدود کرے اور



Marfat.com

شاہزادے مہابن کو حکم ہوا کہ نواح ارنی مین جا تسخیر قلعہ اور استحکام مین تھانون کے مستعد رہے اور خود بدولت بھی اپنے مقام سے حرکت فرما میدان دھولی گڑھ مین خیمہ کیا اِس عرصے مین جنریل بہادر رائے ویلور مین پہنچا ایک مہینے کے عرصے تک زد و بر د کا بازار اِس صورت پر گرم رہا کہ کبھو تو سپاہی جنریل بہادر کے اُن بیلون کو جو لشکر حیدری مین رسد لاتے تھے لوٹ لیجاتے اور اہل بدرقہ کو مجروح کرتے اور کبھو جنود حیدری کے سوار اذوقہ لانے والون پر لشکر جنریل بہادر کے چیرہ دستی کرتے اور رسد کے محافظون کو قتل کر بیلون کو پکڑ لے جاتے تھے بعد ایک مہینے کے جب جنریل بہادر نے اپنے مقام فرودگاہ سے نہضت فرما فریب دھولی گڑھ کے جا نزول کیا اِس خبر کو سن نواب بہادر لشکر گاہ کو چھوڑ مع ایک رسالہ سواران تیز جلو اور توپ خانہ جلد رو کے ایلغار کر مقابلے مین حریف کے پہنچ ایک باغ مین درخت کے تلے کرسی پر بیٹھ ہاتھیون اور توپون اور بان داارون سے ایک سد اپنے آگے باندھکر سوارون کو رخصت جنگ کرنے کی دی جب دونون طرف سے آتش جدال وقتال نے اشتعال پایا جنریل بہادر خود بہ نفس نفیس تردد رستمانہ ظہور مین لاسواران لشکر حیدری کو بندوقون کی باڑھ اور توپون کے گولے سے متفرق کر اُس باغ کی طرف متوجہ ہوا اِس اثنا مین محمد علی کمیدان نے جو چند روز سے بہ سبب بدگوئی غمازون کے عتاب حیدری مین گرا اور رسالہ داری سے معزول ہوا تھا مگر سائے کی طرح نواب بہادر کے پیچھے لگا رہتا اور اُسوقت ایک درخت پر چڑھ تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا جب مشاہدہ کیا کہ جنریل بہادر طوفان آتش سے تر و خشک ایکسان جلاتا چلا آتا ہی اور ہاتھیون کی صفون اور توپون و بان دارون سے بہ سبب اضطراب



Marfat.com

کے کچھ نہین ہو سکتا اور اگرچہ سوار تیغ زنی مین قصور نہین کرتے مگر قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جنریل بہادر آج ہی معاملہ جنگ کو یکسو کیا چاہتا ہی اور سرداران حیدری ہرچند دست بستہ ہو عرض کرتے ہین کہ اِس طوفان بلا کے آگے سے کنارہ ہونا چاہئے نواب بہادر غایت غضب سے سواے تاکید جنگ کے کوئی اور حرف زبان پر نہین لاتا اور ہوا خواہونکی عرض کو مطلقا نہین سنتا ہی تب کمیدان شجاعت نشان نے فی الفور درخت سے اُتر سر نیاز پاے مبارک پر رکھ الحاح و زاری کی یہان تک کہ شعلہ قہر نواب بہادر کا کچھ منطفی ہوا تب سوار ہو کر ارنی کی سمت کو متوجّہ ہوا اور کمیدان تنہا گھوڑے کو جولان دے ایک نفر طنبور نواز اور ایک علم بردار کو قتل کر نواب بہادر کے ہمرکاب ہو لیا نواب قدر شناس نے لشکرگاہ مین پہنچ محمد علی کمیدان کو خلعت فاخرہ و جواہر گران بہا اور خدمت رسالہ داری سابق دستور پر عنایت کر سرفراز و ممتاز کیا اور جنریل بہادر نے دوسرے روز جنگ گاہ سے کوچ کر سواد علیاباد مین خیمہ کیا جب یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی اِس گمان پر کہ جنریل بہادر بارامحال یا ترچناپلی کا قصد رکھتا ہی سواد ارنی سے خیمہ اُٹھا باگ مار پیٹھ کے متصّل ڈیرا کر یغما گرون کو واسطے تاخت و تاراج کرنے اُس نواح کے حکم دیا چنانچہ اُنھون نے ایک برگ کاہ بھی اُن موضعون مین باقی نرکھا اور بہت سے جورو لڑکے رعایا کے اسیر کرلے گئے جنریل بہادر نے وقت شب مقام گاہ سے کوچ فرما اگلی فوج حیدری پر جو شارع عام پر ارنی کے تھی شبخون مارا اِس شب تار مین سواران حیدر علی بیگ رسالہ دار نے ناموس مردی کو نگاہ رکھا اور جنریل بہادر نے بر جناح استعجال ارنی کے متّصل پہنچ قلعے کو محاصرہ کیا اور سپاہی انگریزی ہلّا کر قلعے کے دروازہ تک باڑھ



Marfat.com

مارتے ہوے پہنچے لیکن سیدی امام نام قلعدار نے وہان کے قلعے سے باہر نکل
حراست مین اُسکے ایسا جوہر شجاعت دیکھایا کہ جنریل بہادر نے بھی اُسکی جرأت
دیکھ آفرین و تحسین کی اور یہ سوچکر کہ قلعہ نہایت مستحکم ہی اور قلعدار
جان فشانی پر مستعد اور نواب بہادر بھی پاشنہ کوب کمک کو آپہنچیگا واسطے
تسخیر کرنے ایک حصار کے اپنے کام کے مردون کو معرض ہلاکت مین ڈالنا
مناسب نہین لاچار محاصرے سے ہاتھ اُٹھا وہان سے ڈنڈوسی کو گیا دو روز سپاہیون
کو آرام دے مدراس کو کوچ فرمایا اور نواب بہادر نے تمری کی طرف جہان
سپاہ کو سب طرح کا اذوقہ و آب و علف کی راہ سے آرام متصوّر تھا نہضت
فرما وہان مقام کیا بعد چند روز کے ہرکارون کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ تھانہ دار و
فوجدار ترچناپلی و تنجاور کے بحمایت فوج انگریز بہادر رعایا پر دیہات و موضع
کوئنباتور وغیرہ محالات و پرگنات کے دست تعدّی دراز اور آبادی کو
بے چراغ کرتے ہین راے صواب نمانے فکر آبادی ملک و رعایا کی فرما
شاہزادے بلند بخت کو واسطے تنبیہ اُس جماعہ باغی کے حکم محکم دیا اور چار
ہزار سوار کو ساتھ سرکردگی چھیلہ رام کے معہ رسالہ سلطان سنگہ واسطے جمع
کرنے رسد و مواشی کے قدغن بلیغ فرمائی اور مہامرزا خان بخشی اور نواب
نورالابصار خان کو حکم دیا تاوے معہ چھہ ہزار سوار روانہ ہو حدود کالستری و
نیگٹ گری و تمراج کے ضبط کرنے مین مشغول ہووین اور پروانہ میر مخدوم
علی خان کے نام پر جو ساتھ ایالت ملک جنوبی پٹن کے ممتاز تھا واسطے
گوشمالی و تنبیہ نائرون کے جو مصدر اذیّت رعایا کے ہوئے تھے جاری ہوا
شاہزادے ظفرمند نے کہ حضور سے واسطے تنبیہ کرنے تھانہ داران
چناپلی کے رخصت پائی تھی اثناے راہ مین جاسوسون کی زبانی سنا کہ



Marfat.com

ایک فوج ترچناپلی و تنجاور سے جمع ہو تسخیر کرنے قلعہ ترکاتت پلی و شاکوتہ
وغیرہ کا عزم رکھتی ہی اور سیّد صاحب نے باوجود اپنی جد و جہد کے
رفیقون کی ناتجربہ کاری کے سبب مکرّر صدمات عظیم اُٹھاتا ہی اور قریب ہی
کہ وے قلعے اولیاے دولت حیدری کے تصرّف سے نکل جائین اِس خبر کو سنتے ہی
شہبد یز عزیمت کو اُس طرف جولان کر قضاے ناگہان کی مانند وہان جا پہنچا اتّفاقاً
شاہزادے کے پہنچنے کے پہلے وہان ایک طرفہ ماجرا وقوع مین آیا کہ ایک
شب نارمین ترچناپلی سے ایک فوج انگریزی نے بہ قصد تسخیر ترکاتت پلی اور
اُسی رات کو دوسری سپاہ انگریزی نے اُسی اِرادہ پر تنجاور کی طرف سے
بلا اطّلاع یک دیگر کوچ کیا اور شباشب دونون منزل مقصود پر پہنچکر ایک
طرف سے ایک سپاہ نے دوسری طرف دوسری فوج نے قلعے پر ہلّا کیا اور
سیڑھیان لگا دفعۃً قلعے پر چڑھ گئین چونکہ محافظان قلعہ نے قدرت مقابلے کی اپنے مین
نہ دیکھی ایک دریچے کی راہ قلعے سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور اُن دونون فوج
مین سے ایک نے ایک طرف سے باڑھ ماری دوسری فوج نے جانا کہ اہل
قلعہ نے شبلک کی ہی ایکبارگی وہ فوج باڑھ مارتی ہوئی آگے بڑھی غرض کہ
ایک ساعت کے عرصے تک نے تمیز یک دیگر دونون فوجین باہم لڑتی رہین
ہر ایک نے دادبہادری کی دی قریب حات سو بہادر کے دونون فوجون مین سے
تلف ہوئے اِسمین ایک سردار فوج نے ساتھ آواز بلند کے اصطلاح انگریزی مین
اپنی فوج کو کہا کہ دوڑکر سپاہ اعدا پر حملہ کرو جب یہ کلام سردار نے طرف ثانی
کے سنا اصطلاح انگریزی سمجھ اپنے سپاہیون کو کہا کہ جنگ موقوف ہم دونون
فریق ہواخواہ انگریز کے ہین تب دونون طرف کے سردارون نے باہم مصافحہ
کر اپنی ناتجربہ کاری پر نہایت نادم ہوئے آخرکو جو کچھ ذخیرہ وغیرہ وہان تھا سب



Marfat.com

ساتھ لے شاکوٹہ کو چلے گئے دوسرے روز تھانہ داران حیدری جو ہین قلعے مین
ٹھہرآ کر پہنچے شاہزادہ بہادر وہان آپہنچا اور کیفیت شب کی سن بہت ہنسا
اور قلعے سے تھانہ اُٹھا خالی کر دیا جب پلٹن انگریزی نے قلعچہ شاکوٹہ کو محاصرہ کیا
اور کئی شخص سپاہیون کو اُسکے ساتھ اپنے متفق کر اُسپر ہلّا کیا شیخ حمید
نے معہ قلعہ دار دوسو جوان داد دلاوری کی دے رہا تھا کہ شاہزادہ وہان جا پہنچا اور
بے تامّل جنگ شروع کر دی فوج نے راجاؤن کے اور تھانہ دارون نے ترچناپلی کے
تاب حملہ نہ لا ہاتھ محاصرے سے اُٹھایا اور پناہ کے لئے جنگل مین جا گھسے تب شاہزادے نے
شیخ حمید قلعہ دار کو خلعت فاخرہ اور جوڑی کڑے مرصّع کی انعام دے سرفرازی بخشی اور
سپاہیونکو اُسکے ایک ایک جوڑی چاندی کے کڑے انعام دی اور جب اُنھون نے
قلعے کاٹ مینا کو محاصرہ کیا اُسکے قلعدار نے معہ بیس مرد جنگی اور کئی عورتون کے
کمر ہمّت باندھ سرگین گاو پانی مین گھول بڑے بڑے ظروف مین گرم کر رکھا تھا
جب فوج انگریزی سیڑھی لگا حصار پر چڑھی ایکبارگی سب عورتون نے شور و غوغا
اُٹھا سرگین گرم سپاہیون کے سر پر ڈالا اور پتھر بڑے بڑے جو دیوار
حصار پر چُنے ہوئے تھے اوپر سے اُنپر لُڑھایا اور پاسبانون نے بھی اُس فوج کے دفع
کرنے پر مستعد ہو سعی مردانہ کی اور حملہ آورون کو ہزیمت دے قلعے کو بچا رکھا
سبھون کو شاہزادے نے طلائی کڑے اور ایک ہزار روپی نقد انعام
دے آگے کو کوچ فرمایا اثناے راہ مین یہ خبر سنی کہ ایک فوج راجاؤن اور
تھانہ داران ترچناپلی کی جو قلعے کڑوڑ کو مسخّر کر ارادہ مقابلے کا ساتھ لشکر حیدری
کے رکھتی تھی اتّفاقاً اُس جماعت کے ذخیرۂ باروت مین آگ لگ گئی اور
بہت لوگ اُن مین سے جل مرے جو باقی رہے سو رجعت قہقری کر ترچناپلی کو
پھر گئے شاہزادے نے اِس خبر کو سن اُس گروہ کے تعاقب سے ہاتھ



Marfat.com

اُٹھا چند روز اُس مرغزار مین واسطے استراحت لشکر یون کے مقام فرمایا میر مخدوم علی خان نے بعد ورود پروانے حیدری کے واسطے اِنتظام ملک جنوبی دارالامارت سریرنگٹن کے حتی المقدور خون ریزی مین مفسدون کے اور منہدم کرنے مین مکانات وعمارات کے قصور نہ کیا مگر وہان کے لوگون نے ایک فوج قوی بازو لشکر انگریز بہادر کی جو مدھرا مین قیام رکھتی تھی اپنی کمک کو منگالرنے پر مستعد ہو گئے اور میر مخدوم علی خان کو جو ایک چھوٹے قلعے مین تھا محاصرہ کر چاہا کہ اسیر کر لین لیکن اُس بہادر نے باوجود اِسکے کہ اُسکا سب لشکر اطراف مین واسطے تنبیہ کرنے مفسدون کے منتشر تھا بھاگنے کی عار کو گوارا نہ کرکے دو سو جوان جو قلعے مین اُسکے ساتھ تھے شیر گرسنہ کے مانند نکل کر میدان جنگ کو دلاورون کے خون سے لالہ زار بنایا اور بہتون کو ساتھ ضرب تیغ و سنان کے زمین پر گرایا جب کوئی شخص اُسکے رفیقون سے باقی نہ رہا تنہا جنگ رستمانہ کر آخرکار بہت سے زخم کاری اُٹھا شہید ہوا"

---

وارد ہونا کرنیل بریس بہادر کا معہ فوج تازہ زور بنگالے کے واسطے نکالنے ملک آرکاٹ کے تصرّف سے حیدریون کے اور باہم لڑنا دونون فریق کا

جس روز سے جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے مدراس کو نہضت فرمائی فوج انگریز بہادر کی جو جابجا متعیّن تھی لشکر حیدری کے ساتھ ہمیشہ جنگ و جدال کرتی رہی اور نواب بہادر خود ملک گرم سیر مین اقامت کر سپاہ رزم خواہ اکثر ہمرکاب شاہزادے روشن اختر کے اور کبھی دوسرے سردارون کے



Marfat.com

ساتھ واسطے انتظام ملک کے اطراف مین بھیجتا تھا چنانچہ کبھو لشکر پر انگریز کے سپاہ حیدری چیرہ دستی کرتی اور کبھی فوج حیدری پر فوج انگریزی غالب ہوتی آخرکار رائے صاحبان عالیشان نے یہہ اقتضا کیا کہ نکال لینا ملک آرکاٹ کا قبضہ اختیار حیدری سے سانھ آسانی کے چون متصوّر نہین ہی اس صورت مین ایک اور سردار پر تدبیر واسطے سرکردگی فوج کے ضرور ہی چنانچہ اِسی لیئے کرنیل پریس بہادر موافق حکم صاحبان کونسل کلکتّے کے مہ فوج قوی بنگالے سے چیناپتن مین پہنچا چونکہ ناظم حیدرآباد متسلّط ہوجانے سے نواب بہادر کے تمام ملک آرکاٹ پر بہت سا متاسّف تھا اور ایام گذشتہ مین کہ اُسنے نواب حیدر علی خان بہادر کو لڑنے کے لیئے سانھ صاحبان انگریز بہادر کے تحریض و ترغیب کر آرکاٹ کو عزم کیا تھا سو اُسکا منشا یہہ تھا کہ ناظم مذکور خوب جانتا تھا کہ سوائے صاحبان انگریز بہادر کے اُسوقت ایسا اور کوئی نہ تھا کہ تاب ہم پنجگی و مقابلے کی نواب بہادر کے رکھتا ہو اِسی واسطے یہہ چاہا کہ دونون کو آپس مین لڑائے اور آپ آرام سے تماشے دیکھے لیکن جب اُسکے منصوبے نے نتیجہ برعکس دیا اور ملک آرکاٹ کا بھی تصرّف مین نواب بہادر کے آگیا آنکے سے زیادہ تر خار رشک اُسکے سینے مین چبھنے لگے تب ایک حیلہ دوسرا واسطے منہدم کرنے قصر شوکت حیدری کے تلاش کرنے لگا اور چون درینولا خبر ورود کرنیل پریس بہادر کی جمع مین ناظم موصوف کے پہنچی تھی بنائے آشتی و صلح کی سانھ صاحبان انگریز کے مستحکم کرنا صلاح وقت دیکھہ موشیر فلیبر فرانسیس کو جو قدیم چاکرون سے اُس سرکار کے تھا واسطے پیدا کرنے اتّفاق و دوستداری کے خدمت مین کرنیل بہادر کے روانہ کیا کرنیل بہادر نے سفیران آصف جاہی

کی بہت تعظیم و تواضع سے ملاقات کی اور پیام کو جو اُنھون نے دربار آصفی
گزارش کیا سنکر مصالحہ ساتھ آصف جاہ بہادر کے منظور نظر
مآل اندیش فرمایا چنانچہ بعد دو روز کے عہدنامے طرفین سے لکھے گئے
تب کرنیل بہادر تحایف و نفایس اپنی ولایت کے ناظم ممدوح کے
لیئے اور خلعتین فاخرہ اُسکے ارکان دولت کے واسطے موشیر فلیز کو
حوالے کر ایک مکتوب اِس مضمون کا لکھا کہ آپ اعتبار الدولہ بہادر کو اجازت
فرماوین کہ وہ اختتام جنگ تک شریک انگریز بہادر کا رہے چنانچہ موشیر فلیز حیدرآباد
کو گیا اور بعد دو مہینے کے اجازت نامہ آصف جاہ بہادر کا پہنچا تب کرنیل بہادر نے
اعتبار الدولہ کو پانچ ہزار روپی مشاہرہ ذات اور رسالہ دو ہزار سوار کا
اُسکے نام پر مقرر فرما واسطے نگاہداشت کرنے سواردن کے حکم صادر کیا جب بڑی جد
وجہد سے کئی ہزار سوار فراہم ہوئے کرنیل بہادر نے معہ توپ خانہ و سواران
قدیم وجدید اور پلٹنون کے بڑے طمطراق اور توزک کے ساتھ چیناپٹن سے کوچ کرکے
روز کے عرصے مین سواد آرکاٹ کو مضرب خیام کیا اور نواب بہادر نے شہر
آرکاٹ سے نکل فاصلے پر دو کوس کے خیمے اِستادہ کر چار ہزار سوار کو رسالہ
خاص مین سے منتخب فرماکر حکم دیا کہ گرد لشکر انگریز کے تگ و تاز مین مشغول
ہو کر بندوقون کی باڑھ مارنے رہین جب دو تین روز اِس طرح پر بسر اور
صاحبان انگریز بہادر کے لشکر مین سے لوگ لکڑی گھاس لانے والے بہت سے
مقتول و مجروح ہوے کرنیل صاحب نے ہرکارے تعین فرما مقام فرودگاہ سواران
حیدری کا تحقیق کیا اور بعد گذرنے ایک پہر رات کے کپتان ویس نے معہ ایک
پلٹن سپاہیان گورا اور دو پلٹن سپاہیان ہندی حسب الحکم کرنیل بہادر کے
روانہ ہو مقتل موضع ہاہل کے جہان خواب گاہ سواردن کی تھی پہنچ کر شبخون



Marfat.com

مارا ایک ساعت کے عرصے مین جب تک وے اِس اندھیری رات مین
گھوڑون پر زین باندھین قریب چار سو جوان مارے پرّے باقی سپاہ نے انگریزی
فوج سے مقابلہ کر داد مردی کی دی اور بہتون کو قتل کر طرف اُردوے کلان کے
روانہ ہوئے جب صبح ہوئی نواب بہادر نے چار ہزار سوار جرّار تاخت کرنے پر
انگریز بہادر کے متعیّن فرمایا چنانچہ سواران مذکور تمام روز فوج انگریزی پر حملہ کر
قتل و غارت کرتے اور شام کو اپنے مقام پر پھر جاتے کرنیل بہادر نے پھر ہرکارون
کے وسیلے سے اقامت گاہ سوارون کی دریافت کی اور کئی سردار کو چند پلٹنون کے
ساتھ نصف شب کو واسطے شبخون مارنے کے روانہ کیا اگرچہ اُس شبخون
کے خوف سے پچاس سوار قادر خان کے رسالے سے طلایہ پھر رہے تھے مگر
سپاہیان انگریزی نے موافق حکم کرنیل بہادر کے ایسی سرعت سے باڑھین
مارین کہ کسی کو فرصت ہشیار ہونے اور ہاتھ اُٹھانے کی نہ دی بہت سے تو
خارفنا مین گرے اور جو باقی بچے حضور مین آ شبخون کی کیفیت عرض کی نواب بہادر نے
اطراف شہر مین جا بجا مورچے بندھوا پیادون تیر اندازون اور بان دارون اور توپچیونکی
جماعت کو ہر جگہ متعیّن کر یہ حکم دیا کہ سوار کئی دمدمے باندھکر توپین سبک
اُسپر چڑھا فوج سے انگریز بہادر کے جنگ کرتے رہین اِس ارشاد کے بعد
خود بدولت شہر مین داخل ہوا اور امور کے بندوبست مین مشغول ہوا سوارون نے گرد
لشکر انگریز کے تاخت و تاراج کر ایک برگ کاہ بھی صحرا مین باقی نہ چھوڑا
سب جلا پھونک صاف اور تالابون کا پانی کات خشک کر دیا تب رسد بند ہو کر
اور لکڑی گھاس کی انگریزی لشکر مین تکلیف ہونے لگی اور اُسی وضع پر
عرصہ ایک سال کا منقضی ہوا'

---



Marfat.com

آنا جنریل سرایری کوط بہادر کا اورا ستحکام پانا
بنائے صلح کا نواب حیدر علی خان بہادر کے ساتھ

جب عرصہ ایک سال کا اِسی طرح گذرا آخر نہایت بے آبی اور عدم اذوقہ سے سپاہ رزم خواہ انگریز بہادر کی نہایت متاذی و تنگ ہونے لگی تب جنریل کوط بہادر ارادے پر ختم کرنے اِس جنگ کے مدراس سے کوچ کر لشکر مین کرنیل پریس بہادر کے داخل ہو سر نوسے نائرہ رزم کو التہاب دے ایسی جنگ کی جسکو ناسخ کارنامہ رستم واسفندیار کہا چاہئے مگر چونکہ فوج حیدری بے شمار تھی اور راہ رسد پہنچنے کی کسی طرح کھل نہ سکتی تھی جنریل بہادر نے آخر کار لاچار ہو چیناپٹن کی راہ لی اور نواب بہادر بھی محافظ معتبر قلعے ارکاٹ مین چھوڑ عقب فوج انگریز کے قتل و غارت کرتے ہوئے روانہ ہوا جنریل بہادر جلد سے باقی ماندگان افتان وخیزان قلعے مین پہنچ برج و بارہ مستحکم کر قلعہ بند ہوا نواب بہادر نے آبادی مین لنگم پاک کے علم شجاعت بلند فرما ہر روز تاخت کر گورنر کے باغ تک آتا اور واسطے فتح کرنے قلعے کے بہت سی تدبیر بن کرتا پر چونکہ حصار چیناپٹن کا نہایت بلند و مستحکم ہی کچھ مفید نہوتا گولے توپ کے مینہ کے مانند برساتے مگر کچھ صدمہ قلعے کو نہ پہنچا سکتے تھے اور ہر روز قلعے کی توپون کی ضرب سے بڑی اذیت سواران حیدری کو پہنچتی تھی اِس اثنا مین نواب بہادر نے اِس خیال سے کہ اگر شہر چیناپٹن ہاتھ آوے تو مورچے قلعے کے محاذی قایم ہو سکتے ہین اور وہان سے اگر گولہ زنی عمل مین آوے تو صدمہ کلی قلعے کے رہنے والون کو پہنچ سکتا ہی شہر پناہ کی دیوار پر زدوضرب گولون کی شروع کر دی لیکن اِس تدبیر نے بھی کچھ فایدہ نہ بخشا اِس لیے



Marfat.com

کہ جنریل بہادر نے ساتھ اقتضاے عقل دوربین کے مکنون خاطر حیدری معلوم کرکئی جہاز جنگی میلا پور سے منگا اُنھین حکم کیا کہ قلعے کے مقابل شہر پر مشرف لنگر ڈالین چنانچہ جسوقت کہ فوج حیدری واسطے تسخیر کرنے شہر کے گھوڑون کو جولان مین لاتی تھی جہازون اور برجون کی توپون کے گولون کی شدّت ضرب سے کوئی عقدہ کار کھل نسکتا تھا جب پندرہ روز کا عرصہ اِسی حالت مین بسر ہوا تب جنریل بہادر نے مآل اندیشی کی راہ سے تاملّ فرمایا کہ اگر یہہ جنگ طول کھینچی تو قتل و غارت کے سبب جو سواران حیدری نے ملک مین توابع آرکاٹ کے دور و دراز مچا رکھی ہی ایک برگ کاہ زمین پر باقی نہ رہیگا اور ترک تاز سے لشکر حیدری کے رعیّت تباہ ہو جائیگی اِس صورت مین اگر نواب بہادر سلسلہ صلح کا محرّک ہو تو خیریت طرفین کی متصوّر ہی لیکن چون سپہسالاری کی حمیّت لمجاجت و مماجت کی عار نہین اُٹھا سکتی تھی اِس سبب جنریل بہادر اپنی طرف سے پیام صلح کا بھیجنا یا اِس بات مین تحریک کرنا منافی آئین ریاست کے جانتا تھا اور لب کو ساتھ اظہار اِس حرف کے آشنا نہ فرماتا مگر بدل خواہان صلح تھا یہان تک کہ بعد ایک ہفتے کے دریاے رحمت آلہی ضعیفون اور غریبون کے حال پر اِس ملک کے جوش مین آیا یعنے ایک شب نواب بہادر نے اپنے دیوان پورنیا کو جسکی راے صایب اور تدبیر درست تھی خلوت مین بُلا مشورت کی اور فرمایا کہ یہہ لڑائی مرھٹون کے ساتھ نہین ہی جنکو بھاگنے سے عار و شرم نہین اب صاحبان انگریز سے کام ہی اور یہ لوگ سب ایک دل و ایک زبان و صاحب توپخانہ آتش فشان ہمین فتح یاب ہونا اُنسے لوگون پر جو ایسی فوج جرّار اور ایسا توپخانہ آتش بار رکھتے ہمین امر دشوار ہی کیونکہ ہر پیش اِن کی حکم ایک قلعہ کا رکھتی ہی اور اُنکی راہ رسد و آلات حرب کی جو سرمایہ اطمینان فوج کا ہی کسیطرح بند نہین ہو سکتی اِس لیے کہ انسداد



Marfat.com

راہ دریا ممکن نہیں اور اگرچہ تین سال کے عرصے سے ملک آرکاٹ ہمارے
تصرّف مین آیا ہی اور محاصل اُسکا صرف مین اولیاے دولت کے آتا ہی اور
خراج ملک بالا گھاٹ کا موجب توفیر خزانہ کا ہی مگر انتفاع مالی مضرّت جانی کے
ساتھ برابر نہین ہوسکتا اِن سب وجہون پر نظر کر خاطر خیر طلب خواہان صلح کی ہی
اور چونکہ عہد و میثاق انگریز کا بثبات رکھتا ہی یقین ہی کہ صلح و دوستی اُنکی مورث
فوایدکثیر کی ہوگی مگر غیرت مردی واسطے تحریک کرنے سلسلے صلح کے رخصت
نہین دیتی اِس بات مین جو کچھ راے صواب نما تمہاری ہو عرض کرو دیوان
موصوف نے جب طبع کو نواب بہادر کے صلح پر مائل دیکھا زمین ادب چوم عرض
کیا کہ سنواس راو نام ایک شخص جو اِس فدوی کے ساتھ قرابت
رکھتا ہی بالفعل عہدہ پرمنتر جمی کے حضور مین جنریل بہادر کے حاضر رہتا ہی
اکثر معروضات اُسکے دربارہ دولت خواہی درجہ اجابت کا پاتے ہین اگر حکم
ہو تو فدوی اُسکے ساتھ اِس طور پر جس سے اصلا صلح کے پیام کی بو حضور
کی طرف سے نہ آئے سلسلہ جنبان مدّعا ہوا ور جب نام بردہ جنریل بہادر کی رضامندی
حاصل کرلے تب جو کچھ مقتضا مصلحت مالی وملکی کا ہو عمل مین آوے گا نواب بہادر نے
یہ بات سن اُسے اجازت بخشی دیوان مذکور خیمے مین آسداشیو راو برہمن کو جو اُسکا
کفو اور ساتھ حلیہ علم فراست کے آراستہ اور فنون سفارت سے پیراستہ
تھا لباس جوگیون کا پہنا اور تمام صلاح و صوابدید پر اُسے آگاہ کر طرف لشکر
انگریز بہادر کے رخصت کیا وہ مرد درویش صورت سنواس راو کے
خیمہ مین جا طالب ملاقات کا ہوا راو مذکور نے جو ازبسکہ فقیر دوست تھا نہایت
بیباک سے اُسکو بلایا اور بہت سی اُسکی تعظیم کی اور پوچھا جوگی صاحب
آپ کا آنا کہان سے ہوا اور کہان کا قصد ہی جوگی نے جواب دیا کہ بابا فقیر



Marfat.com

سیاح ہی خلق سے بیزار اور خالق ہی سے سروکار رکھتا ہی با لفعال لشکر
مین نواب بہادر کے پورنیا دیوان کے ڈیرے مین تھا اور بہ سبب اِسکے کہ
اُس عزیز وافر تمیز کو حق جو فقیر دوست پایا کئی روز وہان رہ گیا اب اُسکی
الفت تو دوسرے ملک کی سیر کا ارادہ رکھتا ہون سنواس راو نے
جب نام دیوان کا سنا پوچھا کہ باباصاحب کچھ حیدری لشکر کا حال جو زبانی
دیوان کے سنا ہو بیان کرو جوگی نے کہا کہ مین دنیادار نہین ہون جو حال صلح
وجنگ کا سردارون کے پوچھون مگر اتنا سنا ہی کہ مرضی نواب بہادر کی یہہی
کہ تمام مال وخزانے کو صرف کیجئے پر جنگ کرنے سے انگریزون کے ہاتھ
نہ اُٹھائیے مگر دیوان کی جو ایک خدا ترس اور موم دل آدمی ہی کمال خواہش
یہی ہی کہ کسی طرح مصالحہ آپس مین ہو جاے چونکہ تین سال سے سب لوگ
لشکر کے گھر بار سے دور بیگانے ملک مین پڑے ہوئے ہین اور خون ریزی خلایق کی
دونون طرف سے عمل آتی ہی اگرچہ نواب بہادر دیوان کے معروضات کو
رد نہین فرماتا اور گوشہ خاطر مین جگہہ دیتا ہی لیکن جب تک کوئی صاحبان انگریز
کی طرف سے اِس سلسلہ کا محرّک نہو دیوان بیچارہ کس وسیلے سے
آتش قہر حیدری کو اشتعال سے باز رکھے سنواس راو نے یہہ خبر سن
فی الفور حضور مین طام گرام صاحب کے جا حقیقت حال کو عرض کیا صاحب مذکور
نے خدمت مین جنریل کوٹ بہادر کے تمام سرگذشت بیان کی جنریل بہادر نے
واسطے رفاہیت خلق اللہ کے صلح کو ترائی پر مرجّح جان اِس بات مین کوشاں کر
فرمایا کہ سنواس راو پرنیا دیوان کے پاس جا کر بناے صلح مستحکم کرے چنانچہ
دوسرے روز سنواس راو نے اُس فقیر کو بڑی منّت وسماجت سے خبر
دینے کے لئے اپنی روانگی کی پورنیا دیوان کے پاس روانہ کر خود سمہ ایک

ملتن سپاہی کوچ کیا جب یہہ خبر نواب بہادر کے سمع مبارک مین پہنچی حکم دیا
کہ کشن راؤ پیشکار دیوانی اور یار علی بیگ داروغہ داغ تصبیحہ استقبال کو
سواس راؤ کے جاوین اور ایک خیمہ خاص واسطے راؤ مذکور کے کھڑا کیا
جاوے جب ڈیڑھ پہر دن چڑھا سواس راؤ لشکرگاہ حیدری مین داخل ہو
دیوان کے خیمے کے دروازے پر پہنچا دیوان کاردان استقبال کر اُسکو اپنے خیمے
مین لیجا دو پہر تک باہم مشورہ کر شبکو اُسے نواب بہادر کے حضور مین لیگیا
نواب بہادر نے خیریت جنریل بہادر کی پوچھ وجہ آنے کی استفسار فرمایا راو
مذکور نے کمال چرب زبانی اور شیرین بیانی سے عرض کیا کہ رائے عالم آرا پر
جناب عالی کے خوب روشن ہی کہ دنیاے فانی ایسی متاع نہین کہ کوئی شخص
اُسکے واسطے کسیکے ساتھ اپنی دو روزہ عمر عزیز کو نزاع و پرخاش مین تلف کرے
جسکو ایزد تعالی نے اپنے بندون سے افسر سروری کا عطا کر سرفراز و ممتاز کیا
اور زمام مہام خلق کی جو امانت الٰہی ہین اُسکے ہاتھ مین دیا ہی اُسکی ہمت
والا نہمت پر لازم ہی کہ خداے تعالی کی نعمتون کی قدر جانکر خلق کو اُسکے
اپنے سایہ عاطفت مین پرورش کرے اور کینے کی بیخ سینے سے اُکھاڑ اُس مین
دوستی و موافقت کے نہال بتھادے الحمد للہ و المنہ کہ طبع مقدس باقتضاے
حق جوئی و حق پرستی اس طرف مائل اور آسایش خلایق و خوشنودی خالق
پر اُسکو توجہ کامل ہی ایسی طرح ذات فیض سمات جنریل بہادر کی بھی
باوجود مہیا ہونے ساز و سامان جنگ کے مصروف اِسی امر پر ہی کہ بندگان
خدا جو کئی برس سے کشاکش قتل و غارت مین گرفتار ہین بلا اور آفت سے
نجات پاوین اور اگرچہ ایزد جہان آفرین نے اِس قوم کو بر و بحر پر حکومت بخشی ہی
تو بھی حتی الوسع و الامکان ایک جونی کی اذیت کے روادار نہین ہوتے اور

تونکہ بہ سبب امتداد ایام جنگ کے سب لشکری آزردہ و تنگ ہین اور جنریل صاحب کو عارضہ صعب لاحق ہوا ہی اگرچہ ہنوز جان فشانی مین امور کنپنی کے حاضر و مستعد ہین مگر واسطے رفاہیت خلق اللہ کے اِس ہرج مرج لازمہ جنگ و جدال سے جسکے سبب ایک عالم کا گھر بار برباد ہو گیا اور ہوتا ہی بہت سے پریشان خاطر رہتے ہین اِس لیئے بندے کو حضور مین بھیجا ہی کہ اگر یہہ آگ جنگ و جدال کی جو ہر دو نو مشتعل و بلند ہوتی جاتی اور گھر بار کو جمہور خلایق کے پیمراغ کرتی و جلاتی ہی مطفی ہو تو نہایت اولی اور انسب ہی نواب بہادر نے سنواس راو کی عرض سن فرمایا کہ فی الواقع نتیجہ اِس حرب و قتال کا سوائے رنج و اذیت خلق اللہ کے کچھ اور نہین خصوصاً اِن دنون کہ مزاج جنریل صاحب کا علیل اور بار لشکر کشی کا اُن پر بہت ثقیل ہی اور یہہ بات کمال ہمت و جوانمردی پر جنریل صاحب کے دلیل ہی کہ محض واسطے آسودگی خلق خدا کے صلح و آشتی کی استدعا اُنھون نے ہم سے کی خیر مضایقہ نہین مگر بار دلا کہ ہون واسطے اخراجات لابدی لشکر کے ہم کو مطلوب ہمین اور بالا گھاٹ سے خزانہ پہنچنے کو عرصہ دراز کھینچے گا اگر جنریل بہادر زر مذکور بھیج دین تو ہم کو یہان سے کوچ کرنے مین کچھ عذر نہین ہی اور درصورتے کہ زر نقد بہ سبب اخراجات اِس مُہم کے کنپنی بہادر کی طرف سے بالفعل سر انجام نہو سکے تو وے تعلّقے بارامحال کے جو ہمارے ملک کے متّصل ہون اور خراج اُنکا مساوی اُس مبلغ زر کے ہو جسپر صلح قرار پاوے ادا ہونے تک زر مذکور کے رہن کے طور پر تصرّف مین کارپردازان حیدری کے چھوڑ دین سنواس راو نے اِس نوید کو سن خوش ہو حضور مین جنریل صاحب کے گیا اور جو کچھ نواب بہادر نے فرمایا تھا عرض کیا جنریل صاحب نے فوراً سب شرایط صلح کی قبول کرلین اور



Marfat.com

اِس بات مین رد و قدح مناسب نہ جان عہد نامہ صلح کا اور سند واگذاشت اُن تعلّقات کی لکھ۔ سنواس راو کے حوالہ کر فرمایا کہ نواب بہادر سے عرض کرنا کہ تمام ملک کرناٹک تین سال سے تصرّف مین سرکار نواب بہادر کے ہی اور ایک دام و درم اِس عرصے مین اُس سے خزانہ سرکار کمپنی مین داخل نہین ہوا اور بہ سبب اخراجات اِس مُہم کے لاکھون روپی کی قرضداری ہو گئی ہی اور اِسی جہت سے انجام کرنا زر نقد نا ممکن ہی آپ عوض مین زر نقد کے تعلّقات مسطورہ کو اپنے تصرّف مین رکھین اور شہر آرکاٹ اور قلعون کو ملک پائین گھاٹ کے جو تصرّف مین سرکار حیدری کے ہین چھوڑ دین سنواس راو نے جنریل بہادر سے یہ باتین سن نواب بہادر کی خدمت مین آ کاغذات عہد نامہ وغیرہ کو حضور مین گذرانا نواب بہادر نے واسطے استرضاے خاطر جنرل بہادر کے قول قرار مسطور پر مع حضّار مجلس صلح کی نیّت پر فاتحہ پڑھ ہاتھ شمشیر سے اُٹھالیا خدمتگاران عہدہ دار سپر و شمشیر حضور سے اُٹھا سلاح خانے مین لے گئے اُسی وقت تمام لشکر مین اشتہار دیا گیا کہ در میان قوم انگریز اور سرکار حیدری کے صلح ہو گئی ہر گز کوئی شخص اِس طرف سے فوج انگریز بہادر پر قصد نہ کرے اگر اُسطرف سے کوئی قصد کرے تو اُسکو حضور عالی مین حاضر کرین پھر نواب بہادر نے اپنی طرف سے بھی ایک عہد نامہ لکھوا ساتھ مہر خاص کے مزین کر خلعتین فاخرہ اور جواہر بیش قیمت اور دو راس اسپ عربی بازین مرصّع اور تحایف نادر جنریل صاحب اور دوسرے سردارون کے لئے حوالہ سنواس راو کے فرمایا اور راو مذکور کو خلعت خاص جواہر گران بہا ایک راس اسپ بازین مطلّا ایک ہاتھی معہ عماری نقد عطا کر رخصت کیا دوسرے



Marfat.com

روز زادہ مذکور نے جنریل صاحب کی طرف سے ایک مکتوب محبّت اسلوب معہ تحایف ویلہ جو تخمیناً پچاس ہزار روپی سے زیادہ قیمت کے تھے حضور مین نواب بہادر کے پہنچایا بعد اِسکے طرفین سے مکرّر رسم اِتحاف وتحریر اتحّاد نامہ متضمّن استحکام مبانی صلح کی عمل مین آئی بعد ازان نواب بہادر نے عزمے مین دو روز کے تمام اسباب سرکار حیدری قلعہ آرکاٹ سے نکال قلعہ کو معہ شہر معتمد ان سرکار کنپنی بہادر کو سپرد کر مظفّر و منصور شہر سے دو فرسنگ کے فاصلے پر جا خیمہ کیا پھر وہان سے نواح بارامحال کی طرف روانہ ہوا اور تعلّقات مندرجہ صدر مین دخل کر تربیت علی خان کو واسطے انتظام کے سرفراز کیا اور سب اپنے تھانے خلعون سے ملک پائین گھاٹ کے اُتھاذتے مین گماشتگان سرکار کنپنی بہادر کے چھوڑ خود بعد منقضی ہونے تین برس کے بالاگھاٹ کو مراجعت کیا'

---

اُتھنا خبار فتنہ وفساد کا درمیان سرکار دولت مدار کنپنی انگریز بہادر اور فرانسیسون کے اور نہضت کرنا نواب بہادر کا واسطے اعانت گورنر پھلچری کے '

آرائے صواب انتما پر جویندگان اخبار کے پوشیدہ نہ رہے کہ جب صاحبان انگریز کو ملک بنگالے پر تسلط کلّی حاصل ہوا اور اُنھون نے باقتضاے اولوالعزمی تسخیر کرنے پر تمام ہندوستان کے خیال باندھا تب درمیان صاحبان کنپنی انگریز بہادر اور کارپردازان بادشاہ فرانسیس کے واسطے محصول سایرات متعلّقہ ملک بنگالے کے نزاع واقع ہوئی چنانچہ گورنر نے بنگالے کے برحسب ایماے ولایت فرانسیس کی سب کونسیون کو جو ملک بنگالے مین تھین ایک ہی روز مین ضبط کرا کر



Marfat.com

مکانون کو توڑ دیا اور موشیر شانور گورنر کو فراشہ آنگے کے جو خشکی کی راہ سے اپنی ولایت کا عازم ہو میدنی پور تک پہنچا تھا مقید کر لیا اور اُسیطرح گورنر نے مدراس کے کوتھی پھلچری کو جو مِلک فرانسیس کی تھی اپنے قبض و تصرف مین لا تو بین اور سب سامان حرب وغیرہ اُسکا ضبط کر برج و بارہ کو اُسکے مسمار کر ڈالا گورنر فرانسیس لاچار ہو پھلچری سے بھاگ کو ڈیال بندر مین جو ممالک محروسہ سے مین نواب بہادر کے داخل تھا جا پناہ لی اور ایک عریضہ حضور مین نواب بہادر کے بھیج داد فریاد انگریزون کے ہاتھ سے مچائی نواب بہادر نے اُسکی بیکسی پر رحم کر ایک پروانہ بنام فوجداران بندر مذکور ساتھ اِس مضمون کے روانہ فرمایا کہ تم سب گورنر فرانسیس کو ساتھ دلجوئی و حرمت کے وہان رکھو متعاقب ایک فوج قوی واسطے مدد مشارٌ الیہ کے حضور سے پہنچتی ہی اور ایک خط اِس مضمون کا گورنر کو مدراس کے روانہ فرمایا کہ کوتھی فرانسیس کی بیشتر تسلّط پانے صاحبان انگریز بہادر کے ملک بنگالے پر پھلچری مین تھی اور اگرچہ نائید ربّانی سے بالفعل شوکت و حشمت انگریز بہادر کی تمام حکّام جزائر سے بلند تر ہو گئی ہی اور سب حاکم بنگالے و پائین گھاٹ وغیرہ کمپنی بہادر کے مطیع ہو گئے ہین مگر اپنے ہم مذہبون کو جو ولایت مین ساتھ آپ کے قرب جوار رکھتے ہین اس طرح ایکبار پایہ اعتبار و عزّت سے گرا دینا مناسب نہین اِس دوستدار کو ہمیشہ یہہ ملحوظ رہتا ہی کہ اِس صلح مین جو تازہ ساتھ سرکار کمپنی انگریز بہادر کے قرار پائی ہی کسی طرح خلل راہ نپاوے اِسواسیطے چشم داشت سرکار کمپنی سے یہہ ہی ( چونکہ گورنر پھلچری پناہ مین اِس دولت خداداد کے آیا اور بے اعتنائی مہمان سے کسی مذہب مین روا نہین ) کہ کوتھی پھلچری مہ اسباب جسکی فرد تعلیقہ اِس محبّت نامہ مین ملفوف ہی گورنر فرانسیس کو پھیر دی جاوے



Marfat.com

نہین تو مخلص اُسکی اعانت کرنے سے پہلو تہی نکر یگا گورنر مدراس نے جواب مین
اُسکے لکھا کہ ہم تابع حکم ولایت کے ہین ہم خود یہہ امر عمل مین نہین لائے ہین
اب جو آپ کو پاس خاطر گورنر فرانسیس کا منظور ہی یہہ حقیقت ہم ولایت کو
لکھتے ہین اگر حکم پھیر دینے کا پہنچا تو فی الفور کوتھی پھلچری بلکہ سب کوتھیان
بنگالے کی گورنر فرانسیس کو دے سکتے ہین مگر مقدمہ نزاع انگریز اور فرانسیس
کا آپ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہی دوسرے کے قضیے مین دخل کرنا آپ کو مناسب
نہین جب یہہ خط گورنر مدراس کا نواب بہادر کے ملاحظے مین گذرا آتش اُسکے
غضب کی بھڑک اُٹھی فی الفور پروانے سرداران فوج کے نام پر جو کوڑیال
بندر مین متعین تھے اِس مضمون کے لکھے گئے کہ تم سب گورنر فرانسیس کو
ساتھ لیکر پھلچری پر تاخت کرو اور ہم بھی مدراس کو عازم ہوتے ہین اور
جب تک معاملہ فرانسیس کا موافق خواہش کے سرانجام نہو ہم صاحبان
انگریز کے ساتھ لڑنے سے ہاتھ کو تاہ نہ کرینگے غرّۂ ماہ ذیقعدہ سنہ گیارہ
سو چھانوے کو رایت حیدری ملک پائین گھاٹ کی طرف بلند کیا گیا بارہ
روز تک کوڑیال بندر سے خبر پہنچنے کی انتظار مین وہان مقام رہا جب وہان
سے خبر آئی کہ فوج سرکاری معہ گورنر فرانسیس وہان سے کوچ کرگئی دوسرے
روز نواب بہادر نے معہ فوج جو قطرات باران سے بھی زیادہ تھی ہمراہ لے
کوچ فرمایا گورنر مدراس نے جون ہمین فوج حیدری کے کوچ کی خبر سنی احتیاط کی
راہ سے کشن گری کی طرف کی سب راہون کو ایسا استحکام دیا کہ گذرنا اُس
راہ سے بے تلف کرنے ہزارہا مرد کے ممکن نہ تھا اِسلئے نواب بہادر کو جی کی
طرف پھرا جب متصل بالا گھاٹ چری کے پہنچا فوج کوڑیال بندر کی بھی معہ گورنر
پھلچری وہان آپہنچی دوسرے روز نواب بہادر نے چھہ ہزار سوار حرّار کو حکم



Marfat.com

دیا کہ ممالک کو رام راجہ اور دوسرے راجاؤن کے جو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے توسّل رکھتے ہین نہب وغارت کرین اور گورنر فرانسیس و موشیر لالی کو جو معہ دو ہزار گورہ اور چھہ ہزار سپاہی مدّت سے سرکار حیدری مین نوکر تھا حکم ہوا کہ کورتیال بندرا اور دوسرے بندرون کی طرف جو متعلّق ملک حیدری کے ہین جلد جاکر جس قدر جہاز کرایہ کے بہم پہنچین اذوقے اور سلاح جنگ سے بھر بھلیچری مین پہنچین اور لشکر نصرت اثر متعاقب پہنچیگا چنانچہ وے حضور سے رخصت ہو سات جہاز بڑے اور چھہ چھوٹے کرایہ لے اسباب جنگ اُن پر بار کر محاذی قلعہ بھلیچری کے پہنچکر لنگر ڈال نشان حیدری بلند کیا اور جنگ توپ و تفنگ کی شروع کر دی صاحبان انگریز نے اگرچہ جنگ کرنے مین قصور نہ کیا لیکن جب نواب بہادر ایلغار کر وہان پہنچا اور چارون طرف سے مورچے و دمدمے باندھ مارے گولون کے فرصت دم مارنے کی نہ دی اُنھون نے ناحق اپنی جانون کو تلف کرنا مناسب نجان نشان فرانسیس جو صلح کی علامت تھی برج پر قلعے کے بلند کیا موشیر لالی نے اِس نشان کو دیکھ توپون کی شلیک موقوف کر گورنر فرانسیس کو معہ چند آدمی ایک غراب پر بیٹھا قلعہ کو بھیجا صاحبان انگریز معہ سپاہیان استقبال کر گورنر کو بڑے احترام سے قلعہ مین لے گئے اور مال و اسباب مطابق فرد تعلیقے کے کاریرداز ان فرانسیس کو سپرد کر دیا دوسرے روز صاحبان انگریز معہ سپاہیان گورنر فرانسیس سے رخصت ہو مدراس کو روانہ ہوئے تب نواب بہادر نے مظفّر و منصور اپنے مستقر حکومت کو معاودت فرمائی اور ٹیپو سلطان کو واسطے تنبیہ راجہ کورگ کے معہ فوج قوی تعین کیا،

روایات کتاب فتوحات حیدری کی تمام ہوین

---



Marfat.com

اتفاق کرنا جماعہ مرھتہ کا نواب نظام علی خان کے ساتھ۔ اور کمک
چاھنا انگریزون سے اور لشکر کشي کرنا اُنھونکا بہئیت مجموعی
ملک میسور پر اور متحصّن ھونا نواب حیدر علی خان بہادر کا قلعہ
سریرنگپٹن مین اور پھر جانا مرھتہ کے لشکر کا بعد وصول تھوڑے
زر کے اور آشتی کرنا نواب نظام علی خان کا نواب حیدر علی خانسے
اور چڑھائي کرنا دونون سردارون کا بالاتّفاق صاحبان انگریزبہادر پر

سال سنہ ۱۷۶۶ ع مین راے میسور چک کرشنا راجہ جو سات برس سے اپنی
دولت سراین محبوس تھا قید تن خاکی سے مخلصی پائی جب اُسکے وفات کی خبر
نواب بہادر نے سنی حکم دیا کہ رسوم اُسکے جنازے کے بطور پر معمول
خاندان راجگان میسور کا ہی نہایت تکلّف و تعظیم کے ساتھ بجالاے جاوین
اور برآبیتا راجہ متوفّا کا جسکا نام تندوراج ہی بہت سی شان و شوکت کے
ساتھ موافق دستور سند راجگی پر بٹھایا جاوے تندوراج نے پانچ سال کے
بعد اِس جہان فانی سے رحلت کی اور اُسکی جگہ اُسکا چھوتا بھائی سیام
راج نام نواب بہادر کے استصواب سے بدستور معمول گدّی پر بیٹھا حال
ریاست میسور کا اِسیطرح پر رہا یہان تک کہ سنہ ۱۷۶۷ ع مین جماعہ مرھتہ اور
نظام علی خان نے باہم بدسگالی پر نواب بہادر کے متّفق ہو میسور پر لشکر کشی
کی نظام علی خان خود سپہسالار اپنے لشکر کا اور نواب بسالت جنگ
اُسکا بھائی بھی اُسکے ہمراہ تھا اور فوج انگریز کی واسطے استمداد کے مدراس
سے بلائی گئی تھی الغرض سب فوجون نے متّفق ہو دارالملک سریرنگپٹن پر
چڑھائی کی نواب حیدر علی خان بہادر سب غلّہ اطراف شہر سے اپنے قابو مین لا

باقی اذوقے وعلوفے کو جو جوار وحوالی شہر مین رہا تلف کر اپنی سب جمعیت سپاہ
ساتھ لے ایک مقام مین جو نہایت حصین ومتین کنارے پر رود کاویری کے
تھا متحصّن ہوا اور گرداگرد اپنے لشکر کے ایک خندق کھدوا مورچے توپون
کے باندھ اطراف وجوانب اُسکے پشتے استوار کئے کہ افواج متّفقہ کا گذر
وہان دشوار تھا بعد چند روز کے جو جنگ خفیف مین بسر ہوئے آخر مرہٹے کچھ
زر نقد وستیاب کر پھر گئے اور نظام علی خان نے بعد تخیّر اور تفکّر کے اجارہ
یہ عہد وپیمان حیدر علی خان کے ساتھ کیا کہ باہم متّفق ہو قوم انگریز کا مملکت
چیناپٹن سے استیصال کرین ہنوز اِس مشورے نے صورت استحکام کی
نہین پکڑی تھی کہ سرگروہ قشون انگریزی نے قرینون سے اِس راز پر آگاہ ہو
اجازت پھر جانے کی لی چنانچہ وہ راہ بنگلور سے صحیح وسالم حدود مملکت
انگریزی مین پہنچ خبر منصوبہ لشکر کشی کی جو درمیان دونون امیر کے
علی الرغم جماعہ انگریزون کے قرار پائی تھی پہلے اُسنے کارگزاران ریاست
انگریزیہ کو پہنچائی ،

## بیان مین پیدا ہونے سبب اتّفاق کے درمیان نظام علی خان وحیدر علی خان کے

منشی کو اُس انقلاب وتغیر کے جسکے سبب نواب نظام علی خان ہوا خواہی
سے انگریزون کے منحرف ہوگیا اور اصل کو اِس اِتحّاد وموافقت کے جسکی جہت
سے افواج اسلامیہ استیصال کرنے پر قوم انگریز کے مستعد ہوئی داناؤن نے
سازش نہانی نواب محفوظ خان برادر کلان نواب محمد علی خان کی نواب حیدر علی خان



Marfat.com

بہادر کے ساتھ تجویز کیا ہی، تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ لڑائی مین
اُنیور کے جو سنہ ۱۷۴۹ع مین درمیان نواب انور الدین خان و ہدایت
محی الدین خان نواب نظام الملک کے پوتے کے جسکو چندا صاحب نواب
ترچناپلی شوہرخواہر نواب سید محمد خان آخری صوبہ دار آرکاٹ نے جسے
انور الدین خان نے حیلون سے قتل کروا اُسکے جگہ خود صوبہ دار ہو گیا تھا
اِس جنگ پر تحریف کی تھی واقع ہوئی جس مین جماعہ فرانسیس جو قدیم سے
ہواخواہ خانوادہ سادات کے اور دشمن جانی نواب انور الدین خان کے تھے یار یگر
چندا صاحب کے تھے اور جماعہ انگریز مددگار نواب انور الدین خان کے
چنانچہ نواب انور الدین خان اِس جنگ مین اسّی برس کی عمر مین مارا گیا
نواب محفوظ خان برآ بیٹا انور الدین خان کا اور نواب محمد علی خان چھوٹا بیٹا
دونون اِس لڑائی مین حاضر تھے بعد اِسکے صوبہ داری آرکاٹ کی ہدایت
محی الدین خان پر متعین ہوئی پر ناصر جنگ نے جو اُسکا چچا اور نظام الملک کا
بیٹا اور بالفعل صوبہ دار حیدر آباد کا تھا اپنے بھتیجے کی خبر فتح کو سن حسد و
رشک کے باعث سے اُسکے اور چندا صاحب اور جماعہ فرانسیس کے
اُوپر لشکر کشی کی لیکن بے لڑے بھڑے ایک حیلے سے جسکا ذکر تواریخ کی کتابون
مین مذکور ہی اپنے بھتیجے کو مقید کر لیا بہ امر چھوٹے بڑے اہالی مملکت کو خصوصاً
قوم فرانسیس پر بہت ناگوار ہوا چنانچہ اُنھون نے آپس مین متفق ہو نواب
ناصر جنگ پر بلوا کیا اور نواب موصوف اِس بلوائے عام مین نواب کڑپہ کے
ہاتھ سے اپنی سواری کے ہاتھی پر مارا گیا اور اُسکا بھتیجا ہدایت محی الدین خان
حاکم و صوبہ دار ملک دکھن اور نواب مظفر جنگ ملقب ہوا الغصہ نواب
مظفر جنگ صوبہ داری آرکاٹ کی چندا صاحب کو دے اپنے دار الملک حیدر

آباد کو متوجّہ ہوا اور محفوظ خان اُسکے ساتھ کرناٹک سے نکلا و لیکن نواب مظفّر جنگ راہی مین در سنہ ۱۷۵۱ع پٹھانون کے ہاتھ سے ہنگامہ عام مین مارا گیا اور صوبہ داری حیدر آباد کی اُسکے عمو نواب صلابت جنگ برادر ناصر جنگ مرحوم پر قرار پائی اور وہ بھی عیّارون کے ہاتھ سے اُسکے بھائی نظام علی خان حالی صوبہ دار حیدر آباد کے اشارے سے مقتول ہوا نواب محفوظ خان بعد مارے جانے نواب مظفّر جنگ کے کرنے مین سال ۱۷۵۲ع تک مقیم رہا اِس مین جماعہ انگریزون نے جو ہوا خواہ نواب محمد علی خان کے تھے باوجود حقیّت نواب محفوظ خان کے جو برآبینا انور الدین خان کا تھا بعد ہزیمت پانے جماعہ فرانسیس ہوا خواہ چندا صاحب کے اور اسیر ہو جانے چندا صاحب کے محفوظ خان کے چھوٹے بھائی محمد علی خان کو مسند پر صوبہ داری آرکاٹ کے بیٹھایا جب اسطرح حکومت آرکاٹ کی نواب محمد علی خان پر قرار پائی نواب محفوظ خان بعد کتنے روز کے ساتھ ایک جمعیّت فوج سوارون کے کرناٹک کو پھر آیا اور درخواستِ نوکری محمد علی خان سے کی نواب محمد علی خان نے فی الفور اُسکی درخواست منظور کر اُسے محال نوبی آرکاٹ کا عامل مقرّر فرمایا لیکن نواب محفوظ خان نے وہان پہنچ اپنے بھائی سے تمرّد و عصیان اختیار کیا اور ساتھ مردز میندارا ن اُس حدود کے ایک مدّت تک خطہ تنیوالے کو اپنے تصرّف مین رکھا اور اُنھین دنون اُسکو نواب حیدر علی خان کے ساتھ جو اُن روزون دتدیگل کے بندوبست مین مشغول تھا رسم و راہ مراسلت و مکاتبت کی پیدا ہو گئی ، اگرچہ آخر کو نواب محفوظ خان نے سال ۱۷۶۰ع مین ظاہرا نواب محمد علی خان کے ساتھ آشتی و مصالحت اختیار کی لیکن یہ امر دور قیاس سے نہین کہ وہ خفیہ ساتھ نواب حیدر علی خان کے طریق نامہ و پیام کا سلوک رکھتا تھا اسواسطے کہ اُس سے



Marfat.com

آگے کہ جنگ و پرخاش نمایان درمیان نواب حیدر علی خان اور انگریزون کے واقع ہو و دہیج کے قصد پر سریرنگپتن کو گیا تھا اور نواب بہادر نے اُس سے بہت الطاف واشفاق کے ساتھ اُس سے ملاقات کی تھی اور یہ امر بھی قرین قیاس ہی کہ تعصب دین محمدی نے نواب نظام علی خان اور اُسکے ارکان دولت کو اِس امر پر مستعد کیا ہو کہ ساتھ نواب بہادر کے متّفق ہو کر نواب محفوظ خان کو مسند پر صوبہ داری آرکاٹ کے بٹھاوین اور ساتھ مدد و یاریگری جماعہ فرانسیس کے جو اِسکے ہوا خواہ تھے انگریزون کو ہندوستان سے خارج کرین بہر تقدیر اوائل سپٹنبر سنہ ۱۷۶۷ع مین افواج متّفقہ جن مین اکثر سوار تھے کرناٹک مین پہنچ لوٹ مار شروع کر دی کارگزاران دولت مدراس نے ایک فوج جرّار کرنیل اسمتھ کے ساتھ بھیجا چنانچہ چھبیسوین تاریخ ماہ مذکور مین قریب قلعے ترچناپلی کے تلافی طرفین واقع ہوئی حقیقت اِس جنگ کی سالانہ دفتر اخبار مین انگریزی سنہ ۱۷۶۸ع کے پائی جاسکتی ہی لیکن بہان ترجمہ اِس روداد کا فارسی کتابون سے لکھا جاتا ہی وقت شام کے مقدّمۃ الجیش افواج متّفقہ نے دیکھا کہ لشکر انگریزی ایک بڑے جھیل کے نشیب مین صفین آراستہ کیے ہوئے مستعد جنگ ہی اور ایک تپّہ اُسکے پہلو پر واقع ہی نواب بہادر نے اُن کے مقابل مین صف آرائی کی چنانچہ تمام رات فوج حیدری سلاح و براق سے مسلّح رہ انتظار صبح کی کرتی رہی جون ہیں سپیدہ صبح نمودار ہو الشکر انگریز بڑے جوش و خروش سے آگے بڑھا نیران جدال و قتال کی دونون طرف سے مشتعل ہوئی رکن الدولہ سپہسالار نظام علی خان نے جو اگلی صف مین تھا چاہا کہ فوج میمنہ و میسرہ پر غنیم کے حملہ کرے لیکن توپون کے گولے اور بندوقون کی گولیون نے اُسکے لشکر کو پریشان کر دیا چنانچہ وہ اُن کی تاب نہ لاکر وہان تک



Marfat.com

ہمت گیا جہان نواب نظام علی خان خود سپاہ کو لڑا رہا تھا اگرچہ سپاہیان بہادر دلاورانہ لڑتے تھے لیکن مارے گولے گولیون کے اُن کو فرصت دم لینے کی نہ ملتی تھی نواب نظام علی خان کی سواری کے ہاتھی کا ایک پانون گولے کی ضرب سے اُڑ گیا اور بہت لوگ کام آئے آخر کو ہزیمت پائی تب نواب موصوف چھتیس میل انگریزی یعنے اٹھارہ کوس میدان رزم سے پیچھے ہٹ گیا انگریزون نے نقارہ فتح کا بجوایا لیکن فراریون کا پیچھا نکیا اور چیناپٹن کی طرف نہضت کی نواب حیدر علی خان بہادر نے ہزیمت سے اپنے ہواخواہ کی فوج کے کچھ پروا نکیا اور اپنی تمام فوج کو چار حصہ بنا اعانت و یاوری پروردگار پاک کے اعتماد کر مقابلے و مقاتلے مین اعدا کے خوب کوشش کی ،

---

پھر جانا نواب نظام علی خان کا مرافقت مے نواب حیدر علی خان کے اور موافقت کرنا انگریزون سے اور نہب و غارت کرنا نواب حیدر علیخان کا کرنا تک کو شہر مدراس تک اور نہایت بیم و ہراس سے اُس مے درخواست کرنا انگریزونکا صلح کو

دیکھنے سے طمطراق جنگ اور آتشباری و جانکدستی انگریزون کے اِس قدر خوف و ہراس طبیعت پر نواب نظام علی خان کے غالب ہوا کہ جلد اُنھون کے ساتھ مصالحہ و اتفاق کر اپنی باقی فوج حمیت حیدرآباد کو پھر گیا نواب حیدر علی خان بہادر نے جب دیکھا کہ نواب نظام علی خان اُسکا ہواخواہ اُسکو جنگ و جدال مین چھوڑ خود آلگ ہوگیا اِسلئے سر برنگتن مین اپنا پھرجانا مصلحت وقت دیکھا لیکن کرنیل اسمتھ سپہدار لشکر انگریز نے یہان تک

تعاقب نواب ممدوح کا کیا کہ حدود میسور مین داخل ہو ا اور کئی قلعون پر نواب بہادر کے متصرف ہو نزدیک سر پر پٹنم کے جا پہنچا اِس حیص بیص مین نواب بہادر نے یہ مناسب جانا کہ ساتھ حریف پختہ کار کے نرد و اژگونہ کھیلے چنانچہ دل مین یہ بات ٹھان اپنے سواروں کی فوج کو ساتھ لے ملک کرناٹک پر تاخت کی اور وہان کے بلاد و عباد کو ساتھ شمشیر و آتش کے زیر و زبر خاک بسر کر دیا تب فوج انگریزی کو جو حدود میسور مین نہب و غارت مین مشغول تھی ضرور ہوا کہ وہان سے پھر کر حمایت و حراست ملک کرناٹک کی کرے اس تدبیر سے تمام خلق جو انگریزون کے تصرّف مین آگئے تھے بے لڑے بھڑے ہاتھ آگئے اور فوج حیدری نے نوبت لوٹ مار کی شہر مدراس تک پہنچائی اور متواتر حملون سے ارکان دولت مدراسیہ کو تنگ کر دیا اور اپنی ہیبت اُن کے دلون مین ایسی ڈالی کہ وے مضطر و مجبور ہو اُس سے آشتی و صلح کے خواہان ہوئے نواب بہادر نے صلح کے پیام کو قبول کیا ماہ اپریل سنہ ۱۷۶۹ ع مین عہد و پیمان آشتی کا دونون طرف سے وقوع مین آیا شرطین اِس صلح کی بہت سادہ و پرکار تھین یعنے چاہئے کہ قلعے اور اسباب ایک جانب کے طرفین سے جو جنگ کے وقت دوسرے کے تصرّف مین آئے ہین پھیر دیئے جائین اور اسیر طرفین کے قید سے مخلصی پاوین اور دونون فریق دوستی کی راہ سے شریک رنج و راحت رہین اور کبھی مدد و اعانت کرنے مین آپس کے ضرورت کے وقت قصور نہ کرین اور سوداگرون کی راہِ آمد و رفت جاری رکھین حیدر علی خان بہادر نے اِس جنگ و پیکار مین کارنامہ رستم و اسفندیار کی تجدید کی تھی اور اپنی دست برد نمایان اور جلادت شایان سے نظارگیون کو حیرت مین ڈالا تھا تو یہ ہلکی میدانی سبک گاڑیون پر بارکی ہوئین ساز و سامان سے آراستہ اور گولندازان آتش دست رکھتا تھا اسی



Marfat.com

جہت سے اُن لڑائیون مین کبھو کوئی توپ جلوے یا میدانی نواب بہادر کی غنیم کے ہاتھ نہ لگی اور وہ بڑی توپین جو جنگ مین ٹیرور کے انگریزون کے ہاتھ آئین سو سب نواب نظام علی خان کی تھین سپاہ حیدری نہایت چست و چالاک ساز و یراق سبک کے ساتھ آراستہ رہتے اور سواران خاص اُسکے سبک عنان تیز جولان تھے اِسی سبب نواب بہادر تاخت و تاراج بر سپاہ اعدا کی قادر تھا اور لوٹ مار سے جلد پھر جانے پر توانا نواب بہادر سابق لڑائیون مین جیسا مصدر انواع ستمگری و خرابی کا ہوا تھا جس کے سبب مرز و بوم کرناٹک کی خراب و ویران ہو گئی تھی اِس جنگ مین ویسا مرتکب ظلم و ستم کا نہ ہوا ؛

پڑھنے والون پر کارنامہ حیدری کے پوشیدہ نرہے کہ چونکہ میجر چارلس اسطوارط اپنے رسالہ ممائرس اف حیدر علی خان و ٹیپو سلطان مین اِن دونون واقعہ جلیلہ کی شرح مین جنکا پہلا وہ نازلہ ہائلہ تھا جس مین مادھوراو پیشوا جمعیّت ایک لاکھ پچاس ہزار سوار مرہٹہ کے ساتھ اور نظام علی خان ساتھ اپنے تمام لشکر معہ فوج کمکی انگریزون کے باہم متّفق ہو سریرنگپٹن پر ہجوم لائے تھے اور دوسرا وہ امر مہم جس میں نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان نے متّفق ہو کر استیصال پر انگریزون کے ہمّت باندھی تھی اور حق تو یہ ہی کہ تمام مآثر حیدری مین اِن دونون واقعے کے مانند کوئی حال نہایت شرح و بسط کا خواہان نہیں کیونکہ پہلے واقعے مین صفتِ گزیدہ صبر و پایداری نواب حیدر علی خان کی اُوپر ہجوم جم غفیر دشمنان جانی تباہی اندیش کے اور سلیقہ اُسکے رخنہ بندی و حیلہ سازی کا حمایت و حراست مین اپنی جان و مال کے ظاہر و باہر ہوا اور دوسرے مین شہامت و جلادت اُس بہادر کی قہر و کسر کرنے مین دشمنان پر دل



Marfat.com

و پرکار ذوفنون کے دربارہ شیوہ جنگ و پیکار اچھی طرح عیان و نمایان ہوئی
راہ اختصار کی چلا تھا اسواسطے کتاب فارسی کارنامہ حیدری کے مولّف نے
اِن دونون واقعہ جلیلہ کی تفصیل دوسری جلد سے اسطوری موشیر تم دل
کے ترجمہ کراصل کتاب مین داخل کیا اور شمائل . جسمانی و عادات واطوار
زندگانی نواب ممدوح کے جلد اوّل سے اُسی هسطوری کے ترجمہ
کراُسکا مقدمہ بنایا'

## شمائل جسمانی اور عادات و اطوار
## زندگانی نواب حیدر علی خان کے

نواب حیدر علی خان کی عمر کا حال ٹھیک معلوم نہین ہی مگر جو لوگ اُسے
صغرسن سے جانتے ہین اُنکی روایت کے موافق اِس وقت قریب چھپّن برس
کے تھی قد اُس کا قریب چھ فت انگریزی تناور قوی چالاک و چست
زحمت کش رنج بردار جفاکش ایسا کہ وقتِ ضرورت کوسون پیادہ چلتا اور
رات دن اگر گھوڑے پر سوار رہتا تو بھی آثار کوفتگی اور ماندگی کے اُس سے ظاہر
نہوتے بشرہ گندم گون نقشہ چہرے کا نہایت درشت داڑھی و موچھ اُکھڑ و اناگھر
مین پوشاک ہندوستانی سفید سادہ ململ یا تن زیب کی پہنتا اور دستار بھی اُسیکی
ہوتی قبا دامن فراخ آستین تنگ و چست لیکن رخت سپاہیانہ اُسکا دوسری
طرح کا جسے خود اُسنے اپنے اور اپنی سپاہ کے واسطے ایجاد و مقرّر کیا تھا
سفید اطاس کی قبا جس مین سنہرے گل ٹکے ہوئے ویسی ہی اطاس کا پایجامہ مخمل
زرد کے موزے سفید ابر شمی کمربند سرخ شفتی پگڑی جب پیادہ چلتا اکثر

بیت کی چھتری ہاتھ مین رکھتا جسکا سرپوش جواہر نگار ہوتا جب گھوڑے پر سوار ہوتا تو ایک شمشیر پرتلے مین جسکی چپرّاس الماس کی ہوتی کمر سے لگی رہتی جیسا کہ ایران ہند واسطے آرایش کے زیور پہنتے ہین وہ ہرگز نہ پہنتا چہرہ شگفتہ کشادہ خصوصیات حال کے موافق گاہے ہنستا گاہے ترش رو ہوتا ہر طرح کے امر مین سہولت و آسانی کے ساتھ کلام کرتا خاموشی و تمکین روا نرکھتا اول حال مین بیگانہ لوگونکی ملاقات کے وقت اپنے تئین ضبط مین رکھتا و لیکن جلد انبساط طبیعی کے آثار اُسپر غالب ہو جاتی ہر طرح کے آدمی سے گفتگو کرتا اور روایت کمال شیرینی و نرمی کے ساتھ شروع کرتا مقام کمال تعجّب کا یہ ہی کہ ایک ہی زمانے مین جبکہ مہمّات عظیمہ ملکداری مین غور کرتا اور مقدّمات مین حکم دیتا بعضے حاضرین مجلس سے سوال کرتا جاتا اور بعضون کو جواب فرماتا ایک منشی سے نامہ سنتا دوسرے سے جواب لکھاتا نظر تو تماشے مین رقّاصون نخالون کے رکھتا اور کان سے عبارت منشیون کی سنتا چاکران متعدّی رات دن کے اپنے کار و بار خاص کے لیئے حضور مین آتے جاتے اُنھین اذن عام تھا اگر کوئی شخص اجنبی ملاقات کا خواہان ہوتا معرفت ایک چوبدار کے جو صدہا درِ دولت پر حاضر رہتے تھے اپنی اطّلاع کر باریاب ہوتا مگر فقیر و درویش کے واسطے بہ اجازت نتھی اور اگر کسی فقیر پر نظر پرتی تو اُسکو خاکی شاہ کے پاس جو میر صدقات تھا بھیج دیتا وہ اُسکی حاجت بر لاتا قبل طلوع آفتاب بیدار ہوتا نائب نقیب و سپہدار جو شب و روز گذشتہ چوکی مین اپنی خدمت خاص پر مامور تھے اور وے لوگ جو اُن کے بدلونیکو آتے حضور مین پہلے حاضر ہو اخبار ضروری عرض کرتے اور جو حکم تازہ صادر ہوتا سپہدار اور کارگزاران دیوانی کو پہنچاتے اور سپہدارون و کارگزارون کو پروانگی تھی کہ اگر ضرورت ہووے جامہ خانہ مین



Marfat.com

حاضر ہو کر خود عرض کرین آٹھ گھڑی دن چڑھے حمام خانے سے برآمد ہو دیوان خانے
مین داخل ہو تا جہان سب منشی وکارگزار ہرکارخانے کے خطوط آئے ہوئے کو
گذران نے اور ہر ایک کو اُسکی خدمت خاصہ کے موافق تعلیم و تلقین روزمرّہ
فرماتا اور جو نامہ کہ جواب طلب ہوتا اُسکا جواب موافق اُسکے ارشاد کرتا فرزند
واقربا اُسکے اور جو امیر کہ ساتھ شرف تقرّب کے ممتاز تھے اُسوقت دیوان
خانے مین حاضر ہوتے نو بجے صبح کا کھانا کھا آئینہ محل مین تشریف لیجاتا تب وہان
سب فیلبان ہاتھیون کو اور سائیس گھوڑون کو روبرو لیجا کر دکھاتے پلنگ و
چیتے شکاری کو اُنکے نگاہبان دوریان پکڑے ہوئے روبرو لاتے جن پر پوشش
یانات سبز کی پڑی ہوئی اور پارچہ زری کی توپی سر پر بندھی رہتی اسلئے
کہ اگر کسی وقت کبھو وے قصد ایذا کا کرین تو جھٹ آنکھین اُنکی اُس توپی
سے بند ہو جائین نواب بہادر اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو لقمہ شیرینی کا دیتا وے
جھٹ لے لیتے بعد طعام چاشت ساڑھے دس بجے نواب بہادر دیوان خانے یا خیمہ
بارعام مین تشریف لاکر شامیانہ زردوزی کے تلے جسکے ستون طلائی مرصّع کار
ہوتے جلوس فرماتا اقربا اُسکے دست چپ کی طرف بیٹھتے اور سب ارکان واعیان
دولت جنکو اُس مقام مین حاضر ہونے کی اجازت تھی حاضر ہوتے اور جو لوگ
اپنے اپنے کاروبار مین تعلیم و ارشاد کے محتاج ہوتے نقیبون کے وسیلے سے
درخواست حاضر ہونے کی کرتے یا عرضیان گذران نے اُسی وقت جواب
مناسب عرضی پر لکھا جاتا یا زبانی ارشاد ہوتا یہ دستور نہ تھا کہ سواری مین کوئی
شخص عرضی دے مگر آنکہ کوئی مہم یا حادثہ جدید واقع ہو یا کوئی سوال حاضر ہونے
سے دربار عام کے منع کیا جاوے اور ایسا اتفاق بہت کم ہوتا اس سال ۱۷۶۷ع
مین ایک روز شام کو پانچ بجے نواب کو مُنبا تور مین اپنے کو کہے حمیت واسطے



Marfat.com

سیر کے نکلا تھا کہ ایک بڑھیا نے فریاد کیا نواب نے فی الفور سواری ٹھہرا بڑھیا کو قریب بلا کر حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ مین بیوہ صرف ایک ہی لڑکی رکھتی تھی جسے آغا محمد نے مجھسے چھین لیا ہی نواب نے فرمایا کہ آغا محمد کو ایک مہینے سے زیادہ ہوا کہ یہان سے چلا گیا ہی تو اتنے روز کہان تھی اور کیون نالش نہ کی بڑھیا نے عرض کیا عاجزہ نے کئی قطعہ درخواست حیدر شاہ کے ہاتھ مین دیئے کچھ جواب نپایا حیدر شاہ نے جو عرض بیگیون کا سردار تھا حاضر ہو عرض کیا کہ یہ عورت اور اُسکی لڑکی بازاری عورتون سے ہمین خلاف شرع زندگانی کرتی ہین یہ بات سن کر نواب نے حکم دیا کہ سواری دولتخانے کو پھیرے اور عورت ہمراہ آئے سب اعیان دربار واسطے اِس منصبدار کے جسکو لوگ دوست رکھتے تھے اندیشناک ہوئے پر کوئی شفاعت مین دم نہ مار سکتا تھا حیدر شاہ کا بیتاسر گروہ فوج فرنگستانیون سے ملجی شفاعت کا ہوا اور اُسنے حضور سے اُسکی خطا کا عفو چاہا لیکن نواب نے سانھ درشتی کے منہ موڑ کر فرمایا کہ اِس بات مین کچھ عرض سنی نہ جائیگی کیونکہ کوئی جرم اِس سے سخت تر نہین ہی کہ راہِ فریاد رعیت کی بادشاہ فرمان فرما کے نزدیک قطع کی جاے اور مظلوم اپنی داد کو پہنچنے سے محروم رہین اہل اقتدار کو چاہیئے کہ غربا و مظلومون کی دستگیری کرتے رہین خدا یتعالی نے حاکم کو نگہبان رعایا کا کیا اور جو بادشاہ راہ انصاف کو رعایا پر مسدود اور ستمگارون کو سیاست نہین کرتا تو آخرکار وہ بادشاہ خود رعایا کو بزور اپنی بغاوت پر مستعد کرتا ہی یہ کہکر نواب نے حکم دیا کہ حیدر شاہ کو دو سو تازیانہ مارین اور اُسی وقت حبشیون کے رسالدار کو حکم دیا کہ ہمراہ مستغیثہ کے اُس گانون مین جہان آغا محمد مقیم تھا جاو دختر مذکور کو ستمرسیدہ کے حوالہ کرے اور آغا محمد کا سر کاٹ لاوے اور اگر وہ دختر وہان نہو تو آغا محمد کو

کو بلیا تو رہین گرفتار کر حاضر کرے چنانچہ وہ دختر ستم رسیدہ مان کو ملی اور آغا محمد کا سرکات حاضر کیا گیا آغا محمد کی عمر اُسوقت ساتھ برس کی تھی پچیس سال تک حیدری نقیبون کا سرگروہ تھا اُسنے اپنی خدمتگزاری کے صلے مین جاگیر شایستہ پائی تھی اور حقیقت حال استغاثہ کی برھیا کے بہ ہی کہ آغا محمد اُس دختر کے حسن وجمال پر شیفتہ تھا ہرچند چاہا کہ اُسکی مان کو روپی دیکر راضی کرے پر برھیا راضی نہوئی تب آغا محمد اُسکو بزور لے گیا' دربار حیدری مین پچاس یا چالیس منشی خاص دست چپ کی طرف دیوان خانے مین حاضر رہتے رسولان نامہ بر ہرساعت ملکون سے آتے اور کمال اہتمام سے حضور مین بلائے جاتے اور لفاظ ملاحظہ مین گذرانتے منشی خاص مکتوب پڑھکر سناتا فی الفور نواب خصوصیات وابستہ جواب زبان فصاحت ترجمان سے بیان فرماتا پھر وہ مکتوب دیوان وزیر مین بھیجا جاتا ہر طرح کے خط و پروانہ کو دستخط خاص سے زینت فرماتا پروانے جو دیوان وزارت سے صادر ہوتے اُن پر برتی مُہر دیوان عام کی ثبت ہوتی اور جو فرمان کہ ساتھ دستخط خاص کے زینت پاتے اُن کے خاتمے پر ایک چھوٹی مہر بادشاہی ثبت کی جاتی وہ مہر میر منشی بادشاہی کے پاس رہتی جب کبھو کسو کو نامہ کسی مُہم عظیم مین لکھا جاتا یا اگر کوئی حکم جلیل صادر ہوتا تو اُسکے خاتمے کو اپنی مُہر خاص سے جو ہمیشہ اُنگلی مین بہنے رہتا تھا امتیاز دیتا اور تب خریطہ قاصد کو دیا جاتا اور ساتھ خریطے کے ایک پرزہ کاغذ جس مین ساعت روانگی خط کی لکھی ہوتی لگایا جاتا اور ہر منزل مین اُسپر وقت پہنچنے کا اُس خریطے کے اشارہ لکھا جاتا ڈاک کا حال اور قاصدان دولت حیدری کے خصوصیات جنکی انگریزون نے متبع کی ہی در مقام شایستہ لکھے جائینگے گھوڑے ہاتھی بکاؤ توپ مٹی ڈھلی یا کسی جگہ سے



Marfat.com

منی لائی ہوئی اِن سبھون کو جلو خانہ مین لانے اور نواب بہادر اِس دربار
کے وقت اُن سبکو ملاحظہ فرماتا جلیل القدر لوگ دیوانی کے یا سپہسالار
اور سفیر وغیرہ جو معزّز تھے بہت کم اِس دربار مین حاضر ہوتے مگر بضرورت
امیران محترم وقت شب خلوت خاص مین جہان خاصے لوگ بار پاتے تھے حاضر ہو
شریک صحبت نشاط و طرب کے ہوتے ارکان دولت اپنی طرف سے وکیل
مقرّر رکھتے اور سب کارگزاران دیوانی ایک منشی کو اپنی کچہری سے بھیجتے
تا وہ مقاصد ضروری نواب کے حضور مین عرض کرے وقت حاضر ہونے کسی
سفیر جلیل القدر یا کوئی شخص معزّز کے سرگروہ نقیبون کا ساتھ آواز بلند کے
یہہ پکارتا جہان پناہ سلامت فلان خان یا بیگ وظیفہ خدمت بجالاتا ہی (اکابر دیوانی
اور منشی وکیل وغیرہ کام کے لوگ اُس قسم کے اِعلام سے معاف تھے
بے تکلّف چلے جاتے) اور اُسکی قدر و منزلت کے موافق ایک مقام اُسکے
کھڑے ہونے یا بیٹھنے کو متعیّن کیا جاتا اور جب کوئی اوساط الناس سے دربار مین
حاضر ہوتا تو وہ تسلیم و کورنش بجالاکر پہلو مین سرگروہ نقیبون کے دست بستہ
کھڑا رہتا اور جب حضور سے اشارہ پاس آنے کا ہوتا تو نزدیک آتا نواب
زبان مہر پرور سے اُسکا مطلب استفسار فرماتا اگر وہ طبقے سے اہل عزّت کے یا
تاجر ذی حرمت ہوتا تو حکم بیٹھنے کا پاتا اور خود وصیات و معیشت و وطن و سفر
اُس سے پوچھے جاتے اور ایک وقت فرصت مقرّر کیا جاتا جس مین وہ اپنے
تجارتی مال کو دیکھاتا پھر پان دیکر رخصت کیا جاتا یہہ دربار شام کے تین بجنے
تک قایم رہتا پھر نواب حجرۂ خاص مین واسطے استراحت کے جاتا قریب ساڑھے
پانچ کے ایوان بار عام مین تشریف لاتا اور وہان قواعد سپاہیون اور پرہ بندی
سوارون کی ملاحظہ کرتا گرد اُسکے بعضے اقربا و مصاحبین بیٹھتے منشی لوگ خطوط



Marfat.com

کے پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتے شام کے وقت ایک بڑی جماعت مشعلچیونکی صحن دولت سرا مین نمودار ہوتی تب لوگ تسلیم کرتے ہوئے ایوان ومکانات مین جاتے ایکدم مین تمام مکانات خاصہ کو جن مین نواب بہادر آرام کرتا روشن کر دیتے بتیان کافوری اشجار نقرہ روشنی کے اور جھاڑ بلورین نادرہ کار روشن رہتے اکابر دولت حیدریہ اور اعاظم دیوان و سفیران جلیل القدر وقت شب ملازمت مین حاضر ہوتے جنکا رخت ہمیشہ عطر گران بہا سے مطیّب و معطّر رہتا علاوہ اکابر ذوی الاقتدار و کارگزار کے شب کو دیوان خانہ امیرزادون سے بھرا رہتا جو سب کے سب آداب دان و شیرین زبان ہوتے درمیان اِن امیر زادون کے بعضے خدمت نظارت پر ممتاز تھے جن مین سے ہر رات چار شخص دربار مین حاضر رہتے اور یہ لوگ شمشیر ہمیشہ اپنے پاس رکھتے اور یہی اُنکے نشانی امتیاز کی تھی اور دوسرے امیرزا اپنے سلاح کو غلام کے حوالے کرتے بعضے ملازم اپنے میان کے پیچھے دامن اُسکا ہاتھ مین اُٹھائے ہوئے لب فرش تک جاتے دیوان خانے مین چاندنی ململ باریک کی اوپر شاہانہ قالین آبریشمین کے بچھی رہتی نواب بہادر کو سفید کپڑے پر میلان بہت ہی چنانچہ صندلیون یا نشیمنون پر جو مخمل سے منڈھی ہوئین سفید تنزیب کے غلاف اُنپر چڑھے رہتے اُس بزم گاہ مین صحبت رقص و سرود و نقّالی آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک گرم رہتی ناظر و عرض بیگی تازہ وارد لوگون کے پاس مجلس مین حاضر رہتے جو کوئی کچھ پوچھنا اُسکا جواب شایستہ دیتے اور ہر ایک کو حاضرین مجلس سے خورد ونوش کی بات پوچھتے اگر رغبت پاتے تو اُنکو نعمت خانے مین لیجاتے نواب بہادر نقل و تماشے پر نظر رکھتا اور اکابر دیوانی و سفیرون سے گفتگو کیا کرتا اور کبھو خلوت خانے مین تشریف لیجا محرمان خاص کے ساتھ اسرار پنہانی مین

مشورہ کرتا اور حسب معمول ہر صبح اُمور ملکی مین مشغول رہتا اور باوجود شب بیداری کسی طرح کی کسالت اُس سے ظاہر نہوتی در اثناے صحبت رقص و سرود اقسام پھول زرین مرصّع کار گلدانون مین رکھ حضور مین لاتے نواب خود اُنمین سے کئی پھول لیتا پھر اکابر دولت کو عطا کئے جاتے اور جب حضور کو منظور ہوتا کہ کسی کو ساتھ مزید عنایت کے امتیاز بخشے تو چمیلی کے ہار اثناے گفتگو مین اپنے ہاتھ مین پہن اُس شخص کو عنایت فرماتا اکثر اِس عنایت سے سپہدار فوج فرنگستانی ممتاز ہوتے کیونکہ فرانسیس لوگ برخلاف تمام قوم فرنگستان کے بہ نسبت عطاے زر کے اِس طرح کی امتیاز سے اپنے تئین زیادہ معزّز جانتے ہین اگر کوئی شخص شب کو اِس طرح کی عزّت پاتا تو صبح کو اکابر و ارکان دولت حیدری برسم تہنیت اُسکے نزدیک جاتے اگر نواب بلند اقبال کو کسی جنگ مین فتح و فیروزی یا کسی امر گران مایہ مین شادمانی و بڑی خوشی حاصل ہوتی تو شاعر شیرین سخن نواب کامگار کو بالقاب غرّا یاد کرتا اور اس طرح کی ابیات مدحیہ پڑھتا،

## مثنوی

جہان داورا خاطرت شاد باد ہزبرا گوا ملکت آباد باد
جہان از فرت دیدہ فرخندگی ترا دادہ شاہان خط بندگی
عدو لرزد از ہیبت نام تو زمین خندد از جرعۂ جام تو
ز عدل تو بیداد نالد ہمے بفرّ تو اقبال بالد ہمے
ہمہ روز عمر تو نوروز باد جہان را لقای تو فیروز باد

جب تک وہ شاعر قصیدہ مدحیہ پڑھتا حاضرین مجلس خاموش سراپا گوش ہوتے مگر نواب بہادر اُسوقت اکابر دیوانی کے ساتھ بیشتر مشغول رہتا چونکہ



Marfat.com

بعض خصوصیات بزم امیرانہ ممالک شرقی کے بیان کیئے گئے اب ارباب طرب ونشاط کی باتون کا بھی بطریق اختصار لکھنا ضرور ہوا جانا چاہیئے کہ دربار حیدری اِن روزون اہل نغمہ وساز کے باب مین بہت باساز و نواہی اور چونکہ صوبہ بیجاپور جو عہد مین ابراہیم عادل شاہ کے مجمع ارباب نشاط وطرب کا تھا جیسا ملاظہوری کہتا ہی'

## بیت

گر اکسیر سرود سور سازند
ز خاک پاک بیجاپور سازند

مرکار حیدری کے تحت تصرّف مین آیا تھا جو عورتین کہ بیجاپور مین دربارہ حسن وجمال یگانہ اور فنون رود و سرود مین یکتاے زمانہ ہوتین وے سب وہان سے بلائی جاتی تھین اور طوایف اہل تقلید وارباب نغمہ وطرب مین دومیان کنچنیان بھاتنیان بھگتنیان سب تو نگری اور حسن وجمال کے سبب اپنے طبقون مین منتخب وممتاز تھین بھاتنیون کے طائفے کا جن مین سب عورتین ہوتین بہ حال ہی کہ نایکہ اُن کی لڑکیان کم سن چار پانچ برس کی حسین کو مول لے اوستاد ان ماہر رقص و سرود سے تعلیم کرواتین اور ہر طرح کے شیوۂ دلبری وطرب انگیزی اُن کو سکھاتین آخر کار نوبتِ دلفریبی اُنکی یہان تک پہنچتی کہ زاہد صد سالہ اُن کے ناز وکرشمہ دلبرانہ سے راہ زہد وتقوا کو بھول جاتا الغرض کوئی مرد یا عورت پختہ کار فن تقلید ونقّالی مین اُن عورتون سے سبقت نلیجا سکتا اور سرود اُن کا نہایت مسرّت بخش ونشاط افزا ہوتا زنان رقّاصہ اپنے کار و شیوے مین مقلّدون اور مغنّیون پر رجحان رکھتی تھین یہان تک کہ اگر یے نادرہ کار تماشاگاہ پارس مین (جو دارالملک فرانسیس اور اِن باتون مین مشہور ہی)



Marfat.com

جائین تو وہان کے لوگون کو وجد مین لائین ہر عضو اُنکا وقت رقص کے حرکت خاص مین رہتا ہی دیر تک یکپا نون پر اِس خوبی سے ناچتین کہ نظارگیون کو محل حیرت ہوتا کوئی عورت مقلّدہ یا رقّاصہ اِس بزم مین سترہ برس کی عمر سے زیادہ سن نہین رکھتی اور جب اِس سے متجاوز ہوتی ہین تب برطرف کی جاتی طائفہ ارباب نشاط کی نایکہ مشاہرہ سرکار سے پاتی ہی مگر ٹھیک تعیّن اُسکا معلوم نہین اور جو نایکہ کہ دربار مین حاضر ہوتی سو ہر مرتبہ رات بادن کو جب کوئی نوچی اُسکی مجرا کرتی مع سازندے فی مجرا ایک سو روپی پاتی اور تے عورتین مقلّدہ اکثر بیس طائفے سے زیادہ ہوتین گیارہ بارہ بجے مجلس نشاط برخاست ہوتی ہر شخص اپنے گھر جاتا مگر وے لوگ جو صاحب نواب بہادر کے کھانا کھانے حاضر رہتے وے صرف دوست و خویش و اقارب خاندانی ہوتے مگر جشن عام مین امراے نامدار بھی شریک خوان رہتے اِس طرح معاشرت نواب نامدار کی حالت حضر مین ہوتی اور جب سفر مین رہتا تو اکثر ہر ہفتے مین دو بار شکار کو جاتا اور شکار گینڈے ہرن گور شیر پلنگ کا اکثر کھیلتا جب خبر پہنچتی کہ شیر یا پلنگ جنگل مین ہی تو گھوڑے پر سوار ہو وہان جاتا اور ایک جماعت حبشیون اور نیزہ برداروں کی اور اکثر امیر مع نیزہ و سپر اُسکے پیچھے جاتے اور جب سراغ شیر کا پاتے اُس مقام کو محاصرہ کر آہستہ آہستہ احاطے کو محاصرے کے تنگ کرتے جب شیر شکاریون کو اپنی طرف متوجّہ پاتا شور کرتا اور چاروں طرف راہ نکلنے کی دیکھتا آخر کو جست کرکے چاہتا کہ نکلنے کی راہ پیدا کرے حیدر نامدار پہلے اُسپر وار کرتا اور یہ ضرب حیدری شمشیر یا نیزہ سے بہت کم خطا کرتی ،

---



Marfat.com

## توزکِ سواری نواب نامدار حیدر علی خان بہادر

جب حیدر علی خان بہادر نے بعد مدّت مُلک کنڑہ و ملیبار کو فتح کر دار السلطنت سر برنگپٹن کو مراجعت کیا اُسکے موکب کی عظمت و شان قابل دیکھنے کے تھی جب کوئنبا تور سے نہضت کی پچاس ہزار سوار جرّار سلاح و براق سے آراستہ اسّی ہزار پیادے اور چار ہزار طوپاس ساز سنگر سے درست جلو مین ساتھ تھے اور توپخانے انگریزی و ہندی و باندار و بلّم بردار وغیرہ علاوہ ہر روز کوچ کے وقت یہ معمول تھا کہ جس راہ سے سواری جاتی داہنی طرف رسالے سوارون کے پرہ باندھے کھڑے رہتے رسالہ دار و علم بردار مراسم تسلیم بجالاتے اور جب جلتے ہاتھیون کے جنپر سردار امیر سوار رہتے اگلے رسالے سے آگے بڑھ جاتے تب وہ رسالہ اپنے دست راست کی طرف سے پھر کر گھوڑے دوڑا آخری رسالے کے پیچھے جا کھڑا ہوتا ایک دستہ سواران ہزّار اور ایک دستہ سواران دراگون کا جن مین سب سوار فرنگستانی تھے پہلے سب سوارون کے شرف تسلیم حاصل کر سب فوج کے آگے سواری مین چلتے اُنکے پیچھے تین سو شتر سوار نامہ برساز و سامان سے آراستہ. نتی اونٹون دو کوہان والے بر سوار بعد اُنکے دو ہاتھی فلک شکوہ جن پر برے بڑے دو نشان رہتے اُن نشانونکی زمین نیلی نقش و نگار زرین ایک مین آفتاب دوسرے مین ماہ و ستارے نمودار پیچھے اِن دونون ہاتھی کے ایک اور ہاتھی جسپر جوڑی نقارے کی بہت بڑی رہتی جبتک کوچ رہتا یہ نقارے بجائے جاتے چھہ میل انگریزی تک اُنکی آواز پہنچتی اور لشکر ظفر پیکر مین آواز قرنا وغیرہ کی جو کوچ مین پھونکی جاتی تھی صور اسرافیل سے کم نہ تھی سپہسالار کا حکم سپاہیون کو ساتھ و سیلہ اُسی قرنا وغیرہ کے سنایا جاتا



Marfat.com

اُسکے بعد چار ہاتھی اور چلتے جن کے اوپر چوبیس نفر ارباب نشاط بیٹھنے سواری کے ساز و آلات موسیقی بجاتے پھر پانچ ہاتھی اور جن کی عماریان زرّین مرصّع کار ہوتین جاتے بے فیلان جنگی سواری کے مشہور تھے لیکن کھو جنگ مین جز کھوڑے کی نواب اُن پر سوار نہوتا بعد اِسکے چار فیل اور جن پر ہودے زرین ہشت پہلو کسے ہوئے نمودار ہوتے ہر ایک ہاتھی پر چھہ چھہ نفر آہن پوش زرہ خود چار آئینہ جوشن پہنے ہوئے قرابین لیئے رہتے بعد اُنکے دو رسالے حبشیون کے مسلح آتے ایک رسالے کے سلاح مانند روپے کے چمکتے اور دوسرے کے مانند سونے کے دمکتے تھے اور اُنکے خودین پر سیاہ و سرخ اتنے دراز لگے ہوتے کہ پشت سے لٹکتے رہتے اِن سواردن کے پاس نیزے رہتے جنکی سنان اور بن آہنین چمکتی رہتی اور کھوڑون کا ساز سرخ دونون پہلو مین زین کے آویزے سیاہ ابریشمین لٹکے ہوئے پیچھے اُن سواردن کے ایک فشون پیادگان کا لیرد کا رہتا اُنکا رخت چادر دراز ہوتا ابریشمین شلوار ننگ جو نصف ران تک پہنچتی سلاح اُنکے نیزے دراز مرپر شتر مرغ کے پر اور ایک گھنٹا کمر مین لگا ہوتا جلتے وقت اُس سے آواز نکلے عقب اُنکے سپاہی جھنڈی بردار رہتے جنکے علمون کی زمین بانات سرخ کی اسپر نقش و نگار روپہلے اِن سب کے بعد اعیان دولت حیدری کے شاہزادے سپہدار بہادر ہوتے حق تو یہ ہی کہ اس جماعت کی نمود اور رونق ایسی ہوتی کہ کسی اور فوج مین نہین جو مرے پانوٗن تک غرق آہن رہتے عربی کھوڑون پر سوار شمشیر زرین بنام کمر سے لگی ہوئین لباس عمدہ خوش رنگ خودون پر کلغی موتی اور جواہر ثمین کی بنی ہوئی لگی رہتی اور اُن مین سے بعضے زرہ ملمّع میناکار پہنتے اور گھوڑے کے سر پر کلغی پر کی چار جامہ جواہر اور موتیون سے مرصّع ہوتا اگرچہ شمار اس جماعت کا ہمیشہ یکسان



Marfat.com

تھا لیکن اغلب چھہ سو آدمی ہوتے اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھتری
تھا لیکن اغلب چھہ سو آدمی ہوتے اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھتری
سبکے لطیف رہتی اُس جماعت ممتاز کے پیچھے اسّی سوار خاص شکاری
نواب بہادر کے آتے جنکے گھوڑے عربی خوبصورت وچالاک ہوتے پیچھے اُنکے
بارہ گھوڑے خاصہ سواری کے جنکی زین ولگام زرّین مرصّع ہونین کوتل چلتے اُن
گھوڑون مین ایک وہ گھوڑا تھا جسکو سپہسالار نے فوج مرہٹہ کے پیشکش
بھیجا تھا خوبی وخوش اندامی مین نظیر وثانی اپنا نر کھتا تھا رنگ خاکستری یال ودم
دراز سیمین چمکتی ہوئی ایک صفت نے نظیر اُسمین یہ تھی کہ دور سے ایسا
دیکھائی دیتا تھا کہ ایک گردنی برّاق اُسپر پڑی ہوئی ہی پیچھے اِن گھوڑون کے
ایک فوج پیادون کی ہوتی چوبدستی سیاہ جسکا سر سونے سے مڑھا ہوا ہاتھ مین
لیے چلتے اُن کے بعد بارہ نقیب ترکی گھوڑون پر چڑھے سونے کا عصا مرصّع کار
ہاتھ مین لیے جاتے پیچھے اُن کے سب منصب دار جلیل القدر خانگی تھے جیسے
خانسامان سرگروہ نقیبان اور سلحدار حیدری وغیرہ ہر ایک طوق زرّین
جو تمغا اُنکی جلالت شان کا تھا اپنے سینہ پر آویزان رکھتا تھا پیچھے میر توزیع
صدقات جو بلقب پیرزادہ مشہور تھا ایک ہاتھی پر سوار جسکی جھول سبز
ہوتی اور سلسلہ موکب مین بیشمار وہوتا متصل ہی اُسکے نواب بہادر ایک فیل
سفید پر جسکے پانون مین حلقے چاندی کے گردن مین زنجیر سونے کی پڑی ہوتین سوار
تشریف فرما ہوتا قیمت اِس ہاتھی کی برابر قیمت ایک ہزار ہاتھی کے تھی اور
سب ہاتھیون مین زیادہ بلند وتنومند اُسکی عماری جس مین نواب بیٹھتا سوائے
چار کلس سنہرے کے کوئی اور چیز زینت کی نر کھتی اور دو تبر طلائی دونون
پہلو پر زنجیرون سے بندھے لٹکتے رہتے تھے دونون تبر راجہ زمورین حاکم ملیبار کے
عماری مین رہتے تھے چونکہ وہان کی رسم قدیم یہ تھی کہ امیر مظفّر نشان امارت



Marfat.com

امیر مغلوب و مقہور کا اپنے پاس رکھنا اسلئے وے دونون تبر نواب مظفر
کی سواری کی عماری سے لٹکائے جانے لگے اور اُس ہاتھی کے پیشانی پر ایک
سبز زرین آفتاب نما لگی رہتی خواصی مین دو نفر مورچھل بردار بکس رانی مین
مشغول رہتے ہے۔ مورچھل طاؤس سپید کے برون سے بنی اور خوشبو سے بسی
ہوئی رہتی ہلانے سے اُسکے خوشبو دور تک جاتی ہے پیچھے فیل نواب کے ایک
حلقہ دو سو فیلون کا اور آتا جس مین دو دو ہاتھی پہلو بہ پہلو چلتے ہر ایک ہاتھی پر تین نفر
ہوتے ہودے کے درمیان خواجہ خواصی مین ملازم آگے ایک فیلبان پوشش و
عماری اِن ہاتھیون کی مختلف بعضون کی جھول کا حاشیہ زرین و سیمین بعضون پر
ہودے عماریان نقرئی و طلائی اور جن پر شاہزادے یا اکابر دولت حیدری سوار
ہوتے اُنکے ہودے عماریان ساتھ جواہر بیش قیمت کے مرصع ہوتے بعد اُس
حلقہ ہاتھیون کے پانچ ہاتھی اور جن پر عماری مراتب وغیرہ ہوتے تفصیل اُسکی یون ہی
کہ پہلے ہاتھی پر ایک مسجد طلائی دوسرے پر تین مچھلیان جن کے فلوس جواہر
سے بنے اور میناکاری کیئے ہوئے اور دم دراز گھوڑے کی لٹکی ہوئی تیسرے
ہاتھی پر ایک بتی برجی اور موتی موم کافوری شمعدان زرین مین لگی ہوئی چوتھے
ہاتھی پر دو دیگچیان سونے کی اوپر چوب دراز کے پانچوین ہاتھی پر ایک ہودہ مدور
تختون سے عاج کے بنا ہوا بعد اِن شوکت و مکنت کے نشانون کے دو دستہ
اور حبشی سواردن کے جیسا آگے ذکر ہوا ویسے ہی لباس و سلاح سے آراستہ
آتے سبکے پیچھے حبشی پیادون کی فوج جن کا رخت قرمزی بانات کی کرتی
اور گلے مین چاندی کا طوق اور ہاتھ مین نیزے ہوتے جنکی چوب سیاہ روغن ملی ہوئی
جا بجا چاندی لگی ہوئی ساری سواری کے آگے پیچھے وے پیادے تھے جو دو دو سپاہی کی
قطار باندھکر چلتی اور جنکا رخت سپید ابریشمین تھا اور اُنکے ہاتھون مین ایک ایک

نیزہ چودہ ہاتھ کا لانبا روغن سیاہ ملا ہوا ساتھ سیمین تختیون کے مزیّن اور منصل سنان کے ایک چھوٹا علم سرخ بانات کا بندھا ہوا یہ موکب کوچ کے وقت طرفہ نمود و شکوہ رکھتا تھا اور حیدر علی خان بہادر جہان کہین ساتھ اُس کوکبہ شاہانہ کے گذرتا تمام خواص و عوام کمال تعظیم و تکریم کے ساتھ بندگی و اطاعت کی شرطین بجالاتے جب اُسکے نقّارے کی آواز سنتے ہر طرف سے خلایق تماشائی ہجوم کرتی برسم آئین بندی گھر و دیوار و دروازے قلعہ کے ساتھ نقش و نگار کے آراستہ کیے جاتے حاکم سپہدار اور سب عمایدمعہ اپنے ملازم و توابع کمال شان و شوکت سے واسطے استقبال موکب حیدری کے آتے سرکون پر پانی چھڑکا جاتا اور سب اضلاع و اقطار مملکت مین قدوم موکب حیدری کے شادیانہ کی توپین چلتین قصّہ مختصر نواب بہادر ساتھ اِس توزک و حشمت و شوکت کے جب قریب دار الملک سریرنگپٹن کے پہنچا میر مخدوم علی خان بہادر اپنے کوکبہ و حلقے فیلون کے ساتھ جن پر اعیان و روساے شہر سوار تھے ایک فرسنگ استقبال کر جزیرہ سریرنگپٹن تک ہمراہ گیا وہان پہنچتی ہی اہل لشکر نے تو خیمون مین جو کمال تکلّف سے استادہ کروائے گئے تھے مقام کیا اور نواب بہادر ساتھ آرامش و اطمینان کے سریرنگپٹن مین داخل ہوا اگرچہ اِس اثنا مین متواتر خبرین پہنچتی کہ نواب نظام علی خان جنگ کی طیّاری مین ہی چونکہ آثار سایہ پروری و تنعّم کے اُس امیر سے ظاہر تھے اور فوج اُسکی قواعد سے جنگ و پیکار کے ناواقف و شکستہ حال تنخواہ بھی کم پاتی تھی اور سب سپہدار و سردار فوج کے خفیہ ہوا خواہ دولت حیدری کے تھے کسی طرح کے تو ہم نے خاطر اطمینان مآثر مین اُسکے راہ نپایا

---



Marfat.com

ملجانا نواب میرزا علي خان برادر زادۂ نواب حیدر علی خان
بہادر کا جماعہ مرہٹہ کے ساتھ۔ جو بد سگال دولت حیدری کے
تھے اور آنا مادھوراو پیشوا کا ایک لاکھ۔ پچاس ہزار سوار کے
ساتھ۔ پونان سے بقصد استخلاص صوبہ سرا و غیرہ مملکت میسور سے

مطالعہ فرمانے والون پر ان اوراق کے پوشیدہ نہ رہے کہ نواب میرزا
علی خان برادر زادۂ نواب حیدر علی خان نے عہد طفولیت سے کنار شفقت
و مرحمت مین نواب بہادر کے پرورش پائی تھی اور فرط محبّت کے سبب نواب
بہادر خود اُسکی پرورش و تربیت کا کفیل ہوا تھا چونکہ اُس امیرزادے نیکو نہاد
مین بھی آثار سعادت مندی و شکر گزاری کے نواب کے ساتھ نمایان تھے
اِسواسطے نواب نے اُسکو صوبہ سرا کی صوبہ داری پر ممتاز فرمایا تھا لیکن
حزم و دوربینی کی راہ سے جیسے تمام صوبہ دارون کے ساتھ رعایت کیا کرتا
ایک مدبّر ہوشیار کارگزار کو قوم برہمن سے جسکی دیانت و امانت پر اُسے
وثوق تھا اُسکا نایبِ صوبہ مقرّر کیا چونکہ یہ برہمن مرد عیّار و طامع تھا ساتھ بڑی
چاپلوسی و خوشامد اور برلائے ہوس جوانی و جلد مہیّا کر دینے اسباب عیش
و کامرانی کے اُس نوجوان سادہ دل کو دام مین لا اپنے تئین اُسکی نظر مین ہوا خواہ
راسخ ظاہر کیا تھا میرزا علی خان جو ایک جوان کریم نہاد و دلدادہ طرب و نشاط
تھا زر خراج و باج اُس صوبے کا برخلاف نصیحت و فرمان حیدری کے سب
لہو و لعب مین تصرّف کرنے اور ارباب طرب و نشاط کو بیدریغ دینے لگا اور
برہمن خیانت کار جسکو اِس اسراف و اتلاف بیجا سے وعدے کے بموجب
حضور مین نواب کے اطلاع کرنی ضرور تھی امیرزادے کو واسطے دفع توہّم عتاب حیدری



Marfat.com

کے بون کہنے لگا کہ اگر نواب محاسبہ خراج کا اِس صوبے کے طلب فرمائیگا تو
مجھکو اِسقدر لیاقت ہی کہ ایک دفتر بیا طیّار کر کے اُسکا رفع شبہہ اچھی
طرح کرون اور جب تک نواب مہمّات جنگ و جدال سے فراغت کر صوبہ
سرامین آنیکا قصد کریگا اُس کے قبل اتنا زر کہ اس اسراف کی
تلافی کر سکے جمع کر لونگا میرزا موصوف خدایع سے اس گرگ کہن کے
ایسا فریفتہ ہو گیا کہ مطلق مستی فرط کامرانی اور خواب غفلت نوجوانی سے
ہوشیار و بیدار نہوا اور نظم و نسق صوبہ اور خراج و باج کو اُسکے اپنے اطوار
ناشایستہ سے بالکل برہم و درہم کر دیا نواب حیدر علی خان بہادر کو جب اُس
حال سے اطلاع ہوئی کچھ تہدید و چشم نمائی مناسب و ضرور جانی اِس لیئے
تراونکور کی جنگ کا حال جس مین خود مشغول تھا پوشیدہ رکھ میرزا کو لکھا کہ مرہٹے کے
ہاتھ عہد آشتی و صلح کی تجدید کرے اور ایسا ظاہر کیا کہ خود بدولت حدود دیار سے
سربرنگاپٹن کو مراجعت فرما آخر سال مین وہان سے مرا کو جائیگا اور یہہ لکھا کہ زر بقیہ
خراج صوبہ مرا سے مقدار شایستہ خریداری مین آشتی جدید کے مرہٹے سے صرف
کرے جب مضمون نے اُس نامے کے پریشانی مین خاطر میرزا کے کچھ کمی نہ کی
اور برہمن نادان اپنی تباہی کو میرزا سے زیادہ تر سمجھا تب واسطے منحرف
کرنے مزاج اُس جوان سادہ دل کے یہہ کہا کہ اگر آپ مجھکو عہدے مین
سفارت کے ظاہرا تجدید صلح کے لیئے جیسا تو اب بہادر نے لکھا ہی مادھوراو
پیشوا کے پاس بھیجین تو مین پیشوائے موصوف کو اُس طریق پر لاؤن
کہ وہ خوشی سے صوبہ داری مرا کی آپ پر بحال رکھے کیونکہ نواب بہادر نے
بزور صوبہ مذکور مرہٹون سے لے لیا تھا اسواسطے پیشوا دل سے خرابی دولت
حیدری کی چاہتا ہی اگر تھوڑا سا خراج آپ اُنکو دینا مقرّر کر دینگے تو وے بخوبی

آپ کی حمایت کرینگے دمدمہ و فسون برہمن خانہ خراب اور حب جاہ و خیال
حکومت اور خوف تشریف آوری نواب بہادر سے سب باتین اُس
امیرزادے کو ناسپاسی وعہد شکنی پر اپنے مربّی قدیم کے لائین چنانچہ اُسنے
اُس برہمن ناستودہ فن کو سفارت کے عہدے پر یونان کو بھیجا تا جو کچھ وہ
مناسب جانے عمل مین لاوے جب وہ سفیر یونان مین پہنچا ارکان دولت
یونان نے سب اُسکی باتین جمع قبول سے سنین اور انگریزون کے وکیل نے
جو اُن دنون وہان حاضر تھا اس طرح سے جماعہ مرھٹہ کی عزیمت کو ناخت کرنے
پر ملک حیدری کے مصمّم کیا کہ اب فرصت کلّی حاصل ہی چاہیئے کہ جماعہ مرھٹہ
اِس طرف سے ممالک پر نواب حیدر علی خان کے فوج کشی کرین اور نواب
نظام علی خان اور انگریز اُس طرف سے جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی کہ
اُسکا برادرزادہ عزیز کفران نعمت و ناسپاسی کا مرتکب ہوا اور ساتھ اُس
فوج کے جو اُسکو سپرد کی گئی تھی دشمنون سے مل اُنکا مددگار ہو اُنھین صوبہ
سرا وغیرہ مملکت حیدری مین آنے کی اجازت دی ہی بہت سا پریشان
خاطر ہوا حق ہی کہ اِس حادثہ ناگہانی نے تمام منصوبون کو نواب بہادر کے
برہم کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر جماعہ مرھٹہ تجدید آشتی پر جیسا کہ مرزا کو
اِس باب مین لکھا گیا تھا راضی نہو کر لشکر کشی کرینگے تب بھی ہمکو اتنی فرصت
ملیگی کہ ساتھ فوج میرزا کے متفق ہو مرھٹون سے اُس طرف سرا کے جنگ
کرین اور وقت ضرورت کے قلعہ سرا وغیرہ مین متحصّن ہو جاینگے اور یہ بھی
اُسکے خیال مین تھا کہ یہ معاملہ اُسکا مرھٹون کے ساتھ اِس سے پہلے کہ افواج
متفقہ نظام علی خان اور انگریزون کی سرحد بنگلور مین پہنچین یکسو ہو جائیگا اور
اتنی فرصت اُسکو ملیگی کہ اُن متفقہ فوجون پر حملہ کر سکے لیکن بر خلاف اُس



Marfat.com

خیال اور پشیمداشت کے جب اُسنے دیکھا کہ مرزا کی خیانت اور نافہمی کے سبب تمام ممالک محروسہ اُسکا معروض تاخت اعادی ہوا چاہتاہی اُسکو ضرور ہوا کہ قلعہ سریرنگپتن مین متحصّن اور حصار کی حمایت سے اعدا کے مدافعہ مین مشغول ہو'

---

متوجّہ ہوا نواب حیدر علی خان بہادر کا تخریب پرچوار ودیار سریرنگپتن کے اور ذخیرہ کرنا اذوقہ لشکر کا اور متفرّق کرنا رسالون کا واسطے راہ زنی ویغماگری کے اذوقہ لانے والون پر امدا کے اور طیّار کروانا ایک برّا احاطہ لشکرگاہ کا

اِس ہم مین نواب حیدر علی خان بہادر نے یہ تدبیر کی کہ سب فوج کو چھوٹے چھوٹے حصّون مین منقسم کر چار طرف دارالملک کے منتشر و متعیّن کر سپہداروںکو یہ حکم دیا کہ شہر و قصبات و دیہات و قلعجات کے رہنے والون کو بزور اِس امر پر لاوین کہ وے اپنے مکانون مسکنون کو چھوڑ اپنی سب اشیاے منقولہ لیکر سریرنگپتن مین آرہین اور سواے برّے درختون کے سب کشتزار وصحرا مین آگ لگا کر خاک سیاہ کردین تنکا گھاس کا روے زمین پر اور پھوس چھپرون پر رہنے نپاوے اور سب بنّقال اہل حرفہ خردہ فروشون وغیرہ کو جو ملازم لشکر کے تھے یہ حکم عام دیا کہ سب لوٹ مین شریک ہون چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین بیس میل تک گرد سریرنگپتن کے تمام تباہ و ویران ہو گیا اور سب جنس غلّہ وغیرہ ما یحتاج زندگانی کی سریرنگپتن مین ساتھ کثرت و موفوری کے جمع کئی گئی جب کوئی جماعت رعایا کی اپنا مال اسباب وہان لیکر پہنچتی تھی اُسکا



Marfat.com

مال سب ساتھ قیمت رایج کے سرکار مین خرید ہوتا تھا تاوے خوش ہوتے
پھر ہر فرقہ کو ہستان مین جو قریب دارالملک کے واقع ہی واسطے سکونت
کے بھیجا جاتا اور غلّہ وغیرہ بقیمت ارزان بنسبت قیمت خرید کے کارگزاران
سرکار رعایا کے ہاتھ فروخت کرتے تھے جبتک افواج حیدری تخریب شہر
وقصبات و دیہات مین مشغول رہی بعد اُسکے کمال جد وجہد اُستوار کرنے
مین لشکرگاہ کے عمل مین آئی یہ لشکرگاہ دست چپ کی طرف حصار شہر تک
منتہی ہوئی تھی اور دست راست کو اُس قلعے تک پہنچی تھی جو منتہا پر اُس
نہر کے واقع ہی جو رود کاویری کے ساتھ اُس جزیرہ کو احاطہ کرتی ہی
جس مین شہر کی بنا رکھی گئی اِس مقام مین پشت معسکر کی اس نہر سے
پشتیبان رکھتی تھی اور اعدا کے حملہ سے ایمن و محفوظ کیونکہ نہر مذکور
بہت عمیق تھی اور کنارہ اُسکا بلند توپین بڑی بڑی آٹھارہ سیر کا گولہ کھانیوالیان
اِس حصار پر لگی ہوئین اور تمام میدان پر مشرف اِن قلعون کے آگے
تھوڑی ہی دور کے فاصلے پر سات قلعے اور تھے کہ ہر ایک پر آٹھارہ ضرب توپ
لگائی گئین تھین اور پان سو گولہ انداز اُن پر متعیّن اور قلعون کے گرد خندق چونکہ
رود کاویری ہر مقام مین پایاب ہی اور زمین سنگین اِس لیئے بیشمار گوکھرو
آہنین بنوائے گئے کہ وقت حملہ اعدا کے اُس مین ڈال دیئے جاوین ایک سو
ضرب توپ حصار پر اور پچاس ضرب ایک معبد سنگین پر جو مقابل رود کے
ایک پہاڑ پر واقع ہی لگائی گئین تا اعدا پر وقت یورش گولہ زنی کی جاوے اور
تین سو ضرب توپ گرد اُس لشکرگاہ کے چنی گئین تھین خیر اب
اس طیّاری سے نواب بہادر اعدا کا منتظر تھا اور چونکہ سوارون کا کام
بالفعل نواب ممدوح نے وہان کچھ نہ دیکھا اس لیئے اُن کو دو حصّے کر بہرہ



Marfat.com

اعظم کو میر مخدوم علی خان کی سر گردگی مین واسطے مدافعہ نواب نظام علی خان کے حدود بنگلور مین بھیج دیا اور اُنھون نے اُس ملک مین پہنچ تباہ کرنیکی بنیاد ڈالی اور افسری باقی سواردن اور ایک جمعیت کثیر پیادون اور تمام حشر نا موظف کی نواب میر فیض اللہ خان کو عطا کی اور حکم دیا کہ دیار بنگر مین جا کر حمایت مین ان کو استانی راہون کے جو اُسکو کنڑے سے جدا کرتی ہین مشغول ہو اور ساتھ فوج متعینہ اُس ملک کے متفق ہو جماعہ مرہٹہ کو آنے سے باز رکھے سب سپاہی فرنگستانی جو قدیم سے ہواخواہ نواب بہادر کے تھے یہ آرزو رکھتے تھے کہ اُس جنگ مین اُنکے لیئے ایک مقام خاص واسطے مدافعہ دشمنون کے تعین کیا جاے چنانچہ اِسی واسطے اُنکے افسر نے منصبدارون کے ساتھ حضور مین یون عرض کیا کہ چونکہ فوج فرنگستانی نے ہمیشہ ساتھ مامور ہونے اوپر بھاری و پرخطر مقام جنگ کے عزت و امتیاز سرکار سے پائی ہی اِس لئے اِس مہم مین بھی ہم امیدوار ہین کہ واسطے حمایت کرنے پہلے قلعے کے منصوب ہون نواب نے فرمایا کہ ہم کو بھی یہی منظور تھا جاؤ اور اپنے علم درمیان کے قلعہ پر بلند کرو اور ہم سے مدد شایستہ کے امیدوار رہو اِسواسطے کہ ہم خود دوسرے قلعہ کی فرمان دہی مین مشغول رہینگے میرزا کی خیانت کے باعث جسکو ہم نے فرزند کی طرح پرورش کیا تھا ہمکو بہت سی دل گرفتگی و رنج حاصل ہوا اور اسطرح سے متفق ہونا سب اعدا کا ہم نہ جانتے تھے تب بھی اگرچہ غنیم کی فوج عظیم ہی لطیفہ غیبی کے ہم امیدوار ہین اور جب تک فضل الٰہی شامل حال ہی دشمنون سے کیا ڈر اور اگر مرضی الٰہی دیگر گون ہو اُسپر بھی ہم راضی ہین' دلیری و وفاداری نے قلعہ داران حصار مارتہ سراو مگھیری کے نواب کو اچھی فرصت واسطے مہیا کرنے اسباب جنگ کے دی بیان اُسکا یہ ہی کہ جب



Marfat.com

قلعہ دار ان حصار مارت سر او گھیری کو یہہ معلوم ہو اکہ صوبہ دار سر ا اپنی فوج ساتھہ مادھو راو سپہسالار مرہٹے سے مل گیا اُسکی اطاعت سے منحرف ہو گئے محاصرہ کرنیکے وقت خوب لڑے علی الخصوص قلعہ دار حصار گھیری. جس مین سپاھیان تناور جو واسطے تاراج کرنے اُن حدود کے آئے تھے بموجب درخواست اِس قلعہ دار کے مسافت چودہ فرسنگ کی علی الاتّصال ایک شبانہ روز مین طی کر اُسکی کمک کو قلعہ مین پہنچے اور اِس لحاظ سے کہ اگر راہ مین آرام کرین تو قلعہ والون کی مدد مین تاخیر واقع ہو گی وے راہ مین کہین نہ ٹھہرے جب وہ قلعہ مفتوح ہوا اور مادھوراو نے اُن تناورون کو جنکی جوانمردی تمام ہندوستان مین مشہور ہو گئی تھی میلے کچیلے لباس کے ساتھہ دیکھا اُسکو کمال حیرت ہوئی اُن سے مخاطب ہو کہا کہ تعجّب کا مقام ہی کہ تمہارا آقا جو سپاہ کا قدردان ہی تم سے دلاورون کو ایسا خوار و متبذل رکھتا ہی اُن کے سپہدار نے جواب دیا کہ مہاراج صورت واقعہ یہہ ہی کہ ہم لوگ اِس قلعے کے متعلّق نتھے لیکن اُسکے محاصرے کی خبر سن اُمنگ پر اِس بلند نامی کے کہ آپ سے سپہسالار کے ساتھہ لڑین اِس قدر. ہم لوگون نے دھاوا کیا کہ چودہ فرسنگ کی مسافت بکشبانہ روز مین طی کی راہ مین نہ کچھ کھایا نہ پیا اور سوائے اِس رخت کے جو ہم پہنے ہین کچھ ساتھہ نلائے مادھوراو نے کہا کہ تمہارے کام مردانہ ہم کو بہت پسند آئے بہ فرمادیو دو جوڑے کپڑے اچھے ہر ایک کو اپنی سرکار سے دیکر یہہ کہا کہ اگرچہ دستور فتح و قلعہ گیری کا یہہ ہی کہ سلاح و علم تمسے لے لین پر. پاس عزّت و نامداری تمہارے آقا کے تمہاری دلیری و بہادری دیکھہ علم و سلاح دونون چھوڑ دیئے گئے اس طرح پر اُس جنگ مین ہندی سپاہیون نے جنکو ہم لوگ اہل فرنگ دیو مردم نا تراشیدہ کہتے ہین لڑ بھڑ کر نام اپنا صفحہ روزگار پر باقی رکھا ولیکن



Marfat.com

بعد بیان کرنے مردانگی ہندی سپاہیون کی .بیان نمکر نا وفاداری کو اُن نو نفر
گولندازان فرنگستانی کے اسی واقعہ مین .جنھون نے حق نمک خواری کا
بخوبی ادا کیا سراسر نے انصافی ہی اسواسطے لکھا جاتا ہی کہ بے لوگ بھی
دوسرے سپاھیون کی طرح واسطے جنگ جماعہ مرھٹے کے روانہ کیے گیے
تھے لیکن اُنکو جب سازش مرزا کی مرھٹے کے ساتھ معلوم ہوئی اُسکی
خیانت اُنھین ایسی ناپسند آئی کہ اپنے سپھسالار سے کہا کہ تم کیا خیال
کرتے ہو کہ ہم لوگ نواب بہادر سے .جسکا نمک ہم نے مدّت سے
کھایا ہی جنگ کرینگے حاشا وکلّا ہمسے کبھو ایسا کام نہوگا بلکہ ہمارا ارادہ یہ
ہی کہ ہم اُسکی طرف سے جنگ کرین .پھر خدا حافظ کہکر وہان سے صرف ایک
شمشیر اور ایک جوڑے کپڑے سمیت جو پہنے تھے روانہ ہوئے اور بالکل مال
واسباب وہین چھوڑ لشکر حیدری مین جا پہنچے نواب بہادر اِس منلوک سے
اُنکے کمال خوش ہوا ایک ایک جوڑی کنگن طلائی ہر ایک منصبدار اور زر نقد
سپاہیون کو عطا کیا اور قیمت اسباب کی جو چھوڑ آئے تھے موافق اُنکے اِظہار
کے ہر ایک نے سرکار سے پائی'

---

چڑھائی کرنا نواب نظام علی خان کا ممالک میسور پر سنّے سے
خبر یورش جماعہ مرھٹہ کي میسور پر اور فراہم ہونا دونون
لشکر کا سبنا پتن مین واسطے تاراج کرنے خزانہ سریرنگپتن کے
جنریل اسمتھ اور رکن الدولہ نے .جو نہین سنا کہ مرزا مرھٹے سے مل گیا
فوراً نظام علی خان کو اِس حال سے اطّلاع دی چونکہ نواب نظام علی خان



Marfat.com

بہ سبب اپنے اِسراف و باد دستی کے ہمیشہ زر کا محتاج رہتا تھا جنریل موصوف نے موقع پاکر اُسکو یون انگیز دی کہ جلد سر برنگپتن کو کوچ کیجئے ایسا نہو کہ مرہٹے اِس امر مین پیش دستی کرو ہان کے سب خزانون پر متصرّف و قابض ہو جاوین چنانچہ نواب نظام علی خان کے جلد کوچ کرنیکے سبب اور مادھو راو کے توقّف کرنیکے باعث محاصرہ کرنے مین قلعے مارتہ سراو گھیری کے جو ابھی مذکور ہوا ایسا اتّفاق ہوا کہ دونون لشکر ایک ہی وقت حدود مین سیناپتن کے جو سر برنگپتن سے سات فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی باہم پہنچے امیرون اور سپہداارون نے دونون لشکر کے امید پر دستیاب ہونے زر و جواہر بے شمار سر برنگپتن کے بہت سے خیال پکائے تھے لیکن ویرانی و خرابی دیار و جوار سر برنگپتن کی اور تباہی و اسیری اپنے اذوقہ تلاش کرنیوالون کی ہاتھ سے سواران حیدری کے مشاہدہ کرا اور اس سبب سے کہ مقام و کیفیت افواج حیدری کی اُنکو کچھ معلوم ہو نسکتی تھی اُنکو یقین ہوا کہ وہ سب اُنکے خیال محض خام و صرف لغو تھے الغرض دونون لشکر مرہٹہ اور نواب نظام علی خان کے فراہم ہونے ہی اوّل روز تو کئی رسالے سواران کے حوالی سر برنگپتن کے میدان مین آئے اور بعضے لوگ اُن مین سے آگے بڑھکر نزدیک گئے کہ شہر و قلعجون کو جنپر دھیحے حیدری کے پھہرانے تھے دیکھین چونکہ اس جانب سے کچھ ممانعت و مزاحمت نہوئی وے تمام میدان مین ہر طرف پھرے اور ہر چیزون کو مشاہدہ کیا دوسرے روز پھر سوارون کے رسالے اوّل روز کی طرح میدان مین آئے اور بے مزاحمت پھر کر چلے گئے تیسرے روز پہر دن چڑھے ایک مرتبہ میدان مین نواب نظام علی خان و مرہٹے کے سواراور امیر و سردار جو ہاتھیون پر چڑھے ہوئے تھے جا پہنچے اور عقب سوارون کے توے ہزار پیادون کی جمعیّت معہ پچاس ضرب بڑی توپون کے آئین



Marfat.com

اُسوقت یک عظیم شکوہ اور طرفہ انبوہ نمایان ہوئی سوار پیادے دو لاکھ سے زیادہ اور عماری دار ہاتھی دوسو سے متجاوز جنربل اسمتھ اپنے رسالہ ترک سوارون کے ساتھ واسطے دریافت کرنے احوال معسکر حیدری کے آگے بڑھا جب یہ رسالہ چلتے چلتے اُس مقام پر پہنچا جہان سے آگے جانا ممکن نہ تھا ایک اشارہ اُس قلعچے سے جس مین نواب بہادر خود فرمان فرما تھا کیا گیا اور ایک مرتبہ اسطرح پر تمام قلعچون سے اور کوہچے سے آتش باری شروع ہوگئی کہ آناً فاناً مین ہزارہا آدمی مارے پڑے اور کشتون کے پشتے لگ گئے تب نواب نظام علی خان اور اُسکی فوج کے دل پر کمال دہشت وہیبت مستولی ہوئی اور جنربل اسمتھ پر یہہ ثابت ہوا کہ حملہ کرنا لشکر گاہ حیدری پر امکان سے باہر ہی دوسرے روز مجلس شورا منعقد ہوئی اور سردار و سپہسالار دونون لشکر کے وہان جمع ہوے ہر شخص اپنی رائے کے موافق گفتگو کرنے لگا پر کسی بات پر اتفاق رایون کا نہوا اگرچہ سب مین رائے جنربل اسمتھ کی قرین صواب تھی کہ دونون لشکر جدا ہون اور کچھ ایسا حیلہ کرین جس مین نواب بہادر اپنے لشکر گاہ سے جو بہت حصین ہی باہر نکلے لیکن یہہ امر اہل شورا نے پسند نہ کیا'

---



Marfat.com

ناکام ہونا مردارون کا دونون فوج تاراج اندیش کے اپنی طمع سے
اورلاچار ہوکر آشتی کرنا جمامہ مرہٹہ کا مخفی حیدرعلی خان کے
ساتھ اور متحیّر رہنا نظام علی خان کا و بحکم اضطرار مصالحہ
کرنا اُسکا نواب بہادر کے ساتھ۔ اور متّفق ہونا دونون
نواب کا قلع وقمع پرانگریز اور نواب محمد علی خان کے،

سب اہل شورا اپنے اپنے خیمہ کو گئے پھر اِس بات مین کچھ گفتگو نہوئی اِس
درمیان مین مرہٹے اور نواب نظام علی خان کے سوار جو اُس نواح مین اذوقہ کی
تلاش کو جاتے اکثر سواران حیدری سے خاصہ اُن سوارون سے جو میر مخدوم علی
خان کے تابع تھے دوچار ہوتے اور ناکام منہزم پھر آتے چنانچہ نواب نظام علی
خان و مرہٹے کے لشکر مین اذوقہ وعلوفہ نایاب ہونے لگا اور رسد لانیوالے جانور ہاتھی
گھوڑے بیل اور وے آدمی جو رسد تلاش کرنیکو جاتے ہر روز گرفتار ہو جاتے آخر کو
یہ نوبت پہنچی کہ کسی جگہ غلّہ ہاتھ نہ آتا تھا قیمت چاول اور ضروری چیزون کی بہت
چڑھ گئی نواب بہادر کو ہر طرح کی خبر مخالفون کے لشکر کی پہنچتی تھی اور وہ اپنی
لشکرگاہ مین خوشی و خرّمی کے ساتھ زندگانی کرتا اور واسطے فوج کے ہر طرح کا
اسباب زندگی بکثرت مہیّا تھا ہر سپاہی نے ایک گڑھا کھود اپنے کھانیکا غلّہ ذخیرہ
اُسمین رکھا تھا اور رود کاویری سے مچھلی بہت میسّر آتی اور باقی چیزین
اور ساز و سامان جنگی جنگی حاجت ہوتی تو رات کے وقت کوہستان و جنگل
سے ساتھ بدرقہ سپاہ کے لائی جاتین مرہٹون نے بہانے سے اذوقہ و علوفہ جوئی
کے سیاہپن سے خیمے اُکھاڑ رود کاویری کے کنارے سریرنگپتن سے
پانچ میل کے فاصلے پر اپنا ڈیرا کیا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مرہٹے رود کاویری پر



Marfat.com

تدبیر اکرنے کے پہلے نواب بہادر کے ساتھ دربار آشتی مخفی گفتگو رکھتے تھے اسواسطے کہ بعد تبدیل مقام کے دوسرے ہی روز صلح موقّت اُن سے ہوگئی اور تیسرے روز مرہٹے صوبہ سراکو کارپردازان حیدری کے حوالہ کرپونان کو روانہ ہوگئے اِس خبر کے سنتے ہی فوج نواب نظام علی خان کی گرداب اضطراب مین پڑی اور خود نواب موصوف سب سے زاید مشوّش و پریشان خاطر ہوا نواب بہادر جو حال سے فطرت و مزاج نواب نظام علی خان کے اچھی طرح واقف تھا اُسکی وحشت زیادہ کرنے کے لیئے اپنی فوج کو بسنگر سے طلب کیا اور راحاطے سے لشکرگاہ کے اپنی فوجون کو باہرنکال میدان مین سیناپتن کی راہ پر خیمے استادہ کروائے نواب نظام علی خان نے اِس حرکت سے جیسا نواب بہادر نے خیال کیا تھا نہایت خایف و ہراسان ہوکر صلاح و مشورت کو نواب بسالت جنگ اور نواب محفوظ خان وغیرہ امیرون کے جو سب مخفی ہوا خواہ دولت حیدری کے تھے مجمع قبول سے مناجب رکن الدولہ دیوان نظام علی خان نے معاملہ دیگرگون دیکھا اور راہ شجاعت کی اپنے خواجہ کے دل پر مسدود پائی بموجب اقتضاے حال اِس بات مین پیشدستی کرمصلحتین آشتی کی بیان کرکے اُس سے التماس کیا کہ نواب بہادر سے صلح کرنا چاہیئے اور دیوان مذکور خود کفیل اِس مہم کے انجام دینے کا ہوا اور اِس عذر لنگ سے انگریزی فوج کو طرف مدراس کے روانہ کیا کہ وہ تسخیر کرنے مین قلعجات دولت حیدری کے جو اُس حدود مین ہین کوشش کرے جنریل اسمتھ قراین حال و مقام سے اِس امر کو سمجھ گیا اور روانہ ہونے کو طرف مملکت انگریزی کے غنیمت سمجھا تادہ سلوک منافقانہ سے نواب نظام علی خان کے محفوظ رہے اسواسطے کہ اگروہ وہان رہتا تو احتمال تھا کہ نواب نظام علی خان اُسکو نواب حیدر علی خان کے حوالہ کردیتا تب



Marfat.com

جنریل موصوف کو سوائے تسلیم و انقیاد کے کچھ چارہ نہ ہونا اب جنریل ممتھ
نے یہہ سب حال من و عن کارگزاران دولت مدراسیہ کو لکھ بھیجا اور حال
اپنی بدگمانی کا بھی جو نواب نظام علی خان اور اُسکے دیوان رکن الدولہ کے ساتھہ
رکھتا تھا ظاہر کرکے اُن مصلحتون کو جو آشتی کرنے مین نواب بہادر کے ساتھہ
تھین بیان کیا اور آخر یہہ لکھا کہ اِس امر مین سستی و توقف زنہار نکیا چاہیئے نہین تو
انگریزون کو تنہا بار اخراجات سنگین جنگ کا جو اُنکے ملک مین واقع ہوگی متحمل
ہونا پڑیگا اِدھر تو کارگزاران مدراس نے جنریل ممتھ سے یہہ خبر معلوم کی اور اُدھر
رکن الدولہ دیوان نواب نظام علی خان نے اپنے برادر نسبتی نواب محمد علی خان کو یہہ لکھا
کہ یہہ جنگ جو نواب نظام علی خان اور نواب بہادر کے درمیان بالفعل واقع ہی
طول کھینچیگی اور جب تک نواب بہادر مجبور ہوکر لااقل نواح بنگلور اور مالیم نواب
نظام علی خان کو نہ دے صلح ہونا معلوم کونسلیان مدراس اس خبر پر جو رکن الدولہ نے
محمد علی خان کو لکھی تھی اعتماد کیا اور معروضے ہر جنریل ممتھ کے عمل نہ کیا بلکہ اُسکو لکھا کہ
ودنواب نظام علی خان کے ساتھہ ہر حال مین موافق و مرافق رہے دیوان دورنگ نے
نواب محمد علی خان کو تو یہان یہہ لکھہ بھیجا اور وہان خود ہی نواب محفوظ خان کو
نواب بہادر کے پاس بھیجکر بذریعہ عریضہ یہہ ظاہر کیا کہ مین سر برنگپٹن مین واسطے
ملازمت نواب حیدر علی خان کے آتا ہون اور یہہ چاہتا ہون کہ تمام امور جو نواب
محفوظ خان گوش گزار کریگا موافق مرضی نواب حیدر علی خان بہادر کے انجام کو
پہنچاؤن نواب موصوف کو جب یہہ معلوم ہوا واسطے دل جوئی اور اعتماد نواب
نظام علی خان کے حکم کیا کہ لشکر حیدری خیمہ گاہ جدید سے معسکر قدیم کو پھر جاوے
اور دیوان کو حاضر ہونے کا حکم لکھہ بھیجا سوداگرون اور بنجارون کو حکم دیا
کہ اذوقہ و اسباب مایحتاج لشکر مین نواب نظام علی خان کے لیجائین جب



Marfat.com

نواب نظام علی خان نے مکتوب نواب حیدر علی خان کا پڑھا فوراً اپنی سپاہ کو حکم دیا تاساز و سلاح جنگ کھول ڈالین اور نواب بہادر نے بھی اپنی فوج کو سلاح کھولنے کا فرمان دیا تب دیوان مذکور بڑی حشمت کے ساتھ سریرنگپٹن مین آیا اور دربار حیدری مین حاضر ہو بہت جلد امور وابستہ صلح کے طی کیے چنانچہ بہ قرار پایا کہ شاہزادہ کامگار ٹیپو سلطان نواب محفوظ خان کی بیٹی کو اپنے نکاح مین لاوے اور نواب محفوظ خان بڑا بیٹا نواب انور الدین خان مرحوم کا جو شرعاً مالک و فرمان فرماے صوبہ آرکاٹ کا ہی اپنے سب حقوق نوابی کے اپنے داماد سلطان موصوف کو البتہ تسلیم و تفویض کردیگا اور نواب حیدر علی خان اور نواب نظام علی خان اپنی افواج متفقہ سے نواب محمد علی خان اور ہواخواہون کو اُسکے مقہور کرینگے اور جب تک کہ فوج نواب نظام علی خان کی اُس مہم مین رہیگی نواب حیدر علی خان چھ لاکھ روپی ماہیانہ نواب نظام علی خان کو دیتا رہیگا اور تعین و مامور کرنے مین قلعہ دارون کے قلعجات مفتوحہ مین اختیار کلی نواب حیدر علی خان کو ہونگا اور عنان قلعہ داری وحکومت اُس مملکت کی نواب میر مخدوم علی خان برادر نسبتی نواب حیدر علی خان بہادر کے ہاتھ مین مفوض ہوگی ناوہ اپنے بھتیجے بلند اختر ٹیپو سلطان کی نیابت مین اُس صوبے کی حکومت پر مستعد و سرگرم رہے اور سلطان موصوف مالک تمام باج وخراج کا ہوگا اور میر مخدوم علی خان بعد وضع کرنے اخراجات ضروری حکم رانی کے زر حاصل اِس صوبے سے جس قدر باقی رہیگا سلطان موصوف کے خزانے مین بھیجیگا اور نواب رضا علی خان خلف نواب چندا صاحب مرحوم نے بھی تمام اپنے حقوق نوابی کو آرکاٹ و ترچناپلی و ماڈورا کے شاہزادہ بلند اقبال ٹیپو سلطان پر واگذاشت کیا لیکن نواب حیدر علی خان اور ٹیپو سلطان نے یہ التزام کیا کہ تمام مملکت تنجاور بعد معزول کرنے وہانکے



Marfat.com

راجہ کو حکومت اُس ملک کی نواب میر رضا علی خان کو فدتے با سر بہامین نواب چندا صاحب مقتول پدر نواب رضا علی خان مذکور کے دیو بن اور آخر دونون نواب حیدر علی خان و نظام علی خان نے باہم اتّفاق و ہمداستانی اِس امر پر کی کہ ہرگز ایک دوسرے سے نفاق و مفارقت روا نرکھین بلکہ باہم متّفق ہو اِس باب مین بذل جہد کرین کہ تمام امور مندرجۂ عہد نامہ کے اتمام و انصرام کو پہنچائے جاوین قبل توثیق اِس عہد نامے کے جسکے اتمام کا نواب محفوظ خان متعہّد ہوا موکب تیپو سلطان کا نواب نظام علی خان کے ملاقات کے لیئے آمادہ و طیّار کیا گیا جسکی تفصیل یہ ہی چھہ ہزار سپاہی گزیدہ یا طوپاس و چار ہزار سوار چیدہ اور چھہ سو سوار فرنگستانی مسلّح و مکمّل اور جزو اعظم موکب خاصۂ نواب بہادر سے بھی اُسپر مزید کیا گیا بعد عہد نامے کے رکن الدولہ دیوان اپنے معسکر کو پھر گیا اور نواب محفوظ خان بھی اُسکے ساتھ ہوا، روانہ ہوتے وقت تیپو سلطان کے نواب نظام علی خان کی ملاقات کے لیئے نواب بہادر بہت ہی دلگرفتہ و پریشان خاطر ہوا اپنے امیرون سے فرمایا کہ مین غدّاری و ستمگاری سے نواب نظام علی خان کے بہت ہراسان ہون کیونکہ جس شخص نے طمع سے ریاست کے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہو دیکھا چاہیئے کہ میرے نور عین سے کسطرح پیش آوے اگر اور کچھ نکرے فقط قید ہی کر رکھے تو اُس صورت مین مجبور ہو کر زر خطیر باگرانمایہ بہرہ ملک کا مجھے اُسکے استخلاص مین دینا پڑیگا حاصل کلام یہی کہ مین اپنا لخت جگر ایک ایسے ناہنجار کو سونپتا ہون جسکے قول کا تو کیا ذکر ہی قسم بھی قابل اعتبار کے نہیں ( یہ گفتگو اور بہت سے کام نواب حیدر علی خان بہادر کے برہان و دلیل اس امر پر ہین کہ نواب ممدوح کو فرزندون اور قریبون سے کمال محبّت تھی ) لیکن اُس نواب مہرپرور نے تقویت و دلاسائی پر نواب میر رضا علی خان



Marfat.com

وٹواب میر فیض اللہ خان کے جو واسطے مرافقت ٹیپو سلطان کے ماموز ہوئے تھے اور دونون شخص نے کفالت اس امر کی کی تھی کہ پیشتر اُس سے کہ اُسکے فرزند دلبند کو کوئی آسیب پہنچے وے دونون اپنے تئین فدا کرینگے اور اپنے سپاہیون اور سپہداریون کی بہادری پر بھی اعتماد کر کے سلطان کا جانا معسکر مین نواب نظام علی خان کے منظور کیا جب سلطان اپنے موکب مختصر کے ساتھ مقام سیناپٹن مین پہنچا سب فوج نظام علی خان کی خصوصاً انگریز کیا سپہدار کیا سپاہی جابکی و چستی فوج حیدری کی دیکھ متعجب رہ اگرچہ احوال سپاہ حیدری کا سابق سے سنا تھا پر خیال مین اُنکے نہین آتا تھا کہ ہندوستانی فوج ساتھ اِس نظم و نسق کے کوچ کریگی الغرض فوج کے لباس کی خوبی اور اسلحہ کی چمک اور سپاہ کی چستی دیکھ لوگون کی نظرون کو چکچوندھی لگ جاتی اور توزک و شکوہ سواری کا تماشائیون کو حیرت مین ڈالتی تھی سلطان کے خیمے مین داخل ہوتے ہی سلامی کی توپین سر ہوئین اور سپاہیون نے اپنے اپنے مورچون مین جا مقام کیا سپہدار لشکر نواب نظام علی خان کے واسطے دیکھنے افسران فوج حیدری کے آئے اور موکب موصوف کی عمدگی و شوکت و شکوہ کی بہت سی تعریف کی دوسرے روز نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان سلطان موصوف کی ملاقات کو آیا رکن الدولہ اور سب ارکان دولت نظامیہ بھی ساتھ تھے بعد ایک ساعت کے رخصت ہوے دوسرے روز سلطان نواب نظام علی خان کی ملاقات کو گیا اور نواب موصوف نے بہت سی تعظیم و تواضع کے ساتھ ملاقات کی بعد طی ہونے لوازم رسم و مدارا کے نواب نظام علی خان نے فوراً باقی فوج انگریزی کو بھی رخصت کر اُن سے بہ ظاہر کیا کہ اب ہوا خواہی و موافقت کے عہود درمیان ہمارے اور نواب حیدر علی خان

کے منعقد ہوے ہین اور کسیطرح کی نزاع و خصومت باقی نرہی اب تم لوگون کے نوکر رکھنے کی ہمکو کچھ حاجت نہین اور ہم گورنر مدراس اور کونسلیونکو لکھ بھیجینگے کہ وے کس مقام و سرحد تک پیچھے ہٹ جائین بعد منعقد ہونے عہد و میثاق موافقت و امداد سانی کے نواب حیدر علی خان نے اپنے وکیل میناجی پنڈت کو جو مدراس مین تھا ایک اطلاعنامہ بھیجا اور یہہ لکھا کہ اِس اطلاعنامے کو گورنر مدراس کے ملاحظے مین گذرانے مضمون اِس اطلاعنامہ کا یہہ تھا کہ نواب نظام علی خان اور نواب حیدر علی خان خوب آگاہ ہین کہ نواب محمد علی خان فن و فریب کی راہ سے مصدر اِس تمام زحمت و محنت کا ہوا جس سے تمام دکھن پریشان حال و مضطرب ہو رہا ہی اُسنے چاہا تھا کہ نواب حیدر علی خان کے ساتھ صف جنگ آراستہ کرے اِسلئے اب نواب نظام علی خان اور نواب حیدر علی خان نے اُسکو تمام ان مرز و بوم سے جو اُسنے شرعی وارثون سے غصباً چھین لی تھین محروم و بے بہرہ کیا اور دونون سرکارون نے اب ایسا مناسب جانا کہ انگریزون کو منع کرین کہ بعد پھر کبھو ملک نواب موصوف کی نکرین اور اُن فوجون کو جو حراست و حمایت قلعجات متعلقہ آرکاٹ یا دوسرے نواح منصوبہ پر نواب محمد علی خان کے انگریزون کی طرف سے متعین ہین بلا لین اور جو قلعجات و ملک نواب محمد علی خان نے انگریزون کے پاس عوض مبلغ زر گرو رکھا ہی نواب حیدر علی خان نے وعدہ کیا کہ یے مبلغ مین ادا کرونگا ظاہر ہی کہ ایسے ایسے اظہار و اعلام جنگ نے جس مین بار تمام اخراجات کا دولت انگریزیہ کو خود بلا شرکت غیر متحمل ہونا پڑتا اُنکو خوب ہی مشوش و متحیر کیا ہوگا اسواسطے کہ یہہ اظہار انگریزون کی طرف متوجہ تھا اور نواب محمد علی خان بیچارہ تو نہ لشکر رکھتا تھا نہ زر بری تدبیر ملکی انگریزون کی اُس زمانے مین یہہ تھی کہ جو امیر

امیران ہند سے نو سبع حوزۂ ریاست کی اپنے عزیمت کرنا حتی الامکان وے
اُسکے سدّ راہ ہوتے اور اُسکو باز رکھنے کہ مبادا اُسکا استعلا دولت انگریزیہ
کے کارگزاران کے مضوبہ کا مانع ہو اور اُسی جہت سے اہل کار دولت
مدراسیہ ہمیشہ نواب حیدر علی خان سے جو طالب ترقی جاہ کا تھا خائف رہتے
تھے جب نواب نظام علی خان نے چار سرکارین شمالی اپنے ملک سے انگریزون
کو دین دولت انگریزیہ کے کارگزارون نے بارہ سو سپاہی فرنگستانی اور
ایک پلٹن ہندوستانی اپنی طرف سے لشکر مین نواب نظام الدولہ کے داخل
کیا اور اُنکے افسر کو جو جنریل اسمتھ تھا کو نسل مدراس سے یہ لکھا گیا
کہ وہ فتوحات روز افزون حیدری سے نواب نظام علی خان کے دل مین بدگمانی
و وسواس ڈالے اور اشتعال دینے مین رکن الدولہ دیوان کو جنگ پر نواب
حیدر علی خان کے اور طمع دلانے مین اُسکو واسطے دستیابی خزائن و دفاین
بے شمار نواب موصوف کے سعی و کوشش کرے مقصود دولت مدراسیہ
کا اُس زمانے مین یہی تھا کہ فتوحات روز افزون حیدری کو توقف مین ڈالے اور
نواب حیدر علی خان اُس یورش و برمتعلق میسور سے ملیبار کی طرف جو اُسطرف
باہر بالا گھاٹ کے ہی دست بردار ہو اور باقی ملک تصرّف مین اپنے رکھے
غرض اِس مین یہ تھی کہ حکومت ایسے شخص پر دلی جنگ آور کی درمیان
ملک مرہٹہ اور کمپنی انگریز بہادر کے حائل رہے تا ملک سردار کمپنی کا تاخت
و تاراج سے مرہٹے کے بخوبی محفوظ رہے'

---

## اظہار پاکدامنی اور تبریہ کا قوم فرانسیس کے مداخلت سے جنگ حالی کے

بوشیدہ نرہے کہ اِس جنگ مین جسکا اعلام نواب حیدر علی خان بہادر نے دیا جماعہ فرانسیس کو جیسا کہ انگریز گمان کرتے ہین کچھ مداخلت نہ تھی اور یہہ خوب متحقّق ہی کہ حیدر علی خان یا کسی اُسکے منصبدار نے جماعہ فرانسیس کو جنگ حالی مین کبھو نامہ و پیام نہین بھیجا تھا بلکہ بعد منعقد ہونے صلح کے نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان کے درمیان باب مکاتبت مفتوح ہوا اور بنائے مراسلت کی درمیان نواب بہادر و جماعہ فرانسیس کے دو مکتوب پر مبنی ہوئی ایک اُن مکتوبون سے نواب بہادر کی طرف سے لکھا گیا تھا اور دوسرا نواب رضا علی خان کی جانب سے اور یے دونون مکتوب بھیجنے کے لیے گورنر پانڈیچیری کو مردار رفشون فرنگستانی ملازم حیدری کے حوالہ کیے گئے تھے خلاصہ مضمون دونون خطون کا یہہ کہ نواب بہادر نے اپنے مکتوب مین لکھا تھا کہ باوجود ہمارے لطف و مہربانی کے انگریز ہماری دولت کی تباہی و خرابی کے درپی ہوے تھے اور ہمارے ساتھہ انواع بندش و سازش کے نظام علی خان و جماعہ مرہٹے کے ساتھہ ہمارے علی الرغم عہد و پیمان باندھا تھا چنانچہ افواج متفقہ نے ہمارے جوار و دیار پر یورش بھی کی تھی اور باعث اِس اتّفاق و فوج کشی کا سواے لوٹ و تاراج کے اور کوئی امر نہ تھا لیکن ہمنے حکمت عملی سے نواب نظام علی خان و انگریزون کے عہد باندھے ہوئے کو توڑ دونون جمعیّت کو پریشان کردیا اب نواب نظام علی خان اور ہم متّفق ہوئے ہین کہ نواب محمد علی خان اور انگریزون پر لشکر کشی کرین چونکہ سابق حمایت و امداد مین جماعہ فرانسیس کے



Marfat.com

انھین دشمنون کے ہاتھ سے ہم نے کوشش کر پانہ پنجیری کو محفوظ رکھا تھا
اب ہم بہ چاہتے ہین کہ جماعہ فرانسیس اِس جنگ بر حق مین ہماری
اعانت کرین اگرچہ ہم کو معلوم ہی کہ درمیان فرانسیسون اور انگریزون
کے اِسی سنہ ۱۷۶۷ء مین مصالحہ ہوا ہی لیکن جب تک کہ حکم پادشاہ
فرانسیس کا اس خصوص مین نہ پہنچے اگر فرانسیس ہمارے پاس کمک
بھیجین تو ہم ممنون ہونگے باقی امور سپہدار فرانسیسی کے مکتوب سے جسپر
ہم اعتماد رکھتے ہین معلوم ہوگا اور جو کچھ وہ ہماری طرف سے لکھے تم اُسکو ہمارا
لکھا ہوا جانو اور میر رضا علی خان نے اپنے خط مین یہ لکھا تھا کہ ہمارے خاندان
نے جس تاریخ سے کہ جماعۂ فرانسیس نے پہلے ہندوستان مین بود و باش
اختیار کی تھی تمہارے ساتھ شرایط ارتباط کو مرعی رکھا ہی اور اُنھین کی ہواداری
مین میرا پدر بزرگوار مارا گیا اور میری والدۂ ماجدہ مدراس کو اسیری مین
نقل کی گئی اور مین نے خود ہر طرح کا مال اپنا بہت برباد دیا اور رینولا ایک فرصت
حاصل ہوئی ہی. جسمین ہم متوقع ہین کہ مدد سے آپنے دوستون کے تلافی مافات
کر سکینگے اِسی واسطے ہم کو اپنے ہواخواہان قدیم فرانسیسون سے
توقع بہ ہی کہ اِس بات مین اعانت و امداد دریغ نہ رکھین باقی امور خط سے
سپہدار فرانسیسی ملازم حیدری کے جو ہمارا محل اعتماد ہی واضح ہوگا اِن
دونون مکتوب کو منشی سپہدار فرانسیسی کا جو مرد معتمد تھا لے گیا اور سپہدار
فرانسیسی نے واسطے تصدیق اعتماد کے جو نواب حیدر علی خان و میر رضا علی خان
اُسپر رکھتے تھے ایک اپنا مکتوب بھی ساتھ دونون مراسلہ کے روانہ کیا تھا آغاز
اُس خط کا متضمن تھا عزیمت پر دونون نواب کے اوپر یورش سواحل کارومنڈل
کے اور چندی اور چگونگی پر دونون لشکر کے تفصیل کے ساتھ اور



Marfat.com

نامہ نگار کی آگاہی پر حقیقت کار اور کم و کیف سے افواج انگریزی کے اور بعد اُسکے اس مین لکھا تھا کہ امکان سے باہر ہی کہ انگریز فساد سے اِس جنگ کے اپنے تئین محفوظ رکھین اِسواسطے کہ اگلی لڑائیان اِس طبقہ کی جس مین اُنھون نے فتح پائی ممالک شمالی ہندوستان مین اور طرح کی تھین اور یہہ لڑائی اور وضع کی کیونکہ وے لڑائیان حدود مین سواحل دریاے شور یا کنارے پر رود گنگ کے واقع ہوئی تھین جہان اذوقہ اور کمک وغیرہ تری کی راہ سے بہ آسانی اُنکو پہنچ سکتی تھی اور یہہ جنگ دریا سے دور واقع ہوگی اور قلعے محافظ جانبین کے میدان جنگ سے مسافت بعید پر علاوہ اُسکے یہہ کہ تمام مصالح جنگ سوداگرون کے لشکر پر موقوف ہین اور لشکر انگریزی بالکل اُن سے خالی ہی اور فوج حیدری ہرگز لشکر امیران ہندوستان کی طرح نہین جس مین ہر رسالے پر اختیار رسالہ دار کا رہتا ہی بلکہ تمام امور لشکر کے قبضہ اختیار و کفایت مین ایک شخص کے ہین اور اگر انگریز اپنے شب خون مارنے یا حملات ناگہانی کرنے یا دغابازی و خیانت پر سپہداران حیدری کے اعتماد کرینگے تو خطا پاوینگے کیونکہ زمام ایمنی و حراست لشکر کی میرے ہاتھ مین سونپی گئی ہی اور مین کمال وثوق و اعتماد سے کہہ سکتا ہون کہ انگریز کسی طرح کے حملہ و یورش ناگہانی سے فوج حیدری پر غالب نہو سکینگے اور خیانت و دغا جیسی کہ لشکرون مین ہندوستان کے اکثر ہوتی ہی لشکر حیدری مین زنہار اُسکا احتمال نہین کیونکہ کوئی سپہدار اُسکے سپہدارون سے رسالہ یا قشون اپنا نہین رکھتا ہی اور چونکہ حیدر علی خان اِس جنگ مین مظفر و منصور رہوگا جماعہ فرانسیس کو مطلقا کنارہ گیری امداد و کمک طرفین سے مناسب و قرین صلاح نہین اِس طرح کی بیگانگی اور کنارہ گیری دونون فریق کو ناخوش کریگی کیونکہ نواب بہادر و میر رضا علی خان نے درخواست کمک کی فرانسیسون سے عوض مین اپنے اگلے



Marfat.com

احسان کے کی ہی اور نواب محمد علی خان نے اِس سبب سے سائل
کمک کی جماعہ فرانسیسون سے کی ہی کہ موافق عہد و پیمان بندھے ہوئے مقام فونطنی
بلیو کے اُسکے نام پر نوابی آرکاٹ کی مسلّم ہوئی اِس صورت مین ایسا
مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ایک کمک مختصر فرانسیسون کی جانب سے نواب
بہادر کے پاس بھیج مدد شایستہ کا وعدہ کیا جاے اور وعدے کے وفا کرنے
مین اختیار ہی کہ یہہ عذر کیا جاے کہ باد مخالف آنے سے جہازی فوجون کی
مانع ہوئی لیکن جمعیّت سپاہیان پانڈیچیری کی قلیل ہی اِس سبب مدد
بگرانمایہ بھیجنا ممکن نہین اِسقدر کافی ہی کہ کئی منصبدار و گولہ انداز پختہ کار
لشکر حیدری مین ملحق کیئے جاوین اور مشہور کیا جاوے کہ وے لوگ گورنر
پانڈیچیری سے بھاگ کر لشکر حیدری میں جاملے اِس صورت مین کسیطرح
احتمال بدنامی کا نسبت قوم فرانسیس کے جو کاہش اقتدار انگریزون کی
ملک ہندوستان مین چاہئے نہین ہی اور یہہ خیر سگال یعنے سپہدار
فرانسیسی ملاحظہ کرنے سے عنوان اِس جنگ کے یہہ مصلحت جانتا ہی کہ
خدمت مین گورنر فرانسیس کے از راہ صواب اندیشی اور تدبیر ملکی کے
عرض کرے کہ استحکام کرنے مین پانڈیچیری کے جلد سعی کی جاوے اور
بالفعل خندق اُسکی صاف کرچند ضرب توپ برجون پر لگادی جاوین کیونکہ اگر
نواب بہادر اِس یورش مین پانڈیچیری کے نزدیک جائیگا اور اُسکو
بے حمایت وحراست پائیگا توزنہار پاس ورعایت فرانسیسون کے علم کی نکر تمام توپخانہ
او اشیای جنگی زبردستی سے لیگا اور اُسکو عوض اپنی اعانت و کمک کا جو زمانۂ سابق
مین جماعۂ فرانسیس کے ساتھہ کی تھی سمجھیگا و لیکن اگر کچھہ بے حرمتی اور عدم مراعات علم
بادشاہ فرانسیس کی ظہور مین آویگی تو یقین جانتا کہ ہم لوگ فرنگستانی جو لشکر حیدری

مین نوکرہین جماعہ سپاہیان قلعہ پانڈیچیری کے مددگار ہو افواج حیدری کے مدافعہ مین کوشش کرینگے اور خاتمے مین اُسکے یہ دو امر مصلحت آمیز لکھے گئے تھے کہ چونکہ یہان عزم مصمّم ہو چکا ہی کہ تمام نواح و دیار کرناٹک کا سوارون کی فوج سے تاراج و بیچراغ کیا جاے اِسلئے ضرور ہی کہ برنج وغیرہ خرید کر قلعے مین جمع کیا جاوے اور بھیجنا موشیرب یا دوسرے شخص کا جو نزدیک نواب کے قدر و اعتبار رکھتا ہو واسطے تجدید ملاطفت و خیر سگالی نواب بہادر اور اُسکے ہواخواہون کے مناسب حال اور شایستہ مقام جانا چاہیئے اِن مکتوبون کے پہنچتے ہی گورنر پانڈیچیری بہت خوش و مطمئن ہوا اور ترس و ہراس حیدری بالکل اُسکے دل سے رفع ہو گیا لیکن اِس سبب سے کہ کنپنی فرانسیس نے گورنر پانڈیچیری کو ساتھ کمال تاکید کے ہر طرح کی جنگ و جدال سے عموماً اور جماعہ انگریزون سے خصوصاً ممانعت لکھی تھی اِس سبب سے اُسنے جواب اِس مضمون کا نواب حیدر علی خان کو لکھا کہ جب موکب حیدری اِس حدود مین پہنچیگا ہرگز ادا کرنے مین لوازمۂ اعزاز و اکرام اور ارسال مین سفیر کے اِس طرف سے قصور واقع نہ ہوگا اور جناب نواب بہادر سے ہمکو بہت سی شرم ہی کہ ہم اپنے مین طاقت کمک بھیجنے کی مقابلے مین انگریزون کے نہین پاتے کیونکہ درمیان انگریز و فرانسیس کے درینولا عہد آشتی وصلح ایسا مستحکم و استوار کیا گیا ہی کہ اُسکو بدون حکم جدید بادشاہ فرانسیس کے ہم توڑ نہین سکتے اور دوسرے امور تفصیل طلب سپہدار فرانسیسی حضور عالی مین عرض کریگا مضمون جواب نامۂ رضاعلی خان بہادر کا بھی اسی طرح کا تھا پر جواب مین نامۂ سپہدار فرانسیسی ملازم نواب حیدر علی خان کے یہ لکھا تھا کہ آپ آیندہ ہم کو اس طرح کی مراسلت و خط و کتابت سے معاف رکھین اور قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ افواج متفقہ دونون نواب کی اِس



Marfat.com

جنگ مین انگریزون پر مظفّر و منصور نہونگی اور ہم اس جنگ مین مدد نہین کرسکتے
س واسطے کہ حکم موکّد ہمارے حاکمون کی طرف سے یہہ پہنچا ہی کہ ہم ہرگز خلاف
مین انگریزون اور نواب محمد علی خان کے متصدّی نہون اور تم سے ہم یہہ التماس
کرتے ہین کہ حضور مین دونون نواب ذی اقتدار کے یہہ سب حال تم عرض کرو
اور ہمارے اِبا و انکار کی درشتی کو باب اعانت مین ساتھہ چرب و شیرین زبانی
کے اُنکے دلون پر نرم کرو اور اِسکے بعد کوئی خط اِس باب مین صراحت کے
ساتھہ نہ لکھو لیکن اگر ساتھہ کنایہ و رمز کے معرفت موشیرم کے روداد سے اطّلاع
دوگے تو موجب ہماری خوشدلی کا ہوگا ؛

---

مختصر بیان حال لشکر و مملکت کا نواب بہادر کے جس
ہنگام مین افواج متّفقہ یورش کرناٹک پر متوجّہ تھین ؛

جب نواب بہادر نے معہ افواج متّفقہ عزیمت یورش کی سواحل کرناٹک پر کی
واسطے رخنہ بندی ہجوم مخالفون کے ہر طرح کی احتیاط کو عمل مین لایا اور موافق
صوابدید سپہدار فرانسیسی کے ارادے کو طیّار کرنے ایک جیش جدید
فرنگستانی کے جو سابق سے منظور تھا ملتوی رکھا کیونکہ ترت اِس قدر لوگ فرنگستانی
جمع نہو سکتے اِسلئے راے صائب نے اُسکے یہہ مناسب جانا کہ تمام سپاہ
فرنگستانی کو بلکہ منصبداران سپاہیان گرانڈیل وطوپاس کو بھی ہزّارون و ڈراگونون
و توپخانون پر منقسم کرے اور اُنکو سرکردگی اِنھون پر دے کر واسطے مقابلہ
کرنے انگریزون کے مقرّر فرماے توپخانہ لشکر حیدری کا بہت بڑا تھا اور
اسباب جنگ کے اِس مرتبے مین بکثرت تھے کہ فوج انگریزی اُسکا عُشر

عشیر نہ رکھنی تھی چون لشکر ہندوستانی مین ہر طرح کے سوداگر اور اہل پیشہ ہمراہ لشکر کے ہوتے ہین اور وے جانور بار بردار مختلف رکھتے نواب بہادر نے حکم دیا کہ سب جانور بارکش ایک ایک گولہ توپ کا لیجاین اور جوابدہی اُسکی اُسکے مالک سے متعلق رہے اور چون غرباو مساکین روزی طلب بھی ہندوستانی لشکر ون مین رہا کرتے ہین نواب بہادر نے اُنھین اجازت لشکر کے پیچھے رہنے کی دی تاہمیشہ لکڑی گھاس وغیرہ اشیاے ضروری جمع کر لشکر مین بیچا کرین اور بہتون کو اُن مین سے واسطے ہموار کرنے راہ اور سرنگ دورانے کے لئے نوکر رکھے اور ہر طرح کے ساز و آلات توپخانہ وغیرہ کے دُھرے لئے تاکسی نوع کا توقف طی کرنے مین راہ کے واقع نہو سانھ۔ ہر ایک ضرب توپ کے ایک ہاتھی مقرر کیا چون حال اِن تعلیم کردہ ہاتیون کا گونہ طرفگی سے خالی نہین اِسلئے لکھا جاتا ہی کہ جسوقت کوئی توپ کو ہیجے پر چڑھانے وقت بیل دم لینے کو کھڑے ہو جاتے ہہ۔ ہاتھی توپ کو اپنے پانون پر لے لیتا اور اگر نیچے اُتارنی منظور ہوتی تو خرطوم سے توپ کو روک لیتا اور گرنے نہ دیتا اگر کہین توپ چلتے چلتے کسی سبب رُک جاتی یا کسی زمین مین گڑ جاتی تو ہاتھی چلانے اور اُٹھانے مین اُسکے بیلون کی اعانت کرتا چنانچہ ایک منصبدار ثقہ نے جو میسر توپخانے کا تھا اپنا معاینہ بیان کیا ہی کہ اتفاقاً ایک توپ رک گئی تھی اور بیل باوجود زدوضرب کے اُسکے کھینچنے سے پہلوتہی کرتے تھے اُس توپ کے ہاتھی نے ایک شاخ درخت سے توڑ کر اِسقدر بیلونکو مارا کہ بیل چل نکلے اور جب توپ مورچے مین لگائی جاتی تو ہاتھی اُسکو بے تائید بیلون کے رخنہ گاہ مین رکھدیتا ہر گاڑی ساز و سامان جنگی لیجانیوالی دو سو لغمے بارود و گولے توپ کے اور بے شمار لوگ بندوق کے لیجاتی تھی ہر پلٹن کے ہمراہ دو دو ضرب توپ جاتی نواب بہادر نے حراست وحمایت مین امور مملکت



Marfat.com

کے کوئی دقیقہ فروگذاست نکیاتاکہ غیبت مین اُسکے کوئی فساد وکسی طرح
کا خلل واقع نہو جب نواب بہادر نے مصالحہ موقّت جماعہ مرھٹّے سے کیا اور عہد
ہو اخواہی کا ساتھہ نواب نظام علی خان کے استوار باندھا ہر طرح کی فکر سے فارغ ہوا
اور خلجان دشمنان بیرونی کی طرف سے برطرف ہوا قوم نائر کے رئیسون
کو اُن کی بروبوم خاصہ اُس شرط پر سپردگی کہ خراج سالانہ سرکار حیدری
مین پہنچاتے رہین اور تمام اپنی فوج کو حدود مالیبار سے اپنے پاس بلالیا در ینولا
ایک سانحہ ناگہانی جو اصالا نواب بہادر کے گمان مین نہ تھا ظہور مین آیا وہ یہہ ہی
کہ جب نواب کو ننبانور سے دارالملک سریرنگپتن مین داخل ہوا اُسپر
یہہ منکشف ہوا کہ راجہ نندراج نے اغواسے مفسدونکے جماعہ مرھٹہ اور انگریزون
کے ساتھہ خفیہ سازش کرکہ نسبت اُسکے بدسگالی کی بنا رکھی ہی اور اب وہ
راجہ قلعے مین سریرنگپتن سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی جاگیر مین اقامت
رکھتا ہی اِس بات سے نواب پریشان خاطر ہوا اور جاگیر تین لاکھہ ہون سالانہ
کی جو مدد معاش کے طریق پر اُسکو مقرّر کی تھی فرق کر راجہ کو نظر بند رکھا اب برسر
مطلب آیا چاہئے جب تمام اسباب جنگ کا آمادہ ہوا دونون لشکر نے کوچ کیا
نواب نظام علی خان نے راہ اسکوٹہ کی لی اور نواب حیدر علی خان شہر
منگلور کی راہ روانہ ہوا جب دونون لشکر قریب شہر کے پہنچے ظاہر شہر مین
دیر سے کھڑے ہوے نواب بسالت جنگ اور رکن الدولہ اور سب
سپہدار و سرگروہ افواج کے جمع کیئے گئے شورا ہوا راے ارباب مشورہ کی
اُسپر متّفق ہوئی کہ دونون لشکر کا کوچ اتنے فاصلے پر عمل مین آیا کرے کہ ہر کارزار
مین ایک لشکر دوسرے کی مدد کرسکے اور جب تک کوہستان سے دونون
لشکر گذرین لشکر حیدری کا کوچ مقدّم ہو اور جب مملکت آرکاٹ مین پہنچہین تب

پھر مشورہ کیا جاوے کہ دونون لشکر باہم متفق ہو کر طرح جنگ کی ڈالین باجداجدا لڑین،

اظہار اِس امر کا کہ داستان نگار فرانسیسی نے جو
کچھ بردلی وتدبیر جنگی نواب حیدر علی خان کی
اُسکے مشاہدے مین آئی نہین وہی لکھین ہین،

واسطے عیان کرنے عنوان و فطرت و کمالات حیدری کے شیوۂ جنگ و پیکار مین، بیان کرنا حال ہر طرح کی جنگ کا جن مین نواب بہادر خود مشغول تھا یقین ہی کہ مفید ہوگا خاصہ بیان اُن لڑائیونکا جو جماعہ انگریز کے ساتھ ظہور مین آئین اور داستان نگار فرانسیسی نے بچشم خود مشاہدہ کیا خصوصیات اِس جنگ پر جو درمیان نواب بہادر اور جماعہ انگریزون کے سال ۱۷۶۷ اور سنہ ۱۷۶۹ ع مین واقع ہوئی حال اُس جنگ کا جو سنہ ۱۷۷۹ ع مین شروع ہوئی قیاس کیا چاہیئے جس مین نامہ نگار فرانسیسی حاضر تھا اور اُسی سبب سے سرگذشت اِس جنگ کی اُسنے بالتفصیل بیان نہ کی کیونکہ سررشتۂ روایات اِس جنگ کا بالکلیہ انگریزون پر منتہی ہوتا ہی اور وہ شایستۂ اعتماد نہین اِس لیئے کہ ایسی روایتین پہلے تو ہندوستان مین واسطے فریب دینے کارگزاران دولت برطنیہ کے ساختہ پرداختہ ہوتی ہین اور پھر دوبارہ فرنگستان مین موافق اقتضاے حال اور ضرورت کے مخدع کرنیکو وہان کے لوگون کے آراستہ کی جاتی مگر مکتوب جنریل کوٹ کا اِس خصوص مین رنگ راستی کا رکھتا ہی جسکے ذریعے سے نمودے احوال پر نواب بہادر کے اُس زمانے مین اطلاع ہوئی اِس مین یہ لکھا تھا کہ نواب حیدر علی خان خداوند کنگاش و صاحب مشورہ ہی اور ماہ نومبر مین



Marfat.com

سنہ ۱۷۸۱ع کے اُسنے ایک ہی وقت چار قلعہ کو تنگ محاصرہ کیا تھا اگرچہ جنرل کوٹ مدراس سے اہل قلعہ کی مدد کے لیئے روانہ ہوا لیکن وہ خاطرخواہ اپنے مقصد کے انجام دینے پر قادر نہوا اور اِس سبب سے کہ قوت لایموت اُسکے لشکریون کو پہنچنا دشوار تھا مدراس کو پھر گیا اثنائے راہ مین فوج نے اُسکے ہمیشہ دستبرد سے سواران حیدری اور آتشباری سے اُسکے توپخانے کے بہت اذیّت اُٹھائی اور کمال رنج پایا اگرچہ جنرل موصوف لکھتاہی کہ اُسنے چار جنگ مرد آزما مین نواب بہادر سے لڑکر فتح پائی لیکن اُسنے کچھ حال اسیرون یا نشانون کا کہ فوج حیدری سے اُسکے ہاتھ آئے نہیں لکھا اور خاتمہ مکتوب مین جنرل موصوف نے یہ لکھا کہ ہم کرنیل کرافورڈ کو حضور مین کونسل مدراس کے بھیجنے ہمین وہ راست و درست حال یہانکا عرض کریگا اس مکتوب سے جنرل کوٹ کے یہ معلوم ہوتاہی کہ جماعہ انگریز اِس جنگ کے درمیان ہر اس سوءآل اور فکر امور حال مین مبتلا ہوئے تھے اور متوقّع ہی کہ جماعہ فرانسیس کی مدد سے تمام ملک آرکاٹ کا تصرف حیدری مین آجاوے از روی اخبار معتبر جو لشکر حیدری سے پہنچے حال مسخر ہونے چیتل درگ اور خصوصیات مجلس شورا کا جو حیدر علی خان کے آرکاٹ مین آنے سے قبل منعقد ہوئی تھی معلوم ہوا شورا اِس بات مین ہوا تھا کہ آیا فی الحال تاخت کرنا انگریزون پر مصلحت ہی یا بعد پہنچنے فوج فرانسیس کے جسکی انتظار تھی شق اخیر اصحاب شورا اور منصبداران فرنگستانی کو بھی پسند آئی لیکن ٹیپو سلطان کی راے مین پہلی شق صواب معلوم ہوئی کیونکہ اُسنے بیان کیا چونکہ نواب بہادر نے اکثر جماعہ انگریزون کو اپنے حملے و یورش کرنے سے تہدید کی ہی اقتضاے ہمّت و ثبات یہی کہ پرورش اپنے سخن کی کر اُن پر ابھی یورش کرے انتظار فوج فرانسیس کچھ ضرور نہین سلطان موصوف نے ایسی دل گرمی و مردانگی سے

اپنی راے پر دا ایستادگی کہ تمام ارباب شورا نے اُسکی راے پر اتّفاق کیا یہی شاہزادہ اقبال مند جنگ کوھستانی مین جس مین کرنیل بیلی اسیر ہوا اور کرنیل فلیچر مارا گیا اور چند ہزار آدمی افواج انگریزی سے مقتول و اسیر ہوے اُسنے جب انگریزون کو بہ سبب اُرجانے عرابہ بارود کے پریشان حال پایا اپنے سواران جرّار سمیت اُنکے سر پر قضاے آسمانی کی طرح گر کر فیر و زومظفّر ہوا تھا اور اُسی نے ہزیمت کلّی اُس لشکر کو دی تھی جسکا قائد کرنیل براٹی تھا فی الحقیقت سلطان ذی شان نے اسکندر رومی کی مانند اتھارہی برس کے سن مین فہرا عادی و کرّ و فرّ لشکر کشی کو شروع کیا،

بیانِ چگونگی ملک و حشم کی نواب حیدر علی خان اور اُسکے هوا خواهون کے اور خصوصیات ملک و لشکر کی جماعہ انگریز اور اُنکے هوا خواهون کے اُس عہد مین جب بنائے جنگ کی درمیان دونون دولت کے قایم کی گئی

یہہ روایت ہی اُس جنگ و جدال کی جو درمیان سال ۱۷۶۷، ۱۷۶۹ع کے واقع ہوئی اور جسے نامہ نگار فرانسیسی نے اپنی آنکھون سے دیکھا یہہ حرب و قتال تو اریخ ہندوستان اور تاثر مردمان ہند مین ایک بہرہ گران مایہ ہی کیونکہ اِسی جنگ مین انگریزون نے ہندوستان مین پہلی دفعہ ہندوستانیون سے صلح و آشتی طلب کی نامہ نگار مناسب جانتا ہی کہ قبل روایت کرنے خصوصیات جنگ کے حال مکنت و اقتدار اور شمار پیادہ و سوار فریقین جنگ جو کا اُس زمانے مین کہ مقابلہ دونون لشکر کا ہوا مجمل لکھے ممالک متصرّفہ حیدری اس سنہ ۱۷۶۷ع مین جب

بنا ے جنگ کی انگریزون سے قایم ہوئی اِس تفصیل سے تھے مملکت میسور صوبہ بدنگلور و منگلور جو پیشتر مضافات مملکت میسور سے تھا اور ساوندرگ چیتل درگ تندیدرگ گنگن گرھ رائدرگ وغیرہ وخطہ مالیبار یا کرناٹک جو تمام وادی وجبال پرانبور اور ترچناپلی سے مادورا اور تراونکور و سواحل ملیبار تک محتوی ہی شہر سرا شانور کرپہ کنول بالاپور کوچک کولار گرم کندہ مرزبوم بالاپور کلان ریاست کوچک بسنگر کشنگیری گتی وبلّاری وحیدرنگر دھنگیری رنجن گدہ وغیرہ مملکت کنڑہ جو ممتد ہوتی ہی راس رامہ سے شمال کی طرف سرحد بیجاپور تک حکومت سواحل ملیبار و جزائر مالدیوہ، مملکت مین نواب حیدر علی خان کے ایک بہ بڑی خوبی ہی کہ سب صوبے ایک دوسرے سے ملے ہوے ہین اور وہ سرحد دولت حیدری کی جو سرزمین حکومت انگریزی کے قرب مین ہی کوہستان اور تنگ درو نسے مصون و محروس ہی اگر روایت عام پر اعتبار کیا جاوے تو مملکت حیدری ایک ہزار سے زائد قلعجات بڑے چھوٹے پر محتوی ہی اور جسقدر نامہ نگار نے دیکھے وے بھی بیشمار ہین ہر ایک قلعہ بزرگ مین دو طرح کی سپاہ حمایت وحراست کے لیے مقرر ہین ایک تو سپاہیان لشکری جو ہمیشہ بدلی ہوا کرتے اور ہرگز ایک جگہہ مدّت تک متعیّن نہین رہنے پاتے اور دوسرے سپاہیان قلعہ دار جو ہمیشہ ایک ہی جا پر اقامت رکھتے ہین اور یے فوج خانگی کے شمار و حساب مین ہین اور چھوٹے قلعجات کو بھی اِسی قسم کے سپاہی حراست کرتے اور جب کوئی واقعہ سانح ہوتا جس مین مدد کی ضرور ہوتی تو پہاڑون کی رعایا اور ملازم سلاح باندھکر قلعون مین کمک کو آتے اور ایسی جان فشانی حمایت مین اُنکے کرتے کہ بے محاصرہ شدید فتح قلعہ دشوار ہوتا اِن سب قلعجات سے جو جو



Marfat.com

قلعہ کہ واسطے حمایت کے تاخت و تاراج جماعہ مرہٹہ سے بنائے گئے ہین وے
برج خندق اور اکثر سنگین پشتون سے اُستوار و مستحکم کئے گئے ہین سب
مملکت حیدری کے قلعجات کی مرمّت ہرسال ہوتی رہتی ہی اِس ملک
مین تمام غلّجات اور سب چیزین ضروری اور ہر طرح کے جانور گاے بھینس
بھیڑ بکری ہاتھی کثرت سے پیدا ہوتے ہین پر گھوڑے اونٹ اکثر
دوسرے ملک سے لاتے مگر حیدر علی خان اپنے سلیقے خداداد سے
خیل خیل گھوڑے اور حلقہ حلقہ فیل پسند یدہ و بکار آمد روز جنگ و پیکار
کے موجود رکھتا علاوہ اُن گھوڑے ہاتیون کے جو استعمال مین سپاہیون کے
رہتے ہین ایک گلّہ بیس ہزار گھوڑے اور ایک حلقہ چھہ سو ہاتھی کا ہمیشہ
دیہات پر چراگاہ مین رہتا تا حاجت کے وقت کام آوین اور کام مین ہرج نہو
نواب ہرگز خرید کرنے مین گھوڑون کے جنکو سوداگر دور دراز ملک سے
بیچنے کو لے آتے تھے قصور نہ کرتا اور موافق تنومندی و قوّت گھوڑے کے
قیمت لگاتا اور اگر اثناے راہ مین کسی سوداگر کا کوئی گھوڑا قضاے الٰہی سے مرجاتا
وہ سوداگر اُسکی دم اور کان کاٹ رکھتا جب نواب کے حضور مین آکر اُنھین
دیکھاتا موافق تجویز دوسرے سوداگرون کے نصف قیمت اسپ مردے کی سرکار
سے اُسکو مرحمت ہوتی اگرچہ نواب کو یقین تھا کہ انگریز جو فوج سوارون کی کم
رکھتے ہین ہرگز سپاہ حیدری کو فراہم لانے مین اذوقہ و علوفہ کے اطراف مملکت سے
مانع نہین ہو سکتے تو بھی ذخیرہ موفور جو جنگ و حرب اسراف طلب مین سرمایہ
استظہار ہو سکتا تھا موجود و فراہم رکھتا اِس حرب کے وقت جسکا ذکر لکھا جاتا
ہی تمام سپاہ جنگی مین نواب حیدر علی خان کے ایک لاکھ اسّی ہزار سوار
و پیادہ تھے لیکن برا حصّہ اِن سپاہ کا واسطے حفاظت و حراست کے قلعجات



Marfat.com

وسرحدات پر متعین تھا نواب بہادر نے واسطے جنگ انگریزون کے پچپن ہزار
سپاہی سوار و پیادے جسکی تفصیل لکھی جاتی ہی اپنی تمام فوج مین سے منتخب
کیے تھے اٹھارہ ہزار سوار چیدہ برگزیدہ اور اٹھائیس ہزار سوار مرھٹہ و پندارہ
وغیرہ جن کا کام صرف جلانا لوٹنا دشمن کے ملک و فوج کا تھا اور دو رسالے
خونخوار حبشی سوارون کے بانات سرخ کا لباس پہنے ہوے مسلح مکمل تھے
اور پیادون مین سے بیس ہزار سپاہی تفنگچی اور وے پیادے جنکے
سلاح بندوق و نیزے تھے اور سپاہیان فرنگ ملازم حیدری اس تفصیل
کے ساتھ تھے دو رسالہ سوارون کا دو سو پچاس گولنداز اور اکثر منصبدار و
تومندار و عملدار حوالدار قشون گران دیلون کے اور دوسری پلٹون مین بھی
تقسیم کیے گیے تھے دوسرا جیش تھا سپاھیون کا جنکے سلاح ایسے تھے کہ
ویسے اب فرنگستان مین مستعمل نہین ہین اور ایک جیش دو ہزار نفر
زنبورچیون کا کہ دو دو زنبورچی ایک ایک شتر پر چڑھے اور ایک ایک شتر
نال پلے دار ہر ایک اونٹ پر لگی ہوئی اس قسم کے سلاح فرنگستان مین بالفعل
نہین اور ایک فوج بندوقچیان قدر انداز کی تھی جو سوارون کی پیرو رہی یہ
جیش اکثر وقت حرب اعدا پر کمین کشائی کے لیئے کمینگاہ مین مخفی رہتی اور
گولیون سے اعدا کے خرمن کو جلاتی فوج تفنگچی دس دس نفر مین
ایک علم رکھتی تھی فی الحقیقت کثرت نشانون کی تدابیر جنگ سے ہی
جسکے سبب مخالف کو کثرت فوج کی معلوم ہوتی ہی پانچ ہزار نفربان دار تھے
ساخت بان کی اسطرح پر ہی کہ ایک آہنین چونگے مین بارود بھر کر ایک چوب دراز
ہوائی کی طرح لگاتے ہین اُسکے فلیتے مین آگ دیتے ہی عالم ہوا مین مشتعل دو
ہزار گز تک اُڑ جاتا ہی اور درمیان راہ کے جو نر و خشک پاتا ہی اُسے جلا دیتا اور



Marfat.com

جب کہین عرابے پر بارود کے جا پڑتا ہی تو عظیم ہلچل افواج مین اعادی کے
ڈالتا چنانچہ بعضے انگریزون سے یہ روایت ہی کہ جنگ کوہستانی مین جو بنام
جنگ بیلی مشہور ہی جس مین نواب بہادر نے فتح پائی تھی اِتفاقاً ایک
بان عرابے بارود پر جا گرا دفعۃً تمام گاڑیان بارود کی جل گئین اور صدمہ
اُسکا تمام لشکر کو پہنچا اِسی واقعہ ہابلہ سے انگریزون نے ہزیمت پائی
کیونکہ جسوقت بے عرابے جلے ٹیپو سلطان فرصت وقت کو غنیمت جان جھٹ اپنے
سوارون کو لے انگریزی پیادون پر جا توٹا اور بازی جیت لی اگرچہ سپاہ
انگریزی بھی بانون کو سواران حیدری پر مارتی تھی لیکن اُنکے گھوڑے جو آتشبازی
سے لگے ہوتے تھے ہرگز نہین ڈرتے، قبل روانہ ہوتے فوج حیدری کے انگریزونکی
جنگ پر ایک جماعت عربون کی جنکا سلاح نیزہ وکمان تھا سریرنگپٹن مین آپہنچے اور
یے لوگ نہایت قوی وچالاک تھے نواب بہادر نے جانا کہ اِس جنگ مین
اُنکے ہتھیار بکار آمد نہونگے اِسلیئے اُنکو دو حصہ کر ایک کو لباس سرخ پہنا اپنی
رکاب مین رکھا دوسرے کو نیلا پانا دے مقبدار ان فوج فرنگستان کے حوالہ
کیا تاوے جسطرح مصلحت جانین اُن سے کام لین یے لوگ شیوۂ کماندازی
مین خوب ماہر وقادر اور نیزہ وکمان اُنکی بہت بڑی رنگین و مزین تھی لشکر مین
نواب نظام علی خان صوبہ دار دکھن کے جو اُس جنگ مین ساتھ نواب
حیدر علی خان کے ہمداستان ومتفق اور ظاہر مین ہوا خواہ تھا اگرچہ شمار کی راہ
سے لاکھ سوار و پیادے تھے پر اُن مین صرف چالیس ہزار مرد جنگی تھے بیس
ہزار سوار اور دس ہزار پیادے اور اِس دس ہزار مین سے شاید کہ
دو ہزار بھی اچھے بندوقچی نہ ہونگے کیونکہ بندوقین اُن کے پاس کسی کام کی نہ تھین
اگرچہ پیادون کی فوج کا سرلشکر عبد الرحمان خان مردولا ور تھا پر بد حالی اور

تہیدستی سے اپنی فوج کے بہ سبب نہ پانے مشاہرہ ماہانہ کے بہت تنگ رہتا تھا اور سواران نوّاب نظام علی خان کے اصلا نہین چاہتے تھے کہ جان و مال کو اپنے لڑائی کے روز خطر مین ڈالین ہر سردار بالاستقلال اپنی فوج کا مالک تھا ایک اُن مین رام چندر نام سردار مرہٹہ اور تین نواب شانور و کڑپہ و کانور کے قوم افغان سے تھے اور ہمراہ لشکر کے ایک بڑی جماعت تاجرون اور نوکر چاکر امیران لشکر اور طایفہ وار وغیرہ عورتون کی تھی عرصہ لشکر گاہ افواج متّفقہ کا اِس جمعیّت سے بہت وسیع و فراخ ہو گیا تھا اور ازدحام عوام اُس قدر تھا کہ اگر نواب بہادر حزم و ہوشیاری نہ کرتا تو سب کو فوجین انگریزی بآسانی اسیر کر لیتین فوج نواب نظام الدولہ اگرچہ جنگ و پیکار کے کام مین کچھ بکار آمد نہ تھی لیکن اِس امیر کے ہمراہ ہونیکے باعث بہت سے امیر دکھن کے ہوا خواہ دولت حیدری کے ہو گئے تھے مگر نواب بہادر رکن الدولہ اور نواب نظام الدولہ سے ہمیشہ بدگمان و محتاط رہتا تھا کیونکہ غدر و بیوفائی اُن دونون کی اُس کے حق مین شکست فاحش سے بتر تھی چنانچہ سردھری کے آثار دونون امیرون مین جلد پیدا ہو گئے اُس کا باعث یہ ہوا کہ نواب نظام علی خان اور اُسکے سردار ہمیشہ اظہار ناداری کا کرتے اور نواب بہادر نہ چاہتا تھا کہ مکرّر درخواست کو اُنکی منظور کرے اور زر دینے مین اُنکے تامّل کرتا اور یہ سوچتا تھا کہ مبادا زر اور ہوا خواہ دونون کو کھو بیٹھے چنانچہ آخر کو ایسا ہی ظہور مین آیا کہ تمام ہم عہد موافقت سے اُسکے پھر کر متفرّق ہو گئے افواج متّفقہ کا توپخانہ بہت بڑا تھا جس مین ایک سو دس بڑی توپین تھین توپخانہ خاص حیدری بھی بڑا تھا اور سب توپخانون سے ساز و سامان مین زیادہ آراستہ توپخانہ اُسکے سب فرنگستانی تھے نواب حیدر علی خان بہادر نے بعد مراجعت کرنے سواحل ملیبار سے چھ ہزار سپاہی نوکر رکھا تھا اور



Marfat.com

نواب محفوظ خان کو اِس جنگ مین اُنکا سپہدار بنایا اگرچہ محفوظ خان استحقاق سپہداری کا نہ رکھتا تھا پر نواب بہادر کے نزدیک یہہ بات ثابت تھی کہ وہ مدرا کے لوگون کو جہان کا وہ سابق زمانے مین حاکم تھا حاکم حال سے منحرف کر سکتا ہی نواب محفوظ خان سر لشکری کے سلیقے مین قدیم سے بے بہرہ تھا اُسی سبب سے کرنیل بیگ جرمنی نے جو انگریزون کا نوکر تھا مرکزی بہرہ مین مدرا کے اُسکو ایکبار قید کر لیا تھا نواب بہادر کے حلقہ جہازات کو نامہ نگار نے حیدری افواج کے شمار مین نہین داخل کیا اِس حلقے مین صرف ایک جہاز جو قوم ڈانس سے کارگزاران حیدری نے خرید کیا ساتھہ توپ کا تھا اور تیس جہاز چوبیس یا بتیس توپ والے اور آٹھہ اُس طرح کے سفینے جنکو پام کہتے ہین اور اُن مین سے بعضون پر بارہ بعضون پر چودہ توپین تھین اور بیس سفینہ ایسے جنکا نام کالیوٹ ہی ہر ایک مین اسّی نفر سپاہی اور دو توپین تھین آغاز جنگ مین انگریزون کے ہاتھہ جمعیّت دریائی نواب بہادر کی اِسی قدر تھی جو بیان مین آئی فوج انگریزون کی اُس زمانے مین ہندوستان کے درمیان نوّے ہزار سے زاید تھی اُن مین سے آٹھہ رجمنٹ پیادگان انگریزی کی تھین جنسے تین رجمنٹ ریاست مدراس پر اور تین حکومت بنگالہ پر اور دو ریاست بمبئی پر متعیّن تھین علاوہ اُسکے بارہ سو گولندار اُن ریاستون پر تعین کیے گئے تھے اور ایک ہزار سپاہی سن و ناتوان جنکو جنگ و جدال مین کسی طرح کا صدمہ یا زخم پہنچا تھا واسطے حفاظت و حراست قلعجات کے مقرر تھے اور فوج ہندی چوستھہ پلٹن جنسے بیس رجمنٹ ریاست مدراس پر متعیّن تھے جن مین چار سو فرنگستانی تھے اور باقی ہندوستانی جنریل اسمتھہ کے ہمراہ پانچ ہزار مرد جنگی فرنگستانی اور دو ہزار پان سو سپاہی اور دو ہزار پانسو سوار جنمین



Marfat.com

دو سو مرد فرنگستانی تھے اور بارہ سو ہندوستانی اور باقی سوار نواب محمد علی خان کے تھے جمعیّت اِن سواروں کی بہ نسبت سواران حیدری کے بہت ہی کم تھی اور بہ سبب عدم شّفی کے قواعد جنگ مین اور گھوڑون کی ناشایستگی کے باعث بالکل مقابلے کی طاقت سواران حیدری سے نہین رکھتے تھے القصّہ تمام فوج انگریزی جو واسطے حمایت وحراست آرکاٹ کے جمع کی گئی تھی جنود نواب محمد علی خان اور مرار راو مرھٹہ اور بعضے راجون کی فوج صمیت پچاس ہزار شمار کی گئی نواب بہادر کو اِس درمیان مین بہ ضرورت واقع ہوئی کہ خود واسطے دافعے اُس آٹھ ہزار سپاہی انگریزی کے جو ریاست بنبئی سے منگلور پر تاخت لائے تھے متوجّہ ہو'

---

## بیان خصوصیات کا دونون لشکرکے
## اور اظہار تفاوت کا اُن دونون مین

جنریل اسمتھ اِس جہت سے اپنے حریف پر بالائی رکھتا تھا کہ سپاہ اُسکی آداب وقواعد سے رزم وپیکار کے ماہر وآزمودہ تھی اور بڑی جمعیت اُسکی فوج مین فرنگستانیونکی تھی جو لاکھون سپاہیان ہندوستانی پر بھاری تھے اور مظفّر ہوسکتے جسطرح سے اُس جنگ مین جو نادر شاہ ایرانی اور محمد شاہ ہندوستانی کے درمیان واقع ہوئی نادر شاہ نے تھوڑی ہی سپاہ ایرانی سے محمد شاہ کو جسکے ساتھ بارہ لاکھ سپاہ ہندوستانی تھی شکست دی تھی سوائے اِسکے جنریل اسمتھ کے ساتھ توپچی ومضبداران انجنیر واسطے مدد کے موجود تھے اور جنریل موصوف خود بھی ہنر حرب وضرب مین کچھ کم نہ تھا ان جہات



Marfat.com

بالائی کے سبب جنرل موصوف کو مرتبہ یقین کا حاصل تھا کہ اگر میدان جنگ خاطر خواہ اُسے ملے اور ناخت ناراج سے سواران حیدری کے ایمن رہے تو وہ بیشک مظفّر و منصور ہوگا لیکن ان خصوصیات آیندہ مین پلّہ جنرل موصوف کا پلّے سے نواب بہادر کے مرجوح تھا ایک تو اُسکے سوارون کی قلّت جسکے باعث اُسے اضطرار کے رو سے مقام جنگ کا درمیان کوہستان کے ڈھونڈھنا پڑتا تھا ناحملون سے سواران حیدری کے محفوظ رہے دوسری یہہ کہ بسبب کثرت سواران حیدری کے جو ملک پر تاخت و تاراج بھی کرتے اور سپاہیان نگاہ بان رسد کی بھی راہ مارتے تھے اُنکے مدافعہ پر وہ قادر نہ ہو سکتا تھا تیسری قلّت بیل بار بردار و اسطے توپخانہ اور سامان جنگ کے جو بدشواری دستیاب ہوتے تھے اِسیواسطے جنرل موصوف اضطرار کی راہ سے توپخانہ اور اذوقہ و اسباب ضروری سے فقط خفیف و قلیل ہی ہمراہ لینا لیکن سخت درد سر اُسکو یہہ تھا کہ ہر طرح کی مہم و امور جنگ مین اُسکو اطاعت حکم گورنر مدراس اور اُس کے کونسلیون کی کرنی ہوتی تھی اور چونکہ وے لوگ خصوصیات سے اُس ملک اور افواج حیدری کے ناواقف تھے اسطرح کے حکم جنرل موصوف کو لکھ بھیجتے جو صواب دید کے مباین اور اصول مقرّرہ جنگ کے مخالف ہوتے اگرچہ جنرل بہادر نے آغاز جنگ سے پہلے ہی سب مفاسد سے خبردی تھی تو بھی گورنر نواب بہادر کی تاخت و تاراج کے باب مین جنرل کو ملامت و سرزنش آمیز باتین لکھتا تھا اور چونکہ ہر طرح کے کام مین انگریزون کو فراہم کرنا زر کا منظور رہتا تھا اس لیئے تاجرون کے وسیلے سے جو اُنکے ساتھہ سازش رکھتے تھے مہیّا کرنے مین اذوقہ اور سامان لشکر و جنگ کے سعی کرتے اور اسباب ناگزیز لشکری بہم پہنچانے کے بہانے سے مدراس کے رہنے والو نپر



Marfat.com

انواع و اقسام کی بدعت و ظلم کرنے واسطے تباہ کرنے ملک اور جمع کرنے
ساز سامان سپاہ کے اُنھون نے دو حیلے ایجاد کیئے تھے ایک تو سپاہیان
فرنگستانی کے باب مین جنکو شراب دیسی روزمرّہ سرکار سے ملتی تھی بہ
مقرّر کیا تھا کہ عوض مین اُس شراب کے اُنکو رم ملے کیونکہ چون رم
جزیرۂ بیتاوی سے لائی جاوبگی اُس صورت مین ذریعہ معقول واسطے
منفعت تاجرون کے جو اُنکے بھائی برادر دوست وغیرہ تھے مہیّا ہوگا دوسرا بیل
بارکش کے باب مین جنکی کوچ کے وقت لشکر کو بہت ضرورت ہوتی ہی
جب رعایاے مدراس بیلونکے دینے مین واسطے کھینچنے توپخانہ وغیرہ کے ابا
کرتے تو اُن بیچارون سے بزور بیل لے لیتے تھے اور چھ یا آٹھ ہون فی راس
قیمت واجبی کے دینے کی جگہہ اُنکو کرائے کے طور پر ایک ہون ماہیانہ دینا قبول کر کے
ایکھون اخبر مین پہلے مہینے کے مالک کو دینے اور دوسرے مہینے میں اُس سے کہنے کہ
بیل تیرا مرگیا ہے بیل جو اسطور پر مالکون سے لیئے جاتے تھے دفتر اخراجات
کنپنی مین یون لکھتے تھے کہ قیمت واجبی دیکر مول لیئے گیئے اِس صورت مین
ایک راس نرگاو کی ایک ہون قیمت ہوئی اور اگر بیل کا مالک اپنے بیل کی
حفاظت کے لیئے کوئی چاکر بھیجتا تو پانچ روپی مشاہرہ اپنے پاس سے اُسکو
دیتا اس حالت مین تیرہ روپی مالک کا خارہ ہوتا تھا چنانچہ اسی تعدّی
کے باعث ملک مدراس مواشی سے خالی ہوگیا اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ
تیراتہ اور تمام اسباب لشکر کا بیلون کی جگہہ آدمی لیجاتے تھے اگرچہ سابق
لکھا گیا کہ جنربل اسمتھ واسطے تسخیر کرنے کئی موضع کے قلمرو حیدری سے
روانہ ہوا لیکن خصوصیات اُسکے ہنوز زیبان مین نہین آئے اسواسطے کہ نامہ نگار
نے چاہا کہ تمام امور کو اِس رزم وپیکار اہتمام طلب کے ایک ہی روایت



Marfat.com

مین سلسلہ بند کرے جس زمانے مین کہ نواب بہادر مہیّا کرنے مین اسباب
جنگ اور عہد و پیمان کرنے مین ساتھ امیران ہم عہد کے متوجّہ تھا سپہسالار
انگریزی جنریل اسمتھ نے قلعہ نرپاتو رود انبارتی و سنگومن و کبیری پتن کو
کہ ہر ایک قلعہ ساز و سامان حمایت و حراست کا جیسا چاہئے نرکھتا تھا مسخّر کرلیا
اور کشنگیری کو محاصرہ کیا اور اِس سبب سے کہ یہ قلعہ چھوٹے پہار پر واقع ہی
دو مرتبہ حملہ کرکے محاصرہ موقوف رکھا تیسرے حملے مین چوبیس جوان گرانڈیل مع دوسرے
سپاہیون کے کام آئے اور وقت محاصرہ کرنے اِس قلعہ کے افواج منقّضہ نواب حیدر علی خان
نے اِس شتابی سے کوچ کیا کہ دوسرے دن شام کو اُس مقام مین پہنچی جو کوہستان
سے چار فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی برابر راہ ویلور کے جو چار فرسنگ
پر کبیری پتن سے جاری ہی شہر کبیری پتن سات فرسنگ کشنگیری سے
اور قلعہ اُسکا رودپالر پر واقع ہی جنریل اسمتھ وسیلے سے جاسوسون کے
جو اُسکی طرف سے لشکر مین نواب نظام علی خان کے متعیّن تھے خبر روانگی
افواج منقّضہ کے بنگلور سے سُن جہت محاصرہ کشنگیری سے ہاتھ اُٹھا ایک مقام
پر جہان سے ویلور کی راہ سے عبور کرنیکو لشکر حیدری کے مانع ہوسکتا تھا دیرا
کیا یہ نہ بیر جنریل بہادر سے بہت خوب ظہور مین آئی کیونکہ واسطے گذرنے
توپخانے کے صرف وہی ایک راہ تھی اور اِس سبب سے کہ لشکر انگریزی
مرکزی بہرے مین تھا اور کبیری پتن عقب اُسکے جنریل بہادر کو اختیار شایستہ
حاصل تھا کہ وہان سے اُس راہ کی جنسے فوج حیدری گذر کرتی نگاہبانی کرے
اور وقت ضرورت صحیح و سالم وہانسے کنارہ گیر ہو اِس مقام پر نواب حیدر علی
خان نے ایک مجلس شورا کی جس کے ارکان سب امیر و منصبدار اور رکن الدولہ
دیوان نواب نظام علی خان تھے جمع کی تا سب اہل شورا متّفق ہو تجویز کرین کہ



Marfat.com

تین راہون مین سے کونسی راہ سے گذر کرنا بہتر ہی اور نقشہ تینون راہ کا
جس مین تمام کیفیت راہ کی لکھی ہوئی تھی اہل شورا کے رو برو رکھا تا اُسکے
وسیلے سے ایک راہ کو ترجیح دے سکین آخر الامر اصحاب شورا کی رائے
اُسپر متفق ہوئی کہ راہ ویلور کو سپاہ انگریزی نے روک رکھا ہی اور
راہ کشنگیری کی لایق گذرنے توپخانہ کے نہین صرف تیسرے راہ ینگنگیری
کی قابل عبور کے ہی تب نواب بہادر نے ایک فوج کو اپنی سپاہ سے
جیوش متفقہ کا ہراول مقرر کیا اور اُسکو یہہ حکم دیا کہ دو ساعت صباحی کے
وقت صف باندھکر جریدہ ینگنگیری کی طرف کوچ کرے افواج کرناٹکی وغیرہ
پیشرو اُس صف کی تھین اور پیچھے صف کے سپاہی اِس وضع پر کہ آگے
ہر ایک قشون کے ایک رجمنٹ گرانڈیلو نکی پیچھے اُسکے رسالہ سوارن کا
اور اُسکے پیچھے توپخانہ جسکے قاید دو ہزار بندوقچی و گرانڈیان و گولہ انداز فرنگی تھے
پیچھے سبکے دو رسالے سواران فرنگستانی نواب حیدر علی خان خود دو ہزار سوار
خونخوار کے ساتھ داہنی طرف اُس پرے کے روانہ ہوا افواج انگریزی اِس نظم
ونسق سے کوچ کے آگاہ ہوا سطے مقابلے نواب کے اور تصرف مین لانے ینگنگیری
کو نواب کے کوچ سے پہلے ہی روانہ ہوی لیکن موافق منصوبہ جدید نواب بہادر
کے سپاہی فرنگستانی اور گرانڈیل اور رجماعہ طوپاس اور پیچھے اُنکے توپخانہ
اور دوسرے پیادے دست راست کی طرف پھرے اور جلد راہ ویلور کو متوجہ
ہوے یہہ چالش نزدیک انگریزون کے نامتوقع تھی اِس مغالطے نے برا انجام نیک
پایا کیونکہ سوارون کے رسالے اُس راہ سے جو دراز و تنگ و ہموار تھی گذر
گئے اور پیچھے اُنکے گولنداز ان فرنگستانی اور تناوران تفنگچی نے بھی بسرعت
تمام چار فرسنگ راہ طی کی جنریل اسمتھ نے احتیاط و ہوشیاری سے



Marfat.com

ایک گروہ پیادون کو نواب محمد علی خان کے اور ایک رسالہ سواران ہندوستانی کو مدخل مین اُس راہ کے متعین کیا تھا لیکن ناگاہ رسالے سواران حیدری کے راہ تنگبارکشنگیری سے گذر میدان مین نمایان ہوے سپاہ قلعہ دار پیرو اُنکے ہوئی اور انگریز جنود کو اپنے اُسی جگہہ چھوڑ جلد کبیرپیتن کی طرف روانہ ہوے اِس مین ہودخان رسالہ دار سرگروہ سپاہیان فرنگ ملازم سرکار حیدری کے پاس آیا اور خبر دی کہ وہ کسی اعادی سے راہ مین دوچار نہوا تب سرگروہ سپاہ فرنگستانی نے حکم دیا کہ نوتوپین اعلام کے لیئے تین تین ایک ایک مرتبہ سر کی جاوین اور یہہ درمیان اُس سپہدار اور نواب بہادر کے ایک اشارہ تھا اِس معنی پر کہ راہ مخالف سے پاک ہی نواب نے اِس اشارے کے دریافت کرنیکے ساتھی حکم دیا کہ تمام لشکر ویلور کی راہ سے کوچ کرے اور خود بدولت معہ اپنے سواران خاصہ اُس مقام مین پہنچکر دیکھا کہ توپخانہ حیدری حمایت مین سپاہ بندوقچی کے آگے جاتا ہی جب جنریل اسمتھہ نے یہہ خبر پائی کہ افواج حیدری ویلور کی راہ سے آگے گئی ناچار بسرعت تمام کبیرپیتن کی طرف کوچ کر وہان جا پہنچا مگر اپنا توقف کرنا وہان بھی مناسب نہ جان ایک جیش کو اُس مقام کی حمایت کے لیئے چھوڑ تریاتور کو روانہ ہوا تا اُسکی مدد کے لئے متصل ہی مستعد رہے اور اُس فوج بدرقے سے جسکے آنے کی مدد اس سے توقع تھی اور اُس آٹھہ ہزار مرد جنگی سے بھی جسکا قاید جنریل عود تھا جلد جاملے جنریل عود اُسوقت محاصرے مین قلعہ اھتور کے مشغول تھا چنانچہ بعد محاصرے پندرہ روز کے وہ قلعہ مفتوح ہوا جنریل اسمتھہ کوچ کے وقت ایک سو سوار ھندوستانی پیچھے اپنے چھوڑ آیا تھا تا وے جو وقایع اُسکی غیبت مین وہان واقع ہو اُنکی خبر دین تمام فوجین اور توپخانے حیدری ایک ہی روز مین اُس راہ سے گذر گئے اور نواب بہادر نے



Marfat.com

اپنے سواروں کی جمعیت سمیت کوہستان سے عبور کر میر مخدوم علی خان کو معہ چار ہزار سوار جرّار روانہ کیا کہ افواج انگریزی کا تعاقب کرے اور کبیر پٹن کو محاصرے مین لاوے'

محاصرہ کرنا افواج حیدری کا کبیر پٹن کو مسدود کرنا راہ اخبار کو انگریزون پر اور تعاقب کرنا میر مخدوم علیخان کا جنود انگزیری پر جو ترپاتور کی طرف گئی تھی اور کمین کرنا مخدوم علیخان کا اور بچ جانا جنرل اسمتھ کا اُس مہلکے سے

موافق حکم حیدری کے میر مخدوم علی خان نے بچالا کی تمام کبیر پٹن کو محاصرہ کر تمام راہون کو جو ترپاتور کو معسکر انگریزی مین پہنچتی تھین اِسطور پر مسدود کیا کہ ممکن نہ تھا کہ جنرل اسمتھ کو اُن سواروں کے وسیلے سے جنھین اخبار کے لیئے حدود کبیر پٹن مین چھوڑ گیا تھا ایک خبر بھی پہنچے چنانچہ خبر لیجانے والے پکڑے اور خطوط جو اُنکے پاس نکلے وے سب حضور مین پڑھے گئے مضمون سے خطوط کے یہ بات متحقّق ہوئی کہ وہ بدگمانی کہ نواب حیدر علی خان درباره مراسلات پنہانی درمیان جنرل اسمتھ اور اکثر سرداران نواب نظام الدّولہ کے رکھتا تھا برغلط نہ تھی اِس اثنا مین میر مخدوم علی خان نے مہم محاصرہ کبیر پٹن کو ذمّے مین ایک سپہدار دوسرے کے سپرد کر ترپاتور کی طرف بسرعت تمام کوچ کیا اور رات کو پیچھے ایک کوہ کے جو اُس مقام سے ایک فرسنگ پر واقع ہی پہنچا جنرل اسمتھ جب اپنے لشکر مین شام کو آیا اور کوئی خبر قلعہ دار کبیر پٹن سے اور اپنے ہواخواہون کی طرف سے



Marfat.com

جو لشکر مین نواب نظام الدّولہ کے تھے اُسے معلوم نہوئی اِس بات کو آرام طلبی پر حیدر علی خان کے حمل کرا ینے چاکرون کو اجازت دی کہ کل علی الصباح وے سب معہ بیل بارکش واسطے تلاش کرنے اذوقہ کے جاوین چنانچہ ترکے وے لوگ بموجب حکم بیل لیکر چلے میر مخدوم علی خان اُنکو دیکھتے ہی اپنے سواران غارتگر کو اشارہ کیا اور اُنھون نے آن کی آن مین اُس گروہ اذوقہ جو کو پریشان کردیا چونکہ یہ واقعہ قرب مسافت کے باعث قلعہ اور لشکر انگریزی سے بھی مشاہدے مین آیا ایک رسالہ ہزار سوار کا واسطے مدافعہ اُن غارتگرون کے روانہ کیا گیا غارتگران حیدری نے جو نہین سوارون کو دیکھا موافق اشارے کے اُس طرف کو بھاگ چلے جدھر مخدوم علی خان معہ سواران منتخب کمینگاہ مین مترصّد بیٹھا تھا سواران انگریزی کے محاذی کمینگاہ کے پہنچتے ہی خان موصوف بلائے ناگہانی کی طرح اُن پر آ توٹا اور ہزیمت دے کر اُنکا تعاقب کیا اُن سوارون مین سے ایک جمعیّت جو اپنے لشکر کی طرف بھاگ نہ سکی اور بزور روکی گئی تھی مراسیمہ ہو واسطے پناہ کے شہر کی طرف بھاگی سوار مخدوم علی خان کے بھی اُنکے پیچھے چلے گئے اور اُنکے ساتھی شہر مین جا داخل ہوئے اگرچہ قلعے سے آتشباری ہوتی رہی پر اُنھون نے شہر کو اپنے قبضے مین کر نیانب جنریل احمتھ نے جو سواران حیدری کو دیکھ طیّار کرنے مین اپنی فوج کے مصروف تھا توتھم اسبات کا کیا کہ عنقریب دونون لشکر اُسکو درمیان مین گھیر لینگے اِس لیئے بہی مصلحت ہی کہ جھٹ پٹ اُس مہلکے سے باہر نکل جاوے اور اذوقہ لشکر کا جو بہر گیا تھا فراہم لاوے اور اِس مابین مین فوج جدید کے ساتھ بھی جسکی اعانت کی توقّع تھی جا ملے چنانچہ اِنہین وجہون سے جنریل موصوف جس قدر نرگاؤ اور ساز و سامان بسترو دستیاب



Marfat.com

ہو سکا فراہم کر صہ توپخانہ و اسباب و آلات جنگ قلعہ نرپاتور سے سنگومن کی طرف جو سلسلہ کوہستان کوچک کے مدے مین واقع ہی مقابل پہاڑ بلند کے جو متصل نرنالی کے گذرتا ہی اور جنجی کے پاس منتہی ہوتا برجناح استعجال روانہ ہوا اور صحیح و سالم منزل مقصود مین پہنچا مگر اثنائے راہ مین تاخت و نہب سے میر مخدوم علی خان کے بہت سی اذینین پائین خان موصوف نے بہت سے بیل لدے ہوے اور دو سو سوار کو گھوڑے سمیت جنمین چھہ آدمی فرنگستانی تھے جنریل کی فوج سے پکڑ لیا تھا اس ترکتاز سے مخدوم علی خان کے اور بند ہونے سے زاہ اخبار کے جو ہوشیاری اور ذوفنونی سے حیدر علی خان کی ظہور مین آئی البتہ جنریل امتحف پر ظاہر ہوا ہوگا کہ نواب حیدر علی خان امیرون اور لشکر کشون مین ہندوستان کے کیسا سپہسالار سرفراز اور کفایت کرنے مہمات رزم و داوری مین امور جنگ کے اپنے ہم عہدون سے کیسا ممتاز ہی جنریل امتحف اس گمان سے کہ حیدر علی خان بدون محاصرہ کرنے کیتر پتن اور دانبادی کے جنکی سپاہ محافظ البتہ راہ رسد کو لشکر حیدری کے قطع کریگی اُسکی طرف متوجہ نہین ہو سکتا ہی اور اس خیال سے بھی کہ وہ خود سنگومن مین جو پانچ فرسنگ نرنالی سے ہی مقیم ہی جہان پشتی قلعے کی اور پناہ تالاب و رودخانے کی بھی ہی عزم مصمم کیا کہ وہ اُسی جگہ انتظار و رود کرنیاں عود بہادر کی کرے اور اُسی جہت سے کارگزاران دولت مدراسیہ سے درخواست صدور فرمان کی واسطے تلافی دونون انگریزی لشکرون کے کی،

---



Marfat.com

پہنچنا نواب حیدر علی خان بہادر کا حوالی مین کبیر پیٹن
کے جسکو سواران حیدری محاصرہ کررہے تھے اور حکم
کرنا نواب کا واسطے یورش اور مورچہ بندی کے اور
امان چاہنا قلعہ والون کا بادیگر حالات

نواب حیدر علی خان نے اُسی روز شام کے وقت ویلور سے گذر کر کے کبیر پٹن سے ڈیڑھ فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا اور کبیر پٹن کو سواران حیدری محاصرہ کیئے ہوے تھے نواب ایک پہاڑ پر جو کبیر پٹن پر مشرف تھا چڑھ گیا تا وہان سے شہر کا تماشا کرے دیکھتا کیا ہی کہ سپاہ حیدری نے گھرون مین آگ لگادی ہی اور شہر کے رہنے والے مستعد ہین کہ شہر کو چھوڑ قلعے مین پناہ لین نواب نے منصبدار کو توپخانے کے حکم دیا کہ اسباب یورش طیار کرے اور کرنا پکی فوج دیوار شہر پر چڑھ جاوے ہرگز انگریز لوگ اسباب و مال اپنا شہر سے قلعے مین لیجانے نہ پاوین اِس منصبدار نے تیس ضرب توپون سے جو پہاڑ کے پیچھے لگا رکھی تھین آٹھ ضرب توپ کو میدان مین لاکر باوجود آتشباری اُن توپون کے جنھین انگریزون نے شہر کی دیوار پر لگا رکھا تھا شہر کی خندق پر جا لگایا کرنیل قلعے کا اِس حملے سے ایسا بے خبر تھا کہ فصیل قلعے پر ایک خیمے مین اپنے سپہداارون کے ساتھ بیٹھا میز پر شیشے شراب کے چنے ہوئے ساتھ کمال فراغ خاطر و اطمینان کے سواران حیدری کا تماشا دیکھ رہا تھا کہ اس اثنا مین اُنھین آٹھ ضرب توپ کو محاذی دروازہ شہر کے لگا گولہ انداز ان حیدری نے سب سے پہلے خیمہ منصبدار انگریزی کو نشانہ بنا آتشباری شروع کردی ایک آنمین سارا معاملہ برہم ہو گیا آنقدح بشکست و آن صافی نماند،



Marfat.com

بعد اُسکے شہر کے دروازے اور برجون پر گولہ زنی ہونے لگی اور سپاھیون نے جو ساتھ توپخانے کے تھے اپنے تین پیچھے کاتھون کی باڑ اور دیوار کے اور باغون کی خندق مین منہ کے بل زمین پر ڈالا گولے گولیون سے توپ و تفنگ کے محفوظ رہین دو پہر دو ساعت کے وقت جب آتشباری شروع ہوئی قریب دس ہزار سپاہ اور اُسی قدر سواران غارتگر میدان مین منتشر ہو باغون اور خالی گھرون مین چھپ رہے منصبداران انگریز نے ایسا تماشا قبل اِسکے کبھی نہ دیکھا تھا یہہ خیال کیا کہ لوگ جو کسی طرح کا سلاح جنگ اپنے پاس نہین رکھتے ہین شاید لوٹنے میوہ وغیرہ کے آئے اور گرد شہر کے پھر رہے ہین اور یہہ بھی خیال کرتے تھے کہ بعد شکست حصار کے فوج حیدری ہمّا کریگی اور اُس صورت مین اِسقدر فرصت حاصل ہوگی کہ اوائل شب مین شہر سے معہ اسباب قلعے مین بخوبی چلے جائین شہر کبیر پتّن کے گرد دیوار یا فصیل ہی جسکے بروج سنگ سے تراشے ہوئے ہین اور ایک نہر فصیل کے نیچے جاری ہی تین پہر کے وقت سرداران افواج حیدری جو اسطے یورش کے مامور ہوے تھے مسلّح ہو اعلام کے لئے اِس امر کے کہ وے یورش کرنے کو طیّار ہوے ہین آتش ضرب توپ کی دو شلّک سے اشارہ کیا چنانچہ دوسری شلّک مین یہ سب ہزار مرد ہر طرف سے شور و غل کرتے ہوئے آتوتے ایک جماعت نوندی سے پار ہونے لگی دوسری بانس کے زینے لگا خندق مین اُترنے بعضے بڑی بڑی لاتھبان ہاتھ مین رکھتے تھے اور کتنے حلقہ آھنین اپنی اپنی دستارون کے کنارے مین باندھ کمند کیطرح کنگرہ حصار پر پھینکنے اکثر سپاہی نہایت اہتمام سے دروازون کو تبرون سے توڑنے پھاڑنے مین مشغول ہوئے الغرض ایک تماشا قابل دیکھنے کے تھا انگریزون نے کسیطرح کا قصد مقابلہ و مقاومت کا نکر قلعے کی راہ لی پچاس نفر سپاہیان



Marfat.com

ہندوستانی اور ایک کپتان ایک لفٹن اُن سے راہ مین مارے گئے اور جو جو اِس چالش مین بھاگئے تھے رخت و لباس سے برہنہ کیے گئے لیکن اُس شہر کے اغنیا قبل اُسکے کہ انگریز اُس شہر کو محاصرہ کرین اور شہرون مین چلے گئے تھے، وقت شب کے مورچہ بیس ضرب توپ کا باندھا گیا جنکا گولہ بارہ بارہ سیر کا تھا اور علی الصّباح چھ بجے توپین چلنے لگین پوشیدہ نرہے کہ لشکریون کو نواب کے باندھنا دمدمے کا توپون کے لگانے کو اِن دو وجہون سے کچھ دشوار نہین ہی ایک تو زمین اُس ملک کی بہت سخت ہی اور دوسرے بیلدار ملازم ہموار و درست کرنے زمین اور اِسی طرح کے کامون مین ) جیسے سرنگ کھودنا یا دمدمہ باندھنا) بہت چابکدست سپہداارون نے انگریز کے جو قلعے مین تھے دو مورچے سے جو نسبت بروج و دیوار قلعے کے بلند تر اور اُنپر توپین لگی ہوئین تھین گولے لشکریون پر مارتے تھے جنسے بہت آدمی مقتول و مجروح ہوے اِس مابین مین ناگہان سپہدار حیدری کے ذہن مین جو یورش کے لئے مامور تھا یہ گذرا کہ قدیم سپاہیون نے ہماری قوم سے اکثر قلعجات کو ضرب سے قرابینون کے فتح کئے ہین چنانچہ اِس خیال پر اُسنے دو سو سپاہی تفنگچی کو یہ حکم دیا کہ وے دیوار کے آسرے مین آتشباری کو عمل مین لاوین ( آگے لکھا گیا ہی کہ یہ گروہ بندوقچی اچوک اور حکم اندازی مین نے بدل ہین ) چنانچہ گولیان اُنکی ایسی ٹھیک نشانے پر لگتی تھین کہ ایک ہی ساعت مین تمام آتشباری کو قلعے کی موقوف کر دیا دس یا بارہ توپچی اور بہت سے سپاہیون کو اُنکی اوّل ہی شلّک نے گرا دیا چنانچہ عرصہ قلیل مین یہ نوبت پہنچی کہ قلعدار انگریزی اپنے بندوقچیون کو سامھنے ہونے سے منع کرتا جب کوئی شلک برتی توپ کی قلعے سے ہوتی کم سے کم ایک گولندا ز گولی سے مارا جاتا یا ایسا زخمی ہوتا کہ قابل کام کے نرہتا یہ آتشباری ایسی مصیبت بار ہوئی



Marfat.com

کہ موافق روایت خود انگریزون کے اہل قلعہ کو بفتوائے اضطرار اِس پر لائی
کہ صبح کو نو بجے بعد آتشباری تین ساعت کے آخر درجے مین علم سپید کو جو نشان
امان مانگنے کا ہی برپا کیا جب یہ خبر نواب حیدر علی خان نے سنی متعجّب ہوا اور
اوّلا راستی پر اُس امر کے وثوق نکر اپنے خیمے سے باہر نکل ایک پشتۂ بلند
پر چڑھکر صورت واقعہ کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کیا تب سپہدار سربراہ کار
یورش نے واسطے استمزاج صلح کے اہل قلعے کے ساتھ حضور مین حاضر ہو
کیفیت مفصّل عرض کی نواب بہادر نے اُسکو اجازت دی کہ کسی امر سے
جسکی انگریز درخواست کرین ابا وانکار نکرے اور جو وے مانگین دے موافق
اِس حکم کے کپطان تم نے اجازت پائی کہ بلا فوج قلعے سے اُس حرمت کے ساتھ
جو لایق مردان جنگ کے ہوتی ہی قلعے سے باہر چلا جاوے اور لشکر فرنگستانی
ترپاتور دیلور آرکاٹ کی راہ سے مدراس کو روانہ ہو اور سپاہ ہندوستانی جہان
اُنکا جی چاہے جاوین یا سلک مین سپاھیان حیدری کے منسلک ہون چنانچہ
سب سوار و پیادے ہندوستانی سرکار مین نواب کے ملازم ہوئے اور یہ حکم دیا گیا
کہ سب منصبدار و سپاہی اپنا اپنا رخت وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر وہ سلاح اور
ساز و سامان جنگی اور ذخیرہ وغیرہ جو بادشاہ انگلستان یا کمپنی بہادر یا نواب
محمد علی خان سے علاقہ رکھتا ہی گماشتگان دولت حیدری کو حوالہ کرین کپطان تم نے
جب دیکھا کہ اُسکی تمام درخواستین قبول ہوتی ہین یہ ظاہر کیا کہ اذوقہ لشکری
جو قلعے مین فراہم ہی مین نے اپنے روپی سے خرید کیا ہی اور مجھکو یقین نہین
ہی کہ گورنر مدراس وہ روپی مجھے دیوے یہ اُسکا اظہار محض بے حقیقت
تھا کیونکہ وہ اذوقہ بزور و جبر اُس مملکت کے رعایا سے لیا گیا تھا اور نواب
حیدر علی خان نے جو انگریزون سے بابت اموال مغرونہ کے باز پرس مین



Marfat.com

دار گذار کی موجب اُسکا یہ تھا کہ اِس جہت سے دوسرے قلعے سہولت انگریزون سے ہاتھ آوین،

---

ایلغار کرنا نواب حیدر علی خان کا بعد انتزاع کبیر پٹن کے سنگومن کی طرف جہان جنریل اسمتھ انتظار کرنیل مود کی کررہا تھا تا اُنکی تلاقی سے مانع ہو اور جنریل اسمتھ کو جبرًا ترنا ملی کی راہ سے پھراکر تر پاتور اور آرنی کی طرف متوجّہ کرکے وہان ایک میدان وسیع مین اُسکی فوج کو اپنے سوارون سے مغلوب ومقہور کرے اور گھوڑون کے سمون سے اونہین لکدکوب وپامال

جب نواب حیدر علی خان نے کبیر پٹن کو تصرّف سے انگریزون کے نکال لیا دوسرے دن دو ساعت صباحی کے وقت وہان سے کوچ کردو پہر روز کو پالرنڈی پر ڈیرا کیا پھر معسکر وبانگاہ کو حمایت مین سپاہ ناموظّف کے وہین چھوڑ اور سپاہ جنگی رودسے عبور کرپیادے تو قطار باندھکے چلے اور سوار اُن کے ہراول ہوئے پیچھے اُنکے جمعیت سپاہ گرانڈیلون کی روانہ ہوئی توپخانہ وباقی سپاہ پیادون کی چند اول تھی افواج حیدری نے اِس ترتیب سے دس گھڑی رات تک راہ طی کی پھر دو ساعت تک ایک کشت زار مین دم لے قریب نصف شب کے وہان سے روانہ ہوئی جب سپیدۂ صبح نمودار ہوا سواران ہندوستانی وفرنگستانی سوارون سے میر مخدوم علی خان کے جو جنگل مین گرد لشکرگاہ انگریز کے پراگندہ ومنتشر ہو رہے تھے ملے سترہ روز کے عرصے سے رسالہ میر موصوف کا بدون خیمہ وخرگاہ اور بے اسباب ماہیحتاج وساز وسامان کے اُس جنگل مین



Marfat.com

شب و روز بسر کرتا تھا اور خان موصوف خود بھی اپنے سوارون کا اُس حالت عسرت
مین شریک تھا اِس روداد سے بہ امر واضح ہوتا ہی کہ جیسی فوج ہندوستانی
اور سب ہندوستانی لوگ استراحت و آسایش دوستی مین مطعون ہین
فوج حیدری ویسی نہین بلکہ کمال درجے مین مشقّت و محنت کی عادی اور نہایت
جفاکش پانچ ہزار گرانڈیل سپاہی جو توپخانے کو پیچھے سوارون کے لیئے آتے
تھے سترہ فرسنگ راہ چوبیس ساعت مین طی کر اُسی وقت مقام گاہ
مین پہنچے سپاہیان حیدری ہر طرح کی ورزش و چالش زحمت طلب
اور قواعد جنگ مین مشّاق و خو کردہ ہو رہے تھے کہ ایسی ایسی مشقّتون کے
متحمّل ہو سکتے تھے مقام استعجاب کا ہی کہ ایسا توپخانہ سنگین جسکو بیل کھینچتے ہین
لشکر کے ساتھ اِسطرح جلد منزل مین پہنچتا تھا اگرچہ آگے توپخانے کے بیلدار راہ
کو ہموار و درست کرتے جاتے تھے جنرل اسمتھ نے تصوّر کیا تھا کہ سنگومن
مین چند روز صدمات اعادی سے ایمن و بے خطر رہیگا اور اِس عرصے مین کرنیل عود
اپنی فوج کے ساتھ اُسے آملیگا کیونکہ اُسکے نزدیک یہ بات متحقّق تھی کہ تنجیر
کرنے مین کبیر پتن کے نواب کو کم سے کم اُسیقدر دیر لگے گی جسقدر خود
جنرل موصوف کو اُسی شہر کی تنجیر مین پیشتر لگی تھی لیکن نواب جلد ترا پنے
لشکر و توپخانہ سمیت اُسکے سر پر جا پہنچا اور میر مخدوم علی خان نے ایسی چوکسی
کے ساتھ اپنے سوار پیادون کو وہان منتشر کر رکھا تھا کہ وے تمام مداخل اور راہون
پر لشکرگاہ انگریزی کے متصرّف و قابض ہو گئے تھے نواب کا مرکوز خاطر یہہ تھا کہ جب
باقی پیادے لشکر کے پہنچ لین تمام اپنے لشکر کو اُس میدان کی طرف جو درمیان
سنگومن اور ترناملی کے واقع ہی لیجاوے اور کنارے پر مندّی کے جو اُس
حدود مین بہت گہری ہی خود مقام کرے اور جنرل اسمتھ کو جو تب بحکم ضرورت



Marfat.com

ترناملی کی طرف اُس ندّی سے عبور کرتا بڑی پریشانی مین ڈالے اور تلاقی عسکرین سے مانع ہو کیونکہ اِس صورت مین جنریل موصوف بفتواے اضطرار راہ ترپاتور و آرنی و آرکاٹ کی لیتا اور اُن صحراؤن مین گذر کرتا جنمین جنگ کرنی نواب بہادر کے ساتھ بسبب کثرت اُسکے سوارون کے مورث سراسر زیان و نقصان فوج انگریزی کی ہوتی ؛

---

خبردار کرنا رکن الدّولہ کا اپنے نقّارے کی آواز سے انگریزون کو نزدیک ہونے پر افواج حیدری کے اور کوچ کرنا انگریزون کا شتابی وہانسے اور تعاقب کرنا افواج حیدری کا اور متحصّن ہونا انگریزون کا ایک کوچے مین اور لڑنا فوج حیدری کا نشیبستان سے اُنکے ساتھ اور نوسو سپاہیون کا فوج حیدری سے اور تھوڑے سپاہیون کا انگریزی سے کھیت رہنا ؛

دس ساعت صباحی کے وقت رکن الدّولہ نے خلاف چشمداشت نواب حیدر علی خان کے سرکردگی مین ایک بڑی جمعیت اپنے سوارون کے نقّاریکی آواز بلند سے جماعہ انگریز کو عمداً اپنے وہان پہنچنے سے آگاہ کیا اور احتمال قوی ہی کہ اُسنے پہلے ہی انگریزون کو حیدر علی خان کے فتح کرنے پر کبیر پٹن کو اور پہنچنے سے لشکر حیدری کے حدود لشکرگاہ انگریزی مین البتّہ آگاہ کیا ہوگا کیونکہ انگریزون نے قبل دوپہر کے اپنے خیمے اُکھڑوا کر اُس مقام سے کوچ کیا اِس خبر کو سن نواب فوراً اپنی سپاہ کو حکم مسلّح ہونے کا دیا چنانچہ سواران ہندوستانی و فرنگستانی نے حکم کے پاتے ہی جنگل سے نکل افواج انگریزی پر اپنے تئین ظاہر کیا اور دیکھا

کہ وے ندّی کے کنارے جلد چلے جاتے ہین اور چاہتے ہین کہ اپنے تئین شتاب
اُس کوھیجے پر جو اُنکے قریب تھا پہنچاوین سپہداران فرنگستانی جو واسطے
ملاحظہ کرنے کیفیت کوچ انگریزون کے مامور ہوا تھا چگونگی سے اُسکے حضور مین
اطّلاع دی نواب نے سپاہ گرانتدیل اور رسالے سوارون کو حکم دیا کہ فوج
انگریزی پر حملہ کرین اور سپاہیون کو جو پیچھے دور آتے نمایان ہوئے تھے دوڑنے
اور حملہ کرنیکا حکم کیا اِس جنگ کی نامایلت نسبت نواب بہادر کے اِسی
سے قیاس کیا چاہئے کہ اُسوقت سپاہی بہ سبب طی کرنے بڑی مسافت
کے نہایت خستہ وکوفتہ تھے تو بھی وے کمال جوش و دل گرمی کے ساتھ
واسطے جنگ اعدا کے آپہنچے بہرحال دیکھکر انگریز حیران ہو گئے آخر کار
لشکر انگریزی کوھیجے پر پہنچا اُسوقت اُس مین تین ہزار مرد جنگی فرنگستانی
دس ہزار سپاہی ہندوستانی دو ہزار سوار موجود تھے تمام پیادے ایک
صف مین اور انگریز سب مرکزی بھرے مین علاوہ اُسکے چھہ سو گرانتدیلون کی دو
ٹکری تھی اور توپخانے مین چوبیس ضرب توپ قلب و جناح فوج مین لگی ہوئی
اور ساتھ ہر قشون کے ایک توپ میدانی جمعیّت سوارون کی آگے اور پیچھے
اسباب و آلات جنگی کے متعیّن تھی اگرچہ وہ پہاڑ بہت ڈھالو نہ تھا لیکن
چھوٹے چھوٹے درختون سے جو باہم متشاجر تھے بالکل چھپا ہوا تھا پچیس
قدم تک پیادگان حیدری اُوپر چڑھ گئے اور باوجود آتشباری توپ و تفنگ
مخالف کے خوب ہی لڑے اور اتنی دیر تک اُس محل مرد آزمایین ثابت قدم
رہے کہ دوسرے پیادے اُنکی مدد کو پہنچ گئے آٹھ یا نو سو پیادے جنکے قائد سپہداران
فرنگستانی تھے میسرے پر صف انگریزی کے دو آمار دو ضرب توپ چھین لین
لیکن ایک ٹکری نے فوج انگریزی مین سے جو واسطے کمک میسرے کے فی الفور پہنچی تھی



Marfat.com

سپاہ حیدری سے دونون ضربین سنرد کین اِس مابین مین طلیعہ شب نے آتشباری طرفین کو موقوف کردی،

## بیت

ہوئی رات عالم ہوا سب سیاہ
ہوئی سست دونون طرف کی سپاہ

دونون فریق جنگی میدان رزم مین استراحت طلب ہوے اور واسطے جنگ دوسرے روز کے آمادہ و طیّار ہونے لگے ساتھ دیکھنے اِس نامابست حال اور مقام جنگ کے جس مین پیادگان حیدری فوج انگریزی سے ایسی مردی و پردلی کے ساتھ لڑے سب فرنگستانی جو ھندوستانیون کی شجاعت و جوان مردی مین بدگمان تھے حیران رہ گئے اور نزدیک جنریل اسمتھ کے بھی جان بازی ھندوستانیون کی پایۂ ثبوت کو پہنچی،

کوچ کرنا لشکر انگریزی کا رات کے وقت اُس مقام سے جہان لڑائی واقع ہوئی بعد دفن کرنے مقتولون کے اور زخمیون کو گاڑیون پر اُٹھا لیجانا اور بعض اسباب کو دریا مین ڈال دینا اور پہنچنا صحیح سلامت قلعہ ترناملي مین اور تعاقب کرنا نواب کا فوج انگریزی کو اور ترناملي سے دیڑھ فرسنگ پر پہنچ کر پڑاکرنا،

گیارہ گھڑی رات کو ایسا معلوم ہوا کہ انگریزون نے چپ چاپ میدان جنگ سے کنارہ کیا تب نواب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کوئی متعرّض اور مانع اُنکا نہو مصلحت اِس مین یہ تھی کہ ہاری ماندی فوج استراحت کرتازہ دم ہو، پھر سپیدہ صبح

کے نمایان ہونے ہی حیدری سواران نے انگریزون کی فوج پر جو ہاز و سامان جنگی چھوڑ اپنے زخمیون کو گاڑیون پر ڈال روانہ ہوئی تھی تاخت کی بعضے آلات باورچیخانہ جنریل موصوف کے اور دو صندوق میجر مانجوسا کن جنیوہ کے جو درمیان انگریزون کے محترم اور عہدۂ میجر جنریل کا رکھتا تھا اُنکے ہاتھ لگے اور یہہ معلوم ہوا کہ انگریزون نے بہت ساز و سامان جنگی اور ذخیرے اذوقے کے مندّی مین ڈال دیا تھا تا اُنکی گاڑیون پہ اپنے زخمیون کو لیجائین چنانچہ اُس مندّی سے گولے اور چاولون کے بستے نکالے گئے اور انگریزون نے واسطے مخفی کرنے اس امر کے کہ اُنکی طرف کے بہت لوگ مارے گئے ہین لاشون کو دفن کر دیا تھا لیکن جلدی اور اندھیری رات کے سبب اکثر مدفون لاشین رواروی مین کھلی رہ گئین لوگون نے طمع سے مال و لباس کے اکثر لاشون کو زمین سے اُکھیڑ جو کچھ پایا لے لیا اگرچہ سواران حیدری نے افواج انگریزیکا تعاقب کیا لیکن انگریز صحیح و سالم قلعہ ترناملی مین پہنچے مگر دو ضرب توپ اُن سے چھٹ گئی تھی اِس جنگ سبک مین جو ترناملی کے قریب درمیان پیادگان انگریزی اور سواران حیدری کے وقوع مین آئی صرف ایک ہی آدمی فوج انگریز سے زخمی ہوا اسطرح جنریل اسمتھ اِس ہلکے سے صاف نکل گیا اگر نواب بہادر موافق اپنے منصوبے کے دوسرے کنارے پر مندّی کے مقام کرتا تو بے شک جنریل موصوف سخت بلا مین گرفتار ہوتا نواب بہادر اِس تصوّر سے کہ انگریز ہمارے سامنے سے اُسکے بھاگ گئے خوش ہو کر آگے بڑھا اور ڈیڑھ فرسنگ پر اُس مقام مین ترناملی سے جہان بڑے بڑے پہاڑ اور درمیان اُس کے وترناملی کے ایک میدان حائل تھا ڈیرا کیا چونکہ خیمہ گاہ حیدری اعادی کے مقام سے قریب تھا حزم و احتیاط کو کام مین لایا تا کہ تاخت ناگہانی سے محفوظ رہے



Marfat.com

تمام ٹیلون پر کچھ کچھ فوج حراست کے لیئے متعیّن کی گئی اور طلایہ سوار دیکا بانون کے ساتھ سرحد ترنا ملی تک بھیجا گیا تا چھوڑنے سے بانون کے انگریزون کی چالش پر اعلام دیتے رہین چنانچہ اِس چوکسی اور احتیاط کے سبب انگریز کسی طرح سے لشکرگاہ حیدری پر تاخت نکر سکتے تھے اور جنریل اسمتھ نے بھی ہرگز مناسب نجانا کہ (جبتک کرنیل عود معہ فوج آکر اُس سے ملے) اپنے کو معرض اخطار مین جنگ نواب کے ڈالے،

---

ضایع کرنا نواب حیدر ملی خان کا فرصت مانع ہونے کو تلافی سے دونون فوج جنریل اسمتھ۔ وکرنیل مود کے اور مصاف آرائی کرنا اُسکا ایسے مقام مین جہان فوج سوارون کی محض بیکار تھی اور ملجانا اُن دونون فوج کا اور کوچ کرنا جنریل اسمتھ کا ترنا ملی سے اور روانہ ہونا نواب کا اپنے سوارون سمیت ایک راہ سے اور حیدری پلٹنین معہ توپخانہ دوسری راہ سے،

شایستہ حال و مقام یہ تھا کہ نواب بہادر ایک بھاری جیش واسطے حدّراہ ہونے تلاقی عسکرین کے متعیّن کرتا لیکن مشورت کے خلاف جو اِس خصوص مین اُسکو دی گئی تھی نواب نے دونون لشکرون کو ملنے دیا اور خود معہ فوج اُسی جگہ مقیم رہا اور محرّک جنگ کا اُس ناحیے مین ہوا جہان سوار اُسکے محض معطّل تھے خصوصاً اُس وقت جب جنریل اسمتھ اپنے لشکرگاہ کے بیچ ترچناپلی مین جو درمیان دو پہاڑون کے واقع ہی جنہیں قلعے بنے ہوے ہین مقام رکھتا تھا اور مقدّمہ اُسکی فوج کا ایک بڑے تالاب

پر تھا جہان فوج غنیم کی سوائے ایک راہ تنگ سے جو توپخانے و خندق کی حمایت مین تھی نہین پہنچ سکتی تھی مرکوز خاطر نواب کا یہہ تھا کہ انگریزون کو اُن کے لشکر گاہ سے باہر نکالے اِسی واسطے اپنے پیادون کو حکم دیا تھا کہ ظاہرا بہ ستور روزش و قواعد کے ہر روز نکلا کرین اور کبھو خود بھی ایک گوشے کے تئیں نکلکے اُسے جاتا اِسی طرح سے نواب نے فرصت وقت کو ایسا تلف کیا کہ جیش کرنیل عود کی فوج سے جنریل اسمتھ کے مل گئی اگرچہ فوج انگریزی پچیس ہزار تھی. حسین ساڑھے چار ہزار سپاہی فرنگستانی تھے لیکن جنریل اسمتھ زنہار مناسب نہین جانتا تھا کہ میدان مین نواب بہادر کے ساتھ مصاف آرائی کرے بلکہ اُسکی یہی نیّت رہتی کہ ایسے موقع مین نواب پر حملہ کرے جو اُسکے پیادون کے مناسب و ملایم ہو اور جہان سوارون حیدری کچھ کام نکر سکین چنانچہ اسی باعث اپنے لشکر گاہ کو چھوڑ علی الصّباح ترنا ملی سے کوچ کر دو فرسنگ پر جا کے خیمہ کیا تا اُسکی فوج بنسبت سابق مقام کشادہ و فراخ مین رہے نواب بہادر نے جنریل کے منصوبے پر واقف ہو چاہا تھا کہ ایک دام فریب اُسکی راہ مین لگاوے مگر اِس راز کو اُسوقت کسی پر منکشف نکیا تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہی چونکہ لشکر انگریزی کو عبور کرنے سے ایک میدان کے جو ہر طرف جنگل اور تیلون مین محصور تھا گزیر نہ تھا اِس لئے نواب نے شام کے وقت اپنے توپخانے کے سردار اور سپاہیون کو حکم دیا کہ وے سب اُس میدان کی طرف ایک مدخل وادی نما سے کوچ کرین اور نواب نے خود اپنے منصوبہ ناگفتہ کے موجب معہ رسالے سوارون کے دو بجے شبکو کوچ کیا اور اِن رسالون کے پرے کو صوابت پر ایک کمان کے بنا اُس مقام کی طرف جو مشرف تھا



Marfat.com

اُس میدان پر لے چلا منصبدار ان قائد افواج پیادون نے روانگی سے نواب کے آگاہ ہو ساعت معہود مین کوچ کیا اور اُنکو یقین تھا کہ وے نواب اور اُسکے خاص سوارون سے میدان مین ملینگے لیکن جب منصبدار لوگ معہ فوج پیادون کے اُس میدان مین پہنچے اور نواب اور سوارون کو اُسکے وہان نہ دیکھا متحیّر ہوے تب جمعیّت پیادون کو پھیلا کر صفین جنگ کی آراستہ کین وہ میدان اگرچہ ظاہر مین ہموار معلوم ہوتا تھا پر ایک ٹیلے بلند کے سبب جو اُس مین واقع تھا دو بہرہ ہو گیا تھا بعضے منصبدار حیدری جو پیشتر پہنچے تھے اُس ٹیلے پر چڑھکر دیکھا کہ جنود انگریزی ٹیلے کے پیچھے صفین آراستہ کیے ہوے جنگ کے لیئے آمادہ ہین چون کہ منصبداران حیدر یکو حملہ کرنے کے باب مین کچھ حکم صادر نہوا تھا اور کچھ خبر نواب اور اُسکے سوارون کی بھی نہ ملی اِسلیئے منصبدارون نے اُس جا پر مجلس شورا منعقد کی اتّفاق سب رایون کا اِس پر ہوا کہ ہمارے منصبدار اپنے افواج صحبت اُسی وادی نما مدخل مین پھر جا کر واسطے اپنے ایک مقام حصین حاصل کرین جبتک کہ جاسوس خبر نواب کی یا حکم جنگ کا اُسکے حضور سے لاوین چونکہ انگریزون نے سنا تھا کہ سواران حیدری کمین گاہ مین ہمین آغاز شب تک آمادۂ جنگ رہے آخر کار اپنی لشکرگاہ جدید کو پھر گیے پیادگان حیدری بھی معہ توپخانہ اپنی سنگادین پہنچے اور نواب معہ سوار شب کو بہت دیر کے بعد دس فرسنگ راہ طی کر بھوکا پیاسا اُس مقام مین پہنچا نواب جانتا تھا کہ جنریل اسمتھ حیدری سوارون کے کوچ سے بیخبر ہی اور خواہ نخواہ منخدع ہو کر قصد کریگا کہ پیادگان حیدری پر جو ظاہرا استظہار سوارون سے نہین رکھتے حملہ کرے اِس صورت مین حیدریونکو انگریزی لشکر پر ناخت کرنیکی فرصت بخوبی حاصل ہو گی چون ٹیپو سلطان



Marfat.com

اِس زمانے مین سترہ برس کے سن و سال مین حیدر نامدار کا دست راست اور اکثر قوم انگریز پر فتحیاب ہوا تھا نامہ نگار نے شایستہ اِس مقام کے سمجھا کہ تھوڑا سا حال اُسکے چالش کا بھی یہان بیان کرے حیدر علی خان اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کے ساتھ کمال محبّت رکھتا تھا اور غیرت و پردلی سے اُسکے خوب واقف اور اُسکی نوجوانی کے سبب اُسکی جان عزیز پر بہت سا ترسان و لرزان رہتا یہی سبب تھا کہ اُسکو اکثر واسطے حفاظت و حراست معسکر کے مامور فرماتا تھا اور میدان جنگ مین جانے کی اجازت نہین دیتا چنانچہ اِس جنگ مین بھی سلطان موصوف موافق حکم پدر عالیمقدار کے پاسداری و حراست مین لشکرگاہ کے مصروف و مشغول تھا جبکہ فوج پیادگان حیدری لشکرگاہ مین پہنچی اور نواب بہادر اور اُسکے سوارونکی کچھ خبر معلوم نہوئی تب سلطان کو کمال پریشانی و تشویش پیدا ہوئی تمام سپہدارونکو افواج حیدری کے اپنے پاس بلا صورت حال کو اُنپر ظاہر کیا سبھون نے بالاتّفاق یہہ عرض کی کہ انگریزونکی فوج مین سوار نسبت سواران حیدری کے بہت کم ہین اِس سبب سے وے معسکر حیدری پر شبخون نہین مار سکتے علاوہ اُسکے درمیان لشکرگاہ حیدری و مقام انگریزون کے مسافت دور دراز و راہ دشوار گذار ہی بدون اُسکے کہ وے تین فرسنگ راہ طی کرین اور اُس کوچہ تنگ سے جس مین سپاہ محافظ حیدری راہداری و حراست مین مشغول ہی گذرین شبخون ممکن نہین اہل مجلس ہنوز اِسی گفتگو ہی مین تھے کہ جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ میر مخدوم علی خان بہادر سپہسالار لشکر جو اپنے سوارون کے ساتھ ہراول لشکرگاہ تھا معسکر حیدری مین داخل ہوا نواب بہادر نہایت زحمت کش و رنج بردار تھا کوفتہ و ماندہ کبھو نہوتا اُسی شب سپیدۂ صبح کے نمایان ہوتے ہی چار ہزار پیادے اور چالیس

ضرب توپ کے ساتھہ ترناملی کی طرف تاخت کی اور شہر کو مفتوح پایا لیکن جب قصد کیا کہ قلعے پر ہلّا کرے خبردار خبر لائے کہ جنریل اسمتھ فوج حیدری پر ہجوم لایا چاہتا ہی اِس خبر کے سنتے ہی ہلّا موقوف رکھا اور حریف پختہ کار سے اِس مقام مین جہان سوا و بیکار رہتے صف آرائی مناسب نجان دوسرے روز وہان سے کوچ کیا کیونکہ وہان سے لشکر گاہ انگریزی تک اگرچہ مسافت چار فرسنگ سے زایدہ نہ تھی بدون قطع کرنے ایک راہ تنگ کے جو دس فرسنگ سے زیادہ تھی پہنچنا ممکن نہ تھا آخر الامر نواب بہادر نے قریب لشکر نواب نظام الدّولہ کے جو پیشتر وہان ایک سبزہ زار مین پڑاہوا تھا دست چپ پر اُس لشکر کے خیمے استادہ کروائے ،

---

متّصل پہنچنا دونون لشکر جنگجو کا اور بند کرنا نواب حیدر علیخان کا راہ اذوقے کی لشکر بزاعادی کے اور قصد کرنا اُنکا عسرت وتنگی کے سبب اُس تنگی سے نکلنے کا اور حملہ کرنا لشکر گاہ پر نواب نظام الدّولہ بہادر کے اور خوف کرنا نواب حیدر علیخان بہادر کا بد انجامی سے اُسکے اور مانع ہونا حملہ کرنے سے ،

جب لشکر انگریزی کو سوا راہ و پیادون نے فوج حیدری کے چارون طرف سے گھیر لیا اور سب راہین اور مداخل آمد و شد کے اپنے تصرّف مین لائے اذوقہ و ساز و سامان جنگی انگریزون کو سوائے ترناملی کے کسی اور جگہہ سے نہین پہنچ سکتا تھا فوج انگریزی بہت زحمت و تکلیف اُٹھانے لگی اس لیے کہ ترناملی مین سوائے ذخیرے چاول کے دوسری کوئی چیز ماہتاج موجود نہ تھی



Marfat.com

اور یہہ سب خبر نواب بہادر کو وسیلے سے قاصد ان انگریزی کے جو لشکر
انگریزی سے مدراس کو خبر لیجاتے اور بموجب حکم نواب بہادر کے گرفتار
کئے جاتے اور دوسرے مخبرون کے جو خاصکر واسطے خبر رسانی کے مامور
تھے خوب تحقیق پہنچتی تھی وہین سے یہہ باتین معلوم ہوئین کہ گورنر مدراس
جنرل اسمتھ کو معرض عتاب مین لایا اِسلئے کہ اُسنے عوض مین شراب
مقرری کے سپاہیون کو زر نقد دیا تھا اور یہہ اسکو لکھہ بھیجا تھا کہ اس باب مین
یہہ امر کافی تھا کہ سپاہیون سے اسطرح پر کہتا کہ لشکر مین زر کی تنگی ہی
تمہارا وظیفہ سرکار سے مدراس کے ادا کیا جائیگا اور گورنر مدراس نے داکٹر
واروغہ فوج کو لکھہ بھیجا تھا کہ وہ تمام روداد لشکر انگریزی کی ہمیشہ گورنر
سمروح کو لکھتا رہے نواب بہادر نے جب معلوم کیا کہ انگریز عسرت و تنگی مین
پھنسے ہین عزم مصمم کیا کہ اُنکی لشکر کو محاصرے مین رکھے اور ملک کو تاراج
کرے چون انگریز اِس حالت محصوری پر صابر نہ تھے اور چاہتے تھے کہ کسی
طرح اِس مقام ناملایم سے باہر نکلین اُنھون نے دس بجے رات کو کوچ کیا اور
نواب بہادر کو جب معلوم ہوا کہ کوچ انگریزون کا لشکرگاہ کی طرف نواب
نظام الدولہ کے ہوا تب اُسے سخت تشویش لاحق ہوئی کیونکہ بدگمانی اُسکی
مقدمے مین خط و کتابت رکن الدولہ اور انگریزون کے ایک اساس محکم رکھتی
تھی اور اِس جہت سے اُسکو اعتقاد تھا کہ نظام الدولہ اُسکے ساتھہ چندان
صاف نہین ہی اور درصورتیکہ نواب موصوف انگریزون کے ساتھہ موافق
ہی تو معسکر حیدری البتہ در معرض اخطار ہی اور اگر دونون ہمداستان نہین
ہین اُس صورت مین انگریزون کا تاخت کرنا لشکر پر اُسکے ہوا خواہ نواب
نظام الدولہ کے بڑا سبب بے انتظامی و پریشانی کا اُسکے لشکر کے واسطے

ہی اِنھین جہتون سے نواب بہادر نے اِس خصوص مین اپنے خیر خواہان مین اہل شورا کو طلب کر اِس بات مین اُنکی راے طلب کی یہ مقرر ہوا کہ فوج حیدری فی الفور مسلّح ہو کوچ کرے اور انگریزون کو نواب نظام الدّولہ کے لشکر کی طرف متوجّہ ہونے نہ دے اور یہ امر کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ لشکر حیدری کو واسطے اتمام اس امر کے ڈیڑھ ہی فرسنگ کی مسافت طی کرنا پڑتا اور انگریزو نکو معسکر نواب نظام الدّولہ تک پہنچنے کے لیئے چھ فرسنگ نواب بہادر نے اِس اثنا مین اپنے منصبداران فوج فرنگستانی کو حکم دیا کہ راہ فوج انگریزون کی روکین اور ایسی تدبیر کرین کہ وے پریشان ہو کوچ مین درنگ کرین اور جبتک روز روشن نہ ہو لشکر نواب نظام الدّولہ نہ پہنچ سکین اور فرمایا کہ دور سے اعادی پر آتشباری نکرین بلکہ جب دونون لشکر نواب و انگریز کی قریب ہو جاوین تب جس قدر ہو سکے اعادی پر آتشباری عمل مین لاوین اور باڑھ مار کے زمین پر لیٹ جاوین چنانچہ فوج حیدری نے اطاعت مین اِس حکم کے سعی و کوشش کی اور انگریزون کو جبرًا اُسپر لائی کہ اُنھون نے اپنی جناح کی سپاہ کو صف میانگی مین ملنے کو طلب کیا اِس خوف سے کہ مبادا ہر سپاہ حیدری کے محاصرے مین گھر جاوین آخرکار جماعہ کالیرو نے آتشباری شروع کردی انگریز بھی اپنی سپاہ کو مربّع شکل بنا کر لڑنے لگے دو ساعت تک دونون لشکرون سے آتشباری عمل مین آئی لیکن طرفین سے کسی لشکر کو ضرر نہ پہنچا جماعہ کالیرونی جواب دہی انگریزی فوج کی قرار واقعی کی آخر دوپہر دو بجے دن کے انگریزون نے دست چپ کی طرف کوچ کیا اور لشکرگاہ جدید مین ترناملی کے نزدیک کنارے پر ایک بڑے چشمے کے جو دست چپ کی طرف واقع تھا اقامت کی سامھنے انگریزون کے ایک پہاڑ بہت بلند تھا چارون طرف ٹیلون اور



Marfat.com

چھوٹے درختون کا احاطہ اِس طور پر تھا کہ اصلاً سوار وہان جا نہ سکتے تھے بعد ملاحظہ کرنے خیمہ گاہ جدید انگریزون کے نواب بہادر نے اپنے خیمے وہان سے اکھڑوا کر دوسری جگہہ پر جو انگریزون کے خیمہ گاہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر تھی اِس وضع پر کھڑے کروائے کہ انگریز بدون مقابلہ کرنے ساتھ لشکر نواب بہادر کے نواب نظام الدّولہ کے لشکر پر حملہ نہ کر سکین ؛

---

مامور کرنا نواب بہادر کا شاہزادہ ٹیپو سلطان کو پانچہزار سوار جرّار کے ساتھ واسطے غارت کرنے قرب وجوار مدراس کے بعد بدگمان ہونے نواب کے سپہدار فرنگستانی سے ؛

چونکہ اِس مقام مین سواران حیدری بیکار و معطّل تھے اور فراہم کرنا آذوقے کا دشوار ہو گیا تھا نواب والا فطرت نے یہہ تجویز فرمایا کہ ایک بھاری جیش سوارون کی واسطے تسخیر کرنے گوڈیلور کے جہان کارخانۂ انگریزون کا ہی اور جہان سے دو فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری واقع ہی روانہ کرے تا یے لوگ بعد مسخّر کرنے گوڈیلور کے سواحل دریا کو مدراس کی طرف پھر کر حوالی کو اُسکے تاراج و ویران کرین غرض اِس سے یہہ تھی کہ کارگزاران دولت مدراسیہ مضطر ہو افواج انگریزی کو واسطے اپنی حمایت کے پھر بلا لین اور اِس جہت سے نقصان عظیم کاروبار انگریزون مین واقع ہو جب پہلے یہہ جیش سرکردگی مین ایک منصبدار فرانسیس کے جسنے یہہ مشورت نواب بہادر کو دی تھی اور وہ تسخیر کرنے پر گوڈیلور کے اِس جہت سے کہ وہان کی خصوصیات سے خوب واقف تھا وثوق رکھتا تھا کوچ کرنے پر طیار ہوئی تھی تب



Marfat.com

ایک جاسوس انگریزی جو معسکر حیدری مین خفیہ رہتا تھا اور میر رضاعلی خان کے نزدیک جو مرد کوتاہ اندیشہ رشک وہ سو اس کا بندہ تھا بڑا اعتمادی قابو ے وقت پاکر میر رضاعلی خان کے ذریعے سے نواب بہادر پر یہہ ثابت کیا کہ تمام یہہ منصوبہ وایجاد بے اصل وحقیقت ہی بلکہ منصبدار فرانسیس چاہتا ہی کہ اِس بہانے سے اِس جیش کے ساتھہ پانڈیچیری کو چلا جاوے کیونکہ وہان کے گورنر نے اِس منصبدار کو طلب کیا ہی یہہ خبر جو جاسوس انگریزی نے نواب کے خدمت مین ظاہر کی محض دروغ تھی صرف فریب مین ڈالنے کے لیئے اُسے مشہور کردی تھی لیکن اسمین شک نہین ہی کہ نواب بہادر بھی سپاہ فرنگستانی کو پانڈیچیری کے قرب مین جانے سے احتیاط واجب جانتا تھا اِسی واسطے منصبدار فرانسیس سے جو اس جیش کے ساتھہ واسطے تسخیر کرنے گوڈیلور کے جانے پر طیار ہوا تھا یہہ کہا اِس جنگ مین ہمارے پاس جمعیت پیادون کی بہت نہین ہی کہ واسطے تسخیر گوڈیلور کے تمہارے ہمراہ کردین اِس صورت مین مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالفعل یہہ تسخیر ملتوی رکھی جاوے لیکن سردست ایک جماعت سوارون کی بھیجی جاتی ہی کہ تخریب اُس ملک کی دروازے تک مدراس کے کرے اور اِس مہم کے لئے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کا سرکردگی مین پانچ ہزار سوار کے مقرر وماموز ہونا مناسب ہی یہہ سب سخن سازی نواب بہادر کی واسطے دلجوئی منصبدار کے تھی الحق کوئی امیر ہنر مین موم کرنے سنگ خارا کے اور نرم کرنے مین کسی وضع کے سخت ودرشت انکار کو نواب بہادر پر فوقیت نرکھتا ہوگا آخرکار بعد اِس گفتگو کے سلطان نوجوان اُن رسالون کے ساتھہ اِس مہم پر روانہ ہوا اور ساتھہ اُس سرعت کے مدراس کی طرف تاخت کی کہ گورنر صاحب



Marfat.com

اور نواب محمد علی خان اور اُسکا بیٹا و کرنیل کال بلکہ سب صاحبان کونسل جو اُس وقت خیمے کے اندر کمپنی کے باغ مین تھے، گرفتاری سے اُس حادثے کی جو ناگہانی اُن کے سر آپڑا تھا مشکل سے بچے، بڑی خیریت یہ ہوئی کہ ایک جہاز جو مقابل اُس باغ کے لنگر پر تھا اُنکی قسمت سے مل گیا، جسنے اُنکی کشتی حیات کو ساحل نجات تک پہنچایا نہین تو اُن کو اُس فضای آسمانی سے بچنا سخت مشکل تھا، اِس ناگہانی واردات مین اِسقدر اُنھین گھبراہٹ تھی کہ گورنر اپنی توپی اور تلوار وہین چھوڑ کنارے نکل گیا، چنانچہ سارا اسباب وسامان حاضری کا اُس کی کلاہ و شمشیر سمیت لشکرے سوارون کے ہاتھ لگا کیون کہ مدراس کے صاحبون کا معمول ہی کہ ہرروز اطراف و نواح مین اُسکے ہوا کھانے کو نکلا کرتے ہین اور حاضری بھی دہات کے بنگلون مین کھاتے اگر نوکر فرانسیس جاسوس کا (جو انگریزون کی طرف سے نواب بہادر کے لشکر مین تھا اور جو بقصد اِسی نیت سے بھیجا گیا تھا کہ اُن کو اِس ناگہانی تاخت کی اطّلاع کرے) بروقت پہنچکر اُنھین آگاہ و خبردار نکر دیتا، تو اِس جنگ مین گورنر اور اُسکے رفقا بیشک گرفتار ہوتے الغرض حیدری سوارون نے اُن کے پیچھے دھاوا کر اُن کے مدراس بھر جانے کی راہ کو روک لیا، نواب محمد علی خان جو بڑی سرعت سے بھاگا تھا، بہ سبب تیز رفتاری اپنے گھوڑے کی اُنکے ہاتھ سے بچ گیا، مدراس کا گورنر اگر اِس ہلّہ مین پکڑا جاتا تو یہہ گرفتاری اُسکی خودرائی اور ناعاقبت اندیشی پر محمول ہوتی اِس لیئے کہ اُسکے رفقا ہنوز جمع نہین ہوئے تھے کہ گانودن کے لوگ مرھٹہ مرھٹہ فریاد کرتے ہوئے آئے (کیونکہ ساکنان حوالی مدراس نے سوائے مرھٹونکی تاخت کے ابتک اور کوئی بلا نہین دیکھی تھی) لیکن گورنر اور اور صاحب لوگ اِس شور و فریاد

سے اندیشہ مند ہونے کی جگہہ سب ہنسنے لگے، مگر جب بہت سے لوگ اُنھین فراریون کے آئے تو گورنر کو اُسکے ایک رفیق نے کہا مناسب اِ ہی کہ اس واقعے کی کچھ تدبیر کی جاے، اُسنے جواب دیا، اگر غنیم کے سوار مدراس کے جوار مین سچ مچ آتے تو ہم کو پہلے اُسکے راہ کے قلعہ دارون نے خبر کی ہوتی، پس یہہ خوف و دہشت اِن بزدلون کی نامردی کے سوا اور کیا ہی، اِسی واسطے، آج کی تاریخ سے مین حکم دیتا ہون اگر کوئی اِس طرح سے واویلا اور فریاد کرتا ہوا ہمارے پاس آیا تو قابل تعزیر و سزا کے ہوگا، اِس حکم پر سب حاضرین نے جیسا خوشامد گویون کا دستور ہی گورنر کی تحسین اور تعریفین کین، اتنے مین قصبہ سنط طامس* کے ایک گروہ نے کہ بہت سے اُن مین زخمی تھے، وہان پہنچکر سردارون اور اہالیون کے خاطرنشین کیا کہ اعدا شہر کو تاراج و غارت کر رہے ہین، تب تو سبکے سب ترسناک ہو کر سہم گیے، اور بہ سبب اعلام کے جو بروقت پہنچا تھا، اُنھین اِتنی فرصت مل گئی کہ وہان سے بھاگ کر بچاو کے لیئے دریا کنارے جا چھپے، جب تک اُدھر ٹیپو سلطان شہر مدراس کے تاراج ولوٹ مین مشغول و متوجّہ تھا، اُسی عرصے مین اُسکے والد بزرگوار نے انگریزی پلٹن کے حالات کو اُس پہاڑی کے اُوپر سے جسکا ذکر سابق ہو چکا، ملاحظہ کر اُن پلٹنون کو توپین مار کر درہم برہم کر دینے کا خیال کیا، اِسی منصوبے سے اُسنے دوسرے دن تڑکے ہی اپنی فوج کو وہانسے کوچ کرنے اور کئی ضرب بڑی توپین اُس ٹیلے پر چڑھا انگریزی لشکر پر سر کرنے کا حکم دیا، چنانچہ یہہ امر بخوبی سرانجام

---

*سنط طامس قوم پرطگیش کے ایک شہر کا نام ہی اور جسمین اُنکا ابتک بھی اِمپر پھرّا تا ہی،



Marfat.com

ہوا کیونکر خیمون کے اکھاڑنے اور کھڑے کرنے کی جہت سے لشکریون کو
حیرانی ہوئی ' نواب حیدر علی خان نے مشاہدے سے اِس حال کے خوش ہو کر حکم کیا
کہ تمام توپخانہ اُس پہاڑی پر لیجائین ' غرض اُسکی ' اِس بات سے فقط تمکنت
اور شان فوجکشی کی دکھلانی تھی ' کیونکہ اُسکے توپخانے کے اکثر گولے انگریزونکی
لشکرگاہ تک پہنچ نہین سکتے تھے ' باایں ہمہ اِس حرکت سے اتنا ہی اُسے منظور تھا کہ
انگریزون پر اُسکے لشکر کی کثرت ثابت و معلوم ہو اور برسے برسے توپخانے
اور اُسکے کارگزارونکی چالاکی اور تیزدستی کے دیکھنے سے اُنکے دلون پر خوف
اور رعب چھاجاے اِسی ارادے سے آپ بدست خاص توپچیونکو جو اپنا جوہر ہنر
دکھلاتے تھے ' اشرفیان انعام دے دے دوسرے سپاہیون کو سرگرم جنگ کا
کرتا تھا ' نظام علی خان نہین چاہتا تھا کہ اِس کارزار سے اپنے کو الگ اور بیکار رکھے
اِسواسطے اُسنے بھی اپنے رسالے سمیت آگے بڑھکر سوارون کو حکم کیا کہ انگریزونکی
چھاونی کو چاردنطرف سے گھیرلین ' مگر تین گھنٹے تک اُسکی پیدل سپاہ نے
انگریز کے پلٹن والون پر ' جن کو جنریل اسمتھ نے ایک پہاڑ پر کھڑا کیا تھا حملہ کیا
انگریز اُنکے حملے سے ' اپنے بچاو کے واسطے گھبراہٹ کی مارے ایسی جگہ سے
نکلے کہ وہان توپخانہ حیدری کا گویا اپنے کو لقمہ اور نشانہ پایا ' لاچار جب ایسی بلا
کے منہ مین آپڑے ' تب کئی بار اُنھون نے اشارے کنائے سے جنریل
موصوف کے نزدیک اپنا حال ظاہر کیا تاکہ وہ مع فوج جلد اُنکی مدد اور کمک کو پہنچے '
شام کی چار گھڑی کے قریب انگریز کا لشکر پرابانہ ہکر روانہ ہوا نواب بہادر نے
جہت اپنے پیدل سپاہیون کو تو حکم دیا کہ وے معہ توپخانہ اُس پہاڑی سے اُترپڑین
اور سوارون کو فرمایا کہ سبکے سب بہیئت مجموعی انگریزون سے مقابلہ کرین '
حیدری فوج ابھی صف باندھ چکی تھی کہ نواب نظام علی خان کی کل پیدل سپاہ



Marfat.com

بد حواس ہو بھاگنے اور اِدھر اُدھر چھپکنے لگی ' اور اُسکے سوار نظام علی خان سمیت بے باکانہ انگریزون سے لڑنے متوجہ ہوئے ' اور اُن کے پیچھے نواب بہادر کا توپخانہ بھی روانہ ہوا ' لیکن بے لوگ رزمگاہ مین حیدری فوج کے متصل پرابندی نکر حیدری اور انگریزی لشکر کے بیچ مین آکر اُن دونون لشکر کے درمیان بالکل آڑ اور حجاب واقع ہوگئے ' انگریز ایک چشمے کے کنارے جو پہاڑ کے قریب تھا آگے بڑھنے کو توبڑھ گئے ' پر گذر اُنکا ایسی راہ پر ہوا کہ کنکریون اور جھوڑ سے بھری ہوئی تھی ' انگریزی پلٹن مین دو تولیان بنائی گئی تھین سوارون کا رسالہ تو پیچھے سے اول مین اور توپخانہ بجاے ہراول کے تھا ' توپخانے کے لوگون کی آواز سے نظام علی خان کی سوارون کے دلون مین ایسا دھڑکا پیدا تھا کہ وے کمال حواس باختہ ہو حیدری لشکرگاہ سے پس پا ہو کر نکل بھاگے ' اُن کے نکلتے ہی لشکر حیدری مین ایک تہلکہ اور ہلڑ پڑ گیا ' نواب بہادر کے دل مین لشکر کی اس بد انتظامی سے ایک اندیشہ اور کھٹکا پیدا ہوا ' اور اتفاق کے باب مین تو گویا بدگمانی اور عہد شکنی کا خیال ظہور مین آچکا تھا ' اب اِس بات کا بھی دغدغہ اُسکے دل مین پیدا ہوا کہ تا وقتیکہ وہ انگریزون کے ہٹانے اور دفع کرنے مین مشغول رہیگا بے غیرت بھگوڑے اُسکی چھاونی مین لوٹ پاٹ مچادینگے ' اور برا وسواس اُسکو رات کے آجانے سے ہوا ' جب نظام علی خان کی فوج جو انگریزون کی چھاونی کا حجاب اور اُوٹ تھی منتشر ہوگئی تو ایسا معلوم ہونے لگا کہ انگریزی لشکر ہیئت مجموعی سے صف بندی کر آگے بڑھا چلا آتا ہی اور سوار اُن مین بطور التمش کے ممتاز دکھائی دیتے ہین ' حیدری توپخانے سے جو پیدل فوج کے آگے تھا اتنے گولے چلے کہ حرف کی جانب کے بہت لوگ مارے پڑے ' پر



Marfat.com

اسلئے کہ کثرت آتش باری سے جو اُس پہاڑی کے اُوپر عمل مین آئی تھی ' سارا اسباب لڑائی کا بیکار گیا تھا بڑی بڑی حیدری توپین اب بیکار تھین ' بناچار سواروں کو یہ ارشاد ہوا کہ غنیم کے لشکر پر ٹوٹ پڑین ' حکم ہوتے ہی ہندوستانی اور فرنگی سواروں نے حملہ کرنے کی نیّت سے گھوڑے اُٹھائے ' لیکن انگریزون کی طرف سے توپ و تفنگ کی ایسی بوچھاڑ تھی کہ ٹھہر نسکے ' جب نواب بہادر نے دیکھا کہ شام کا وقت عنقریب پہنچا اور رات کو انگریز کے پیدل سپاہی خوب کوشش اور جان فشانی کرسکتے ہین ! سو اسطے میدان جنگ سے کنارہ کیا ' ایک چھوٹی توپ انگریزونکی جسکے بیل مارے پڑے تھے حیدریونکے ہاتھ لگی ' اِس لڑائی مین حیدری فوج کا کوئی امیر ( سوائے ایک پرتگیس کے جو تفنگچیون کا عہدہ دار تھا ' اور ایک دوسرے سوار کے کہ یہ دونون بہت ہی زخمی ہوگئے تھے ) انگریزون کے ہاتھ نہ لگا ' باقی مجروحون کو لشکر کے ساتھ لے گئے ' دونون ( یعنے حیدری اور نظام خانی ) لشکر کے مقتولون کا عدد چار سی سے زیادہ نتھا ' انگریز نواب بہادر کا پیچھا کرنے مین سرگرم تھے ' مگر چونکہ اُسکی چھاونی درمیان دو پہاڑون کے واقع ہوئی تھی ' اور راہ مین ایک چشمہ اور دو پہاڑی بھی تھی ' و بر تقدیر تعاقب ' لامحالہ اُسی راہ ہوکے اُنھین جانا پڑتا ' اچار اُس چشمے کے اُوپر سے فقط کئی گولے حیدری فوج کی طرف مارکے بس کیا ' نواب بہادر نے جب اپنی چھاونی مین آکے اُسے برہم درہم پایا ' کیونکہ اُسکے درمیان سے نواب نظام علی خان اور اُسکے سپاہی اپنے جیمون کو چھوڑ نکل بھاگے تھے ' اسلئے اپنے پیدل سپاہیون کو بعد اِسکے کہ چھوٹے چھوٹے قلعون مین اُنکی سکونت و اقامت کی جگہہ مقرّر کردی تھی یہ ارشاد فرمایا کہ توپخانۂ حیدری اور لشکر کا سامان عقب اُس مورچے کے جو سر دست

بنایا گیا تھا لیجائین، چنانچہ یہہ امر شتابی عمل مین آیا، نواب بہادر مقام کے واسطے مکان (جہان لشکر اُسکا اعدا کے تاراج سے محفوظ و سلامت رہ سکے) ٹھہرانے اور احتیاط کرنے کا ایک ایسا خاص سلیقہ رکھتا تھا کہ اُسے اِس مادّے مین جنرل اسمتھ۔ کہ وہ بھی اِس کام مین کامل تھا، نہایت تعریف کرتا، ترنا ملی کی لڑائی سے پھرتے وقت، نواب بہادر کی منزل گاہ مین پشت کی طرف سے کوئی راہ نتھی، بجز ایک تنگ گذرگاہ کے جسّے گذرنا ایک چھکڑے کا مشکل تھا، یہان دو راہین تھین، ایک تو جو نظام علی خان کی لشکرگاہ کو گئی تھی اُسی طرف سے لشکری سازوسامان جاتا تھا، اور بہت لشکریون نے واہنے ہاتھ کا رستا لیا جدھر سے نظام علی خان بہادر کا بھی لشکر کمال بے انتظامی کے ساتھ توپخانے سے ملا جلا چلا جاتا تھا، اِسی بدانتظامی نے توپ خانہ حیدری کو کوچ سے باز رکھا، ہرچند آگے جانے کے واسطے مشعلون کی روشنی کر بہتیری کوشش اور تدبیر بن عمل میں آئین، آخر کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایک رسالہ بھیجین تا اُن لوگون کو جو پہلے کوچ کر گئے تھے، آگے بڑھنے سے باز رکھے اور اِسکی تاکید کرے کہ اثنائے راہ مین جو کوئی جہان کہین ہو فجر تک وہین ٹھہرا رہے، بھور ہوتے ہی سررشتہ راہ کا پھر ہاتھ لگا جب نظام علی خان کی فوج میدان مین پہنچی تھی، اگر ایسے وقت جنرل اسمتھ۔ اپنے بدل سپاہیون کا لشکر روانہ کرتا تو بیشک غنایم فتح کے بہت سے اُسکے ہاتھ لگتے، کیونکہ نظام علی خان ہزیمت کے بعد، اپنی چھاونی مین آتھ ضرب بڑی توپ چھوڑ گیا تھا، چنانچہ بعد اُسکے جانے کے حیدر علی خان نے اُسکے توتے گاڑیون کو مرمت کرکے چاندی کے باسن اور اور اُسکی بیش قیمتی چیزین جو راہ مین چھوٹ گئین تھین، اُسے بھیج دین، نواب بہادر مہیج ہوتے ہی میدان کارزار مین اپنی فوج لیکر نظام علی خان کی جگہہ پر

صف باندھ کھڑا ہوا پیدل سپاہی تو اُسکی پہلی صف مین تھے اور سوار دوسری مین جب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ میدان مین آچکا، وہ اپنے لشکر سمیت اِس ارادے سے کہ تنومند اور ہمّت کے پورے سپاہیون کو ہمراہ لیکے فوج کا چندا ول بنے پیچھے کو پھر گیا، انگریز اُنکے پیچھے سے اُن پر حملہ آور ہو گئے گولے پر اکتفا کیے، اِن گولون سے افواج حیدری کے چار ہی شخص مارے پڑے، ایک اُن مین سے فرنگی سپاہیونکی چھاونی کا سردار تھا، جنریل اسمتھ نے بے شبہہ اس فتح کی سرگذشت سے مدراس کے کارگزارون کو جلدی اطّلاع کی ہوگی اور اُن لوگون نے اس خبر نصرت اثر کے سنّے سے اُن اندیشون سے جن کے بیچ غلطان پیچان ہو رہے تھے رہائی بھی پائی ہوگی، یے لوگ ان دنون سلطان کی ناگہانی تاخت سے ازبسکہ خوف وہراس مین گرفتار تھے، کیونکہ تمام فوج جو قلعۂ سنٹ جارج یعنے مدراس کی پاسبان تھی، صرف دو ہی سو اُسمین فرنگی سپاہی اور چھ سو ہندوستانی تھے، چنانچہ شہر سیاہ کہ بلدۂ مدراس اُس سے مراد ہی ٹیپو سلطان ہی کے اختیار مین تھا، شہر سیاہ مین انگریزون کے شمار موافق اُن دنون چار لاکھ آدمی سے کم نتھے، اور اُسوقت جمعیّت اُن کی وہات کے فراریون سے دوچند ہو گئی تھی، اگرچہ اس شہر کا نام شہر سیاہ پڑ گیا ہی مگر اکثر فرنگستان کے لوگ یہان بستے ہین اور سوداگری مال ومتاع کی بھری بھرائی کو چھیان رکھتے، ہر رقم کی نفیس نفیس اشیا واجناس وہان میسّر آتی ہین، بہ نسبت اور قوم کے، بڑے بڑے متموّل اور مالدار ارمنی اور گجرات کے جوہری بود وباش کرتے اور مونگا موتی وبیش قیمتی جواہر کی خرید فروخت کرتے ہین، جس وقت کہ لوگون نے فراریون کو اِس واقعۂ ہولناک کے باعث، وہات سے شہر کی



Marfat.com

طرف بھاگتے دیکھا، بڑا خوف و رعب اُنکے دلون مین سما گیا تھا اور یہہ دھڑکا پیدا ہوا کہ حیدر علی خان بہادر آپ ہی اپنی تمام فوج لے کر اِس شہر کے لینے اُجاڑنے کو آیا ہی، سو اِسی گمان پر اُدھر سے تو زن و مرد خان و مان سے آوارہ ہو مال متاع گھر بار چھوڑ چھاڑ بچاو کے لیئے قلعے کی جانب بھاگ آئے، اور یہان چونکہ گورنر صاحبان کونسل، سالار فوج وغیرہ ابتک شہر مین داخل نہین ہوے تھے، کسی نے حکم نہ کیا کہ اُسکے دروازے بند کرین، چنانچہ تھوڑے ہی عرصے مین اِس قدر خلق اللہ نے قلعے کے اندر رہ لیا کہ اُسکی ننگ راہین اور خندق پشتون تک بھر گئی یہان تلک کہ گورنر صاحب جب وہان وارد ہوا تو آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کے سبب بڑی مشکلون سے اپنی کوٹھی مین داخل ہوا اور دو دن تک مارے اندیشے کے میز پر سر رکھکر بڑے سوچ مین پڑا رہا اور کرنیل کال انجنیرون کے سردار کو کہ کارکردہ اور ہوشیار تھا بلا کر اُس سے کہا تا وہ ہر طرح کے کام کا اہتمام کرے، چنانچہ کرنیل مذکور سر انجام کرنے مین اُن اُمور کے سرگرم ہوا، اور بعد گذرنے اُس واقعے کے، گورنر اِس کا بھی اقرار کرتا تھا کہ اگر ٹیپو سلطان شہر سیاہ کو لے لیتا اور اُسکے فراریونکا تعاقب کرتا تو سنٹ جارج قلعے کے تصرف کرلینے مین بھی کوئی مانع مزاحم اُسکا نہ تھا، لیکن خیریت گذری کہ یہہ سلطان نوجوان ناتجربہ کار تھا اور اُسکے سوار جو سنٹ تامس سے شہر سیاہ کے قریب پہنچے تھے کہ اتنے مین کئی گولے جو قلعے پر سے اُن پر چلے، اِسی باعث وے منزل مقصود کی طرف قدم بڑھانے مین جھجھک گئے، آخرش سلطان نے اُنھین دنون ارباب شورا کی ایک مجلس جمع کر سر دست کی لڑائی کے باب مین اُن سے صلاح و استصواب کیا، ایک شخص نے اہل شورا سے جو سرکار حیدری مین



Marfat.com

برّا امیر اور قاسم خیرات اُس سرکار کا تھا اور اِس مہم مین بطور نا لیقی
کے شاہزادے والا تبار کے ہمرکاب بھیجا گیا تھا، یہہ صلاح دی کہ شہر کے
اندر جانا اور بلاؤن کا ہدف ہونا مصلحت و مناسب نہین، حکم حیدری یہی ہی
کہ اطراف مدراس کو لوٹین و غارت کرین، لازم ہی کہ ہم سب ہرگز اِس
بات کے روادار نہون کہ شہر مین داخل ہونے کے سبب اُسکے نور چشم کو قلعہ
سنٹ جارج یا اور حصار کے گولے سے خدا نخواستہ کسی طرح کا ضرر یا
ایذا پہنچائین، مشیر و صلاح کارون نے اُسکی راے کو پسند کی،
اِس مقام مین کہہ سکتے ہین کہ شہر سیاہ کے جلا دینے یا گورنر اور کونسلیون کو
مغلوبانہ صلح پر مجبور کرنے کی صورت مین انگریزون کو عظیم زیان ہوتا، اب
اُن کو اور شہر کے مالدارون کو پانچ کرور روپی سے سوا کا صرفہ اور بچاؤ ہوا
فرانسیس مولّف ان اوراق نے نواب بہادر کو صلاح دی تھی کہ مدراس کو،
محاصرہ کر کے اُسمین آگ لگا دے اگرچہ اُسکے سمجھ مین یہہ کام سہج نتھا،
مگر اتنا جانتا تھا کہ اِس مین کچھ نہ کچھ فایدہ ہو ہی رہیگا، اور راقم کو اِس تاخت مین
ہمراہ اپنے فرزند ارجمند کے نکیا اِس نظر سے کہ کہین اُسکو خطرے کے سامھے
نکر دون، اور اِسی صلاح نے گورنر کو میری ایذا رسانی پر مستعد اور آمادہ
کیا، چنانچہ آخر کو اُسنے یہہ ٹھہرایا کہ دار العدالت مین اِس شخص کی صورت حال
تجویز کی جاے، مگر کوئی دلیل اور گواہ میرے قصور کے ثابت کرنے پر سوا ے
انگریزی جاسوسون کے نتھا چنانچہ اُن لوگون نے اِس بات کی گواہی دی کہ
ہم نے اپنے کانون سنا کہ اِس شخص نے ایسی صلاح و مشورت نواب کو دی،
لیکن ایسا سلوک جو اُسنے میرے حق مین کیا ہر چند ہر طرح کے دستور
و انصاف اور ہر قوم کے آئین کے خلاف [illegible] مین جہان انگریز



Marfat.com

جبّارانہ حکمرانی کرنے ہین ایسے اُمور متعارف وشایع ہین ،
اگرچہ شہر مدراس کا اس حادثۂ ہولناک مین (اِسلئے کہ کرنیل کال نے پہلے ہی
تمام فرنگیون کو فوراً اجمع کر ہتھیار بندھا اُسکی گھاٹیون اور راہون پر نگہبانی کے
واسطے چوکیان بیٹھادی تھین ، جنھون نے لوٹنے والون کی جماعت کو شہر کے
نزدیک پھٹکنے نہ دیا ) کچھ اتنا نقصان نہوا ، لیکن انگریزون نے اُس سے بڑی
جوکھم اُٹھائی جسّے اُنکا بڑا خسارا ہوا ، کیونکہ مدراس کے اطراف مین اُنکی امیرانہ
کوٹھیان جو اسباب ولوازمے سے سجی سجائی تھین اور اُسکے پردس کی
بستیان جو گوناگون اہل حرفہ سے آباد سب لُٹ گئین بلکہ بچے بچایون نے بھی اپنے
لوٹے جانے کا اظہار کیا نا کہ شہر کے مالدارون کا جو جو مال واسباب اُنکے پاس
تھا ، یا پیشگی روپیہ بطور دادنی کے اُنھون نے لیا تھا اِس حیلے سے اُنھین دینا
نہ پڑے ، اِس ناراج عام مین دینا نبرنام ایک فرانسیس سوداگر فقط بچ رہا تھا ، اور
وجہ اُسکے بچ جانے کی یہہ ہوئی کہ اتفاق سے خاکی شاہ دولت حیدری کا امیر قاسم
خیرات ، سنٹ طامس کے پہاڑ پر جو مدراس سے ساڑھے چار میل یا سوا دو کوس
کے فاصلے پر واقع ہی اُس فرانسیس کے گھر کو جو ایک خانہ باغ تھا خالی پاکے
اُس مین وارد ہوا اور وہان کے باغبان سے کہا اب لوٹنے والون کا منہ نہین ہی کہ
اِس گھر کی طرف رخ کرین ، اور اپنے نوکرون کو بھی منع کردیا کہ خبردار کوئی
یہان کی چیزونکے لینے اور برباد کرنے کا قصد نکرے اور ایک مالی کے ہاتھ اپنے
نوکر کی معرفت اُسکے ترکون کی چیز بست لمستانی پھلون اور ساگ سبزی
کے ساتھ اُسے بھیج کر اِس پیغام سے اُسکی دل جمعی کی کہ انشاء اللہ ایک
چیز بھی تمھارے گھر کی نقصان نہونے پاویگی مالیون پر تاکید رکھونگا ناوے ہر روز
والیان باغ کے حاصل سے تم کو پہنچایا کرین ، چنانچہ اُن وعدون کو اپنے بخوبی پورا کیا ،



Marfat.com

نھین دنون مدراس کے گرد نواح مین اُن فراریون نے جو آوارہ ہو نکلے تھے ' یہ افواہ اُڑادی کہ نواب حیدر علی خان بہادر نے مدراس لے لیا ' بلکہ یہ خبر پانڈیچیری ' ترنکو بار اور دوسرے فرنگی معمورون مین ہو کے فرنگستان کے ملکون تک پھیل گئی ' تجّار اور شہر بشہر کے وارد صادرون نے خوشی بخوشی جہان تہان اِس خبر کی شہرت کردی ' اور ولایت فرنگ کے اور قوم جنھین قدیم سے انگریزون کے ساتھ رشک و دشمنی تھی ترنا ملی کی فتح جو انگریزون کے نام ہوئی تھی اور خود اُن لوگون نے بھی پہلے اُسے مشہور کی تھی ' اب اُسی خبر کو وہی چھپانے لگے ' اور اِس جھوتھی خبر کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لندن مین اِکبارگی سرمایہ کمپنی کا بھاو ۲۷۰ سے اِتنا ۲۲۲ ہو گیا '

جنرل اسمتھ نے پیش بندی کر چالاکی یہ کی کہ ترنت اپنی فتحیابی کی خبر مدراس کے کارکنون کے پاس ' اِس فریب سے بھجوایا کہ ایک ساندنی سوار کو ' فتحنامہ اُسکے ہاتھ دے ' نواب بہادر کے لشکر کی جانب ' جو مدراس کی اطراف مین تھا ' یون سکھلا پڑھا روانہ کیا کہ تو وہان پہنچ کے پہلے لوگون سے پوچھنا کہ ٹیپو سلطان کہان ہین ' پھر اس دھپ سے کہنا کہ مجھے اُن کے پدر بزرگوار نے اِس پیغام کے ساتھ اُنکے پاس بھیجا ہی کہ ترنا ملی کی لڑائی تو ہاتھ سے جاچکی ' اب شہزادے کو مناسب ہی کہ جلدی اپنے تئین محمد تک پہنچادے '

حاصل کلام ' وہ سوار اِس چھل کے ساتھ خیریت سے آپہنچا ' مدراس کا گورنر فتحنامہ دیکھتے ہی مارے خوشی کے اُچھل پڑا ' اور چھوتتے ہی اُسنے اوّل تو ایک سو ایک توپ چھوڑنے کا حکم دیا تا شہر والون کو جو دلگیر ہو رہے تھے فتح کی خبر معلوم ہو جاے ' دوسرے اخبار کے کاغذ کے وسیلے بھی مبالغے کی راہ سے اس خبر کو مشہور کرنے فرمایا تا کہ خلق اللہ جانین کہ انگریز حیدر علی خان پر غالب آے '



Marfat.com

اُدھر شاہزادے کو، جب یہ خبر نامنتظر پہنچی تو فکرمند ہو کے صلاح کارون سے اِس باب مین مصلحت پوچھی اُنھون نے سبکے سب ایک زبان ہو غرض کی کہ جلدی (جہان تک ہو سکے) لشکر حیدری مین پہنچا چاہیئے، چنانچہ سلطان سعادت نشان. شکوہ و شان وہان سے روانہ ہوا، اور چار شخص عیسائی دین کے پادریونکو بھی اپنے ساتھ لیا، اِسلیئے کہ نواب بہادر نے چلتے وقت اُسے فرمایا تھا کہ قوم انگریز کا ایک ایسا مرد ہشیار صاحب اعتبار اپنے ہمراہ لانا، جو انگریز کے لشکر اور اُن کمک کے سپاہیون کی چال ڈھال سے، جن کے پہنچنے کے (فرنگستان یا اور مکان سے) وے منتظر اور امیدوار ہین، اُسے آگاہ و خبردار کرے، مگر شاہزادے کو چونکہ اِس صفت اور سلیقے کا آدمی نملا لاچار اُنھین چارون کو دلاسا بھروسا دے ہمراہ لے چلا،

ترنا ملی اگرچہ کچھ ایسے عمدہ مکانون سے نتھا اُسکی شکست کی خبر، شتابی تمام ہندستان مین پھیلی اور اُس کے ناقلون کے طور اور بیان سے ایک نئی نئی صورتون مین نقل کی گئی، نواب بہادر کو اِس افواہ سے کچھ ملال نہ گذرا، کیونکہ اِس لڑائی کا ہاتھ سے جانا سرتاپا نظام الدولہ ہی کی چوک تھی، حال اِسکا یون ہی کہ جب نواب نظام الدولہ نے یہ معلوم کیا کہ لینا اور مسخر کرنا آرکاٹ کا، ویسا سہل الحصول نہین ہی جیسا پہلے وہ اپنے زعم مین سمجھکے خوشدل ہوا تھا، تب اُسنے اپنے دارالامارت کو پھر جانے کا منصوبہ ٹھان کے چاہا کہ کسی طرح چھل بل کر نواب بہادر اور نواب محمد علی خان اور انگریزون سے خاطرخواہ مبالغ کثیر حاصل کرے، اگرچہ اُن دونون نوابون کی مختلف غرضون نے اُن کے دل کی بدگمانیون کو بڑھایا، باوجود اِسکے دونون آپسمین ایسے طریقے پر سلوک کرنے لگے کہ اُنکی الفت و ملاپ، خلق اللہ کے نزدیک ثابت رہی،



Marfat.com

پہلے نواب نظام الدّولہ نے اُس ایام مین کہ ٹیپو سلطان اطراف مدراس
لوٹ اور تاراج کر کے پھرا، ایک بزم شاہانہ آراستہ کر نواب
علی خان بہادر اور اُسکے تمام ارکان دولت کو بطور ضیافت کے دعوت
ر تعظیم تکریم کی خوب شرطین بجالایا، اور اسباب مدارات مین ایک
ت بہ کیا کہ اُسکو ایک زرّین تخت جما نشستگاہ مین جہان زردوزی
مند تکیہ لگوایا اور زربفت کا شامیانہ طلائی استادونپر کھڑا کروایا تھا بیٹھایا،
ر رخصت ہونے وقت اُس بیٹھک کو معہ کشتیہاے خلعت و جواہر گران
رہدیہ و پیشکش کے ہمراہ بھجوادیا، کئی دن بعد نواب حیدر علی خان
نے بھی اُسے دعوت کربلایا، اور ہون و اشرفیون سے بھرے ہوئے توردون کا
ے چبوترا، جسپر عمدہ ابر شمی غالیچا بچھا اور مسند تکیہ زردوزی لگا
سکے بٹھلانے کے واسطے تیار کروایا، اور رخصت کے وقت بلے
ب اسباب معہ خوانہاے جواہر و مروارید و خلعتہاے عمدہ بطریق پیشکش
سکے ساتھ کردیئے، اب اِس ملاقات مین دونون نواب اِس بات پر متّفق
وئے کہ اب دونون لشکر ایک دوسرے سے جدا ہون، اور نظام الدّولہ اپنے
ارالملک کو مراجعت کرے، اگرچہ بہ جدائی اور تفرقہ، اُس وقت تک
کہ حیدر علی خان نے وانمباڑی کو لیا اور انبور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا تھا وقوع
مین نہ آیا، اور اِسپر بھی اُن دونون نے آپس مین اتّفاق کیا کہ حیدر علی خان تو
محمد علی خان اور انگریزون کے ساتھ آرکاٹ مین لڑائی مین مشغول اور
نظام الدّولہ انگریزون پر مچھلیپٹن کی طرف تاخت کرتا رہے، اِس طور
سے اُنکی فوجین آپس سے جدا ہوین،

---



Marfat.com

تشریف لانا نواب حیدر علی خان کی والدہ بیگم کا اپنے فرزند
سعادتمند کے دیکھنے کو اور نواب کا اپنے لڑکون سمیت اُنکے
استقبال کو جانا اور بڑی تعظیم سے اُنھین تارنا،

نا معلوم ہو کہ نواب بہادر کس قدر محبّت والفت اپنے خاندان سے رکھتا اور
خویشون کے ساتھ کسطرح کا سلوک کرتا تھا، مناسب یہ ہی کہ اِس مقام مین
کیفیّت ملاقات نواب کی، اُسکی والدہ ماجدہ کے ساتھ بیان کی جاے،
جناب والدہ بیگم یہ خبر سنکر کہ حیدر علی خان نے ان روزون دشمنون کے ہاتھ سے
بہت سی تکلیف اور زحمت اُٹھائی (اور ناقلون نے اُسکا حال مبالغے کی راہ سے
خلاف واقع کچھ کا کچھ بیان کیا تھا) اپنے فرزند دلبند کی مشتاق دیدار ہو حیدر نگر سے
روانہ ہوئین، ہر چند ایّام بارش کا اور فاصلہ ساڑھے چار سو میل کا تھا ساتھ اِسکے بھی
بڑی بڑی منزلین طی کر کے کئی دنون کے عرصے مین حیدری لشکر گاہ کے
قریب پہنچین، نواب بہادر اپنے موکب پرشکوہ کے ساتھ استقبال کے
لیئے روانہ ہوا، اور تین میل دورے والدہ بیگم کی سواری دیکھ، اپنی ساری فوج
وہین رکھ، خود نواب اور اُسکے لڑکے تیپو سلطان و کریم شاہ گھوڑون پر سوار ہو
واسطے استقبال کے آگے کو چلے، یہان تک کہ والدہ بیگم کے محفّے پاس جا پہنچے
تعظیم و تسلیم کے آداب بجا لا کر محفّے کے داہنے بائین ہو لیئے چنانچہ بیگم صاحبہ کی
سواری حیدری لشکر کے درمیان ہو کر گذری، لشکر والے بھی مجرا اور تسلیم بجا لائے،
بیگم صاحبہ کی جلو مین اردابیگنیون کی قسم سے دو سی پردہ نشین خواصین مع
پیر تک برقے مین چھپین عربی گھوڑون اور گجراتی بیلون پر سوار تھین اور محفّے کے
پیچھے آتھ رتھ تھین زردوزی سنجرات کی پوشش سے چھپین، جنھین ناگورے بیل



Marfat.com

کھینچتے تھے اور دس ہاتھی اور بہت سے اُونٹ اور چار پائے بار بردار، زنانی سواری کے آگے آگے فرنگستانی سوار، چھہ سو بھالے بردار جنکے نیزون مین گھنگھرو اور پر بندھے تھے اُسکے گرد، اور سواری کے آگے پیچھے چار سی ہندوستانی سوار تھے، جب والدہ بیگم کی سواری اپنے خیمے مین اُتری، نواب بہادر نے دست بستہ عرض کی کہ اِس برسات کے ایّام مین کہ بارش اور سیلاب سے رستا قابل چلنے کے نہین رہا، ایسی تکلیف اُٹھانے اور دور دراز کی راہ طی کرنے کا باعث کیا ہوا، والدہ بیگم نے فرمایا کہ ای نور چشم اندنون جو تمھین ایسے رنج و زحمت کا سامھنا پڑا دل نمانا اور بے اختیار جی چاہا کہ ایک نظر تمھین دیکھون کہ اِن زحمتون کو کیونکر برداشت کرتے ہو، نواب نے عرض کی آپ کے تصدّق سے خیریت ہی، یہ کچھ ایسا مشکل امر نتھا، دعا فرمایئے کہ خداوند تعالی اِس سے کسی سخت تر مصیبت مین مجھے گرفتار نکرے اور اگر کرے تو اُسکے برداشت کی بھی طاقت بخشے، والدہ بیگم نے فرمایا اگر ایسی بات ہی تو مین جلدی رخصت ہوتی ہون تا تمھارے اموزات مین کچھ خلل انداز نہ ہون، چنانچہ دو ہی دن اپنے بیٹے پوتون کے ساتھ رھکر اُسی طور سے کہ آئین تھین روانہ ہوئین، اور یے لوگ جلو مین اُسی مقام تک ہمرکاب گئے جہان تک پہلے دن استقبال کو آئے تھے،

ترناملی کی لڑائی کے دو دن بعد نواب کے لشکر نے مقام سنگومن سے پالر ندّی جو بارش کے سبب سے خوب ہی چڑھی ہوئی تھی پار ہو کر کبیر پٹن سے پانچ اور وانمباڑی سے چھہ فرسنگ پر ایک میدان مین ڈیرا کیا، سلطان بھی چھاونی مین آپہنچا، نواب حیدر علی خان اور نظام علی خان نے پچھلے عہد و پیمان کو سر نو آپس مین استوار کیا،



Marfat.com

جانا نواب حیدر علی خان کا قلعۂ وانمباڑی کو
اور انکے ریزون کے داخل سے اُسے نکال لینا،

والدہ بیگم کی روانگی کے دوسرے دن، حیدری لشکر نے وانمباڑی کی جانب کوچ کیا، سواروں کے رسالے اور ہندوستانی فوج کے کچھ سپاہی قبل اِسکے وہان جاچکے تھے، تاخوب دیکھ بھال کے ڈیرا کرین چنانچہ اُن لوگون نے اُس مکان کو خوب سا دیکھا کہ قابل اِسکے ہی کہ وہان لشکر پانی کے قریب، جنگل جھاڑ کی اُوٹ مین مقام کرے اور ایک باغ سے جو اُونچے ٹیلے پر جھرنون کے بیچ واقع تھا حملہ بھی کرسکے، چنانچہ اسی رات کو ایک ایسا مورچہ کہ بارہ ضرب توپ اُسپر چڑھا سکین بنکر طیّار ہوا، چونکہ یہ مکان اُس رستے سے جو ویلور کو گیا ہی نو میل کے فاصلے پر واقع ہی، سپاہیون کی ایک پلٹن اُس راہ کو داخل مین کر لینے کے واسطے، توپ خانہ صمیت بھیجی گئی، اِس جہت سے کہ فرنگستانی فوج کے سردار نے کچھ زخم کھایا تھا، نواب بہادر نے اُس شب کو اُس سے کام لینا مناسب نجانا بلکہ بتاکید فرمایا کہ خیمے مین جاآرام کرے، اور خود آپ ہی دمدمہ سازون کی تعلیم و مورچے کے کام کی اہتمام مین ساری رات متوجّہ رہا اور ایسی جگہ پر کہ گولے کا نشانہ تھی جس مین بہت سے کارکن اور عہدہ دار مارے بھی پڑے ایک درخت تلے بیٹھکر رات کاٹی، اور اُس حالت مین ہر شخص کو ہنسی چہل کی بات چیت سے خوش کرتا رہا اُسوقت تک کہ وہ فرنگستانی سردار بعد طلوع آفتاب آیا، تب نواب اپنے خیمے کو گیا، فجر نو گھنٹے کے وقت اُس مورچے کی توپون سے گولون کی ایک ایسی آگ برسنے لگی جسنے انگریزی توپخانے کو جلد ٹھنڈا کردیا، کپتان ٹرجو وہان کا حاکم تھا، اُس نے مارے گھبراہٹ کے سفید جھنڈا کہ امان مانگنے کی



Marfat.com

نشانی ہی کھڑا کیا، اور سطرڈ نے اپنے شریک کو ایلچی کر نواب کے حضور
قول قرار کرنے کے ارادے بھیجا، جب وہ وکیل حیدر علی خان کی انگریزی
فوج کے سردار پاس پہنچا اور وہی اقرار و اجازت جو کیپر پیٹن کے قلعہ داروں کو
اُسکے حوالے کرنے وقت دی گئی تھی چاہا کتنی ردّ بدل کے بعد، آخر فرمان
عالی کے بموجب درخواستین اُسکی قبول کی گئین اِس شرط پر کہ وہان کا حاکم
اور ہمارے انگریز سردار اور سپاہی انگریزون کی طرف سے برس دن تک
نہ حیدر علی خان کے ہاتھ لڑین اور نہ اُسپر ہتھیار پکڑین، جب طرفین اِس قول
قرار پر راضی ہو چکے سطرڈ نے عرض کیا کہ اب نواب بہادر اِس اقرار
نامے کو اپنی مہر سے زینت بخشے، نواب ممدوح نے وکیل کو ارشاد کیا
کہ سرکار کی بڑی مہر یہان موجود نہین، پر اِسلئے کہ کسی طرح بکھیڑا چکے اپنی
دستی چھوٹی مہر تو پخانے کے ایک سردار کے ہاتھ دے یہ حکم کیا کہ جیسا
تو مناسب جانے کر، اُس نے قولنامے پر مہر کر دی اور نواب کے اخلاق
وخوبی کے سبب اِس قیل و قال کا جلد انفصال ہوگیا، اِس حصار مین ہندوستانی
سپاہی ایک ہزار تھے اور انگریز بتیس نفر قلعہ دار اور چودہ توپین، سوائے
اِن توپون کے جو انگریزون کو اُس قلعے مین ملی تھین، سپاہیون کے رجمنٹ
کی دو توپ اور بھی ہاتھ لگی، اِس گڑھ کے قلعہ دارون سے مقابلہ خوب نہو سکا،
اگرچہ جنگ کے اسباب اور غلّون کے ذخیرے اِس مین بہت اور
ارباب پیشہ توپ کے چھکڑے رہکلے کے مرمّت کرنے والے بکثرت تھے،

---

# کتاب فتوحات برطنیه مین یہ حال اس طرح منظوم و مرقوم ہی

چو زین رزم آمد بسر روز چند — بزین کرد حیدر بکینه سمند
بسوی و نیینبدی با سپاه — روان گشت و چون تیر پیمود راه
چو نزدیکی شهر آمد فراز — بسرکوب و سنگرش آمد نیاز
که سرکوب کردن پی دار و کوب — بود ویژهٔ کارداران توپ
یکی از فرانسیس با نام و جاه — که بُد مهتر توپزن در سپاه
بدانگه تنش پر ز تیمار بود — ببستر بیفتاده بیمار بود
شده ناتوان سست و زار و نزار — نیارست برخاست از بهر کار
بحیدر چو سرکوب بُد ناگزیر — گزیده یکی جای نغز و هزیر
بکوشید خود اندران کار سخت — همه شب نشسته بزیر درخت
زگاه فرو رفتن آفتاب — بدان تا برآمد تن آفتاب
ز آسایش و خواب کرده کران — نشسته بگرد اندرش مهتران
چو آگنده بودش ز پیکار مغز — بیاراست سرکوب زیبا و نغز
همه شب زد ژاندرون انگریز — گلوله بسویش همیراند تیز
ازان هیچ حیدر نیاورده باک — ز دل زنگ اندیشه بزوده پاک
دو لب پر ز خنده زبان بذله گوے — بلاغ و ببازی بیاورده روے
همی بود با سرکشان شاد دل — ز آسیب بدخواه آزاد دل
بچوگان خاور چو زرّینه کوے — بمیدان خاور بیاورده روے
نهاده بسرکوب توپ دراز — بدان سان که بازیگر حقّه باز



Marfat.com

به نیرنگ و دستان و بند و فسون — بکار آورد مهرهٔ دست خون
ز توپ آتشین مهرهٔ تافته — سوے باره و شهر بشتافته
بهر جا رسیده بر افروخته — تن جنگیان را چو خس سوخته
ز آتش خس و خار ناورده تاب — چه یارا بدریا ستیزد سراب
سپه بود با حیدر نامدار — چو مور و ملخ بیکر و بی شمار
ز انگریزیه بود بسیار کم — کجا آورد تاب بارود دم
ز انگلنده یه سی زهندی هزار — سراسر سپه بود اندر حصار
بدانست کپطان که هنگام نیست — گه مردنست این گه نام نیست
سر از جنگ پرداخت وز نهار خواست — نشان امان کرد بر باره راست
بر حیدر آمد یکی انگریز — بده لفظنط او بگفتار تیز
که پیمان ز نهار گیرد ازو — سخن آنچه گوید پذیرد ازو
پس زانکه شد گفت هردو دراز — برین بر نهادند گفتار باز
که باره ستانند و از انگریز — نباشد کس آنجاز بهر ستیز
دهان بهر سوگند کرده فسیح — بانجیل عیسی و دین مسیح
بخود کرده متی و مرقس گوا — بباورده پیمان بدین سان بجا
کزامروز تا سال آید بسر — نه بندد کسے تیغ کین بر کمر
نگیرد سلاح دلیران بچنگ — بحیدر نگردد برابر بجنگ
چو سوگند و پیمان شده استوار — تهی کرده انگریزیه آن حصار
بجا مانده آلات کین سر بسر — بر فتند ناکام و بر خون جگر
ده و چار بد توپ مردم شکار — دران آلت کینه و کارزار



Marfat.com

بعد اِسکے کہ جب سپاہیون کی ایک پلٹن وانمباڑی کے قلعے کی محافظت کے لئے تعیّنات کی گئی ' حیدری افواج نے اُنبور کی طرف جو تین مستحکم اور الگ الگ حصارون سے بناہی کوچ کیا اِس دُھن سے کہ انگریز لوگ وہان اناج کا بہت سا ذخیرہ اور توپ خانہ ' سلاح خانہ اقسام طرح کی بندوقون (لوہت کی چیزون ) اور حربے ہتھیارون اور خیمون سے بھرا ہوا طیّار رکھتے ہین '

پہلا اِن تین قلعون سے تو ایک گڑھی پہاڑ کے اوپر کہ چڑھائی اُسکی نہایت مشکل ہی ' علاوہ پاسبان اور قلعہ دار اُسکے بہت سے اور پانی سے بھرے ہوے دو بڑے بڑے حشمے بھی اُسمین موجود '

دوسرا گڑھ اِس سے نیچے اُتر کر ہی ' جسے انگریزون نے خوب مضبوط اور استوار کیا ہی اور تیسرا قلعہ جو درمیان شہر کے ہی دیوار اُسکی خشتی اور اطراف مین برجین اور گرد بگرد کھائی ' آدھا شہر دشمنون کے حملے سے بسبب ایک بڑے تالاب کے محفوظ ' اُسکے ایک طرف انگریزون نے ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا ہی واحطے روکنے اُس راہ کے جو بیچ میں تالاب اور حشمے کے جا نکلی ہی حیدری لشکر نے وانمباڑی کے تین میل قریب مدّی کنارے ڈیرا کیا نواب اُسی دن شام کے وقت عین شدّت کی بارش مین شہر کا رنگ ڈھنگ دیکھنے گیا جب تالاب کے کنارے پہنچا ' ایکا ایکی اپنے تئین نشانہ گولون کا اُس چھوٹے قلعے سے جو اُسکی نظرون سے درختون اور تالاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا پایا ' پندرہ سوار کھیت آئے ' اِس حادثے کے ساتھ بھی نواب اولوالعزم اپنے مطلب کی کھوج سے نہ جھجکا بلکہ اُسکے آس پاس کی جانبون کو دیکھ بھال کے یہ قصد کیا کہ اپنی فوج سمیت پھر اُس مدّی کے پار ہو کر شہر کی دوسری الگ کو خیمہ گاہ بناوے اور اِس حکمت سے ایک ایسا من مانتا فائدہ حاصل کرے جس مین اُسکا لشکر



Marfat.com

بھی نقصان و ضرر سے بچ رہے اور شہر انبور کے گھیر لینے کا بھی قابو ہاتھ لگے ' کیونکہ اِس حالت مین وہ شہر دو طرف سے محدود و محصور رہیگا ' یعنے ویلور و سانگرھ کی جانب توحیدری فوج سے اور وانمباڑی و ینشیگیری کی جانب نظام الدولہ کے لشکر سے ' اِسی عزم پر اُسنے اپنا لشکر مندّی سے اُتارا اور قبل صبح کے اُس مندّی سے پار اُترا کئی آدمی فوج اور شاگرد پیشہ کے جو رستے سے اِدھر اُدھر بھٹک گئے تھے مارے پڑے ' اُس پار مندّی کے جہان لشکر حیدری کی منزلگاہ تھی اور پہاڑون کا سلسلہ ' جو انبور سے سانگرھ تک چلا گیا ہی ' ایک میدان نو میل کی لنبائی اور قریب نصف کے چوڑائی مین واقع ہی اِس میدان کے اُس طرف شہر انبور اور اُسکا قلعہ اور مندّی ہی نواب بہادر نے بانس کی سبرھیان بنانے فرمایا ' اور اِس واسطے کہ وہ جانتا تھا کہ قلعے کے پاسبان سپاہی بہت ہین مقابلہ اچھی طرح کرینگے اپنے گرانڈیل بہادرون کو حکم دیا ناوے ہلّا کرنے پر آمادہ ہون ' تب عہدہ دار اِس فکر میں ہوئے کہ دن رہتے اُن مقامون کو جہان کی ناخت منظور ہی دیکھ رکھین ' آخرش وے یہہ منصوبہ ٹھان کھانے پینے سے فراغت کرکے اُن سبرھیون کے میدان مین گئے اور شہر کے اُس محلّے کے آمنے سامنے جسپر ہلّا کیا چاہتے تھے پہنچکر ارشاد عالی کے موافق زمین سے لگے ہوے چپچاپ حکم کے انتظار مین دبے بیٹھے رہے ' تو پین بھی خالی اور افتادہ گھرون مین جو گھسنے درختون کے درمیان سامھنے اُس محلّے کے کہ مندّی سے نزدیک تھا لے گئے ' انگریز ' چونکہ دن کے وقت اِس ہلّے کی طیّاری کو دیکھکر خبردار ہو گئے تھے ' رات بھر بڑی محنت و کوشش سے دوڑ دھوپ کرکے اُن گھرون پر گولے برسانے لگے ' لیکن اِس طرف کا صرف ایک ہی آدمی نقصان ہوا ' غنیم بان اور حقّے بارود بھرے داغتے تھے تا اُسکے روشنی



Marfat.com

مین حریف کا آگے بڑھنا اُنھین معلوم ہو، یے لوگ فجر کے وقت، بہرصورت سبر ھیون ہمت، بڑی طیّاری سے نقّارہ بجاتے جھنڈیان اُڑاتے آگے بڑھگئے، یہان تک کہ کھائی کے کنارے پہنچکر اُس مین کود پڑے، دیوار اور برجون پر جالاکی اور چستی سے پڑھ گئے حیدری نشان قلعے پر کھڑے ہو گئے ٹھیک اُسی وقت کہ غنیم کی توپ و تفنگ سے آگ برس رہی تھی، ہر چند یہ روک اور دفعیّہ اُس زور شور سے جیسا گمان تھا ظہور مین نہ آیا اِس جہت سے کہ وہان کے حاکم نے ایسا دریافت کیا تھا کہ اِسسے زیادہ حریف کی چھیڑ چھاڑ مناسب نہین چنانچہ انگریز دیکھتے ہی حیدری توپون کے جو اُس جگہ لگائی گئی تھین سہمزدہ ہو کر سبکے سب وہان سے کنارہ کش ہوئے، کیونکہ نواب بہادر کے پر دل سپاہ نے قلعے پر چڑھتے ہی شہر مین لوٹ یاٹ مچادی اُنمین سے ایک غول نے قلعے کے پشتے تک فراریون کا تعاقب کیا، گولون کے سامھنے جا پڑا چنانچہ بہت سے جوان حیدری کام آئے، خاکی شاہ پیرزادہ بھی کہ بہادرون اور معتبرون کے شمار مین گنا جاتا اور سرکار حیدری کا قاسم خیرات تھا، اُن کے ساتھ مارا گیا،

نواب بہادر خود آپ بھی یورش کے وقت فوج مبرد کی سربراہی مین گھوڑے پر چڑھ تلوار کھینچے ہوئے کھائی کے کنارے تک پہنچ چکا تھا کہ شام کے وقت ایک انگریزی گولنداز جو قلعہ چھوڑ کے بھاگتا تھا خبر لایا کہ آج ہی رات کو اس قلعے کی فوج و قلعدار معہ شہر والے حصار مین چلے جائینگے اور بالفعل وے اس فکر مین ہین کہ عمدہ بھاری دام کی چیزون کو نکال لے جائین اور باقی جلادین، اسپر سپہداران فرانسیس ملازم حیدری نے نواب بہادر کی خدمت مین عرض کی کہ یہی فرصت کا وقت ہی کہ تمام سپاہ گران دیلون کے ساتھ کہ



Marfat.com

سپہدار اُنکے فرنگستانی ہمین فوراً قلعے پر ہلّا کرین اِس بات پر سب متّفق ہوئے ' شام بعد آٹھ گھڑی کے وقت حیدری فوجین شہر کے کوچے گلیون سے نکل قلعے کی دیوار پر جڑھ گئین '

پچیس سپاہی ' ایک ہندوستانی عہدہ دار اور چھہ نفر انگریز جن سے دو زخمی ہو گئے تھے اسیر ہوئے ' انگریزون نے بہت سے توسدان اُس حوض مین جو قلعے کے درمیان تھا ڈبو کر صلح خانے کے اندر آگ سلگائی تھی اِسلئے کہ فرنگستانی سپاہیون کے خاص لباس و ہتھیار جلا دین تسپر بھی حیدری سپاھیون نے بہت سی چیزین جن مین اٹھارہ ضرب برنجی توپ تین ہزار بندوق اور بیشمار گولے گولیان اور پتھری وغیرہ سوائے خلجات کے نھین اور اور جنس اور انبارین خیمون بندوقون کی پائین '

نواب بہادر کو اِن فتوحات سے جو بآسانی عمل مین آئین یہہ خیال بندھا کہ انبور کو بھی محاصرہ کرے ' اگرچہ اِس بات کی خبر پہنچ چکی تھی کہ انگریز ہر ایک نواح سے روانہ ہو کے ویلور مین جمع ہوتے ہین ' چونکہ ہمیشہ سے نواب بہادر کا معمول تھا کہ چھوٹی مہمّون مین بھی احتیاطاً مضبوطی اور استواری کی شرطین بجا لاتا لہذا اُن دنون جو لوگون نے اُسے صلاح دی کہ ویلور کی طرف جلدی کوچ کیجئے اِسسے اُسنے پہلو تہی کیا اور اُنکی اِس بات کو نمانا '

حیدر علی خان کو انبور کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر واقع ہی ( جیسا اوپر لکھا بھی گیا ) لے لینا مشکل تھا ' اِس جہت سے کہ اُسکے پاس قلعہ سر کرنے کے آلات جیسے غبّارے وغیرہ اُسوقت موجود نتھے ' لاچار حیدری سپاہیون نے شہر کی خندق پر ایک دمدمہ بنا کئی توپین اُسپر چڑھا دین اگرچہ اِس کام کے تردّد مین کئی عمدے توپچی قلعے کی توپ سے اُڑ گئے بہرصورت نواب



Marfat.com

بہادر کے حکم بموجب ' توپین اُس پہاڑ کے اوپر جو شہر سے ملا ہوا تھا چڑھائی گئین ' جن سے قلعے کی بالکل توپون کا منہ مارا گیا ' سترہ دن کے محاصرے اور فرنگستان کے کتنے جوان ' اور بہت سے گولے بارود نقصان ہونے کے بعد بھی ہنوز روز اوّل کا سا حال تھا ' اتنے مین خبر پہنچی کہ افواج انگریزی ویلور مین جمتی اور اِس فکر و طیّاری مین ہین کہ بلغارون آپر بن اور محاصرے کو اُٹھا دین ' اِس خبر کے سنتے ہی نواب فطانت انتساب نے پیش بندی اور دور اندیشی کر وہان سے کنارہ کیا ' اور یہہ کنارہ کشی ایک اشارہ تھا ' نواب نظام الدّولہ کی جدائی کے واسطے کیونکہ وہ اُسی وقت کرپہ کو روانہ ہوا ' اُسی دن کہ نواب بہادر اپنے لشکر حمیت و انمبارّی مین اُترا جنریل احمتہ بھی اپنی فوجون کے ساتھہ کہ اتھائیس ہزار کا جماؤ تھا ' جن مین انگریز پانچ ہزار تھے ' انور سے آپہنچا ' اُس بڑے لشکر سے بنگالے والی فوج مین چھہ سو فرنگستانی اور چھہ ہزار ہندوستانی سپاہی تھے جن کو انگریز بہ زعم خود ہند کے عمدہ سپاہیون مین جانتے تھے ' جنریل انگریزی قدرے آسایش و آرام کے بعد ' شام کے وقت ' اُسی دن وانمبارّی کو روانہ ہوا '

چونکہ حیدر علی خان جانتا تھا کہ انگریز اُسکا پیچھا نکرینگے ' اِسی لحاظ سے وہ اپنی معمولی احتیاط اور چوکسی کو ( یعنے غنیم کی طرف ہراول سوار اور جریدہ سپاہ کا بھیجنا ) عمل مین نہ لایا ' اور سوارونکا سارا جماؤ مدّی کے اُسی پار چھوڑ آیا تھا ' پروہان بدل ہراول کے واسطے ایک موقع کی جگہہ دو چھوٹے چھوٹے قلعے تھے جن پر توپین چڑھائی گئی تھین ' فجر سات ساعت کے وقت اِن دونون قلعے کی شلّک کے وسیلے سے جو اشارہ تھا ' شمن کے نزدیک آپہنچنیکا اُنکا آپہنچنا معلوم ہو گیا '

چونکہ نواب بہادر انگریزی لشکر گاہ اور مدراس کی طرف بھی ایلچی کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیج چکا تھا یہہ خیال رکھتا تھا کہ انگریز انبور کو نہین آئینگے، خلاصہ اِس پیام کا یہہ تھا کہ ہر ایک بندوبست بدستور سابق بحال و برقرار رہے، نواب بہادر کو گمان غالب اِس بات کا تھا کہ پیام صلح البتّہ منظور و مقبول ہوگا، اور جنریل اسمتھ نے بھی سمجھ لیا تھا کہ ملاپ کی بنیاد قایم کرنی اُس کی قوم کے حق مین مفید پریگی، خیر بعد اِسکے جب نواب کے وکیل نے مدراس پہنچکر گورنر اور کونسلیون کو دیکھا کہ سب کے سب مارے خوشی کے محظوظ و باغ باغ ہو رہے ہین اور اگلے خوف وہراس کو سب بھول گئے ہین ایسے پیغام کے بھیجنے کے سبب اُسکے موکّل کو ایک نوجوان ناآزمودہ کار گمان کر کے اُن شرطون پر جو اُسنے مقرّر کر بھیجی تھین بہت ہنسے، لیکن آخر کو اس ہنسی کا ایسا نتیجا ملا کہ اُن کی پشیمانی کا باعث ہوا، تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ حیدر علی خان، غنیم کی آمد آمد کی خبر سنتے ہی خود اپنے سواروں کو ہمراہ لے مدّتی پار گیا اور یہہ حکم کیا کہ بہ ارادۂ جنگ پیدلون کی پرابندی آراستہ اور خیمہ توپخانہ لشکر کا سامان ولوازمہ کبیر پیتن کو روانہ ہو جاے اور میر محمد دم علی خان کو ارشاد کیا کہ وہ اپنے سارے سواروں سمیت اُسکے ساتھ چلا آوے،

جب خان والاشان اُن چھوٹے قلعون تک جن کا بیان اُوپر لکھنے مین آیا، انگریزون کے لشکر کا مقابلہ کرنے گیا تو وہان کیا دیکھتا ہی کہ اُن کے پیدل سپاہی تو تین قطار باندھے چلے آتے اور چوکی پہرے کے لیئے کل سوار بطور چند اول کے ہین،

پہلا حکم جو حیدر علی خان نے وہان دیا یہہ تھا کہ اُن دونون چھوٹے قلعے پر سے توپون کو اُتار لین اور اُنھین لے کر اگلے سوارون مین جا ملین، اور جب اُسنے دیکھا کہ



Marfat.com

انگریزون کا لشکر وہان نہ ٹھہرا ' تب آپ ندّی پار اُترا دھر آیا اور میر مخدوم علی خان کو سوارون کی ایک بڑی جمعیّت کا سپہ سالار اور فرنگی سپاہیون کے سردار کو ہزّارون اور دراگونون کا سالار کر وہان چھوڑ یہ حکم دیا کہ انگریزی لشکر کا آگے بڑھ آنا نظرون مین رکھین اور اُنکو گھبراہٹ مین ڈالنے اور پاشیدہ و پریشان کرنے مین قرار واقعی کوششین کرین اور اُن پر حملے کرنے رہین تاوے پیچھے کو ہٹ جائین اور حیدری افواج منزل مقصود پہنچنے کی فرصت پاے ' چنانچہ مخدوم علی خان کے سوار جن کے آگے آگے دراگون اور ہزّار کے رسالے تھے چل نکلے تا انگریزی پرون کے بائین جانب کی صف پر حملہ کرین ' کیونکہ اُن کے طور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وے سب سے پہلے حیدری فوج کے نزدیک آپڑینگے کہ اسطے کہ دہنے قطار والے بلندی پر تھے جو ایکایکی پار نہین آسکتے تھے اور فرنگستانی سوار ملازم حیدری بھی نہایت چالاکی اور پیش قدمی کر کے آگے آگے بڑھے جاتے تھے تا غنیم کی قلبگاہ پر ٹوٹ پڑین ' کہ اتنے مین داہنے کی قطار سے کئی گولے اِن پر چلے جن سے اِن کے دو گھوڑے مارے پڑے ایک تو اُس فرنگستانی رسالے کے عہدہ دار کا تھا جو زین سے پشت زمین پر گر پڑا ' انگریزونکے سوارون نے ترنت اُسے گھیر لیا اور اُسکے رفقا اُسے چھوڑ کافور ہو گئے ' یہ امر اُنکی دغا اور بے وفائی سے وقوع مین آیا کہ اپنے سردار کو یون انگریزون کے حوالے کر دیا ' اور اُس بیچارے کو گھوڑے سے گرنے کے سبب بڑا صدمہ پہنچا چنانچہ تین مہینے تک مدراس مین بچھونے پر پڑا رہا ' ہندوستانی سوار بھی ایسی نمکحرامی جو فرنگی سوارون سے ظاہر ہوئی دیکھکر حملہ کرنے سے رُک رہے بلکہ پھر گئے ' اور جنریل اسمتھ نے فوراً اپنے سپاہیون کو مقام کرنے کا حکم دیا تا حیدری فوجین وہان سے نکل جائین اور اُسی کے حکم سے کئی گولی بھی اُس حیدری



Marfat.com

رسالے پر جو اُسکی فوج کا دو رطریق دیکھنے گئے تھے چلی انگریزی لشکر شام تک
اُسی مقام مین رہا کیونکہ لشکری سرانجام و اسباب جلد پہنچ نسکا، جب سب
ساز و سامان آموجود ہوا تب وہان سے پیچھے کو کوچ کر آیا، اور اُس راہ پر جو انبور کو
گئی ہی ڈیڑھ میل پرے اُس ندّی سے خیمے کھڑے کرنیکا حکم دیا گیا،
جنرل اسمتھ نے اُس فرانسیسی عہدہ دار کی جو گھوڑے سے گرا اسیر ہو گیا تھا
حد سے زیادہ تعظیم و تکریم کی چنانچہ اُسکے سونے کی جگہہ اپنے خاص خیمے مین مقرّر
کی اور اِس بھید پر بھی اُسے خبردار کیا کہ اِس کوچ مین غرض ہماری قوم کی کچھ
اور نتھی بجز اِسکے کہ فرنگستان کے لوگون کو نواب کے لشکر سے بھاگ نکلنے
اور انگریزون مین آن ملنے کا قابو ملے، اور یہی بڑا نتیجہ تھا اُس بندش اور سازش کا
جو بہت دنون سے عمل مین آئی تھی،

---

بیان اُس سازش و بندش کا جسکا انجام یہہ ہوا کہ فرنگستانیون
نے حیدر علی خان کے ساتھہ یہہ نمک حرامی اور غدر کیا،

غیرت و ننگ کا پاس و لحاظ ہی کہ جامع اوراق کا دل نہین مانتا کہ اُس نفرت انگیز
سازش و بندش کا حال جو اُن دنون وقوع مین آئی ذکر نکرے یا مطلقًا ناگفتہ
چھوڑ دے اب تفصیل اِس کلام کی سنا چاہیئے کہ بعد مسخّر ہونے کبیر پٹن کے
نواب بلند اقبال نے اجازت دی نادہ* بھرو پیامکار فرنگی جو جرّاحی کا پیشہ کرتا تھا

---

* اِس شخص نے جسکا نام مین اسکے گھرانے کی شرافت کا پاس کرکے ظاہر نہین
کرتا ایسی بوچھ بد سلوکی کی جسکے باعث فرانسیسی سرکار مین بد نام ہوگیا،
اور اِن دنون قید خانے کی اذیّت و مصیبت کھینچتا ہی،



Marfat.com

شرقی سواحل کو جو بنام کارومنڈل مشہور ہی اُن انگریزی عہدہ دارون کے ساتھ (جن سے اِس لڑائی مین قسم و قول لیا گیا تھا، اور جو اُن دنون مین اُس سمت کو روانہ ہوتے تھے) جاوے البتّہ نواب کو ایسا اذن دینا دور اندیشی سے بعید تھا، لیکن بیچارہ انسان کیا کرے، اُسکی سرشت ہی مین بھول چوک خمیر کی گئی ہی ہرچند اِس حکم مین کچھ تھوڑا سا فائدہ بھی متصوّر تھا، یعنے کہ وہ مکّار لشکرگاہ سے نکل جاے قطع نظر اسکے اُس ناتراشیدہ سے کسی طرح کا شک اور کھٹکا بھی تو نتھا، دیکھا چاہیئے کہ اُس نالایق کو کیا کیا سنجوگ اور اتّفاقی اسباب بہم پہنچا ہوگا جسّے اُسکا یہہ جگرا ہوا تھا کہ ایسی ایذا اور آزار کا بانی مبانی ہوا،

جب پہلے پہل یہہ شخص کوئبناتور مین آیا اُندنون اظہار اُسکا یہہ تھا کہ، مین ڈی سنٹ لوئیز کے بہادر سپاہیون مین کا ایک جوان ہون اور اگلے کسی وقت مین توپخانے کا کپطان بھی تھا اور بالفعل پانڈیچیری کو جاتا ہون، حیدری فوجون کے فرنگستانی سپاہدار نے (چونکہ اِس جرّاح نے ملازمت حاصل کرنے کے لئے اُسکی منّت و سماجت کی تھی) اُسکے کہنے کو مان لیا، اس سبب سے کہ کلیکوٹ کے فرانسیسی کارخانے کے سرگروہ نے اُسکے پاس اِسکی سفارش کی تھی اور پچھلے فرنگستانی اخبار کے کاغذ مین جو اُسکو بھیجا یے عبارت لکھی کہ، یے خبرین قابل سچ جاننے کے ہین کیونکہ ایک معتبر آدمی کی طرف سے مجھتک پہنچین ہین اور لانے والا اِن کا، م لی شیویلیئر ڈی کریسط، جو فرنگستان کے قافلے کے ساتھ، تازہ وارد اور پانڈیچیری جانے کا قصد رکھتا ہی، خیر اِس سردار نے ایسی سفارش کو دیکھ اور پڑھکے جناب شیویلیئر کی طرف سے کسی طرح کے شک و شبہے کو اپنے دل مین جگہہ نہ دی، کیونکہ وہ (چلیپا کا تمغا) عیسا،



Marfat.com

دین کی ایک وردی اِس شکل کی (کہ اُسکی پاکدامنی اور صلاحکاری کا گواہ تھا)
بڑی دھتائی اور نگرانی کے سبب، گلے مین پہنے ہوئے تھا، اِس جھوٹے قول
پر وہ سادہ دل سردار نہایت تپاک سے اُسکا مطیع بن گیا یہان تک کہ اُسکو نواب
کے دربار تک لے پہنچایا چنانچہ نواب نامدار نے بھی اپنی ایک فوج کی سرداری
مین اُسے سرفرازی بخشی اور بیش قرار درماہہ مقرّر کردیا، چون یہہ شخص
ایک سیّاح مفلس قلندر کچھ چیز واسباب نرکھتا تھا اُسی سردار نے
اُسے ضروری سامان ولوازمہ بہم پہنچادیا اور اُسنے انواع طرح کی مہربانیون کے
بدلے ایسی بیوفائی اور بداطواری اختیار کی جسکے باعث تین ہی مہینے کے
عرصے مین نظرون سے اُترا اپنے تمامتر درجون سے گرگیا، جب محتاجی اور گدائی
کی نوبت پہنچی تو اُسنے اپنے جرّاحی پیشے کے گھمنڈ سے طبابت کی دوکانداری
پھیلانے کے لیئے حضورِ والا مین درخواست کی، چونکہ سرکار حیدری کا ایک
جرّاح جو پیشتر موشیرالی کے رجمنٹ مین ایک ہی دربار مین اُسکا ہم پیشہ
تھا درمیان مین واسطہ پڑا، التماس اُسکا حضور مین مقبول ومنظور ہوا، جب
اُس ذوفنون کی یہہ حکمت چلی اور طبابت اُسکی یون جاری ہوئی تو اُس نے
وسیلے سے اُس صلیب کے جو اُسکے تحسینبال مطلب کے لیئے ایک
دلیل ہاتھ لگ گئی تھی اپنے تئین شیولیپرتی کربسط یعنے مسیحی بہادرون کا
ایک بہادر مشہور کیا، حال آنکہ وہ صلیب سنٹ لوئز کی مِلک تھی
جس کا ایک رخ جھرتوار اور لارل (ایک درخت کا نام جسکے
پتے سدابہرے رہتے ہین اور اُسکی ایک توبی بنا کر تمغا وصلے کی طرح فتح مند
جوانون کو انعام دیتے ہین تاکہ اُنکی جوانمردیون کے بلند نام دایم باقی رہین)
کی کلاہ کا نقشہ ہوتا ہی، ابتک ثابوت ودرست تھا، مگر وہ مکّار اُسکی

دوسرے رخ کو جس پر سنٹ لوئز کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہی سٹاکر اُسکی جگہہ پر اپنی طرف سے ایک صلیب کی صورت بنا یہہ دعوی کرتا تھا کہ اِس چلیپا کو ایسے خاص دول پر پرتگال مین مین نے بنایا ہی کہ اِس سے فرانسیسون کی نمود ظاہر ہو' فرانسیسی عہدہ دارون نے اُسے منع کیا کہ اِس چلیپا کو مت پہنا کیجئے' قصہ کوتاہ' آخرکو وہ خرنامشخص بہ سبب اپنے مکّار پنے کے بندیخانے مین مقیّد اور بعد چندے اپنے اُس ہم پیشے کے وسیلے قید سے رہا اور پورب کے ساحلون کی جانب ہمراہ انگریزی منصبدارون کے جن کو مدراس جانیکا حکم حیدری ہوا تھا روانہ ہونے کے لیئے مامور ہوا' چونکہ یہہ بہروپیا عیّار انگریزی خوب بولتا تھا' وہان اِسنے یہہ دُھن باندھی کہ کسی طرح سطرم کے پاس اپنے تئین مقبول ومنظور نظر بناوے' مذان بعد ذکر مذکور کرنے اپنی اگلی تجربہ کاری اور برائیون کی نشانون کے جنھین اُس مرد بزرگ نے سچ جان مان لیا' یہہ بھی اُسنے بیان کیا کہ حیدر علی خان کی سرکار مین جتنے فرنگستانی سپاہی جنسے اُسکے لشکر کی ناموری ہی سب کے سب خاص کر بڑے بڑے عہدہ دار نواب کی تابعداری اور فرمان برداری سے نہایت دل شکستہ وآزردہ ہین سو مین اِس بات کا اقرار کرتا ہون کہ اگر مجھکو انگریزی سرکار کے نوکرون مین سرفراز کرین تو ایسی تدبیر کرون جس مین وے سب حیدر علی خان کو چھوڑ کنارہ کش ہو جائین اور اِس مطلب کے انجام دینے مین حیدری سرکار کا جرّاح جو میرا قدیم آشنا ہی ہر طرح کی مدد کریگا' انگریزی منصبدار اُسکی اِسطرح کی باتین سنکر اُس فنّان کو حضور مین کرنیل کال انجنیرون کے سردار کے جو مدراس کے دفترخانے مین بڑا اقتدار واختیار رکھتا تھا' لیگیا'



Marfat.com

کرنیل مذکور جو اور متعصّب انگریزون کی طرح اِس بات کا یقین رکھتا تھا کہ ہندوستان کے امیرون سے بے فرنگستانیون کی مدد کوئی بڑی فتح نہین ہو سکتی، اِس مکّار کی تدبیر پر بہت خوش ہو اُسکو ایک تحفہ جان مدراس کے گورنر اور نواب محمد علی خان کے پاس لیگیا، اور اِن دونون نے بھی اُسکو فرشتہ رحمت کا نوع بنوع کے دُکھ و مصیبت سے بچانے والا جانا، اب اُس بہروپئے دغاباز نے جو لشکر گاہ حیدری سے جرّاحی کے پیشے سے ناشایستہ سمجھکر نکالا گیا تھا، ایکایکی اپنے تئین گورنر مدراس اور محمد علی خان کے خیر خواہون مین داخل کیا، یہان تک کہ بڑی بڑی طیّاری کی مہمانیون مین بُلایا گیا اور بیش قیمتی تحفہ تحائف کے پانے سے اُسکی عزّت و آبرو کچھ کی کچھ ہو گئی، باوجود اِسکے اِس حال مین بھی وہ بعضے بعضے انگریزون کے طعنہ تشنے کا نشانہ ہی رہا جو اُسکو بہ سبب اِس قدر و منزلت کے کہ اُسنے اپنے چھل اور فریب سے خاص ہندوستان ہی مین حاصل کی جانتے تھے، اِن دنون ایسے وقت کہ حکومت مدراس کے کارگزار اپنے ٹھہرائے ہوئے مطلب کے پیش رفت ہونے مین غور اور فکر کر رہے تھے کہ کسطور اُس مین قدم رکھین، فرانسیسی کنپنی کی فوج کے ایک قدیمی فرانسیس عہدہ دار نے وہان آکر یہ شکایت کی کہ مجھپر اُس کنپنی کی طرف سے کچھ ظلم واقع ہوا ہی، سو اِس نیّت سے مین یہان آیا ہون کہ انگریز کے لشکر مین مقرّر اور بھرتی ہو کر نواب حیدر علی کی شکست دینے مین کوشش کرون، تب اُسے وہ صلاح و تدبیر کہ اُس مکّار جرّاح نے تجویز کی تھی سنائی گئی، جسپر بے تامّل اُسنے اِس امر دشوار کا انجام کرنا اپنا ذمّے لیا چنانچہ اُسکا کہنا پسند پڑا اور وعدہ یہ ہوا کہ اُسکو اُن سپاہیون پر جو حیدر علی خان کے یہان سے بھاگ آوینگے، لفٹنٹ کرنیل کا عہدۂ جلیلہ دیا جائیگا، اِس عہدہ دار کے صندوق اور مال و اسباب



Marfat.com

نا لوگون کو معلوم ہو کہ مدراس کی سرکار کا کس قدر اُسپر اعتبار ہے، گورنر کے پاس بھیج دیئے گئے، چنانچہ اُن سب چیزون کو گورنر نے اپنے خاص کمرے مین رکھوایا، اور اِس خیال سے کہ کہین حیدر علی خان اِس سازش واتفاق کی سنگنی نہ معلوم کر لے پانڈیچیری مین بہ نیا جاسوس بھیجا گیا، اِسنے وہان پہنچکر نا نواب بہادر کے ہواخواہ اُسکے کہنے کو باور کرین یون ظاہر کیا کہ مین نواب کے حضور مین جانے کا ارادہ رکھتا ہون، اتنا سنتے ہی کتنے عہدہ دار فرانسیس اور سپاہی بخوشی اُسکے ساتھ جانے کو مستعد ہو گئے، تب اُسنے اِس امر مین چالاکی اور دانائی یہ کی کہ اُن لوگون کے نام ایک فرد پر لکھکر مدراس کے گورنر پاس بھیجدیا اور آپ وہان سے آگے روانہ ہوا اور وہ یہ جانتا تھا کہ البتہ مدراس کا گورنر اِس بات کی شکایت پانڈیچیری مین لکھ بھیجیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فرانسیس کے گورنر نے شکایت نامہ پاتے ہی اُن لوگون کو جنکے نامون کی فرد اُسکے پاس موجود تھی اپنے روبرو بلوا کر اُن سے اِس بات کا اقرار لیا کہ وے نے اُسکے حکم پانڈیچیری سے نہ نکلین، اور اُدھر یہ جاسوس بے کھٹکے کوچ بکوچ منزلون پر پہنچتا، کیونکہ اِدھر کا ملک انگریزون کے عمل مین تھا، الغرض اُسنے کئی دنون مین اہتور کے قریب کرنیل عود کی چھاونی مین پہنچ دو دن دم لیا، جب وہانکا لشکر جنریل استمھ کے مقابلے کو روانہ ہوا تب اِسنے اہتور مین جاکر ظاہر کیا کہ مین نواب حیدر علی خان کے پاس جاتا ہون، راہ خرچ کی ضروری چیزین جو اُسنے مانگین بہم پہنچادی گئین، یہانتک کہ وہ حیدری لشکر مین جا پہنچا فرنگی فوج کا سپہسالار ملازم حیدری اُسکے آنے کو غنیمت سمجھ خوش ہوا کہ حسن اتفاق سے ایسا یار غمگسار اُسکے ہاتھ لگا اِسلئے ہر طرح سے اُسکی تعظیم و خاطرداری مین کوتاہی نکی، آخر کو کچھ دنون بعد خدمت مین رضا علی خان کی



Marfat.com

جو اُسکو بہت دنون سے پہچانتا اور اُسکے عالی خاندان کے لحاظ سے اُسپر
بڑا اعتماد بھی رکھتا تھا گیا، خان موصوف اُسکو نواب بہادر کے حضور مین
لے گیا، نواب عالی فہم باوجودیکہ ہمیشہ اُسکا بہ معمول تھا کہ فرانسیس سپاہی کو
بڑی خوشی و رغبت سے باریاب ہونے دیتا لیکن اُسے دیکھ ایسا چین بجبین اور
برہم ہوا کہ حاضرین کو اُسنے حیرت اور تعجب آیا باعث اِس خلاف عادت کا بہ تھا
کہ قبل اِسکے میر مخدوم علی خان نے اِسی شخص کو فرانسیسون کے سوار دن
کی سپہ سالاری مین ان دنون کہ یہ چھنجی سے پانڈیچیری کو اُنھین لیئے جاتا تھا
دیکھکر اُسکا ہیتھا پنا اور بزدلا ہونا بوجہ معقول نواب کے خاطرنشین کر چکا تھا اب یہ
بات غیر ممکن تھی کہ نواب کسی کے کہنے سننے سے اُسپر مہربانی کرتا، اور یہی سبب ہوا کہ
وہ جاسوس ہزاردنکے اُس رسالے کی منصبداری کے عہدے مین جسکا ان دنون کپتان تھا
بھرتی نہ ہوا، چونکہ سپاہیانہ مذکور کے خیال مین ہرگز یہ صورت نہین سماتی تھی
کہ اچھے گھرانے کا نام و ننگ والا آدمی اپنی عزت مین نامردی اور بددلی کا بٹا
لگا بہ نام ہو اِسواسطے اُسنے یہ گمان کیا کہ ظاہراً میر مخدوم علی خان نے اُسے
بیوجہ نواب بہادر کی نظرون سے گرایا، قضاکار، اُس جاسوس کے آنے کے
کئی دن پیچھے ترناملی کی لڑائی درپیش ہوئی، رسالون کے سردارون نے
حکم سے اپنے سپہدار کے جو توپخانے کی اہتمام و سربراہی پر متعین ہوا تھا یہ چاہا
کہ اِسی جاسوس کو لڑائی کے وقت اپنی سرداری مین اختیار کرین، یہ
کم بخت اُس کام کو انکار کر ہمیشہ نواب کے پیچھے رہا کرتا، اِس وقت مین
نواب نے اُسکو ہزاردن کے ایک شخص کے گھوڑے پر سوار دیکھ
ارشاد کیا کہ اُسکو اِسکے بدلے ایک دوسرا گھوڑا دین جسکا سوار بندادون نے
کردہ سے اُن دنون مارا گیا تھا، یہ حکم اُسکے لیئے بڑی ذلت و خفت کا سبب ہوا،



Marfat.com

جب حیدری فوج سنگومن سے روانہ ہوئی ناگپور پہنچ وانباڑی کے درمیان اُترے سپہدار حیدری نے پالرتنڈی کی طغیانی کے سبب وہان کچھ توقف کیا، تب نواب بہادر نے ہرّاروں اور ڈراگونوں مین باہم ناچاقی ہونے کی خبر اُسکے پاس بھیجی، یہان اِس مجمل کلام کا یہ ہی کہ ان دونون گروہ نے اپنی تنخواہ لینے مین اگرچہ ضابطے کے موافق اُنھین دی جاتی تھی انکار کیا سونے کے سکّے کے عوض روپے کا سکّہ لینے پر اڑے کیونکہ اس صورت میں فی ماہ اُنھین اڑھائی روپی کا فایدہ ہوتا تھا، چونکہ اس طرح کا بکھیڑا آگے کبھی نہین ہوتا تھا، لاچار اُس سپہدار کو اُن کے قائل معقول کرنے کے لیئے پچھلی لڑائی کا ماجرا جس مین اُنھون نے شکست اُٹھائی تھی یاد آیا اور چشم نمائی اور تنبیہ کی ایک دلیل مل گئی، تب اُس نے اُنھین سمجھانے اور یاد دلانے کے واسطے یون کہا جوانون تمھاری وہ مثل ہی کہ گولا بارود کہین جاے طلب لینے سے کام، یہ شرم کا مقام ہی کہ پیسا لینے وقت تو ردّ و کد کرتے ہو پر حق ثابت کرنے کی فکر و کوشش نہین کرتے، اِس بات پر وے سب کے سب آزردہ ہو اُسی دن شام کو اپنے ساز و ہتھیار سمیت رام چندر مرہٹے کے لشکر مین جانو کری کے خواہان ہوئے اور سردار اُنکا یہ خبر سن گران ڈیل بہادرون کا غول ساتھ لے اُنکے پیچھے جا دوڑا، اُدھر رام چندر نے نواب بہادر کے غضب سے ڈر کے مارے یہ حکم کیا کہ یہ لوگ ہماری لشکر گاہ مین رہنے نپائین، جب اُن لوگون نے اپنا یہ حال از بیسوراندہ و از ان سو ماندہ دیکھا مجبور ہو اُس سپہسالار کے پہنچنے کا رستا تک رہے تھے جب وہ آیا تب تو اُنھون نے اُسکے حکم سے ہتھیار کھول اُسکے آگے رکھ دیا، اُس نے کچھ دن اُن کو قید رکھا، آخر نواب عفو شعار کے فرمان سے پھر اپنے اپنے عہدے پر سرفراز ہوے، اخبار کے



Marfat.com

قاصد ویلور سے حیدر علی خان کے حضور مین اور سنط طامس سے اُس سپہدار کے نزدیک یہ خبر لائے کہ انگریزون نے ایک طرح کی دغابازی اور فریب کی جرّ قائم کی ہی یعنے اُن فرنگیون کو جو حیدری فوج مین ہمین بھگوانا منظور ہی اس خبر کے سنتے ہی اُس سپہدار کے ذھن مین آگیا کہ اِسسے بہتر کوئی علاج نہین کہ سب فرنگی سپاہیون کو اپنے سامھنے بلا چلیپا اور کتاب آسمانی کی بہ قسم دے کہ وے ایمان داری اور اخلاص سے نواب کی نوکری بجالایا کرین اور جب کبھی کوئی بات خلاف مطلب، خواہ نواب بہادر کے ہو خواہ اُسکے واقع ہو تو اطّلاع کردین اور زنہار نواب کی نوکری چھوڑنے کا قصد و جرأت بغیر اُسکے استمزاج کے نکرین، فرنگی جاسوس نے لشکرگاہ حیدری مین اُس زمانے کا ایک اچھا آشنا پایا جو حیدری سرکار کا عرّاح اور شیولیئر دی کریسط کا خیرخواہ تھا، کیونکہ یہ شخص جو فتنہ فساد کا تو خواہان اور آرام و قرار سے بیزار تھا اپنی سرشت کے تقاضا اور طینت کے فتوے سے خطرناک کامونکا چسکا رکھتا اور بخواہش چاہتا کہ اپنے نئین خلائق مین بدنام اور انگشت نما کرے، چنانچہ اُس نے سرکار مدراس کے کارگزارون کے پاس یہ پیغام بھجوایا کہ اگر مجھے سر جیئن میجر کا عہدہ ملے تو اِس شرط پر مین ہر طرح کے کام مین اقدام کرون، مگر جبکہ اس جعل و بناوت کی بات کے موافق اُسکی کچھ دال نہین گلتی تھی کہ اُن سپاہیون کو جنھون نے سردست قسمین کھائین تھین الف سے بے کہے اور اپنی حکومت دکھلاے یا نواب کی نوکری چھوڑنے کے لیئے اُن پر جبر کرے، تب یہ سارا ماجرا مدراس لکھ بھیجا، اور اپنی اِس ضرورت کی بھی اطّلاع دی کہ اب کئی پادری جیسوٹ نام کہ بالفعل لشکرگاہ حیدری مین ہمین ہمارے ساتھ اِس کام کے انجام کرنے کے واسطے مددگار رہین، اور مناسب ہی کہ



Marfat.com

پانڈیچیری کے گورنر کا ایک سپار شنامہ جعلی بادریون کے پاس بھیجا جاے
جس مین اس امر کا ذکر رہے کہ بے بزرگوار فرانسیس قوم کے آدمیون کو
سمجھا کر اِس راہ لگاوین کہ وے نواب بہادر کی نوکری و رفاقت ترک
کرین اور انگریزون کی چھاونی اور ریلک کے رستے پانڈیچیری کو روانہ ہو
اپنے فوج مین جا ملین '

اب اِن پادریون کا حال سنئے چونکہ بالکل بے خبر ات خورے انگریزون کے
ٹکرون پر پلتے تھے اور ہندوستان مین کسی طرح کی وجہ گذران یا روزی نہین
رکھتے مگر جو کچھ کہ انگریز خوشی سے اُنھین دین ' اب اِس گروہ نے اپنے کو پابند
اِس بات کا جانا کہ وے اُن حکم احکام مین جو اُنھین بھیجے اور سکھلاے گئے
تھے بہ دل مصروف ہون ' خیر یہہ تو اِسی فکر مین تھے کہ اُنہین دنون پانڈیچیری
کے گورنر کی طرف سے ایک جھوٹھا بنایا ہوا خط اِس مضمون کا کہ اُن پادریون
کے گھرون مین نوکرون کے آنے جانے کی سینٹ جارج مین کچھ روک
ٹوک نہو ' نواب بہادر کے پاس پہنچا ' چنانچہ سرکار والا سے اِس امر کی پروانگی
پادریون کو ملی تب تو یے لوگ اِس بہانے سے انگریزون کے وکیل بنے ' اِنکا
خط اور نامہ پیام اُنکے جاسوسون کی طرف بھیجنے لگے ' اور اِسی کے ضمن مین
ایک ایسے اچھے قابو کے بھی منتظر تھے جس مین انگریزون کی اُس فرمایش
اور کام کو پورا کرین ' چنانچہ اِسی خیال سے اُن فریبیون نے خفیہ وہ جعلی خط
فرانسیسی سپاہیون کو نواب سے پھر جانے کے لیئے دکھلا کر یون کہا کہ ہمین
اِس امر کی مناہی ہی کہ یہہ خط تمہارے سپہدار کو دکھلاوین بلکہ گورنر نے یہہ
خط ہمارے پاس بھیجا ہی تاہم لوگ عیسائیون کو اِس گھات اُتارین کہ وے
امیر مومنان حیدر علی خان کی نوکری سے باز آوین ' اور چونکہ اِنہین بزرگوارون کے



Marfat.com

کلام کا نام دین عیسائی ہی ہے بھی اُنہین کا ایک مسئلہ تھا جو سپاہیون کو سنا دیا کہ
بھائیو، غیر دین والے کے ساتھ قول قسم کرنے کا کیا اعتبار، ہم اقرار کرتے ہین
کہ تم اِس عہد شکنی کے سبب زنہار پروردگار کے دربار مین ماخوذ و گرفتار نہو گے
اِس بات کو کہ پادریون نے ایسا خط فرنگی سپاہیون کو دکھلایا ممکن نہین ہی
کہ کوئی نمانے اور اُسکا انکار کرے، کیونکہ اِس کا چرچا ایک جہان نے
سنا ہی چنانچہ بہت سے آدمی جو بالفعل فرانسیس کے دارالسلطنت مین موجود
ہین گواہی سے اِس کو مقام ثبوت مین پہنچا سکتے ہین اور اِسمین تو شک ہی
نہین کہ وہ خط جعل تھا، کہ واسطے کہ پادری بیچیری کے گورنر کے ہاتھ مین اِس
بات کی کوئی دستاویز نتھی کہ وہ اِس خط کو فرانسیسی سپہسالار سے چھپانے
کہنا کیونکہ اُسکے دستخط خاص کے بہت سے خط اُس سپہدار کے پاس تھے جن سے
ہر طرح کا بھید جعل یا سازش کا فاش ہو جا سکتا تھا، القصہ جیسوٹ پادریون
نے اِس امر مین انگریزون کی خیر خواہی کی، بعد اِسکے پرطگیشون کے مین پادری
انگریزی پادری کے ساتھ جو صلح کا پیغام لیکے مدراس جاتا تھا روانہ کئے گئے، جب
پرطگیشون کے پادری ویلور مین پہنچے اور جیسوٹ پادریون نے دو چغلخان
جنریل اسمتھ اور وہان کے گورنر کو دین، وے دونون اِس مقدمے مین کہ
ان دین عیسوی کے مرشدون نے کیون اِسطرح کی قاصدی اختیار کی ہی
سخت متعجب ہوئے، خصوصاً اِس بات کے معلوم کرنے سے کہ وہ
کام ناگہانی واردات کی قسم سے نتھا بلکہ قدیمی اور واقع، جیسوٹ پادریون نے
ڈرتے کانپتے اِس حقیقت کو بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم اِس امر مین محض
بے قصور ہین اور ہرگز و ہرگز اِس فریب اور بناوٹ سے کہ خلاف مرضی ایسے منصب
کے جسکے احسانون سے ہماری گردن جھکی جاتی ہی عمل مین آئی ہی واقف



Marfat.com

نہین، سچ ہی کہ نواب بہادر نے اُن کے چلتے وقت ایک ایک کو تین تین سو روپی مرحمت کیئے تھے، اگر نواب چاہتا تو اُسے بہ دست قدرت تھی کہ اِن کمینون کو ایسی تنبیہ و سزا جسکے بے سزاوار تھے کرتا، جب نواب بہادر کیمپ پہنچ گیا تب جنرل اسمتھ نے وانمبارتی کو محافظ سپاہیان حیدری سے خالی پاکے اپنے دخل مین کر لیا، پر اِس جہت سے کہ وہ، اسباب و لوازمہ اور رسد و غلّہ پہنچنے کا جو دور دور سے وہان آنے والا تھا انتظار کرتا تھا یہ اُس سے نہوسکا کہ حیدر علی خان کا پیچھا کرے، اور بار برداری کے لیئے چارپایون اور چھکڑون کی اسقدر قلّت اور نایابی تھی کہ ناچار اُسے ضرور پڑا کہ تھوڑی سی اپنی فوج رسد لانے کو آگے بھیجے، جنرل اسمتھ کے مطلب مین دیری ہونے کی وجہ یہ تھی کہ بالکل جنگی اسباب و لوازمہ اور غلّہ اور لشکری ذخیرہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا جو انبور مین حیدر علی خان کے قبضے مین آیا،

اِن دنون گورنر مدراس نے اپنے وعدے کے موافق ایک جماعت سوار و پیادون کی نگاہداشت کر اُسکا نام اجنبی سپاہ رکھا اور اُسکی سرداری کا اختیار اُس فرانسیس جاسوس کے ہاتھ جو حیدری لشکرگاہ مین تھا سونپ دیا اور شیویلیئر دی کریسط کو اُسکا داروغہ بنایا، اب اِس ناپسندیدہ اور نفرت انگیز روایت کے مختصر اور ختم کرنے کی نظر سے اِس جگہ پر اتنا ذکر کر دیا جاتا ہی کہ اُس نئی نگہداشت سپاہ کا انجام کار شیویلیئر کے مکر و فریب کے موافق جسنے نہ فقط حیدر علی خان کے اذیّت و آزار پہنچانے کے واسطے بلکہ اُسکے مار ڈالنے کو بھی کی تھی سب کا سب برباد ہوگیا، اور جو جو لوگ پانڈیچیری یا اور مکانکی جانب نئے سپاہی نگاہداشت کرنے گیئے تھے اُنکے بھید ظاہر ہو گیئے اور نئے سوار بالکل پانڈیچیری کی طرف بھاگ نکلے و نواب بہادر کی خدمت مین التجا لائے اور گھوڑے جو لے وے

تھے، ہرچند اُسی سرکار کے چرائے ہوئے تھے، تو بھی اُسنے قیمت دے دے
مول لیئے، اِس اجنبی سپاہ کا بد نصیب سرغنہ، انگریزون کے حکم سے جن کی
خیر خواہی کے واسطے دین ایمان سب اس نے دھو پیا تھا شکری محکمے عدالت
مین اِسطرح نااہل ٹھہرایا گیا کہ ایسا آدمی عمالاری کے قابل نہین کیونکہ کم حوصلہ اور
بزدل ہی، چنانچہ وہ، لشکر سے نکالا گیا اور شیو بلئیر دی کریسط جو اُس بدکرداری
کی بنیاد کا بانی تھا قید و بند مین گرفتار ہوا، جب نظام علی خان (جیساکہ اوپر مذکور ہوا)
حیدر علی خان سے رخصت ہو کر پہ کو روانہ ہوا تو اُس کی سرکار کے دیوان مختار
کل رکن الدولہ نے نواب محمد علی خان کو جسّے وہ برادری کا رشتہ رکھتا تھا بہ
لکھ بھیجا کہ مین نے بڑی کوشش وجان فشانی کر کے آخر اپنے آقا کو اِس بات پر
راضی کیا کہ اُس نے نواب حیدر علی خان سے جدائی اختیار کی، اب اگر آپ
اور انگریزون کو منظور ہو تو مین بطور مختار ایلچی کے مدراس مین آؤن تا آپ کی
خاطرخواہ آپسمین قول قرار کیا جاے،

اِس پیغام خوشی انجام کے سنتے ہی فوراً گورنر اور صاحبان کونسل نے
اُسکی ملاقات کے لیئے اپنا اشتیاق لکھ بھیجا، چنانچہ رکن الدولہ اور رام چندر
سردار مرہٹہ جو نواب نظام الدولہ کے ایک اخلاص مند دن مین تھا
نہایت کروفر سے روانہ ہو مدراس میں پہنچ نہیت عزت و تپاک سے استقبال
اور ہر روز فرنگ کے نادر و غریب عجائبات کے دکھلائے جانے اور عمدہ
عمدہ تحفہ تحائف کے پانے سے کمال محظوظ و ممنون کیئے گیئے، تب اُن عالیقدر
وکیلون نے اُس اقرارنامے کو بھی (جو نظام علی خان کی طرف سے بالکل اُسکی
جگہ زمین کی مالکی اور آرکاٹ کی نوابی محمد علی خان کو مقرر کرنے پر مشتمل تھا)
اپنی اپنی دستخط کر مضبوط اور استوار کیا، اور نظام علی خان کی جانب سے مچھلیپٹن



Marfat.com

کی اُترّوالی چارون سرکارون کو معہ اُسکے شہر انگریزون کے واسطے انعام کے طور سے مقرّر کر دیا،

بعد اِسکے دو کونسلی مدراس سے حیدرآباد مین نظام علی خان کے پاس بطریق ایلچی روانہ کئے گئے، جب یے وہان پہنچے تو اُس نے بیش قیمتی تحفے و ہدیے اور بیش بہا سوغاتین اُن کو اور مدراس کے گورنر کے واسطے بھی دے کر بڑی توقیر و عزّت سے اُنھین رخصت کیا،

مرار راو سردار مرھٹہ جو سرا کے اُسطرف ایک چھوٹی سرزمین کا مالک تھا دو ہزار پان ھی سوار اور تین ہزار پیادے کی جمعیّت سمیت لاچار و مجبور انگریزی لشکر مین آداخل ہوا کیونکہ انگریزون نے اِندنون جا بجا سے کمک و مدد مانگی تھی،

---

## جنریل اسمتھ کا کوشش کرنا صلح کرنے مین نواب حیدر علیخان کے ساتھ اور نا امید ہونا اُسکا اِس کام مین

جنریل اسمتھ نے جو حیدر علی خان کے ملک اور اُسکی لڑائی کے حال سے بخوبی خبردار تھا، بہت سا چاہا کہ مدراس کے کونسلیون کو نواب کے صلح کا پیام مان لینے پر راضی کرے، لیکن جب اُسکی کوششون نے کچھ فائدہ نہ بخشا تب اُسنے صاحبان کونسل کے حضور مین یہ عرض کی کہ میرے نزدیک تو قلعون کے محاصرے مین اوقات ضائع کرنی عبث ہی، اُسکے بدلے مناسب ہی کہ نواب کی افواج کا تعاقب کر کے ہر طرح اُسے تنگ کرین اور درصورتیکہ حریف سامھنا نکرے تو اُسکے بعضے نامی قلعون کو گھیر لین، چنانچہ دارالسّلطنت بنگلور قابل محاصرہ ہی اگر اجازت ہو تو ہم اُسکا قصد کرین، لیکن سرکار مدراس کے



Marfat.com

کارگزارون نے یہہ ارادہ مصمم کیا کہ پہلے اُن سب مکانون کو تسخیر کر لینا ضرور ہی جو گھاٹیون یا ایک بڑے پہاڑ کے سلسلے کے اُس طرف ہین چنانچہ جنریل موصوف پر بتاکید حکم صادر ہوا کہ وہ اپنا لشکر دو حصّہ کرے ' آدھے پر تو کرنیل عود کو سردار مقرّر کرو اسطے محاصرہ و تسخیر کرنے اُن قلعون کے جو وادیون کے درمیان واقع ہین بھیجے ' اور دوسرا حصّہ وہ آپ لیکر حیدر علی خان کو لڑائی بھڑائی مین لگا رکھے '

جنریل اصمتھ اِس حکم کو بجالایا اور جیسا اُسے منظور تھا بخوبی انجام پایا ' کرنیل عود نے اکثر مکانون کو جنکے محافظ ' جنگ و قتال کے قاعدے قانون سے واقف نتھے اپنے دخل مین کر لیا ' چونکہ جہازات نواب بہادر کے اُن دنون گوہ کے ملک کی طرف تھے اُنکی دست درازی سے بچ رہے ' ایسی فتحون کے ہونے سے مدراس کے کونسلی اور گورنر مارے خوشی و افتخار کے پھولے نہین سماتے تھے خاص کر جب اُن لوگون نے سنا کہ بمبئی سے آٹھ ہزار جہازی جنگی سپاہ منگلور مین اُترکے اُسے فتح کر چکے ' اور تین سو ضرب توپ بھی اُنکے ہاتھ آگئین ' بعد ازان اُس لشکر کے سپہدار نے یہہ اطلاع دی کہ اب مین چاہتا ہون جتنی جلدی ہو سکے حیدر نگر پر چڑھائی کرون کیونکہ یہہ بے کھٹکے مفتوح ہو جائیگا اور بہت سا جیدری خزینہ دفینہ بھی جو وہان گڑا گڑایا ہی ہاتھ آئیگا ' خلق اللہ کے سنانے کے واسطے اِس خبر بشارت اثر پر قلعہ سنٹ جارج سے ایک سو ایک توپ کی شلکین ہوئین اور منگلور کے بھی مسخر ہونے کا حال کیا ہندوستان کیا اور مرزوبوم مین جہان فرنگی بسورے تھے سب جگہ اشتہار کر دیا گیا '

---



Marfat.com

آمادہ ہونا حیدر علي خان کا بنبئی کے لشکر کو مارہٹانے
پر اور انگریزون کا بنگلور کے لینے کے واسطے تہیّہ کرنا،

چونکہ منگلور مین انگریزی لشکر کے اُترنے کی خبر فی الفور نواب بہادر کو پہنچ گئی تھی
اِسواسطے اُنکے مدافعے کو ضرور جان بسنگر، سرا، سربرنگپٹن کی فوجون کو حکم ہوا کہ
ترنت کنڑے کی طرف روانہ ہون، ٹیپو سلطان بھی اِس فرمان کے سنتے ہی تین
ہزار سوار جرار ہمراہ لے جلد روانہ ہوا، نواب بہادر آپ بھی تین ہزار گرانقدر یل
سپاہی، کئی ضرب توپ اور بارہ ہزار چیدہ سوار حمیت اُس طرف کا عازم
ہوا اور باقی افواج کی سپہسالاری میر مخدوم علی خان کو دے ارشاد کیا کہ اپنے کو
خطرون سے بچاکر دونون انگریزی لشکر کے ساتھ اِسطرح مقابلہ ومحاربہ کرتا رہے
کہ وے آگے بڑھنے سے مجبور و پریشان ہو کر پچھلے قدم ہٹ جائین، نواب
بہادر کے کوچ کرنے کی خبر جنریل اسمتھ نے سنتے ہی بنگلور محاصرہ کر لینے
کو مدراس کے کونسل مین لکھ بھیجا، کونسل والون نے جو بنگلور ہاتھ لگنے کے
مشتاق ہی ہو رہے تھے اُسکے اِس التماس کو پسند کیا، لیکن چونکہ پہلے منگلور کا
مسخّر کرنا اُن کے نزدیک بڑا ضرور تھا، اِس لیے یہ تجویز ٹھہری کہ کرنیل کال
انجنیرون کے سردار کو اِس مہم کی اہتمام دی جاے، اور اِسواسطے کہ وہ،
جنریل اسمتھ کا تابعدار و محکوم نہ بنے اُس لشکر مین مشورے و صلاح کی ایک
مجلس مقرّر ہو جسکا بار اِن تین بڑے سردار یعنے نواب محمد علی خان، کرنیل کال،
مسطر ماکس کے ذمّے رہے، پچھلے دونون صاحب مدراس کے کونسلی
تھے، اور انہین کو اِس لڑائی کے سب امورات جنریل اسمتھ کے ساتھ
فیصل کرنے کا اختیار تھا، اِس خوف سے کہ مبادا ایسے نامی اشخاص اِس لڑائی پر جو



Marfat.com

انگریزونکے نزدیک بھاری مہم ہی فتحیاب نہونے یا ناکام ہونے کے باعث عتاب
و خطاب مین پرین احتیاطًا قلعہ سر کرنے کے واسطے سولہ غبّارے یا خمپارے،
پینتیس بڑی توپ پچاس چھوٹی اور بعضی ضروری چیزین اُن کے ہمراہ کردی گئین
چونکہ بے سب سامان و سرانجام بنگلور تک اسّی فرسنگ کے فاصلے پر لیجانا تھا
اور بار برداری کے بیلون کا بہم پہنچانا مشکل، اسلئے کتنی منزلین ٹھہرائی گئین
جہان وے لوگ توقّف کرین جبتک کہ سارا لوازمہ محاصرے کا موجود ہو،

---

دخل کرنا جنریل اسمتھ کا بعضے حیدری قلعون پر حیلے سے
اور پھرلے لینا میر مخدوم علیخان کا اُنکو اُسیطرح کے حیلے سے

جنریل اسمتھ نے یہ منصوبہ باندھا کہ بنگلور کی راہ مین جو قلعے واقع ہین پہلے اُنھین
لے لیا چاہیئے، جسسے رسد آنے کا رستہ کھل جاے اور کچھ روک توک باقی نرہے،
اِس ارادے سے دغا و فریب کر وہان کے ایک گڑھ پر متصرّف ہو گیا، تفصیل
اُسکی یہ ہی کہ اُسکے جاسوسون نے میر مخدوم علی خان کے ایک ہرکارے کو پکڑا
جو اُسکی طرف سے بنگلور کے قلعدار پاس خط لیے جاتا تھا اِس مضمون کا کہ آج ہی
شب کو پان سو سپاہی کی کمک پہنچیگی، چوکس رہا چاہیئے مبادا اِس مکان کو اعدا
محاصرہ کرلین، تب جنریل موصوف نے اِس خط کو اپنے ہرکارے کے ہاتھ جو
حیدری لشکر کی راہ و رسم سے بخوبی آگاہ تھا دیکر اُس قلعدار کے پاس
روانہ کیا اور زبانی بھی اُسے یون کہا کہ وہان جاکر ظاہر کرے کہ ابھی کوئی دم مین
کمک آپہنچتی ہی، اور اُدھر سے رات کو پچھلے پہر انگریزی لشکر قلعے پر ٹوٹ پڑا
اور اپنا دخل کرلیا،



Marfat.com

جب میر مخدوم علی خان پر حریف کا یہ چھل کھل گیا، چند روز بعد وہ بھی اُسکے ساتھ اُسی طرح کا حیلہ عمل مین لایا، یعنے اُسنے اپنے ہندوستانی سواروں کو جن مین کتنے آدمی انگریزی ڈراگونو نکی صورت نیلی بانات کا لباس رکھتے تھے حکم کیا ناوے اُس قلعے کے میدان مین جا اپنے تئین نمایان کرین، اور اُنھین سے ایک شخص کو جو انگریزی ڈراگونون کے رسالے کا تھا اور اپنے گھوڑے سمیت انگریزون کی نوکری چھوڑ حیدری افواج مین آن ملا اور محلّ اعتماد تھا، قاصد بنا کر اُس قلعہ دار کے پاس بھیج دیا تا اُسے اس پیام کو انگریزی زبان مین یون بیان کرے کہ حیدری سواردن کے ایک بڑے غول نے ہمارا پیچھا کیا تھا، سو بہزار خرابی ہم اُن سے بھاگ نکلے، اب ہمارا رسالہ دار ساتھیون سمیت اِس مکان کی نواح تک آیا اور مجھے آپ کی خدمت مین بھیجا اور التماس یہ کیا ہی کہ آپ شفقت کی راہ سے قلعے کا دروازہ کھلا رکھیے تاہم اُن سے بچ کر قلعے مین چلے آئین، بعد بھیجنے اِس قاصد کے تھوڑے ہی عرصے مین غفلت کے غفت سوار اُس دروازے سے جو کھلا ہوا تھا قلعے کے اندر داخل ہو گئے، اُدھر کرنیل عود نے صاحبان کونسل کے اشارے سے کئی قلعون کا محاصرہ کیا تھا، پر آخرش سپاہ کی کمی کے سبب مدراس کے کونسل مین کمک بھیجنے لکھ بھیجا، بعد اِسکے دارماپوری کے محاصرہ کرنے کی فکر کی، پابندہ خان نامے قلعے دار نے کہ مرد شجاع اور دلیر تھا قلعے کے بچانے مین بڑی سادگی اور بہادری کی، اور جبتک دیوار نہ گری اور کھائی نہ بھری سفید علم کہ علامت امان مانگنے کی ہی ہرگز نہ گرایا، اور جب اُسکے وکیل کرنیل عود کے پاس گئے تو اُس نے سوائے قلعہ چھوڑ دینے کے اور کوئی شرط درپیش نہ کی، چونکہ وکلا بغیر مرضی قلعہ دار کے کچھ اور بات کا اختیار نہ رکھتے تھے، قلعے کو پھر آئے، اِتنے مین انگریزی سپاہ خندق سے نکل نکل دریچون تک آ گئی، پیچھے سے اور سپاہ بھی آملی،



Marfat.com

تمام پاسبان سپاہی ' قلعہ دار معہ اپنے لڑکے ' اور دوسرے عہدہ دار بھی مارے پڑے ' فقط بارہ نفر فرانسیسی توپچی انگریزی افیسرون کی سفارش سے جانبر ہوے '

اِس مقام مین کہ انگریزی سپاہیون نے باوجود سپید نشان قلعے مین قایم ہونے کے جو ایسی بیرحمی و بیدردی کا کام کیا وجہ اِسکی ایک دوسری روایت سے یون معلوم ہوتی ہی کہ کرنیل عود کے لشکر والے نپٹ جھنجھلائے ہوئے تھے کہ کہین بھی اِن فتح کئے ہوئے قلعون مین کچھ لوٹ کی چیزین اُنکے ہاتھ نہ چڑھی تھین کیونکہ حیدر علی خان نے پہلے ہی اُن قلعون کے رہنے والون کو تاکید کر دیا تھا کہ اُن مکانون کو چھوڑ اپنا اپنا مال اسباب لے نکل کھڑے ہون ' اور ایسا ہی حکم پابندہ خان قلعہ دار کو بھی صادر ہوا تھا کہ سپاہیون کے پاس سوائے اُنکے ضروری اُوڑھنے بچھونے بالباس پوشاک کے اور کچھ نرہے ' اور یہ بھی نواب بہادر کا قول تھا کہ انگریز صرف لوٹ تاراج ہی کرنے کے لالچ سے جنگ جدال کرنے ہین مین نہین چاہتا ہون کہ وہ اپنے مطلب پر فیروز ہون ' یہ مشکل کہ کرنیل عود اور اُسکے دوسرے عہدہ دارون نے اپنے سپاہیون کو ایسے کُشت و خون ریزی و قتل سے باز نرکھا ' بآسانی حل ہو سکتی ہی ' کیونکہ وہ امر اُسکے بے حکم واقع ہوا تھا ' کچھ دنون بعد میر مخدوم علی خان نے دارماپوری کے مظلومون کا خوب بدلا لیا کہ ویلور کے میدان مین انگریزی سپاہیون کے پلٹن کو قتل عام کروایا ' اور حیدر علی خان کے دل مین کرنیل عود کی طرف سے ایسا بغض و کینہ جما گیا کہ خاص کر اکثر اُسکے لشکر پر تاخت کرنے اور نک دینیکا ارادہ رکھتا تھا ' فی الحقیقت اگر یہہ کرنیل اُس کینہ کش نواب کے پالے پڑتا تو گمان غالب تھا کہ اُسکے ہاتھ سے بڑے عذاب و سیاست مین گرفتار ہوتا '



Marfat.com

بعد مسخّر ہونے دارماپوری کے کرنیل عود کی فوجین حسب الحکم کونسل مدراس کے جنریل اسمتھ کی فوج سے جاملین، تب اُس سپہسالار نے رسد کی راہ کا بندوبست کرکے بنگلور کی طرف کوچ کیا اور اُسکے قریب کے کتنے گڑھون کو جیسے کولار، ہاسکوٹہ وغیرہ لے لیا، اور چونکہ اُسے یہہ منظور تھا کہ آیندہ اور مکانون کے محاصرہ کرنے کی نیّت سے ہاسکوٹے مین ذخیرہ جمع کرے، اِس واسطے اُسکے مظبوط واستوار کرنے مین بڑی کوشش کین،

پہنچنا وکیلون کا دیونہلّي کے باشندون کی طرف سے امان نامہ مانگنے جنریل اسمتھ کے پاس اور حسن سلوک اُس سپہسالار کا اُن کے ساتھ۔ اور یہہ ماجرا سنکر حیدر علي خان کا خوش ہونا،

جنریل اسمتھ جب ہاسکوٹہ کو پہنچا، تو باشندگان دیونہلّی کے وکیلون نے اُسکے حضور مین حاضر ہو مبالغ کثیر بطور نعلبندی کے گذران کریہہ عرض کی چونکہ یہہ قصبہ اور قلعہ حیدر علی خان کے مولد یا جنم بھوم ہونے کے سبب فضیلت وشرف رکھتا ہی اور اِسی واسطے اُس امیر اقبالمند کے نزدیک بہ نسبت اور شہرون کے اُسکی بڑی قدر ومنزلت ہی، جنریل نے اُن کے جواب مین کہا کہ مین بھی اِن مراتب کا خیال ولحاظ رکھ پہلے بسر وچشم اِس امر کی پاسداری ورعایت کرناہون تا دوسرے بھی میری پیروی کرین چنانچہ خوشی سے اُسنے ایک عہدنامہ جسکے سبب وہ شہر اور اُسکے آس پاس کی بستیان تاراج سے انگریزی افواج کے محفوظ رہین لکھکر اُنھین دیا اور روپیہ، جو وے لائے تھے پھیر دیا اور اپنی سپاہ پر تقیّد کیا کہ بلا اجازت کوئی اُدھر



Marfat.com

جانیکا ارادہ نکرے، جنریل اصمتہ کی اس انسانیّت و مدارات نے اُسکی اُس
عزّت و آبرو کو جو مدّت سے نواب بہادر کے دل مین تھی دوچند کردیا چنانچہ نہایت
خوش ہو کر دو راس اسپ عربی خاص گھوڑون مین سے جڑاؤ زین سمیت
جنریل موصوف کو بطور پیشکش بھیجا،
افواج بنبئی کے سپہدار نے منگلور مسخّر کرنے کے بعد جب دیکھا کہ اب کوئی
کام باقی نہین مگر یہ کہ وہان سے کوچ کر حیدر نگر لے لے، تب مدراس کے
کونسل مین اس حال کی اطّلاع کی لوگون نے ہرچند اُسے دشوار گذاری راہ کی
بیان کی اور کہا کہ اوّل تو حیدر نگر یہان سے ساٹھ فرسنگ کے پلّے پر ہی اور
راہ مین علاوہ گنجان درختون کے، جنگل پہاڑ مدّی نالے بھی کثرت سے ملتے ہین
خصوصاً شہر کے قریب تو عجب بندی کوٹھ راہین ہین، جن سے گذرنا
سخت مشکل ہی، تو بھی اُسنے اپنے قصد کو نچھوڑا، اُس مہم کے احباب
و سرانجام کی طیّاری مین لگا ہی رہا، اُن دنون اُسکے لشکر کے ڈیرے منگلور
کے دروازون کے باہر پڑے تھے،

---

ابلغار کرکے آپڑنا ٹیپو سلطان کا فوج امداپر ہزیمت دینا اُنھین
بیخبری مین پکڑ لینا بہتون کو اسیری مین، اور اُسی دن شام کے وقت
آپہنچنا حیدر علی خان کا شفقت و پیار سے اپنے فرزند سعادتمند کو آغوش
مہر مین لینا اور چشم گہربار سے قطرے اشک کے نثار کرنا،

شاہزادہ ٹیپو سلطان غنیم کے ارادے سے مطّلع ہو جوانی کی ترنگ اور نام و نشان
حاصل کرنے کی اُمنگ مین بنگلور چھوڑ الغارون کنڑ کی سرحد مین آپہنچا، رعیّت



Marfat.com

پر جا وہانکی جو غنیم کی آمد آمد کے سبب لرزان و ترسان ہو رہی تھی اپنے حاکم کے فرزند سعادتمند کے تشریف لانے سے قوی دل ہوئی کہ آنا اُسکا اُنکے حق مین ہر طرح کا رنج و عذاب سے رہائی و نجات کا باعث ہوا، خلق اللہ اُسکے آنے سے ایسی شاد و خرّم ہوئی کہ گویا اُنکے قالب بیجان مین جان آگئی، شاہزادے کے دل مین اُنکے ماضی و حال کی شادی و غم کا حال دیکھ سن اب! رحم آگیا کہ اُسنے فوراً منگلور کی طرف کوچ کیا اور ساری حیدری فوجون کو جو ہر ایک صوبے سے اُس مقام پر اکٹھا ہوئی اور راہ مین بھی اُسے ملی تھین یہ حکم دیکر کہ وہ پیچھے پیچھے چلی آئین، آپ پہلے ہی بڑی تیزقدمی سے انگریزی لشکر کے سامھنے جا موجود ہوا، اُسکے پہنچتے ہی غنیم کی فوج مین ہراس و رعب سے ایک ہل چل پڑ گئی، شاہزادے نے ذرا بھی آرام و انتظار نکیا بلکہ صف اعدا کی طرف آگے بڑھکر طلائی کو چیر سامھنے لشکر حریف کے جا پہنچا،

## بیت

چلا نا تھا سلطان جدھر تیغ کین
لہو سے تھی بھرتی اُدھر کی زمین

بہتون کو تہ تیغ کیا کتون کو مار بھگایا قلعے کے دروازے تک فراریون کا تعاقب کیا سوار اُسکے بھگوڑون کا پیچھا کرتے ہوئے شہر کے اندر گھس گئے، اتنے مین اُنکی پشت پر حیدری فوج بھی پہنچ گئی، انگریزون کے ڈیرون کو خالی سن سان پا تعجب کرکے لگے لوٹنے، چھاونی اور شہر مین جو کچھ اُنھین ملا لوٹ لیا، شاہزادہ بھی اِس لوٹ تاراج سے خوش تھا، کیونکہ اُسے شہر والون کی جنھون نے دشمن کا سامھنا کرنے کچھ دل چرایا تھا تنبیہ منظور تھی، اِس لڑائی مین انگریزون نے ایسی شکست کھائی کہ اُنکے بہت ہی تھوڑے آدمیون نے



Marfat.com

تنی فرصت پائی کہ اِس ناگہانی آفت سے بچ کر جہازون پر پناہ لین، حال یہہ تھا کہ خود
جہاز والے بھی اِس طوفان بلا کی ڈر سے کانپ رہے تھے، دشمنون کا بھاگنا
دیکھکر حیدری سپاہی کیا فرنگستانی کیا ہندوستانی دونون ایسے دلیر و بے باک
ہو گیئے کہ نرنت جہازون پر چڑھ اُنکے مین جہاز لشکری ساز و سامان پہنچانے
والے لے لیئے، انگریزی لشکر کے باقی لوگ جو بھاگ کر بچ گیئے تھے وے بھی
گرفتار ہو آئے، ان اسیرون مین ایک تو جنریل تھا اور چوالیس ۴۴ عہدہ دار،
چھہ سو تیس انگریزی سوار، قریب چھہ ہزار کے ہندوستانی سپاہی حربے ہتھیار
اور لشکری سرانجام و اسباب سمیت تھے،

یہہ بڑی فتح جسّے حیدری سرکار کامیاب ہوئی منگلور کے قبضے سے نکل جانے
کے آٹھہ دن بعد وقوع مین آئی سبب اِس شکست کا غفلت انگریزی جنریل
کی تھی جسنے ایک مہینے تک اُن خاص راہون کی خبر کو جدھر سے غنیم کے آنے کا
گمان تھا جاسوس نہ بھیجے کہ اعدا کی آمد سے آگاہ کر دیتے،

حیدر علی خان فتح ہونے کے دن شام کے وقت وہان آپہنچا، شاہزادے نے
اُسکے حضور، مجملًا صورت حال جو لیس قیصر کی طرح اِس مختصر جملے مین کہ
مین گیا۔ دیکھا۔ لے لیا عرض کی،

کہتے ہین کہ حیدر علی خان جب اپنے فرزند عزیز سے ہم آغوش ہوا جوش مسرت
کے سبب بے اختیار اُسکی آنکھون سے قطرے اشک کے نکل پڑے،

---





Marfat.com

سیاست کا حکم تجویز کرنا حیدر علی خان کا پر طکیشی
سوداگرون کے حق مین اِسلئے کہ اُنھون نے انگریزون کو
مدد دی حال آنکہ حیدری رعایا کہلاتے تھے
پر طکیش سوداگر مدت سے منگلور مین بستے تھے، جب اُن لوگون نے اِس
لڑائی بھڑائی کے ایام مین بمبئی سے جہاز پر انگریزی فوجون کا آپہنچنا اور جنریل
اسمتھ اور کرنیل عود کا کتنے حیدری قلعون اور سرکارون کا لے لینا دیکھا،
اُسے خواہی نخواہی اُنکے ذہن مین یہہ بات آگئی کہ اب انگریز اکثر حیدری ملکون
کو لے لینگے، اگر اور کچھ نہو تو لامحالہ منگلور تو اُن کے عمل دخل مین رہیگا،
وے اس خیال خام پر انگریزی جنریل کے ساتھ ایسی دوستی و خیرخواہی
کی راہ چلے جو احتیاط و ہشیاری سے کوسون دور تھی اور اُن لوگون نے اُسے
یہہ بھی قول قرار کیا کہ ہم لشکر کے ضروری اسباب و رسد کی مہیا کرینگے،
حضور والا مین یہہ خبر پہنچتے ہی اُن کی طلبی کے لیئے یہہ فرمان صادر ہوا کہ وے جلد
اُن پر طکیشی کارخانے کے سردارون اور عیسائی دین کے تینون قوم کے
پادریون کے ساتھہ جو منگلور مین ہمین حاضر ہون، جب وے دربار مین حاضر
ہوئے، نواب بہادر نے اُن سرگروہون اور پیشواؤن سے پوچھا کہ مسیحی
مذہب والے ایسے گنہگارون کے حق مین جو اپنے آقا و حاکم کے ساتھہ دغا اور
عہد شکنی کرکے اُسکے دشمنون کی اعانت کرین کس طرح کی تعزیر تجویز
کرتے ہین، تب بے تامل بول اُٹھے کہ ایسے قصور پر قتل کرنا واجب ہی،
نواب نے فرمایا مین اُن کو ایسی سخت سیاست نکرونگا، کیونکہ شرع محمدی
مین اِتنی سختی جائز نہین، پرچونکہ اُن لوگون نے اِس خیرخواہی و وفاداری کے



Marfat.com

سبب اپنے کو انگریزون کی قوم سے ظاہر کیا ہی بناچار اُن کا مال اموال انگریزون کی ملکیّت مین دیا جائیگا، اور وے ہتھکڑی بیڑی پہن قید خانے مین جبتک کہ مین اُنھین عفو نکرون مقیّد رہینگے، نواب بہادر نے اُن پر طکیشون کے مقدّمے مین یہ حکم دے منگلور کا بندوبست کر جلدی بنگلور کو جانے کی طیّاری کی،

جن دنون نواب بہادر منگلور سے دور تھا اِدھر جنریل اسمتھ نے فرصت پاکر توپخانہ و سرانجام و لوازمہ جنگی بہم پہنچایا اور اُدھر سے محمد علی خان اور صاحبان کونسل بھی صرف اقسام طرح کی شرابون سمیت آپہنچے، پر اِن سب طیّاریون کے بعد جب اُنھون نے چاول گیہون کی قسم سے غلّے کی ایسی کمی دیکھی کہ بدشواری مدّت محاصرہ تک وفا کرے اِس نظر سے کہ اِندنون حیدری افواج، عمل کر لینے مین اُن قلعون کے جن کے نگہبان اُس رسد کے سپاہی تھے جو آرکاٹ سے آتی تھی متوجّہ تھی اور ممکن نتھا کہ یے لوگ حیدری لشکر کا مقابلہ کر سکین تب جنریل اسمتھ کو ضرور ہوا کہ اپنی سب فوج کو قلعہ ہسکوٹہ کی نگہبانی و محاصرے کے لئے جس مین سب ذخیرے امانت رکھے گئے تھے، اپنے حکم کے تابع رکھے،

مرارراو سردار مرھٹے نے صاحبان کونسل کو یہ تدبیر بتلائی کہ پہلے کوچک بالاپور کو جو ایک قلعہ ہی بنگلور سے دس اور شانور افغانون کے ملک سے تین فرسنگ کے فاصلے پر، محاصرہ کر لیا چاہئے، کیونکہ جب بالاپور ہمارے ہاتھ آیا تو اپنے ہی ملک یا شانور وغیرہ سے جس قدر کہ برنج و گوسپند درکار ہوگی مل سکیگی، یہ صلاح کونسل والون نے پسند کی، اور اب جنریل اسمتھ تھوڑی سی فوج واسطے نگہبانی قلعہ اور ارباب شورا کے وہان چھوڑ جلد بالاپور کی طرف روانہ ہوا،



Marfat.com

روانہ ہوا نواب حیدر علی خان کا ہسکوٹہ کی طرف اور اُسے مسخّر کرنے کے لیئے ایسی طیّاری کرنی جسے محمد علی خان دیکھکر گھبراجاے ، آخرکو بلایا جانا جنریل اسمتھ کا تا اِس اضطراب سے اُسکو بچا مدراس پہنچاے ،

جن دنون جنریل اسمتھ نے بالاپور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا نواب بہادر نے بھی اُسکا پیچھا کرکے کبھی سوارون کو اور کبھی توپ خانہ ساتھ لے اُسے تنگ کرتا رہا آخرش نواب نے معلوم کیا کہ بالاپور کے سامھنے مورچا بنانے مین غنیم کا روکنا مُمکن نہین تب فورًا ہسکوٹے کا عزم کیا اور بھور نہوتے ہوتے وہان جا پہنچا ، قلعہ پر حملہ کر اُسکے بیشتر کھائی کو جو گرد بگرد انگریزون نے بنائی تھی اپنے اختیار اور فرنگستانی وہندستانی سپاہیون کو بھی جو انگریزی بیمارستان مین تھے ہمراہ کر لیا ، اور چونکہ محمد علی خان کی بزدلی کو خوب جانتا تھا اُسے یہہ منظور ہوا کہ محمد علی خان کو کچھ ڈرایا اور گھبرایا چاہیئے چنانچہ اِدھر تو اُسی قلعے پر یورش کرنے کا اسباب مہیّا کرنے کو حکم کیا اور اُدھر آپ اِس کام کی اہتمام مین متوجّہ ہو کارکنون کو روپیہ و اشرفی بخشتا اور سپاہیون سے انعام کا وعدہ فرما کر اُنکے دل بڑھاتا تھا تا وے اُس مکان کو لیکر محمد علی خان کو اسیر کرلین ، محمد علی خان نے جو اسباب کی نئے طیّاریان دیکھین اور بعضے قیدیون کی زبانی بھی جنھون نے حبشی قید و بند سے بھاگ کر قلعے مین پناہ لی تھی یہی باتین سنین اُسکے دل پر ایسی ہیبت و دہشت غالب ہوئی کہ کرنیل کال کی مرضی کے برخلاف یہہ بات ٹھہرائی گئی کہ فورًا جنریل اسمتھ کے پاس اِس مضمون کا فرمان بھیجا جاے کہ بالاپور کے محاصرے سے دست بردار ہو کر ہسکوٹے کی محافظت کے واسطے جلد آپہنچے



Marfat.com

محمد علی خان جو نہین چاہتا تھا کہ پھر اپنے حریف قوی دست کے پالے پڑے جنریل اسمتھ کے پہنچتے ہی خوشی خوشی مدراس کو روانہ ہوا اور کرنیل کال بھی اِس صلاح پر متّفق ہو آپ بھی اُسکے ہمراہ مدراس جانے مین مستعد ہوا، جنریل اسمتھ چونکہ جانتا تھا کہ جبتک اُسکی تمام فوج ساتھ نجائیگی ممکن نہین کہ اُن دونون کو حملات حیدری سے بچاکر مدراس پہنچاسکے لاچار مجبور ہو جنگی اسباب اور غلّہ ذخیرہ جو بنگلور محاصرہ کرنے کے ارادے جمع کیا تھا سکوتے مین چھوڑ اپنی سب سپاہ ہمراہ لے اُنھین لے نکلا، حیدر علی خان نے پھیر لینے مین اُن قلعون کے جن کے بچانے پر انگریز متوجّہ تھے رنج اُٹھانے کو مناسب نجان انگریزی افواج کا تعاقب کیا اور پی در پی کے حملون سے اُنھین گھبرا دیا،

---

## عذر خواہی کو پھر آنا مرزا علی خان نواب بہادر کے خسر ہونے کا بعد اُسکے کہ بعضے بد اطوار آدمیون کے اُرغلانے سے بہت دنون تک عاصی رہا تھا، اور پھر پیدا ہونا اسباب فیروزی و شادمانی کا بعد تفرقے اور پریشانی کے

جن دنون مین کہ جنریل اسمتھ بالاپور کے محاصرہ کرنے کو آیا نواب بہادر کے واسطے خوشی کا ایک سبب یہ ہوا کہ اُسکا سالا مرزا علی خان، جسکا باغی ہونا نواب پر بڑا قلق گذرا تھا، اپنے اگلے قصور کو یاد کر، خواہ نیک ذاتی کی جہت سے خواہ اُس سبکی کے سبب جو اُسکو مادھوراو مرہٹون کے سپہسالار اور اُس گروہ کے اور سردارون کے پاس ہوئی نہایت شرمندہ و نادم تھا، ہمیشہ ایک موقع شایستہ کا متلاشی رہتا تھا تا پھر حضور مین نواب کے درجہ



Marfat.com

قبولیت کا پاے، چونکہ اُن دنون اِدھر تو نظام علی خان نے حیدر علی خان کی رفاقت سے کنارہ کیا تھا اور اُدھر جنرل اسمتھ نے بنگلور مسخّر کرنے کو لشکر کشی کی تھی اور نواب حیدر علی خان ٹیپو سلطان کو ہمراہ لے منگلور کی حفاظت کے واسطے روانہ ہوا تھا کیونکہ دوسری انگریزی فوج نے اُس پر چڑھائی کی تھی مرزا علی خان نے تامّل کر کے دیکھا کہ اِسوقت مین بڑی زحمتین اُسکے بڑے بھائی کے سر پڑین ہین تب اپنی راست کرداری اور اخلاص کے سبب نرنت فوجون کی نگاہداشت کر جلدی سے بیس ہزار جوان ساتھ لے سرا اور میسور کی راہ حیدری لشکرگاہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر آپہنچا، اور اپنے کئی سواردن صمیت اُس مقام تک جہان حیدری قراول لشکر کے باہر پاسبانی مین تھے جا کر اپنا نام بتلا میر مخدوم علی خان کو تلاش کرنے لگا کہ مجھے اُنسے کچھ کہنا ہی، خان مذکور ایکا ایکی یہہ پیغام سنّے سے اُسکی آواز پہچان گیا اور تعجّب کر کے اُسکی ملاقات کو خیمے سے باہر آیا اُسے دیکھکر پوچھنے لگا خیریت تو ہی کیا تھا جو اِدھر آپ کا آنا ہوا مرزا نے جواب دیا مین اِس نیّت سے آیا ہون کہ مقدور بھر، اپنے قصور کا تدارک کرون اور اُس فوج سے جسکو مین نے نواب عالیجناب سے جدا کیا تھا اب ایک بڑی فوج لایا ہون، مجھے درِ دولت تک پہنچائیے تو اُس آستانۂ عالی کی خاک پر جبین ارادت کو گھسون، خان موصوف نے کہا پہلے تمہارے آنے کی خبر تو کرون مرزا نے منّت کی خدا کے واسطے جلد مجھے لیچلیئے تب خان مذکور نے کہا اچھا میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے، الغرض وے دونون حیدری بارگاہ مین داخل ہوئے، جمال حیدری دیکھتے ہی اُس رئیس زادے نے اپنا سر اُسکے پیرون پر رکھدیا، نواب بہادر نے اُسے زمین سے اُٹھا چھاتی سے لگایہ فرمایا کہ ہم کو اِس روداد مین کچھ تعجّب نہ تھا مگر رنج فراق ہی کا شاق تھا، آخرش دونون لشکر ایک ہوا اور مرزا کا آنا شگون نیک،



Marfat.com

تین غول بنانا حیدر علی خان کا اپنی سپاہ کو مدراس پر ہلّا کر کے وہان کے کونسلیون کو خوف و ہراس مین ڈالنا، اور خاطر خواہ غالبانہ صلح اُن سے کرنا،

حیدر علی خان نے ویلور تک جنریل اسمتھ کے لشکر کا پیچھا کر کے بالکل اپنی جنگ کا طور بدل ڈالا، سوارون کا تین جتھا کیا، ایک کی سپہسالاری آپ لی باقی دو ٹکڑیون کی سرداری میر مخدوم علی خان اور مرزا علی خان کو دی، اپنے ہمراہ قد اور جوانون کا لیروؤن کرناٹکیون کو لیئے اور اِنکے بھی تین حصّے کیئے، اِنہین تین چالاک و چابک فوجون نے تاخت تاراج کے سبب اعدا کے تمام ملکون پر ایسی زور شور کی ہل چل ڈالی کہ تمام شہر کے لوگون اور مدراس کے کونسلیون کے دلون مین ایک دھڑکا بیٹھ گیا، اور یہ امر ہندوستان کی اور سب فرنگستانی قوم مین بڑی خوشی کا باعث ہوا کیونکہ اُن کے ساتھ انگریزون نے اپنی تھوڑے ہی دنون کی کامیابی و حکمرانی مین چھیڑ* چھاڑ شروع کر دی تھی،

---

* وہ چھیڑ یہہ تھی کہ انگریزون نے پانڈیچیری کے گورنر سے اُن فرانسیس سوارون کو جو حیدر علی خان کی سرکار سے بھاگ اور اُسکے یہان کے گھوڑے بھی چرا کر اُسطرف لے گئے تھے، اُن اسپون سمیت منگوا بھیجا تھا سوا اِسکے انگریز صوبۂ ترنکوبار کے عاملون پر بھی تنبیہ و سختی کر اُن سے اُس جاسوس کو جسے انگریزون نے اُن کے قلعہ دار سپاہیون کے ورغلانے کو بھیجا تھا لیا چاہتے تھے، علاوہ پالیکیٹ (قوم ڈچ کے ایک قلعے) کے گورنر پر بھی جبر کیا تھا تا وہ اُس فرانسیس کو جسنے اُن کے آسرے مین پناہ لی ہی حوالے کر دین



Marfat.com

مدراس کے کونسلیون نے بھی حیدری رویّے پر انگریزی لشکر کی نین تولیان بنائین تھین، اِن مین سے سپاہیون کا ایک گروہ جسکا سرغنہ کرنیل فریسمن تھا اور یہ کرنیل قبل اِس کے کبھی حیدر علی خان کے مقابلے کو نہین بھیجا گیا تھا، اُدھر روانہ کیا گیا، جس وقت کرنیل مذکور اپنی چار ہزار سپاہ ہمراہ لے جن مین چھ سو جوان فرنگستانی تھے اُس میدان کی راہ ہو جو تین طرف جنگل سے بندا ہوا ہی، جاتا تھا، اکبارگی کئی سوار نظر کے سامھنے، اُس میدان کے کنارے دکھلائی دیئے تب لشکری عہدہ دار کرنیل سے کہنے لگے اب بہتر یہ ہی کہ سپاہیون کو حکم دیا جاے ناوے آپسمین پرا باندھ جنگل کی جانب دب کر چلین تا کہ حریف کے حملون سے پناہ کی جگہ ہو، اِس بات کے سنّے سے کرنیل بہادر نے ہنس کر اُنھین کہا تم دیکھ لینا کہ اِن سیاہون کو کیسا مزا چکھاتا ہون، کرنیل کو تو ادھر یہ زعم تھا اور اُدھر ہر دم سوار بڑھتے جاتے تھے لیکن بہان اب کسکا مقدور تھا کہ اِس مقدّمے مین کرنیل کے روبرو زیادہ بات کہے، سب دم بخود ہو رہے، اتنے مین ایکا ایکی گرد غبار ایک ابر سا نمودار ہوا اور تین ہزار سوار جرّار آپڑے، دم بھر مین اُنکی جمعیّت توت پھوت گئی، کرنیل بھاگ نکلا، سوارون نے اُسکا پیچھا کیا، پر وہ اپنے گھوڑے کی تیز قدمی کے سبب اُنکے ہاتھ نچڑھا نہین تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے، میر مخدوم علی خان نے دار ماپوری کی خونریزی یاد کر کے اپنے سوارون کو حکم دیا کہ اِن بیرحمون کو قتل کرنے مین ہرگز دریغ نکرو، پچاس سے زیادہ عہدہ دار مارے اور قید پڑے، کپتان رَ بھی جسنے وانمباڑی کا قلعہ حیدر علی خان کے حوالے کیا اور یہ قول دیا تھا کہ برس دن تک حیدریون پر ہتھیار نہین باندھونگا باوجود اِسکے کہ ابھی زمانۂ موعود کے دن باقی تھے جو اِس لڑائی مین پکڑ آیا، لیکن ماجرا یہ تھا کہ وہ زبردستی گورنر مدراس کے حسب الحکم قلعۂ مادورا کی



Marfat.com

نگہبانی کے واسطے کرنیل مذکور کے ساتھ چلا تھا، آخر میر مخدوم علی خان کے کہنے سے اُسکو پھانسی دی گئی یہ حال سنہ ۱۷۶۸ ع مین واقع ہوا،

بعد اِسکے ۱۷۶۹ ع مین حیدر علی خان کرنیل عمود کا جو آٹھ ہزار سپاہی لیکر نھیا گڑھ کے نزدیک آ پہنچا تھا تعاقب کر اُسکے چند اول پر آپڑا اور ایسا تنگ و مجبور کیا کہ اُسے جنگل مین پناہ لینا ضرور ہوا، اور اُسوقت اُسے اِس کی بھی فکر تھی کہ قلعۂ بلوانیسور کی حفاظت کے لئے کچھ سپاہی تعینات کرے کیونکہ اُسکا قلعدار کپتان برآ متوالا تھا بہرصورت کرنیل مذکور نے اِس لحاظ سے کہ نواب بہادر اِس قلعے کو محاصرہ نہین کرینگا، وہان کے سپاہیون پر اُسی نشے باز کپتان کی سرداری بحال رکھی، لیکن ایسا اتّفاق ہوا کہ نواب معہ کتنے سوار و سپاھیون اور کئی ضرب توپ کے وہان آ اُترا، تب وہ قلعدار کپتان سرشار نشے کی حالت مین اپنے گھوڑے پر چڑھ قلعے کا دروازہ کھلوا حیدری فوج کی طرف چلا اور وہان پہنچکر نواب کی ملازمت حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا، آخرش جب وہ سرکاری ملازمون کے وسیلے حضور مین آیا تو مجرے کے بعد چاپلوسی و خوشامد کی راہ سے اِسطرح عرض کرنے لگا کہ بندی اِس قلعے کا تون میسجر ہی اور اِس امرکتین کہ اِس قلعے کو آپ سری کا بادشاہ الوالعزم محاصرہ کرے اپنی حرمت و فخر کا موجب سمجھتا ہی اور بندہ تو جان و دل سے قلعے کی حفاظت و براست کے واسطے حاضر ہی اور امیدوار ہی کہ آیندہ ایسی کوشش و جانفشانی کرے کہ اپنے کو تحسین و انعام کا مستحق بناوے لیکن بالفعل چونکہ قلعے مین سپاہیون کی شراب ختم گئی ہی اِس لیئے نواب نامدار کی فیض بخشی کے بھروسے التماس یہ کرتا ہی کہ اگر غریب نوازی کی راہ سے خواہ بطور بخشش خواہ بطور فروخت کے یہ اُنھین ملجاے تو وے



Marfat.com

خوش ہو کر قرار واقعی قلعے کی نگہبانی مین مستعد رہین ' نواب عالیجاہ نے اِس واہیات تقریر سے اُسکو دیوانہ سمجھا اور یقین نہ کیا کہ وہ تون میکرہی ' بہرکیف اُسنے وعدہ کیا کہ اچھا تمھین شراب وغیرہ دی جائیگی ' بعد اُسکے کئی طرح کی نشے والی شرابین سامھنے منگا کر اُسے چکھنے کو فرمایا ' وہ عاشق نشہ بے اندیشہ نوش کرنے لگا ' ایک لحظے مین ایسا بے ہوش ہو گیا کہ اور لوگ اُسے کندھون پر اُٹھا خیمے مین پہونچا کے گئے ' اُسنی خواب مستی کی حالت مین واسطے پہچان نے کے شہر کے آدمیون کو بلا کر اُسے دکھلایا ' جب اُسکا نشا تو تا ' لوگون نے بموجب تلقین نواب کے اُسکو کہا کہ نواب فرماتا ہی چونکہ یہ شخص بھید یا بن کر اِس لشکر مین آیا تھا اِسے پھانسی دینا صلاح ہی ' اور اگر حقیقت مین یہ تون میکرہی تو اپنے سپاہیون کو حیدری ملازمون پر قلعہ و شہر چھوڑ دینے کا حکم دے ' اِن دو باتون مین جسے چاہے وہ اختیار کرے یا حصار حوالے کروا دے یا دار پر چڑھے ' جب میکر نے دیکھا کہ قلعہ تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی تدبیر نہین حکم دیا کہ قلعہ تسلیم کرین ' یہ بیچارا تو کیفی ہی تھا ' لیکن زور لطف تو اِس مین ہی کہ عہدہ دار جو اُسکے حکم کے تابع تھا اُس نے بھی اُسکا کہنا مان قلعے کا دروازہ کھول حیدری جوانون کو آنے دیا ' اِدھر تو نواب بہادر نے اِس حکمت سے وہان عمل کر لیا اور اُدھر کرنیل عود کی ناتجربہ کاری ظاہر ہو گئی کہ ایسے شخص کو قلعدار مقرر کیا تھا '

اُسی زمانے مین کہ نواب یہان قلعۂ بلوانیسور کی تدبیر و انتظام مین مصروف تھا وہان ٹیپو سلطان و مرزا فیض اللہ خان جو ایک بڑی فوج اور توپخانے پر حاکم تھے ' نے دونون پھیر لینے مین اُن مکانون کے جن کی نگہبانی مین انگریز ساعی تھے مشغول ہوے ' بلکہ سب جگہین سوائے ہسکوٹے کے جو بہت سپاہ



Marfat.com

اور بڑا توپخانہ رکھتا تھا، اُنکے قبضۂ تصرّف مین آ چکی تھین اُسکے لینے کو نواب فطانت مآب نے دل مین یہہ اِرادہ کیا کہ ملاپ کا قول و قرار کر اُسپر بھی قابض و دخیل ہو جائیے،

اُن دنون کہ حیدری تاخت تاراج سے گورنر اور کونسلی لوگ حیران ہو رہے تھے، ولایت انگلستان سے ایک جہاز آ پہنچا، جس پر مسٹر ڈپری مدراس کا سابق کونسلی بھی آیا جو انگریزون کے نزدیک بڑا دانشمند اور صاحب فراست مشہور تھا، ولایت والون نے اِس نیّت سے پھر اُسکو بھیجا کہ مدراس پہنچکر ریاست کا بند و بست اس سال ۱۷۷۰ کی ابتداے جنوری سے اپنے قبضے مین لاوے، الغرض یہہ کونسلی ۱۷۶۹ کے اوائل مارچ کو مدراس مین وارد ہوا اور بادشاہ کا ایک فرمان بھی اپنے ہمراہ لایا اِس مضمون کا کہ مدراس کے گورنر اور کونسلیون کو واجب و لازم ہی کہ حیدر علی خان کے ساتھ دوستی و آشتی کی بنا قایم کرین، اور کسی نوع کی شرطین کیون نہون مان لین، ایسے حکم کی وجہ یہہ تھی کہ کار فرمایان کنپنی، کار پردازان مدراس کے خطوط سے جو سادہ دلون کیسی سمجھوتی اور اُمید فتح کی تسلّی آمیز اخبار پر مشتمل، ہر بار یہان سے بھیجے جاتے سنتے سنتے ناخوش و تنگ ہو گئے تھے، وہان تو یہ لوگ حیدر علی خان کے جواہرات و خزینے دفینے پر دانت لگائے ہوئے تھے کہ کب اُن کے ملنے کی خبر آے اور یہان سے اُن کے پاس اور تو کوئی چیز نہین پہنچتی تھی مگر ہنڈیان جن کے روپی جبراً بھیجنے پڑتے تھے، اِسلئے اُن صاحبون نے بہتری اپنی اِسی مین دیکھی کہ نواب کے ساتھ جسطرح ہو سکے میل کیا چاہئے تا کنپنی بہادر کے سرمایے کے بھاو مین گھٹتی نہ آوے، کنپنی انگریز بہادر کے عمّالون نے حیدر علی خان سے صلح کرنے کے لئے جو اتنی تدبیرین



Marfat.com

کین (حالانکہ بے تدابیر و تعلیمات عمدہ اسرار ملکی سے تھین) ملاپ ہونے کے
پہلے ہی سب پر معلوم ہو گئین چنانچہ اِسی کونسلی نے برسر مجلس یہہ اظہار کیا
کہ حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر کو معہ پیام صلح بھیجا چاہئے، حاصل کلام وکیل
معتمد روانہ ہوا اور جب اُس نے حیدری دربار مین پہنچکے پیغام گزارس کیا تو
اُسکے جواب مین نواب بہادر نے اتنا ہی فرمایا کہ پیام سلام کی کچھ احتیاج نہین
انشاءاللہ مین تو آپ ہی مدراس کے پھاٹک تک آپہنچتا ہون، تب جو کچھ گورنر
اور اُسکے کونسلیون کا قول و قرار ہی وہین سن لونگا، اِس جواب سے
چونکہ اُنھین یہہ شبہہ گذرا کہ حیدر علی خان مدراس محاصرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی
لہذا گورنر مذکور نے مقابلے کے لیئے سامان جنگ کی طیاری کو یہہ حکم دیا کہ جنریل
اسمتھ اور کرنیل عودان دونون کی فوجین اطراف مدراس مین جا کر اُترین،
اِدھر نواب بہادر بھی (جیسا کہ ہمیشے سے اُسکے ایلغار کا طور تھا) کوچ کر کے
پہلے تو پانڈیچیری اور گوڈلور کے قریب آپہنچا، پھر بہان سے کولنتر کی نواح
مین جو مدراس سے سات فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری کی راہ سے واقع ہی
آکر اُترا، اور جس وقت انگریزی سپاہی سنٹ طامس کے گھاٹ
کے چوکی پہرے کی طیاری کر رہے تھے کہ وہ بہادر دیکھیے دیکھیے مثل آفتاب شام سبکی
نظرون سے چھپ گیا، اُسکے غائب ہونے سے لوگ دریاے حیرانی مین
ڈوب رہے تھے جو پھر ایکبارگی اُدھرسے کاوادیکر معہ فوج مدراس کے دروازے
پر پالیکیٹ کی طرف، مانند خورشید خاور جلوہ گر ہوا، اور مدراس کے کارکنون کو،
کہلا بھیجا کہ اب ملاپ کے باب مین تمھین جو جو شرائط درپیش کرنا ہو سو کرو،
صاحبان کونسل نے سطر ڈپری کو جو بیناگورنر مقرر ہوا تھا اور گورنر سابق کے
بھائی پوشیر کو وکیل کر نواب بہادر کے پاس بھیجا، یہہ اُن دونون کے ساتھ

ہایت خلق و محبّت سے پیش آیا، بعد پیام و کلام کے یہ بات ٹھہری کہ مرحدّ
مدراس مین جنگ و جدال واقع نہو، حیدر علی خان نے سنط طامس کے پہاڑ کو
اپنی چھاونی مقرّر کرنے کا وعدہ کیا، بعد اِسکے اپریل مہینے کی پندرہو بن کو دو عہد
نامے مُہر اور دستخط کئے گئے،

پہلا عہد نامہ جو شاہ انگلستان اور نواب معلّا القاب حیدر علی خان کے نام سے
تھا اُسکا یہہ مضمون ہی کہ آیندہ بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان اور نواب گردون
جناب حیدر علی خان بہادر اور اِن دونون سلطنت کے رعایا بھی آپسمین ملے جلے
رہینگے، طرفین کے قیدی چھوڑ دیئے جائینگے، اور سوداگری ویوپار کا طور جیسا
کہ لڑائی کے پہلے جاری تھا اُسیطرح دونون سرکار کی رعیت پر جاے
درمیان بحال رہیگا،

دوسرا عہد نامہ جو نواب حیدر علی خان اور محمد علی خان کے نام پر تھا اُسکا یہہ
عبارت تھی کہ محمد علی خان شتابی قلعہ اور شہر اسکوٹہ حیدر علی خان کو چھوڑ دے
اور یہہ قلعہ و شہر، عہد نامہ دستخط کرنے کے وقت جس حال مین ہی ویسا ہی
رہے اور توپخانہ، ہتھیار، جنگی لوازمہ جو کچھ اُس میں ہی سب کا سب حیدری
ملازمون کے سپرد کردے، قلعہ دار وہان کا ایسے رستے ہو کے جسّے بہت
جلد جاسکے، کرناٹک کی جانب روانہ ہو جاے، اور محمد علی خان سال بسال چھہ
لاکھ روپی نواب بہادر کو نعلبندی دیا کرے، اور پہلے برس کا خزانہ سردست
داخل کرے اور جتنے رئیس صاحب عزّت کہ سابق آرکاٹ مین سکونت
رکھتے تھے اور بالفعل وے اسیر ہین اُن سبھون کی اِس طرح رہائی کی جاے
کہ وے جہان چاہین رہین،

کنپنی بہادر نے اِن کامون کے انجام پذیر ہونے مین کوشش اور ایک جہاز پچاس

توپ والا نواب بہادر کو نذر دینے کا وعدہ کیا بدلے اُس پرانے جہاز کے جسے کمپنی کے علاقہ داروں نے سابق مین نواب کے تصرّف سے لیا تھا، علاوہ بہ بھی وعدہ کیا کہ جب آپ چاہینگے ایک ہزار دو سو انگریزی سپاہی آپ کو ملینگے، مدراس کے صاحبان کونسل نے بھی، نواب بہادر کی خدمت مین بیش قیمتی سوغاتین نذر گذرانی، نواب بہادر کی طرف سے اُنھین بہت سا جواہر گران بہا و سونے چاندی کا مال و اسباب ملا، انگلستان وغیرہ مین اُس عہد نامے کا اشتہار ہو گیا،

اِس ملاپ کے موانع مے ایک کرنیل کال تھا اور یہی شخص جنگ اخیر کا باعث بھی ہوا، جنریل اسمتھ جسنے پہلے نواب بہادر کے پاس پیام مصالحہ بھیجنے کے باب مین ارباب کونسل کے نزدیک اِس طرح اپنی راے ظاہر کی تھی کہ نواب ممدوح سے میل کرلینا ہماری قوم کی حرمت و آبرو کا وسیلہ ہوگا، اِن دنون وہی جنریل اِسی صلح کے مقدّمے مین ممانعت کرتا تھا، اور کسی طرح راضی نتھا بلکہ یہہ کہتا تھا کہ اب نواب بہادر انگریزون کو کچھ ضرر پہنچاوے ممکن نہین کیونکہ مین اُسے ہر طرح کے محاصرہ کرنے سے باز رکھ سکتا ہون اور یہہ بھی کہتا تھا کہ نواب انگریزون کی لڑائی سے جس مین اُسے کسی نوع کا فایدہ متصوّر نہین، بیشک احتراز کریگا، خصوصاً اِن دنون کیونکہ مرھٹون مین اور اُس مین جو صلح موقّت مقرّر ہوئی تھی اُسکی مدّت، اِسی برس پوری ہو جائیگی، پس یہہ قیاس سے بعید ہی کہ وہ ہوشمند کار آگاہ اِدھر انگریزون سے بھی لڑنے کا قصد کرے اور اُدھر مرھٹون سے بھی نزاع و خرخشہ رکھے، علاوہ اِن دلیلون کے جنریل موصوف کا یہہ بھی قول تھا کہ انگریز حیدر علی خان کے ساتھ ایسی مغلوبانہ صلح اور ویسے ہیٹے عہد نامے پر دستخط کرکے ساری حرمت و آبرو اپنی قوم کی جنھون نے



Marfat.com

ہندوستانیون کی کسی لڑائی مین کبھی ایسی بدنامی و ذلّت نہین اُٹھائی ہی کھوینگے'
اب راقم اوراق اِس جنگ و پیکار کی داستان کو چہرہ آرائی کرنے اور
خط و خال دکھلانے پر ایک تصویر کے ختم کرتا ہی' جو زبان حال سے ٹھیک ٹھیک
مختلف رائین اُن لوگون کی کہ اُن دنون مین مدراس کی حکومت و سرداری
کرتے تھے' ظاہر کرتی ہی' سو یہ ہی کہ قلعے سنٹ جارج کے دروازے پر جو
بنام بادشاہی دروازہ مشہور ہی ایک ایسی تصویر لگائی گئی تھی' جسے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ نواب حیدر علی خان ایک شامیانے کے سائے مین توپونکے
ڈھیر پر بیٹھا ہی اور اُسکے سامنے سطرڈپری اور دوسرا ایلچی دونون مودّب
دوزانو بیٹھے ہین' اور نواب بہادر داہنے ہاتھ سے سطرڈپری کی ناک کو
(جو ہاتھی کی سونڈ کی طرح نہایت لنبی بنائی گئی تھی) پکڑ کر مل رہا ہی اِس لیئے
تا اُسے اشرفی وہون نکلے' اور اُس وکیل مطلق کے منہ سے زر ریزی
ہو رہی ہی' اِس تصویر کے پیچھے قلعے کا نقشا بھی کھینچا ہوا تھا اِس صورت
سے کہ اُسکے ایک برج مین گورنر اور کونسلیون کی یہ حالت تھی کہ نواب کے
روبرو گھٹنے کے بل کھڑے ہاتھ پسار رہے ہین اور اُس مین کونسلیون کے
ہمراہ ایک بڑے کتّے کی بھی ایسی تصویر تھی کہ حیدر علی خان پر بھونک رہا ہی
اور یہہ دو حرف ج ک جسے جان کال مراد تھا اُس کتّے کے پٹّے مین لکھا ہوا تھا'
اِس بڑے کتّے کے پیچھے ایک چھوٹے فرانسیسی کتّے کی شکل تھی جو کمال حرص
سے بڑے کی مقعد چاٹنے مین مشغول تھا' اِس پچھلے کتّے کی مورت کا ہو بہو
بسارنگ روپ بنایا تھا جیسا شیوالئیر دی کر بسط کرنیال کال کا معتمد تھا اور
اِس تصویر سے بہت تفاوت پر انگریزی لشکرگاہ کا نقشا دکھلائی دیتا تھا' جہان
جنریل اسمتھ موافق مضمون اِس بیت فارسی کے'



Marfat.com

**بیت**

بیا تا چہ داری ز شمشیر و جام
کہ دارم درین ہر دو دستی تمام

ایک ہاتھ مین صلحنامہ دوسرے مین تلوار لیئے کھڑا تھا،

اِسطرح سے میل ملاپ کرکے نواب حیدرعلی خان نے انگریزون کی لڑائی بھڑائی بخوبی تمام انجام کیا، ہرچند تمام ہندوستان مین شہرت تھی کہ اِس جنگ کا خاتمہ اُسکے حق مین خوب نہوگا، جب نواب بہادر اِس مہم سے فارغ ہو مدراس سے روانہ ہوا تو ہاسکوٹہ اور بنگلور کے رستے گیا تا ہاسکوٹے کا بندوبست کرے چنانچہ گورنر کے حکم موافق اُسکے قلعدار نے توپخانہ اور سب جنگی لوازمہ ملازمان حیدری کے حوالے کردیا نواب بہادر نے بعد بندوبست قلعہ و شہر کے اپنی افواج مناسب مکانون کو روانہ کیا تاوے بعد اِتنی تگ و تاز کے آرام پاکر اگلی لڑائی کے لئے جو مرہٹون کے ساتھ ہونے والی تھی سرنو آمادہ و تازہ دم رہین،

چونکہ مرہٹون کو یہ خیال تھا کہ ہندوستان کے اکثر صوبون کے خراج مین اُس سند کے رو سے جو اُنھین عالمگیر کی طرف سے ملی تھی شرعاً* چوتھ اُنکا حق ہی پر حیدر علی خان بہادر اُنکے اِس دعوی کو نہین مانتا تھا مگر یہ تھا کہ کبھی کبھی مصلحت و

---

* چوتھ خراج صوبہ بنگالہ، دکھن وغیرے سے لینے کی سند اورنگ زیب سے جماعۂ مرہٹہ کو ملی تھی، اسی بہانے مقرّری ضابطے کے خلاف زبردستی کرکے دکھن، بنگالہ وغیرے کے صوبہ دارون سے اُنکے صوبون کی گنجایش کے موافق بیحساب روپی لیتے تھے، مگر نواب حیدرعلی خان ہی جسکے تحت فرمان مین اکثر دکھن کے صوبے تھے،
اُن کے دعوی کے بالعکس عمل کرتا تھا،



Marfat.com

وقت کے تقاضے سے کچھ کچھ اُنھین دیتا اور کوئی صلح بھی سواے صلح موقّت کے اُنسے نکرتا، مرھٹے اُسکے ایسے سلوک کو غنیمت جانتے اور ہرگز نہین چاہتے تھے کہ ہمیشہ اُسّے چھیڑ چھاڑ کرنے کے سبب کہین ایسی مصیبت مین پڑ جائین کہ بے بس ہوکر بالکل محروم کئے جائین،

---

موشیر م د ل ت کی روایتین تمام ہوئی،

---

مراجعت کرنا حیدری افواج کا مصالحہ ہوجانے کے بعد کرناٹک کی سرحد سے واسطے دفع کرنے مرھٹے کی فوج کے جو گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس کی سپہسالاری مین نواب حیدر علی خان کے ملک پر چڑھ آئی تھی اور جوانمردی و چالاکی سے حیدری سپاہ کی جسکا سپہسالار فیض اللّٰہ خان تھا، اِس بلا کا مندفع ہونا،

سال ۱۷۷۱ کے اوائل مین قوم مرھٹے کی ایک فوج عظیم جس مین گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس سپہسالار تھے حیدری ممالک محروسہ پر چڑھ آئی اِنکے جور و ستم سے رعایا کا احوال تنگ تھا نواب بہادر نے جو اُن کے تاخت تاراج کا یہ طور دیکھا تو کرناٹک کے اراکین پاس پیہم کئی قطعے خط بموجب عہدنامے کی اُس شرط کے جو انگریزون نے کی تھی بھیجے، اور اُسکو انگریزون سے (جنھین ازبسکہ اپنے کہنے کی پاسداری منظور ہی) امید یہ تھی کہ وے ہرگز مدد دینے مین دریغ و پہلو تہی نکرینگے لیکن نواب عالی ہمّت کی جبّاری اور بہادری نے قبول



Marfat.com

نکیا کہ کمک کی فوج کے بھروسے رہے بلکہ سر برنگپتن سے ایک لشکر جرّار آزمودۂ کارزار کو فیض اللہ خان سپہسالار کے ہمراہ غارتگران مرہٹے کے قلع قمع کے واسطے روانہ کیا، یہ جری سردار پختہ کار اپنی سپاہ اور گولندازون کی (جو فرانسیس کے قوم سے تھے) پھرتی اور تیزدستی کے بھروسے جمعیّت پر اعدا کی جو حد سے زیادہ تھے مذھرک توٹ پڑا اور اُن کی کثرت دیکھ ہرگز نہ جھجھکا، اِس بہادر نے دلیرانہ یہان تک اُن پر حملے کیئے کہ آخرکو مرہٹوں کی ساری جمعیّت کو پاشیدہ کرقرار واقعی شکست دی،

تاخت کرنا مرہٹون کے لشکر عظیم کا مادھوراو پیشوا کی سپہسالاری مین میسور پر اور بسبب لاحق ہونے بیماری سخت کے اُسکا پھر جانا،

اگرچہ اِس جنگ و جدل مین جو حیدری افواج اور مرہٹون مین واقع ہوئی، سپاہ حیدری فتح مند رہی اور غنیم شکست نصیب ہو کر پھر گئے، لیکن چونکہ انگریزون کی طرف سے کچھ بھی کمک باوصف اِسکے کہ نواب نے مکرّر طلب کی نہ پہنچی، (اور اِس حرکت کو خود انگریز منصف مزاج بھی بیجا اور بد نما جانتے اور اِس مہم مین اعانت و مدد کرنے سے پہلو تہی کرنے کو، اُن کے آپس کے قول قرار کی پیمان شکنی پر حمل کرتے ہین) اِس شکست سے مرہٹون کی کچھ سرکشی نہ گھٹی، بلکہ اُنکے دلون مین قدیم دشمنی کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکی، چنانچہ آیندے سال مین مرہٹون کا ایک جم غفیر جن پر مادھوراو پیشوا حاکم و سالار تھا، ملک میسور مین آپڑا، جس کے آنے سے اُس سرزمین محشر کا سا ایک ہنگامہ آشکار و پیدا ہوا، فقط سر برنگپتن اور دوسرے کئی محکم قلعے تو جن کی سپاہ اُنکے دفع کرنے مین متوجہ



Marfat.com

ہوئی ' اِس روسے محفوظ رہے تھے ' لیکن حیدری اقبال کی یاوری اور طالع کی مدد کے سبب اپکا ایکی ایک ایسی صرصر نکبت اعدا کی جمعیّت پر چلی جسّے اُن کے جماو مین پھوٹ اور تفرقہ پڑا اُسکی شرح یہ ہی کہ مادھو راو پیشوا اُسی تاراج وغارت کے زمانے مین ناگاہ ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو کر یونان کو پھر گیا ' فوج کے سرداروں نے آپسمین ایسا جھگڑا اور خرخشہ شروع کیا کہ آپ ہی آپ اُنکا جتھا ٹوٹ گیا ' اُدھر بارش کی شدّت نے اور بھی اُنکا قافیہ تنگ کر رکھا تھا ' مذید بان ایسی چڑھی ہوئی تھین کہ اُن مین اعدا کی کشتیون کا چلنا دشوار تھا علاوہ اِسکے مرگی اور وبائے عام بھی لشکر مین زور شور سے پھیل گئی تھی ' جب مرھٹون نے اِس آفت و بلا سے کسی طرح بچاو ا ندیکھا لاچار ہو صلح کرنے پر راضی ہوئے اِس شرط پر کہ نواب اُنھین کچھ قدرے قلیل نقد روپی اور چند خطّے و پرگنے دے چنانچہ جولائی مہینے سنہ ۱۷۷۲ ع مین بالکل اُنکی فوجین سرحدّ میسور سے اپنے دار الحکومت کو پھر گئین لیکن رکھونا تھ راو جو پہلے سپہسالار کا قایم مقام مقرّر ہوا تھا ایک سنگین فوج اُن خطّون کی پاسبانی و نگہبانی کے واسطے جو اُنھین دیئے گئے تھے چھوڑ گیا '

بعد اِس واردات کے نواب بہادر نے جو اپنے ہم عہدون یعنے انگریزون اور نظام علی خان کی طرف سے ویسا سلوک پیمان شکنی کا دیکھکر نہایت ناخوش اور آزردہ ہو رہا تھا اُنسے انتقام لینے کے واسطے صلاح وقت یہ جانا کہ اپنے قدیم خیرخواہ فرانسیسون کے ساتھ سر نو عہد و پیمان اتّحاد و دوستی کا باندھے ' جسّے انگریزون کی بدسلوکی کا بخوبی جبر نقصان کرے '

---



Marfat.com

سرنو محبّت کی راہ و رسم پیدا کرنا نواب حیدر علی خان کا
اپنے هواخواہ فرانسیسون کے سانھ۔ بعد اُسکے که کمک ومدد کے
مقدّمے مین انگریزون کي عہد شکنی کو بارها اُسنے آزمایا،

چونکہ هوشمند ودور اندیش قوم فرانسیس نے حیدر علی خان کی خیر خواهی واتّحاد
کو اپنے بہت سے سود وبہبود کا وسیلہ تصوّر کیا تھا، جسّے حال واستقبال مین
اُنکی مرادون کا بر آنا ممکن تھا، بہت خوشی سے نرنت نواب بہادر کی دعوت
کو اجابت کیا، اپنے عہدہ دارون کو حکم دیا کہ اُسکے نازمین کے زمرے مین داخل
هو کر اُسکے فوج کو سپہ گری کے فن سکھلائین اور فرنگستانیون کا سا ایک برّا
توپخانہ طیّار کرین، چنانچہ سپہدار اُنکے حیدری سپاہ کی تربیّت وتعلیم مین سرگرم
هوئے اور هتھیار اور اسباب وآلات جنگ سرکار حیدری مین طیّار کرنے لگے،
یہان تک کہ نواب بہادر کو ایسی دست قدرت حاصل هوئی کہ پہلے مرهٹون پر
سرنو لشکر کشی کر کے اُنھین شکست دے، تس پیچھے کرناٹک کی غریب
رعیّتون پر اُنکے حاکم کی پیمان شکنی کے سبب تاخت وتاراج کرے،

---

قابض ومتصرّف هونا نواب حیدر علي خان کا سرزمین ئرسا و
راسمی اور ریاست زمورین وغیرہ پر سرحدّ ملیبار مین،

سنہ ۱۷۷۳ ع مین جو سرداران نائر اور کوزک کے درمیان خانگی جھگڑا شروع هوا
یہان اُسکا بیان هی کہ کوزک کی راج گدّی کے مقدّمے پر، ایک گھرانے کے
دو گروہ مین باهم ایسا خرخشہ ومناقشہ پیدا هوا کہ وے دو فریق هو گئے، ایک فریق

دوا پا نام نے فتح مند ہو کر دوسرے فریق کو (جن کی جمعیّت ۱۲ لری کہلاتی تھی) ملک سے نکال دیا، اِس ملک بدر کیئے ہوئے فریق نے پناہ کے لیئے سرینگپٹن مین آکر نواب بہادر سے مدد مانگی، نواب نے بہ بات غنیمت جان اُن طالبان اعانت کی درخواست منظور کر اُن کی مدد کے لیئے اپنی فوج کو اُدھر روانہ کیا تا کہ اُن کے دشمنون کو ملک سے نکال دین، لیکن برخلاف اُسکی حشمداشت کے وہان سے اُسکی فوج بے نیل مرام پھر آئی، تب پھر نواب نے اُن کی کمک کو ایک بھاری فوج بھیجی، یہ فوج قہار غنیم پر غالب و فیروز مند ہوئی، اور ہالری راجا گدی پر بیٹھا، دوا پا راجا نے ہزیمت پا کو یتیوت مین جا پناہ لی،

اِس دستگیری و یاری کے شکرانے مین راجا ہالری نے سرزمین ترسا اور راسمی کا باقی آدھا ملک بھی ملازمان حیدری کے حوالے کیا، جسکا دوسرا نصف سنہ ۱۷۶۱ مین پہلے ہی مل چکا تھا، اِسکے سوا اُس نے یہ بھی شرط کی کہ سال بسال خراج بھی سرکار حیدری مین پہنچایا کریگا، اِس فتح کے بعد فوج حیدری ملیبار کے ملکون مین داخل ہوئی، اور سنہ ۱۷۷۵ ع مین بالکل ریاستین زمورین، کلیکوت، کویتیوت، کارتیناد، کانینور، کی حیدری عمل دخل مین آگئین، کوچین کے راجا نے بھی بہ جبر تعلبندی قبول کی،

یاد کیا چاہیئے کہ اگلی لڑائی مین سرینگپٹن سے مرہٹون کی فوجون کے پھر جانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ اُس فوج کے سپہسالار مادھو راو پیشوا کو ایک سخت عارضہ لاحق ہوا، چنانچہ ۱۷۷۲ ع کے آخر مین اِس جہان سے کوچ کر گیا اور اُسکے بھائی نارائن راو کو لڑکپن ہی مین پونا کا راج پاٹ ملا، پر دوسرے ہی برس دغا بازون کے ہاتھ وہ بیچارہ بھی مارا گیا،

کہتے ہین کہ یہ خون ناحق اُسکے چچا رگھوناتھ راو کی صلاح سے ہوا تھا، اور یہ



Marfat.com

وہی رگھوناتھ ہی جو بعد مرنے مادھوراو کے اُس لڑکے کی جبن حیات نیابت مین پیشوائی کے اُمور کو انجام دیتا تھا، بعد اُسکے مارے جانے کے، میراث کی راہ سے خود پیشوا ہو کر بالاستقلال راج پر قائم ہو گیا، اگرچہ رگھوناتھ راؤ نے پونان کے تمام علاقون اور کارخانون پر بخوبی دخل کیا اور وہان کے اکثر عملے فعلے کو بھی اپنا کر لیا تھا، ولیکن اِس جہت سے کہ عموماً خلق اللہ کا طعنہ نشنہ اُسپر تھا اور اِس شبہے سے کہ وہی اُس بیچارے کے قتل کا بانی مبانی ہوا تھا سب کے نزدیک متہم و بدنام ہوا اِس سبب نہایت دلگیر اور برخاستہ خاطر رہتا آخرش اُسکے ہمراندیشون کے ایک گروہ نے جس مین نانا پھرنویس نام ایک شخص ( نہایت ہی عاقل و اُسکا سرغنہ تھا ) آپسمین اتفاق کیا اور پیشوای مقتول کی رانی کے ساتھ جو اپنے کو حاملہ ظاہر کرتی تھی مل کر رگھوناتھ راو کی ہلاکت مین کوشش کی، قصہ کوتاہ رگھوناتھ راو اُن کی سازش و تعدی کے سبب مجبور و بے بس ہو کے شہر پونان سے بمبئی کے جزیرے کو بھاگ نکلا، جب پونان کی ریاست مین اسطرح کا خلل اور تہلکہ واقع ہوا تو اب بہادر نے دیکھا کہ دونون گروہ اُسکے غنیم مرہٹے اور انگریز ایک دوسرے کے ساتھ خصومت وعناد مین اُلجھے رہے ہین اور مرہٹون کے سردارون مین ایسا تفرقہ پڑا ہی کہ ہر فریق ایک دوسرے کی بیخ کنی و بربادی کی گھات مین لگ رہا ہی تب نواب نے اِس فرصت کو غنیمت جان کے یہ قصد کیا کہ جو جو خطے اور پرگنے سنہ ۱۷۷۲ ع کے عہد و پیمان کے موافق مرہٹون کو دیئے تھے، اب اُنھین پھیر لے چنانچہ نواب نے سنہ ۱۷۷۴ مین مرہٹون کی قوم کو اُن خطّون سے نکلوا دیا،

---



Marfat.com

قبضے مین لانا نواب حیدر ملی خان کا قلعہ بلھاری اور گنّی کو اور
اس سبب سے نواب حیدر آباد کی غیرت خوابیدہ کو جگانا، اور اُسکا
امیر ظفر الدّولہ کو بھاری لشکر همراہ دیکر حیدر ملی خان کے
ساتھہ لڑنے کو روانہ کرنا، اگرچہ اِس مہم مین مرھٹون کا بھی
ایک بڑا غول اُسکا مدد کا رھوا، لیکن حیدر ملی خان نے
حکمت عملي سے اُن کے جماوکو توڑ دیا، کہ اُن سے کچھہ نہ بن پڑا

اسی مابین مین قلعہ بلھاری واقعۂ خطّہ ادھونی کے زمیندار نے جو خراج گزار
نواب بسالت جنگ کا تھا، جسے اُسکے بھائی نظام علی خان صوبے دار حیدر آباد
نے ادھونی کی سرزمین جاگیر کے طور پر دی تھی سرکشی کرکے نواب حیدر علی خان
سے مدد مانگی، نواب نے اِس واقعے کو حسن اتّفاق اور اپنے حوزہ مملکت
کی فراخی کا معقول وسیلہ جان کر نول شانور کڑپے کی طرف جو افغانون کے شہر
تھے لشکر کشی کی، اور بظاہر دوستداری وخیرخواہی کے لباس مین قلعۂ
بلھاری کا قصد کرنواب بسالت جنگ کی فوج کو جو اُسکے محاصرے مین سرگرم تھی
وہان سے مار نکالا اور قلعے مین اپنا دخل کرلیا اور اُسکے زمیندار کو جسنے اُسّے
مدد طلب کی تھی قید کرکے سر برنگپتن کو بھیج دیا، تب اُس مقام سے
شانور کڑپہ کرنول کا عازم ہوکر اِن تینون جگھون کے حاکمون سے کئی لاکھہ روپی
بطور تعلبندی کے لئے،

سنہ ۱۷۷۶ ع مین نواب بہادر جنوبی ملکون کو مسخّر کرنے کے ارادے گنّی کے
راستے روانہ ہوا گنّی کی سرزمین جو ازبسکہ سبز حاصل ہی سنہ ۱۷۰۸ ع مین
جو تھہ خراج پر مرھٹون کو اجارے مین دی گئی تھی، کئی بڑے بڑے قریے اور محکم



Marfat.com

قلعے اِس خطّے کے متعلّقات سے ہین، چنانچہ کنچی کو تہ گرم کنڈہ بینی کنڈہ اور گنّی بھی کہ یہی لفظ اِس سرزمین کا نام پڑ گیا اُنھین مین داخل ہی حاکم اِس خطّے کا اُس ایّام مین قوم مرہٹّے کے بڑے گھرانے سے مرار راو نام ایک شخص تھا، جو کئی مہینے تک حیدری افواج کا سامھنا کرتا رہا آخر اُس مقابلے کی طاقت نہ لا کر گنّی کے قلعے مین پناہ جو ہوا، وہان بھی بڑی جوانمردی سے قلعے کو بچایا کیا، پر اِس سبب سے کہ پونا والون نے ابتک بھی اُسکی کچھ مدد نہ کی تھی اور قلعے کی باولیان بھی سب کی سب سوکھ گئین تب تو نے بس ہو کر اُسنے نواب بہادر کی اطاعت مین سر تسلیم جھکایا نواب اِس امر کی کچھ رعایت نفرما اُسے اسیر کر سربرنگپتن کو بھیج دیا، وہ وہان پہنچ کر تھوڑے ہی دن جیا نواب حیدر علی خان اُن خطّون کا بندوبست اور اپنے عمّال وہان مقرّر کر سربرنگپتن کو پھر آیا،

جب سنہ ۱۷۷۷ ع مین سیامارا وجی میسور کا راجا لاولد موا، اور رسومات اُسکی ماتداری کی ہو چکین تب نواب بہادر نے آتھ یا دس لڑکون کو جن کے نسب نامونسے ٹھیک ٹھیک راجگی نسل ثابت ہوتی تھی بلوا بھیجا نا اُن مین سے کسی ایک کو راج پر قائم کرے، جب یہ راج کنور بارگاہ عالی مین پہنچے تو نواب نے اُنکے شعور و عقل کے امتحان کے لیئے ہر ایک کو کچھ پھل پھلاری دلوایا اور آپ اُنکی نظر بچا کر اِس تاک مین تھا کہ دیکھئے یہ اِن پھلون کو لیکر کیا کرتے ہین اتنے مین ایک لڑکے نے جو سب مین شایستہ اور ہونہار تھا وہ پھل لیکر اپنے باپ کو دیا، اور دوسرے آپ ہی کھانے لگے، حیدر علی خان نے اُسی پہلے کریم لڑکے کو جسنے اپنا حصّہ باپ کو دیا راج تلک کے لایق سمجھ کے گدّی نشین کیا، بعد اِس کے خود بادولت و اقبال اپنے لشکر مین جسے نئے مفتوح ملکون مین چھوڑ آیا تھا گیا،



Marfat.com

اس دخل و تصرّف کو دیکھکر جو نواب بہادر نے نواب نظام علی خان کے بھائی کے محالات اور صوبجات پر کیاسرکار حیدرآباد کے ناظمون نے خواب غفلت سے بیدار اور مستی ناز و نعمت سے ہشیار ہوا امیر ظفرالدّولہ کو جسنے حرب و ضرب کے قاعدے قانون مین بڑی باموری پیدا کی تھی بیس ہزار سوار کی جمعیّت اور توپخانے کا سرلشکر بنا کر نواب بہادر کے مقابلے کو روانہ کیا' اور پونان کے بھی امیرون نے تیس ہزار سوار اُن کی مدد کو بھیجے تا حیدر علی خان کو اِس تغلّب سے باز رکھین ' اِدھر سے تو اِن دونون فوجون نے اِسطرح کوچ کیا اور اُدھر نواب بہادر کو ( جو ہمیشہ ایک زمانے کی اخبار کا جویان ہی رہتا تھا اور ہر ایک شہر و دبار سرکار و دربار مین اُسکے گوندے اور خفیہ نویس تعینات تھے جنکے لیئے بیش قرار درماہہ مقرّر تھے اور اِسی جہت سے ہر نوع کے واقعات و حالات پر پہلے ہی خبردار ہوجاتا ) اِن دشمنون کے بھی اِس قصد کرنے کی خبر ترنت پہنچ گئی' تب اُسنے خرد و دربین کی صلاح سے یہ مناسب جانا کہ قبل آپس مین ملنے اُن دونون فوج کے اُن مین سے کسی ایک پر اپنی چابکدستی و غلبہ دکھلاے آخرش جب ظفرالدّولہ اپنا لشکر لیئے الغارون کوچ بکوچ آگے بڑھکر کنجی کوٹہ آ پہنچا اور اُس سنگستانی سرزمین مین اُسکی فوج پریشان و متفرّق ہوگئی گمان غالب تھا کہ اُسکے سپاہی سب کے سب حیدری سوارون کے ہاتھون مارے اور بری طرح سلوک کئے جاتے' اگر نواب بسالت جنگ نواب بہادر کے آنے سے جلدی خبردار ہو ظفرالدّولہ کو اِس امر سے آگاہ نکر دیتا' چنانچہ ظفرالدّولہ اپنا لشکر امتیاز گڑھ کے قلعے کے گرد نواح مین لے گیا' اِس لیئے تا اُس قلعے کی توپین اُس کی فوج کو حریف کے حملون



Marfat.com

سے بچاے ' اِس عرصے مین نواب بہادر شتاب روی کرایسا اُن کے لگ بھگ آپہنچا کہ کئی دن تک اُسنے شام کو اُسی مقام پر دیرا کیا جسے صبح کو چھوڑ کر غنیم آگے نکل گئے تھے '

اب ظفر الدّولہ چونکہ پونان سے اُسکو مدد آپہنچی اور اُسکی سپاہ کا جماؤ چالیس ہزار سوار کا ہو گیا ' اُس مقام سے حیدری فوج کا سامھنا کرنے چلا ' لیکن نواب بہادر (اِس ارادے پر کہ غنیم کی فوجون کو ایک اپنے قابو کی جگہہ مین محصور کر مصاف آرائی سے ہاتھہ اُٹھا اُن پر حملہ کرے) پہلے گتّی کی طرف گیا ' بعد اِسکے پنیکانڈہ کا عازم ہوا ' اور نظام علی خان کی فوجون نے گتّی ہی مین مقام کیا ' اِتنے مین ظفر الدّولہ کو اُسکے جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ کئی دنون مین افواج مرھٹّے کے پچاس ہزار سوار جن کا ہربرام پنڈت نام سپہسالار ہی آپ کے پاس آپہنچتے ہین ' اِس خبر سے اُسے بہ خوف پیدا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ مرھٹّون کی فوجین اِس کام مین سبقت کر اُس مال و غنیمت سے جسکا حاصل کرنا کنچی کوتے* کی لوٹ سے اُسنے تک رکھا تھا کام باب ہو جائین اِس لیے جھٹ پٹ وہان سے کوچ کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ فائز المرام ہو اب وہ مرھٹّے کے سوار آکر اُسّے ملے '

ظفر الدّولہ کو قبل داخل ہونے افواج مرھٹّے کے اُسکے لشکر مین چیتل درگ کے راجا کا ایک خط پہنچ چکا تھا اِس مضمون کا کہ اگر نظام خانی فوج اِدھر آنے کا ارادہ کرے تو اُنھین رسد وغیرہ ضروری چیزون کی تکلیف نہوگی بلکہ اِس باب مین اِسطرف سے مدد کی جاویگی اور رستا بھی ایسا سیدھا دکھلا دیا جاویگا

---

*کنچي کوتے کے کود نواح مین میرے کي کھانین مین جن کے سبب سے وہ مکان نہایت زرخیز ہی

کہ جلد سر برنگپٹن کے دروازے تک پہنچاوے' ظفرالدولہ نے اِس خط کو پڑھکر
ہریرام کے حوالے کیا آخر کئی دن کی صلاح مصلحت کے بعد اُن سب کی رائین اِس
تدبیر پر قرار پائین کہ اُس راجا نے اُنھین دکھلائی تھی' وے سب تو اِسی اُدھیڑ بن
مین مشغول تھے کہ حیدر علی خان کے ہشیار و آزمودہ کار جاسوسون نے جو اُس دانشمند
کی طرف سے دشمنون کے ساتھ ہمیشہ رہتے تھے اُن مین پھوٹ لگا ڈالدیا
یعنے بیس لکھ روپی رشوت دیکر افواج مرہٹے کے سردارون مین ایسا ایک
بلوائے عام پیدا کیا کہ اُنکے سوار اس بات پر آکر اڑے کہ جبتک اُنکی پچھلی تنخواہ
نمایگی ممکن نہین کہ وے سریرنگپٹن کی جانب ایک قدم بھی آگے بڑھنین' تب
ہریرام پنڈت نے جو اُس رشوت کے روپیون سے اپنا حصّہ لیچکا تھا اور کنچی
کوتے کی غنیمت کے مال سے جسپر اُسکا دانت تھا' بالکل بے نصیب و مایوس
ہو گیا تھا' پہلے تو ظفرالدولہ کے روبرو اپنے سپاہیون کے روے کا حال سنایا'
بعد اُسکے یہ معذرت درپیش کی کہ ایام برسات کے سامھنے آپڑے ہین
جسمین کسی طرح کی لڑائی بھڑائی بھی ایسے زبردست حریف کے ساتھ
خصوص اُسی کے ملکون مین کچھ نہ بن پڑیگی' علاوہ اسکے تجھے کئی ایک ایسے ضروری
کام پونان مین درپیش ہین کہ بغیر میرے انجام ہونا اُن کا غیر ممکن ہی چنانچہ
وداِس بہانے اگلے دن ظفرالدولہ سے رخصت ہو اپنی سپاہ سمیت پونان کو
روانہ ہوا بیچارا ظفرالدولہ اِس روداد سے بہت ناشاد و نامراد ہو کے کئی دن کنچی کوتے
مین رہا آخر شش پاکنور کے رستے گلکنڈے کی طرف روانہ ہوا اور ناحق بیٹھے بٹھاے
بارش کے موسم مین اپنی فوج کو حیران و پریشان کیا' اِسطرح سے تے
لڑائی کے دن بدون جنگ و قتال کے بسر ہوے'

---



Marfat.com

لے لینا نواب حیدر علی خان کا ملک پونان کے دروبست متعلقات
ومضافات کو جو کشتنہ ندّی کے دکھن طرف واقع ہین اور
آنوگنڈی وغیرہ کے سرزمینون پر اُسکا دخیل ہونا،

تفصیل وار لکھنا اُن فتوحات کا جو ملک پونان کے قلمرو مین نواب حیدر علی خان کو حاصل ہوئے اِطالت کلام سے خالی نہین اِسلئے اتنا ہی بطریق اختصار یہان لکھا جاتا ہی کہ سنہ ۱۷۷۸ ع مین حیدر علی خان نے قلعہ دھارواڑ کے سوا ملک پونان کے علاقے کی بالکل سرکار بن اور صوبجات جو کشتنہ ندّی کے جنوب واقع ہین لے لیا، بلکہ اِس ندّی کے پار جاکے پرسرام بھاو کی حکومت مین شہر مرہٹہ پر بھی قابض ہو گیا، اور سنہ ۱۷۷۷ ع کی جنگ و حرب کے زمانے مین نواب عبدالحلیم خان پٹھان حاکم شانور کو جبرًا اِسپر لایا کہ اُسکی تابعداری و باجگزاری اختیار کرے اور اُسکے فرزند سعید نواب صفدر علی خان عرف کریم شاہ کی زوجیّت مین اپنی بیٹی کو بھی دے، اور اِنہین دنون آنوگنڈی کی سرزمین کو بھی جسکے بیچ مین بیجانگر کا پرانا شہر واقع ہی پہلے اپنے عمل مین کر لیا، آخرکار خال زار پر امیران ملک تلنگان کے جہان کے فرمارواگلے زمانے مین شاہان عالیشان کیسی شان شوکت رکھتے تھے رحم اور ترس کھا کر اُسے اُنھین حوالے کیا، اور اِنکے کتنے شاہی حقوق کو بھی بدستور سابق قایم رکھا، بعد اِسکے سنہ ۱۷۷۸ ع مین پھر دوسری دفعہ نواب حلیم خان حاکم کڑپے کے ملک اور محال پر تاخت کی اور اُسے اُسکے لواحق سمیت اسیر کر سریرنگپٹن کو روانہ کیا، اِس تسلّط و تحکّم کے سبب نواب بہادر کا تمام اُن سرحدون مین جو حیدرآبادی کرناٹک بالاگھات کے نام سے مشہور ہین برا اقتدار حاصل ہو گیا، تحصیل



Marfat.com

اس ملک کی ۴۷ ستچالیس لاکھ روپی کی بی سنہ ۱۷۷۹ ع مین جو نواب بسالت جنگ نے انگریزون سے صوبے کنتور کے دیئے اور آپ اُنکی پناہ وپشتی مین رہنے کا اقرار کیا تھا اِس حرکت سے نواب بہادر جسکے دل مین ابتک انگریزون کی طرف سے دشمنی و بغض باقی تھا نہایت ناخوش ہوا' اور عین جوش و غضب کی حالت مین موضع ادھونی کو لوٹوا دیا جسّے مبالغ کثیر اُسکو مل گئے' بسالت جنگ جب غلبۂ حیدری کی تاب نہ لاسکا لاچار وہانسے بھاگ امتیاز گڑھ مین آکے قلعہ بند ہوا'

اِس عرصے مین موشبر لالی فرنگی سپاہیون کی کئی پلٹن معیت جنکو انگریزون نے صلاح کر بسالت جنگ کی خدمت سے معزول کروا دیا تھا' حیدر علی خان کی سرکار مین آملازم ہوا' اور قوم فرانسیس کے بھی کتنے آدمی جو سنہ ۱۷۷۸ ع مین پانڈیچیری کے محاصرے کے وقت وہان سے جان بچا بھاگے تھے اُن سے آن ملے' اور حیدری سپاہ کا جتھا اُن سپاہیون کے ملنے سے جنھین نواب محمد علی خان نے اپنی نوکری سے برطرف کردیا تھا اور بھی بڑھ گیا'

---



Marfat.com

جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدر علیخان کا انگریزون کے اُوپر
جنھون نے ماہی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا تھا اور روے
نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لئے کرّہ مین آئے تھے اور نواب
بہادر کا مرہٹون کے سردارون کو تحفہ تحایف اور اِس مضمون کے
خطوط بھیجکر ملا لینا کہ ہم دونون اکٹھے ہوکر انگریزون کو شکست
دین، اور حتّی المقدور ہندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین،
دانشمند انگریزون کو خوب معلوم ہی کہ اُسی تاریخ سے کہ سرکار کرناٹک کے
ناظمون نے حیدر علی خان کے کمک مانگنے پر سنہ ۱۷۶۹ ع کے عہد و پیمان کے
موافق فوج بھیجنے سے پہلو تہی کیا تھا اُس بہادر صاحب غیرت کو یہی منظور تھا
کہ جسطرح ہو سکے اِن سے عہد شکنی کی کسر نکالا چاہیئے اور تبھی سے اِن دونون
سرکارون کے درمیان اخلاص و اتّفاق کی جگہہ خلاف و نفاق نے راہ پایا تھا، اور جب
انگریزون نے فرانسیس کے ذبغے سے پانڈیچیری کا قلعہ نکال لیا اِسکا رنج بھی اُسکو
کم نتھا، علاوہ اِسکے انگریزون کی اور فتحون کی خبرین بھی اُسکے دل پر کہ اُن کی
اِن بد سلوکیون سے بھرا ہوا تھا نہایت گران گذرین، پر جب انگریزون نے
فرانسیس کے ماہی نام قلعے پر جو ممالک محروسہ کے بیچون بیچ واقع تھا حملہ
کیا اور کرنیل ہرپر جرأت کر کرّہ مین نواب بسالت جنگ کی اعانت کو آیا
اِسسے قہر حیدری کا دریا یہان تک جوش مین آیا کہ آخر کو اُس نے بہ تدبیر
ٹھہرائی کہ اگر ہو سکے تو سردست مرہٹون کے ساتھہ اتّفاق کر کے انگریزونکو
ہندوستان کی سرحد سے دفع کیا چاہیئے، چنانچہ بہ مصلحت دل مین ٹھان کر اپنے
خاص ملازمون سے ایک فہمیدہ شخص نور محمد نام کو کہ اُس کا محل اعتماد تھا

اِس کام کی سفارت کے لیئے تجویز کیا، چنانچہ پہلے تو اُسے ملکی امور و مراتب
کی مخفی تعلیم فرماکر تیرہ لاکھ روپی کا تمسّک اور پانچ لاکھ کا جواہر، اِسکے سوا
کئی مکتوب بھی نانا پھرنویس اور دوسرے سرداران پونان کے نام پر اُسکے
حوالے کیا، سرنامہ اِن مکتوبون کا ایّام بوقلمون اور زمانۂ پرمکر و فسون کی بیوفائی
و شکایت پر مشتمل تھا، جسکے سبب اِن دونون سرکار پونان و میسور کے درمیان
سابق مین و بیاخرخشہ و عناد واقع ہوا، اور خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ دل صداقت
منزل میرا نجوشی و رضا اِس بات کا خواہان ہی کہ زر خراج دولت پونان
کے اُن صوبون کا جو جنگ و حرب کے وقت، مملکت میسور مین داخل ہو گئے
ہمین اُس سرکار کو واصل کرے، اور چونکہ انگریزون کی قوم تمام ہندوستان
پر تسلّط کا ارادہ اور طرفین سے عداوت قلبی رکھتی ہی بنابر اِسکے عموماً ہندوستان
کے تمام امیرون خصوصاً ہم دو رئیسون پر لازم و اہتم ہی کہ قرار واقعی باہم متفق
ہو کے اِن مشترک اعادی کو سرزمین ہند سے نکال دین اُس ایلچی کے
ہمراہ مرہٹے کے سردارون کو تحفہ دینے کے واسطے بڑے دامون کے کئی ہاتھی
مع عماریہاے جواہرنگار اور بیش قیمتی سوغاتین بھی کردین،
الغرض وہ سفیر حضور سے رخصت ہو کے جب ملک پونان مین داخل ہوا تو اُسنے
وہانکے سردارون کو اِس جہت سے کہ جنریل کارڈار کا لشکر یہان آپہنچا تھا بہت
بدحواس و حیران پایا، اور افواج بنبئی کے بھی حملہ کرنے سے اُن پر ایسی
دہشت غالب ہو گئی تھی کہ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن کا ارادہ
انگریزون کے ساتھ صلح کرنے کے لیئے زیادہ ہی بہ نسبت نواب بہادر کے
مصالحہ کے، تب اُس سفیر خوش تقریر نے سرکار پونان کے سردارون کو ہدیے
پہنچا کر دانشمندی و شیرین بیانی کی قوّت سے بعضون کو موافق و ہواخواہ بنالیا،



Marfat.com

اگرچہ پہلے مرہٹے کے دونون گروہ یعنے وے جو انکریزون کی طرفکشی کرنے تھے اور وے جو اُن کے بد اندیش تھے، قوّت و اقتدار مین برابر تھے پر آخر کو سیندھیہ کی قید سے رگھو ناتھ راو کے بھاگنے اور برخلاف اُس قول قرار کے جو کام (نام مقام) مین درمیان آیا تھا دوسری بار انگریزون کے نزدیک اُسکے پناہ لیجانے نے اُس فریق کے اقتدار کا پلّا بھاری کیا جو انگریزون کے بد خواہ تھے، اور اِس جہت سے نواب بہادر کے ایلچی کا مطلب نکل آیا، چنانچہ سرکار میسور و پونان کے ملاپ کا عہد و پیمان اِس طور پر کہ آیندہ طرفین سے آپس مین رعایت و مروّت کی شرطین بجا لائی جائین درمیان مین آیا اور عہد نامے لکھے اور اُن پر دونون طرف کی مُہر و دستخط ہو گئی، کہتے ہین کہ اُسی ایّام مین کہ نواب بہادر نے بہ ایلچی پونان کو روانہ کیا تھا نواب نظام علی خان کے پاس بھی جو اُن دنون انگریزون سے اِس سبب کہ اُنھونے شمالی چار سرکارون کی بابت پیشکش بھیجنے مین تاخیر کی، علاوہ اِس کے گنتور کی سرکار بھی لے لین تھین، اور اُسکے بھائی بسالت جنگ کے خیر خواہون مین اپنے تئین داخل کیا تھا بغیر اِسکے کہ نظام علی خان کو اِسکی اطلاع ہو، رنجیدہ و کشیدہ خاطر ہو رہا تھا، دوستی کا نامہ پیام بھیجا تھا، کیونکہ آیندہ بات سے اِس خط کتابت کا شبہہ یقین کو پہنچتا ہی کہ ہنوز سرکار پونان اور میسور کے درمیان قرارداد ہوتے دیر نہوئی تھی کہ طرفین کی رضامندی سے یہ بات مکرّر ثابت و ظاہر ہوئی کہ نظام علی خان بھی اِس اتّفاق و اجماع مین داخل تھا، آخر کار یہ امر بخوبی معلوم و آشکار ہو گیا کہ اِس عہد و پیمان مین شریک ہونے اور سرزمین ہندستان سے انگریزون کی بیخ بنیاد اُکھاڑ ڈالنے مین متفق ہونے کو نہ فقط برار ہی کا راجا مادھو جی بھونسلا بلایا گیا تھا، بلکہ اور سردار لوگ پھر اِس قضیئے کے شریک تھے، نواب بہادر نے دشمنون پر چڑھائی کرنے کا

جو نقشا باندھا تھا، صورت اُسکی یہہ تھی کہ جس وقت وہ آپ ملک کرناٹک پر لشکر کشی کرے، نظام علی خان کو چاہیئے کہ وہ اُدّر کے صوبون پر حملہ کرے، اور جب حیدری و نظام خانی دونون سپاہ آپس مین ملکر انگریزی لشکر کو ہزیمت دے چکین تو مدراس کو گھیر لینے کی فکر کرین اور افواج مرھٹہ جزیرۂ بنبئی کے تاخت تاراج کو روانہ ہو، برار کا راجا لشکر جرّار لیکر بنگالے پر چڑھ دوڑے، نواب نجف خان اور دوسرے سرداردن کو حدود دہلی کے مناسب ہی کر گنگا پار ہو کے صوبہ اودھ کو عمل دخل کرلین، ولیکن اگر ناظم وہان کا اس صلاح مین شریک ہو کے آپ ہی قوم انگریز کو اپنی سرحد سے جس طرح ہو سکے نکال دے تو وہان کا جانا ضرور نہین، فی الواقع یہہ تدبیر تو انگریزون کے مستاصل کرنے کے لیئے نہایت معقول تھی اگر وے اشخاص جنھون نے اِس امر مین اتّفاق کیا تھا، اپنے اپنے قول کی پاسداری کرکے قرار واقعی کو منش کرتے، تو یقین تھا کہ اُس ایام مین انگریزون پر بڑی مشکل آپڑتی، لیکن ایسا کم اتّفاق ہوتا ہی کہ جدی جدی قوم کے لوگ کسی کام مین شریک ہو کے اپنے وعدون کے پورا کرنے اور نباہنے مین سعی کرین، اب اُن خیالی اور زبانی مددگارون کا حال سنیئے کہ مادھوجی بھونسلا اور غربی ممالک ہندوستان کے کسی امیر نے اِس مُہم پر ذرا بھی التفات نکیا، مرھٹے اپنے قلمرو کے ( جسکے شرقی شمال اور غربی جانب پر انگریزون نے چڑھائی کی تھی ) بچانے کی فکر مین لگے، نظام علی خان کا وہ سب جوش و خروش اُس لطف و لبق اور عہد و پیمان کے سبب جو گورنر بنگالے نے اُسکے ساتھ کیا، گھٹ گیا، سنہ ۱۷۷۹ ع مین نواب محمد علی خان نے مدراس مین انگریزون کے عملے فعلے کو اُس قول قرار کی حقیقت سے جو نواب حیدر علی خان اور مرھٹون کے ساتھ واقع ہوا اور بھی اُس اتّفاق



Marfat.com

و میل کی کیفیّت سے کہ اِن دو سرکارون اور نظام علی خان کے درمیان برخلاف قوم انگریز کے ظہور مین آیا خبردار کردیا،

اب چند سطرین انگریزون اور مرہٹون کے درمیان عداوت ہونے کی اور نواب بہادر اور مرہٹون مین برسون لڑنے کے بعد اُن کے مصالحہ کرنے کی بابت مین بطور اختصار لکھی جاتی ہین اور واسطے ربط سررشتہ سخن کے مرہٹون کے ترقّی کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی،

مرہٹون کی ریاست عالمگیر کے وقت سے شروع ہوئی اِس صورت سے کہ جون اُنہون سلطنت دہلی کے کمال کو زوال آچکا تھا اور عالمگیر جو شرع مین بڑا ہی متعصّب اور نہایت بیدرد و سفّاک تھا ہند کے سارے رئیس عموماً اور قوم ہنود کے راجے خصوصاً، اُسکے ہاتھ سے پت تنگ ہو رہے تھے، اور تمام دکھن مین جہان ہر خطّے اور صوبے مین ہر ایک حاکم برای خود مستقل ہو گیا تھا، طریقہ ملوک الطوایف کا پیدا ہو گیا، اور بے حکّام کبھی تو آپسمین ملے جلے رہتے اور کبھی ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے، اُنھین دنون قضا کا رہلے تو مرہٹون مین سے سیوا نام ایک شخص طالب منگ و نام نے خروج کیا اور کچھ سوار اکٹھا کر فی الجملہ جمعیّت بہم پہنچا کتنے دنون تو اِدھر اُدھر لوٹ پاٹ مچاتا رہا، مذان بجاے خود حاکم وقت بن شہر ستارہ کو اپنا دارالحکومت بنایا، خیر سیوا کے دن جب پورے ہوئے، تو سنبھا اُسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہ مسند پر بیٹھا، اور عالمگیر سے لڑنے کو مستعد ہو آخر مارا پڑا، تب صاہو اُسکا خلف کہ سلیم و حلیم



Marfat.com

تھا قایم مقام باپ کے تخت نشین ہوا اِس نے ترے بھرتے سے احتراز کر
آٹھ آدمی سنجیدہ و فہمیدہ اہالی ملک سے چُنکر اُنکو اپنے راج کے انتظام کے لیئے
دار المہام بنایا، بعد مرنے اِس کے جبکہ اُسکا کوئی فرزند صلبی نتھا، رام نراین
نامے ایک شخص کو اُسکے خویشون مین سے گدّی ملی، چونکہ یہہ آپ تو عقل
و دانائی سے محض معرّا تھا لہذا اُس نے ملکی بند و بست کا بالکل اختیار اُنہین آٹھ
ہشیار کارون کو دیا، جن مین سے بالاجی نامے ایک کوکنی برہمن نے جو دانشمندی
و ہوشیاری مین یگانہ تھا، آخر کار یہہ مرتبہ و اقتدار پیدا کیا کہ راجا رام نراین کو قدر و
منزلت کے ساتھ مقام ستارے مین قایم کر پونان مین اپنی حکمرانی کا تھات
پھیلانا ناپردھان پیشوا پنڈت کے لقب سے شہرت پائی ہرچند وہ آپ ہی
جزوی و کلّی امورات ملکی مین باستقلال اختیار رکھتا تھا تو بھی راجا رام کی
باوجود اُسکی بداطواری و غدّاری کے بڑی توقیر و عزّت کرنا، آخرش پونان
کو اپنکو دار الامارت قرار دیا،

حاصل کلام یہہ کہ انگریزون نے پہلی لڑائی کے بعد فتاحت اور برائی اُس صلاح کی
جس پر سردار بمبئی نے راگھو کی مدد کو لشکر بھیجا اور مرہٹون کے ساتھ
جنگ و پیکار کی بنا ڈالی، خوب معلوم کر کے کرنیل آپٹن کو مصالحے کے لیئے
پونان کی طرف روانہ کیا، اِن دنون رام نراین کی رانی جو حمل سے تھی ایک
لڑکا جنی، پونان کے رئیسون نے اُس لڑکے کو اُسکے باپ کی جگہہ پیشوائی کی
گدّی پر بیٹھلایا اور اُسکے بالغ ہونے تک سکھا رام اور نانا پھڑنویس کو
وزارت اور نیابت کے منصب پر مقرّر کیا، مگر راگھو نے جو پونان جانے کا انکار
کیا اِس سبب سے میل ملاپ کا سوال جواب طی نہ ہوا بلکہ ادھورا رہ گیا، اور
وہان راگھو کے خیر خواہ نت نیا فتنہ و فساد اُٹھایا کرتے تھے، پونان والے



Marfat.com

سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا ہنگامہ در پردہ انگریزون کا کام ہی چنانچہ پھر کشت و خون کا کانون مشتعل ہوا، آخر کو انگریزون کے لشکر مین غلّہ اور دانہ و کاہ کی ایسی نایابی و قلّت ہوئی کہ وے سخت مجبور و مضطر ہوئے، کرنیل اگرٹن بہادر انگریزون کے سر لشکر نے بے بسی کے سبب مرھٹون سے سر نو ملاپ کا قول قرار کیا جب یہ خبر کہ کرنیل موصوف نے ناچاری و مجبوری کی جہت جماعہ مرھٹے کے ساتھ میل کیا بمبئی کو پہنچی تو انگریزی سر دار اِس مغلوبانہ میل سے ناخوش ہوئے جسّے پھر جنگ و حرب کی نوبت آئی اور جنریل گوڈرڈ جو مرھٹون کی لڑائی پر تعینات ہوا تھا حسن آباد سے برہان پور کو چلا کیونکہ برار کا راجا بھونسلا مرھٹون سے لڑنے کو راضی نہ ہوا، راگھو جنریل کی خبر دو انگی سن کر سیندھیا کی قید سے بھاگ جنریل سے جا ملا،

---

# از کتاب جارج نامہ

مصالحہ کرنا قوم مرھٹے کا حیدر علي خان بہادر سے اور ملا لینا نظام علی خان آصفجاہ و نجف خان اور سارے ہندوستان کے امیرون کو اپنے ساتھ انگریزون کی لڑائی پر،

## نظم

بدان گاہ راگھو کہ بر انگریز  پیامہ بپا کردہ رزم و ستیز
جہانے پر از شور و آشوب کرد  خردمند داند کہ ناخوب کرد
مرھٹہ بحیدر علی داشت جنگ  ہم آختہ تیغ الماس رنگ



Marfat.com

دو دستی زدندی شده کینه دور  پی جستن ..شی بوم و بر

چو شد رزم آغاز با انگریز  یکسو نهاده به حیدر ستیز

به بسته در جنگ با نام جوی  ز کینه سوی آشتی کرد روی

ز خود کرده خشنود بنمود یار  که باشد ورا یار در کارزار

نظام آنکه بُد بر دکن باج خواه  بدو نیز بگشوده از مهر راه

بگرمی در دوستی باز کرد  ورا نیز با خویش انباز کرد

نجف خان که بُد نامدار بزرگ  بمیدان پیکار گردی سترگ

فراوان سپه داشت آراسته  همه نژده شیران نوخاسته

جز ایشان هران کس که بُد نامدار  بخود کرده دساز و انباز و یار

همه گشته با یکدگر هم زبان  بدین رای گشتند هم داستان

که حیدر علی یک شده با نظام  کشیده به پیکار تیغ از نیام

بکرناتک و بوم سرکار نیز  که نازد بدان هر دو جا انگریز

روان ساخته لشکر جنگجوی  به پیکار بدخواه بنهاده روی

بدان بوم و بر شور و شر افگنند  ز دشمن بن و بیخ را بر کنند

بگجرات راند مرهٹه سپاه  که یابد بدیش آنجا نه راه

یکی مهترے از مرهٹه سپاه  که سودے سر جاه بر چرخ و ماه

موداجیش نام و لقب بهونسله  مقرّر چنان گشت کو با سپه

سوے بوم بنگاله گردد روان  به بسته به پیکار کردن میان

نماید مر آن مرز زیر و زبر  نخاریده یکسر ز پیکار سر

بدست آبدیش هر که از انگریز  برانگیزد از جان او رستخیز

نجف خان ز دهلی براند سپاه  سوے لکهنؤ بکسره رزم خواه

فرو زد دران آتش کینہ تیز — بہ پرداز د آن بوم و برز انگریز
گرش آصف الدّولہ یاری کند — درین کین بنحو د خوب کاری کند
وگرنہ نجف خان گہ کارزار — چو د شمن ز جانش برآرد دمار
چو اینگونہ کنگاش آمد بسر — روان گشت ہر سو یکی نامور
کران تا کران جہان شد سپاہ — بدان بدُ کہ اختر بدُ نیک خواہ

---

آنا انگریزون کے ایلچی کا حیدر علی خان بہادر کے دربار مین ملاپ کی اُمید پر اور بے نیل مرام اُسکا پھر جانا،

اُن دنون مین مدراس کے گورنر نے اِس امر کو صلاح وقت سمجھا کہ نواب حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر کاردان کو روانہ کرے اِس امید پر کہ وہان جاکر کسی طرح پھر ملاپ کی راہ کو جو بہت دنون سے مسدود ہو گئی ہی کھولے اور اِس ضمن مین اُسکے ملک کا دستور و آئین بھی کما ینبغی دیکھے بھالے، خیر جب اِس امر مین نواب بہادر کا استمزاج کیا گیا تو اُسنے بڑی مشکلون سے ایلچی کو اپنے ملک مین آنے کا اِن شرطون کے ساتھ حکم دیا کہ سریرنگپتن سے چار میل کے فاصلے پر اُترے اور کوئی اُسکا نوکر چاکر شہر مین نہ آوے اگر کسی چیز کی حاجت ہو تو حیدری سوارون کی معرفت جو اِسی واسطے متعین ہوئے ہین شہر سے منگوالے، آخر کو نواب نے اُس سفیر کو بعد بہت انتظار کے اپنے حضور مین بلایا، اور سب اُسکا پیام کلام سن کر یہہ جواب دیا کہ ابتدا مین مین نے یہہ گمان کیا تھا کہ قوم انگریز بہ نسبت اور قوم کے صدق و وفا کی صفت سے موصوف ہین، لیکن اِن دنون امتحان و آزمایش سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن پر



Marfat.com

اِن دو جوہر کا ذرا عکس بھی ہمین پڑا، چنانچہ سنہ ۱۷۶۹ع کی شرط و قول پر جب افواج مرہٹے کے مارہٹانے کو ہمنے تم لوگون سے مدد مانگی، تم نے اِس مین ڈھیل کی اور معاذیر سست و نامقبول کرنے کرنے بہانتک امروز فردا کیا کہ وقت ٹل گیا اور اِس سرکار کے دشمنون کی بن آئی، اور یہہ بھی تمہاری طرف سے، خلاف عہد و پیمان کے ظہور مین آیا کہ تمہاری فوجون نے ہمارے قلمرو کا قصد کیا اور قلعہ ماہی لے لیا، ابتک بھی تمہاری جانب کے عہدہ دار وہان حکومت کر رہے ہمین، اِس سبب سے ہمین اب تم لوگون کے قول فعال پر کچھ اعتماد باقی نرہا، قطع نظر اِس کے ہم کو ایسے سردار کی دوستی و اتفاق سے کیا فائدہ ہوگا جو بذات خود مستقل اور اپنے کام کا مختار و حاکم نہو، اور ہر ایک مقدمے مین ارباب شورا ہی کی تجویز و رائے کا منتظر و محتاج رہے، مثلاً اگر ہم اُسسے مدد چاہین تو وہ پہلے تو صاحکارون سے فتوا اور اجازت طلب کریگا، بعد اِس کے نواب محمد علی خان کے نزدیک مدد خرچ کے باب مین التجا لیگا، اور اِس بات مین کچھ شبہہ ہی نہین کہ وہ اِس مادے مین چند در چند عذر در پیش کریگا اور کیا کیا تال مٹول کرکے کام کو ملتوی رکھیگا جب اِسپر بھی تم اُسکے پاس الحاح و زاری کروگے تو وہ بعضے بعضے اجناس اور کچھ جواہر نکال دیگا کہ انھین بیچکر اپنا کام نکالو، خیر جب ہزار دن بوک دمگر کے بعد، یہہ بھی ظہور مین آیا تب اللہ اللہ کرکے تمہارا ڈیرا ڈنڈا شہر سے باہر نکلتا ہی، پھر کوچ کا تمہارے یہہ حال ہی کہ اگر ایک دن کوچ ہو تو دو دن مقام ہو، اِس رنگ ڈھنگ سے جبتک تمہاری کمک ہمارے ملک مین آئے ہی تبتک بہان غنیم لئیم پہلے ہی اپنا کام کر چکتے اور ملک کو ویران و تباہ کر ڈالتے ہین، جب تمہارا یہہ وتیرہ ہی تو ہمارے تمہارے درمیان اتفاق و ملاپ کیونکر ہوگا، مین صلاح و شورا کا پابند نہین مین اپنی ہی عقل صاحکار کے حکم



Marfat.com

مرجاتا ہون ' اپنے عزم پر آپ حاکم ہون ' حتی الامکان ضرورت کے وقت غفلت نہین کرتا اور فرصت کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا ' لمحظے بھر مین ایک لشکر یار سالار ' جنگ آزمودہ سوارون کا جہان درکار ہو ' بھیج سکتا ہون ' جن کا ہر روز ساتھ میل کوچ معمول ہی خدا کے فضل وکرم سے غلّے اور ہر طرح کی ضروری چیزون کے ایسے انبار خانے ' ذخیرے کثرت سے بھرے بھرائے طیّار رکھتا ہون کہ برسون کے خرچ اخراجات کو کفایت کرین '

بھلا ایسی دوسرکارون مین جو اِس طرح متخالف اور متضاد ہین کسطرح ملاپ اور ہمدستانی صورت پکڑے ' سو اب آپ رخصت ہو جیئے اور اپنے موکّل کو جا کہیئے کہ آیندہ نامہ پیام بھیجنا عبث بلکہ میرے دردسر کا باعث ہی '

حیدر علی خان اُس قاصد کے ساتھ یے عتاب خطاب کر کینہ کشی پر مستعد ہوا یہانتک کہ شہر رجب کی بیسوین سنہ ۱۱۹۴ یا جولائی مہینے سال ۱۷۸۰ مین بہت سے گھات یار ہو سیلاب جوشان کی طرح اکبارگی کرناتک مین جا داخل ہوا اُسکے پہنچتے ہی اُس سرحد مین ایک شور محشر برپا ہو گیا ' اس یورش مین جتھا اُسکے لشکر کا تیس ہزار سوار جرّار اور چالیس ہزار پیادے خونخوار کا تھا ساتھ اِسکے بڑے زور شور کا ایک دھوان دھار توپخانہ بھی ہمراہ جس مین فرنگستان کے گولنداز اور مشیر لالی اور اور فرانسیس عہدہ دار سرغنے تھے ' اِس جنگ مین قلب لشکر کا نواب بہادر آپ سپہسالار تھا اور میسرے کی سر لشکری ٹیپو سلطان کے حوالے تھی ' اِس تاکید سے کہ وہ شمال رویہ صوبون پر چڑھ دوڑے ' اور میمنہ کے غول کو ' اپنے ایک مور سالار کے ہمراہ موضع مادورا اور دکھن والے پرگنات پر مقرّر کیا کہ اِن مکانون مین لوٹ مار مچاوے ' قلب



Marfat.com

کی فوجین پالام نامی نام گذارے گھاٹ کے متصل چتّور گڑھ مین
جا اتری، جو نکہ یہ قلعہ برسر کوہ واقع اور نہایت محکم و استوار ہے لگاو
دشوار گذار ہی، سابق مین اِس کو نواب انور الدّین خان نے سوخ
حوادث کے وقت اپنے قبائل کے لیئے مسکن و ماوا مقرّر کیا تھا، اور اب
یہ حصار اور اُسکے مضافات محمد علی خان کے بھائی ناصر الدّولہ عبد الوہّاب
خان کے دخل مین تھے، افواج حیدری نے پہلے اُسی پر غارت و تاراج کا ہاتھ
ڈالا، خواہ اِس خیال سے کہ اُس مین نقود و جواہر گران بہا کا خزینہ ہی یا اُس
دشمنی کے سبب جو حیدر علی خان کو محمد علی خان کے ساتھ تھی، یہان کا قلعدار
اور اُسکے عیال اطفال سکے سب اسیر و گرفتار اور انواع طرح سے ذلیل و خوار
ہوئے، اشیا اجناس قلعے کی لوٹ گئی، نقایس و اموال وہان کے سریر نگپٹن
روانہ کیئے گئے، اِن لوٹ کی چیزون مین نہایت عمدہ کتابخانہ تھا جسکی کتابین
نواب انور الدّین خان نے جمع کی تھین اور پچھلے دنون مین اُسکے جانشین نے
بھی ہزارہا جلدین اُس پر اضافہ کین، یے کتابین اُن نسخون سمیت جو کرناٹک
کے بعضے قلعون اور نواب کڈپہ وغیرہ کے کتاب خانے سے ہاتھ لگے تھے بعد
شہید ہونے ٹیپو سلطان کے سرکتبخانۂ سلطانی انگریزون کے قبضے مین آئین
حیدری لشکر اِس تاخت مین چتّور گڑھ اور اُسکے آس پاس کے قلعے
مسخّر و مفتوح کرنے پر قانع نہو کر آگے بڑھا، چنانچہ آگسٹ کی دسوین تاریخ
اُسکے سوارون کے ایک غول نے مدراس کے قرب و جوار کے کئی دہات
لوٹ مار کر شہر مین ایسا ہلّہ اور ہلوا مچا دیا کہ وہان کے انگریز باشندے حصار
مین پناہ جو ہوئے، بعد اِسکے اکیسوین کو افواج حیدری نے کرناٹک کا دارالامارہ
شہر آرکاٹ لوٹ لیا، لیکن چونکہ انگریزون کی فوجین نزدیک آگئین بعضی مدراس



Marfat.com

سے سر ہکٹر منرو کی اور بعضی اُنکے صوبون سے کرنیل بیلی کی سپہسالاری
مین، اِسلئے نواب بہادر آرکاٹ کے محاصرے سے تو باز آیا، پر اس امر مین
کوشش کی کہ تا کہ دونون فوجین آپسمین ملنے نپائین،

---

ترجمہ بعضے مقام بارھوین باب کا رسالۂ ملیطری بیاگریفی یعنے
تذکرہ بہادران انگلستان مین سے (جو سنہ ۱۸۴۱ع مین چھاپا
گیا) بیان مین حال جنریل سر ڈیوڈ بیرڈ کے جو بہت دن تک
ٹیپو سلطان کی قید مین اور قلعہ سرینگپٹن کی تسخیر کے وقت
تاخت کرنیوالون کا سرکردہ تھا مشتمل جنگ کوھستانی کی
خصوصیات پر جو کنچی کوٹے کے درمیان واقع ہوئی، اور یہہ
ایک اُن جنگون مین سے ھی، جن مین طرفین سے ھزارون جنگجو
مارے جانے کے بعد نواب حیدر علی خان فتح نصیب ھوا،

ہندستان کی سب ریاستون مین، اُن دنون (جب تیموریہ سلطنت کو کمال
زوال آچکا) میسور والی ریاست بڑی مشہور و نامی تھی، جس
نواب حیدر علی خان قابض تھا، اور اِس بہادر نے مرتبہ سپہداری سے
بیاوری طالع و اقبال، فرمانروائی و شہریاری کے درجے پر ترقی کی، ذات عالی
صفات اُسکی، فنون سپہسالاری کے سوا، جہانداری و ملکداری کے آداب
و قانون کی بھی ایسی حاوی تھی کہ اُس ایام مین فرنگستان کے فرمانفرمایون کے
درمیان بھی ایسا شخص مجموعۂ نوادر و کمالات، عدیم المثال تھا، چونکہ ایسا
حاکم جابر و مدبر کے قرب سے انگریزون کی ریاست کو جس کی بنیاد ابھی بخوبی



Marfat.com

قایم نہین ہوئی تھی کھٹکا اور خطرا تھا' بناچار مصلحت نیک تو یہہ تھی کہ انگریز اُسے اتفاق و میل رکھتے' یا ایسا قول و قرار ہی کرتے جسّے وہ' اُن کی سرحدون پر ہاتھہ نہ ڈال سکتا' لیکن حیف کہ برخلاف اِسکے' اِنھون نے نواب کی دشمنی پر کمر باندھی' چنانچہ سنہ ۱۷۶۷ ع مین انگریزون نے نواب بہادر کے ساتھہ جنگ وجدل کی بنا ڈالی مگر نواب ہی اِس لڑائی مین فتحیاب و مظفّر رہا' اور مقام کرناٹک سے جہان اُسکے ناراج عام کے سبب واویلا مچا تھا' عین مدراس کے دروازے تک جا پہنچا' یہان بھی اُس نے ایسی لوٹ لات مچادی کہ وہان کے حکّام ہار مان کر مغلوبانہ صلح پر راضی ہوئے چنانچہ آپسمین یہہ قول قرار ہوا کہ ضرورت کے وقت طرفین ایک دوسرے کی رعایت وحمایت سے پہلو تہی نکرین' ابھی اِس عہد و شرط کو دیر نہوئی تھی کہ نواب کو مرھٹّون کے ساتھہ ایک جنگ کا سامنا ہوا' تب اُس نے چاہا کہ اپنے اُن نئے ہوا خواہ انگریزون کی دوستی کے نقد کو کسوٹی پر کسے' گورنر مدراس کو ایک نامہ لکھہ برائے نام امتحاناً پان سی انگریزی سپاہی کی اُسّے کمک چاہی' گورنر موصوف نے ع برخلاف راہ و رسم دوستی' بسم اللہ ہی غلط کی' اور اُسکی درخواست پذیرانہ کی' خبر بعد اِسکے سنہ ۱۷۷۰ ع مین بھی جب دوبارہ لشکر مرھٹّون نے نواب کو تنگ کیا تو پھر مدراس کے کارپردازون سے مکرّرًا عہد و پیمان یاد دلا کر مدد طلب کی' ایکی بار بھی اُن کی جانب سے غفلت کا وہی عالم رہا جیسا اوّل ظہور مین آیا تھا' اِس عرصے مین مرھٹّون کی بار بار غارت و ناراج کے باعث میسور کی ریاست مین بہت ہا اختلال راہ پایا اور اُسکے اکثر خطّے اُن کے قبضے مین آگئے' تیسری بار نواب نے پھر بھی انگریزون سے استمداد مانگی' اور اِس یاری و مدد سے جو فائدہ اُنھین



Marfat.com

ہونیوالا تھا، اُسپر بھی اُن کو مطّلع کیا، اِس طرح پر کہ جب ابھی اِن بے دست و پا و کم مایہ مرھٹون نے ہندستان کی بالکل شمال رویہ مستقل ریاستون مین بہ آشوب قیامت مچا رکھا ہی خدا جانے اگر یہ لوگ قوت پائین اور کچھ ساز و سامان اِن کے ہاتھ چڑھ جاے تو دکھن کے تمام ملکون مین کیا ہاتھ پانو نکالین اور کیسی ہاں چال ڈالین، اِس اطّلاع و استمداد سے بھی کچھ حاصل نہوا اور کمپنی کے کارگزار اِس تغافل مین مرتکب بڑے ننگ و عار کے ہوے، لیکن چونکہ ابھی نواب بہادر کی ترقّی کے ایّام باقی تھے اُسنے اپنی عقل صلاح کار کی چارہ سازی سے سب دشمنون کو زیر کیا، اور بغیر کسی کی اعانت و مدد کے پہلے تو سنہ ۱۷۷۲ع مین مرھٹون کے ساتھ بخوبی مصالحہ کر لیا، پھر اُن مرھٹون کے آپس مین خانگی قضیے اور سرکار بمبئی کے کارکنون کی بد انتظامی کے باعث نواب نے ایسی دست قدرت حاصل کی کہ جو جو محالات اُس کے قبضے سے نکل گئے تھے اُنھین پھر لیا اور ساتھ ہی اِس کے اپنے ملک کی وسعت و فسحت کو بھی خوب ہی پھیلایا،

نواب بہادر نے جب اپنی ضرورت کے وقت فرقے انگریز کو آزمایا اور اُن سے بارہا عہد شکنیان دیکھین تب آیندہ اُس کے دل سے اُن کے قول فعل کا اعتبار جاتا رہا، اُنھین دنون مین فرانسیس نواب سے آن ملے اور ہر طرح کے جنگی آلات و سامان سے اُسکی مدد و خدمت کی اور اِس امید پر کہ کسی نوع سے کرناٹک کا ملک اُن کے ہاتھ آجاے نواب کے ساتھ اتّفاق و میل رکھنے کو مناسب جانا، چنانچہ اُن کے کارآزمودہ عہدہ دار لوگ، خیرخواہون کے طور پر نواب بہادر کی ملازمت مین حاضر رہکر اُس کے



Marfat.com

سپاہیون کو فرنگستانی جنگ و پیکار کے قواعد سکھلانے مین بہ دل متوجّہ ہوئے
چونکہ انگریزون کی بدسلوکیون سے نواب کا دل بھر ہی رہا تھا اور اِس
امر مین حق بجانب اُس کے تھا، اب اُس نے دشمن سے کینہ کشی مین
اپنے کو خوب توانا پایا، اور اُن دنون سرکار کمپنی کے ناظمون کا حال یہ
تھا کہ بے لوگ آپ تو اُسکی اعانت و مدد سے نباہ کرتے ہی تھے اور
راجاؤن نوابون سے بھی ایسا سلوک کرتے تھے کہ نواب کے ساتھ۔ اِن صاحب
ثروتون کا ملجا نا اُنھین کی شکست کا باعث تھا نواب بہادر نے اِس فرصت کو غنیمت
جان مرھتّون اور نظام علی خان کو خفیہ ملا کر یہ تدبیر ٹھہرائی کہ باہم متّفق ہو کے
انگریزون کو ہندستان سے نکالا چاہیئے، اِدھر تو سب بندوبست اِس منصوبے
کا ٹھیک ہو چکا تھا اور اُدھر کمپنی کے کارکن ہنوز بے پرواغفلت کی نیند مین پڑے
سوتے تھے، یہان تک کہ بیسوین جولائی سنہ ۱۷۸۰ع مین نواب بہادر نے بڑے
زور و شور کے ساتھ فوج دریا موج حمیت سرزمین کرناٹک مین پہنچکر اُسے
لوٹ لیا، اِس ناخت مین حیدری فوج آسّی ہزار جوان سے بھی زیادہ تھی،
اِس لشکر کی ہیبت اِس راہ سے اور بھی بڑھگئی تھی کہ اُس مین موشیر لالی کی
فوج اور بہت سے فرانسیس عہدہ دار ملازم تھے، اور فوج انگریزی جسکا
سرلشکر جنریل سر ہکٹر منبرو تھا قریب چھ ہزار کے تھی جو مدراس کی سرحد مین
کوہستان پر مقام رکھتی تھی جس وقت نہتروان رجمنٹ جو نازہ ولایت سے
آیا تھا اُسی دن جہاز سے اُترگورنر کے حسب الحکم لڑائی کے واسطے
انگریزی لشکر سے جاملا، جب نواب بہادر کرناٹک کی سرحد سے آگے بڑھا
اور راہ کی تمام بستیون کو آتش زنی اور قتل عام سے جلاتا و ویران کرتا ہوا
آرکاٹ کی جانب روانہ ہوا اکیسوین آگسٹ کو شہر کے سامھنے پہنچ خیمہ کیا،

## بیت

جوانان جنگ آور و پیلتن
ہوئے سامھنے قلعے کے خیمہ زن

اُدنون وہان کرنیل بیلی شمال رویہ صوبون کے بند و بست کو ایک بڑی فوج لیئے رہتاتھا اور چونکہ وہ حیدرنی سپاہ جو آرکاٹ کے محاصرہ کرنے پر تعینات تھی، درمیان اِس فوج اور انگریزون کی چھاونی کے، حائل واقع ہوئی تھی اِس لیئے مدراس کے گورنر نے کرنیل بیلی کو اِس مضمون کا ایک فرمان لکھا کہ وہ جلد اپنے تئیں پہاڑ پر انگریزی لشکر مین داخل کرے، لیکن نواب نے چالاکی کی راہ سے اُسکے لشکر جانے کے رستے کو جو ایک ہی تھا چھینک لیا، جسپر کرنیل موصوف نے بہتیرا زور مارا پر کچھ پیش رفت نہوا، آخر پریشاکم نامے مقام مین نوبت جنگ کی پہنچی، اِس مین کرنیل بہادر نے جس کے ہراہ سوار تو مطلق نتھے مگر پیدل سپاہی، اپنی اسی جمعیّت کے موافق صرف ایک نام کی فتح پائی، پر اِس ظفر نے اُسے کچھ فائدہ نہ بخشا بلکہ کچھ ضرر ہی پہنچایا کیونکہ ہنوز انگریزی لشکر گاہ اِس مقام سے کوسون کی راہ پر تھی اور فوج قوی نواب بہادر کی اِس رستے مین سنگ راہ، سپاہی کرنیل موصوف کے رسد بغیر بھوکھون مرنے لگے، تب اُس نے سرہکطر منرو کی خدمت مین اپنی مصیبت کی حقیقت اسطرح لکھ بھیجی کہ بسبب مضرّت اور رسوائی کے جو اِس لڑائی مین ہم لوگون کے پیش آئی نہ یہان سے نکلنے کی قدرت ہی اور نہ بن قوت و خوراک ٹھہرنے کی قوّت، تب تو اِس مصیبت کی چارہ گری مین اُن سبکی رائے اِس پر ٹھہری کہ کرنیل بیلی کے پاس ایسی کمک بھیجی جاے جس مین اِس مخمصے سے اُس کی رہائی ہو، چنانچہ اِسی قصد پر کرنیل فلیچر،



Marfat.com

کپطان بیرڈ اور کتنے اور سردار نامور ایک بڑی جمعیّت کے ساتھ اِس مُہم پر تعینات، اور چھاونی سے نو بجے رات کے وقت روانہ ہوئے، کرنیل بیلی کی فوج مین کس درجے تکلیف و اذیّت تھی اِسی سے سمجھ لیا چاہئے کہ کرنیل فلیچر کا ہر ایک سپاہی فقط دو ہی دن کی معتاد کے موافق تھوڑے سے چاول اور کئی بسکٹ اور قدرے شراب بطور رسد کے اپنے اُن دوستون کی مدد خوراک کے واسطے جو موضع پرنباکم مین تھے ہمراہ لے گیا تھا، جب نواب بہادر کو اِس کمک کی خبر پہنچی تو اُنکے آنے کی راہ روک لینے کو اپنے سوار جرّار بھیجے، لیکن کرنیل فلیچر اور کپطان بیرڈ کے دلون مین اُنکے راہنمایون کی طرف سے ایسی بدگمانی آگئی کہ وے سیدھا رستا چھوڑ ایک ٹیڑھی راہ ہو اُس کالی رات مین جو گویا اُنھین کی پشتی کو آئی تھی حیدری رسالے کے دار گیر سے بچ بچا کر کرنیل بیلی کے لشکر مین آپہنچے، لیکن نواب بلند اقبال نے کہ دشمن سوزی کے باب مین نہایت چالاک و یکتاے زمانہ تھا اتنا توقّف نہ کیا جو ملے اکٹھی فوجین بے خطر اُسکے پنجے سے نکل جائین، چنانچہ قلب مکانون و دشوار گذار راہون پر جدھر سے انگریزی پلٹنون کو جانا تھا، توپ کے مورچے طیّار رکھنے اور اِس لئے کہ اُن کے کوچ کرنے کا وقت اور اور مراتب بخوبی معلوم کر لیا تھا، اپنے اچھّے اچھّے پیدل جوانون کی ایک بڑی جمعیّت کو غنیم کے رستون پر گھات مین لگے رہنے کا حکم دیا، بعد اِسکے خود آپ اپنی فوجون کا بڑا جتھا ہمراہ لے اُن بہادرون کے حملے کرنے کا انتظار کرنے لگا، تا بروقت اُن کی مدد کو پہنچے، جب اِدھر کا یہ سب انتظام و اہتمام کر چکا تب پنڈارے سوارون کا ایک بڑا غول کانجیویرم کی اطراف مین نہب و تاراج کرنے کے واسطے تعینات کیا کہ قابو کا وقت دیکھکر انگریزی لشکر کو اُنکے قصد سے باز رکھین، دسوین سپٹمبر کو جو



Marfat.com

انگریزی پلٹنون کے کوچ کا دن ٹھہر چکا تھا حیدری جوانون نے ( جو ترکے ہی دنبے پانو چھپکاپ اُس مقام پر جہان غنیم کے لیئے دام بچھگئے تھے ، اُن پر آپڑنے کی تاک مین جا بیٹھے ) دشمنون کا پہنچنا دیکھ لیا ، تب ایک مورچے کے کھات والے سپاہیون نے بارہ توپین اُن پر مارین ، اور ہنوز وے آگے بڑھنے نائے تھے کہ اُن کے پیچھے سے دوسرے مورچے کی توپین بھی دغنے لگین ، اب اُن لوگون سے بچرا اِس کے کہ آگے بڑھ جائین کچھ علاج نہ بن پڑا ، لیکن اور بھی مورچے توپون کے اُن کے واسطے طیار تھے ، آدھے گھنٹے مین ستاون ضرب توپ انگریزون کے لشکر کو مار بھگانے کے واسطے آپہنچین ، فجر کو سات گھنٹے کے وقت بیشمار فوج فوج سپاہی بھی ان کم بختون پر آن پڑے یہانتک کہ بہ نوبت پہنچی کہ طرفین کے جوان آپس مین ایک دوسرے کے سامھنے ہو گئے کپتان بیرد اور گران دیل جوانون نے اُس مہم مین بڑی بڑی جوانمردیان اور بہادریان کین آخر حلقے مین پچیس ہزار سوار اور بیس پلٹن کے ( علاوہ حیدری ملازم فرنگی سپاہیون اور بڑے توپخانے کے جو ایک میر کے فاصلے پر سے سر ہوتا تھا ) جنھون نے چارون طرف سے نقطے کی طرح انگریزون کو گھیر لیا تھا ، ایسی ثابت قدمی و استقلال سے حریف کے مقابلے مین آڑے کھڑے ہوے ہر ایک جانب سے نوبت بنوبت اُن کے وارون کو ٹال رہے تھے کہ حیدری لشکر کے فرانسیس وغیرہ انگریزی دلاورون کا ایسا جگرا دیکھ سب کے سب دنگ ہو گئے ، انگریزون کی فوج مین صرف دس میدانی توپ تھی لیکن وے ایسی پھرتی اور صفائی سے اُنھین چھوڑتے تھے جیسے حریف کے لشکر مین تہلکہ پڑ گیا تھا ، صبح سے نو بجے تک کشت و خون واقع ہونے کے بعد انگریزون کی

نصرت و فتح کا آفتاب طلوع و گرم ہونے لگا' اور چیدہ چیدہ حیدری رسالے کے سوار حملے پر حملے کر تمام تر شکست نصیب ہوئے' میسرہ اور عمدہ حیدری فوجین کشش و کوشش کرتے کرتے خستہ اور ماندی ہو گئین قریب تھا کہ گھونگھٹ کھا جائین' حیدری توپخانے کے فرانسیس منصبدار بھی اُسکی اہتمام سے ہاتھ کھینچ چکے تھے' اِس عرصے مین ایک ایسا اتّفاقی حادثہ نازل ہوا جسّے کھیت کا اور ہی رنگ ہو گیا'

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ اتّفاق سے (جو نوآب بہادر کے حق مین مفید اور انگریزون کی نسبت مضر پڑا) اُن کی بارود و گولے کی بھری لدی پیتیان آگ لگ کے بالکل جل گئین' یہ مصیبت جان سوز اُس گولے سے پیش آئی جو حیدری گلندازنے مارا تھا' اِس واقعے مین بہت سے سپاہی بارود کی طرح جل بل سوخت ہو گئے' اور جو کہ جلنے سے زندہ بچ رہے وے عجیب رنج و بلا مین مبتلا ہوے کہ بالکل جنگی اسباب ولوازمہ ضائع و نقصان ہو جانے کے سبب مردون سے بھی زیادہ مردے بنے' ٹیپو سلطان ایسی فرصت کو غنیمت جان اپنے پدر جلیل القدر کی بلا اجازت سواران خونخوار کی جمعیّت ہمراہ لے برق کی طرح انگریزون کی فوج پر جا گرا' ساتھ ہی اِسکے فرانسیسی لشکر کے لوگ بھی کمک کو آ پہنچے'

## بیت

سپاہ گران لیکے سب ہمرکاب  کمک کو وے ٹیپو کے پہنچے شتاب

حیدری بہادرون نے ایسی رستمانہ کوششین کین کہ انگریزی سپاہیون کے خون سے مذّی نالے بہا دیئے'

آخر انگریزی عہدہ دارون نے' کچھ فرنگستانی اور آوارہ' پاہیون کو جمع کر عین



Marfat.com

ایسے وقت مین کہ حریف کے توپخانے سے گولے چل رہے تھے پناہ کے لیے ایک اونچے ٹیلے پر اُن کے پرے کھڑے کیے، لیکن گولہ بارود کہان،

## نظم

جہان جو نے لشکر جو دیکھا کھڑا — تو آسا مھنے اُسکے باندھا پرا
لگی لڑنے پھر دونون جانبکی فوج — لگا مارنے خون ہر طرف موج
چلاتا تھا سلطان جدھر تیغ کین — لہو سے بھرے تھا اُدھر کی زمین

منصبدار تو اپنی اپنی تلوارین اور سپاہی سنگینین لے لے لڑتے تھے اور داد دلیری کی دیتے تھے چونکہ حیدری فوجین کثرت سے تھین اور پے در پے اُنپر گرتی تھین انگریز بیچارے لاچار و بے بس ہو کر اکثر کشتہ و خستہ اور بعضے گرفتہ و بستہ ہوئے اور سیکڑون گھوڑون کے ہمون اور ہاتھیون کے پیرون تلے کچلے گئے،

انگریزون کے مقتولون کا عدد ساڑھے چار ہزار سے بھی زیادہ تھا، جس مین ہندستانی سپاہی چار ہزار تھے اور فرنگستانی قریب چھ سو کے، کرنیل فلیچر کشتون کی لاشون کے درمیان ملا، کرنیل بیلی اور کپتان بیرڈ چار چار زخم کاری کھاکے دو سو فرنگستانی ہمیت اسیر ہوے جب اِنھین حضور مین دست بستہ لیگئے. تو نواب اپنی فیروزمندی کے دماغ مین حقارت کی نظر سے اِن کی طرف دیکھکر فتح کے سرشار نشے مین حلالا کرنے لگا، اُس وقت کرنیل بیلی نے جواب دیا کہ نواب صاحب ٹیپو سلطان اِس لڑائی کے حال سے بخوبی مطّلع ہی، اور اُسنے بچشم خود دیکھا کہ اِس فتح کا باعث بلاے ناگہانی تھی جسنے ہمین تباہ کیا، کچھ آپ کی فوجون سے ہم نے شکست نہین کھائی، اِس سخن تلخ کے سنّے سے نواب نے جھنجھلا کر حکم کیا کہ اِن سب کو قید کرو، کہتے ہین چونکہ اِس جنگ مین شدّت سے قتل و خون ہوا اور اکثر حیدری نامی دلاور بھی مارے



Marfat.com

گئے تھے، اِس جہت سے نواب بہادر کا مزاج کچھ برہم ہوگیا تھا اور انگریزی
اسیروں کے ساتھ اِس قدر خشونت و بد مزاجی کی جو اُسکی خو نتھی، کپتان
بیرڈ اپنی اسیری اور گرفتاری سے کہ اُس مین انواع طرح کی اذیّت وخواری
کا سامھنا تھا (جسکا ایک نمونہ یہ ہی کہ وہ ساڑھے تین برس تک زندان تیرہ
و تاریک کے درمیان ایک ہی زنجیر مین اور قیدیون کے ساتھ پابند رہا) آخر نجات
پاکے ولایت چلا گیا تھا، وہان سے جنریلی عہدے پر بحال ہو کر پھر ہندستان مین
آیا اور جب سنہ ۱۷۹۹ع مین سرینگپٹن پر چڑھائی کے لیئے ویلور کے درمیان
فوجین جمع تھین اُس مین جا ملا، اور اُس نے بمقصد یہ چاہا کہ سپہسالاری مین
اُس جیش کے جو اِس مُہم کے لیئے نامزد ہوئی تھی خود مقرّر کیا جاے چنانچہ اِس
مقصد پر کامیاب ہو کر اُس نے اُسی سال کے مے مہینے کی چوتھی کو
شہر کے باہر انگریزی نشان اُڑایا، اور ہنوز رات نہونے پائی تھی کہ
سرینگپٹن کا رنگ بدل گیا، حکومت وہان کی انگریزون کے قبضے مین آگئی، گردش
فلکی سے وہی شہر جو کپتان موصوف کے لیئے اُس کی سیاست کے زمانے مین
دارالسجیم تھا اب کامیابی مین دارالنّعیم بن گیا لیکن باوصف اِس خوشی
وفیروزی کے جو اُسکو حریف کے مغلوب ہونے سے حاصل ہوی، ذرا بھی
انتقام و کینہ کشی کا خیال جو ایسے واقعہ کو لازم ہی اُسکے جوانمرد دل مین نگذرا،

---



Marfat.com

# از کتاب جارج نامه تصنیف ملا فیروز

روانا ہونا کرنیل بیلی کا جنریل سر ہکطر منرو کی یاری وکمک کے لئے اورتیپو سلطان کے ہاتھ۔ اس کا گرفتار ہو جانا

## مثنوي

زمانہ نہم روز نہ رفتہ بود ۔ بہ بیلی زمانہ بر آشفتہ بود
شدہ اختر ش کند بر آسمان ۔ بہ شوریدہ و تند گشتہ جہان
خود و لشکر از شہر پیرم بکام ۔ سوی منڈرو نیز برداشت گام
فزون پنج صد بود بر پنج ہزار ۔ ز ہندو یورپ مردم کارزار
چو بسپردہ چار یک از کروہ ۔ ز حیدر سپہ مند لنجنے گروہ
میان دو بد خواہ پرخاش خاست ۔ ز تیر دورویہ فشافش خاست
بانذک دو گیر حیدر سپاہ ۔ زبون گشتہ در دشت آوردگاہ
نیفشردہ پی پاشنہ کردہ تیز ۔ بہ پیچیدہ از کین لگام گریز
روان گشت بیلی ازان جایگاہ ۔ یکی درّہ تنگش آمد براہ
ز گیتی نہان گشت زرّین چراغ ۔ سراسر جہان گشت چون پرّ زاغ
دران درّہ بیلی بیامد فرود ۔ کہ تن را ز آرام بہ ہد درود
ناگاہ از دشمن کینہ خواہ ۔ بہ پیکار آمد دگر رہ سپاہ
دران درّہ تنگ آشوب خاست ۔ چو تندر خروشیدن توپ خاست
زمانی بہ بیلی ببارید تیر ۔ چو باران کہ از ابر آید بزیر

فراوان رها کرده توپ و تفنگ  کشیده مذ از جنگ و پیکار چنگ
ازان پیش کاید برون آفتاب  بگیرد جهان گونهٔ زرناب
روان گشت بیلی ازانجایگاه  بریده ازان درّه یکمیل راه
بناگاه تیپو بدانجا رسید  سر آتش جنگ بالا کشید
ستیزه بپیوست ازدو گروه  چو انگریز بدد رمیان دو کوه
بگاه گذر ره برو تنگ بود  نه میدان آویزش و جنگ بود
نیارست آراست آوردگاه  نه صف می توانست بستن سپاه
بدُد دست چپ هیچ پیدا ز راست  ندانست کس قلب و ساقه کجاست
ز بارو بنه کس نه آگاه بود  کشاده نه بر مرد کین راه بود
دران راه دشوار و تاریک و تنگ  نه بر رسم پیکار و آئین جنگ
توانست کوشش نمودن سپاه  گسسته رده رفت بایست راه
به بیچارگی جنگ بایست کرد  برانگیخت ناچار گرد نبرد
ز تیپو نپرداخته بیلی هنوز  یکی گرد برخاست شد تیره روز
رحیدر بیامد سپاهی دگر  یکدست تیغ و بدیگر سپر
به بیبو شده بار در کارزار  ز سم ستوران زمین شد نزار
به شد آتش کین و پیکار تیز  دل توپ افروخته انگریز
سوی دشمنان گوله انداخت چند  شدش کار و اژدون ز بخت نژند
که صندوق بارود او برفروخت  ز بایسته سامان فراوان بسوخت
بسی چیز شایسته اندر نبرد  که شاید به مردان گه دار و برد
نگه کرد و دانست تیپو زدور  که آتش به بدخواه افتاد شور
خمیده شد از راستی پشت او  ز سامان بود باد در مشت او



Marfat.com

برانگیخت از جا تگاور سوار  بکف خنجر و تیغ زهر آبدار
فراوان ز دشمن بکشت و بخست  بسی تن بیفگند بر خاک پست
برید و درید و شکست و ببست  یلان را سر و سینه و پا و دست
چو یلی چنان دید برگاشت روی  ز انگریز بدانجه بهم راه اوی
بجا ماند بود اندران کارزار  اگر تندرست است وگر زخمدار
گرفت و تلی دید بالا بلند  بدانجا روان شد زیم گزند
نه در تن توان و نه در روی رنگ  تهی دستش از آنچه باید بجنگ
سپه خسته و کوفته از نبرد  بران پشته شد پر ز تیمار و درد
نه سُرب و نه باروت توپ و تفنگ  بس پشت او دشمن تیز چنگ
دمادم همی حمله می برد سخت  بران بینوا لشکری گشته بخت
بهر حمله مردان خاک فرنگ  زده دشمنان را بمشت و بسنگ
نموده ز نزدیک خویش دور  چه تاب آورد زور بابخت شور
چو شد بستیزه حمله زینگونه زود  فزون بود دشمن زدام و ددد
سواران آسوده از کارزار  ز لشکر برون تاخته بیشمار
چو کوهی که گردد روانه بجنگ  بآهن نهان تیغ و زوبین بچنگ
سر نیزه افراشته بآسمان  چو ارغنده شیر و پلنگ دمان
بنزدیک آن خوار مایه سپاه  رسیده چو دیوان واژونه راه
فراوان به شمشیر و باران تیر  بکشتند و افتاد بیلی اسیر
ششصد سی ز نام آوران سپاه  به گشته افتاد بر خاک راه
همان نیز پنجاه از مهتران  پر از زخم بسته به بند گران
فرومایه لشکر بران تلّ خاک  ازان هر که وارسته بُد از هلاک



Marfat.com

بیفتاد بر دست دشمن به بند　　گر از تیغ بُد خسته گر بیگزند
یکی تن نگشته رها از سپاه　　کسے خسته کس بسته کس شد تباه
چنین است پایان رزم و نبرد　　سری زیر تاج و سری زیر گرد

نواب جمجاہ حیدر علی خان اِس لڑائی کے فتح ہونے اور اپنے فرزند ارجمند سلطان کی ویسی رستمی و بہادری اور تہوّر و دلاوری کے (جو اِس لشکر کشی اور سر لشکری مین بوجہ احسن اُسّے ظاہر ہوئی) دیکھنے سے کمال نازان اور شادان ہوا،

اُسے اسقدر شادمانی ہوئی　　کہ پھر تازہ اُسکی جوانی ہوئی

اور جب نواب کے سپاہ کی کوفتگی و ماندگی اِس جنگ و پیکار سے جس مین اُسکے بہت سے دلاوران نامور اور ناموران دلاور کھیت آئے تھے رفع ہوئی، آرکاٹ محاصرہ کرنے کے واسطے روانہ ہوا، کیونکہ اُسے اِس قلعے کو لینے کی بڑی خواہش تھی، اِس لئے کہ یہان بہت سے ذخیرے اور انبار خانون کے گنج تھے، اور خاص کر اِس سبب سے کہ یہ شہر اُس صوبے کا دارالملک اور وہان کے نواب کا پایۂ تخت تھا، (اگرچہ اندنون اِس صوبے کا ناظم مدراس مین آیا تھا) نواب بہادر یہ سوچا کہ اگر اِس مین عمل دخل ہو گیا تو صوبے کا صوبہ میرے تحت حکومت مین آیا اور اُسکے کل زمیندار بھی رایت حیدری کے سایۂ حمایت مین آجائینگے، اُس ایّام مین یہان کی قلعداری کی سربراہکاری راجا بیربر کی اہتمام مین تھی جو ایک مرد بہادر تھا، لیکن جنگ کے قاعدون سے کم ماہر ہر چند اِس قلعے مین دو ہزار فرنگستان کے اور سات ہزار نواب محمد علی خان کے سپاہی رہتے تھے، لیکن اِن مین سے کس کا ایسا پتّا تھا کہ ویسی حرب پیکار کی مشّاق و پختہ کار سپاہ کے سامھنے جن کا حیدر نامدار سا سپہسالار ہو



Marfat.com

مقابلہ کرسکے ، کیونکہ قلعہ کشائی کے مقدّمے مین نواب بہادر کی طرف سے ایسی چوکسی و چابکی عمل مین آتی تھی جسکے نتایج و آثار کو دیکھکر لوگ یہہ قیاس کرتے کہ کارفرما اُسکا کوئی بڑا ہی دانشمند و مدبّر ہی جو گذشتہ قلعہ گیری اور جنگ و جدال کے ہر ایک آلات و غیرہ کے استعمال سے کمال درجے خبردار ہی ، الغرض وہ بہادر تاخت و دوڑ کے زمانے مین تو بہت ہی بے باک و سرگرم و حملون کے وقت نہایت چوکس اور چالاک رہتا ، تو پخانہ اُسکا بڑی طیّاری کا ، جس مین ساز و سامان کی بہتایت ، کارکن اُسکے کاردانی مین ہوشیار نہایت ، چنانچہ انگریزون کے عہدہ دار اُن مورچون پر اِنکی چابک دستیان اور پھرتیان جن کے سبب انگریزون کی توپین پست پڑین اُن کے جنگی آلات بکار آمد نہوئے ، دیکھ دیکھ کھیر اگئے ،

اکتوبر مہینے کے آخری مین حیدری بہادرون نے ہلّا کرکے قلعہ لیا اور نومبر کی تیسری کو غنیم نے اپنے حریف غالب پر شہر چھوڑ دیا ، نواب بہادر وہان کے قلعہ دار راجا بیربر کے ساتھہ بہ اکرام و نوازش پیش آیا ، انگریز لوگ اور نواب محمد علی خان کے لواحق جو آرکاٹ مین باقی رہگئے تھے ، بعضے تو زندان مین اور کتنے سر برنگپٹن کو بھیجے گئے ، اور شہر کی رعیّت و خویش باشون کے حال پر ، نواب رحیم دل شرط رعایت و مروّت کی بجالایا ، اس فتح و نصرت کے بعد جلدی سے سر برنگپٹن پونان حیدرآباد کی طرف فتحنامے روانے ہوگئے اور سرکار آرکاٹ کے باجگزار زمیندارون کے نام تہدید کے فرمان جاری ہوئے ، تا وے اپنے اپنے لشکر کی افواج موجود کو بروقت آمادہ و طیّار رکھین اور سپاہ نصرت پناہ کے لیے رسد اور دانہ و کاہ بھی روانہ کرین ، وا سے برجان اگر کوئی انگریزون کی اعانت کریگا تو اپنے کیے کا



Marfat.com

خمیازہ اُٹھائیگا، سواران غارتگر جابجا تعینات ہو گئے کہ اطراف و جوانب سے گاے بھینس بھیڑ بجبر پکڑ لائین، دہات اور کھیتون کو آگ لگا جلا دین، تالابون جھیلون کو بے آب و خشک کر ڈالین یا اُن کا پانی بگاڑ دین، اندارے کوئے لاشون سے پاٹ دین، اُن دنون نواب بہادر کا قول یہہ تھا کہ مین ساکنان کرناٹک کے حق مین غضب آلہی کا آلہ ہون، بہرکیف جو جو اُسکی شمشیر برّان سے بچے، وے قید ہو ہو میسور پہنچے، ہزارہا ہندو بچے مقیّد باسلام ہو حیدری سپاہ کے زمرے مین داخل کیئے گئے، اور انگریزی اسیرون پر بتاکید یہہ حکم صادر ہوا کہ اِن نو مسلمون کو حرب و ضرب کے قواعد سکھلائین، الغرض لڑکون کو تو ختنہ کر مسلمان سپاہیون مین داخل کیا اور لڑکیان کتنی نوجوان سپاہیون کے ساتھ عقد کی گئین اور کتنی امیر زادون کی کنیزی میں دی گئین،

نواب بہادر آرکاٹ لے لینے کے بعد ویلور و انڈیواش برمیکائیل چنگلیپٹ کے محاصرہ کرنے کو متوجّہ ہوا، لیکن چونکہ اِن دنون مین جنریل سرئیری کوٹ بنگالے سے معہ خزانہ وافر و افواج جدید اور رسد بیشمار وغیرہ کے آپہنچا تھا اور سنہ ۱۷۸۱ جنوری کی سترہوین مدراس سے کوچ کر کے وانڈیواش کی طرف کمک کے لیئے روانہ ہوا، نواب بہادر جنریل موصوف کے آنے کی خبر سنتے ہی اُن حصارون کے محاصرے سے دست بردار ہو اپنا لشکر ہمراہ لے دور تر جا رہا، چند ماہ بخیریّت امن و امان سے گذرے کہ کچھ جنگ جدال درمیان مین نہ آئی اِس عرصے مین یہہ خبر وحشت اثر نواب کے گوش گزار ہوئی کہ جنریل سر اڈوارڈ ہیوس نے کالیکٹ اور منگلور پر تاخت کیا اور حیدری جہازی آلات و اسباب جو منگلور مین تھا سب کا سب تباہ و خراب کر ڈالا،



Marfat.com

جون مہینے مین نواب نے شمالی صوبون کی جانب کوچ کیا اِس خیال سے کہ جنرل سر ئیری کوط جب یہہ حال سن کر اطراف مدراس سے ہٹ جاے تو ٹیپو سلطان کو ویلور محصور کرنے یا ترچناپلی کے قلعے کی یورش پر مامور کرے لیکن جب اِس پر بھی انگریزون کی فوجون نے نواب کا تعاقب نچھوڑا تب اُس نے ایسا سمجھکر کہ اِس دھپ کا معاملہ خواہی نخواہی طول ہوگا لہذا مقدمہ کی لڑائی اور جنگ سلطانی کی طیاری کی، اُس وقت نواب بہادر کے لشکر مین دم نقد چالیس ہزار سوار خونخوار اور ایک پلٹن ولایتی فرانسیسونکی گیارہ ہندوستانی مسیحیون کی، اکیس حرار بدلون کی پلٹنین، اور عمدہ توپ خانہ اور بیحساب غارتگر سوارون کی جمعیت موجود تھی نہین سواے اُنکے تیس ہزار سوار جرار وکارگزار ٹیپو سلطان کے ہمرکاب تھے، باوجود اِس انبوہ کے نواب بہادر چون جنریل سر ئیری کوط اور فوج انگریزی کی جوانمردی و ہشیاری جانتا تھا، اپنے ایسی سرسری لشکر پر اعتماد نکر سلطانی جنگ کے لیئے ایک موقع کی جگہہ ٹھہرا توپ خانے کی اوٹ مین مورچے طیار کر غنیم کے حملہ کرنیکا انتظار کرنے لگا،

جولائی مہینے کی پہلی پورطو نوؤ کے قریب سر ئیری کوط بہادر نے برق پھرتی اور دانو گھات سے فوج حیدری کو شکست دی، چنانچہ نواب اپنے خسر پورے میر علی رضا بہادر کو زخم کاری کی حالت مین اور تین ہزار کشتون کو عرصہ کارزار مین چھوڑ آیا، لیکن اُسکی کوئی توپ اور رسد کی گاڑی وہان نچھوڑی اِس جہت سے کہ اُسکے چارپائے نہایت زور اور چالاک تھے برخلاف انگریزون کے، اِس شکست کے بعد نواب بہادر اپنا شکر آرکاٹ کے گردنوح مین لے آیا اور سلطان نے بھی بہ سبب واقع ہونے اِس حادثہ کے ویلور کا محاصرہ،



Marfat.com

چھوڑ بر سبیل تعجیل اپنے پدر جلیل القدر کی خدمت عالی مین آحاضر ہوا،
جنریل سر ئیری کوط جو شمال کی جانب گیا تھا ابتداے آگسط کو مقام
پالی گھاٹ مین بنگالے کی چھہ ہندستانی پلٹن اور انگریزی گلندازون کی ایک
جماعت جس مین کرنیل پیارس سپہدار تھا اور جو واسطے کمک کے بنگالے سے
روانہ ہوئی تھی اُسّے آملی، تب جنریل بہادر واسطے محاصرہ کرنے
پیار سور کے جو ایک قلعہ ہی اُن قلعون سے جنھین نواب بہادر نے سال
گذشتے مین مسخّر کرکے اناج وغیرہ چیزون کا بڑا ذخیرہ وہان جمع کر رکھا تھا
روانہ ہوا، اُسی دن یہہ قلعہ قبضۂ حیدری سے نکل گیا، یہہ حال سن کر
میسوری سپاہیون کی ایک پلٹن جو کمک کے ارادے آئی تھی پر نباکم کی
جانب جہان نواب بہادر کرنیل بیلی پر غالب آیا تھا پھر گئی، تب نواب نے اِس
جگہہ کو مبارک جان یہہ قصد کیا کہ پھر اُس مکان فتح نشان مین طالع آزمائی کرے،
چنانچہ اسی منصوبے سے اِس مہم مین سعی و محنت کا کوئی دقیقہ باقی نرکھا،
مقام کے لئے جو جگہہ اُس نے تجویز کی بہت ہی محفوظ و مامون تھی، اپنی فوجون کو
چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر اُتارا، جن کے دامن مین کئی گہری نہرین اور ندّیان
جاری تھین میدان بھی درمیان مین وسیع تھا،
لشکرگاہ کے دہنے بائین سامھنے کتنے بھیانک و مہیب مورچے بنائے جن کے پیچھے
اور بھی دوسرے دمدمے طیّار تھے اِن توپخانون مین فرانسیس لوک سربراہکار
اور کارگزار اور بہت سے بیلدار بند کرنے مین راہون کے جدھر سے
انگریزونکی فوجین گذرتی تھین سرگرم کار تھے،
ستائیسوین آگسط نو ساعت کے وقت جنگ و حرب شروع اور شام ہوتے
ہوتے تمام ہوئی، افواج حیدری شکست پاکے پیچھے ہٹ آئی، فقط ایک



Marfat.com

توپ اُن کی اُس میدان مین چھوٹ گئی شیر لالی کہ توپخانے کا اہتمام اُسکے ذمے تھا، نواب بہادر کے حضور مین درجۂ اعتبار سے اُتر گیا، چونکہ حیدر علی خان جانتا تھا کہ انگریزی فوج کو رسد کے لیئے مدراس کی طرف پھر آنا ضروریات سے ہی، یہہ سوچا کہ ایسے وقت مین جو اُس نواح پر تاخت تاراج عمل مین آئے تو اُن پر رسد جمع کرنے کی راہ (سوائے دریا کے) بند ہو جاوے، تب اُس نے قلعہ ویلور کے لینے کا عزم کیا، اِدھر تو افواج انگریزی کی چوکی پرچا بجا سوارون کے طلائے متھلائے اور تاکید کردی کہ غنیم کو اُن کے کوچ کے وقت راہمین روک کر تنگ کرین، اور جو رستے سے بہک نکلین اُنھین قتل یا گرفتار کرین، اسباب اور بہیر پرلوٹ لات مچاوین، اور غلّہ وغیرہ جو کچھ اُن کی راہ مین ہنوز بچا بچایا رہگیا ہو ضائع و تاراج کر ڈالین، اُدھر خود آپ پیدلون کا غول اور توپ خانہ ہمراہ کر اُس قلعے کو گھیر لینے کے ارادے روانہ ہوا، چونکہ شہر ویلور ایک نامی معمورہ ہی اور قلعہ اُسکا نہایت مضبوط اور سنگین چنانچہ خوف و ہراس کے ایام مین کرناٹک کے فرمانروایون کا وہی مامن و مقام رہتا تھا، اِنہین سببون سے نواب کے دل مین بڑی آرزو تھی کہ اُسے اپنے دخل مین لاوے، لیکن چونکہ اِندنون اُسکے پہرے چوکی سے انگریزی سپاہی بہت ہی چوکس اور ہشیار رہتے تھے، اِس صورت مین برار مطلب اُسکا کب ہو سکتا تھا جب کہ دیر تک محاصرہ رکھنے کے سبب محصورون کو مجبور کرے اور رسد کی راہ بند کرکے اُنھین نے آب و دانہ نے بس رکھے، نظر برین سرکاری منصبدارون پر نواب نے یہہ حکم کیا کہ اِسطرح سے قلعے کو چارون طرف سے گھیر کر کسی کو باہر بہتر آنے جانیکا قابو نملے، توپ خانے کے اہتمام دارون کو تشدّد کیا کہ کسی نوع سے قلعہ گیری کے قانون کی فروگذاشت نکرین، الغرض



Marfat.com

او اخر سپٹمبر مین قلعہ دارون پر بینوائی و گرانی نے زور کیا، اور جب یہ خبر کہ جنریل سر ئیری کوٹ بہت سی رسد لے حصار کی مخلصی کے لیئے آتا ہی نواب بہادر کو پہنچی وہین وہ اپنے غارتگر سوارون کا غول محاصرے کی مہم مین چھوڑ آپ باقی افواج لے شولنگر کی طرف سدھارا، وہان پہنچکر اُس نے ایک موقع کی جگہ مین دہنے بائین کی فوجین بطور شایستہ آراستہ اور ہراول کو توپخانے سمیت جیسا کہ معمول ہی بڑی مضبوطی سے سامھنے کی جانب تعینات کیا، سپٹمبر کی ستائیسوین کو یہان انگریز لشکر لے غارتگر سوارون پر چڑھ آئے، حیدری فوج شکست کھاکر اُس مقام سے آگے بڑھگئی جنریل سر ئیری کوٹ فتح ہونے کے بعد وہان سے کوچ کر باشندگان ویلور کو سپاہ حیدری کے دست ستم سے بچا چنور کا قلعہ لے لیا، لیکن اُسکے پاس اِتنی سپاہ نتھی جو کچھ لوگ رسد لانے جائین اور باقی یہان لڑائی بھڑائی پر مستعد رہین، بناچار وہ اپنی ساری فوج سمیت رسد کے لیئے مدراس چلا گیا اور فوراً نواب نے پھر ویلور کو گھیر لیا قلعہ والون کے پاس ایک ہی دن کی خوراک رہگئی تھی جو دسوین جنوری سنہ ۱۷۸۲ ع مین سر ئیری کوٹ نے وہان سے پلٹ حیدری لشکر پر تاخت کر اُن کا محاصرہ اُٹھادیا، باوجود اِسکے ہمت حیدری و حوصلے کا وہی عالم رہا، اِس کا کیا ذکر کہ اُن مین کچھ سستی و کمی آجاے چنانچہ تین ہی دن گذرے تھے کہ نواب نے پھر انگریزون کے لشکر پر جو نشیب زمینون مین ہو کر جاتا تھا تاخت کیا اگر اُس وقت پر اور فوجین بھی کمک کو پہنچ جاتین تو گمان غالب تھا کہ انگریزون کی جمعیت مین بڑی پریشانی راہ پاتی، بہرحال ابھی اِس روداد پر بڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک اور نیا واقعہ درپیش ہوا، مجمل بیان اُسکا یہ ہی کہ نواب بہادر اطراف ملیبار مسخر کرلینے کے بعد انگریزون پر اِس جہت سے کہ تلیچری کے شہر اور

قلعے مین اُن کا دخل ہو گیا نت پیچتاب کھاتا تھا، خاص کر اِن باتون سے اُسے بڑا رنج ہوا کہ دو مرتبہ انگریزون نے اُس شہر پر چڑھائی کی اور یہان سے فرانسیسون کے ماہی نام قلعے پر بھی جو ممالک محروسہ کے ناف مین واقع ہی تاخت کر کے لیا، اِسی لیئے اِس قلعے کا محاصرہ اور حفاظت کرنا طرفین کی جنگ و حرب مین بڑا بھاری کام تھا سو بہت سے حیدری جوان اِس اطراف کی پاسبانی مین تعینات تھے، سردار خان نامے سردار فوج نے اگرچہ سپہگری کے دانو گھات مین خوب ماہر نہ تھا مگر اُس قلعے کے محاصرہ کر دینے مین برازور مارا یہان تک کہ ایکبار اُس نے قلعہ والون کو ایسا تنگ کیا تھا کہ وے اُسکے خالی کر دینے پر مستعد ہو چکے تھے کہ اِس درمیان ماہ جنوری سنہ ۱۷۸۲ مین اُنکی کمک کو بنئی سے سپاہیون کے ایک گروہ نے جن مین میجر اینگڈر سرغنہ تھا پہنچکر محاصرے کی فوجون کو ہٹا شہر کے آنے جانے کی راہ نکالی بلکہ جنوری کی آٹھوین، فوج محاصر پر چڑھائی کر اُن کے مورچے ڈھا دیئے، سردار خان بے بس ہو اپنے خویشون اور کچھ سپاہیون سمیت ایک پہاڑی کے اندر پناہ کے لیئے جا گھسا، وہان بھی اپنے بچانے مین بہادرانہ کوششین کرتا رہا اُس وقت تلک کہ خود اُسے بہت سے زخم کاری لگے اور اکثر اُسکے رفیق قتل ہوئے تب لاچار اعدا کے نرغے مین گھر گیا انگریزون نے توپخانہ ذخیرہ اسباب جنگی اور سو ہاتھی سب کا سب اپنے قبضے مین اور ڈیڑھ ہزار آدمیون کو گرفتار کیا اور تلیچری کا محال اُسکی گرد نواح سمیت حیدری عمّال کے تصرّف سے نکال لیا، فی الواقع اِس روداد سے نواب کے دل پر بڑا رنج گذرا، چونکہ اُس نے ملیبار کی اطراف کو بجبر و قہر نائر کی قوم سے لے لیا تھا (جیسا کہ قدیم سے بادشاہان کشور کشا کا دستور ہی) اُس سرزمین کے سردارون کو ہمیشہ



Marfat.com

بہی فکر رہتی تھی کہ کسی نوع سے کچھ قابو ملے تا وے بے دغدغے و رعب پھر
اپنے اصلی و تیرے پر زندگی کرسکین ' اِسی عرصے مین مدراس کے ناظمون
نے نئے سپاہیون کی نگاہداشت کا حکم دیا تا وے حیدری غارتگرون کے تاخت
تاراج سے جنوب رویہ صوبون کی پاسبانی وحفاظت کرین ' اِس نئی پلٹن کا جس
مین دو ہزار پیدل آرھائی سو ہندوستانی سوار ' تیس میدانی توپ طیار تھی '
کرنیل بریتھوط جو لشکرکشی کے فنون مین نہایت ماہر تھا سردار ہوا ' اِن دنون
یے لوگ کولبرم ندّی کے کنارے رہتے تھے ' چونکہ یہ ندّی ملک تنجاور کے اُتّر کی
سرحد اور حیدری ریاستون سے دور ہی ' اِس لیئے اُنھون نے اِدھر کے ناگہانی
حملے کا کچھ وہ اس و کھٹکا نہ رکھا ' لیکن نواب نامدار نے جو قابو کے وقت کا جویان
رہتا تھا جھٹ پٹ ٹیپو سلطان کو چھیڑتے ہوئے کارآزمودہ بارہ ہزار سوار خونخوار
و پیدل آٹھ ہزار اور فرانسیس کے چار سو جوان اور بیس توپون کے ساتھ
یہ حکم دیکر کہ کوچ در کوچ جاکر دفعتہً کرنیل بریتھوط کے لشکر پر توٹ پڑے ' اُس
طرف روانہ کیا ' چنانچہ حسب الحکم یہ کام بخوبی تمام عمل مین آیا ' انگریزون کے
لشکر نے قبل اِسکے کہ طرف ثانی کے پہنچنے کی اُنھین خبر ہو اپنے تئین مرکز کے
مانند چارون طرف سے حریف کے حلقے مین پایا ' یہ جنگ بھی اُس لڑائی کے
لگ بھگ ہی جس مین کرنیل بیلی نے شکست پائی ' القصّہ سلطان شجاعت
شعار نے سولہوین فبروری کو پہلا حملہ کیا تھا اٹھارہوین تک بھی اِس لڑائی
کا خاتمہ نہوا ' انگریزی پلٹنین سوارون کو بیچ مین کر مربّع شکل قلعہ باندھکر کھڑی
اور آگے ہر ایک صفون کے توپین لگی ہوئی تھین ' جب شاہزادے نے دیکھا
کہ گولے اور گولیون کی مار کی ' دیر تک نوبت پہنچی اور سخت زدوضرب
درمیان آئی تب اپنے سوارون کو غنیم پر اکبارگی ہلّا کرنے کا حکم دیا ' اگرچہ وے



Marfat.com

حکم پاتے ہی بڑی دلاوری سے انگریزی لشکر کے بیلون پر توپ پڑے لیکن غنیم کی طرف سے ایسی گولیون کی بوچھاڑ برستی تھی کہ نے وہان تک پہنچ سکے، گھبرا کر اِدھر اُدھر پاشیدہ ہو گئے،

بعد اِس واقعے کے، جب تین دن تک برابر بہادرون نے حملہ کیا اور کچھ موثر نہ ہوا تب مشیر لالی نے اپنے ساتھ کے فرنگستانی جوانون کی پرابندی کی اور حیدری سپاہون کو اپنی مدد کے لیئے مقرر کر بندوقون پر سنگینین چڑھا انگریزی لشکر پر جا گرا، اِس کارزار مرد آزمامین ہر طرف سے انگریزون کے لشکر پر شدت وکثرت سے گولیون کے اُولے برستے تھے اور سوار حیدری تھوڑے فاصلے پر منتظر کھڑے تھے، کہ کھیت سے غنیم کی سپاہ کے پانون اُکھڑین تو اُنپر ہاتھ صاف کرین، آخرکو مشیر لالی نے فتح پائی اور ہندستانی سپاہی جو لڑ بھڑ کر ماندے ہو رہے تھے تازہ دم فرنگستانیون کے مقابلے کی تاب نلا کر بھاگ نکلے، تب اُنکو حیدری سوارون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل عام کیا،

## بیت

ہوا دشت مین اِس قدر کشت و خون
کہ دامان صحرا ہوا لالہ گون

اگر فرانسیس لوگ اُنکی جان بخشی مین کوشش نکرتے اُنمین سے ایک متنفس بھی جانبر نہوتا اگرچہ مشیر لالی کی اہلیت و انسانیت کے سبب بہت سے انگریزی عہدہ دار اِس قتل عام مین جان سے بچ گئے لیکن اُسے اِتنا مقدور نتھا کہ قید و بند شدید سے اُنھین رہائی دلواتا، چنانچہ وے سبکے سب سلطان موصوف کے حسب الحکم پیرون مین بیڑیان پہن سریرنگپٹن کی طرف روانہ ہوے اور وہان پہنچکر سخت قید و بند مین مقید کیئے گیئے. بعد چند روز کے اور بھی بہت سے انگریز جنھین



Marfat.com

مشیر ڈی* سفرین نے پچاس توپ والے جنگی جہاز ہنیبال یا اور جہازونسے جو خلیج بنگالے مین بطریق تجارت آمد شد کرتے ہین گرفتار کیا تھا اُسی زندان مین داخل اور وہان کے اگلے قیدیون کے ساتھ سیاست و عذاب مین شریک کیے گئے، اِس فتح کے ہونے سے نواب کمال مسرور و محظوظ ہوا اور اُسکا وہ منصوبہ کرناٹک لینے اور وہان سے غنیم کو نکالنے اور اُسکی حکومت پر اپنے ایک فرزند کے تئین بحال کرنے کا جو بہت دنون سے اُسکے دل مین ٹھن رہا تھا، اِن دنون پانڈیچیری مین ایک بڑی فرانسیسی فوج کے (جن مین جنریل ڈیھیمن سر لشکر تھا) پہنچنے کے سبب (اور یہ فوج ایک ٹکری تھی اُس لشکر قہّار کی جو ولایت فرنگستان سے اِس قصد پر کہ سرکار حیدری کے ملازم و شریک ہو کر ہندستان سے انگریزون کی بیخ کنی کرے روانہ ہوی اور ہنوز نہ پہنچی تھی) سر نو تازہ ہوا، تب نواب اِسی دُھن پر اپنی میسوری اور فرانسیسی فوجون کو جلد تر قلعۂ گوڈلور کے مسخّر کرنے کو روانہ کیا چنانچہ اپریل مہینے کی آٹھوین کو وہ قلعۂ حیدری جوانون کو ہاتھ لگا بعد اِس کے اُن لوگون نے پرماکوئل کو بھی لے لیا، ایک مہینا اِس پر نہین گذرا تھا کہ وے بڑی کد سے وانڈیواش کے محاصرہ کرنے مین سرگرم ہوئے،

---

*آکسط مہینے سنہ ۱۷۸۲ مین مشیر سفرین نے پان سو انگریزی اسیر نواب بہادر کے حوالے کیا تھا، جسکے سبب ہمیشہ کی بد نامی اُسکے نام رہی اور عذر جو اُسنے اپنے ایسے جرم صادر ہونے کے باب مین بیان کیا سو وہ یہ ہی کہ میرا [illegible] کیا قصور ہی جس تقدیر مین کہ نہ تو میرے پاس اس قدر غلّہ تھا جو اُن بیـ[illegible]ی جانین بچاتا اور نہ مدراس کے ناظم اُن کے مبادلہ کرنے مین ر[illegible]ی [illegible]لا پھر مین کیا کرتا،



Marfat.com

سر ئیری کوط بہادر نے اعدا کی اِن فتحون کا ماجرا سن اور اُن کے آیندہ قصدون کی خبر پاکر انگریزی سپاہ کی جمعیّت سمیت اُس طرف کوچ کیا، اور اُسکو خوب یقین تھا کہ نواب بہادر بالفعل افواج فرنگ کی ایسی بڑی پشتی و مدد پانے کے سبب کمال قوی پشت ہوا ہی اور اُسکے بیج کی فوجونکا بھی بڑا جماو ساتھ ہی، بیشک وہ جنگ سلطانی کرنے پر مستعد ہوگا، لیکن یہ گمان جنریل سر ئیری کوط کا غلط تھا، کیونکہ نواب بہادر ہشیاری اور تجربہ کاری کی راہ سے باوجود ایسی بھاری کمک کے بھی سنمکھ ہونہ بھیڑ کی لڑائی مین جوکھم اُٹھانے کو مناسب نجان کر انگریزی فوجون کے پہنچنے کے پیشتر ہی لال پہاڑی پر ایک ایسے محکم مکان مین جو ہر طرح کے حملون سے محفوظ تھا چلا گیا، جب اُس انگریزی سپہسالار کا مطلب نہ نکلا تب اُس نے چاہا کہ جلد دشمن کو لڑائی کا اشتعال دے، یا اُسکے ساز و سامان جنگ اور رسد و غلّے کے گنجون کو لوٹ تاراج کر اُس کا جوش و خروش کم کرے، چنانچہ جنریل بہادر نے اِسی ارادے سے آرنی کی طرف کوچ کر اُس قلعے سے پانچ کوس کے فاصلے پر آمقام کیا، اب اِس حرکت سے اُسی امر کا اُسکو سامنا ہوا جیسے اُسنے پہلے ٹھہرایا تھا یعنے نواب اِس خبر کے سنتے ہی کہ سر ئیری کوط آرنی کے قریب آپہنچا، ترنت لال پہاڑی سے اُتر کر اُس حصار کے بچاوے کے لیئے جہان جنگ و پیکار کے ذخیرے تھے چل کھڑا ہوا، چونکہ افواج انگریزی کو اُس جگہ جہان سے آرنی کا قلعہ دکھلائی دیتا تھا پہنچتے دیر نہ لگی تھی کہ اُن کے پیچھے لگی سپاہ حیدری بھی آپہنچی، بناچار دونون طرف جنگ کے لیئے صف آراستہ اور لڑائی شروع ہوگئی اسکے دوسرے دن، دوپہر کے وقت فوج حیدری کی شکست



Marfat.com

ہوئی ٔلیکن انگریزون کو فتح پانے کے بعد ( اِس لیئے کہ اُنکے لشکر مین کوئی رسالہ سوارون کا نتھا جو فراریون کے قتل و اسیر کرنے اور دشمنون کے پس ماندہ جنگی اسباب لوٹنے کے اِرادے اُنکا تعاقب کرے ) کچھ فائدہ نہوا ٔاور نواب بہادر کا لشکر باوجودیکہ ہزیمت پاکے اُس مقام سے پیچھے ہٹ آیا ٔلیکن اُسکی مردانگی و بہادری کو گویا اِس شکست کی خبر بھی نتھی دشمنون پر اب بھی اُسنے اپنے رعب و دباوکا وہی عالم رکھا ٔچنانچہ ایک ہفتہ اِس لڑائی پر نہ گذرا تھا کہ پہلے تو اُسنے اپنے چیدہ و چالاک سوارون کے ایک غول کو انگریزونکی لشکر گاہ کے قریب گھات مین بٹھلایا ٔبعد اِسکے کتنے اُونٹون اور بیلون کو بوجھ سمیت انگریزی بنا قدارون کی نظرون کے سامھنے سے لیجانے کے لیئے حکم دیا ٔتا اِنھین دیکھکر اُن مال غنیمت کے بھوکھون کے دل تاراج پر مائل ہو جائین ٔچنانچہ ویسا ہی ہوا کہ طلائے کے عہدہ دار ایسا فربہ شکار روبرو پاکے اپنے سپاہیون سمیت اُسے گھیر لینے کے ارادے دوڑ پڑے ٔپر اِدھر سے بھرنے وقت سبکے سب پنجے مین حیدری افواج کے جو گھات مین لگ رہی تھی آپ ہی شکار و گرفتار ہو گئے ٔایک بھی اُنکے دام سے نہ بچا ٔ

یہ لڑائی پچھلی صف آرائی تھی اُن جنگون سے جن مین وہ دو نامی و گرامی دلاور نواب حیدر علی خان بہادر اور جنریل سر ئیری کوٹ نے بذات خود سرگرم حرب و نبرد ہو کر اپنی اپنی سپہسالاری اور جوان مردی کا کمال اور دلیری و مردانگی کا فن دوست و دشمن کو دکھلایا ٔحیف ہی کہ اِن دو شجاعان نامدار اور شیران بیشۂ کارزار سے ایک بھی اِس جنگ و پیکار کے بعد بہت دن نہ جیا ٔبلکہ جلد کئی مہینے مین ہر ایک نے جہان ناپایدار سے کوچ کیا ٔگمان غالب یہی ہی کہ چونکہ اِن دو دلیرون نے میدان حرب و ضرب مین از بسکہ تگ

دوا اور جانفشانی و عرقریزی کی تھی بالکل اُن کی قوّتین زائل ہوگئی تھین اسی لیئے پیام اجل کا شتابی اُنھین پہنچ گیا، نواب حیدر علی خان نے مرھٹون اور نظام علی خان کے اتفاق و ملاپ سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نپایا اور فرانسیسون کی طرف سے بھی جو جو اُس نے توقع و امید کی تھی پوری نہوئی، بہرصورت جبکہ اُسے مرھٹون اور انگریزون کے مصالحے کی جو مے مہینے کی سترھوین سنہ ۱۷۸۲ مین واقع ہوا خبر پہنچی اور سواحل ملیبار کے محالون اور بندرون پر انگریزی افواج کے پچھلے حملون کا حال اُس نے سنا فوراً کرناٹک سے اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کو ایک بڑی فوج ہمراہ دے ممالک محروسہ کی حفاظت و حمایت کے لیئے روانہ کیا،

---

معمور ہونا سانحہ حیات نواب حیدر علی خان بہادر کا اور رحلت کرنا اُس نامدار لاورکا اِس جہان بے ثبات و پر غرور سے عالم راحت و سرور کو اور ذکر اُسکے سیر حمیدہ و مآثر پسندیدہ کا معہ بعضے دستور العمل اُس سکندر ثانی کے،

اُسی ایام مین کہ نواب بہادر نے پھلیحری کا بندوبست اپنے خاطرخواہ کر بسعادت و کامرانی مراجعت کی قضا کا رعارضہ داء السّرطان جسے راج پھوڑا بھی کہتے ہین پشت پر اُس کی پیدا ہوا، طبیبان ماہر نے ہر چند اُسکے علاج مین جانفشانیان کین، لیکن اُنکے تردّد و تدبیر نے کچھ فائدہ نکیا، اور روز بروز بیماری نے ترقی کی، آخر جب نو نمبر مہینے مین نواب نے اپنے حال کو طریقہ اعتدال سے بہت منحرف پایا تب لشکر گاہ کے شور و فریاد سے احتراز کر شہر



Marfat.com

آرکاٹ مین سکونت و اقامت اختیار کی، اور بڑی ایش بینی و ہشیاری سے ملکی اور مالی کامون کے بندوبست کے لیئے جا بجا فرمان روانہ کیئے اسی مابین مین جاسوسون کی زبانی معلوم ہوا کہ جنریل کوٹ بہادر اِس مقام فانی سے کوچ کر گیا، اِس خبر کو سن نواب نامدار نے افسوس کیا اور فرمایا کیا ہی بہادر و غاقل تھا، خدا اُس کی مغفرت کرے، بعد اُسکے حضوری مقربون نے مزاج عالی کا اور رنگ دیکھکر عرض کی کہ چون اندنون طبیعت حضرت کی جادہ اعتدال سے منحرف ہی شب و روز بنفس نفیس امورات جلیلہ کی اہتمام مین اشتغال رکھنا سبب زیادتی مرض کا ہوگا اسلیئے صلاح دولت یہ ہی کہ شاہزادہ عالی گوہر کو حضور مین طلب فرمائیے تا ممالک محروسہ کا انتظام و بندوبست قایم و برقرار رہے، نواب نے اُن کے التماس کو قبول و پسند کر ایک شمّہ خاص شاہزادے کے نام اِس مضمون سے ترقیم فرمایا نور چشم راحت جان پدر، در صورتیکہ تم کو اُس نواح کے متمرّدون کی تنبیہ و تادیب سے قرار واقعی جمعیّت خاطر اور اطمینان کلّی حاصل ہوئی ہو تو چشم پدر کو اپنے دید اور راحت آثار سے جلد روشن و منوّر کرو اور اگر کچھ کمک اور فوج کی احتیاج ہو تو اُسکا حال گزارش کرو، دوسری صبح کو خود بدولت نے جمیع ملازمون کو سرکاری خزانے سے ایک ایک مہینے کی تنخواہ انعام دی ذی حجّہ کی سلخ کے دن کہ آخری روزگیارہ سی چھیانوّے سن ہجری کا تھا نواب بہادر نے حاضرین مجلس سے پوچھا آج کون سی تاریخ ہی، اُن لوگون نے التماس کیا قبلۂ عالم آج ماہ محرّم کی چاند رات ہی، بعد اِس کلمہ کلام کے نواب ہمایون القاب نے غسل کر تبدیل پوشاک کیا اور کچھ پرھکے دست مبارک کو منہ پر پھیر بستر خاص پہ آرام فرمایا، اور اُسی وقت

دس ہزار سوار جرّار شمالی آرکاٹ کے راجاؤن کی تنبیہ کے واسطے اور پانچ ہزار سوار نواح مدراس کی پاسبانی و محافظت کے لیئے روانہ کیا چند ساعت بعد اُسی شب کو کہ سن ۱۷۸۲ کے دسمبر مہینے کی چھٹی تھی ست ستّہ برس اور دوسرے قول سے ستاسی برس کے سن مین اُس بہادر عالی مقام اور حمید ذوالاحتشام کی روح بافتوح نے قالب عنصری کے آشیانے سے پرواز کر نشیمن دارالسّلام کو اختیار کیا، کارپردازان سلطنت اور امیران مملکت نے اِس لحاظ سے کہ سر دست فاش ہونا اِس واقعہ ہولناک کا خلاف مصالح ملکی ہی، کئی روز تک اُس خبر کو بڑی ہشیاری سے مخفی و پوشیدہ رکھا اور اُسکے جنازے کو خفیہ سر برنگپٹن پہنچایا، اور وہان بڑی عظمت و شان سے مقبرۂ عالیشان محکم بنامین لال باغ کے، جو ایک عمدہ باغ بادشاہی ہی اُسے مدفون کیا،

---

آثار برگزیدہ اور اطوار سنجیدہ نواب نیک ذات کریم نہاد کے جو اِن انگریزی اور فارسی معتبر کتابون سے ( جیسے نشان حیدری سیّد حسین کرمانی، فتوحات حیدری لالہ بھیم نرائن دہلوی، فتوحات برطنیہ ملا فیروز پارسی، حمید خانی منشی حمیدخان ملازم گورنر جنرل لارڈ کارنوالس بہادر، تواریخ منشی عبدالحق ملازم کپتان کنوی بہادر ) نقل کئے گئے ہین،

محاسن ذاتی اُس ستودہ صفات معدن فیوضات کے حیّز تحریر و حوصلۂ تقریر سے زیادہ ہین فی الواقع نواب حیدر علی خان بہادر سے اکثر بڑے بڑے عمدہ کام وقوع میں آئے ہین کہ تا بقاے عالم صفحہ روزگار پر پایدار رہینگے،



Marfat.com

اب مخمور دم بھر بھی پیکار و جنگ اور توپ و تفنگ کی خیّاری بن بیکار نہ رہتا
س یگانۂ زمانے کے اقوال مردانے سے ایک یہ ہی کہ مرد بہادر سزیبے تن کا
چھلنا اور تن بے سر کا تڑپنا دیکھکر جیسا شاد و مسرور ہوتا ہی ویسا دیکھنے سے
ازی و رقص سے زنو کے نہین ہوتا' اور توپ و تفنگ کی آواز' لاکھ درجے اُسکو
زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی ہی آہنگ سرود و ساز سے' دوسرا یہ کہ عمدہ ترین
شستگاہ مردون کے لئے' خانۂ زین ہی لڑائی کے دن' اور یہ کہ جہان مین' روز
فتح کی جشن سے زیادہ کوئی شادی نہین' اکثر ذکر مذکور مین فرمایا کرتا جو آپ
سا ایک شخص اور پاؤن تو تائید الٰہی سے عرصۂ قلیل مین ہفت اقلیم کو
زیر فرمان اور جہان مین رواج دیدے سے دین محمدی کے عمر فاروق کا سا
دور آشکار و عیان کرون' اور یہ بھی فرماتا کہ ہم کو اسکا غم نہین جو بعضے
ہمین اُمّی کہتے ہین' کیونکہ حضرت ہادی و شافع اُمم' ہمارے نبی بھی
تو اُمّی ہی تھے' یہ بھی ارشاد کرتا کہ مجھ ایک جاہل سے ایسے ایسے کار نمایان
وقوع مین آئے کہ ہزارون عالم فاضل سے ایک بھی ویسا نہ بن پڑا' حق تو یہ ہی
کہ نواب غفران پناہ حیدر علی خان بہادر نے اشتباہ اُن نامور امیرون اور
جلیل القدر رئیسون مین ایک ہی ہوگذرا جو سرزمین ہندستان مین قدیم زمانے سے لے
آج تک جلوہ گاہ شہود و وجود مین آئے' پلّا فتوحات حیدری کا کچھ فتوحات تیموری
و نادر شاہی سے جھکتا اور کم نہین باوجودیکہ فضائل ظاہری اور علوم رسمی سے
عاری تھا' لیکن چونکہ ہمّت اُس کی بلند اور طبیعت ارجمند تھی اس جہت
سے سپہگری اور ملک گیری کے داؤ گھات اور جہانبانی و بادشاہی
کی رسم و رسومات کو خوب اخذ کیا تھا' چنانچہ اُس نے اپنے تئین عزم استوار
اور حوصلۂ عالی کی رہنمائی سے اوج سلطنت پر پہنچایا' عادل و دادگر بمرتبہ کہ ہر طرح



Marfat.com

کے خلاف و خصومت مین فتوا عدل کا جاری کرنا، والا نہادی اور مرحمت ذاتی کی جہت اہل زراعت اور ارباب تجارت کے تقویت دینے مین دل و جان سے کوشش کرنا، رعایا کے ساتھہ نرمی و ملایمت سے پیش آنا، مگر سپاہیون پر لشکری آئین و قانون کے باب مین بڑی تاکید و قدغن فرمانا، اور سخت جد و کد عمل مین لانا، مفسدون اور شورپشتون کی تنبیہہ و سیاست مین حد سے زیادہ تند مزاج، دشمنون کے ساتھہ انتقام لینے و سزا دینے مین جبّار و قہّار، کج فہم اُس پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ نجومیون کی قول پر چلنا ہی اِس لیئے کہ نوروز اور دسہرے کے دن آئینہ محل مین جشن شاہانہ اور بزم ملوکانہ آراستہ کر آتشبازیون کا تماشا اور پارھون کی آپسمین لڑائیان، بھینسون کی باہم زور آزمائیان پیلان کو دپیکر کے حملے ایک دوسرے پر، اور پہلوانون کی کشتیان بایکدیگر دیکھا کرتہ اور اپنی فوج کے بہادر سپاہیون کو بکتر پہنا رپیچھون سے اور بعضے دلاورون کو اُن کی خواہش و درخواست کرنے پر شیر ببرون سے لڑوانا، احیاناً اگر وہ جوانمرد اِس کشتی مین شیر پر غالب ہو کر اُسے مار ڈالتا تو تو نواب بہادر اُس دلاور کو اضافہ و خلعتین گرانمایہ اور انعام دیکے نہال و مالا مال کردینا، اور در صورتیکہ بالعکس اِس کے وہ حیوان اِس پر غالب و مسلّط ہوتا تو فوراً تفنگ اِس انداز سے سر کرتا کہ گولی اُس کی شیر کے سر پر بیٹھہ جاتی وہ تو اُسی دم سرد ہو جاتا اور وہ مرد صحیح و سالم اُٹھہ کھڑا ہوتا، واقعی نواب والاجناب آلات جنگ کی ورزش و مشق اور درست شست لگانے اور بیخطا نشانہ اُڑانے مین اپنا ثانی و نظیر نرکھتا تھا، اپنے قلمرو بھر مین بتپارگر و برچور اُچکے کا نام و نشان بھی باقی نرکھا تھا، جب کہین کسی مُہم پر فوج بھیجتا زنہار اُسے غافل نرہتا، بلکہ بہمہ جہت اُسکی تائید و تقویت روپی اور سامان جنگ خلوفہ و رسد بھیجنے سے واجب و



Marfat.com

لازم جانتا، حق تو یہ ہی کہ نواب مغفور اپنے عصر کا ایک امیر کبیر اور رئیس بے نظیر تھا، دولت و اقبال نے یہہ سارا کرّ و فر اُسکی ذات باکمال سے پایا، نہ اُس نے اُن کے سبب یہہ ناموری و شہرت پیدا کی، شجاعت و پردلی کو اُسکے قوّت بازو سے مرتبہ ملا، نہ اُسکو شجاعت و پردلی سے، بیم و ہراس اُس ہالا کوے دوران کی آمد آمد کا، چینا پٹن اور مدراس وغیرہ ملکون کے صغیر و کبیر بڑنا و پیر کے دلون مین اُس درجے بیٹھ گیا تھا کہ وے بھاگنے کے لیئے ہرآن آمادہ و بابرکاب رہتے، انگریزون کی بھی روحین اُسکے حملہ کرنے اور ٹوٹ پڑنے کی دہشت سے کانپتی ہی رہتی، یہان تک کہ اُن کی جانون کو کھانے پینے کے لالے پڑ گیئے تھے، اکثرون کا تو یہہ حال تھا کہ سوتے مین ڈر کر حیدر حیدر اُس حیدر اُس یعنے حیدر کے گھوڑے حیدر کے گھوڑے کہتے ہوئے چونک پڑتے، فی الواقع اُن دنون صاحبان انگریز کے دلون پر رعب اُسکا ایسا چھا گیا تھا کہ ہر گھڑی اُس کی طرف سے ایک کھٹکا اور دغدغہ اُن کو لگا ہی رہتا اور ہرآن اُسکے ذکر سے خالی نرہتے نامی انگریزون کی زبانی معلوم ہوا کہ اُن کی ولایت مین جو لڑکا بہت روتا اور مچل پڑتا کھلائی دائیان حیدر کے نام سے اُسکو ڈراتین کہ وہ دیکھ حیدر چلا آتا اور ابھی پکڑ لیجاتا ہی، اور بہ خدا مرتبہ خوف کا ہی، شاید کہ نادر شاہ کی بھی اتنی ہیبت نہو گی، فوج کی پرورش و تربیت کرنے مین وہ بہادر امیرون و زیرون سلاطینون سے گوئے سبقت لیگیا تھا، اُس کے وقت مین رعیّت اور لشکری ہزاری بزاری زمانے کے حادثون سے بہ امن و امان فارغ البال خوش گذران رہتے، بندوق چلانے کے فن مین ایسی مشق اُس نے بہم پہنچائی تھی کہ گولی اُسکی بندوق کی مثل شہاب ثاقب بے خطا سینہ اخوان شیاطین کا جلا دیتی، نیراندازی مین بھی



Marfat.com

ایسا قادر انداز و کامل تھا کہ شب دیجور مین بنوک خدنگ چشم مور کو چھید نا، بھنکیت ایسا کہ اُس کی سنان کی دہشت سے مچھلیان پانی مین زرہ پوش رہتین، تلوار یا اس طرح کا کہ اُس کی شمشیر برق آہنگ کے ڈر سے گیندے سپر بدوش پھرتے،

جودت ذہن اور تیز حسّی اِس درجے رکھتا تھا کہ خواب فراموش کی تعبیر بیان کرتا، رعیّت نوازی اور خلق اللہ کی پاسبانی پدر مہربان کی طرح کرتا، بلند حوصلہ اور عالی ہمّت ایسا کہ ادنا چیزون کے عوض تاجرون کو جو مدّاح اور مشہور کرنیوالے نام نیک کے ہین قیمت اعلا عنایت فرماتا، سوداگر لوگ جو اُسکے حضور مین گذرانے کے ارادے گھوڑے لاتے قضا کارا گر راہ مین کوئی گھوڑا مرجاتا اور وے فقط اُسکی دم اور کان ہی لاکر درپیش کرتے تو اُسکے بدلے اپنے منہ مانگے دام کا نصف سرکار سے پاتے، قدردان اتنا برا کہ اگر سپاہیون مین سے کوئی کچھ بھی دلاوری اور بہادری کا کام کرتا تو اُسکو خلعت و جاگیر اور عمدہ جواہر و نقود انعام دے کر سرفراز کردیتا، لشکریون و سپاہیون کا مشاہرہ مہینے مین دوبار تقسیم کرتا، جرأت و جلادت ایسی رکھتا تھا کہ صف اعدا مین ہرچند وے ریگ صحرا اور ستارے کی طرح بیشمار ہوتے، آفتاب یکّہ تاز کی مانند گھس پڑتا، توکّل ایسا کہ بہادر اور جنگل کے درمیان فتّاح حقیقی کے افضال پر قوی دل رہتا، ملک بالا گھاٹ مین جہان کچھ فتنہ و فساد کی بنیاد قایم ہوتی فورًا اُسے اپنے عزم درست کی قوّت سے بخوبی تمام مستاصل کردیتا،

مہذّب اور ادب دان ایسا کہ اُس کی محفل ہمایون مین دخل کیا کہ بیضہ سرایون اور بیہودہ گویون کو بار ملے، صاحب رعب ایسا کہ مجال کیا کہ کوئی



Marfat.com

اُسکی جناب مین نے رخصت کچھ چون و چرا کرسکے یا لب کھولے، رحیم دل اور غریب نواز ایسا کہ سلطان محمود غزنوی کی طرح اپنے دار السّلطنت کے کوچے گلیون مین شب گردی کرکے روزینہ اور وجہ گذران فقیر محتاجون اور مسکین مفلوکون کو بانٹتا، ملازم پروری کا اُسکے یہہ حال تھا کہ جان نثار فدویون کو اُن کے ساز و سامان کے واسطے ماہ بماہ شہرہ مقرّری کے علاوہ اور بھی روپیہ اشرفی عنایت کیا کرتا،

دولت اور سطوت کا اُس کی یہہ عالم تھا کہ جو کوئی سرکش تکبّر کی راہ سے بغاوت کا سر اُٹھاتا تو برق خشم اور طوفان قہر اُس کا بنا کی طرح اُسکے سر پر آپڑتا،

فراست اور قیافہ شناسی مین ایسا درست مدرک تھا کہ معاً دیکھتے ہی آدمیون کی ذاتی کمظرفی و بدگوہری اور اُن کی خلقی عالی منشی اور نیک نہادی معلوم کرلیتا،

ذہن و ذکا مین بھی ایسا موصوف و مستثنا تھا کہ رائے صحیح اور طبع سلیم کی رسائی سے ارباب حوائج کے مقاصد و مطالب تک بے کہے اُنکے پہنچ جاتا،

میر عبّاس علی، اُس منصف مزاج کے ایکدن کا ماجرا زبانی غلام علی خان کی، جو مقرّب مصاحبون سے تھا اِس طرح بیان کرتا ہی کہ سفر کے ایّام مین جب نواب بہادر فوج کشی کی زحمت کے بعد دن کو قدرے آرام و قیلولہ کے لئے مائل استراحت ہوتا، تو مین اکثر اُسکے پلنگ کے قریب خیمے کے اندر حاضر رہتا، ایکبار ایسا اتّفاق ہوا کہ نواب حالت خواب مین گھبراکر چونک پڑا، مین دیکھکے حیران ہوا کہ اُنکی خبر کیجئے، بعد بیدار ہونے کے حضور مین بہ حال پر اضطراب مین نے یہہ سنایا اور حقیقت اُس خواب کی پوچھی، نواب عالیجناب نے میرے جواب مین اِس



Marfat.com

طور پر ارشاد فرمایا ای رفیق محرم میری اس سلطنت سے جسکے بہت حاسد ہین ایک بھکارن جوگی زیادہ خوش حال ہی، جو چین سے دن رین مگن رہتا ہی، نہ دن کو اُسے کچھ دشمن کے مکر و فریب کی پروا نہ رات کو لٹیرے قزاکون کا کھٹکا، سوتے جاگتے سدا عیش و آرام کرتا ہی،

کہتے ہین نواب حیدر علی خان بہادر کا سنخن تکیہ تھا کہ خفگی اور غضب کے وقت خادمون کو لوتدی کا یعنے باندی بچا کہہ بیٹھتا، علی زمان خان نے ایک دن خلوت مین عرض کیا گستاخی معاف بڑون کے منہ سے ایسے چھوٹے لفظ کا نکلنا زیبا ہی، اُس عالی منش نے ہنسکر فرمایا کہ ہم سب کنیزک زادے ہین، بی بی کی طرف سے صرف حسنین علیہما الصلوٰۃ والسلام تھے کہ حضرت جناب خاتون دو جہان سیدۃ النسا کے بطن سے پیدا ہوئے،

اُس جلیل الشان کی قیافہ شناسی اور دور اندیشی کے آثار سے ایک یہ ہی کہ اپنے فرزند ٹیپو سلطان کے حق مین کہا کرتا، حیف کہ وہ عالی طبع اور بلند حوصلہ نہوا، ایک دن شاہزادے نے ناگاہ کئی انگریزی سپاہ کو پکڑ کے جبرا اپنے سامھنے اُن کے ختنہ کرنے کا حکم کیا، نواب نے جو یہ حال سنا، اُسے کمال ملال و ناگوار گذرا اور فرمایا کہ یہ سفاک مجھسے سلطنت پا کے ہاتھ سے کھو بیٹھیگا،

نواب مغفور کی والا نہادی اور عالی منشی کے آثار سے ایک یہ ہی کہ اُس کے ملک و لشکر مین ہر مذہب و قوم کے آدمی فراغت سے بے پروا بود و باش کرتے، اِس مادے مین کبھی کسی سے کچھ پرسش و پرخاش نکرتا، اُس کے حضور ذہن و قوت حافظے کا یہ حال تھا کہ جدے جدے کام کو ایک ہی وقت مین انجام کرتا، اِدھر تو منشی کو نامے لکھنے مین ارشاد فرماتا اُدھر جاسوس کی زبانی اخبار



Marfat.com

سننا، علاوہ اہلکارون سے بھی اُسی حالت مین پیچ در پیچ معاملے مقدّمے کا
سوال جواب کرتا سنتا۔ اِسکے اپنے بعضے ملازمون کو موافق اُن کی خدمتون کے
تعلیم وارشاد فرماتا جاتا،

مجرمون قصوروارمندون کی تادیب و تعذیب کے لئے ہمیشہ در دولت پر دو سو
سفینجی کوڑے لیئے حاضر رہتے سیاست کے وقت ہر قسم اور ہر درجے کے مجرم
برابر تھے، کیا اُمرا کیا خواص اور کیا عوام لوگ،

اُس کے تمام قلمرو بھر مین یہ بھی ایک طریقہ پسندیدہ جاری تھا کہ ہر یتیم و بیکس
کے حال پر جن کے والی و سرپرست نہوتے سرکار عالی سے غور پرداخت کی
جاتی، بعد اُس کے یہ لوگ سپہگری کے فنون تعلیم پاکر اُن سپاہیون مین
جو یتیمون کی فوج مشہور تھے بھرتی کیئے جاتے اُس کی رحلت کے وقت وسعت
اُس کے ملک کی، سوائے محالات مفتوحہ ملک کرناٹک کے اسّی ہزار
انگریزی میل مربّع پر مشتمل تھی،

ممالک محروسہ مین اُسکے، ہزار قلعے تھے، اور جس شہر و قلعے کو مسخّر کرتا تو
اُسکی تاسیس و ترمیم کے لیئے سر نو لاکھون روپی بید ریغ صرف کرتا،
چنانچہ ہنوز اکثر زمین دوز و کوہی قلعے بائین گھاٹ وغیرہ کے شاہد و ناطق عدل
اِس بات کے ہین،

باج وخراج سے ممالک محروسہ کے سالیانہ تین کرور روپی بعد منہا کرنے
ملکی وفوجی و خانگی اخراجات وغیرہ کے خزانۂ عامرہ مین داخل ہوتے تھے، صرف سپاہ
کی جمعیّت تین لاکھ چوالیس ہزار تھی علاوہ اُسکے شاگرد پیشہ وغیرہ تھے،
ثقہ لوگون کی زبانی جو دیکھنے والے اُن واردات و حالات کے ابتک بقید حیات
موجود ہین بہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہی کہ وہ مغفرت پناہ خزینہ و دفینہ پیشہ،



Marfat.com

قیمتی جواہرات و مروارید اور سونے روپے کی اینٹین اس قدر رکھتا تھا کہ حساب اور تولنے کے وقت من اور پسیری سے مثل غلّے کے وزن وشمار کیے جاتے تھے،

فوج اور توپ خانہ تو خدا نے جیسا اُس مغفور کو عطا کیا تھا اُسکے معاصرین بلکہ قدیم کے امیر و سلاطین کے پاس بھی کم ہی کم تھا، انجام کار ایسا صاحب ثروت ذو اقتدار سارے ساز و سامان سلطنت و اساس و اسباب دولت کو جنھین برسے جبر و قہر سے لیا و جمع کیا تھا، مجبوری و بے بسی کی حالت مین سب چھوڑ گیا اور اِس جہان ناپایدار سے افسوس و حسرت ہی لے گیا،

**بیت**

جہان گرد کردم نخوردم برش
برفتم چو بیگانگان از سرش

---

نسب نامہ نواب مغفرت مآب
حیدر علی خان بہادر کا،

شرافت پناہ امارت دستگاہ حسن بن یحییٰ کہ عرب کے امیرون اور قریش کے رئیسون مین محسوب اور امانت و دیانت کی صفت سے موصوف اور جمال صورت و کمال معنی کے سبب معروف تھا پینتیس برس کے سن مین شہنشاہ اعظم خاقان معظّم سلطان روم کے حضور سے حرمین شریفین کے عہدۂ شریفی پر مامور و مقرّر ہوا، اُس عالی گہر کی نسل سے، دریاے ثروت کے دو گوہر شاہوار محمد بن حسن اور علی بن حسن پیدا ہوئے، علی بن حسن کا تو دس ہی



Marfat.com

برس کے سن مین پیمانۂ عمر معمور ہو گیا، اور محمد بن حسن ایک فرزند طالع بلند احمد بن محمد نام یادگار چھوڑ آٹھ سو چھپّن ہجری مین گلزار جنت کا راہی ہوا، اِس حادثے کے ایک برس بعد، باپ بھی ان کا حسن بن عجیبی شریف مکّہ مقرر اپنے ترکون کے رنج والم مین رمضان شریف کی پندرہوین پنجشنبے کی رات کو سنہ آٹھ سو چھپّن ہجری مین اِس منزل فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گیا، جب یہ خبر بارگاہ خلافت پناہ مین قیصر روم کے پہنچی تو ہواؤ پادشاہ کے نام پر یہ لیغ قضا تبلیغ شریف مکّے کے مقرر کرنے کے باب مین صادر ہوا، اُس نے احمد بن محمد کو باوجودیکہ اُن دنون پندرہ برس اور حقدار اُس عہدے کا تھا کم سن جان کے اُس کی جگہہ مین سیّد عبد الملک بن ابو عبد اللہ کو کہ فصیح زبان اور عالی خاندان تھا خادم مکّہ مقرر کیا، احمد بن محمد کہ جوان دلاور اور شجاع باعقل وہنر تھا یہہ ماجرا دیکھہ وہان سے برخاستہ خاطر ہو کر جلد ملک یمن کی طرف چل کھڑا ہوا، کچھہ دنون عدن مین ٹھہرا پھر شہر صنعا مین جا وہان کے فرمانروا کی ملاقات سے مشرّف اور اُس کے متوسّلون کے زمرے مین منسلک ہوا، بعد چندے والی صنعا نے جب اُس کے حسب ونسب کی بخوبی اطّلاع پائی اور اُسے صورت وشجاعت مین بے نظیر دیکھا تو اپنی ترکی کو اُس کی زوجیّت مین دی اور بالکل امورات ملکی ومالی کا انتظام وانبند وبست اُس کے اختیار مین کر دیا، بیس برس اِس نکاح پر گذرے تھے جو اُس نے مرض موت کی حالت مین سب ارکان دولت کے سامھنے اپنا ایک لڑکا بھی جو پانچ برس کا تھا داماد کو سپرد کرو صیّت کی کہ جبتک یہہ جوان نہو اِسے اپنے فرزند کی طرح تعلیم وتربیت کرنا اور ملک کے نظم ونسق اور رعیّت کی رفاہیت مین ایسی سعی وکوشش بجالانا کہ کوئی فرمان برداری

کی راہ سے قدم باہر نہ نکالے ' القصہ بعد انتقال فرمانروائے صنعا کے
تیرہ سال تک احمد بن محمد ملک کے ضبط ربط مین شرایط عدل و انصاف کو بجالاتا رہا '
ایک دن شیخ سالم بحرانی جو اِس سرکار کے ایک معتبر ملازمون سے اور
ظاہراً دنیاسازی کی راہ سے احمد بن محمد کا دوست لیکن حقیقت مین اُس کے
خون کا پیاسا تھا ' حاکم صنعا کے بیٹے پاس گیا ' اور احمد کی طرف سے بہاتک
شکایت کی کہ اُس نوجوان کے دل پر کچھ میل آگئی ' تب اُس حیلہ گر نے
چاپلوسی و خوشامد کی باتین شروع کر اُس سادہ لوح کے ساتھ یہ عہد کیا
کہ آپ کو سلطنت موروثی پر بٹھانا اور احمد کا قتل کرنا میرے ذمے ہی اِس
شرط پر کہ مجھے سپہسالاری کا عہدہ ملے ' اُس لڑکے نے بھی اِن باتون کو غنیمت
جان کے مان لیا ' تب تو وہ مکّار اِدھر لشکر کے سرداروں اور سپاہیون
کے ساتھ لگاوٹ ملاوٹ کرنے اور اُدھر احمد بن محمد کے حضور مین ظاہر از حد
اپنی دلسوزی و متابعت دکھلانے لگا ' ہر ایک کام پر نہایت مرتبے مین دو رُدھوپ
کرتا ' مگر ہمیشہ ' وقت قابو کی تاک مین رہا کرتا ' ایک برس اسی تگاپو
و جستجو مین گذر گیا ' آخر سن نو سو گیارہ ہجری مین اُس بدنہاد نے فرزند والی
صنعا کی مشورت سے اُس بچارے معصوم صفت کے قتل کا دن ٹھہرا زہر کی بجھی
ایک تلوار سمیت دربار عالی مین نذر گذرانے کے بہانے حاضر ہو کر اُسی
تلوار زہردار سے اپنے سردار کا سر کاٹ خوشی و افتخار کی راہ سے بہ احوال
والی صنعا کے لڑکے کو جا کر کہہ سنایا علاوہ بہ بھی عرض کی کہ دانشوَن کا قول ہی
کہ آتش کشتن واخگر گذاشتن کار خردمندان نیست ' مناسب ہی کہ اِسی
دم اُس ظالم کا بیٹا محمد بن احمد حضور مین بلا یا اور مارا اور مال و اسباب اُس کا
قرق کیا جاے ' قضارا قنبر نام ایک حبشی اُس شہید بیگناہ کا غلام وہان حاضر تھا ' جو نہین

اُس بیدرد کے منہ سے یہ بات اُس نے سنی نمک حلالی کی جہت سے اُسکو ایسی غیرت آئی کہ مجبوری سے لے قرار ہو کر ریحان نامے ایک دوسرے غلام سے جو اُس کے پاس کھڑا تھا کہنے لگا کہ بھائی، آقا کا حق نمک تبھی ہم سے ادا ہوگا کہ جس طرح ہو توشتاب تر محمد بن احمد کو جو ہمارا مخدوم زادہ ہی اعدا کی نظر بچا ہمراہ لے بغداد کی جانب لے نکل اور مین بھی انشاء اللہ المستعان اُس نطفۂ حرام سے اپنے منیب بالطف واحسان کے خون ناحق کا عوض و انتقام لیکر بشرط حیات وہان آ پہنچتا ہون اور اگر نہ پہنچا تو جانیو کہ آقا کے قدم پر اِس خاکسار کا سر نصدق ہوا، خیر جب ریحان وہان سے روانہ ہوا تو شیخ سالم بھی محمد بن احمد کے گرفتار کر لینے کو چلا کہ اتنے مین قنبر نے پیچھے سے آکر ایک گھونسا اس زور سے اُسکی گردن پر مارا کہ وہ بد اصل گر پڑا تب اُس وفادار حبشی نے تڑت پیٹھ پر چڑھ اُسی کی شمشیر سے سر اُسکا شریر کاٹ ڈالا اور چاہا کہ اپنے تئین اُس مخمصے سے بچاوے لیکن شیخ کے ساتھ والون نے اُس بیچارے کو تیغ و خنجر سے پارہ پارہ کیا، اُدھر ریحان نے محمد بن احمد کو کہ اُمدنون تیرہوین برس مین تھا جا کر اُسکے باپ پر جو مصیبت گذری تھی کہ سنائی اور فی الفور اُسے ایک گھوڑے پر چڑھا دوسرے پر آپ چڑھ پہاڑون کے رستے بغداد کی راہ لی اور دھاوا مار دجلے کے پار ہو شہر مین طاہر افندی کے گھر لے پہنچایا، افندی مذکور نے اُس رئیس زادے کے اطوار سے آثار سرداری نمایان دیکھ اپنی لڑکی اُسے بیاہ دی، اُس صالحہ کی طرف سے تین لڑکے عبدالوہاب عبدالرزاق عبدالغنی پیدا ہوئے، ساقی قضا نے سنہ ۱۶۸ ہجری مین محمد بن احمد کے پیمانۂ عمر کو ستر برس کے سن مین معمور کیا، عبدالوہاب بڑا لڑکا اُس مغفرت مآب کا اور منجھلا عبدالرزاق دونون لاولد مرے، مگر عبدالغنی سب سے چھوٹا جسکی آغا محمد طاہر



Marfat.com

نام ایک سوداگر کی لڑکی سے شادی ہوئی تھی، ایک بیٹی و ایکھی بیٹا چھوڑ، سن ایک ہزار بنس ہجری مین اپنی موت موا، ابراہیم اُسکا بیٹا بھی جسنے اپنے باپ کی طرح تجارت کا کاروبار پھیلایا تھا، سنہ ایک ہزار ستچالیس ہجری مین مین لڑکی ایک لڑکا حسن بن ابراہیم نام یادگار چھوڑ تک عدم کو سدھارا چونکہ حسن ابراہیم کے مرتے وقت ایک برس کا تھا کاروباری گماشتون نے اُس کے باپ کے نقد و جنس پر ایسا خورد برد کا ہاتھ صاف کیا کہ اُس کے بالغ ہونے تک دو تین ہی ہزار روپی بچے تھے، تب وہ صاحب غیرت کہ بارہا اُس شہر کے وضیع و شریف کی زبانی اپنے بزرگوارون کی تونگری کا حال سنا کرتا تھا تہی دستی کے سبب اُس شہر مین رہنے کو نامناسب سمجھ اپنی ماں بہنون سمیت ہندستان کی طرف روانہ ہوکر اجمیر مین خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ کے متولی پاس جو وہان کے ذی عزتون مین تھا جا رہا، متولی موصوف نے اُس کا کردار رفتار نیک دیکھکر اپنی بیٹی کے ساتھ اُسے کدخدا کیا، چھ مہینے کا حمل اُس لڑکی کو تھا کہ اُس کے شوہر حسن نے ایک ہزار بیہتر ہجری مین انتقال کیا، القصہ اُس لڑکی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا، نانا نے نام اُس کا ولی محمد رکھا، جب وہ سن شباب کو پہنچا تو اُس کی پھپیری بہن کے ساتھ شادی ہوئی جسسے ایک ہی لڑکا پیدا ہوا، بعد اسکے ولی محمد، بہ سبب ناچاقی کے کہ درمیان اسکے اور اُسکے سسر کے واقع ہوئی رنجیدہ ہوکہ اپنے لڑکے جسکا محمد علی نام تھا شاہ جہان آباد چلا گیا، چندے وہان ٹھہر دکھن کی طرف روانہ ہو کلبرگ شریف مین جا رہا جب محمد علی صاحب بالغ اور تحصیل علوم و تکمیل فضل و کمال سے فارغ ہوا اُس عالی مقدار کے بزرگوار نے سید معصوم صاحب کی لڑکی (سجادہ نشین سید محمد گیسو دراز



Marfat.com

جو شیخ نصیر الدّین چراغ دہلی کے مرید و خلیفون سے اور دکھن کے لوگون مین بلقب بندہ نواز گیسو دراز مشہور ہی ) کے ساتھ اُسکی کنخدائی کردی اور آپ وہین عالم بقا کا رسنالیا، محمد علی صاحب بعد انتقال والد مغفور کے، اپنے قبیلہ صمیت بیجاپور کے مشائخ پرے مین اپنے سالو نکے گھر جا رہا، پھر یہان سے کئی دن بعد معہ اپنے اہل وعیال کرناٹک بالا گھات کا عازم ہو کر قصبہ کولار مین سکونت کیا، آخر چار لڑکے شیخ محمد الیاس و شیخ محمد و محمد امام و فتح محمد یادگار چھوڑ سن گیارہ سی نوہجری مین اِس جہان سست بنیاد سے رحلت کیا اُس کا بڑا بیٹا شیخ الیاس اپنے چھوٹے بھائیون اور سب خویشون کی تسلّی و پرورش مین مصروف ہو کر سلامت روی کی چال چلا، بعد چندے فتح محمد وہان سے برخاستہ خاطر ہو نے حکم اپنے برادر بزرگ کے کرناٹک پائین گھات کی جانب روانہ ہوا اور محمد الیاس اپنے بھائیون کو معہ ایک لڑکے کے جس کا چار برس کا سن اور حیدر صاحب نام تھا گھر مین چھوڑ تنجاور کو گیا اور گیارہ سو پندرہ ہجری مین انتقال کیا، تب فتح محمد نے کہ شہر ارکاٹ مین تھا تنجاور سے برہان الدّین بیرزادے کو بلا کر اُسکی لڑکی کو جو ابراہیم صاحب کی سگی بہن تھی اپنی زوجیت مین اختیار کی اور اپنی اہلیہ کے بھانجی کے ساتھ۔ جو سن بلوغ کو پہنچ چکی تھی امام صاحب کے ساتھ شادی کروادی، بعد اِسکے وہ اپنی ستورا تون کو کولار مین چھوڑ کر میسور کو چلا گیا، وہان دو سال مین اُس کے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک شاہباز صاحب دوسرا ولی محمد نام جسنے دو برس کے سن مین انتقال کیا، تب فتح محمد کا وہان دل نہ لگا معہ اپنے وابستون کے بالاپور کنان کا عازم ہوا، اب سنہ گیارہ سی اُنتیس ہجری مین دیون ہلّی کے درمیان اور ایک فرزند فریدون فرجمشید حشمت دار اشکود سکندر طالع ایسی ساعت کے بیچ کر



Marfat.com

آفتاب برج حمل مین تھا متولد ہوا جسکے وجود سے وہ خاندان نورانی و منور ہو گیا،
نام اِس ہمایون طالع کا حیدر شاہ رکھا گیا،

---

القاب مستطاب نواب والا جناب
حیدر علی خان فردوس آشیان،

## نواب بہادر

یعنے سپہسالار مظفر فیروزمند، دلاور صف شکن میدان جنگ، طالب ناموس و ننگ، قانون پیکار و حرب مین نبت مشتاق فنون طعن و ضرب مین یگانۂ آفاق، اور اِسی لقب سے دکھن کے سب چھوٹے بڑے خاص و عام نواب حیدر علی خان کو بلاتے تھے،

## نہنداس

یعنے سزاوار القاب سترگ، امیر بزرگ، حاکم باشکوہ و شان، عظمت و حشمت نشان، زیب مسند حکومت و شجاعت، حامی شریعت و سلطنت، صوبہ دار شہر سراکا، بادشاہ مرز و بوم کوڑک کنڑاکا،
سلطان حکمران ممالک چرکولی و کلیکوٹ کا جسمین کوچین ترا و نکور و غیرہ کئی ریاستین ہین،
نواب بنگلور، بالاپور، باساپٹن یا بسنگر کا،
مرزبان فرمانده فرازستان و نشیبستان یعنے پہاڑون اور اُسکی ترائیون کا،



Marfat.com

( ۰۰۰ )

# بہادران بہادر

او رطرقدار فرمان فرما جزائر مالدیو کا جو گنتی مین حساب و شمار سے باہر ہین،
کہتے ہین کہ عدد ان جزیرون کا بارہ ہزار ہی،

مجمع نواب نامدار حیدر علی خان بہادر کا

## بیت

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار
لا فتیٰ الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار

سکّۂ حیدری بہ نما

ثانی
سلطان سکندر قاتل
کل کافران

نایب دین محمد
حیدر آخر زمان
سنہ ۱۱۹۹ ہجری

**From Scurry's Captivity under Navab Hyder Allie Khan and Tippoo Sultan.**

۱۲۷

537

Marfat.com

جون اِن دِرقون مین نواب حیدر علی خان کے سبر و اخلاق کی خوبیان لکھنے مین آئین ' اب اُس شیر صولت کی نھوتری سی بیرحمی بھی جو دشمنون اور اسیرون کے ضانھ عمل مین آتی تھین ' کتاب اِسکربس کپطیو بطی ( یا اسکری صاحب کی اسیری کے حال ) سے لکھی جاتی ہی ' تا اِس کتاب کے پڑھنے والے مولّف کو طرف کشی کی تہمت نہ لگائین ' ع

ہنزابش شمردی یک بیک آہوش ہم بشمر

کپطان اِسکری لکھتا ہی کہ ہم لوگون نے ایک مدّت تک فرانسیسون کی اسیری مین نوع بنوع کی اذیّت و مصیبت کھینچی ' آخر اُن سنگدلون نے ہماری قوم کے اسیرون کو جو پان منی نفر تھے کئی جہازون پر چڑھا دیا چھ مہینے بعد ہم سب کے سب قلعہ گدلور مین پہنچے ' جب یہان کچھ دن کٹے تو ہم کو چیلیبرم مین جو مستحکم قلعون سے نواب بہادر کے ہی ' لیگئے ' وہان ہم اُس قلعے کے درمیان کیا دیکھتے ہین کہ جا بجا سیکڑون آدمی بحال تباہ پڑے بلکہ مردے بن رہے ہین ' مارے بھوک کے کتنون کی تو ایسی بری حالت تھی کہ اگر ایک مری ہوئی گندی جگہہ مین کہین پڑی دیکھتے تو بھوک کے مارے اُسکی طرف بھی ہاتھ منہ پھیلاتے خوراک ہم لوگون کی یہان یہہ تھی کہ فقط گائے کا گوشت اور موٹے چاول کھانے کو ملتے ' اِسی غذا اور لونی زمین کا باعث تھا جو ہمارے ساتھ کے بہت آدمی رو رو موئے ' اور اکثر تن و توش والون کو ہم نے دیکھا کہ گھڑی بھر کے تشنّج کے سبب اعضا اُنکے انکڑ گئے ' خدا جانے فرانسیسونکو انگریزون سے کیا ایسی عداوت تھی جسکے باعث اُنھون نے ہمین ایسے ظالم کے حوالے کر دیا اور یہہ بھی تعجّب و حیرت کا مقام تھا کہ ہمارے ہم جنس بھائی ہماری رہائی سے کیون دست بردار ہوئے تھے ' لیکن حقیقت حال یون ہی کہ



Marfat.com

انگریزون سے جو اِس امر مین غفلت واقع ہوئی وجہ اُسکی یہ تھی کہ وے آپ ہی ہندستان کے درمیان تباہی اور مصیبت میں گرفتار تھے، پیر آپ ہی درماندے تو شفاعت کس کی کرین سترا سکری کہتا ہی کہ جب قریب دو مہینے کے ہم اِس مقام مین رہے ہم مین سے اُنیس آدمیون نے لفٹنٹ ولسن کے ہمراہ بھاگنے کا منصوبہ ٹھان کئی کمل جو اُن کے پاس تھے اُسے پھاڑ کر بطور رسّے کے بانٹا، اُس کے سہارے سے وے سب شب تاریک مین اُس حصار کی دیوار پر سے نیچے اُترنے کو تو اُتر گئے لیکن یہ نہین جان تے تھے کہ کہان جانے ہین، آخر کو صبح کے وقت اُنیس آدمی تو پکڑ آئے جن کی مشکین بندھی نہین اور بیسوان شخص اُن مین سے، ایک ندّی پار ہونے وقت پانی مین ڈوب گیا، لفٹنٹ ولسن کو ننگا کر کے املی کی ایک ڈالی سے سخت سیاست کی گئی اور باقی لوگون کے ہاتھ پانون مین ہتھکڑیان بیڑیان پہنائی بعد دو دن کے ہم کو ایک برے محکم زندان مین لے گئے جہان ہماری صافین چھید آہنی بیڑیان اُسمین پہنا کر مقیّد کیا اور پاسبانون کا عدد دو چند کر دیا،

دو مہینے کے بعد حیدر علی خان نے حکم بھیجا تا ہمین بنگلور لیجائین، تب ہمارے پیرون کی بیڑیان کاٹ دو دو آدمیون کے ہاتھ ایک ساتھ زنجیرون مین باندھ اِس خرابی سے ہم کو ننگے پانوُن اُس قلعے سے لیچلے، ہم اپنے دل مین کہتے تھے الٰہی دیکھیے آگے کو اور کیا کیا تقدیر کا بدا ہی، اس حال مین ہم سب چھوٹے بڑے برابر تھے مگر اتنا ہی فرق تھا کہ عہدہ دار اور سپاہی الگ الگ باہم بندھے تھے، حاصل کلام انواع طرح کی زحمت و رنج اُٹھا کر اکیس دن بعد بنگلور جا پہنچے قسمت سے وہان یہ معاملہ پیش آیا کہ تین دن بعد اُس قلعے کے سردارون سے کئی مسلمان اور برہمن ہمارے پاس آئے جنھون نے ہم لوگون کو ٹین فریق کیا، وہ



Marfat.com

فریق جس کے درمیان مین تھا موضع بہرام پور کو روانہ کیا گیا جو بنگلور سے تین منزل ہی، مجبور کیا کرین کچھ بس نتھا ہم۔ چشمون کی جدائی پر صبر کر با چشم پر نم و سینہ پر غم آپس سے جدا ہوئے، جب وہان کے زندان مین جا پہنچے ہاتھ ہمارے کھولے گئے لیکن اُسکے عوض پیرون مین بیڑیان پڑین اور ہمارے کھانے کے لیئے دس دن تک تو یہان بھی وہی موٹے چاول تھے بعد اِس کے راگی یعنے ستو مقرر ہوا، لاچار کتنے تو ایسی غذاے ناموافق کھا کھا مرے، بعد تین مہینے کے ہم مین سے پندرہ آدمی نوجوان کو جن مین ایک مین بھی تھا چن کر بیڑیان کاٹ اور یہ بات کہہ بنگلور کو روانہ کیا کہ وہان تمہاری غم خواری خاطرداری کی جائیگی، الغرض بعد تین دن کے ہم وہان پہنچکر کیا دیکھتے ہین کہ ہماری طرح اور بھی کتنے نوجوانون کو اور اور زندانخانون سے لے آئے ہین، ایک دوسرے کے دیکھنے اور آپس مین ملاقات ہونے سے خوش ہوئے، جب ہم لوگ شمار کیئے گئے تو حساب مین باون آدمی تھے، تین دن بعد وہان کے قلعہ دار نے ہم لوگون کو اپنے روبرو بلوایا اور ظاہرا شفقت و دردمندی کی نظرون سے دیکھکر، کچھ پھل پھلاری دے کے یہ کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہراسان مت ہو، نواب بہادر تمھین اپنے لڑکون کی طرح جانتا ہی، تم پر بدگمان نہین بلکہ مہربان ہی، اُس شخص سے اتنا سن کر بعضے تو ہماری شکستہ کے کچھ اور ہی موجنے سمجھنے لگے اور کتنے غافل رہے، خیر بعد اِس کے ہم کو سرینگپٹن روانہ کیا، اِس سفرمین زادراہ ہمارے ساتھ بہت تھا اور چونکہ اب ہم بے قید و بند تھے راہ چلنا دشوار نتھا، نو دن بعد جب سرینگپٹن پہنچے، تو ہم کو اُس قلعے کے دو دروازون مین تین ساعت تک بتھلا رکھا تا وہان کے لوگ ہمین دیکھین، چنانچہ اِسی دیکھا دیکھی مین وہ ساعتین کٹین، پھر ہم کو ایک چبوترے کے پاس لیگئے، یہان بھی ہمارے

حال بر سابق کیسی تواضع و مدارات و مہربانیان تھین ' بہرصورت ایک مہینا کمال خوشی خرمی سے گذر چکا تھا جو کتنے حجّامون نے ہمارے پاس آکر یہہ قصد کیا کہ ہمارے سر کے بال چھانت ڈالین جب اِس کام سے ہم لوگ سرجرانے لگے تو وے ہم پر تقاضا اور جبر کرنے لگے کہ اتنے مین مسلمانون کا سا لباس و عمامہ پہنے ایک شخص فرنگستانی نے جس کی بڑی بڑی مونچھین تھین ہمارے نزدیک آکر دوستون اور ملنسارون کے طور پر سلام کرکے یہہ ظاہر کیا کہ مجھے بھی قلعہ دار نے اِسی کام کے انجام کرنے کے لیئے بھیجا ہی تا مسلمانون کے طریقے کے موافق تمہارے سر وغیرہ کے بال ترشوانے مندوانے مین سعی کرون اور اگر تم اِس امر کا انکار کروگے تو بھی جبرًا قہرًا یہہ فعل وقوع مین آئیگا ' تب تو اُس شفیق کی ایسی دوستانہ باتین سن کر لاچار اِس بار کو بھی ہم لوگون نے سر جھکا کر اُٹھالیا ' یہہ رنج و وبال تو ہم نے گوارا کیا ہی تھا کہ پھر ایک ہفتے بعد پھر دن چڑھے وہی لوگ دس بارہ خنگے مشٹنڈے آدمی ہمراہ لیئے آپہنچے ساتھ ہی اِس کے اُسی مرد فرنگستانی نے آکر ہمین چتا دیا کہ اب نواب نے تمہارے ختنہ کرنے اور مسلمان بنانے کا حکم کیا ہی ' اگرچہ اتنا سنتے ہی اور اُن سفّاکون کو مستعد دیکھکر ہمارے چہرون کے رنگ فق ہو گیئے ' لیکن سوائے تسلیم و رضا کے چارہ کیا تھا ' چنانچہ پہلے تو اُنھون نے ہم سبکے سب کو نشے والی چیجو مین کھلا دین ' بعد اِسکے ہر ایک کے واسطے ایک ایک چنائی اور چادر منگوائین ' تب اُن بوریاون پر ہمین دو قطار ہو کر لیٹنے کہا ' جب اُنکے کہنے موجب بے سب باتین عمل مین آئین تو کتنے نگہبان اور وے حجّام اور اُنکے ساتھ کے وہ بارہ مشٹنڈے ہمارے پاس آئے ' سب سے پہلے ننڈال کا تمن کو دھر پکڑ کر ایک دیگ پر بٹھایا اور سکدست حجّام نافرجام نے اپنا کام سر انجام کیا '

الغرض اُن بیرحمون نے ہم مین سے ہر ایک کے ساتھ یہہ سلوک کیا، اِس حال مین بعضے تو مہجون کے نشے سے ہنستے اور کتنے روتے تھے، واقعی کہ ہماری ایسی مصیبت و دردکی حالت قابل دیکھنے اور رحم کرنے کے تھی، رات کے وقت کتنے پاسبان ہم پر تعینات ہوئے تا ظلم سے صحرائی ترے ترے چوہون کے جو اُس ملک مین بہت ہین ہم کو بچائین، قصّہ کوتاہ دو مہینے بعد کتنی اذیّت و تکلیف اُٹھاکر سوائے دو صاحبون کے ہم سبکے سب چنگے ہوئے، جب یہہ مراتب دین و اسلام کے پورے ہوچکے تب اُن لوگون نے ہمین مبارک سلامت کی بشارت دی کہ خوش رہو اب تم پیغمبر خدا کی اُمت اور نواب عالی جاہ کے مقرّب حضرت ہوئے،

جو بندون پر حالات نواب مغفور اور سلطان مبرور کے پوشیدہ نرہے، کہ قدیم دشمنی جو ان دونون عالی ہمّتون کے دلون مین قوم انگریز کی طرف سے تھی (کیونکہ یہ لوگ مہلکت دکھن کے مسخّر کرنے مین اُن بہادرون کے مزاحم تھے) اور وہ تعزیر و سیاستین کہ انگریزی اسیرون پر ہوئی نہین ممکن ہین کہ اُن کی اخبار کا کوئی راوی انکار کرے، کیونکہ مسترّ اسکری کی ہزار ہا روایتین انواع و اقسام طرح کی اذیتین بھری جن مین سے بہ قدر ے احوال یہان بیان کیا گیا، ایک شمّہ ہی اُن مصائب و محن کا جو حیدری قید و بند مین انگریزی اسیرون پر گذرے، اور ایک جرعہ ہی اُن تنانیون سے جسے انگریزی قیدیون نے اُس دور مین قدح قدح پیا ہی چنانچہ یہ حالات دفتر دفتر لکھے گئے ہین، جیمس برشطو نے جو اپنی دس برس کی اسیری کی مصیبت لکھی ہی اور بھی مسترّ د و نالہ کنبل کا سفرنامہ ایک باب ہی اُس کتاب غم افزا کا، بہتیرے یہ بچارے مصیبت کے مارے قید کی حالت مین سختیان کھینچ کھینچ



Marfat.com

مرے اور کتنے لوگ نوع بنوع کے عذاب سے مارے گئے اکثر لڑائیون مین فتح ہونے کے بعد انگریزون کے باقی ماندگان مجروح کم بچنے پاتے تھے، جنگ کوہستانی مین جو بیلی کی لڑائی مشہور ہی انگریزون کی طرف کے ہزارون سپاہ ہندوستانی وفرنگستانی قتل ہوئے، سبکڑون اسیر اور پابزنجیر کیے گئے، اور کولیرم ندی کنارے کرنیل بریتھوت کی لڑائی مین بھی جسے سلطان نے فتح کی ایک جماعت کثیر اور جم غفیر انگریزون کی جانب مارے پڑے، بقیۃ السیف گرفتار ہو آئے اور بڑی سختی واذیت کے ساتھ سربرنگپتن بھیجے گئے اگر موشبر لالی اُن کی شفاعت کے لیے درمیان نہ پڑتا تو باقی ماندون مین سے ایک کی بھی جان نہ بچتی، القصہ جن لڑائیون مین حیدری سپاہ کی فتح ہوتی تو وے حریف کے مجروحون اور باقی ماندون پر ترحم کم کرتے اور اسیرون پر سیاست وتنبیہ بہت، اگرچہ اُن کی طرف سے کبھی کبھی سنگدلیان اور بیرحمیان عمل مین آئین پر ان رحیم دل کریم نہاد انگریزونکی جانب سے بعد تسخیر سربرنگپتن کے نوازش وکرم لطف واحسان ہی نواب حیدر علی خان مغفور اور بادشاہ شہید کی آل اولاد کے حال پر مبذول ہوا اور اب بھی ہوتا جاتا ہی اور وے سب انگریزی حکومت کے سایۂ مرحمت مین بعزت وحرمت آرام وفراغت کے ساتھ خوش وخرم زندگانی بسر کرتے اور اُس سرکار دولتمدار کی ترقی جاہ واقبال ابد اتصال کی دعاگوئی وشکرگزاری مین اشتغال رکھتے ہین،

---



Marfat.com

( ۱۲۰ )

# ترجمہ نشان حیدری

جلوس فرمانا شاہ مالیجاہ ٹیپو سلطان کا دکھن کے
تخت سلطنت پر اور لشکر کشی کرنا جنریل لانگ
اور جنریل اسطوارط کا واندیواش کی طرف ،

جب آفتاب جاہ و جلال نواب ہمایون فال کا وسط السماے عروج و کمال سے
ہبوط و زوال کو پہنچا تو جتے ملازمان سلطنت اور مقربان دولت جیسے
غلام علی خان شوشتری ، عبدالمجید خان کابلی سردار خان اور اسداللہ خان
قندھاری محمد علی کمیدان ، بدرالزمان خان مہامرزا خان محمد رضا خان حیدر علی بیگ
سیّد حمید خان غازی خان ابو محمد پورنیا کشن راو ، وغیرہ جو اُس وقت حاضر
تھے ، سب کے سب وفاداری و خدمت گزاری کی شرطین بجالائے اور
کارخانہ سلطنت کو ابتر نہ ہونے دیا اور نظم و نسق امورات ملکی کا اُسی
طور و ضابطے سے بحال رکھا جیسا نواب مغفور کے حین حیات جاری تھا ، اُسکے
جنازے کو راتون رات خفیہ بڑی اہتمام سے سرینگپٹن لے پہنچایا ، وہان
درمیان لال باغ ، متصل ایک بڑی مسجد کے مقبرۂ عظیم الشان مین جسکی تعمیر
کے واسطے نواب مغفور نے پائین گھاٹ جانے وقت حکم دیا اور ان دنون تیار
ہو چکا تھا ، مدفون کیا ، اور مصلحت وقت جان کر فی الحال شاہزادۂ خورد صفدر
شکوہ عرف کریم شاہ کو باپ کی جگہ تخت حکومت پر بٹھلایا ، اِس نو نہال
دولت و اقبال نے ایسا بندوبست و انتظام مہام ملکی کا کیا اور مراتب
و مناصب کو ارکان دولت کے بحال و برقرار رکھا کہ مطلق نقصان و اختلال اُس مین
نہ آیا ، خاص و عام کیا لشکری کیا ملازمان سرکاری سب کے سب ایسے آسودہ و مرفہ



Marfat.com

**TIPPOO SULTAUN**

FROM AN ORIGINAL PAINTING PRESENTED BY LIEVT. COL. DOVETON

**TO THE MOST NOBLE MARQUIS WELLESLEY**

Marfat.com

الحال رسہ جیسے نواب مغفرت مآب کے وقت مین تھے چنانچہ اُس کریم نہاد کے حکم سے ممالک محروسہ کے عہدہ داردن اور فوجداردن کی تسلّی واطمینان کلّی کے لیئے حیدری دستور کے موافق تنخواہ تقسیم ہوئی اور اُسی دن مقام نیلور اور انگریزی لشکر کی جانب دو دو ہزار سوار بھیجے گئے بعد اسکے مہامرزا خان کو شاہزادۂ بزرگ ٹیپو سلطان کی خدمت مین کہ اُن دنون کو منبا تور اور پالیگھاٹ کی نواح مین تھا معہ ارکان دولت کی عرضیون کے جن مین اس روداد کا حال اور یہہ التماس مندرج تھا کہ حضرت جلد تر بسعادت واقبال اس طرف کا عزم فرمائین روانہ کیا، اگرچہ شاہزادۂ گرامی منش نے مرزا موصوف کے آنے اور صورت ماجرا معلوم کرنے کے بعد خلوت مین اُس اخلاص مند وفادار سے لشکر کے سردارون کا حال بحلف پوچھکر دلجمعی تمام حاصل کی لیکن کریم شاہ کے جلوس سے سلطان کو بڑا خلجان رہا، بہرحال چون تائید الٰہی پہنچ چکی تھی ہردم طالع یاور اور بخت راہبر بہ مژدہ سناتے تھے،

## قطعہ

همین بہ پای عزیمت درر کاب ای شہریار،
تا دوداندر رکاب دولت فتح و ظفر
شاہباز از صعوہ نہراسد بیندیش از حریف
چون ترا اقبال یار است وسعادت راہبر

بنا چار وہ ہمایون اختر اُن دعاگویان دولت کا التماس قبول کر جلد لشکر مین آداخل ہوا، بالکل سردار اور عہدہ دار شاہزادہ کریم شاہ حمیت استقبال کو آکے دست بوسی مین مشرّف وسرفراز ہوئے ماتم پرسی کی رسمین ادا ہونے کے بعد، ساعت سعید اور شروع سال گیارہسی ستانوے ہجری مین بروز

بکشنبہ اُس فخر سلطنت نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا' اُمراے دولت اور رؤساے ریاست نے تہنیت و مبارک باد کی شرطین ادا کرکے نذرین گذران عرض کیا'

## بیت

شہاہم سبھی ہین تیرے خیر خواہ  سلامت رہے تیرا تخت و کلاہ

اُس عالی گہر جوہر شناس مردم نے بھی ہر ایک کو اُن کی جان نثاری اور حسن خدمت کے درجون کے لایق الطاف خسروانہ سے سرفراز کرکے قدر و منزلت بخشی' پھر جشن نشاط اور بزم انبساط کی طیاری کے واسطے حکم کیا'

## مثنوي

سران سپہ محفل آراستند  ہمہ دست بر سینہ برخاستند
بگفتند کای شاہ گردون سریر  ہمہ چاکرانیم فرمان پذیر
سر ماست بر خط فرمان بری  ز تو حکم کردن ز ما چاکری
نترسیم از آتش و آب و خاک  فدای ہواخواہیت جان پاک
چو سلطان لقب یافتی از نخست  کنون تخت و تاج شہی زان تست
پسر در جہان آن بود نیکنام  کہ برتر نہد از پدر چند گام
ز رخسار چون ماہ برکش نقاب  نہان چند داری با بر آفتاب
چو ایزد ترا داد فرّ شہی  بتفدیم فرمان مکن کوتہی
سکندر صفت ملک تسخیر کن  سر دشمنان زیر شمشیر کن
بزن سکّہ خویش بر سیم و زر  کہ از سکّہ نام شہان شد ہمر
بسر جای وہ تاج شاہنشہی  بنہ پای بر تخت فرمان دہی



Marfat.com

بفتح و ظفر پای نہ در رکاب — جہان گیر شو چون بلند آفتاب
بسے نامداران و گردن کشان — بی خدمت تنگ بستہ میان
اگر حکم سازی بوقت وغا — چو جوہر در آہن بسازیم جا
بفرمانت ای شاہ مالک رقاب — بدریا بتازیم ہمچون حباب
بفرمانت ای شہ در آذر رویم — ندا ریم غم چون سمندر رویم
باقبالت ای سرور دین پناہ — ربائیم از فرق کیوان کلاہ
خدایا ورو بخت یار تو باد — جہان از کرم زیر بار تو باد
سر بر تو باد اسپہر برین — سم مرکبت باد تاج زمین
سر حاسدان زیر پای تو باد — ہمہ عیش عالم برای تو باد

شاعران شیرین زبان اور مذیمان رنگین بیان نے لآلی نظم و نثر نثار کیا اور اُس جوان بخت ستودہ سیر نے صلہ و انعام سے اُن کے دامن مراد کو بھر دیا، بعد گذرنے ایام عیش و طرب کے سلطان عالی تبار عدالت شعار نے مہمات ملک کے انتظام و بند و بست پر توجہ فرمایا، قلعہ دارون اور عمل دارون کو شفقے بھیجکر امید وار و قوی دل کر ہر ایک کو بطور قدیم اُن کے منصب و عہدے پر قائم رکھا، اِس اثنا مین فرانسیس کے سپہسالار نے مشیر نلیش کے ہمراہ دو ہزار فرنگی جوان حضور فیض گنجور مین روانہ کیا، اب سلطان گیتی ستان امور سلطنت کے ضبط و ربط سے فراغت کرکے لشکر ظفر پیکر کاویری پاک کو رونق افزا ہوا، جب اُسے یہہ خبر پہنچی کہ جنرل اسطوارط اور جنرل لانگ انگریزی لشکر کے سرغنہ جنگل پیما کی راہ سے مقابلے کے ارادے فوج لے واندیواش مین آپہنچے تو وہ بہادر فوراً اپنی ساری فوج دریاموج صمیت دوشی مامبرو کے رستے غنیم کی مدافعے کے واسطے روانہ ہوا اور واندیواش سے تین کوس ورے آپڑا، دوسرے



Marfat.com

دن بآئین شایستہ بمنہ میسرہ قلب آراستہ کرتوپخانہ سامھنے جماآمادۂ کارزار ہو
پیکار ہوا، اگرچہ عہدہ داران انگریزی، اپنی سپاہ لیکر لڑنے کو طیّار ہوئے، پر اُس
کے لشکر جرّاری جماوت وآراستگی اور فرانسیس کی پرابندی دیکھ دیکھ۔ اُس
دن لڑنا مناسب نہ سمجھکر اپنی جگہہ پر جمے رہے، اُس کی صبح کو گورنر مدراس کے
حکم بموجب واندیواش کا قلعہ توڑ بالکل سامان واسباب لے مدراس پھر گئے،
سلطان نے بھی وہان سے کوچ کرنرپاتور کی نواح مین آمقام کیا، اتنے مین جاسوس
خبر لائے کہ ایاز خان نواب مغفور کا لے پالک جسے اُس مغفرت مآب نے نگر اور
کوڑپال بندر وغیرہ ممالک کی فرمانروہی دی تھی، اِن دنون نمک حرامی کی راہ
سے وہان کے سب قلعے انگریزون کے حوالے کرآپ لواحق واصحاب اور بہت سا
سامان وزر وجواہر صحبت جہاز برینھ بنبئی کو چلا گیا اور انگریز اُن ملکون مین متصرف
ہوے، اور اور بدخواہان قابو جو کہ اسی تاک مین تھے ہر ایک ناحیہ سے بغاوت
کے ہاتھ پانوُن پھیلا دربی فتنہ وفساد ہین چنانچہ آنجہی شامیا سرکاری ڈاک
گھر کے سردار نے وہان کے قلعہ دارون سے ملکر اپنے آقا کے تباہ کرنے کے
مصونے برباہنگامہ مچایا ہی، اور سیّد محمد خان نے بھی جو نواب عبدالحلیم خان
کڑپے کے پٹھان کا داماد ہی قابو پاکے پیادہ وسوار جمع کر مچھلیپٹن کے انگریزون
سے کڑپے کی تسخیر کے مقدّمے مین قول قرار استوار کر اُس اطراف مین
فتنہ فساد برپا کر رکھا ہی،



Marfat.com

متوجّہ ہونا رایات نصرت آیات سلطانی کانگرا ورکوٹ بال بندر
وغیرہ کے استرداد کو لوٹ لینا لشکر بمبئی کی ایک
ٹولی ' صلح مقرّر ہونا سلطان اور انگریزون کے درمیان '
انتقال کرنا محمد علی شجیع کا '

جب سلطان عالی جاہ نے ایاز نامحمود کے فتنہ اُٹھانے اور نگر وغیرہ ملکون مین
انگریزون کے دخل کرنے اور دارالسّلطنت کے قلعدار کے باغی ہونے کی
خبر سنی تو بہ نہادون کے شر و فساد مٹانے کا قصد کر بدر الزّمان خان کو سات
ہزار تفنگچیون کے ساتھ ' اور صلابت خان و میرزا غضنفر بیگ بخشی کو چھ
ہزار سلحدار ' اور میر غلام علی بخشی کو دس ہزار پیادہ و سوار سے میر
معین الدّین بہادر سپہسالار کے ہمراہ بائین گھاٹ کے سرکشون کی زبادتی اور
بیدسری گھٹانے کے واسطے تعینات کیا ' اور خود اپنی فوج دریا موج کو
ساتھ لے چنگم گھاٹ پار ہو محمد علی شجیع کو اُس کی جمعیّت سمیت
از السّلطنت کے بند و بست اور بدسگالون کے نکالنے اور جان نثار نمک
حلالون کو اُنکی جگہ پر بٹھالنے کے لیئے پیشتر روانہ کر دیا ' بعد اِس کے میر فرالدّین
خان بہادر کو مع لشکر انبوہ ' سید محمد خان کے ہٹانے کے واسطے کل اختیار
دے کر کڑپہ کی طرف بھیجا ' اور آپ دیون ہلّی مدگیری صوبہ سرا کے رستے
فوج و حشم سمیت کوچ کر چیتل درگ مین جا ڈیرا کیا ' یہ خبر سن کر دلتھان
وہان کا فوجدار اپنے اعوان و انصار کو ہمراہ لے دولت خواہی کی راہ سے بارگاہ
عالم پناہ مین آحاضر ہوا ' سلطان بلند اقبال نے اُس کے حال پر کمال نوازش
فرماکر نوازش خلعت دے کر بحال کیا اور آپ وہان سے آگے کا عازم ہونگر گھاٹ

کے میدان مین جا نزول فرمایا، اُدھر محمد علی جو حضور سے دارالسلطنت کے نظم
نسق کو بھیجا گیا تھا کوچ بکوچ بنگلور کے رستے جا کر کڑی گئے کی پہاڑی تلے ایک
ندی کے کنارے اُترا اور اُس نے چالاکی یہ کی کہ اُس بغاوت شعار قلعدار کو
گرگ آشتی کی راہ سے برفق و مدارا یہ پیغام کہلا بھیجا چونکہ مجھے کل
صبحدم حسب الحکم سلطان کے کرک کے بندوبست کو جانا ہے اس لیئے
مین چاہتا ہون کہ اگر ممانعت نہو تو ذرا آج کی رات تنہا اپنے گھر جا کر اہل و عیال
کو دیکھ لون، قلعدار نے اُس کی اِن باتون پہ اعتماد کر اُسے نہ روکنے کی قلعے کے
پاسبانون کو پروانگی دی، جب اِس حکمت عملی سے، محمد علی نے اپنا منصوبہ
پورا کیا تب اُس نے شب کے وقت اپنے سب جوانون سمیت دریا پار ہو
حصار کی دیوار پاس بہادرون کو گھات مین بٹھلا انھین تاکید کر دیا کہ خبردار جب
مین قلعے مین جا کر کرنا پھونکون ساتھ ہی اُسکے تم جھٹ پٹ اندر چلے آنا اور قلعے کی برجون
دیوارون کے اوپہ حفاظت و پاسبانی پر مستعد ہو جانا، اُن کو اِس طرح تعلیم کر
آپ پچاس دلاور سپاہیون سمیت قلعے کے دروازے سے اندر داخل ہوا اور
کرنا بجانا شروع کیا نگہبانون کو قید کر اُن کی جگہہ پر اپنی سپاہیون کی چوکی بٹھا دی، اور
اِتنے مین وے گھات والے بہادر نفیر کی آواز سن کر فوراً ایک بارگی قلعے پر ٹوٹ
پڑے اور جا بجا چوکی پہرے مین بانٹ گئے، تب اُس شجاع نے چالاکی و جرأت کر
اُس قلعدار اور ڈاک کے سردار انچی شامیاہ وغیرہ ہنگامہ آرا سرکشون کو
اُن کے گھرون مین گھس کے گرفتار کر لیا اور بعضون کو سلطان والا شکوہ کی
والدۂ ماجدہ کے حکم سے توپ کے منہہ پر اُڑا دیا انچی شامیا کے شریکون کو
دار پر کھینچا اور اُس مفسد کو طوق و زنجیر کر لوہے کے پنجرے مین مقید کیا تا دم
دم واپسین تک اِس دار مکافات مین نمک حرامی کا خمیازہ کھینچے، بعد اِس



Marfat.com

کے وہ بہادر دارالسلطنت کی قلعداری سیّد محمد خان مہدوی کے حوالے اور قلعے کی پاسبانی اسد خان رسالدار کے ذمّے جو مردِ دلیر اور صاحب تدبیر تھا سونپ کر اپنی جمعیّت سمیت حضور مین آ پہنچا، جب اُس نے سرحوار اس روداد کو گزارش کیا سلطان نے اُس کی خدمتگزاری سے نہایت خوش ہو بیدک الماس مالِ مروارید اور خلعت فاخرہ اُسے عنایت فرما اُس کے دوسرے دن گھاٹ کے پار جانے کا حکم کیا، چنانچہ جوانان طالب نام و ننگ تیلے کی اُن راہون کو جنھین انگریزی سپاہ نے توپ و تفنگ سے بند کر رکھی تھی چھوڑ کے کاوادے کر دوسری طرف سے چڑھ گئے اور اُن کے پیچھے جا کتنی شلکین مار بن لیکن انگریزی لشکر اپنے بچاو کے لیئے ایک جگہ مجتمع ہو کر بڑی چالاکی سے صحیح سلامت قلعے کے اندر پہنچ گیا، تب سلطان گیتی ستان کے بہادران جان نثار قلعے کو محاصرہ کر مورچے لگا حصار توڑنے پر مستعد ہو گئے، فضاکار ایک پتھر اُن پتھروں سے جنھین مورچے سے بارود کے زور سے قلعے پر مارتے تھے مورچے پر قلعے کے جسکی دیوار کے نیچے ایک کوا تھا جا گرا جسّے اُس النگ کی دیوار ٹوٹ کر سب کی سب کوے مین جا پڑی کنوان بھر گیا، تب تو قلعے والے بے آبی کے سبب پانی پانی کرنے لگے، آخر جب وے نہایت بے تاب ہوئے تو ایک دن رات کے وقت قریب ایک ہزار نقنگچیون کے ہمراہ، دو تین ہزار مزدور اور کتنے اور لوگ وہان کے رہنے والے، تانبے پیتل کے بڑے بڑے گھڑے لیئے قلعے سے باہر نکلے اور اُس تالاب سے جو قلعے سے نزدیک تھا شب تار مین پانی جو اُن کے لیئے حکم آب حیات کا رکھتا تھا لیگئے، یہ خبر سن کر فوج سلطانی نے دوسری رات کو اُس تالاب کی راہ روکی، قلعے والے پھر بہ ستور سابق آئے اور پانی،



Marfat.com

لیجانے کے اضطراب مین ہرچند بادل کی طرح اِدھر اُدھر بہت گھومے، لیکن برق اندازون کے ہاتھ سے بعضون نے شربت مرگ پیا اور بعضے دستبرد دلیرون کی دیکھ آبرو سے ہاتھ دھو بیٹھے گریز قلعے مین جا گھسے اور آخر کو بعد کئی دن کی لڑائی کے اُن لوگون نے قلعہ سلطانی ملازمون کے حوالے کر دیا، تب سلطان وہان سے فوراً کوچ کرکے بندر کی طرف روانہ ہوا اور راہ مین انگریزون کی فوج کو جسکا سر لشکر جنریل کیمل قلعہ نگر کی مدد کے لیے بہت سی رسد لیے آتا تھا اُسنے گھیر لیا اور پالکار کے سواردن کو لوٹ کا اسباب صاف اور غارت گردن و سلحداردن سے گھوڑے بیچھے جو مارے پڑے بن دو دو سو روپی کا وعدہ کرکے اُنھین فوج کے ناراج کرنے پر قوی دل کیا، اور نفنگچیون بدلون باندارون نے ان دونون تالاب کی راہ پر جو میدان جنگ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھے بموجب حکم کے توپ خانہ لگا گولے مارنے لگے بہتر و بنگاہ مین ہلڑ ڈالنے کے واسطے چابک دست غارت گر سوار تعینات ہو گئے، اور سلطان خود آپ کتنے خواص اور خاص سواردن کو ہمراہ لے جنگ قراولی مین مشغول ہوا لیکن جنریل کیمل نے دو پہر دن تک بڑی جوانمردی و جرأت سے ہنگامہ کارزار کو قایم رکھا، آخر کو بارود گولے کی کمی اور پانی کی نایابی کے باعث اُسکی جمعیت جو چار ہزار سپاہی ایک ہزار دو سو گورے کی تھی ٹوٹ گئی، اور اُسنے بڑی شکست اُٹھائی، تب تو سلطان اقبال نشان اُس فوج کا سب کا سب جنگی اسباب و ساز و سامان اپنے قبضے مین کرلیا، بہادر جان بازون کے ہاتھون مین سونے کے کڑے دلوا دیئے اور بدک الماس اور مالا مروارید عطا کئے، بعد اسکے جلد آگے کوچ کر ایک ہی حملے مین شہر پناہ سے سپاہ ترقی خواہ کو قلعہ محاصرہ کرنیکا حکم دیا، اُن کارآزمودہ خانہ زادون نے



Marfat.com

تھوڑے ہی عرصے مین باوصف ایام بارش کے کہ اُندنون شدت سے تھی
مورچے متعدد مضبوط بنا تفنگ و توپ اوربان کی آتش زنی شروع کردی
اور دریا کے رستے رسد آنے کی راہ بند کرلی، اہل حصار نے برجون کنگرون
پر اژدہام کر مردانہ کوششین کین، اور دو تین مہینے تک دلیری و دلاوری کی داد
دین، آخرکار ایام محاصرے کی درازی اور رسد کی کمی سے لاچار ہو حضور مین ایک
مقاصد کو بھیجکر امان مانگی اور سلطانی دولت کے سائے مین آکر پناہ لی، ہر ایک نے
موافق اپنے مرتبے کے درجہ و عہدہ پایا اور اطاعت و بندگی اختیار کی،
جب منگلور اور بناور وغیرہ سلطان کے تحت فرمان آگئے، تب افواج
سلطانی بفتح و ظفر کورگ اور بال کی جانب پھری، اِن دنون کے بھاری
واقعات سے ایک یہ ہی کہ محمد علی شجیع جو خاص جان نثارون اور ترقی
خواہون سے تھا اِس منزل فانی سے عالم جاودانی کو رخت ہستی لے گیا اور
خبر خواہون کے دلون پر قلق و غم کا صدمہ دے گیا، حاصل کلام بعد اِس قضیے کے
سلطان گیتی ستان نے اُس اطراف کے قلعے اپنے خبرانہ بشون کے حوالے کر
اور عبدالزمان خان کو کہ سید صاحب کے لشکر سے گوتی پور کی لڑائی کے بعد
جسکا ذکر اُسکے مقام پر کیا جائیگا بلوا بھیجا تھا الک نگر کی فوجداری دے کورگ کا
عزم کیا، انہین دنون مین مسٹر شبلرز و اور کرنیل والس نے گودنر مدراس
کے حسب الحکم حضور مین آن کر دوستی و اتفاق کی بنا قایم کرنے مین کوششین کین
اور بہت سے نادر و بیش قیمت جواہر کی نذرین دین، اور تقریر معقول
و سخنان شستہ بیان کرکر دلمال و غبار نااتفاقی کو خاطر انور سے دھو دیا، اِس
طرح دے صلح کی بنیاد محکم کر نواب محمد علی خان کے بھائی عبدالوہاب خان کو جو
دارالسلطنت مین قید تھا اور اہل فرنگ کے اسیرون کو ہمراہ لے فایز المرام



553

Marfat.com

پھر گئے، جب سلطان کو اِس مصالحے کی جہت سے اطمینان حاصل ہو ئی تو اُسنے ممالک محروسہ کے سرکش قلعہ داروں اور عاملوں کو ہر طرف کرا اپنے دارالسلطنت کی جانب کوچ کیا، قلعۂ بال کی نواح میں پہنچ اُسے بنام مظفّر آباد مخصوص کرا ایک پردل قلعہ دار کو وہان مقرّر فرمایا، کوچ کی چھاونی کی سرداری پر زین العابدین خان مہدوی کو جو خاص ترقی خواہ دولت تھا سرفراز کرا اوّل تو اُس پران اطراف کے باغی و سرکشون کی تادیب و تعذیب کے لیئے قدغن کیا بعد اِس کے قلعۂ پرکرا کا جو صوبہ نشین تھا ظفر آباد نام رکھکے اُس مین خان موصوف کے تئین اقامت گزین ہونے کو رخصت فرمایا، اور خود بدولت و اقبال دارالسلطنت کو روانہ ہوا، ارکان مملکت اکابر و اشراف، سادات سب اہالی موالی استقبال کے لیئے آ حاضر ہوئے اور جلو فیروزی پر توکے ساتھ ساتھ بارگاہ عالی مین پہنچ کرالطاف سلطانی سے منتخر و مباہی ہوئے، اِس کے بعد اُس والامقام نے فوج و رعیّت اور کارخانجات شاہی کے بندوبست و انتظام کی فکر کر سر نو شہریاری و فرمانروائی کے ضوابط و قوانین ایجاد کیئے، لشکری و جنگی اصطلاحون کو جو نواب مغفور کے ایّام سلطنت مین فرانسیسی زبان مین تھین اُٹھا دیا اور زین العابدین شوشتری کی نجو بز سے جو سگا بھائی ابوالقاسم خان مخاطب بہ میر عالم نائب نواب نظام الملک کا تھا، لشکری قواعد کے الفاظ موافق اُن اِصطلاحون کے جیسا اُسنے فتح المجاہدین مین لکھا ہی، فارسی و ترکی مین بدل دیئے،

---

بیان اُس جوانمردی و بہادری کا کہ میر معین الدّین بہادر
صرف سیّد صاحب سپہسالار سلطانی سے جو پائین گھاٹ مین تھا
ظاہر ہوئی اور احوال اُس جنگ وجدال کا جو اُس مین اور
انگریز و فرانسیس مین واقع ہوی اور حضور اعلا مین طلب ہونا
اُس کا بعد مقرّر ہونے مصالحہ سنہ گیارہ سی ستانوّے ہجری کے

اتنا یاد رہے کہ سیّد صاحب اپنی فوج سمیت اُن دنون والپنڈل ندّی کے
کنارے تھا جب سلطان گیتی ستان دارالسلطنت کو روانہ ہوا، حضور مین
جاسوسون نے خبر کی کہ جنریل لانگ بہادر کروڑ اور ڈنڈیگل کی تسخیر کے ارادے
لشکر لے ترچناپلی سے روانہ ہوا، یہہ خبر پہنچتے ہی، پہلے تو بدرالزّمان خان بموجب
حکم عالی کے تفنگچیون کے بارہ رسالے اور توپین لے اعدا کی سرکوبی کو
گیا، پیچھے سے موکب شاہی بھی روانہ ہوا، جب خان مذکور الغارون ٹروڑ
پالے مین پہنچا، مقام کروڑ کا قلعہ دار عثمان خان کشمیری باوصف سپاہ و ذخیرے
اور جنگی اسباب کی بہتایت کے بزدلی کی راہ سے قلعہ جنریل موصوف کے
حوالے کر آپ روشن خان اور سرپت راو کے پاس جو نائرون کی تنبیہ کے
واسطے مقرّر ہوئے تھے جا کر ملنجی ہوا، ادھر جنریل نے اُس قلعے مین اپنا تھانا
بٹھا وہان سے کوچ کر قلعہ اڑوا کرچی کو محاصرہ کر اُس کے لینے کا قصد کیا، تب
خان مسطور نے اُس پر تاخت کر اُمراوتی ندّی کے اِس پار اپنی فوج سمیت
ڈیرا کیا، جنریل بہادر یہہ خبر سن مورچہ چھوڑ دریا پار جا مقام کیا، پھر دوسرے
دن جب اُس نے سلطانی جمعیت کو کم دیکھا بے کھٹکے قلعے کو گھیر توپین مارنی
شروع کی تب خان موصوف نے اپنے رسالہ دارون مین سے قمرالدّین خان

کابلی کو معہ اُس کی فوج چن کر مراتب قلعہ داری اور دفع اعادی کے باب مین تقیّد کر ہمّت خان بختری اور ببر علی بیگ کے رسالے ہمراہ دے رات کے وقت روانہ کیا، جب یے دونون رسالہ دار بڑی ہمّت و شیر دلی سے انگریزی ہراول پر حملے کر قمر الدّین خان کو اُس کی جمعیت سمیت قلعے مین پہنچا کر پھرے، تو جنریل نے اِس کمک پہنچنے کا حال معلوم کر بڑے قدغن سے اپنے لشکریون کو ایسا حکم دیا کہ اُس کے توپچیون تفنگچیون نے چھہ ہی ساعت کے عرصے مین اُس قلعے کی دیوار کو ایک طرف سے ڈھا کر قلعے والون پر ہلّا کیا محصورون نے ہر چند اُن کے دفع کرنے مین کوششین کین کچھ مفید نہوئین، سب کے سب مارے پڑے، انگریز فتح ہونے کے بعد قلعے کا بند و بست کر خان مذکور کی فوج کے مقابلے کو آئے، وہ غریب بھاگ کر لشکر میں جا داخل ہوا، بدر الزّمان خان بھی فوج انگریزی کا سامھنا نکر سکا، لاچار ڈھارا پور چلا گیا، لیکن روشن خان اور سرپت راو اُس لشکر کے گرد بگرد لوٹ لاٹ مین لگے رہے اور سیّد صاحب نے چار پانچ دن بعد وہان پہنچکر کڑوڑ کے قلعہ دار عثمان خان کشمیری کی نمک حرامی کا قصور ثابت کر اُسے سولی دی، بعد اِس کے لشکر انگریز کے دفع کرنے کو فوجین آراستہ کین اِسی درمیان مین فرانسیسی سپہدار موشیر بھوسی کا ایک خط اُسے آپہنچا اِس مضمون کا کہ انگریزونکا لشکر لڑنے کے قصد پر گوڈپور مین چلا آتا ہی، سو تم بھی جلد اپنی جمعیّت سمیت یہان آپہنچو تو ہم دونون مل کے پہلے غنیم کو مار نکالین بعد اِس کے اُس اطراف کے بند و بست کو چلین، سیّد صاحب بہادر نے اِس خط کے پاتے ہی روشن خان اور بدر الزّمان خان دونون سردارون کو بلا کر تاکید کی کہ بہادرو خبردار تم قرار واقعی ہشیار و چوکس رہنا ایسا نہو کہ پھر بھی دشمن کی سپاہ یہان کی رعیّت پر کچھ اذیّت پہنچاے بعد اِس کے

اُس نے تانتکار پٹی کے رستے ہو کر تو نیم مسلی مین پہنچ ایک دن مقام کیا، اُسی دن جاسوس خبر لاے کہ کریلم گڑھی مین انگریزی لشکر کی رسد کا ذخیرہ جمع اور طیّار ہی اور پاسبان اُس مین تھوڑے سے ہین، وہ بہادر یہ خبر سن اپنی فوج ہمراہ لے محاصرے کے ارادے اُس گڑھی کے گرد بگرد جا پڑا، اُس گڑھی کی یہ صورت تھی کہ اُس کے اِدھر اُدھر کاویری ندّی کی کھاڑیان بہتی تھین، اہل حصار اگرچہ ایک سو تیس سے زیادہ نتھے لیکن حریف کے بٹالنے مین نہایت کوشش بجالاے، آخر سیّد موصوف نے سواران غارتگر کو حکم دیا تا معہ توپون اور سیڑھیون کے جا کر گڑھی مسخّر کرلین اور انگریزون کے تھانہ دارون کو آڑوا کرچی کے مقتول تھانہ دارون کے بدلے تہ تیغ کرین، اُدھر قلعہ والے چونکہ مقابلہ کرنے سے عاجز ہوئے اُسی رات کو اپنا کچھ اسباب و ضروری چیزین لے باقی مین آگ لگا ترچناپلی کی راہ لی سیّد موصوف وہان سے کوچ کر گوڈپور کو گیا، اور خان مسطور رسالے اور توپین موشیر بھوسی کی کمک کو قلعے مین بھیج آپ معہ سوار و پیادے کے سلمبر کی راہ سے روانہ ہوا، سخن مختصر انگریزون کا لشکر جنریل اسطوارط کی سرکردگی مین پھلچری اور ناگور کے رستے الغارون آکر قلعے کے پچّھم کو رٹ ندّی کنارے اُترا، فرانسیس ملازم سلطانی اپنے ڈیڑھ ہزار سوار بارہ توپ سمیت انگریزی فوج کے پائین مین قلعے کے سامھنے آمادہ کر رکھا تھا، سلطانی رسالے خان مسطور کے حکم سے فرانسیس کے ہراول کے دہنے ہاتھ ایک دمدمہ بنا اُترے، بعد دو روز جنریل بہادر اُس پہاڑی پر جو سامھنے تھی رات کے وقت توپین چڑھا جب اُن کے سر کرنے مین آمادہ ہوا تھا کہ اِتنے مین صبح کی پہلی ساعت مین مدراس کی جانب سے ایک جہاز آ پہنچا جسے تین گولے قلعے کی طرف آئے، دمدمے پر کے لوگ تو جہاز کے دیکھنے



Marfat.com

مین مشغول تھے کہ، چانک اُس تیکرے سے علی التّواتر کتی توپین چلین اور انگریزون کی فوجین فرانسیس کے غول اور سلطانی رسالون پر ناخت کر کے نزدیک آگئین یہہ حال دیکھہ فرانسیس کے سوار طیّار ہو کر توپون کو وہین چھوڑ قلعے کی طرف پھرے، اور رسالون کے لوگ بھی توپین چھوڑ چھاڑ دریا کی جہت بھاگ نکلے، لیکن بہادر خان رسالہ دار اور ببر علی بیگ بڑی بہادری و دلیری سے اپنے رسالے کی توپین لے قلعے کی کھائی پر آپڑے انگریز اُن دمدمون پر قابض ہو گئے فرانسیس کے سپہ سالار نے جب کھیت کا یہہ رنگ دیکھا تو اپنے ڈیڑھ ہزار فرنگستانی جوانون کو آراستہ و مسلّح کر بغیر توپ موشبر پلش اور موشبر کرمیو کرنیل کے ہمراہ انگریزون کے دفع کرنے کو مقرّر کیا، تب تو فرانسیسون نے بازوے جوانمردی سے عرصہ کارزار مین بڑی داد دلیری کی دی اگرچہ انگریزون کی سپاہ نے کہ کلّہم چار ہزار تھی مارے گولون کے بہتون کو کشتہ و خستہ کیا فرانسیس کے سردار بھی خوب ہی لڑے،

## مثنوي

تھی جنگ جو شان تھا دریاے چین  تھلکتی تھی جسسے سراسر زمین
اُڑے تھی زبس گرد کھا پیچ و تاب  نہ خورشید ظاہر تھا نہ ماہتاب

پہر بھر تک ہنگامہ کشت و خون کا قائم رہا، آخر تفنگ اندازی سے دست بردار ہو سنان لے جوان یل پڑے طرفین سے ایسی کشش و کوشش وقوع مین آئی کہ جرخ نیز رفتار اپنی چال بھول گیا، روئین تنون کے تگ و تازکی دھمک سے زمین کے روئین کھڑے ہو گئے، مقتولون پر اُس صف جنگ کے ایام پر نیرنگ باوصف سنگدلی کے بھوت بھوت رویا، جلاد فلک خونریزی کی کثرت دیکھہ حصار پنجم مین جا چھپا، القصّہ دو ساعت تک ایسی سخت



Marfat.com

لڑائی ہوئی کہ انگریز مقابلے کی تاب نہ لا کر پس پا ہوئے، تب تو ادھر سے میمنہ میسرہ سے کرناٹک کی فوجین پہنچکر فتحیاب ہوئین فرانسیسون مین سے پانچ چھہ سی آدمی جو بچ رہے تھے قلعے مین پھر آئے، اور یہان سے اعدا کے مدافعہ کو ایک بڑی فوج قلعے سے روانہ ہوئی، پر انگریزی سپاہ جنگ بر فردا کہ منزل گاہ کی طرف پھر گئی،

## بیت

رکھین جنگ کو آج موقوف ہم کرین حشر برپا یہان صبحدم

فرانسیسون کے جماو نے قلعے کے متّصل ڈیرا کیا، دو دن بعد جب یہان انگریزون نے حریف اور فرانسیس کے دفع کرنے کا قصد کیا تھا خبر صلح کی جو انگریز اور فرانسیس کے درمیان ولایت مین ہوئی تھی آ پہنچی جسّے جنگ وجدال موقوف ہو گئی طرفین کے سردار ایک ہی میز پر کھانے پینے لگے اور اُسی زمانے مین فرانسیسون کے وسیلے اور محمد علی خان کے مشورے سے سلطان اور انگریزون کے درمیان بھی مصالحے کا عہد و پیمان ہوا، تب بدر الزّمان خان اور سیّد صاحب دونون تروادی کی جانب گئے اور بعد مقرّر ہو جانے صلح کے فرانسیسی سردار کی اجازت سے وے آگے کو روانہ ہو کر پلیور کی سرحد مین جا اُترے، اتنے مین سیّد موصوف کے نام پر فرمان سلطانی ملک پائین گھاٹ وغیرہ انگریزون کو حوالہ کر وہان سے پھر آنے کے باب مین صادر ہوا، چنانچہ بموجب حکم عالی کے اُس اطراف کے سب قلعدارون اور عاملون کو اکٹھا کر اور بعضے کوہی اور زمین دوز قلعے معہ صوبۂ آرکاٹ کی شہر پناہ کے جسکی نئے سر سے ترمیم ہوئی تھی توڑ بالکل فوج و حشم کے ساتھ حضور پر نور مین آ حاضر ہوا، اُنہین دنون مین میر محمد صادق جسنے مدّت تک آرکاٹ کی کوتوالی



Marfat.com

کفایت شعاری سے انجام کیا تھا منظور نظر ہو کر منصب دیوانی پر بحال ہوا ' اور
اسی اثنا مین حاکم پونان اور ناظم حیدرآباد کی طرف سے مبارکباد جلوس کے
تہنیت نامے معہ نوادرات وجواہرات بیش قیمتی کے آئے '

مسخر ہونا کوہ نرکونڈے کا ' راجہ بنکور کا شرارت کرنا ' اور بعد
تعینات ہونے افواج شاہی کے اُس بد اصل کا مستاصل ہوجانا '
رحمان گڑھ کا مرمت ہونا گیارہ سی اٹھانوے ہجری مین '

اِس ایام مین ساحل تنب بھدراچلی کے خفیہ نویسون نے اپنی اخبار کے
ذریعے سے یون گزارش کیا کہ ان دنون سرکار والا کے اکثر باج گزارون نے
سرکشی اختیار کر جمہور خلایق کے حال پر جور و ستم کا ہاتھ دراز کیا ہی اور حاکم
نرکونڈہ نے بھی رعایا سے سابقہ عہد شکنی و بد مہری آغاز کی ہی ' علاوہ اِس کے
دو سال سے نذرانے کے روپے بھی حضور مین نہین گذرانے اور سدم گڑھی
پر جو صوبہ گرم کنڈے کے تحت مین ہی تاخت کر وہان کے دہات کو لوٹ لیا اکثر
لوگون کو شہید کیا ' اور مدن پنتی کا راجا بھی اُس کے ساتھ مل گیا ہی ' اِن خبرون
کے سنتے ہی قہر سلطانی کی آگ دہک اُٹھی ' تب اُس عالی صفات
نے رعیت پرجا کی رفاہ و آرام — لحاظ سے اُن حالات کے تحقیق کرنے کے
واسطے اُسی دم سید غفار کو اُس کی فوج سمیت اُس طرف روانہ کیا ' جب
اِس سپہسالار نے وہان جا کر معلوم کیا کہ پرسرام ناظم مرچ کے ارغلان نے
سے اُس مفسد یعنے نرکونڈے کے حاکم کے دماغ مین یہہ خیال سما گیا ہی کہ کشتنا
اور تنب بھدراچلی کے درمیان کی ریاست کو اپنے قبضے مین لاے اور بالفعل



Marfat.com

سپاہ نصرت پناہ کا آنا سن کر وہ مستعد بجنگ ہوا ہی، تب سید مؤمن نے یہان کا احوال شرحوار حضور مین لکھ بھیجا، جس پر برہان الدّین خان سپہدار تین پلٹن اور پانچ ہزار سوار جرّار ہمراہ اُس سرکش کو اسیر اور اُس کے ملک کو تسخیر کرنے کے واسطے رخصت ہوا اور شیخ عمر سر لشکر دو ہزار سوار اور دو پلٹن چھہ توپ سمیت مدن پلّی اور دیون ہلّی کی راہ سے اُن کی بیخکنی کو روانہ ہو بنکور جا پہنچا، ہر چند اس سپہدار نے وہان کے راجا بد بخت کو نصیحت کر کے اطاعت پر رہنمائی کی اور بہت سمجھایا پر وہ گمراہ سرکشی کر بارہ ہزار پیادون سے راہ روک لڑنے کو طیّار ہو گیا، دو دن تک رام سمندرم کی نواح مین جو اُس کی سرحد تھی بڑی معرکہ آرائی ہوئی، مردان غازی کافرون کے سر و سینے کو تیغ و سنان سے پارہ و چاک کرتے رہے آخر کار سلطانی سپہدار تہوّر شعار نے سر اُس شقاوت کردار کا تن سے جدا کیا، یہہ حال دیکھ کفّار کی جماعت نے فرار اختیار کر پھوئی کنڈے کے پہاڑ مین جسکے چارون طرف بڑا بیابان و جنگل ہی جا کے پناہ لی، تب لشکر نصرت پیکر اِس شہر کو قتل و غارت کرنے اور رام سمندرم کی گڑھی لے لینے کے بعد پھوئی کنڈے مین جا پڑا یہہ بھی پانچ دن کے درمیان فتح ہو گیا، راجا یہان کا جسکا چکر ایاں نام تھا جو نہین اُسنے اپنی فوج کی خبرِ شکست سنی خوف کے مارے بنکور کی پہاڑی سلطانی بہادرون کے حوالے کر اول پلّی پہاڑ کے اوپر جو ایک گھنے جنگل کے درمیان واقع ہی جا پناہ لی اور وہان چار ہزار جرّار پیادون کی جمعیّت بہم پہنچائی اِدھر سپہدار مذکور نے پہلے تو بنکور کے پہاڑ کو محاصرہ کر اُس کی دیوار و پشتے کو مارے توپون کے گرا قلعے مین کار آزمودہ سپاہ تعینات کئے بعد اِس کے آپ تسخیر کے ارادے پر اُس پہاڑ تک دھاوا مار جا پہنچا



Marfat.com

لیکن چونکہ وہان گنجان درختون کے سبب خاز یون کی چڑھائی مشکل تھی غنیم کی فوج نے اُن کا رستا چھینک مقابلہ کیا ہر چند اِس سپہسالار نے ایک مہینے تک ازبس کوشش کی مگر صورت کشایش کی کچھ بھی نظر نہ آئی تب مجبور ہو حضور مین عرضی واسطے کمک کے لکھی جس پر امام خان کابلی اپنی سپاہ سمیت اُسکی کمک کو جا پہنچا تب تو یے دونون سپہدار بوسیلہ رہنمائی باشندون کی اُس نواح کے دو طرف سے لڑتے بھڑتے جنگل مین گھس پڑے اور اڑھائی مہینے کے عرصے مین اُس پہاڑ کو اپنے قبضے مین لائے' راجا وہان سے کئی آدمیون کے ساتھ جنوڑ کی طرف بھاگ نکلا اور افواج سلطانی کے حملے سے بچ گیا وے دونون بہادر اِس نصرت و ظفر کے بعد سالم و غانم بہان سے معاودت کر ملازمت عالی مین پہنچ غنیمت کا سارا مال و متاع ہاتھی اونٹ حضور سلطانی مین درپیش کر کے الطاف خسروانی سے سرفراز و کامیاب ہوئے'

---

فتح ہونا کوہ نرکنٹے کا میر قمرالدین خان بہادر کی پر دلی سے اور حضور مین بلایا جانا اُس نامدار کا معہ اور واقعات کے جو سن گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئے'

جب برہان الدین خان سپہدار حضور عالی سے رخصت ہو کر دھارواڑ کی نواح مین سید غفار سے مل کوہ نرکنٹے کی حدود مین جا پہنچا اور وہان کے حاکم کو یہہ پیغام بھیجا کہ اگر تمھین ملکداری کی خواہش ہو تو خیریت اِسی مین ہی کہ نرکنٹہ اسلطانی قلعدار کے حوالے کردو تا اِس کے بدلے سرنو تم کو سند ملک و دولت ملے' اور اُس کو ہاسانی سنگدل کی طرف سے سخت جواب پہنچا تو خان



Marfat.com

موصوف کے حکم سے دو خبرخواہ سپہداران سیّد حمید اور سیّد غفّار بڑی دلیری سے سبقت و چالاکی کر اُس پہاڑ کو گھیر لیا اور حصار توڑنے اور سر کرنے کے ارادے پر توپ و بندوق سر کرنا شروع کر دیا ' اتفاقاً وہان کے حاکم نے ایک رات قابو پا شبخون مارا جس مین صلابت خان بخشی دو سو سوار سمیت شہید ہوا جب اُن دونون سرداران جلاوت نشان کی ویسی تگ و دو پیش رفت نہوئی تب اُن لوگون نے بڑی زحمت و کوشش کر مورچون کو حصار کے قریب پہنچایا ' اب اُس حاکم نے ذکر ناظم مرج اور حاکم یونان سے اعانت طلب کی جس پر ناظم مذکور نے پانچ ہزار سوار اُس کی مدد کو بھیجے تلے سوار ایک مذّی کنارے جو شدّت سے اُمنڈ رہی تھی اُتر کے انتظار اُن دس ہزار سوارون کی جو یونان سے کمک کے لئے آتے تھے کرنے لگے ' جبتک اِدھر سپہداران مذکور نے ایسی فرصت کو غنیمت جان حضور مین اس کیفیت کی اطلاع دی ' تب میر قمرالدّین خان بہادر کے نام پر فرمان سلطانی اِس مضمون کا صادر ہوا کہ اپنی جمعیت لے اُن سپہدارون کی کمک کو چڑھ دوڑے اور غنیم لئیم کی تنبیہ اور کوہ ترکنڈے کی تسخیر مین سعی کرے '

پوشیدہ نرہے کہ انہین دنون مین سیّد محمد کو جو نواب حلیم خان ناظم کرپے کا داماد تھا یہ فرصت مل گئی کہ وہان سو سوار اور دو ہزار پیدل کی جمعیت مچھلی بندر کے انگریزون سے آملا اور اُن سے ایک پلٹن دو توپ لیکر کرپے کے اسٹرداد اور اُس اطراف کے قلعون کے مستخر کرنے کے ارادے روانہ ہو قتل و غارت کرتا ہوا جلد بدّویل گڑھ مین آپہنچا اور جب یہان کے بادشاہی پاسبانون کو کچھ انعام دے لگاملا اُن کی مرضی سے اپنے سپاہیونکا ایک غول اُس قلعے مین بھیج کر جو نہین کرپے کو چلا تھا کہ اِدھر سے میر قمرالدّین خان بہادر بھی



Marfat.com

حسب الحکم سلطانی اُس نواح مین جا پڑا، تب تو دونون طرف کے جوان کھیت مین اُتر پڑے صبح سے دوپہر تک خوب ہی لڑے، آخر خان موصوف حریف کے دھوکھا دینے کو اُن کے سامنے سے اپنی سپاہ سمیت ٹل کر اُس جنگل کے درمیان جس کے مقابل ایک نالاب پر آب اور چھوٹا سا پہاڑ بھی تھا آچھپا اور وقت فرصت کا منتظر رہا، سیّد محمد نے اِس حرکت کو اپنی فتح پر حمل کر وہین اپنے لشکر کے ڈیرے کروا دے اُن کے پیچھے انگریزی سردار بھی اعدا کی طرف سے بے کھٹکے ہو اُتر پڑا، خبر بعد اُس کے جب سیّد مذکور کے سوار اُس نالاب پر گھوڑون کو پانی پلانے گئے خان بہادر کے سوار جو ابسے ہی قابو کی گھات مین لگے ہوئے تھے اُن اجل گرفتون پر آپڑے، اُس جماعت مین سے اکثر آدمی اپنے لشکر کی جانب اِس بلاے بے ہنگام کی آمد کا شور مچاتے بھاگ چلے خان دلاور کے سوارون نے اُنکے پیچھے گھوڑے اُٹھا کر سبکے سب کو گھوڑون کے سمون تلے کُچل ڈالا، کوئی اُن مین سے نہ بچا، لیکن سیّد مذکور اور انگریزون کا سردار بہزار خرابی اُس مصیبت و بلاے ناگہان سے بچ نکلے، اب خان فیروزی نشان بدیل پہاڑ اور کھمّم کو قبضۂ تصرّف مین لایا اور فرمان سلطانی کے پہنچتے ہی غنیم کی تنبیہ و تادیب کے لیئے آمادہ ہوا چنانچہ اُسنے چار ہزار سوار خونخوار حمیت کشتاندی کے اُس پار جا شبخون مار خون کا دریا بہا اور مرھٹّون کو اُس مین ڈبا دیا بہتون کو اُنسے اسیر و گرفتار کر لیا بعد اِس کے آپ اُس پہاڑ کا قصد کرا اپنے سپہدار شیخ امام کو سیّد غفّار کی شتابی کو بھیج دیا، جب اُس پہاڑ کا حاکم اِس سردار کے آنے اور مرھٹّون کے شکست پانے سے آگاہ ہوا تو اُس کی ہمّت کی کمر ٹوٹ گئی، تب اُسنے صلح کرنے اور قلعہ چھوڑ دینے کا پیغام خان مذکور کو بھیجا اِس نے اُس کی صبح



Marfat.com

کو سید حمید اور حیدر علی بیگ بہادر رسالہ دار کی معرفت عہد نامہ بھیج اُس کو پہاڑ سے اُتار معہ عیال و اطفال گرفتار کر لیا اور احمد بیگ و غضنفر بیگ کی فوج اُن پر تعینات کر کے حضور مین روانہ گیا اور وہان کی حکمرانی پر ایک امانت شعار دولتخواہ کو مقرر کیا،

---

سر اُٹھانا باغیان کورگ کا، متوجّہ ہونا موکب سلطانی کا اُس نواح کے مفسدون کی تنبیہ و تادیب کے لئے، اسیری مین بکر آنا ہشتاد و ہشت ہزار مرد وزن کا معہ دیگر واردات جو سن گیارہ صی اثہانوے ہجری مین واقع ہوے،

اُن دنون مین چونکہ زین العابدین خان مہدوی کورگ کا فوجدار قدامت و دوام کے باعث مختارِ کل بن تمام ممالک محروسہ کو نے انتظام و زیر و زبر کر اکثر امورات سلطنت اپنی خواہش و رغبت کے موافق انجام کرتا تھا اور غربا رعایا کی عزّت و آبرو پر ہوا و ہوس کی دست درازیان کر زبردستی خوبصورت عورتون کو اپنی ہمخوابہ بناتا، لاجرم اِن بیحیا حرکتون سے کورگ کے سب نجبا و شرفا جنگ و جدل کرنے پر مستعد ہو گئے اور وہان کے راجا کے عمّال مسوتی نائر اور رنگا نائر نے سب کی سب رعیّت پرجا کو اکٹھی کر ظفرآباد کے تئین چارون طرف سے گھیر اُس کی گردنواح مین لوٹ تاراج مچا دیا محصورون کو ایسا مجبور و عاجز کیا کہ اُنھین قلعے سے نکلنا مشکل ہوا چارخان موصوف نے اپنے کیے سے ندامت اُٹھا ایک جاسوس کو اِس کیفیت کی عرضی صمیت حضور انور مین روانہ کیا جس پر شاہ گیتی پناہ نے اِس معروضے کے مضمون پڑھنے کے ساتھ ہی باشندگان



Marfat.com

کوڑگ کی سیاست وگوشمال کا حکم دے رایات ببری اور خیمۂ زنگاری سلطان پنیٹا کی نواح مین کھڑے کرواے اور سپہدار زین العابدین شوشتری کو اُس کی فوج اور دو ہزار سپاہی کے ساتھ بہت سی رسد ہمراہ دے اُس طرف تعینات فرمایا اور ارشاد کیا کہ جلد تر ظفر آباد کے قلعے مین پہنچ مفسدون کی تنبیہ عمل مین لاے، القصہ جب یہہ سپہدار اُس گھاٹ کے دروازے تک جا پہنچا وہان کے باغیون نے اِدھر اُدھر سے رولا کر یہان تک تیر تفنگ کی بوچھاڑین مارین کہ اُس کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ اِس سردار نے ہمیشہ عیش و عشرت ہی مین اوقات کاٹی تھی کبھی عمر بھر رزم کی صورت بھی نہین دیکھی بناچار ہمّت ہار سرابور مین آپناہ لی ہرچند اُسکے ساتھ والے رسالہ دار اور سپاہی آگے بڑھنے اور مقابلہ کرنے کو اُسے ترغیب و انگیز دیتے رہے پر اُس خوف زدہ سپہدار نے تپ و لرزہ اور پیچش کی بیماری کا بہانہ کر ایک قدم بھی حریف کی جانب نہ اُٹھایا، جب یہہ خبر حضور مین پہنچی سلطان نے اُسکی بزدلی اور نامردی پر لعنت بھیجی اور دو ہفتے بعد آپ ہی بیس ہزار سپاہی اور بارہ ہزار سوار جرّار کی جمعیّت سے بیالیس ضرب توپ ہمراہ لے سنہ مذکور کے شہر ذی حجّہ کی پندرھوین کو بڑے طمطراق اور کرّوفر سے اُس طرف روانہ ہوا، جب شاہی موکب کوڑگ کے خاربند کے قریب جا پہنچا تب خود بدولت و اقبال نے معہ فوج بے وسواس اُس دشت ہولناک مین قدم رکھا، وہ عجیب سرزمین تھی جس مین نیستانون کی کثرت اور نشیب و فراز کی بہتایت، ساگوان، صندل، رال سفید، عود خام وغیرہ کے بڑے بڑے عظیم الشّان درخت، سیاہ مرچ کی بیلین ہر ایک گاچھ کی ڈالیون پر پھیلی ہوئین، الایچیون کے ہرے ہرے کشتزار، دارچینیون کے سایہ دار اشجار، بوستانون مین



Marfat.com

جہان تہان بھانت بھانت کے پھل پھلے ہوئے، گلستانو نمین ہر طرف چمن چمن پھول پھولے ہوئے اِن مین رنگ برنگ کی بو باس اُن مین شہد و شکر کی سی مٹھاس، نہرین سدا جاری، رستون مین حوض تالاب آبجوئین جدھر تدھر روان جنگلی بھینسے اور ہاتھی بھی بڑے بڑے اُس دشت مین پھرتے تھے ہاتھیون کے بچّے آپسمین ایک دوسرے کے ساتھ سونڈ ملا ملا بازی کرتے اور کھیلتے، ریچھ بندر لنگور بھیڑیے و شیر بھی بیشمار تھے مکانات اُس ملک کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون کی ترائی مین درختون اور محکم حصارون کے درمیان جن کے اندر بہت سے کوٹھے اور کوٹھریان گھرون کے گرد بگرد اِس خوف سے کہ ہاتھی اکثر اُنھین خراب و تباہ کر ڈالتے ہین گہری گہری کھائیان کھدی ہوئین، مرد وہان کے قد اور اور خوب صورت ہوتے ہین جنکا لباس، صرف گلون مین ایک دہرا کرتا موٹے کپڑے اور لنبے لنبے دامن کا ایسا کہ پھلّیون تک پہنچے، اور ایک ایک کالا پٹکا کمرون مین، چمڑے کی ٹوپیان سرون پر، پر سب کے سب سپاہی پیشہ چنانچہ توڑے دار بندوقون کے علاوہ وے ایک ایک چوڑا چکلا چھرا بھی کمر مین باندھا کرتے ہین، عورتین اُن کی نکھ سکھ چھب تختی سے درست، حسن کی سرسائی کے ساتھ زیبائی و شیرین ادائی میں چالاک و چست حورون کی طرح ہر طرف اُس روضۂ غیرت رضوان مین خرام ناز کرتی ہین، لیکن زینت و سنگار اُن کا فقط اِسی پر موقوف ہی کہ چھ ہاتھ کا تہبند ناف سے زانون تک اور دو دو ہاتھ کے رومال سینون پر باندھتیان ہین، برخلاف مردون کے جو سرد اور خنک ہوتے ہین بے گرم مزاج اور تیز طبع ہوتیان ہین، مذہب مین یہان کے لوگون کے اِس کا مضائقہ نہین کہ اگر ایک گھر کے چار بھائی ہون تو ایک ہی اِن مین سے بیاہ کرلے اور اُس کے



Marfat.com

دوسرے بھائیون کا بھی اُن کی بھاوج ہی سے کام نکلے، یہہ تو وہ مثل ہوئی کہ مانگے نانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلاے، الغرض نواب مرحوم نے جب اُس سرزمین کو فتح کیا تھا تب یہہ رسم وہان سے اُٹھادی نہی بلکہ اُس قوم کی اکثر عورتین جو پکڑ آئین سپاہیون کی خدمت مین دی گئین، سرما اُس ملک کا بشدت بہانتک کہ گرمیون کے موسم مین بھی روز و شب سردی کا یہہ عالم ہوتا ہی کہ آفتاب باوجود اُس گرمی و حرارت کے سدا بالاپوش سحاب بردوش اور ماہتاب نت نیلی بارانی مین روپوش رہتا ہی اور عین زمستان کے ایام مین تو ایسا جاڑا پالا پڑتا ہی کہ جوانان الف قامت و گرم خون راتون کو تنگ کوتھریون مین بشکل نون خمیدہ و پا بسینہ ہو سوتے ہین، قصہ کوتاہ چھہ مہینے تک اِس اطراف کے لوگ از صبح تا سہ پہر سر سے پیر تلک کشمین کپڑے پہنے یا کنبل اوڑھے اپنے اپنے کاروبار کیا کرتے ہین، دیوچہ باجونک کی اِس نواح مین بڑی افراط و کثرت ہی اکثر تتی کی طرح اُڑ کر آدمیون اور چارپایونکے بدن مین چمٹ جاتی ہی جسسے وے نہایت اذیت پاتے ہین، اژدہا اور بڑے بڑے موذی سانپ و بچھو بھی اُس اطراف مین بہت ہین جسکے ڈنک مین ایسا زہر بھرا ہوا ہی کہ کوئی جاندار اُن کا ڈسا ہوا جانبر نہین ہوتا، حاصل کلام جب سلطان عالی مقام پشکل کے رستے ہو کر وہان کی سرحد مین جا پہنچا اور اُس خارستان رن منڈل نام کے دروازے کے اِس طرف بادشاہی ڈیرے کھڑے ہو گئے اُسکے دوسرے دن دونون سپہسالارون نے بموجب حکم عالی افواج حمیت اُسی دروازے پر جس کے آگے اُن گمراہون نے گہری کھائی کھود کر دیوار اُٹھائی تھی تاخت کر لڑائی شروع کر دی لیکن اکثر غازیون کو کافرون نے زخمی اور قتل کیا، تب تو اِدھر شاہ دین پناہ نے سہ لشکر



Marfat.com

ظفر پیکر راہ دشوار گذار سے بجا بہت سے ضلالت شعارون کو جہنم واصل کیا، اور اُدھر مشیر لالی کی سرکردگی مین فرنگستانی فوجون اور نواب مغفور کے خاص پروردہ چیلون کے رسالون نے (جنھین اُس مرحوم نے اسد اللّٰہی کا لقب دیا تھا،) کفّار فجّار کو نیزہ و تلوار کا لقمہ بنا ڈالا، جلووار پیدلون نے بڑی جرأت سے کتنے اہل عناد کو مارے بھالے برچھی کے فی النّار والسّقر اور ہزارون اشقیا کو اسیر کرلیا، جب بتائید الٰہی اعداے دولت قرار واقعی مغلوب و مقہور ہو چکے سلطان نے وہان سے کوچ کر سواد ہلکلی بار میں جا مقام کیا، افواج شاہی نے خوشحال پور پر تاخت و تاراج کر بہت سے شقاوت نہادون کو زن و بچے سمیت پکڑ لیا، اور حضور سے چار رسالے اسباب جنگ اور رسد لیکر ظفر آباد کے قلعے کو بھیجے گئے، بعد اس کے خود بدولت و اقبال نے شہر محرّم الحرام کی پندرہوین گیارہ سی ننانوے مین اُس رستے جسّے امرا اور خوانین نے حسب الحکم آگے جا کر ہر روز قریب دو کوس کے اُس کا جھاڑ جنگل کٹوا جلا تھوڑے ہی عرصے میں وہان کے صحرا نشینون کا قافیۂ وقت تنگ کر دیا تھا، کوچ کیا، اور اِس مابین مین پیدلون نے دشمنون کا مقابلہ کر دو تین ہزار کو کشتہ و خستہ کر گرایا اور کئی منزل آگے بڑھ کر قلعے کے پورب طرف آ خیمے و خرگاہ برپا کروائے، جب کفّار نا ہنجار لشکر اسلام کے ہاتھ سے عاجز آئے مقابلے و محاربے سے منہ موڑ پناہ کے لیے پہاڑ اور گھنے جنگل مین چلے گئے، سلطان نے بھاڑے فوج کفّار کی گوشمالی اور اُس دیار کی تسخیر کے واسطے تعینات کیا، چنانچہ مشیر لالی تو کوہ الایچی کے متمرّدون کی آتش فتنہ کے بجھانے کو گرم عنان ہوا اور فوج شوشتری دوسری افواج سمیت حسن علی خان بخشی کے ہمراہ عقرب تار وغیرہ کی جانب روانہ ہوئی، میر محمد محمود بہادر اور امام علی خان بخاری وغیرہ تھل کاویری

اور خوشحال پور کی طرف گئے، سلطان خود آپ دو تین مہینے وہین رہا اور بخشی مذکور نے اہل بغاوت پر تاخت کر آٹھ ہزار مرد و زن گرفتار کر لیئے شیر لالی بھی اُس پہاڑ کے قرب و جوار سے بکری بھیڑی کے طرح پہاڑ سے لوگون کا ایک گلہ بنور کے حضور مین روانہ ہوا، اس کے بعد سلطان آگے بڑھکر دکھن طرف نھل کادبری پہاڑ کے جس پر کادبری ندی کا چشمہ باسوناہی علم ظفر پرچم قایم کر متمردون کی تنبیہ کے لیئے اپنی افواج قاہرہ کو آگے روانہ کیا، سردارن نہور دستگاہ ہر ایک طرف سے تاخت کر بڑی تگ و دو سے ایک انبوہ عظیم اُس قوم سے جس کی بیخکنی مدنظر تھی پکڑ لائے، سات مہینے اور کئی دن کے عرصے مین اسّی ہزار آدمی زن و بچہ سمیت اسیر کیئے گیئے اور اُنکے سردار بھی الیچی پہاڑ پر سے شیر لالی کے ہاتھ دستگیر ہوئے باقی سرکش مطیع و حلقہ بگوش بنے، سلطان عالی شان وہان کے نظم و نسق اور لکر کوٹ نامے جو بون کے کئی چھوٹے چھوٹے قلعون کی طیاری کے بعد محظوظ و مسرور سداپور کے رہنے مظفر و منصور دارالسلطنت کو پھرا، مموتی نائر کارکن نہوزے ہی دنون مین اِس جہان سے گذر گیا اور رنگا نائر سلطان دین پناہ کے ہاتھ سے دولت اسلام حاصل کر شیخ احمد نام رکھا گیا اور سپہسالاری کا مرتبہ پاکے معزز ہوا، کنبا نور کی بلیار انی جو مایلہ کے قوم سے تھی کادبری سرحد تک آئی اور حضور مین باریاب ہو پیشکش دو سالہ نذرانے کے روپی اور کئی ہاتھی گھوڑے اور اور نجایف درپیش کر خلعت شاہی پاکے خوشی خوشی رخصت ہوئی جب سلطان اپنے دارالسلطنت مین پہنچا تو اُسنے اہل کورگ کے سب اسیرون سے جن کو مسلمان بنا کے احمدی لقب دیا تھا رسالے کھڑے کر قدیمی رسالدارون کو اُنکے تعلیم کرنے کے لیئے مقرر کیا چنانچہ اُن سردارون نے



Marfat.com

تھوڑے ہی دنون مین اُنھین تربیت کر لڑائی کے قواعد سکھا طیار کیا، اِنھین دنون مین حضور والا سے سلطانی فوج اور اسد اللّٰہی و احمدی لشکر کے سرداروں کو طلائی اور جڑاؤ پوشاکین اُن لوگون کی بہری کپڑے کی قسم کی تھین جو ایک نئی طرز سے بنوائے گئے تھے، اِسی ایام مین شہر کوڑگ کے بسانے کے واسطے ملازمون مین سے چھ سات ہزار آدمی اشراف شیخ و سیّد کی قوم کے جن کر اُس طرف روانہ کیے گئے،

چڑھائی کرنا نواب حیدر آباد اور مرہٹون کا واسطے مستحر کرنے ممالک خداداد کے، لے لینا اُن لوگونکا اُس اطراف کے کئی قلعون کو روانہ ہونا سلطان عالیشان کا ادھونی ہونا رد شمنون کے دفع کرنے کو اور فتح ہوجانا اِس کا سن گیارہ سو ننانوے ہجری مین،

جب نانا پھڑنویس نواب نظام علی خان بہادر کے ساتھ ملکر افواج مفرّدہ کو اکٹھا کرنے لگا اور تھوڑے ہی دنون مین پونان کے سب امیر سپاہ لے لے آئے نواب نظام علی خان معہ شیر الممالک اور سیف جنگ و تیغ جنگ و غیرہ کے چالیس ہزار سوار اور پچاس ہزار پیدل ہمراہ لے حیدر آباد سے بادامی قلعے کی جانب جو سلطانی سرحد تھی روانہ ہوا اور پیچھے سے نانا پھڑنویس بھی اسّی ہزار سوار چالیس ہزار پیادہ پچاس ضرب توپ پونکے ساتھ وہین جا پہنچا، اور ان دونون امیرون نے آپسمین اتفاق کر اُس اطراف کے قلعون کے تسخیر کرنے کی تدبیر کی اور بادامی گڑھ کو جس کا قلعدار ایک مرد بہادر تھا گھیر لیا سپاہی اُن کے قلعہ توڑنے کے لیئے مورچے باندھنے لگے آخر بعد کام آنے ہزارون جوان پختہ کار کے نوبت مین



Marfat.com

اُن لوگون نے قلعہ مفتوح کیا، بعد اِس کے رسد اور اور جنگی اسباب جمع کرنے کی نیّت سے وہین مقام کرکے اپنے امیرون کو اور اور قلعون کے مسخّر کرنے اور قصبون کے لینے کے واسطے ہر ایک اطراف مین بھیجا چنانچہ اِنھون نے دھاڑواڑ اور جالی ہال کے قلعدار حیدر بخشی نام کو تیس ہزار روپیہ کی طمع دیکر اُنھین لے لیا اور یہہ بے وفا غدّار قلعدار اپنے مال اسباب سمیت پونان کو چلا گیا علاوہ اِس کے اور نمک حرام قلعدارون نے بڑے منصب کی اُمید اور تھوڑے نقد روپیہ کی طمع پر قلعۂ کنچن گڑھ نولکنڈا نرکونڈا اور تنب بھدرا ندّی کے اُس پار کی ساری سرزمینین بھی اُنھین حوالے کردین اور اُس نواح کے راجے رجواڑے بھی جیسے راجا عرہتی، ڈمل، کنک گیری، آنی کنڈی سب کے سب اُن سے مل گئے، جب جاسوسون نے یہہ حقیقت حضور مین عرض کی اور اراکین سلطنت و اُمراے دولت بھی دشمنون کے دفع کرنے پر باعث ہوئے تب سلطان عالی جاہ نے سپاہ و آلات جنگ کی طیّاری کا حکم دیکر سن مذکور کے شعبان کی چھٹی کو لشکر جرّار اور توپ خانۂ بیشمار سمیت دار السّلطنت سے بنگلور کی جانب کوچ کیا، جب اُس مقام مین جا پہنچا تو اُس اطراف کے راجاؤن کے حاضر ہونے کا (اِس شرط پر کہ جبتک اِن دشمنون کے ساتھ لڑائی رہے وے اسباب جنگ اور رسد کی سربراہی کیا کرین اور سرکار سے اِس ایّام کا زر پیشکش و نذرانہ اُن پر معاف کیا جائیگا) حکم دیا چنانچہ راے درگ، چیتل درگ ہرین ہلّی وغیرہ کے راجا اچّھی اچّھی جمعیتون سے آحاضر ہوئے، القصّہ سلطان والاشان شب قدر کے بعد بالکل لشکریون کی تقسیم تنخواہ سے فراغت کر اور ساز و سامان لشکر وغیرہ پورنیا دیوان کی حفاظت مین سپرد فرما جریدہ وہان سے ایلغارون آگے کو روانہ اور کنگلی کے سواد مین پہنچکر ایک رات

وہان ٹھہر، صبح ہونے ہی ادھونی کے پہاڑون کے متصل لشکر کے ہراول تک جا پہنچا وہان کے حاکم نے کہ نواب مہابت جنگ بیٹا نواب بسالت جنگ داماد نواب نظام علی خان کا تھا جب لشکر ظفر پیکر کے متصل آنے کی خبر سنی خوف زدہ ہوا اپنے دیوان اسد علی خان کو پیام صلح پہنچانے کے بہانے حضور انور مین روانہ کیا اور خود اسی فرصت مین اپنی چیزبست مع زنانہ پہاڑ پر بھیج دیا، یہان سفیر نے جب ملازمت حاصل کر کے پیغام گزارش کیا سلطان نے اُسکے جواب مین یہ فرمایا کہ تم لوگون سے ہمین کچھ دشمنی نہین مگر چونکہ نواب نظام علی خان نے بے وجہ ہم سے چھیڑ شروع اور مرہٹون سے میل کر کے اِس سرکار کی بربادی کی فکر کی ہی، دین اسلام کا کچھ بھی پاس نکیا جو اِس سلطنت کے اعدائے قدیم سے سازش کر یہان تک نوبت پہنچائی ہی کہ بت پرستون نے مسجدون اور اہل اسلام کے گھرون مین آگ نکالوت پاٹ میا ملک خداداد مین فتنہ و فساد اُتھار کھا ہی مقتضاے دینداری بھی ہی کہ ہم سب باہم متفق ہو کر پونان پر چڑھائی کرنے کی تیاری کرین اور مذہب و ملت کی پشتی، خدا کی رضامندی، خلق اللہ کی رفاہیت کے لیے جہاد پر کمر باندھین، خیر حاکم مذکور جب اِس صلاح کو عمل مین نلا مستعد بجنگ ہوا اچار سلطان نے ہیبت سلطنت کی رعایت اور اعادی کی عبرت کے واسطے اُس کے دوسرے دن ایسا حکم صادر فرمایا کہ لشکر کے سردارون نے اُس شہر پر تاخت کر اُسے ویران و بے چراغ کر ڈالا، جب وہان کے حاکم نے میل و ملاپ کی راہ اختیار نہ کی طرفین سے لڑائی ٹھن گئی اور غازیان لشکر فیروزی اثر دارو غہ آتش خانہ سمیت اُس حصار فلک اساس کے مستخر کرنے کے ارادے کوچ کر چارون طرف سے اُس کو گھیر توپین مارنے مین مشغول ہوئے، سلطان

دین پناہ کو ہرگز اِس طرح سے اُس قلعے کے لینے کا خیال نہ تھا بلکہ اُس نے اپنی نیک نہادی سے یہہ سمجھا تھا کہ چون صبیہ نواب نظام الدّولہ کی اُس قلعے مین ہی وہ محاصرے کی خبر سنتے ہی ننگ وحمیّت کی جہت سے البتّہ صلح کر لیگا، جب کہ یہہ بات وقوع مین نہ آئی تب سلطان نے حصار کے محاصرہ کر لینے کا حکم دیا جسوقت فوج سلطانی صبح کے وقت ہللا کر شادیانے مارتی ہوئی قلعے کے دروازے تک جا پہنچی بہادرون نے دیکھا کہ قلعے کا دروازہ کھلا ہی اور قلعہ والون پر رعب و دہشت مستولی، یہہ حال دیکھکر بعضے امیرون نے حضور مین عرض کیا کہ قلعہ لے لینیکا بھی وقت ہی اگر حکم ہو تو قلعے مین دخل کر سہابت جنگ کو حضور مین حاضر کرین اِسی طرح رستم جنگ اور موشیر لالی فرانسیس بھی کئی بار عرض پرداز ہوئے، سلطان رحیم دل نے فرمایا زنہار ایسا نکرنا، اللہ چاہے تو آپ ہی کل پرسون تک کلید فتح دستیاب ہو جائیگی، راقم حروف بھی اس واقعے مین حاضر تھ، اور مشاہدہ کیا کہ اُسی دن بعد دوپہر کے حاکم محصور نے قلعے مین جنگ ومدافعہ غنیم کا حکم کیا، اُسوقت اُسکے حشم خدم کہ سات ہزار جوان تھے قلعداری کی اہتمام اپنے ذمّے لے سلطانی سپاہ. ن کے حملون کے دفع کرنے مین متوجہ ہوئے، ناظم حیدر آباد نے جونہین اِس سرگذشت کی خبر پائی نہایت گھبرا کر حاکم پونان کو بھی اِس کی اطلاع دی اور اپنے امیرون سے بھی اِس امر کی تدبیر پوچھی، اُن مین سے بعض دانشمندون نے التماس کیا کہ جب بادامی گڑھ کا قلعہ جو ایسا سخت ومستحکم تھا نو مہینے کے تردّد وجانفشانی کے بعد ہاتھ لگا، سو بھی بطور مصالحہ کے اور برس دن تک نظم ونسق اُس کا جیسا کہ چاہیئے کسی طرح عمل مین نہ آیا، اِس لڑائی کا انجام کار تو ظاہر ہی ہی کیونکہ جب سلطانی سپاہ اپنے آقا کی غیبت مین لڑائی بھڑائی مین کوتاہی نہین کرتی تھی تو روبرو اُسکے



Marfat.com

کیا کیا خانفشانیان عمل مین نلائنگی، اِس صورت میں آپ دونون صاحبون کے حق مین بہتر یہی ہے کہ اپنے چند سردارونکو بھاری جمعیّت کے ساتھ حدود سلطانی کے ویران و خراب کرنے کے واسطے تعینات کر خود اپنے دارالحکومت کو سدھارین، چنانچہ یہ تدبیر اُن دونون کو پسند آئی، تب ناظم حیدرآباد نے مشیر الملک اور تیغ جنگ و سیف جنگ کو فوج سنگین سے ادھونی کی جانب کمک کے لیئے مقرّر کیا، پونان کے حاکم نے جسونت راو ہلکر اور پرسرام ناظم مرج اور ہری پنڈت وغیرہ کو تمامی سوار و پیدل اور توپ خانہ سمیت سپہداران حیدرآباد کی مدد اور ممالک سلطانی کے تاراج کے واسطے حکم دے کر خود دے دونون امیر جلیل القدر بیماری کے عذر سے اپنے اپنے دارالامارت کو پھر گئے، سلطان نے یہ خبر سنتے ہی قلعۂ ادھونی کے مستخر کرنے کی تاکید کی اگرچہ سرلشکران سلطانی نے بیس دن تک قلعہ سر کرنے اور اُس کی فصیل کے توڑنے مین بہتیرا سر پٹکا لیکن کچھ نہو سکا، کیونکہ یہ قلعہ بادشاہ عادل شاہ کا بنایا ہوا ایسا حصین و متین تھا کہ بڑی بڑی توپون کی مار سے بھی اُسمین کچھ خلل نہ آیا، آخرکار بموجب حکم عالی کے اِدھر تو بہادران رستم توان بسالت جنگ کے مقبرے کی طرف سے، اور سیّد صاحب و قطب الدّین خان بہادر اور دولت رای متبل دروازے کی جانب سے، اور اُس طرف شیر لالی و امام خان سپہدار پہاڑ پر سے ہٹا کر چڑھ گئے، اِدھر حسین خان اور محمد حلیم نے سبرھیان بنا قلعے کی تسخیر کا قصد کیا اہل حصار نے اُن لوگون کے حملون کو تاب بہتون کو تہ تیغ کیا، وجہ اِس کی یہ ہوئی کہ اِن کی سبرھیان قلعے کی بلندی تک نہ پہنچ سکین اگرچہ بہادرون نے اُنھین نردبانون پر چڑھ رسّیون کے سہارے سے کنگرۂ حصار تک پہنچے تب بھی فتحیاب نہوئے اِس روداد سے



Marfat.com

خاطر ہمایون پر ملال گذرا بہرصورت کئی دن صبح سے شام تک سلطانی سپاہیون کا سوائے پیکار و کارزار کے اور کچھ کام نتھا ہر گھڑی جنگ و حرب کا سامنا تھا آخر جب یہ لوگ بڑی مضبوط سیر حیان طیار کرکے طناب و کمند تاخت کرنے پر آمادہ ہوئے تو شیر جنگ اور سیف جنگ مرھٹون کے لشکر سمیت اُس قلعہ دار کی اعانت کو آپہنچے، سلطان یہ خبر سنتے ہی فوراً وہانسے نگر کے پہاڑون مین آ اُس کے ہرچہار طرف ہراول بھیج لڑنے کے تدبیر مین مصروف ہوا، اتفاقاً دو دن بعد سلطان اور مرھٹون کے طلایہ دارون مین برآمحاربہ واقع ہوا اور بخشی حیدر حسین سلحدار جو خودرائی اور ناآزمودہ کاری کی راہ سے غازیخان کے سات ہزار سوار ہمراہ لے مرھٹون کے دس ہزار سوارون پر چڑھدوڑا تھا اِس بھاری جماو کے مقابلے کی تاب نہ لاکر اُسنے ہزیمت اُٹھائی لیکن غازیخان اپنے اُنہین غازیون کو جو موجود تھے ساتھ لیکے بڑی جرأت اور دلیری سے دو ساعت تک تو لڑیت سنبھالے رہا، آخر جب کئی زخم کاری اُسے لگے تب رن سے پھرا، دشمن کی طرف کے لوگ پیچھا کرکے اُسکے ساتھ کے کتنے آدمیون کو مار کھپایا دو سو گھوڑے سوار صمیت پکڑ لیگئے، قادر خان کابلی رسالہ دار کافرون کا یہہ دستبرد دیکھ اپنے جوانون کو لیکر اُنپر چڑھدوڑا چنانچہ اُن ظالمون کے ہاتھ سے اپنے رسالے کے تو ستر سوار چھڑا اور ساتھ ہی اِسکے پچاس سوار اعداکے پکڑ حضور مین لایا، اور ولی محمد اور مناچودھری بھی اِسی دار و گیر مین دو ہاتھی آٹھ اُونٹ بھرے ہوئے خزانے سے اور پچاس گھوڑے نواب موصوف کے لشکر سے لوٹ لائے، سلطان اِس حال سے واقف ہو اپنی ساری فوج ہمراہ لے جنگ کا نقارہ بجوا الغارون وہان جا پہنچا اور ایسی آتشباری عمل مین آئی کہ



Marfat.com

غنیم کے طلایہ دار دہشت کے مارے نامردی کی راہ سے اپنی لشکر گاہ مین جا چھپے، الغرض حریف کی دونون فوج شکست کھاکر میان حصار کے قلعہ بند ہوئی اور پھر کسی نے میدان کی طرف رخ نکیا، تب سلطان اعدائے مقابلے کو دو پلٹن یہان رکھا اپنی لشکر گاہ کی جانب پھر آیا اُسکے دوسرے دن جاسوس وہان سے خبر لائے کہ شیر وغیرہ حاکم کو مع زنانہ اور لوازمۂ ضروری کے راے پور کے قلعے مین لے گئے، اِس کیفیت کے سنتے ہی شاہ گیتی پناہ نے میر صادق کو بڑی جمعیت کے ساتھ اُس قلعے کے مسخر کرنے کو روانہ کیا، چنانچہ اُسنے وہان پہنچکر قلعے کو تسخیر اور ناظم کی خاص حویلی کو ضبط کرکے نواب بسالت جنگ مرحوم کے سلاح خانہ و کتاب خانہ وغیرہ کارخانون کا بالکل اسباب ریاست، توشکخانۂ سلطانی مین روانہ کیا، بعد اِسکے اُس قلعے اور پہاڑون کے پائین کا حصار توڑکر قطب الدین خان اور دولت راے کو اُس صوبے کی سرداری پر قائم کیا،

---

متوجّہ ہونا موکب سلطانی کا مرہٹون کی تنبیہ کے لئے جو تنب بھدرا ندّی کے اُس طرف ہنگامہ مچا رہے تھے، اور مفتوح ہونا کنچن گڑھ کا اور دریا پار ہونا سپاہ نصرت پناہ کا اور مقابلہ کرنا اعدای بدخواہ کا،

جب ادھونی کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی تو سلطان دین پناہ نے مرہٹون کی تادیب کے قصد پر کنچن گڑھ کے رستے کوچ کیا اور کتنے سوار اُس زن حاکمہ کے گرفتار کرلانے کو جو اپنے شوہر کے بعد مسند حکومت پر بیٹھی تھی تعین کیے، لیکن وہ ہشیار عورت اس کیفیت سے خبردار ہو بہت سے جواہرات



Marfat.com

بیش قیمت اور چند ملازم وخدمت گار حمیت راتون رات تنب بھدرا پار ہو
اپنی جان بچا نکل گئی پر بیٹا اس کا پکڑا گیا اور اسلام سے مشرّف و مختون ہو کر علی
مردان خان نام رکھا گیا، باقی شرحوار حال اُس کے گھرانے کا، کنچن گھڑھ کے بیان
سے جسکو جامع اوراق نے جداگانہ لکھا ہی، معلوم ہوگا، خیر بعد اس کے
موکب شاہی نے وہان سے کوچ کر سونڈے مین جا مقام کیا، حاکم یہان کا گوبند راو
برادرزادہ مرار راو کا جس نے اُس کے قید ہو جانے کے بعد پونان مین جا کر
وہان کے سردارون سے وزیر سلطان کے نام پر ایک سفارش نامہ
حاصل کیا تھا، بارگاہ سلطنت مین حاضر ہوا، سلطان رحیم دل نے سرداران
پونان کا پاس خاطر کر کے اُسّے ایک اقرار نامہ اِس مضمون کا کہ کبھی اس سرکار
سے سرکشی اختیار نکرے لیکر سونڈے کا تعلّقہ اُسی کے نام پر بحال رکھا
اور بعد انتظام اِس مقام کے جب کُپلی کی جانب کوچ کیا تو قلعدار یہان کا لڑنے پر
آمادہ ہوا جسپر سلطانی امیرون نے فرمان برداری و انقیاد کے مقدّمے مین بہتیرا
اُسے سمجھایا پر کچھ مفید نہوا تب تو بموجب حکم عالی کے سرداران جلادت
توامان اور مشیر لالی نے اس کو گرفتار کیا بلکہ اُن کافرون کے ملک و ناموس
پر بھی گمراہون کے رعب و دہشت کے واسطے غارت و تاراج کا ہاتھ پھیلایا
ساہوکار بیپاریون کے گھرون مین ہزارون روپی نقد مع جنس و اسباب
اُنھین مل گئے اکثر عورتین پاک دامن اُن شقاوت کردارون کی مارے
غیرت کے دریا مین ڈوب موئین اور قلعدار بھی وہان کا مارا پڑا، سلطان نے
ان عورتون کے مرنے کی خبر سن اپنے سپاہیون پر بڑی سیاست کی اور
چونکہ اُن دنون پار ہونا تنب بھدرا ندّی سے جو بڑے جوش خروش مین تھی
دشوار تھا بناچار کئی دن تک اُسی کے کنارے ڈیرا رہا، اعدا اِس عرصے مین



Marfat.com

دروبست اُس پار کے ملکون مین اپنا عمل دخل کر لشکر اسلام کے سنمکھ ہونے کے ارادے ندّی کے اِس پار آپڑے اور سلطانی فوج کے پار ہونے کی راہ پر توپ و تفنگ لے سنگ راہ ہوئے، بعد اس کے اُن لوگون نے اپنے ایک سردار کو بڑی جمعیت کے ساتھ کپل اور بہادر بنڈا وغیرہ کے مسخر کرنے کے واسطے تعینات کیا چنانچہ سردار مذکور نے اِس نواح پر تاخت کر اِن دونون قلعون کو محاصرہ کر دو مہینے کے تردّد و تگاپو سے بہادر بنڈا لے لیا لیکن کپل کا قلعدار اپنے حریف کے ساتھ (اِن کی فوج کے دام فریب مین نہ آکر) بڑی دلیری سے لڑا کیا بلکہ اکثر اُن مشرکون کے مورچے پر حملہ کر کے اُنکی جمعیّت کو پریشان و متفرّق کرتا رہا، چونکہ طغیانی آب کی شدّت کے سبب لشکر اسلام کا ندّی پار ہونا ممکن نتھا سلطان نے اکتیس ضرب بڑی بڑی توپین ندّی کنارے لگا شلّک مارنے کا حکم دیا گولندازون نے بموجب امر عالی کے جب توپون کی باڑھ ماری تو فوراً پانی گھٹ گیا اُدھر اعدا کے دلون پر اِن شلّکون سے دو طرح کا کھٹکا ہوا کہ یا تو فرانسیس کی طرف سے کمک پہنچ گئی یا سلطانی لشکر کے سوارون نے حیدرآباد پر چڑھائی کر کے وہان کے حاکم کو مغلوب کر لیا، بہرحال وے اِسی شش و پنج مین اُس مقام کے رہنے کو نامناسب سمجھ بارہ ہزار سوار ندّی کا کنارا چھوڑ شانور کی جانب چلے گئے؛ جب اُس ندّی کا پانی کما تو سلطان کے حکم سے پہلے تو دو پلٹن اور دو ہزار سوار نے توپ خانے سمیت رات کے وقت پار جا حریف کے سوارون پر جو غفلت مین پڑے ہوئے تھے ٹوٹ کر تیغ و تبر کے زخمون سے اُن کو اٹو کر ڈالا، سات سو گھوڑے، علم و نقّارے کے ہاتھی اونٹ خزانہ سمیت لوٹ لائے، باقی لوگ اپنے اپنے گھوڑے اسباب چھوڑ لشکر گاہ کی جانب بھاگ نکلے اور وہان جا کر اُن لوگون نے اپنے سردار کو سلطانی سپاہ کے اِس پار آنے سے آگاہ



Marfat.com

کیا' اِدھر دو حرے دن سلطان فوج سمیت مدّی پار ہو خیمہ کیا بسبب توقف ایک
مہینے کے جو مورچہ بندی مین بسر ہوا اعدا لشکر و توپخانہ لے بقصد مقابلہ چار فرسنگ
پر آپہنچے تب سلطان عالیشان کل سوار و پیدل اور توپخانہ ہمراہ لے اُنکے مقابلے
کو دو فرسنگ آگے بڑھا اور جب حریف نے وہان آکر صف آرائی کی تب
لشکر سلطانی کے سرداروں نے اِدھر تو شب زمینون مین تفنگچیون کو
گھات مین بٹھلا تو پین چن طیار کرر کھین اور سواری سلطان دین پناہ کی باجتمام
وشان مع سواران شجاعت نشان کے ایک زمین بلند پر کھڑی تھی اور غازیخان
ولی محمد خان کابلی ابراہیم خان اور کتنے اور سپہسالار حسب الارشاد لشکر
اعدا پر چڑھ دوڑے اور جب وے ان سے مقابل ہوئے تو غازیخان وغیرہ کے سوار
فریب کی راہ سے بھاگ غنیم کو اپنے پیچھے توپخانے تک لگا لائے' تب تو
سامھنے سے گھات والے جوانون نے روبرو آکر توپ و تفنگ کی مار سے
اُن کے منہ پھیر دیئے اور پیچھے سے سوار بھی آپہنچے جنھون نے قرار
واقعی مردمی و مردانگی کی داد دین اور اِسی ہنگامۂ قتال و جدال مین آتش دست
باندارون نے بانون کے مارے دشمن کی جمعیت مین ہل چل ڈال دی چنانچہ
اُن کے سرداروں نے سہ لشکر فراركار سے پکڑا' سلطانی بہادرون نے
دو فرسنگ تک تعاقب کر کے اکثرون کو قتل اور گرفتار کیا' جب اعدائے
دولت اِس طرح مغلوب و مقہور ہو چکے تو فوج سلطانی نے بفتح و نصرت وہان سے
آگے کو کوچ کر ایک بڑے میدان مین پہنچ مقام کیا' اُس دن لشکر کی منزل کا نقشہ
یہ تھا کہ خاص خیمۂ سلطانی کے چارون طرف توپلتنون نے سہ توپون کے قلعہ بندی
کی تھی' داہنے سوارون کے دستے' بائین سلحدار' سرا پردے کے آس پاس
اسد اللّٰہی اور احمدی رسالہ' اور بتیسون کی پلٹنین چند اول مین احشام وکند اچاری



Marfat.com

فوج اور بہیرو بنگاہ کے لوگ، علاوہ اِسکے راجاؤن کے پیادے و سوار، اور آگے ایک فرسنگ کے فاصلے پر غارتگر سوار بطور ہراول کے، غنیم بھی اپنی سپاہ سج سجا لڑنے کے ارادے کٹک کی ندّی کنارے آ اُترا، تب سلطان نے شکے وقت اپنی فوجین آراستہ کر شیخ امام شیخ عمر و امام خان سپہدارونکو سامان جنگ و توپ اور بہت سے بان دارون کے ساتھ، اور حسین علی خان و مہامرزا خان کی سرداری مین غازی خان کو دو ہزار سوار خون خوار سمیت حریف کے لشکر مین شبخون مارنے کے لیئے روانہ کیا، جب یے سب سپہدار اور بخشی تین پہر رات کے وقت غنیم کے طلائے تک پہنچے تو شیخ عمر نے جو اُن سبھون سے آگے تھا کتنی جگہون مین جلتی آگ دیکھ کے گمان کیا کہ یہین اعدا کا لشکر پڑا ہی چنانچہ اُس نے اِسی خیال پر یے کہے اُن سردارون کے توپ اور کتنے بان بھی داغے جس سے حریف کی سپاہ آگاہ ہو گئی اکثرون نے تو اپنی راہ لی، اور بعضون نے حملہ کیا تب باقی سپہدارون نے ترنت آکر حضور مین یہ حقیقت عرض کی، سلطان نے یہ خبر سن نہایت برہم ہو شیخ عمر کو برطرف اور اُس کی فوج فاضل خان رسالہ دار کے حوالے کر آپ اُس کی صبح کو بالا نام ندّی کے کنارے نزول کیا، وہان حریف نے بھی فوج ظفر موج کے آمنے سامنے آتین فرسنگ پر ڈیرا ڈالا، دوسرے دن رات کے وقت حضور سے امام خان، فاضل خان، میر محمود سپہدار ساز و اسباب جنگ لے کر دس ہزار سوار اور ایک ہزار باندار سمیت قادر خان اور غازی خان کی سرداری مین لشکر غنیم کے تاخت تاراج کے لیئے رخصت ہوئے چنانچہ یے ذی ہوش سپہدار اپنے اپنے سپاہیون کو کنبل اڑھا سب کے سب لشکر غنیم کے عقب جا پڑے اور جب اُنکے طلایہ دارون نے اِنھین روکا تب اِن لوگون نے مرھٹی بولی مین اپنے تئین



Marfat.com

لشکر مغل کے مددگارون سے ظاہر کیا اور اِس فریب سے اُس فوج مین گھس جنگ وکارزار کا بازار گرم کردیا، تب تو حریف کے سردار مغلوب ہو خالی ہاتھ بے زین و ہتھیار گھوڑون پر سوار ہو اپنے توپخانے کی طرف فراری ہوئے اور سپہسالاران منصور بہت سی غنیمت، نقد و جنس اور تمام آلات جنگ ڈیڑھ ہزار سواری کے گھوڑے اور اکثر جورو لڑکے کو اُن کافرون کے اسیری مین لیکر باریاب حضور ہوئے اور پدک ہاے الماس، مالہ مروارید، جڑاؤ کڑے اُنھین انعام ملے، بعد اس کے سلطان نامدار نے اُن اسیر عورتون کو بیش قیمتی خلعتین دے، پالکیون پر سوار کروا بعزّت تمام سوارون اور بان دارون کے ہمراہ غنیم کے لشکر مین روانہ کردیا اور خفیہ اِنہین کے ساتھ بڑے بڑے چار ہاتھی اور سات گھوڑے مع زین مرصّع اور بہت سے جواہر و نقد روپی ہری پنڈت وراستیا اور مادھو مایتی کے واسطے بھیج کر اُن کو اپنا بندہ و مطیع بنایا چنانچہ اُنھون نے وہان سے آگے کوچ کر سرہٹی مین جا مقام کیا،

---

پیچھے ہٹ آنا سلطان کا واسطے مصلحت کے اور تعاقب کرنے غنیم کے، پہنچنا سلطانی سپہسالار کا معہ سپاہ نصرت پناہ کے، رسد لیکر آنا بدرالزّمان خان فوجدار نگر کا، مسخّر ہونا شانورو بھاگ جانا نواب حکیم خان کا اور لشکر کفر و اسلام مین جنگ واقع ہونا،

جب سلطان نے اُس شبخون کے بعد دوسری شب کوچ کر کے اُس مقام مین جہان بالا نام ندّی، تنب بھدرا سے آملی ہی پہنچ کر مقام کیا انوٹی کی طرف سے ایک سپہدار سلطانی اپنی فوج سمیت حضور مین آپہنچا اور بدرالزّمان خان بھی بہت سی رسد کے ساتھ نگر سے آکر شرف اندوز ہوا



Marfat.com

اور بعد اِسکے الغارون دشمن کا تعاقب کرکے فوج نصرت موج کی پیچھے دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا تب دونون لشکر کے نیاقدار ایک دوسرے کے حملون کو تالتے رہے، اب سلطان نے یہ تدبیر کی کہ اپنے سپاہیون کو دونون وقت صبح و شام قواعد سپہگری کی مشق کے لیئے برای نام میدان مین جانے ورزش کرنے اور بندوق چھوڑنے کا حکم دیا چنانچہ کئی دن بھور سے پہر دن چڑھے اور سہ پہر سے گھڑی بھر رات تک اُن کا یہی کام تھا اور اِسی عرصے مین اُس نے میر معین الدین کو دو پلٹن، پانچ توپ اور فرانسیس کا رسالہ ساتھ دے حریف کے میمنہ کی جانب روانہ کیا اور برہان الدین کو تین پلٹن چھ توپ حمیت سرہ کی طرف بھیجا، اور آپ دس پلٹن اور خاص سوارون پیدلون سے دشمن کے قلب کی فوج توڑنے کے قصد پر آگے بڑھا، چون اُس رات کو تاریکی شدت سے تھی، بڑی زحمت سے راہ کٹی، لیکن برہان الدین نے پوہٹتے ہی سب پریشد سنی کرکے ہری پنڈت اور راستیا کی فوجون پر ہنگامۂ قیامت مچادیا، اُدھر سے میر معین الدین بھی بڑی توپین پیچھے چھوڑ فرانسیس کی دس توپ ہراول لشکر سے پہلے الغارون بلا کی طرح اُن اجل گرفتون پر تو ٹت پڑا اُسیوقت سلطان بھی حریف کے قلب پر بروقت چڑھ آیا، تب تو اعدا کو اُس میدان مین ٹھہرنا دشوار ہوا، سردار اُن کے جو درپردہ اِس سرکار کے خیرخواہ تھے اُس جمعیت سے چھوٹ نکلے، نواب نظام علی خان کی فوج مین بھگیڑ مچ گئی، مال اسباب اُن کا غازیون کے گھوڑون کے سمون تلے پامال ہوا باقی مرہٹے سردار گھوڑون پر سوار ہو نکل بھاگے، لشکر کا سامان مال اموال خیمہ نشان، ہاتھی گھوڑے اونٹ سب کا سب ملازمان سلطانی کے ہاتھ لگا، پھر دو ساعت کے عرصے مین اعدائے



Marfat.com

باہم مجتمع ہو ایک فرسنگ کے فاصلے سے اِس طرح تو پین سامھنے جما با زھین
اُڑائین کہ اُسّے اکثر مظفّر بہادرون کو نہایت ضرر پہنچا ' فرمان سلطانی '
غنیم کی ایسی دلیری و جرأت کے دفع کرنے کو صادر ہوا چنانچہ حسب الحکم
والا سیّد حمید ' شیخ انصر ' احمد بیگ اور دوسرے سپہسالار موشیر لالی
کی فوج صمیت غنیم کے توپ خانے پر جڑھ دوڑے ' اتفاقاً اثنائے راہ مین
اِنھون سے اور دشمن کے سپاہیون سے جو ایک سوکھے تالاب کے درمیان
چھپے ہوئے غازیان نصرت مند پر دھاوا مارنے کی تاک مین لگ رہے
تھے مقابلہ ہو گیا تب تو اُن شجاعت نشان سپہسالارون اور فرانسیس
نے بندوقین طیّار کر ایسی شلکین ماریں کہ اعدا کے سپاہی جو اژدہام کے
سبب سے بھاگ نسکے مارے گولیون اور تیر و سنان کے اُنکے سینے چھلنی
بن گئے ' دو نامور سردار مارے پڑنے اور باقی اپنے مال سے دست بردار ہو
اُس معرکے سے نکل بھاگے ' حاصل کلام بات کی بات مین حریف کی جانب کے
سات ہزار جوان کھیت آئے اور جو بچے وے وہان سے پچھلے قدم ہٹے ' سلطان
نصرت رکاب غنیمت کا اسباب ہمراہ لے شادیانے بجواتا سراپردہ '
خاص مین آداخل اور دوسرے دن یہان سے شانور کی جانب روانہ ہوا '
پوشیدہ نرہے کہ نواب عبدالحکیم خان شانور کا ناظم جو بعد رحلت نواب مغفور کے
خواہی نخواہی سلطان سے بیر بڑھا مرہٹون کے ساتھ جاملا تھا اب جو اُسنے بادشاہ
کو اپنی طرف آتے دیکھا ڈرنے کانپنے آپ تو راتون رات وہان سے بھاگ
غنیم کے لشکر مین جا داخل ہوا اور اپنے بیٹے نواب عبدالنحیر خان کو شہر مین
چھوڑ گیا ' جب سلطان عالیشان نے یہ ماجرا سن تعجّب کیا اور رات کے
وقت سیّد حمید ' سیّد غفّار وغیرہ سپہداروں کو تو شہر کے ضبط کر لینے کے



Marfat.com

واسطے روانہ فرمایا اور آپ شہر کے حوالی مین اُتر کے میر صادق کو مہدی خان بخشی کے ہمراہ بھیجکر اِس بات کی تاکید کی کہ تم بالکل اساس و اسباب امارت جو اگلے خوانین جمع کر چھوڑ گئے ہین حضور مین روانہ کرنا چنانچہ اُن لوگون نے جو کچھ نقد و جنس وہان پایا بموجب حکم حضور مین حاضر کیا، چنانچہ سب اسباب بعد ملاحظے کے توشکخانے مین داخل ہوا، توپین وغیرہ توپ خانے مین رکھوائی گئین، نواب عبد الخبیر خان باریاب ہو کر سرفراز ہوا، سلطان نے اُسّے پوچھا کہ تمہارے باپ نے یہہ کیا کیا، اپنا شہر کیون چھوڑ دیا، ہم سے سواے پاس داری و رعایت کے اُن کے حق مین کچھ ایسا برا سلوک بھی تو واقع نہین ہوا، یہہ کیسی خویشی و قرابت تھی کہ تم ہمارے اعدا کے ساتھہ مل کر ہم سے یون پھر گئے، وہ اِس کے جواب مین عرض پرداز ہوا واقعی یہہ تو اُن سے نادانی کی حرکت وقوع مین آئی پر بندے کو مطلق اِس کا علم نتھا نہین تو بیشک اُنھین منع کرتا، سلطان نے بعد اِس گفتگو کے اُسکو اپنے خاص خیمے کے پاس جگہہ دے نظر بند رکھا،

---

زچ ہوجانا اعدا کا سپاہ منصور کے ہاتھہ سے صلح قرار پانا فریقین متخاصم مین راجاؤن کے تعلّقون کا بند و بست معہ بعض کیفیتون کے جو سن بارہ سی مین واقع ہوئین،

سلطان نے بعد بند و بست شانور کے جو بن گڑھ کی نواح مین آکر نزول فرمایا اور عشرۂ محرّم تک وہین توقف کیا بعد اِس کے اپنے تمام لشکر کو چار حصّے کیا ہر حصّے مین پیدل پچیس ہزار سوار چودہ ہزار توپ پندرہ ضرب تھی، ایک کا

سپہسالار میر معین الدّین دوسرے کا برہان الدّین، تیسرے کا مہامرزا خان چوتھے کا حسین علی خان میر بخشی کو مقرّر کر یہہ حکم دیا کہ تم یہان سے دو کوس دور جاکر ڈیرے کرو چنانچہ وے تو اُدھر موافق ارشاد عالی کے ایک میدان پکڑ ضروریات جنگ کی طیاری مین مصروف ہوئے اور اِدھر سلطان خود بہ دولت و اقبال پیدلون کی دس پلٹن، اور اسد اللّٰہی و احمدی کی تیس پلٹن، سوارون کا آٹھ دستہ اور تین رسالہ و چار ہزار پندارے دس ہزار پیادہ ہاے احشام سمیت اُسی مقام مین قایم رہا اور افواہ یہہ ہوئی کہ ایک سپہسالار توحیدر آباد کے تسخیر کرنے، دوسرا پونا ن لے لینے، تیسرا راے چور اور کوتوروغیرہ کے تصرّف مین لانے، چوتھا راجاؤن وغیرہ کے قلعے تعلّقے ضبط کرلینے کو بھیجا گیا ہی، اور یہان سلطان آپ دشمن کے مقابلے کے لیئے قائم ہی، اعدا یہہ خبر سن ٹھہرا گیئے، میر معین الدّین نے سیّد حمید و سیّد غفّار نہوّر شعار کے اشتعال سے رات کو کوچ کر مندرگی درگ پر جو غنیم کا ٹھانہ تھا حملہ کیا، دم بھر میں اُس گھانتی کو لیکر حریف کی فوج مار لی، شہر کو لوٹ کر خاز و سامان اور زر و زیور سمیت باز گشت کی، برہان الدّین نے بنکاپور اور مصری کوٹے کو جو غنیم کے عمل سے قتل و تاراج کیا، یہان سلطان ممالک ستان بھی اُن ضلالت نشانون کے لشکر کی طرف متوجہ ہوا لیکن اعدا ہتلا کر چند اول پر لشکر سلطان کے آپڑے اور اناج بھرے دس ہزار تھیلے بنجارون سے لوٹ لیگئے، تب سلطان عالیشان نے اُس لشکر کے سردار کو کہلا بھیجا کہ بے قصور جمہور خلائق اور رعایا کو بار بار ستانا انصاف و مروّت کے آئین سے دور ہی، مقتضاے جوانمردی کا تو یہہ ہی کہ ایک ہی دن مین اِس لڑائی بھڑائی کے قضیے کو یکسو کردین، اِس پیغام سے حریف نے چونکہ اپنی جنگی سپاہ پر



Marfat.com

نازان تھا ؛ جنگ سلطانی مان لیا ؛ سلطان نے کنگ مدّی کے کنارے ساری فوجین اکٹھی کر آئین جنگ صف آرائی کی اور دائین بائین پلٹنین مقرر کر جلو ؛ ارون صمیت خود بدولت ہاتھی پر سوار ہو پہلے تو شجاعان فوج کو حرب و ضرب کا حکم کیا جس پر غول کے غول بہادران طالب جنگ کھیت مین اُتر پڑے اعدا بھی مقابلے کے ارادے بڑے جوش و خروش سے سامھنے آئے طرفین سے زور شور کی لڑائی شروع ہو گئی ، لیکن یہ بات ٹھہری تھی کہ ہر ٹکری کے جوان نوبت بنوبت آدھی ساعت تک لڑین جسّے سب سپاہیون اور سردارون کی جرأت و جانبازی ظاہر ہو ، اِس صورت مین ایک سورما ایسا لڑا کہ رستم و اسفندیار کی پردلیان دلون سے محو ہو گئین ، دوپہر تک جنگ کا بازار گرم رہا ، تیر و تفنگ سے نوبت گذر گئی ، خنجر و جمدھر لے لے بہادر سنمکھ ہو گئے دونون طرف لاشون کا انبار لگ گیا ، سلطانی بہادرون اور سلحداروں نے اپنی اپنی پردلی دکھلا میدان مین خون اعدا سے دریا بہا دیا ، تب غنیم کے سردارون نے اِس خیال سے کہ اُنکی سپاہ بہت تھی یہ ارادہ کیا کہ اب اکبارگی ہلّا کر کے سلطانیون کو مغلوب کرین چنانچہ اِسی قصد پر اُنھون نے اپنی سپاہ صمیت کہ اسّی ہزار سوار سے زیادہ تھی اپنی جگہ سے جنبش کی ، اِدھر سے بھی توپچیون نے بموجب ارشاد کے مارے توپ و تفنگ کے اُنھین بدحواس بنا ہٹا دیا ، جب اعدا بھاگنے لگے تو لشکر ظفراثر کے سوار دو فرسنگ تک اُن کے پیچھے لگے چلے گئے اور تین ہزار گھوڑے ، دس ضرب توپ اور اسباب و آلات لوٹ لائے ، غنیم دو تین منزل تک دن رات بسی ہم بھاگتے گئے ، کنک گری کا راجا ہری نایک جو حریف سے سازش رکھتا تھا اُس کا یہ رنگ دیکھ حضور سلطانی میں حاضر ہو کر مورد عنایت ہوا ، سلطان یہان سے اپنے لشکر صمیت بنکاپور



Marfat.com

لور وانہ ہو شافور کے متصل جا اُترا ' پر کتنے سلطانی خار نگر سوار جو نار اج کے ارادے محالون پر دو آ گئے تھے فضا کار غنیم کے بناقدار دن نے اُن سے دو چار ہو کر ایک ہی حملے مین سب کو مار لیا ' سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی اپنے لشکر کے سوارون پر تو یہہ حکم دیا ' کہ کوئی بنے اجازت چھاونی کی حد سے باہر نہ نکلے اور آپ ایک مہینے وہین رہکر مرہٹے کے کتنے سر دارون کو بہت سے روپی اسباب بھیج کے اپنا مطیع بنالیا چنانچہ اِنھین کی صواب دید سے ایک دن چار دن فوج کو شبخون کے لیئے مسلّح کر روانہ کیا ' وہان غنیم کے طلایہ دارون نے کہ ہری پنڈت پھر کیا کے ملازم تھے جان بوجھ کے اُنھین آنے نہ دو کا بہان تک کہ وے دلاور فوج کی فوج حریف کے لشکر کے قریب جا پہنچے ' تب کسی شخص نے اِنکے آنے کی اطّلاع پاکر ہلکر کو جا خبر کر دی کہ پاسبانون کی خطا سے سلطانی سپاہ لشکر مین داخل ہو گئی ' اُسنے اتنا سنتے ہی پیادہ پا خیمے سے نکل بان و شاتک اور بندوق کی آواز سن فرار کی راہ لی اور اپنی حرم خاص کو بھی جو اُسکی بڑی پیاری تھی ڈیرے ہی مین سوتے چھوڑا ' اور سر دار بھی بھاگ نکلے ' تمامتر غنیم کی سپاہ پراگندہ اور فوج مغل کی بھی سراسر منتشر ہو گئی اتھارہ عورتین اُس قوم کے سردارون کی موتی جواہر بھری اسیری مین پکڑ آئین ' جب فجر ہوئی ' وے بہادر سرلشکر منصور و مظفّر ' اسباب غنیمت جھنڈا خیمہ ہاتھی اُونٹ خزانہ اور چودہ ضرب توپون کی لیکر پھر آئے ' ہرچند غنیم نے بقیہ السّیف کے اکٹھا کرنے کو اُنکی راہین روک کر بہتیرا زور مارا پر کچھ بکار آمد نہوا ' بناچار ناکام پھر گیا ' اِدھر سلطانی سپہسالارون نے لوٹ کی چیزین مع اُن اسیر عورتون کے نظر انور مین گذرانین ' سلطان عطا پاش نے اُن سب سر دارون اور سپاہیون کو بسبب اُنکی جان بازیون کے دو دو مہینے کی

طلب اور چوتھائی غنیمت بطور انعام کے اور اچھے عہدے دیکر سرفراز و ممتاز کیا اور اُن عورتون سے بہ قول لے کر کہ کسی نوع اپنے شوہرون کو جنگ و حرب سے باز رکھین اُنکے زیور و اسباب صمیت بڑی عزت و آبرو کے ساتھ سلطان کے لشکر مین بھیج دیا، پر اُنکے شوہرون نے جب اس شے سے کہ دے مسلمانون کے ہاتھ لگ گئی تھین گمان بد کر کے اپنے خیمون مین اُنھین آنے مذ دیا تب اُن بیکبختون نے اپنے شوہرون کی نادانی و کم ہمتی پہ لعنت و ملامت کر کے، اُن سے سلطان فتوت و مروت نشان کی پاسداریون اور حسن اخلاق کا اظہار کر سلطان سے آشتی و صلح کرنے کے لیے اصرار کیا تب اُنھون نے اپنے دلون سے بدگمانی اور کینے کو میان ملاپ کے قصد پر بالکل دور کیا چنانچہ اب فوج ظفر موج جدھر متوجہ ہو کر صف آرا ہوتی وے لوگ اُس جنگاہ سے پھر جاتے، جب سلطان گیتی ستان نے دیکھا کہ اب سپاہ اعدا مین دم مقابلہ کرنے کا باقی نہین رہا تب بعد ایک مہینے کے خلائق کے حال پر ترس کر کے لشکر غنیم کے سرداردن اور مغلون کی صلاح سے بدر الزمان خان کو اور کئی خوانین کے ساتھ مع خطوط متضمن صلح اور بہت سے نقود و نفیس تحفون خلعتون اور گرانبہا جواہر کے جن مین ایک جڑاؤ گلوبند ہی پانچ لاکھ روپی کا تھا حاکم یونان کے پاس بھیجکر اظہار دوستی کا کیا اور اُدھر سے ہلکار وغیرہ سرداران لشکر نے بھی کئی بار افواج قاہرہ سے نوع بنوع کی زکین اُٹھائی تھین، ساری حقیقت سلطان کی شجاعت و ہمت کی شرحوار لکھکر آشتی و صلح کو ترجیح دی، تب اس مقدمے مین حاکم یونان نے اپنے ارکان سلطنت سے صلاح کی اُن لوگون نے بھی عرض کیا کہ واقعی مناسب یہی ہی کہ ہم سلطان سے اتفاق کرین اور ایلچیون کو یہان کے تحفے ہدیون کے ساتھ بھیج کر اُس کی خاطر آزردہ کو شاد

اور یہ امر ہماری سلطنت کی ایمنی کا باعث ہوگا کیونکہ جوانمردی و دلاوری اُس عالی ہمّت کی خود ظاہر و باہر ہی جب اِدھر کا قصد کریگا تو بلا تکلف یہ ہمارا ملک مسخر کرلیگا، جب حاکم یونان نے اُن خیر خواہون کی بھی رائین اِسی طرف مائل دیکھین اور سلطان کی کمک کے لیئے فرانسیس کے جہاز پہنچنے کی خبر بھی اُسے پہنچ چکی تھی اِسی واسطے اُس نے سلطان عالیشان کے ساتھ مصالحہ کرنے کو غنیمت جان کے ایمنی اپنی ریاست کی اِسی مین سمجھی کہ ایک سفیر کے ہمراہ بہت سے تحفے، زر و جواہر اور نجیب بادپا گھوڑے، بڑے بڑے ہاتھی حضور مین بھیج کر ترکوندا، نولکندا، جالی مال کے تعلّقے بطور انعام کے درخواست کیئے سلطان نے بمقتضاے مصلحت، اِس التماس کو قبول کر کے سند تینون تعلّقون کی اُسے بھیج دی، تب قلعے اور صوبے اُس گرد و نواح کے جو سپاہ اعدا کے تسلط مین تھے سر نو سرکار عالی کے تحت مین آگیئے، اِسی تقریب سے حضور سلطانی مین ہری پنڈت نے نواب حکیم خان کے قصورون کی طلب عفو کے لیئے عرض معروض کرشانور کا صوبہ پھر اُسے دلوادیا، جب حاکم یونان کے مصالحے کے سبب اُس جانب سے خاطر ہمایون کو اطمینان حاصل ہوئی تو لشکر سلطانی بفتح وفیروزی مراجعت کر کے شانور مین آپہنچا اور سلطان عالیشان نے ہری پنڈت پھر کبہ کو جو ہوا خواہون کے حلقے مین داخل ہو کر باعث صلح کا ہوا تھا کنچن گڑھ کا تعلّقہ اُس کے مضافات صمیت اور کئی اور قریے بطور جاگیر کے دے آگے کو کوچ کر محال دروجی کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا، اب راجا راے درگ اور راجا ہرپن ہلّی از خود لشکر نصرت اثر مین داخل ہو کر مجرا کرنے کی امید رکھتے تھے، لیکن چون سلطان کی خاطر مین اِس جہت سے کہ جب تلے بلائے گیے تھے اُس وقت حاضر نہوئے بلکہ سرگرم بداندیشی کے تھے، غبار تھا



Marfat.com

سلطان نے رات کے وقت پلٹنین بھیج کر اُنھین مع جمعیت اسیر کر بنگلور بھیجوا دیا، ملک و مال اُن کا بالکل ضبط ہو گیا بعد اِس کے سلطان بہان سے کوچ کر اپنے دار السّلطنت کو رونق افزا ہوا،

ذکر بند و بست دار السّلطنت اور تمام ممالک محروسہ کا، معزول ہونا میر صادق دیوان کا، مسجد اعلی کی بنا کا سبب، پھر آنا وکیلون کا حضور سے سلطان روم کے جو گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین گئے تھے، جانا وکیلون کا حیدر آباد کو سن بارہ سی مین

جب سلطان عالیشان نے ملک و لشکر کے نظم و نسق کا ارادہ کیا پہلے احوال دیوان سرکار عالی کا جسنے ادھونی اور شانور کے صوبے مین کچھ خورد برد کیا تھا حضور مین ظاہر ہوا اور وہ اپنے عہدے سے برطرف ہو کر مقید ہوا اسباب اُسکے گھر کا سب کا سب حسب الحکم سرکار مین ضبط ہو گیا، کہتے ہین دس لاکھ روپی اور ایک لاکھ محمد شاہی اشرفی نقد اُسکے گھر سے نکلی علاوہ جواہر و ظروف طلاؤ نقرے کے اور دیوانی خدمت مین مہدی خان نائط اُسکی جگہ پر بحال ہوا، مسجد اعلا جسکی گیارہ سی اٹھانوے مین درمیان قلعۂ دار السّلطنت کے بنا ہوئی وجہ اُسکے احداث کی یہہی کہ جب کھنڈی راؤ کافر نعمت نے اقبال خداداد کی تباہی کے اور ارادے اپنے مخدوم سے باغی ہو (جن دنون نواب مغفور تنہا بنگلور کو گیا تھا) نواب کے زنانہ محل کو مع سلطان کہ اُس وقت سات برس کا تھا ایک مکان مین قید کیا جسکے سامھنے ایک بتخانہ وسیع صحن کا تھا سلطان اُن دنون بتقاضاے سن اپنے مکان سے اکثر اُس بتخانے مین جہان لڑکے کھیلا کرتے

اُن کا تماشا دیکھنے کو جایا کرنا قضاے الٰہی ایک دن کسی فقیر روشن ضمیر نے
وہان وارد ہوکر یہہ خوشخبری اُسے سنائی کہ او بابا خوش نصیب لڑکے کچھ
دنون صبر کر آیندہ تو ہی اِس ملک کا بادشاہ ہوگا، اُس وقت میری نصیحت یاد
کرکے اِس دیول کو توڑ ایک مسجد بنانا کہ تیری نشانی تا قیامت باقی رہے،
سلطان نے مسکراکر فرمایا اگر خدا مجھے تخت نشین کرے تو بیشک آپ کے ارشاد کو
بجا لاؤنگا چنانچہ اپنے والد کے بعد فرمانروائی پاکر بتخانے کو توڑوا وہان ایک مسجد
عالیشان کی بنا قائم کی، دو سال کے عرصے مین چھ لاکھ روپی کی لاگت سے بن کر طیار ہوئی
تب اُس نے بارہ سی چار ہجری مین نماز عید الفطر کی دہین ادا کرکے مسجد
اعلا اُس کا نام رکھا، اور انہین دنون مین ہر ہر شہر و قصبے اور قلعے کے گرد بگرد
ایک ایک فرسنگ کے فاصلے پر گھنی گھنی بنسواڑی لگوا کر چار دروازے
مقرر کیے، جہان طلایہ داروں کو بیٹھلا کر یہہ تاکید فرمائی کہ قلعداری کے پروانے بغیر
کسی کو اُس کے اندر آنے نہ دین، اور ممالک محروسہ و علاقہ کرناٹک
پائین گھاٹ کی سرحدون کے درمیان، اور ڈنڈیگل و کروڑ سے بدویل گھاٹ
اور لھسم کی حدون تک خاربند لگوا کر بارہ ہزار پیدل اور دس ہزار سوار جرار
جابجا پاسبانی کے لیے تعینات کیے تا نہ پائین گھاٹ سے سلطان کے ملک مین
کوئی آنے پاوے نہ بالاگھاٹ سے اُس طرف جانے، اور اِسی سال مین
سلطان روم کے پیشکش کے واسطے بہت سے نفیس و لطیف اسباب
وتحفے، نو ساخت بندوقین نئی ضرب کے دس لاکھ روپئے، قماشہاے فاخرہ، زر و
جواہر گرانبہا میر غلام علی خان وغیرہ کے ہمراہ بھیجوائے چنانچہ وے اُس دربار عالی
سے پھرنے وقت ایک نوازش نامہ جو مبارکباد سلطنت کے جلوس پر محتوی تھا
اور جڑاؤ خیغ و سپر اور بیش قیمتی جواہر اور بہت سے نوادر رومی لیتے آئے،



Marfat.com

لے چیز بن سبکی سب نظر مبارک مین پہنچین تب تو سلطان نے بموجب فرمانے
سلطان روم کے ہر طرح کا سامان سلطنت آمادہ اور تخت شاہی کو نئی طرز پر طلا اور
جواہر بیش قیمت سے مرصع اور مبالغ خطیر خرچ کر بشکل شبر طیار کروایا،
چنانچہ بہ تخت ابتک انگریزون کی ولایت مین موجود ہی، اور ہر برس اُن کے
بادشاہ کی سالگرہ کے جشن کے دن حاضر بن بزم شاہی اور ناظرین دربار عام کی
نظرون مین مع اور نادر نادر نفایسون و اعجوبون کے جو بعد مسخر ہو جانے
سرینگپٹن کے اِس سرکار سے اُن کے ہاتھ لگے جلوہ افروز ہوا کرتا ہی، اور
قوم انگریز و فرانسیس کے اچھے اچھے ہنرورون اور استاد کاریگرون کو جمع کر
کے توپ بندوق قینچی چاقو گھڑی و بانات و کمخاب اور ظروف چینی وغیرہ
کے بنانے مین ترے قدغن سے سرگرم کار کیا، اِسطرح کے کارخانے چار
مقام دارالسلطنت، بنگلور، چینل درگ اور نگر مین تھے، لیکن اوقات ہمایون
سپاہیون کے اکٹھا کرنے مین صرف ہوتی تھی، قدیمی خدمتگزار سپاہیون اور جنگ
آزمودہ منصبدارون کو جنھین نواب مرحوم نے لاکھون روپی خرچ کر کے
ہر ایک ملک سے جمع کیا تھا سلطان نے بالکل اپنی نظرون سے گرا دیا، اور ناآزمودہ
کار جوانون کو اُن کے قایم مقام کیا، اِسی جہت سے تھوڑے ہی دنون
کے درمیان اُس ملک و سلطنت مین بہت سے خلل واقع ہوئے،

---



Marfat.com

فوجکشی کرنا سلطان کا کلیکوٹ کی طرف، پھر چترہ جانا کوچی بندر
اور حاکم ملیبار کے تعلقون پر، مجروح و مفتول ہونا کتنے جوانان
مظفر کا، لے لینا اُس بندرگاہ کی پانچ ہجری مین،

جب سلطان عالی شان دارالسلطنت وغیرہ کے نظم و نسق سے فارغ ہوا،
جاسوس خبر لائے کہ کلیکوٹ کے نائر سرکشی و بغاوت پر مستعد ہین ہرچند
وہان کا حاکم ارشد بیگ خان اُن کی شورش کے فرو کرنے مین سعی کرتا ہی
کچھ مفید نہین پڑتی، اتنا سنتے ہی سلطان عالیشان چار پلٹن نین رسالے اور توپخانے
ساتھ خود اُسی طرف روانہ ہوا اُن کو چکدارن نے سلطان کی روانگی سے اپنی
جان و مال کا خوف کر بہاڑ اور جنگل کا رستا لیا، جب بہان کے حاکم نے موکب
والا کا استقبال کر کے مجرا حاصل کیا سلطان نے عتاب کی راہ سے اُسکو
خطاب کیا کہ رعایا کا دل ہاتھ مین لینا اور ملک کا ضبط و ربط کرنا جیسا کہ چاہئے تم سے
نہو سکیگا، بعد اِسکے مہتاب خان بخشی کو اُس صوبے کا ناظم کر دارالسلطنت
کی طرف مراجعت کی، بخشی مذکور نے اگرچہ اُس ضلع کی رعیتون کو دلاسا بھروسا
دے دے بلایا لیکن اُن شورہ بخت نے کوچی والون کی پرچک و اغوا سے
جنگ و جدال کا قصد کیا، جب یہ حال ملازمان سلطانی کے گوش گذار ہوا تو اُس
بلند اقبال نے اِدھر تو آپ سہ شکر آمادۂ قتال ستی کال اور کورکال کے رستے
فوراً کلیکوٹ کی جانب کوچ کیا اور اُدھر اپنے سپاہیون کو اہل ضلال کے ملکون
کے خراب کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اِن لوگون نے قصبون قریون مین قرار واقعی لوٹ
پاٹ مچادی، اکثر مفسد تمرد پیشہ مارے پڑے، باقی مغلوب ہو کر مطیع و فرمان
بردار ہوئے، اسی عرصے مین کتنے پنڈاروں نے ترچناپلی کی اطراف پر تاخت



Marfat.com

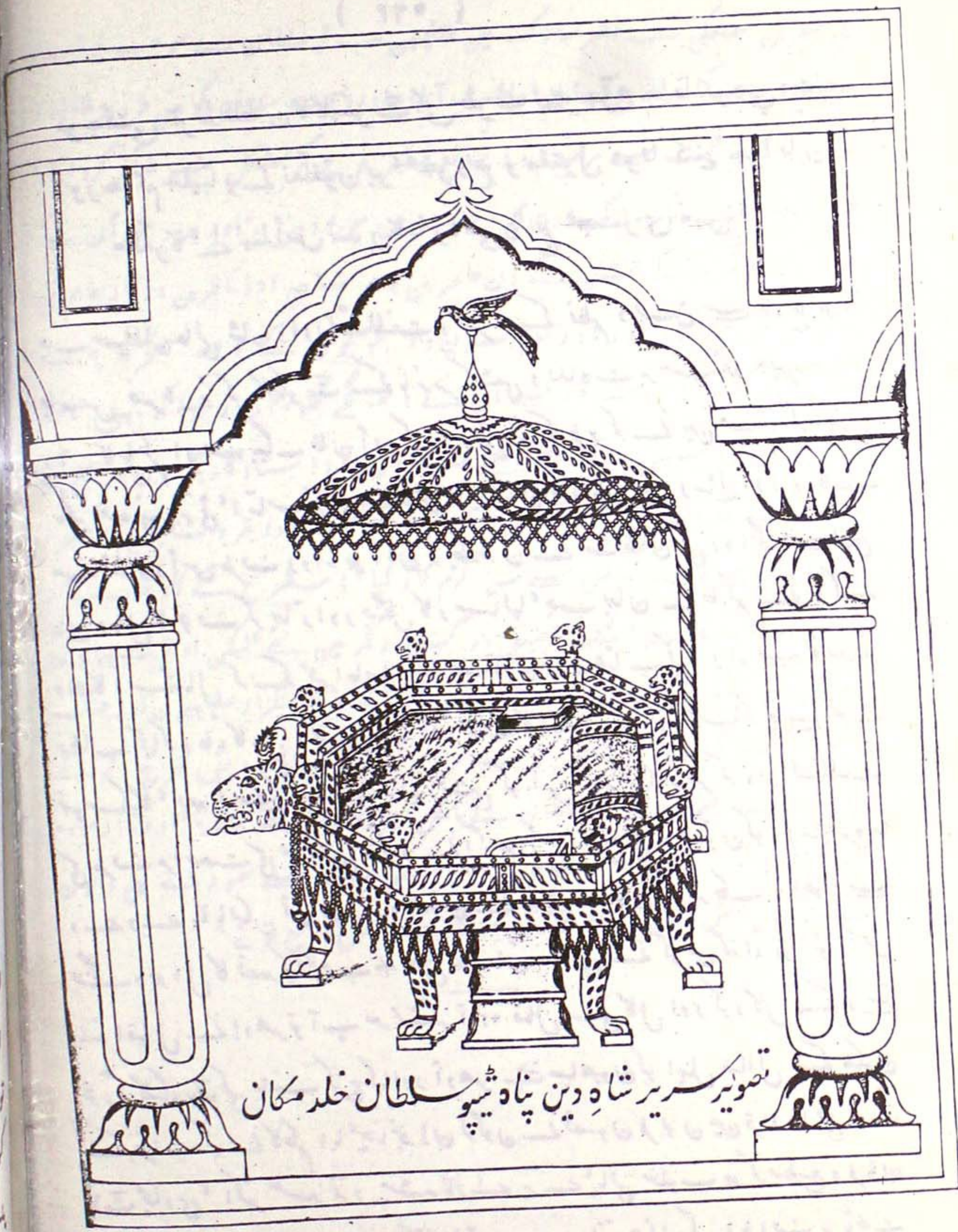

تصویر سریر شاہِ دین پناہ ٹیپو سلطان خلد مکان

Marfat.com

کر اُسے ویران و بے چراغ کیا، اور اُس قلعے کے سر دار نے حضور والا مین
ایک عرضی اِس مضمون کی بھیجی کہ تنبیہ ان احمق قزاکون کی جو سرکار
خداداد اور سرکار کمپنی انگریز کے باہم اِن دنون میان ماپ کو دیکھ اِس
صوبے کے علاقے کے محالون کو لوٹنے کرچاہتے ہین کہ کسی طرح اِس اتفاق کو
برہم کرین، ضرور ہی، سلطان نے اُس کے جواب مین فرمایا، ممکن نہین کہ
سرکاری سپاہی بغیر اطلاع سرکار کے ایسی حرکت کرین، شاید اُس
نواح کے کسی راجا نے قابو پاکے ایسی دلبری کی ہی اب جاسوسون
سے کوچی بندر کی حقیقت تحقیق کر آپ ہی سب فوج خاص سمیت اُس
طرف ناخت کی، کوچی والے اِس حال سے خبردار ہو مورچہ اور گہری کھائی
بنا لڑنے کو آمادہ ہو گئے، اِدھر سے بھی حسب الامر عالی بہادرون نے رات
کے وقت ایسی جوانمردی کی کہ اُس بندر کو سر کیا ساتھ ہی اِس کے
سلطان آگے بڑھنے پر مستعد ہوا، خیر خواہون نے حضور والا مین عرض
کیا کہ اِس وقت آگے کا عزم کرنا اچھا نہین کیونکہ سامنے راہین ناہموار اور
بڑی بڑی مژبان واقع ہین خدانخواستہ اعدا غالب اور غازی مغلوب
ہو جائین پر سلطان اپنے جان نثارون کے اس کہنے کو خاطر مین نہ لاکر فوراً
اندھیاری رات مین پالکی پر سوار ہو دو پلٹن اور دو ہزار سوار سمیت روانہ ہوا،
اور حضوری فدائیون نے ایک ہی ہلّے مین دشمنون کو مار ہٹا حصار مسخر کرلیا
اعدا قلعے کی جانب بھاگ گئے سلطان نے آپ وہین اقامت کر فوج اور
توپ خانون کی طلب کے لیے ہرکارون کو حکم دیا، جب اِنھون نے دو پلٹنون
کو جو شکار کی ہراولی اور لڑائی پر تعینات تھین خبر کر روانہ کردین اور دوسری
پلٹنین جاملنے کو طیار ہوئی تھین کہ اچانک حریف کے سپاہین نے دغا کرکے نور کے



Marfat.com

نر کے بانی کے بنیون کا منھ کھول دیا جسے کھائی۔ حشمے سب بھر گئے اور فوج سلطانی پر کمک پہنچنے کی راہ بند ہو گئی، تب تو اعدا نے چارون طرف سے بہادرون کو گھیر لیا، ہر چند یے اُن گمراہون کے ہٹانے مین کوشش عمل مین ائے پر ناکام نوع بنوع کے دام بلا مین گرفتار ہو گئے اور چار ہزار نجیب و حابک سوار دلیری و شجاعت کو کام فرما اپنے آقا کے سامھنے زخمی و شہید ہوئے، تب میر فرالدین خان بہادر نے کہ سواری خاص کے متصل تھا بروقت پہنچ جھت سلطان کو پالکی پر سے اُتار لیا اور بخیر و عافیت لشکر گاہ مین پہنچایا، مگر سلطانی جلوداروں مین سے کوئی بچ نہ نکلا اور وہ اورنگ نام مرصع کار پالکی جسکے بنانے مین نو لاکھ روپی خرچ ہوئے تھے مع بچھونے اور ایک قبضے کتار کے جسکا دستہ ایک زمرد کے دانے کا تھا اعدا کے ہاتھ لگی، القصہ حضرت سلطان اور میر فرالدین خان نے اُس ورطے ہلاکت سے نکل کر پھر رودخانے کے پار جا شخیون پر خوب ہی تیغ زنی کی اور سپہسالارون نے بھی بموجب امر عالی کے، تلوار و تبر کی وارون سے جتنے چھوٹے بڑے کو پایا مار کھپایا، باقی بچے بچائے ملک و مال چھوڑ چھاڑ مالیبار کی طرف نکل بھاگے اور سلطان عالی شان نے اُس بندر کے قلعے مین داخل ہو کر سب مال متاع توپ وغیرہ حسبت ضبط کر لیا،

## چڑھ آنا جنریل مبنڈوس بہادر کا راجہ ملیبار کی جنگ کو، لڑنا فریقین کا ستی منگل کی نواح مین، روانہ ہونا رایات ظفر آیات کا پائین گھاٹ کی طرف اور وہان کی فتحونکا بیان،

جب سلطان عالیشان نے اس نواح کے بندوبست سے فراغت حاصل کی تو،



Marfat.com

ملیبار کے راجاسے خراج طلب کیا، اُسنے سپاہ سلطانی کے رعب سے، خوف کھا کر
گورنر مدراس کے پاس اس امر کی نالش کی جس پر جنریل میڈوس بہادر
سلطان کے مقابلے کو متعین ہو کر شہر نگر مین آپڑا اور یہان سے راجا کی مدد کے
واسطے آگے بڑھا، کوئنبا تور اور ستی منگل کی نواح مین سلطانی فوج ہراول
کے ساتھ بڑی لڑائی واقع ہوئی دونون طرف سے توپ بندوق بان کی آوازون
سے غوغای محشر برپا تھا قزاکون نے جنگل مین خیمہ و خرگاہ اعدا کے لوٹ زن و مرد
کو اُنکے گرفتار کرلیا اگرچہ دونون لشکر آپسمین لڑ بھڑ کر برابر رہے، لیکن شام کے
وقت جب جنریل مذکور ایک پہاڑ کی ترائی مین اُترا تو سلطانی سپاہ نے بڑی
تک ودو سے اُسکو نرغے مین کر رسد کی راہ روک لیا، دوسرے دن جنریل نے آگے
کوچ کیا اور ستی منگل کے قلعے مین عمل کر چندے وہان ٹھہرا، بعد اِسکے کوئنبا تور
کی جانب جو خاص خیمہ گاہ سلطانی تھا روانہ ہوا یہ خبر سنتے ہی خسرو گیتی ستان
اپنی ساری فوج و سپاہ ہمراہ لے اُس پر جا پڑا اور ترائی کے دھنور پر صف
آرا ہوا، مگر جنریل بہادر بھوانی ندی کے کنارے اُتر کر اُس دن لڑنے کو طرح
دیگیا اور کرنیل مکسوبل کو بنگلے سے پانچ پلٹن لیکے ہر ایک مین جسکے ایک ہزار
فرنگستانی جوان تھے آیا تھا کالسٹری اور بنگٹ گری وغیرہ کے راجاؤن کی فوجون
صمیت کوچ کر کے وانمباڑی اور تر پاتور مین پاسبانون کو مقرر کرتپور گھاٹ کی
طرف روانہ ہوا سلطان اِس حال سے آگاہ ہو سید صاحب سپہسالار کو اُسکے
مدافعے کے لیئے بھیجا اور اپنا ڈیرا نگر مین رہنے دیا، جبکہ یہ سپہسالار اپنی فوج صمیت
المغارون چلا تب کرنیل بہادر جو دھرم پوری کی جانب گیا تھا رنت کندلی کی نواح
مین پھر آباد ان سید غفار نے پندرہ ہزار سوار صمیت اُس سپہسالار کے
لشکر سے آگے بڑھکے انگریزون کی فوج کے ہراول پر حملہ کرنے کے ڈیڑھ سو

سوار اور دو سو سپاہی اسیر کر لیے، کرنیل بہادر نے اُس دن جنگل پہاڑ مین بسر کر کاویری پتن کو کوچ کیا، جب راہ مین فوج قاہرہ کو اپنے گرد دیکھا تو پہاڑ کی ترائی اور میدان مین ہو کر تیور گھات کا رسالیا اُدھر سے جنریل میڈوس بھی اُسی گھاٹی کے نیچے اِلغار دن اُسے آملا لیکن اِسسے کچھ آگے ہی سلطانی جانبازون نے وہان پہنچ جوانمردی و تہور کا جوہر ظاہر کر سخت زد و ضرب مچا دیا تھا، یہ جب حریف کی جانب کے سردار بھی حملہ آور ہوئے اور افواج سلطانی مین تہلکہ پڑ گیا، تب سلطان خود بنفس نفیس جلد تر اسد اللہی رسالون اور توپخانے سے اُن کے پیچھے تاخت کر ایسا اُن کا قافیہ تنگ کیا کہ کسی طرح بچاؤ کی صورت نتھی جنریل اپنے سپاہیون سمیت قلعہ باندھ بہیر و بنگاہ کو درمیان کر بھرستی منگل کی جانب روانہ ہوا، قصبہ کوناہ جبکہ دو تین مہینے تک باہم جنگ و پیکار یکسو نہوئی، انگریزی لشکر مین رسد و آذوقہ نہ رہ گیا اِسسے اُن پر بڑی تکلیف و سختی گذرنے لگی اور چون رسد وغیرہ ضروری چیزون کے پہنچنے کی بھی اُمید نتھی، بضرورت جنریل بہادر معہ تمام لشکر ترچناپلی کی سمت پھر چلا، بہادران ظفر توامان ستی منگل کے میدان مین اُس کی راہ چھینک چارو نطرف سے اُس پر ٹوٹ پڑے اور ایسی جوانمردی و مردانگی برروی کار لائے کہ منصف مزاج سردارون نے تعریفین کین اُنکے پی در پی حملون سے قریب تھا کہ سپاہ اعدا پراگندہ و پریشان ہو جاے، لیکن رات کے آجانے سے جب جانبازان لشکر سلطان جنگ سے باز رہے، جنریل بہادر لڑائی سے ہاتھ اُٹھا بہت سا سامان و اسباب وہین چھوڑ چھاڑ آگے چل نکلا، غارتگر سوارون اور دوسرے رسالون نے پھر اُسے گھیر کر جنگ آغاز کر دیا، قضا کار سلطانی ہراول کا سردار مارا پڑا، سلطان مرحمت نہاد نے اِس واقعے پر تاسف کھا کر



Marfat.com

اُس دن جنگ کو موقوف رکھا اگرچہ سپہدار اور رسالے کے سردار لوگ حرب و پیکار کا خرخشہ مٹاد ینے کو ناخن کرنے اور گھوڑے اُٹھانے پر مستعد ہو کر طالب تکم تھے لیکن چون اجازت نتھی حسرت کا ہاتھ مل مل کر رہگئے اور اسی سبب سے جنریل کو اُدھر بڑی فرصت مل گئی کہ وہ بے کھٹکے کوچ در کوچ ترچناپلی کے قلعے مین جا پہنچا، اب سلطان نے میر قمر الدّین خان بہادر کو تو ستّی منگل کا قلعہ عمل دخل کرنے کے واسطے روانہ اور سواروں کے تئین ترچناپلی کے محالون پر تاخت وتاراج کرنے اور بھی تنجاور کے قصبون فریون کے اُجاڑنے پھونک دینے کے لیئے تعینات کیا، جب تک جنریل بہادر اپنے لشکر صمیت دریا کنارے کے رستے اُفنان و خیزان مدراس پہنچا، سلطان بھی چنجی اور ہرموکل گڑھ کے سوا دتک اُسکا پیچھا کیئے گیا، اور اُدھر قمر الدّین خان بہادر نے ستّی منگل کے قلعے کو محاصرہ اور ہر طرف سے زولا کر حصار کے توڑنے ڈھانے مین سعی کی، لیکن قبل اِس کے کہ اولیاے دولت مظفر و منصور ہون اُس گروہ کے سردار نے رسد و آذوقے کی کمی، سامان جنگ اور پانی کی نایابی کے خوف سے دکیل بھیجکر صلح کا پیغام کیا اور قول قرار درمیان آنے کے بعد قلعہ سلطانی مانزمون کو چھوڑ دیا، خان مذکور اسیرون کو لیکر حضور مین آ پہنچا، تب حکم ہوا کہ سردارون کو سمیت سانبر صمیت قید کرکے دار السّلطنت مین پہنچائین اور اُس کے سپاہی، سلطانی فوجون میں بھرتی کیئے جائین جب جنریل مذکور مدراس مین پہنچا، سلطان نے سوارون کے رسالے اطراف و نواح کی تسخیر و ویران کرنے کو بھیجے چنانچہ قمر الدّین خان نے جو ہرموکل پہاڑ کے عمل کرنے کو تعینات ہوا تھا اپنی فوج صمیت وہان پہنچ اطراف کے ہزارون غریبون رعیتون کو جنھون نے انگریزون کے تھانون کے آسرے پر اُس پہاڑ کو اپنی پناہ کی جگہ سمجھا تھا تباہ و پریشان



Marfat.com

کرڈالا کیونکہ اُس قلعے کے سردار نے جو اوایل مین کچھ دنون نواب مرحوم کی قید کا مزا چکھ چکا تھا سپاہ نصرت پناہ کے پہنچتے ہی اُسکی بہتابت اور اپنی اگلی مصیبت کا دھیان کر درد سر کے بہانے سے ایک کوٹھری مین گھس کر قلعے کا انتظام اپنے کارگزارون کے ذمے کیا تھا اُن لوگون نے جب ایسی ابتری اور خانہ خرابی دیکھی تو مناسب نجان کے قلعہ اپنے سردار کی مرضی کے موافق حوالے کردیا،

---

بنگالے سے آنا گورنر جنرل لارڈ کارنوالس کا، اور ملانا اپنا اپنے ساتھ۔ نظام علی خان اور مرہٹون کا، لشکرکشی کرنا اِن تینون سردارن هم عہد کا سلطنت خداداد پر، مسخر کرنا بالاگھاٹ کا، اور انبان واقع ہوئی سلطانیون اور ان تین سردارون کے سپاہیون مین معہ اور رودادون کے جو من بارہ سی چھ جزی مین واقع ہوئین،

دربار کے اخبار نگارون نے جب پائین گھاٹ کی جانب سلطان کے متوجہ ہونے کی خبر گورنر جنرل بہادر کو لکھی کہ فوج سلطانی، دروبست کرنا تک پائین گھاٹ کی سرزمین کو تاخت تاراج کر اُس کی اطراف پر متسلط ہوگئی، کچھ دنون تک تو جنرل میڈوس اُن کا سامنا کرتا رہا، آخر وہ بھی رسد اور ساز وسامان حربی کے چک جانے کے سبب بے بس ہو کر مدراس کو پھر گیا، اور گورنر جنرل کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر جلد حریف کی سپاہ کا مدافعہ عمل مین نہ آئے تو خوف ہی کہ مرتا سر یہہ ملک بھی تباہ و برباد ہو اور عنقریب ہاتھ سے نکل جائے تب اس ضمن مین نظام علی خان کے وکیل ابوالقاسم خان عرف میر عالم

نے جو قبل اِسکے بانجو بز مشیر الملک دیوان ناظم حیدر آباد بنگالے مین آکر
گورنر جنرل موصوف کو اقبال خداداد کے استیصال کے لیئے اشتعال
دینے مین مصروف تھا، فرصت وقت پا اُس بات مین بڑی کوشش کی
یہان تک کہ گورنر جنرل کو اِن گھاٹون اُتارا کہ اُدھر تو اُس نے ناظم حیدر آباد
اور حاکم پونان کو آپس مین متفق ہونے اور تمام ملک بالا گھاٹ کے نسنجبر
و تقسیم کر لینے کے واسطے شقّے لکھ بھیجا، اور مدراس کے سرداروں کو بھی
سامان حرب و ذخیرے اور سپاہیون کے جمع کرنے کا قدغن کیا، اور اِدھر آپ
اپنے کام کا بند و بست و تدبیر کرنا شروع کیا، چونکہ حیدر آباد کے ناظم اور مرہٹون کو
ملک خداداد کے لینے کی بڑی فکر و تلاش ہی رہا کرتی تھی، اِس لیئے اب وے
گورنر جنرل کے لکھنے بموجب فوج اور آلات جنگ کی طیاری مین سرگرم ہوئے
اور انگریز کے سردار بھی رزم و پیکار کے اسباب و آلات جمع کرنے لگے،
کرنیل ربٹ اخبار نویسون کے داروغہ نے جو انبور گڑھ کی چوکی پر تعینات
ہو انھاند بیرات شایستہ اور زر پاشی و شیرین زبانی سے بالا گھات کے
راجاؤن کو جنھون نے نواب مرحوم کی جبّاری اور سلطان کی بیرحمی کے باعث
اپنا اپنا ملک چھوڑ دیا تھا، ایک اقرار نامہ رسد جمع کرنے اور اور اسباب بہم
پہنچانے کی شرط پر بھیجکر اُنھین اپنے علاقون کی سرحدون مین دخل و تصرّف کی
ہروانگی دی اور نقشہ سر تا سر ملک بالا گھات کا باوصف ایسے ضبط و انتظام
کے کہ مجال کیا کہ کوئی ایک موضع سے دوسرے موضع مین بے حکم وہان کے
حاکم کے جا سکے مبالغ کثیر خرچ کر کے اور ہوشمند جاسوسون منشیون کو سوداگرون
کے بھیس مین بھیج کر منگوایا اور سرکار خداداد کے کتنے سردارون عہدہ دارون کو
بھی اپنے ساتھ ملا لیا، خبر یہ تو یہان اِس تدبیر سے گورنر جنرل کے پہنچنے کی


601

Marfat.com

انتظار مین تھا اور وہان اُس کا خفیہ نویس سیّد امام جسنے دارالسّلطنت پٹن کی سکونت اور سلطان کی نوکری اختیار کرلی تھی بعد ظاہر ہونے اِس بھید کے کہ وہ ہمیشہ بی درپی بہان کی ٹھیک ٹھیک خبرین لکھ بھیجا کرتا ہی حضور مین بلایا اور یہہ کہا گیا کہ جو کچھ تو نے کیا ہی اگر سچ سچ کہدیگا تو تیری جان بچیگی، اُس ناآزمودہ کار نے کئی اور سردارون کے بھی نام جنھون نے دغا کی راہ مین قدم رکھا تھا لکھکر حضور مین گذرانے، چنانچہ بعد تحقیقات شایستہ و تدارک بایستہ پندرہ آدمی جلّادون کے حوالے کیئے گیئے، پھر اُس کافر نعمت سے جب پوچھا گیا کہ تو نے جو اِس سرکار کا نمک کھاکے ایسی حرکت کی اب تیری سزا کیا ہی، وہ چپ رہا تب حکم ہوا کہ اِسے بھی اوروں کے ساتھہ قتل کرین، یہہ خبر سن کر دوسرا اخبار نویس امام الدّین نام بھی جو اِسی کام پر مقرّر ہوکر کولار اور تندی گڑھ مین رہا کرتا تھا، راتون رات سات گڑھ کے علاقے مین کرپات کو اُتر لاگا، ہرچند اِس طرح سے کرنیل ربت کے جاسوسونکا حال کھل گیا اور وے قتل ہوئے تسپر بھی اُسنے اِس کام کو نچھوڑا، الغرض جونہین گورنر جنرل بہادر کو لشکر وغیرہ کی طیّاری کی خبر پہنچی تو وہ پانچ ہزار بنگالی اور دو ہزار فرنگی سپاہیون کو ساتھہ لے جہاز پر سوار ہوکر راس مین آ اُترا، پھر یہان سے ایک مہینے بعد چار پلٹن، چھہ ہزار اہل فرنگ تین ہزار سوار صمیت بڑی طیّاری سے بالا گھاٹ کی تسخیر کے اِرادے روانہ ہوکر ویلور مین داخل ہوا، جس وقت سلطان بھلیجری کے سردار فرانسیس کے ساتھہ کمک کا سوال جواب کر رہا تھا جاسوسون نے اِس سپہسالار کے کوچ کرنے کی خبر عرض اقدس مین پہنچائی جسپر محمد خان بخشی اُس روداد کی تحقیق کے واسطے بڑے جماؤ کے ساتھہ حضور سے رخصت ہوکر جنگم گھاٹ کے رستے نرپاتور جا پہنچا، تب تو دبرہ سی انگریز



Marfat.com

جو قلعے مین تھے اور کالستری راجا کا سردار علاقہ دار جو تین سو پیادون سے اُس قلعے کی نگہبانی کیا کرتا تھا نے سب کے سب سورج نکلنے کے پہلے ہی گڑھ سے نکل انیور گڑھ کے رستے چل کھڑے ہوئے ' پرتھوی شعار سواردن نے دھاوا مارا ایک ہی حملے مین اُنھین لوٹ لیا ' اور دماغ دار سردارون کو بھی اسیر کرکے مراجعت کیا ' نظام علی خان خود تو چالیس ہزار سوار ' بیس ہزار پیدل سے سمہ امرا اور اپنے دونون فرزند عالیجاہ و سکندر جاہ کے حیدر آباد چھوڑ پانکل مین آرہا اور اپنے امیرون کو اُسنے بہت سی فوج کے ساتھ ممالک محروسہ کے سر کرنے کو روانہ کیا ' جب گورنر جنریل بہادر موکلی گھاٹ اور بیگٹ گری پار ہو ' موپر واکل ' کولار ' ہاسکوٹے مین تھانے مقرر کرسیدھا کشناج پور مین جو بنگلور سے تین کوس پر ہی داخل ہوا ' سلطان یہہ خبر سنتے ہی الغارون چڑھ دوڑا ' پوشیدہ نرہے کہ جب سردار فرانسیس نے انگریزی لشکر کے قصد کرنے اور اطراف بالا گھاٹ کے درہم برہم ہونے کا حال سنا تو کمال وفاداری و جان نثاری کی راہ سے چاہا کہ سلطان کی ملازمت مین اپنے ہزار جوان تعینات کردے ' مگر سلطان کے بعض بعض بد باطن ملازم جنکی گفتار و کردار کا اُسکے حضور مین برا اعتبار تھا ظاہرا دلسوزی کی راہ سے عرض پرداز ہوئے کہ لشکر اسلام کو کمک فرانسیس کی جو کسی کے ساتھ وفا نہین کرتے کچھ حاجت نہین ہی القصہ سلطان عالیشان تنہا اپنی ہی سپاہ سے حریف غالب کے دفع کرنے کا قصد کر اُسی شب قزاقون بان دارون کو انگریزی لشکر کے گرد بگرد آنشباری کرنے کا حکم دے آپ بنگلور کی جانب روانہ ہوا ' اور اِن چالاک سپاہیون نے حسب الامر تاخت کر اُس رات کو مارے بانون کے بھور کردیا ' گورنر جنریل بہادر بے کھٹکے آگے بڑھ کر بنگلور سے ایک فرسنگ پر آ



Marfat.com

اُنرا تب سلطان نے سیّد حمید سپہسالار کو اُس کی فوج سمیت دوسرے قلعے کی چوکی پہرے کے لیئے تعینات کر محمد خان بخشی اور بہادر خان قندھاری کو قلعہ داری کے کام پر متعیّن کیا اور شیخ انصر سپہدار کو قلعے مین بھیج آپ آگے کا عزم کر ننگلی کی نواح مین خیمے کھڑے کرنے کا حکم کیا لیکن ہنوز خیمے برپا نہو چکے، اور پیادے سوار دہات کی طرف لکڑی گھاس لانے چلے گئے تھے اور یہان چار پلٹن پیدل، اسد اللہی رسالہ، خاص اصطبل کے تین ہزار سوار جرار چارون طرف سے خاص سواری کو گھیرے کھڑے تھے جو کرنیل فلایدنرپ کے بالکل ہوارون سمیت پیش قدمی کر سلطانیون کی منزل گاہ پر چڑھ دوڑا اور ایکایکی توپ خانے کی طرف جھکا، تب توپچیون اور فوج کے سردار نے سامھنا کر مارے توپ و تفنگ کے اُسے ہٹا دیا، اتفاق سے اُسکے کلّے پر ایسی ایک گولی لگی جسّے اُس کی زبان بند ہوگئی، بنا چار کھیت سے اُس کے سردارون کے پانون اُکھڑ گئے، اور ہواران نصرت نشان نے خوب ہی بہادری کا حق ادا کیا، انگریزونکے چار سی سپاہی کو کھوڑے صمیت اسیر کر لیا، باقی ماندہ گرتے پڑتے اپنے لشکر کو نکل بھاگے، دوسرے دن کرنیل مورس اور جنریل میندوس نے انبوہ سپاہ سے شہر پر ہلّا کیا، جب دونون طرف کے ہزارون سپاہی کام آئے، شہر مسخر ہوا، مال اموال زر و جواہر اس قدر ہاتھ آیا کہ اُنکی تنگدستی جاتی رہی پر جب غنیم کی فوج سے کرنیل مورس مارا گیا، تب وے مورچہ باندھ دو ہفتے تک حصار کے توڑنے مین مصروف رہے، بموجب حکم سلطان کے، قمرالدین خان بہادر اپنی فوج لیئے اِس مُہم مین قلعہ والون کی پشتی کو سرگرم تھا، جب قلعے کی دیوار توٹ گئی، سلطان نے قلعہ خالی کر دینے کا حکم دیا، کشن راو نے سارا سر انجام توپخانہ، خزانہ اور اور کارخانون کا سامان و لوازمہ دارالسلطنت کو روانہ کیا، یہان



Marfat.com

کلہمہ تین ہی پلٹن رکھی، بعد اِسکے بعضے ترقی خواہون کی مرضی سے بہ بات ٹھہری
کہ قلعے کی محافظت موشیر لالی فرانسیس کے سپرد اور میر قمر الدّین خان بہادر
اور سیّد صاحب کو فوج سنگین کے ساتھ لشکر اعدا ے مدافعے کو مقرر کر
سلطان خود نظام علی خان اور مرھٹون کے مقابلے کو روانہ ہو القصّہ بہ سردار
فرانسیس رخصت ہو کر نہر تک بھی نہ پہنچا تھا جو کشن راو نمک حرام نے
بہ حال معلوم کر اِدھر تو انگریزون کے ہرکارون کی معرفت جنھین وہ اپنے
نوکرون کے لباس مین اپنے پاس رکھتا تھا مورچے والون کو ہشیار
کروادیا کہ ہلّا کرنے اور قلعہ لے لینے کا یہی وقت ہی اور اُدھر آپ قلعے
سے نکل اُس نہر کے بانده پر آ اُس سردار فرانسیس سے ملاقات کی
اور دوستی کی راہ سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دیر تک اُسے وہین بتھلا اِدھر اُدھر کی
واہی تباہی باتون مین لگائے رہا، جبتک اُس کم بخت کے اشارے کے موافق
مورچے کے سردار جمعیت پلٹ اپنے جوانون کو مسلّح کر دوپہر رات کے بعد
اکبارگی وہان جا توپے اور طرفہ یہ کہ یہان کے قلعہ دار اور سیّد حمید سپہدار نے
بھی اُسی خانہ خراب کے کہنے پر اپنے اپنے سپاہیون کو جو اعدا کے مقابلے کے
لیے آمادہ و طیار تھے کھانے پکانے مین لگا دیا تھا، آخرکار یہی دونون سردار کتنے
بیقدار ونکو ہمراہ لے ہمت کر اعدا کی سپاہ پر جا پڑے بلکہ اُنھین دروازے کی
زنجیر سے اُدھر ہٹا بھی چکے تھے کہ اِسی مابین مین فرنگی لوگ شراب پی پی دوڑ پڑے
اور لشکر قاہرہ کے جمع ہوتے ہوتے حملہ کر برج و فصیل پر چڑھ گئے، سیّد مذکور
بغیر فوج کے وہان ٹھہرنا مناسب نجان کر لشکر کی طرف پھرا، آخرکار تیے دونون سردار
قلعے کے دروازے کے سامھنے قدم مردانگی جما کر مع اپنے چالیس پچاس رفقا
کے لڑ بھڑ کر مرمٹے، شیخ انصر سپہسالار اپنے جوانون سمیت اسیر ہو گیا

اور قلعہ بھی سر ہوا، محصور اور اُن کے اہل وعیال گرفتار ہو گئے، فرالدین خان بہادر اور سید صاحب انگریزون کی فوج پر حملہ کرنے کے واسطے طالب حکم ہوئے، سلطان نے فرمایا اب تو قابو کا وقت ہاتھ سے جاچکا ہی سپاھیون کی جمعیت منتشر نکرو، اُنھین یون سمجھا صبح کو آگے کوچ کرما کرتی کی نواح مین مقام وخیام کرنے کا حکم دیا، اِس رودار پر چار دن گذرے تھے کہ گورنر جنریل بہادر تین ہزار سپاہی اور چھ سو فرنگی قلعے مین حفاظت کے لیئے رکھ اُس طرف جہان چک بالاپور، بنگور، مدن پلی کے راجاؤن نے سلطانی قلعداردن سے اپنے آبائی قلعے قصبے قریبے بعضے کو لڑکر اور بعضے کو صلح سے لیکر اپنے اپنے قول کے موافق رسد اور مواشی موجود کر رکھا تھا روانہ ہوا، ہرچند اِدھر سے خان بہادر مذکور دشمنون کا ناکا روک کر اُن کے مقہور کرنے مین سعی بجالایا، پندار سے بھی پیچھے سے آکر توت پر ے اور لشکر والون کو پراگندہ و پریشان کر بہت سا مال اموال لوت لے گئے اور فوج اعدا کے ھٹانے کو نہایت ساعی ہوئے، مگر چونکہ نصرت واقبال نے یاوری نہ کی بناچار وے پیچھے ھٹے اور گورنر جنریل بہادر نے اُس کی صبح کو آگے بڑھ دبون ہلی مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا اور یہان کے قلعہ دار کو صلح پر راضی کرسارا ذخیرہ اور ہر جنس کا اناج جو اِس مین تھا اپنے سپاہیون پر تقسیم کر دیا پھر دو دن بعد یہان سے کوچ کر چھوٹے بالاپور کے قلعے کے قریب آمقام کیا پر قلعدار یہان کا قبل اِس کے کہ انگریزون کی فوج اُس حوالی مین آکر اُترے بموجب امر عالی کے قلعہ خالی کر بالکل سپاہ و آلات جنگ سمیت ندی درگ کے پہاڑ کو چلا گیا اور انگریزون کی فوج ہر اول بے تردد قلعے مین داخل ہوا اسباب و ذخیرے پر قابض و دخیل ہو گئی تب گورنر جنریل بہادر نے وہان کے راجا کے حال پر ترس کھا کر اُس کے ساتھ لاکھ روپیہ نذرانے کا

بند و بست کر قلعے کو مع متعلقات، اُس کے حوالے کرد یا اور آپ انباجی در گ
کی طرف کوچ کیا، جبکہ اِس راجا کے نصیبون نے مدّت کے بعد اُسے بہ دن
دکھلایا تو وہ بھی نبگ ساعت دیکھ قلعے میں داخل ہوا، یہان کے بند و بست سے
دلجمعی حاصل کر نیکا کوتڈا کی جانب چلا گیا، اب سلطان کشور ستان نے نیگت
نایر کو انگریز کے سردارون سمیت جو ترپاتور کے قلعے مین اسیر ہو آئے تھے اور
صوبہ آرکاٹ کے نائب جوگی پنڈت کو جو حضور سے برآدر بہ اور راجا رام چند
خطاب پاکر بنگلور کے تمام تعلقون کی سرشتہ داری پر متعین اور اِن دنون دشمن
سے متفق ہو گیا تھا، ہربن ہلی اور راے درگ کے راجاؤن کے شامل شمشیر
سیاست و تعزیر سے قتل کروایا اور کشن راؤ کو دارالسلطنت کے
بند و بست اور خرچ لشکر کے واسطے خزانہ بھیجنے کے لیئے رخصت اور آپ
افواج انگریز کے عقب کوچ کر چھوٹے بالاپور کا عزم کیا، جب رایات ظفر
آیات وہان جا پہنچا تو قلعے والون نے اپنی نادانی و شامت کی راہ سے برج و حصار مین
قرنا و نقارہ جنگ کا بجایا، جس پر ادھر سے بھی نہنگان بحر ہیجا نے بموجب حکم
والا کے نکل کر قلعہ مستخر کر لیا، ہرچند اہل حصار نے پہلے ایسی جوانمردی کی کہ دو
ہزار غازی کھیت آئے، لیکن آخر کار وے بدکردار لاچار ہو کر مارے گئے اور تین سو
پیدل جو اسیر ہو آئے تھے عبرت کے لیئے اُن کے ہاتھ پاؤن توڑ کر چھوڑ دیا،
الفقصہ ایک ساعت کے درمیان اُس مکان مین شور محشر برپا ہو گیا،
بعد اِسکے سلطان نے وہان سے کوچ کر سالکنے کے گرد و نواح مین جا مقام کیا
اور گورنر جنرل بہادر نے انباجی در گ محمد خان کابلی سے لے قلعے کو توڑ دو
دن وہان توقف کیا تھا کہ اِسی بین اُن راجاؤن نے جنکا ذکر اُوپر گذرا رسد کا
لوازمہ اور مواشی وغیرہ انگریز کے لشکر مین پہنچایا، اِسکے بعد وہان سے

کوچ کر مبرک ملاّ کی اطراف مین جا ڈیرا کیا، اتنے مین اسد علی خان اور بہرا مل مشیر الملک کا دیوان پانچ ہزار سوار سمیت لشکر مین داخل ہوئے اِسکے دوسرے دن بے لوگ یہان سے کوچ کر چنتامنی اور موپر داکل کے رستے بالا بنگت گری کو جا پہنچے، اُنہین دنون جبکہ سلطان والا شان سپاہ فیروزی نشان سانھ لیے سرگرم حرب و پیکار تھا جو اُس جناب کی والدہ محترمہ کے حضور سے ایک قاصد نے دار السّلطنت سے پہنچ کر خلوت مین عرض کیا کہ کشن راو نے بعضے نمک حرامون کو ملا لیا اور بنبئی سے لشکر بھی منگوایا ہی غالب کہ ابتک دار السّلطنت مین برآفتہ وفساد برپا ہوا ہوگا یا آج ہی کل مین ہوا چاہتا ہی، جسکا علاج سمجھا نہین، جو نہین اُس عالی شان نے بہ ماجرا سنا سیّد صاحب کو انبوہ فوج دریا موج کے ساتھ واسطے تسکین دینے اِس ہنگامے کے دار السّلطنت کی طرف روانہ کیا؟

---

## ذکر دار السّلطنت کے بندوبست و انتظام اور سزاے عمل کشن راو نا فرجام کا، بھیجنا سلطان عالیشان کا دار السّلطنت مین، ہنگامہ و فتنہ مچانا نواب نظام علی خان اور مرہٹے کا سلطانی مملکت مین،

جب سیّد صاحب حضور سے رخصت ہو دوپہر رات کے وقت دار السّلطنت کے نزدیک آ پہنچا تو اُسنے اپنی فوج کو منتی کے اِسی پار رکھ آپ نور کے تڑکے یان سی سوارون سے قلعے کے پاس جا کر آواز دی کہ بارو دروازہ کھولنا، جس پر اسد خان رسالہ دار جو اُس دروازے کی نگہبانی کرتا تھا سیّد موصوف



Marfat.com

کے پہنچنے کو فتح الباب جان کشادہ روئی سے قلعے کا دروازہ کھول دیا' تب سیّد نے قلعے کے اندر جا کے اپنے سواروں کو بعضے کارخانون پر تعینات کر دیا اور آپ سلطان کی والدہ ماجدہ کی خدمت مین حاضر ہو تسلیمات بجا لا کر سرکاری کچہری مین جا بیٹھا جہان کشن راؤ کے بھیجنے دارالسّلطنت کے قلعدار نے آ کر اپنی وفاداری اور اُس ناہنجار کی مدگرداری بیان کر کے اُس کے قید کر لینے مین مبالغہ کیا' تب سیّد مذکور نے ایک عصابردار کو اُس کے حاضر کرنے کے واسطے حکم دیا جس پر اُس سرکش نے کہلا بھیجا کہ مین تم سے کچھ سروکار نہین رکھتا' جب اِس جواب سے صاف اُس کافر نعمت کی خیانت ثابت ہو گئی تو حضّار دربار نے سیّد موصوف کے حکم منکم سے اُس ناپاک کے گھر مین گھس بیدریغ اُسے تہ تیغ کر کے اُس کی لاش کو ایک مزبلے پر ڈال دیا' لیکن مرنے وقت بھی جلن کے مارے وہ جہنمی یہہ چنگاری چھوڑ گیا کہ دیکھنا مین وہ زور گرم دہکتی آگ چھوڑے جاتا ہون جو سلطان کے جین حیات تو ٹھنڈھی ہونے کی نہین' الحق زبان اُس کی خالی نہ گئی' جیسا اُس نے کہا تھا زبانہ اُس آتش فتنہ کا ویسا ہی پھیلا' قصّہ کوتاہ بعد روانہ ہونے سیّد صاحب کے اِدھر تو سلطان نے میر قمر الدّین خان کو دس ہزار سوار آمادہ حرب و پیکار کی سرداری مین متعین کر کے ارشاد کیا کہ تم قابو کے وقت حریف کے لشکر و بنگاہ پر دوڑ مارنے رہو اور اُدھر آپ دارالسّلطنت کے بندوبست کے واسطے سیّد کے پیچھے کوچ کیا' گورنر جنریل بہادر اپنی فوج وغیرہ سمیت بنگلور کو گیا' سلطانی سپہسالار نے فوج غنیم کا قصد کر ایسی تدبیر و قدغن کیا کہ پندارے مغلیہ سپاہیون کا باناسج حریف کے چند اول پر جا پڑے اور اُسکے تاراج و غارت کرنے مین کچھ قصور نکیا چنانچہ پانچ ہزار بیل اناج کی گونون سمیت اور دو سو سوار پکڑ لائے



Marfat.com

غرض کہ ہر روز سلحدار دن پٹھانون دکھنیون کا گویا بہ معمول ہو گیا تھا کہ وے مذنّی کے دل کی طرح انگریز اور مغل دونون کے طلائے اور ہراول پر توت بعضون کو لوٹتے و بعضون کو تیر و تفنگ سے مار گراتے اور دشمنون کے آنے جانے کی راہ کو ایسی چوکسی سے روک لیتے کہ وے بچارے مجبوری کے مارے اپنے لشکر کی حد سے پانون باہر نہین رکھتے تھے اور جنگ کے مقدمے مین تو خود مدد الٰہی اور سورما بہادرون کے جد و جہد سے بے حد و نہایت ہی رعب و دہشت دشمنون کے دلون پر چھا رہا تھا اور وہ گمان غلط جو سلطان کے بذات خود مقابلے کو نہ آنے کے سبب اُن کو تھا اب ترس و بیم سے بدل گیا، جسے وے نہایت بد حواس و مضطر تھے، نظام علی خان اور مرہٹے کی تو یہ حالت تھی کہ اِدھر تو نواب موصوف نے پانکل مین مقام کر اپنے امیرون کو ممالک محروسہ کے تسخیر کرنے کے واسطے روانہ کیا چنانچہ عیسیٰ خان یار جنگ نے اپنی فوجون سے قلعہ کنچیکوٹہ، نارپنری، نارمری وغیرہ کو کئی مہینے بعد عمل کر لیا، اور حافظ فرید الدین مخاطب بہ موید الدولہ لشکر عظیم لیکر گنّی کی جانب چڑھ دوڑا، جہان قطب الدین خان دولت زئی اپنا جماو لیکر اُس کے مقابلے کو نکل آیا، لیکن پہلے دن فیروز نہوا، دوسرے دن پھر اُس نے دشمنون کا سامھنا کر بڑی دلیری کی، نب وہ حضور مین طلب ہو کر اپنی فوج صمیت دار السلطنت کا عازم ہوا، حافظ مذکور نے جب دیکھا کہ گنّی کا قلعہ اُس کے زور سے سر ہونا نظر نہین آتا تو اُسے خاک سیاہ کر کرنے کا عزم کیا اور تھوڑی سی محنت و کوشش سے شہر کرپا اور سدھوت کے قلعے مین اپنا دخل کر چار ہزار سوار، پانچ ہزار پیدل، نو ضرب توپ سے گرم کنڈے کو جا کر گھیر لیا، اگرچہ بہتیرے حملے کیئے، اور پہاڑ ونرائی کے حصار کے قلعدارونکو خط خدیعت آمیز بھیجے، پر وے اقسام طرح کی



Marfat.com

نشبار بان کرنے اور بے دھڑک توپ و تفنگ کی شلک مارنے سے اعدا کو
نباد و رو سیاہ کرنے رہے اور اُدھر مرہٹے کے سردار بھی حاکم پونان کے حکم
سے اپنی سرحدون کے قرب کے قلعون کی تسخیر کو مستعد ہو چڑھ آئے،
چنانچہ پرسرام ناظم مرج نے وہانکے بعضے قلعے اور مکان توڑ کر اور کتنے صلح پر مستخر کر کے
اپنے ملک کے داخل کرلیا، اور بدرالزمان خان قلعہ دھارواڑ کا صاحب صوبہ نو مہینے
تک تو (جبتک ذخیرہ و آذوقہ باقی تھا) اعدا کے نرغے مین رہکر داد شجاعت
و دلیری کی دیتا رہا آخر کو جب گولا بارود اور ذخیرہ چک گیا تب بمجبوری قول
قرار کے بعد قلعہ دشمنون کو حوالہ کر آپ دو ہزار جوانون سے متحصن ہوا، اب
غنیم نے محصل تعینات کیے کہ خان مذکور کو طوق و زنجیر کر کے پونان روانہ
کیا جاہیئے، خان موصوف بہ خبر سن اُن ابلیس کردارون کے قول قرار پر
وحول برھ اپنے ساتھیون سمیت بڑی دلیری سے لڑتا بھڑتا نگر کی طرف
چل نکلا، اعدا بھی تیغ و تبر لے لے مور و ملخ کی طرح کثرت سے اُن پر آ توٹے،
سلطانی سپاہیون نے ہر چند اُن کے مار ہٹانے مین مقدور بھر قصور نکیا
لیکن آخرکار خان نہوڑ شمار کئی زخم کھا کر گرفتار ہوا اور نرکوٹ مے مین مقید رہا،
رفقا اُس کے چار پایون کے سمون تلے لیجے گئے، تب تو اُس ضلعے
کے سب قصبے قریئے غنیم نے لے لیے، ہری پنڈت پھر کیا نے ہرپن ہلی کے
رسنے آکر اُس کی گردنواح کو ضبط اور شوم شنگر وہان کے راجا کو اُس کے
آبائی راج پر مسند نشین کر صوبہ سرا مین اپنا دخل کر لیا، پرسرام ناظم مرج
نے دھارواڑ، انگولا، مرجان، شانور وغیرہ کے بندوبست سے اطمینان
حاصل کر چنل درگ مین پہنچ کے وہان کے قلعدار دولتخان کے پاس ایک
اقرارنامہ اِس مضمون کا کہ اگر تم قلعہ چھوڑ دو تو چار لاکھ روپی کی جاگیر پاؤ اور



Marfat.com

اپنے مال اسباب سے بے کھٹکے رہوگے بھیجا، دولت خان نے بظاہر اس امر کو
اقبال کر کہلا بھیجا کہ بہت مبارک شب کو انشاء اللہ تعالی یہہ خیر خواہ سامھنے آکر
اِس مقدمے مین جو کچھ کہنا سننا ہی خاطر خواہ نپٹ پڑ یگا، حریف اِس پیغام پر
خوش ہو کر انتظار کرنے لگا، اِدھر دولت خان رات کے وقت دو اسد اللہی
رسالے اور ایک ہزار جری پیدل سمیت قلعے سے نکل اِس قصد پر کہ حریف
کے خیمے مین داخل ہو کر شجاعت کا اپنی جوہر دکھلاوے، اُسکے لشکر کو چلا
جب فوج کے بیچون بیچ جا پڑا تو ایک تفنگچی نے جو شراب کے نشے مین
سرشار تھا بندوق سر کی اُس کی آواز پر اعدا کی تمام فوج خوف سے چونک
کر طیار ہو گئی دولتخان نے بھی دلاوری کا قدم جما پنجہ بہادری کھول بہتون کو
بستر بستی پر سلایا، فوج اعدا منتشر ہو کر اپنے سردار کے ساتھ سرا
کی جانب چل نکلی دولت خان اعدائے دولت کو زیر کر اُس لشکر کا
سارا اسباب لوازمہ، خیمہ اور پان سو گھوڑے، جنگ کے ہتھیار لیکر
بفتح و ظفر نگر کو روانہ ہوا، اب ناظم مرج سرا سے نکل مدگری بہادرین جا
داخل ہوا، وہان اُس نے اپنے بھانجے مادھو کو مدگری مسخر کرنے کے لیئے مقرر کر
آپ رسد کا سامان اور مواشی سمیت انگریزی فوج مین شامل ہونے
کے ارادے کوچ کیا، القصہ اُن دنون مین کہ انگریز بہادر کا سر لشکر اپنی فوج کا
انتظام بندوبست کرکے دارالسلطنت کا عازم ہوا، سلطانی سپہسالار کے پیدل سپاہی
جو مدگری کے جنگل کے درمیان گھات مین لگے رہے تھے غنیم کی فوج پر بہادرانہ
حملہ کر ہر دات اُن کے کان ناک کاٹ بنجارون سے پانچ چھ سی بیل خالی سمیت
چھین لاتے تھے، جو شخص ناک یا کان کاٹ لاتا وہ ایک ہون پاتا، اور اناج
بھرے سمیت بیل پیچھے پانچ روپے اور گھوڑے کا دس ہون انعام



Marfat.com

مقرّر تھا، پنڈارے نت اطراف و نواح مین فتنہ فساد مچا کر سپاہ اعدا کو نپٹ حیران و پریشان رکھا کرتے اکثر اہل بنگاہ کو پراگندہ و آوارہ کر دیتے رسد اور ذخیرون سے لدے بھرے سب بیل گاے پکڑ لیجاتے، خیر جب انگریزون کی پلٹن کری گھٹہ کے سواد مین پہنچی تو بالکل رسد اور ذخیرہ اُن کا چک گیا تھا اور کاویری ندّی بھی بڑے زور شور سے چڑھی ہوئی تھی، لیکن سلطان والاشان نے انگریزون کی فوج کے پہنچنے سے پہلے ہی ندّی کے سامھنے جار پانچ مورچے بنوا لیئے، جن مین کتنے سپہسالار معہ جوانان پر دل مستعد جنگ ہوے، گورنر جنریل بہادر نے صبح تڑکے آگے حملہ کر دو مورچے لے لیئے، اور جنریل مینڈوس بڑی بھیڑ بھاڑ ساتھ لے کری گھٹہ کے پہاڑ پر چڑھ دوڑا، تب سیّد حمید وہان کے سردار نے اُس پہاڑ پر سے ایسے شلّکین توپ و بندوق کی مارین جسے اُسکی جمعیّت مین تفرقہ پڑ گیا اور ہزارون جنگی جوان کام آنے کے بعد وہ ناکام پھر چلا، اُسی ایّام میں اہل فرنگ کے دو رسالون نے حسن خان خلیل سپہسالار کی منزلگاہ کی جانب جو نیچے اُس گڑھی اور قلعے کے تھی دوڑ ماری ہنوز ہلّے کی نوبت نہ پہنچی تھی کہ اُس سردار نے اُن پر توپین چلانا شروع کر دیا اور جب اعدا قریب آ گئے، تو وہ، توپون کو چھوڑ بقدم استقلال اُن کے سنمکھ پر آمرا تب حرب و قتال مین کمال تردّد و کوشش بجا لایا آخر زخمی و اسیر ہو گیا، انگریز کے سپہسالار نے قلعے سر کرنے کے لیئے بہتیری سعی و تدبیر کی لیکن کچھ نہ بن پڑی اور رسد کی نایابی کے سبب جدھر تدھر الجوع الجوع کی صدا تھی، غلّے کی گرانی کا یہ حال تھا کہ چاول چھہ روپی سیر دال چار روپی منڈوے کا آٹا تین روپی ہو گیا اور گھی تو سولہ روپی سیر بھی میسر نتھا، لشکر والونکی مارے بھوکھ اور فاقے کے یہ نوبت پہنچی کہ سردارون کے تاکید کرنے سے توپ کشی کے بیلون کو ذبح کر کر کھانے لگے



Marfat.com

گورنر جنریل بہادر نے جب اپنی فوج کے لولون لی ایسی بری حالت دیکھی اور یہہ بھی سنا کہ ملیبار کے رستے جو بہت سے آدمی بری رسد لیئے آتے تھے اُن پر غازی خان کی طرف کے غارتگر اور سید صاحب کے سلحدار ٹوٹ کر سب کو لوٹ مار لشکر سلطانی مین لے گئے، تب صلاح و مشورے کے بعد اُس نے توپ سب زمین مین گاڑ توپ کے سارے جو بیشہ آلات و اسباب کو آگ لگا جلا دیا، دبلے دبلے گھوڑون کو مار کری کوٹ کے رستے ہو کر کوچ کیا، سلطان نے یہہ ماجرا سن کر بطور خوش طبعی کے چند بنہگی میوہ سرکاری منشی کے نام سے جنریلی منشی کے پاس بھجوا دیا، حریف کے بعضے سردار اِس ظرافت کو تاڑ گئے چنانچہ اُن لوگون نے میوہ لانے والون کو انعام اور دو بنہگیان پھیر دین اور یہہ کہا کہ منشی جنریل بہادر کا یہان حاضر نہین، بارکشی کے چارپایون کی ناداری یہانتک تھی کہ انگریزکی پلٹن کے سپاہی جلوی تویون کو کھینچتے تھے اور ہر روز فجر سے دوپہر تک بہزار خرابی گرتے پڑتے ایک فرسنگ پر جا مقام کرتے یہہ سوانگ دیکھہ بعضے امرا و خوانین دولت خواہ نے حضور اقدس مین عرض کیا کہ قبلۂ عالم، فرصت کا یہی وقت ہی اگر ارشاد ہو تو ہندویان ترقی خواہ سپاہ نصرت اشتباہ ہمراہ لے اعدا کا تعاقب کر ایک ایک کو آستانۂ عالی مین دست بستہ پکڑ لائین لیکن سلطان عالیشان نے اِس امر کو پسند نکیا، خیر گورنر جنریل ہمت کر کے اُتری درگ کی طرف جا پڑا، اُس پہاڑ کے قلعدار بڑی بھیڑ بھاڑ دیکھہ قلعے کی کنجی سمیت استقبال کو نکل آئے، گورنر بہادر نے اُن پر مہربانیان مبذول کین، اب ذخیرے اور مواشی کثرت سے یہان ہاتھ لگے، اگرچہ وہ شدت فاقے کی کچھ کم ہو گئی، پر اکثر وے اناج کے توتے بھوکھ کے مارے فقط گوشت کھا کھا پیچش کی بیماریان اُٹھا اُٹھا مر گئے، آخرکار وہ سپہسالار کئی بیل منگوا تو بین جتوا وہان

سے آگے بڑھا، بعد ایک مہینے کے سومدکیامین جا داخل ہوا، جہان پر سرام مرہٹہ رسد کا سامان اور ذخیرہ لیکر آن پہنچا، جس نے انگریزکی فوج کو فاقہ کشی سے بچا لیا، اور کرنیل ربٹ بہادر بھی رسد و آذوقے کے بہت سے غلّے اور مواشی کے گلّے کے گلّے لشکر مین لاکر گورنر بہادر کے نزدیک سرخرو اور اُس حسن خدمت کے بدلے مین بنگلور وغیرہ کی تحصیلداری پر بحال ہوا بعد اسکے اُس سپہسالار نے کئی سردارونکو بڑی جمعیت کے ساتھہ ماکرّی درگ اور نندی گڑھہ مسخر کرنے کے لیئے تعینات کیا، چنانچہ کرنیل کوری نے تین پلٹن اور ایک فرنگی رسالے سے جاکر نندی گڑھ کو گھیر لیا اور کرنیل ربٹ نے بھی مع چھہ سو سپاہیون کے بالاپور سے پہنچکر اُس گڑھ کے لینے مین بڑی کوشش و جانفشانی کی، ہرچند تیر و تفنگ کا زخم اُٹھایا، تو بھی اٹھارہ دن مین آخر اُسے لیا، لیکن دھاوا مارنے کی رات کو جنرل مینڈوس نے مورچے مین آکر اہل فرنگ کو لوٹ کی چیزین اور محصور عورتین صاف کرکے ناخت کا حکم دیا، محصورون نے مارے غیرت کے پہاڑ پر سے نیچے آکر اپنی جانین دین، لطف علی بیگ بخشی اور سلطان خان قلعدار اسیر اور ماکرّی درگ بھی نین دن کی لڑائی مین صلح پر سر ہو گیا،

---



Marfat.com

پانکل کے گرد و نواح سے آملنا سکندر جاہ نظام ملي خان کے بیٹے کا
مشیرا لملک اور بہت سے سپاہیون سمیت گورنر جنرل بہادر کے
لشکر مین تاراج کرنا شاہزادہ فتح حیدر کا مدگیری کی فوج
محاصرہ پر، مراجانا حافظ فریدالدّین خان کا گرم کنڈے مین،
دوسری بار چڑھائي کرنا گورنر جنرل بہادر کا سر برنگپٹن پر،
مرہٹون کا وہان آنا اپنے لشکر لیکر، مصالحہ ہونا ان دونون
ہم عہدون کی صلاح سے سلطان اور انگریزون مین معہ اور واردات
جو سنہ بارہ سی سات ہجری مین واقع ہوئین

اُنہین دنون مین کہ گورنر جنرل بہادر ناکام پھر گیا سلطان عالیشان نے کاویری
ندّی کا پانی گھٹ جانے کے بعد شاہزادہ فتح حیدر کو معہ فوج سنگین گرم کنڈے
کی طرف رخصت فرمایا اور زر تنخواہ ایک سالہ اُس قلعے کے محصورین کی بھی
ہمراہ کر دیا، جب شاہزادہ عالی مناقب صوبہ سرا کی جانب روانہ ہو کلواری اور
بوکاپٹن کے جنگل کی پناہ مین سب فوج چھوڑ آپ چیدہ پیادہ و سوار سمیت
الغارون گرم کنڈے مین جا پہنچا، حافظ فرید الدّین جو اُس قلعے کو گھیرے ہوئے
پڑا تھا اِس حال سے آگاہ ہو کر مقابلے کو نکلا، شاہزادہ بلند اقبال اور میر علی رضا خان
اور دوسرے جانباز سلطانی نے دادِ پردلی کی دے حافظ کی فوج کو منہزم کیا
اور اُسکا سر کاٹ لیا، بقیۃ السّیف کرپے کی طرف نکل بھاگے، شاہزادہ مظفر
نے اُن مقہورون کا اسباب و لوازمہ قلعے مین بھیج اور زر مشاہرہ قلعدار کے
حوالے کر آپ مدگیری کی طرف کوچ کیا، سکندر جاہ اور مشیر الملک جو
آٹھ ہزار سوار، تین ہزار پیدل لے کر گرم کنڈے سے سترہ کوس پر



Marfat.com

سو رس پتی اور یلم باڑی کی نواح مین آ اُترے تھے، وے یہہ خبر سن کر وہان
ٹھہرنا مناسب نہ جان پناہ کے لیئے سنگل پالا کے پہاڑون مین جا گھسے، شاہزادہ
رستم دل راتون رات وہان سے چل نکلا اور مرہٹے کی فوج محاصرہ پر جا پڑا اور
سردارون کے سرکات نصرت و فیروزی کے ساتھ حضور مین آ پہنچا، اِنہین
دنون مین میر قمرالدین خان رسد اور مواشی وغیرہ جمع کرنے کے واسطے نگر
کو گیا، اِس کے ایک ہفتے بعد، نواب نظام علی خان کے سردار اپنے
لشکر صمیت خان خان ہتلی کی اطراف مین گورنر بہادر سے آن ملے، اور جنریل
میندوس، نندی گڑھ کا قلعہ لے کر کشن گیری سر کرنے کے ارادے برا جماو
ساتھ لے چڑھ دوڑا، چنانچہ رات کے وقت اُس ٹھور سے پرتوت اُسے
لوت حصار کے دروازے تک پہاڑ کے اُوپر بھی جا پہنچا تھا کہ قلعے کے پاسبانون
نے مارے توپ و تفنگ اور بانون کے اُسے مار ہٹایا، اور بھگوڑون کا پیچھا
کر کے بہتون کو خاک ہلاک پر سلایا،

## بیت

کیا اُنکو اتنا دلبرون نے ننگ
کہ دل سے گیا اُنکے سودائے جنگ

جنریل وہان سے پھر کر اپنے لشکر مین آ پہنچا، اور کرنیل کوپری نے نندی گڑھ سر
ہو جانے کے بعد اپنی فوج صمیت آ کر پہلے تو قلعدار کو کچھ روپیہ دے ملا لیا اور قلعے
کو قبضے مین لا اُس مین تھانہ بٹھا وہان سے کوچ کیا، جب برسات کے دن گذر گئے،
گورنر جنریل بہادر ناظم حیدرآباد کی فوج صمیت سر برنگپٹن کے مسخر کرنے کے
قصد سے بڑی بڑی منزلین طی کرتا کوچ بکوچ گری کوڑے مین آ داخل اور ناظم کی فوج
کو پیچھے رکھ اُن مورچون پر جو سپہادرون کی جوک سے خالی پڑے تھے دھاوا کر



617

Marfat.com

د خیل و قابض ہو گیا، بلکہ شلک بن مارنا آر دوے خاص کی طرف آگے بڑھا، تب سلطان نے جو اپنے لشکر سمیت مذی کے اِسی پار تھا اور جاسوسون نے اُسے فوج اعدا کے پہنچنے کی خبر بھی نہین پہنچائی تھی، مجبور ہو حکم دیا کہ اطراف و نواح سے پیدل تفنگچی اور کماندار مجتمع ہو کر دارالسلطنت کی پاسبانی و حفاظت مین سرگرم رہین اور خود سوار ہو جان نثارون کو ہمراہ لے اعدا کے مقابلے کا قصد کیا، لیکن رات کی تاریکی کے سبب لشکر والے اپنے بیگانے کو نہ پہچان آپس ہی میں لڑ پڑے، اُس وقت امام خان قندھاری اور سپہدار میر محمود شیرازی اپنی فوجون سے دشمن کار سناچھینک بھر مقدور اُنھین مارہٹانے رہے یہان تک کہ آخر کو دے دونون شہید ہوے، اِس عرصے مین جنرہال مینڈوس نے بڑی دلیری سے چڑھائی کر شہر گنجام کا قلعہ اور لال باغ جو خندق اور لمبائی کے سبب پشت حصین و استوار تھا پر اُس شب اُسکی برجیان دیوان مہدی علی خان کے فریب سے جس نے حصارے دروازے پر اُس کے پاسبانون کو تقسیم مشاہرہ کے بہانے بدون حکم حضور کے اکٹھے کیا تھا خالی پڑی تھین ایک ہی حملے مین لے لیا، سلطان نے جب یہ خبر سنی آپ تو ساری فوج سمیت دارالسلطنت کی طرف کوچ کیا اور دو اسد اللہی رسالون کو اُس مورچے کے چھڑالینے کے واسطے جسے انگریزون نے رات کے وقت لے لیا تھا تعینات فرمایا، جب روز روشن ہوا وے شیران بیشہ ہیجا مورچے پر حملہ کر قلعے کے پاس جا پہنچے، لیکن چون گورنر جنریل بہادر وہان موجود تھا اُس کے سپاہیون نے اُن بہادرون کو وہان تک پہنچنے نہ دیا، ہر چند کئی بار اُن لوگون نے حملے کیے پر کچھ مفید نہوا، اکثرون نے جام شہادت نوش کیا، باقی جو ان قلعے مین پھر آئے، سلطان نے قلعہ دارالسلطنت کی اطراف و جوانب مین توپ و منجنیق اور نوع بنوع کے آلات آتشبار نصب کر ہر ایک



Marfat.com

جانب پاب بانون کو ہمراہ سب میسور کو روانہ کر دیئے، دو پہر دن ڈھلے برسرام اور ہری پنڈت تو دونون اپنا لشکر لے چرکولی کی نواح مین آ اُترے اور فولاد جنگ و شیر المالک نے اپنی فوجون سمیت موتی تالاب پر پہنچ کے ڈیرا کیا، چونکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ زمانہ محاصرے اور مقابلے کا طول کھینچیگا، خاتمہ جنگ کا سہج مین نہین ہو گا اور ایک خلقت ماری پڑیگی، نظم برین تینون امیر ہم عہد اپنے اپنے واسطے مصالحے کی فکر مین تھے، اور گورنر جنرل بہادر ایک مورچہ تو گنجام سے ورے قلعے کے دکھن اور دوسرا قلعے سے پورب ندی کے اِس پار بنا جنگ کو آمادہ ہوا، سلطان نے ایسے تین قوی عدو کے ساتھ ستیز و آویز صلاح وقت نجان بعضے خیر اندیشون کی مصلحت و رائے پر گورنر جنرل بہادر کے پاس وکیلون کو معہ بہت سے تحفے ہدیون کے بھیجا، تا وے میل ملاپ کی بنا ڈالین، چنانچہ اُن کے پہنچنے پر گورنر بہادر نے سلطان کے ساتھ مصالحہ کرنے کو غنیمت سمجھا پر جنرل مینڈوس اِس امر مین راضی نہوا، بڑی ردبدل کے بعد سپہسالار سے رخصت لے گرھ سنار پیٹا کی نہر پر چڑھ دوڑا، وہان سید غفار سپہسالار قدم استقلال گار فوج اعدا کے سنمکھ ہو بہادرانہ کوششین کر آخر اُن پر غالب ہوا، حریف عاجز ہو کر پچھلے قدم ہٹ گئے، لیکن پھر دو ساعت بعد جب سپاہ منصور کھانے پکانے مین مشغول اور دشمن کے حملے سے غافل تھے انگریز کے سپاہیون نے قابو پا کے اکبارگی ہلا کیا اور سہج مین سپاہ منصور کو پاشیدہ کر اُن کی جگہہ لے لی، اِس پر سید حمید اور فاضل خان سپہدار اپنی جمعیت سمیت اُس سپہسالار زبردست خوردہ کی مدد کو پہنچے اعدا پر ایک بہادرانہ حملہ کر اُس سپہدار کو اُس کی جگہہ پر پھر قایم کیا، انگریزون کے دو ہزار سپاہی مارے پڑے، باقی



Marfat.com

اپنے لشکر کی طرف چلے گئے، اُسی رات کو جنریل میڈوس نے اپنے ڈیرے مین آکر پسطول بھر کر اپنے اوپر کیا پر گولی اُسکو نہ لگی، تب وہ دوسرا طپنچا طیار کرکے چھوڑنے پر تھا کہ اتنے مین کرنیل مالکم جنریل اجنٹ نے پہلی ہی آواز سن اُسکے خیمے کے اندر جا کر پسطول اُسکے ہاتھ سے لیا اور اِس سرگذشت سے سپہسالار کو آگاہ کر دیا، تب سپہسالار نے اُس کے ڈیرے مین جا کے اُس کا ہاتھ پکڑ کر یہہ کہا کہ ہرچند قلعے کا تسخیر اور سلطان کا اسیر کرلینا کچھ دشوار نہین، مگر چون سرداران ہم عہد جو سلطان کے ملک و مال مین کمپنی کے ساتھ شرکت رکھتے ہین کمپنی کا بہت ہی کم فایدہ نظر آتا ہی اِس لیئے میری دانست مین تو بہتر تدبیر یہی ہی کہ سر دست اُسسے صلح کرلین، اِتماس کر جنریل تسلی پذیر ہوا، قصہ کوتاہ تینون ہمعہد سرداروں کی صلاح و مشورے سے مصالحے کی صورت اِس طور پر ٹھہری کہ سلطان تین کرور کا ملک اُنھین چھوڑ دے اور نقد تین کرور روپی دے، اور اِن روپیون کے وصول ہونے تک دو شاہزادون کو بطور اوّل کے گورنر جنریل بہادر کے پاس بھیج دے، خبر سلطان دور اندیش نے جو بکہ اپنی سلطنت کے تمام کارخانون مین نمک حرام ارکان دولت کی سستی وغفلت کے سبب سے خلل دیکھا بہ مجبوری موافق اِن شرطون کے بارامحال، سالیم، انورانگری، سنکلی درگ، دنڈیگل، کلیکوٹ وغیرہ ملک انگریزون کو، اور کرپا، تارپتری، پارمری، بلاری وغیرہ، نواب نظام علی خان کو، اور تنب بھدراندی کے اُسپار کا سارا ملک مرہٹے کو حوالے کر نقد کرور روپی تحفون ہدیون صمیت بھیج دیا، اور حسب الطلب گورنر جنریل سلطان عبد الخالق اور سلطان معزالدین کو بڑے تجمل وحشم سے غلام علی خان کی انا لیفی مین، اور میر علی رضا خان کو ایلچیگری مین اُس کے پاس روانہ کیا، انگریزون کے شرکا اپنے



Marfat.com

حصے کے روپئے لیکر اپنے ملک پھر گئے، گورنر بہادر نے معہ شاہزادگان بلند اقبال مدراس کی طرف کوچ کر کرنیل ڈفطن کو شاہزادون کا خانسامان مقرر کیا جو اُن کی فرمایشات بااعزاز واکرام بجالایا کرے، انگریزی جانب کے پاسبان کل سلطنت خداداد سے برخاست ہو کر بارا محال وغیرہ کے انتظام و بندوبست کے لیئے روانہ ہوئے، سارے ملک مین امن چین ہو گیا، جب جنریل بہادر مدراس جا پہنچا تو اُس نے قلعے کے اندر ایک امیرانہ حویلی شاہزادون کی اقامت کے واسطے خالی کروا اُنھین اُس مین رکھا اور سارا ضروری اسباب ولوازمہ طیار کروادیا، نواب محمد علی خان بھی شاہزادون کی دل جوئی و خاطرداری کرتا اور نت نئے میوے ہدیے بھیج بھیج دوستی کو بڑھاتا تھا،

## کوچ کرنا سلطانی فوجون کا اطراف کے راجاؤن کی تنبیہ کو، بندوبست ممالک محروسہ کا، قلعۂ دارالسلطنت کی تعمیر معہ اور حالات سن بارہ سی سات ہجری کے،

اُسی تاریخ سے کہ تینون امراے ہم عہد (یعنے انگریز، نظام علی خان، مرہٹے) اپنے اپنے ملک کو گئے، سلطان عالیشان ممالک محروسہ کی مہمات اور تفتیش احوال مین اپنے عمال اور کارگزارونکے متوجہ ہوا، جب اُن مین سے ہر ایک کے عملون کا اُسنے حساب لیا اور تقریباً دریافت کیا کہ مہدی خان مدارالمہام، کرناٹک کے کئی ساہوکارون اور دوسرے نمکحرامون کے ساتھ متفق ہو اطاعت کی حد سے پانو باہر نکال کر چاہتا ہی کہ اپنے آقا کی سلطنت کو تباہ کرے، انہین کم بختون کی صلاح سے، توپین جن مین ریت کیچر بھری گئی تھی عین جنگ کے



Marfat.com

وقت بیکار پڑی تھین، پس ایک ایک کے عملون کی سزا دے کر گھر اُن ناعاقبت اندیشون کے لئواد یئے، لیکن میر محمد صادق علی کہ ایک ہی نمک حرام اور ظالم نافرجام تھا پھر منصب دیوانی پر قائم ہوا، گویا گرگ مردم خوار کو شبانی ملی، تب وہ قابوچی گرگ کہن جو اپنی معزولی کے وقت سے عداوت قلبی سلطان کے ساتھ رکھتا تھا اکثر پرانے وفادار خان خوانین امیرون سردارون کو ہیچ پوچ دلیلون سے سستی و غفلت کی تہمت لگا حسب الحکم والا قتل کرنے لگا، اُنہین دنون بعضے امیرون اور جاسوسون نے حضور عالی مین خبر پہنچائی کہ دارالسلطنت کے اُتر جانب ہر ایک اطراف و نواح سے مفسدون اور جبّارون نے بغاوت پر سر اُٹھا فتنہ و فساد کا قدم بڑھا ممالک محروسہ کے رعایا کی اذیت و ضرر پر کمر باندھی ہی چنانچہ تمر بنسی راجاؤن کی طرح ایک شخص نے اپنے تئین مرگسی راجاؤن کی اولاد مین ظاہر کرکہ گبری عمل کر لیا اور دوسرا رتن گبری لیکر سرگرم جنگ و جدال ہی اسی اثنامین سیّد محمد خان چیتیال درگ کے آصف یا محصیلدار اورد ولت خان وہان کے فوجدار نے حضور مین عرضی گذرانی کہ ایک اجنبی آدمی جو بعضے کے نزدیک راجاہرن ہتلی کے علاقہ دارون مین ہی اپنے کو بسپا تک مقتول قرار دیکر سرداری کا دعوا کرتا ہی بلکہ اُس نے چار ہزار بدل جوان جمع کرکے ہوچنگی درگ اور کوتور گڑھ کو جو صوبہ ہرپن ہتلی کے متعلقات سے ہی اپنا مسکن و مامن ٹھہرایا ہی سلطان نے سنتے ہی ان خبرون کے سیّد صاحب کو توپری جمعیت سے مدگیری وغیرہ کی جانب شقاوت نشانون کی تنبیہ کے لیئے اور میر قمرالدّین خان کو بڑی فوج کے ساتھ ہرپن ہتلی کے راجا بدبخت کی گوشمالی کے واسطے تعینات کیا، خان موصوف وہان جا اُس گڑھ

کو سر کر ہو چنگی درگ پر چڑھ دوڑا، تب سپاہ سلطانی کے دفع کرنے مین وہ
سکار سرکش قلعے کو خلّی اور جنگی آلات سے سج سجا دو ہزار پیدل لیکر
سات مہینے تک مقابلہ کرتا رہا، آخر ایک دن خان مذکور جوش مین آ اپنے
جوانون حمیت اُس حصار کے مسخّر کرنے کو سوار ہوا، بہادران نصرت مند
نے دشمنون کے جماؤ کا کچھ بھی کھٹکا نکر اُس مردود کافر سے کینہ کشی کا قصد
کیا، بلکہ نہایت پر دلی کی راہ سے فصیلون کنگرون پر چڑھ کر کوس و نقّارہ بجایا،
پر کافرون نے بھی خوب ہی جرأت کرداد جنگ کی دی اور خان مذکور کو زخمی
کیا، مگر آخر کار بہت سی پریشانی و سرگردانی اُٹھا کر اُس شقی کو چار سی کفّار
حمیت اسیر کیا شوم شنکر بھتیجا نائک مقتول کا جو مرہٹون کی پشتی کے
سبب ہربن ہلّی کے اکثر تعلقون کو عمان کر نارائن گیرا مین رہتا تھا یہ خبر سن کر
دوڑ آیا، خان موصوف نے نھوڑے اسیرونکو عبرت کے لیئے ہاتھ پانو کاٹے
اور بہتون کو خوجا کروایا اور ہربن ہلّی وغیرہ پہاڑ کے قلعون کو ڈھا کر وہان سے
مراجعت کی، بیر جنگ صوبہ دار جو چینل درگ مین پناہ کے لیئے آرہا تھا اُسنے
اُن اطراف کا قصد کر آنی گنڈی اور کنکگری مین اپنا دخل کرلیا، بلکہ کنکگری کے
راجا ہری نائک کو بھی قولنامہ بھیج کر بلوایا اور اُس کے تعلّقے کی واگذاشت
کی سند مع خلعت اور ایک ہاتھی چاندی کی عماری صحبت دے کر اُسے مطیع
کیا چنانچہ نایک مذکور بندگان سلطانی مین داخل ہوا اور سیّد صاحب
موصوف اکثر گبراہون کے کان ناک کاٹ پھر آیا اور سیّد حمید سپہدار اپنے
حسن خدمت کے عوض نوبت نقّارہ فیل سہ سنہری عماری اوز نواب کا
خطاب پاکر حیدر نگر کا ناظم مقرّر ہوا، قصہ کوتاہ اُس اطراف کے حکّام کو جب
یقین ہوا کہ سلطان عالیشان سے عداوت رکھنی اپنے پیرون پر آپ کلہاڑی



Marfat.com

مارنی ہی، اِس لیئے اپنی حرکتون سے نادم ہو فرمان بردار و مطیع ہو گیئے، اور بنگور کا راجا بہ سبب گورنر جنریل بہادر کی سفارش کے لاکھ روپی سالیانہ خراج و اگذشت کی شرط پر اپنے تعلقے کی سند حضور سے پاکے اپنے راج مین بحال رہا، اُنہین دنون سلطان عالیشان نے سلطنت کے عمدہ کار پردازون اور عاملون کی تغیر و تبدیل موقوف کر ایک معقول تدبیر ٹھہرائی کہ ہر برس تعلقون اور پرگنون سے آصف لوگ اپنے اپنے دفتر کے عملے فعلے سمیت ذیحجہ کے مہینے کے اندر، بارگاہ سلطانی مین حاضر ہو عید قربان کی نماز ادا کرنے کے بعد، منبر کے سامھنے، قران شریف سر پر لیکر اِس بات کا مچلکا دین کہ آیندہ ہم سب کے سب زنہار حاصلات کے روپی مین خورد برد اور اُسکے بھیجنے مین تاخیر نہین کرنے کے اور البتہ غریب غربا رعیت پرجا کو بھی نہین ستائینگے بلکہ منہیات کے تارک ہو کر امانت و دیانت سے صلاح و سلامت روی کی چال اختیار کرینگے، اگرچہ بے خدا فراموش یہان تو اِن شرطون پر راضی ہو خدا کا کلام درمیان لا عہد و پیمان کرتے لیکن جب اپنے پرگنون پر جاتے تو وہان سب دین و ایمان کا پاس بکسور کھ وہی ظلم و ستم قدیم کو عمل مین لاتے، اِس لیئے سلطان نے کہ بالطبع اُس کو ہندوؤن کی قوم سے نفرت تھی اہل اسلام کو جو لکھنے پڑھنے مین فی الجملہ سواد رکھتے تھے جمع کر اُن کو میرزایان دفتر اپنے دیوان کا بنایا اور بالکل دفترخانون کا حساب کتاب فارسی خطون مین مقرر کروائے، اور علی ہذا القیاس اپنی سلطنت بھر مین ہر پرگنے پر اُنھین مین سے ایک آصف یا تحصیلدار اور ہر ایک محالون مین جہان سے ہزارہون کی آمد تھی جداگانہ ایک ایک عامل، سررشتہ دار، مجموعہ دار، امین، خزانچی مامور کیا اور ہنود قانون گویون کو ایک قلم موقوف، لیکن تو بھی بے سیانی قوم اپنی معاملہ دانی کے سبب (بے اِس کے کہ اُن کا حال



Marfat.com

حضور مین معلوم ہو عاملون اور آصفون کے ساتھہ لگاوٹ ملاوٹ کر کاروبار
عملداری مین دخل کرنے سے باز نہین آتے تھے یہان تک کہ آصف اور عاملون
لوگ ملکی بندوبست کا بار اُنھین پر ڈال کر آپ تو رات دن ناچ رانگ مین
مشغول رہتے اور اِدھر بے ناہنجار سارے تعلقون کو خاطرخواہ ناراج کر آدھون
آدھہ محاصل تو آپ اُڑانے پڑانے اور آدھا آصفون کے پاس
پہنچانے، ہرچند اُن کے اِس خوردبرد کرنے کے اخبار خارج سے حضور مین
گوشگذار ہونے پر سلطان اِس راہ سے کہ اُن دنون اُنھین ظالمون کا دور دورہ تھا،
دیدہ ودانستہ طرح دے جاتا، علاوہ اِس کے وہ دین پناہ دنیای دون سے ایسا دل
برداشتہ تھا کہ اُمور ملکی مین اُن دنون چندان توجہ بھی نہین رکھتا، اکثر اوقات
نماز و تلاوت قرآن اور تسبیح و وظیفے مین اشتغال رکھتا اور بے نمازون اور بدکارون
کو دل و جان سے دشمن جانتا، عاملون اور قلعدارون پر اِس مراتب کی تاکید
کے باب مین فرمان صادر فرماتا، چنانچہ ایک فرمان فارسی عبارت مین لکھا ہوا
سن ۱۷۹۲ء کا جس پر مہر بھی اُس بادشاہ دین پناہ کی ابھی کلکتے مین برش کرنیل
اِسکوبر نے کرنیل جان مارس صاحب کے حکم سے انگریزی مین ترجمہ کیا تھا جسکا
خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک عاملون اور قلعدارون کو چاہیئے کہ کیفیت مشاہرہ مقرری
اور زمین معافی یعنے لاخراجی قاضیان شہر وغیرہ اور مسجدون کے خطیبون اور
موذنون کی حضور مین بھیجے اور مطابق سند اُن سبھونکے عمل کرے اور دہاتی
مسلمانون کے لڑکونکے اکٹھا کرنے اور علم سکھانے مین سعی و اہتمام کرے
اور دین لین کے باب مین ایمانداری اور راستکاری اختیار کرے اور احوال
لڑکون کے تربیت اور تعلیم کا حضور مین بھیجے اور قاضی مسئلہ سکھانے مین
دین اور اسلام کے مشغول رہے اور نئے مسلمانون کا نام اسامیون مین اہل



Marfat.com

اسلام کے لکھے اور سوائے قاضی کے دوسرا کوئی مسلمان نکرے اور جہان مسجد نہو وہان پانچ گنبذ والی مسجد بنوادے اور خطیب کی تنخواہ دس ہون مقرر کر بعوض تنخواہ کے اسقدر زمین دیوے کہ حاصل اسکا برابر تنخواہ کے ہو اور علاوہ اُسکے اسقدر زمین وقف کردے کہ حاصلات سے اُسکے روشنی اور فرش وغیرہ مسجد کی بخوبی انجام پاوے اور مسلمانون کے لڑکے بالونکی تربیت اور تعلیم کے لیئے اور پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے رہنے والون پر وہان کے تاکید کرے اور اگر کوئی رعیتون مین سے مسلمان ہووے تو اُسے خزانہ باغ اور شالی زمین کالے اور خراج اُسکے رہنے کی زمین کا معاف کرے اگر وہ نومسلم تجارت پیشہ ہو تو اُسے سوداگری کے مال کا بھی محصول ملے القصہ جب سلطان عالی ہمت بسبب تعصب دین و نہایت مصروف ہونے سے امور دینی کے مہمات مین شہریاری اور عاملون وغیرہ کے مذارک و تفتیش سے دست بردار ہوا تب سب اپنی اپنی جگہ پر نلے باک ہو گیئے اور چونکہ اُس سلطان دین پناہ کی تمامتر یہی نیت تھی کہ سارے اہل اسلام اُس کی فیض بخشی سے بہرہ ور ہون اور چھوٹے لوگ بھی اس طبقے کے، بڑے درجون پر ترقی کرین اس جہت سے اُس کی سلطنت مین بہت سے رخنے پیدا ہوئے، بالکل عمائد و خوانین بدظن ہو آپس مین مل مصدر فساد و شر کے ہوئے، میر صادق مذکور تو جہات خسروانہ کے باعث سب چھوٹے بڑے پر اپنے مکر و فریب کا سکہ چلانے لگا یہانتک کہ رفتہ رفتہ سارا ملک اور تمام سلطنت کے مہمات اُسی کے اختیار مین ہو گیئے، جب وہ اِس درجے کو پہنچا تو ایسا عُجب و رعونت اُس کے دماغ مین سمایا، کہ: کتر ملکی و مالی مہمون کو غیر مرضی سلطان کے فیصل کرنے لگا،



Marfat.com

سر تا سر ممالک محروسہ مین فتنہ و ہنگامہ مچا، بڑے بڑے امورات اپنی خاطر خواہ انجام کرنا سحر و نیرنگ کے زور سے سلطان کو مسحور کر دربست سلطنت کے بندوبست مین کسی کو دخل نہ دینا، صوبون مین بیہودہ و بیجا حکومتون کا فرمان بھیجنا، کارخانجات شاہی کی خبرین، رعایا کا احوال ملک کے واقعات و واردات حضور مین گذرنے نہ دینا، سلطانی ہواخواہ سب کے سب بہ رنگ دنگ دیکھ تنگ آئے، صلاح نیک کے بتانے اور کلمۂ خیر کے کہنے سے خاموش ہوئے، اُنہین دنون مین سلطان نے قلعۂ دارالسلطنت کے بنانے کا ارادہ کر بطرز نو اُس کی بنیاد ڈالی اور پرانے قلعے کو توڑ کر دریا کی جانب ایک حصار سنگین مع گہری کھائی اور برج و فصیل کے اور دکھن کی طرف پانچ حصار استوار بنا کیا،

بخیر و عافیت مراجعت کرنا شاہزادون کا سن بارہ سی آٹھ ہجری مین مدراس مے، مقرر ہونا کچہریون کا اسمای حسنا کے حساب سے، سرفراز ہونا اراکین کا میر میزان کا لقب پاکر، آنا ایران کے شاہزادے کا غربت و آوارگی کی حالت مین، سرانجام پانا شاہزادون کی شادی کدخدائی کا بادیگرو قائع ہو اِس شادی کی ابتدا سے لیکر بارہ سو بارہ تک ظہور مین آئے،

جب وے دونون شاہزادے ایک برس کئی مہینے چیناپٹن مین مخالفون کے پاس رہکر اُنھین اپنے ساتھ موافق بنا اور میعاد کے روپی مقام ادا مین لاپدر عالی مقدار کی قدمبوسی مین حاضر ہوئے، شاہ دین پناہ نے اُن کے



Marfat.com

ساتھ۔ آنے والوان کو نوازشات خسروانہ سے سرفراز کر رخصت کیا اور بزم شادی و سرور آراستہ کر سب امیرون اور منصبدارون کو الطاف شاہی اور مناصب عالی سے معزز و ممتاز کیا،

## مثنوی

بیفزود شان پایۂ عزّ وجاہ  بانعام شہ گشت خرّم سپاہ
ہمہ خوشدل وشاد ونرّم شدند  ز بار عطا جملگی خم شدند

عہدہ اور نامی ملازمون نے میر میران کا خطاب پایا، سلطانی کارخانون کی کچہری اصمای حسنیٰ کے شمار سے جو ننانوے ہین بنی، اور ہر کچہری پر ہزار سپاہ تعینات ہوئی، اکثر مشائخ پیرزادے جو سپہگری کے فنون مین محض ناواقف تھے بارگاہ سلطنت مین پیش و سُرخرو ہو کر میر میران اور صاحب نوبت و نقّارہ ہو گئے، موتی اور جواہر کے طرّے بھی جراؤ پدک صمیت اُنھین ملے، اِسی اثنا مین شاہزادہ ایران بسبب آقابا خواجہ سرا کی بیوفائی اور استیلا کے اپنا ملک چھوڑ غربت کی منزلین طی کر حضور مین شاہ دین پناہ کے آیا، اُس دریانوال نے ملوک وہدارات شاہانہ کی پاسداریان کر پوشاک خوراک فرش فروش اور امیرانہ اسباب کے علاوہ، دس ہزار روپی ماہواری اُس کے واسطے مقرر کیے، اور چونکہ تمامتر اُس عالی ہمّت کی یہ خواہش تھی کہ سلاطین اہل اسلام باہم متّفق و موافق رہیں اِس لیئے اُسنے بیغرض بارادۂ خالص اپنے کتنے ایلچیون کے ہمراہ بہت سے تحایف اور افیال کوہ شکوہ اور ایک نامہ محبّت بنیاد کمک و امداد قبول کرنے کے باب مین والی کابل زمان شاہ دُرّانی کے پاس روانہ کیا، جس پر اُس بادشاہ عالیجاہ نے بھی اُن قاصدون کو گرانمایہ خلعتین اور بہت سا انعام اکرام عطا فرما کر وہان کے تحفون ہدیون اور اُس مکتوب کے جواب



Marfat.com

صمیت جو امور محبت کی درستی اور صداقت کی اُستواری پر مشتمل تھا
رخصت کیا، اُنہین دنون سلطان نے باقتضاے اخوّت دینی ایک ہی دسترخوان
عام پر اپنے سب خوانین و امیرون کے ساتھ شبہ برنج خاصہ نوش جان فرما کر
زبان مرحمت بیان سے یہہ ارشاد کیا کہ چونکہ ہم تم سب کے سب دینی بھائی ہین
لازم ہی کہ شریعت کا پاس کرکے کینے کو سینے سے نکال کر زبان و دل سے
باہم متفق رہین اور فی سبیل اللہ جہاد کے لیئے شہادت کی نیّت پر کمر ہمّت
کو باندھین بعد اِسکے سب کو لال لال خلعتین عطا کرفرمایا کہ یار و بہادر و اِسیکو
جامۂ شہادت سمجھ لو، پر افسوس کہ وے سیہ دلان آخرت فراموش باوصف
اِس قدر الطاف شہریاری کے خیر خواہی و وفاداری کی چال ہی پھول
گئے، اب سلطان دین پناہ کی خوشی یہہ ہوئی کہ بتقریب کد خدائی
شاہزادگان اقبال نشان، جشن و نشاط کی مجلس آراستہ کرے چنانچہ
اِس امرخیر کے سامان و سرانجام کے باب مین حکم عالی صادر ہوا، سلطنت
کے کارپردازون نے سارا اسباب و لوازمہ طرب کا طیّار و آمادہ اور
سب شاہزادون کے لیئے خاندان عالی کی صاحب عصمت نیک بخت بیٹیان ٹھہرا
کربدستور شاہانہ اُنھین تخت عروسی و دامادی پر جلوہ گر کیا، اِسی ہنگام
میمنت انجام مین ایران کا شاہزادہ حضور سے رخصت ہوا، جسکو سلطان
نے انواع طرح کی تواضع و خاطرداری اور بہت سے نقد و جنس کے
ساتھ وداع کرفرمایا، لازمہ محبّت یہہ ہی کہ انتظام ایران کے بعد ہم تم
زمان شاہ سے اتفاق کرہند اور دکھن کے بندوبست مین کوشش کرین
چنانچہ اُسنے بھی اِس امر کا اقبال کر وعدہ کیا، چونکہ قبل اِسکے اکثر
مبر صادق نطفۂ حرام کی زبانی کبحردی اور بداندیشی مہدویون کی جو



Marfat.com

فی الحقیقت نمک حلال اور جان نثار تھے اور اِسی لیئے وے لوگ اُس مردود حاسد کی آنکھون مین کانٹے کی طرح چبھتے تھے، حضور مین مذکور ہوئی تھی، سو اِن دنون سلطان بسبب پاس خاطر اُس لعین کے اپنے وبسے فدائیون کو جو دولت کے صمیمت شہر بدر کیا، بعد اِسکے اپنی رائے عاقبت بین کے فتوے پر سر برنگپتن، کولار، حسکوتا، دیون ہلی، صوبۂ سرا، تنبجاور اور برے بالا پور کے باشندون مین سے قوم اشراف دس ہزار آدمی شیخ سیّد چن کر زمرہ خاص (جیسا انگلستان مین ملکی امورات کے انجام و انصرام کے واسطے پارلیمنٹ مقرر ہی) اُن کا نام رکھا، اشخاص اس گروہ کے بتدریج سرتاسر سلطانی کارخانون پر اقتدار پاکر دخل و تصرف بیجا کرنے لگے، چنانچہ ایک اُن مین سے میر ندیم تھا جو باوجود نا تجربہ کاری کے دارالسلطنت کی قلعداری کا اختیار رکھتا تھا، سلطان کو تو اُس زمرے کے لوگون پر بڑا اعتماد تھا، حالانکہ وے ناتراشیدے اگرچہ بحسب ظاہر اطاعت و فرمان برداری مین سرگرم رہتے پہ در پردہ میر صادق ہی کا کلمہ پڑھتے تھے اور اِس نامعقول نے اپنے آقا کی سلطنت تباہ و خراب کرنے کے لیئے پہلے تو اکثر لشکر کے سرداروں اور امیرون کی تنخواہین گھٹانے اور اُنھین اُن کے درجے سے گرانے کے سبب فوج کے توڑنے مین کمر باندھی، بعد اِسکے کلام اللہ درمیان دے سلطان کے دل کو اپنی طرف سے نیے کھٹکے کر سارا دربار کا دربار اپنا کر لیا یہانتک کہ میر عرض، بعضے مصاحب اور امیر و صغیر اور ارکان نقیب و یساول، ملازم و جاسوس وغیرہ کوئی بے اُسکی صلاح و مرضی کے حضور مین کچھ عرض معروض نکرتا، عرضیان خواہ ملکی خواہ مالی مقدمات کی جو ممالک محروسہ سے پہنچتین بغیر حکم عالی کے وہ آپ ہی پڑھکر



Marfat.com

بھاردالتا اور اپنی طرف سے کچھ لکھکر حضور مین بھیج دیتا ' دوسرا میر آصف میران حسین جو ایک ہی ماخولیا باز ناکارہ شراب خوار تھا کہ تعلقون اور محالون کے درمیان ننگی طوائفون کے کندھے ' پالکی پر کچہری مین پھرا کرتا بلکہ کبھی قوالون اور لاولیون کو بلوا اُنکو ننگا کروا آپ بھی وہ مسخرا اُن کے ساتھ اِسی ہیئت سے اِس سوانگ مین شریک و شامل ہوتا ' اِنہین نسناسون کے اقتدار و اختیار دینے کے سبب ملک و سلطنت کے انتظام مین ایسا اختلال آیا کہ باج و خراج کا آٹھوان حصّہ بھی خزانے مین داخل نہوتا ' فرامین و پروانجات دارالسلطنت کے سوا اور صوبون تک پہنچنے بناتے ' اِسی ایام مین دندوجی واگر مرہٹہ بہادر چار سی دو اسپہ سوارون سے نظام علی خان کے ملک اور ممالک محروسہ مین اپنی بہادری اور نہب و تاراج کا دنکا بجا رہا تھا ' سلطان نے اُسے بلوا بھیجا ' چنانچہ وہ اپنے سوارون سمیت حضور مین آ زمرے مین امیرون کے داخل ہوا پر شطان مجسّم میر صادق نے اُسکے گرانے مین سلطان کی نظرون سے ایسے حیلے اُٹھائے کہ آخر کو اُس بیضمیر کی طرف سے بدگمان ہو کر حضور اطلانے اُسے مقیّد اور سامان کر ملک جہان خان بہادر شیر جنگ خطاب دیا اور اُسکے سوارونکو لشکر ظفر اثر مین بھرتی کر دس روپی روزان کا مقرّر کیا ' اور جب کچھ دنون بعد اُس بیگناہ کو سوارون کی کچہری کا کام تجویز کر اُسکی مخلصی کرنے کو فرمایا تب وزیر کژدم نہاد ' نیش زنی کی راہ سے حضور مین یون عرض پرداز ہوا ' کہ ایسے دلاور کو اِس کام کا مختار کل بنانا مالکداری و شہریاری کے مصالح سے دور ہی ' خدانکرے اگر اُسے کسی طرح کا شر پیدا ہو تو پھر مدارک مشکل ہوگا ' بہ التماس اُس مردود کا درگاہ سلطانی مین مقبول



Marfat.com

ہوا اور وہ خیر خواہ ترقی طلب بدستور سابق زندانی کیا گیا، حاصل کلام وہ پلید اپنے فسون کا ایسا اثر دیکھ ہر ایک کام مین اپنے مطلب ہی کے موافق عمل کرنے لگا، چنانچہ غازی خان رسالہ دار کو بھی جو بلا شبہہ وفادار جان نثار تھا بیوجہ اُس حرامی نے مشیر المہام کے ساتھہ سازش کی تہمت لگا سلطان کے حکم سے مقیّد و اسیر کیا،

---

## فوجکشي کرنا جنریل هارس کا سرینگپتن پر بموجب حکم لارڈ مارنگٹن بہادر اور مشورے ابو القاسم خان شرشتری اور مشیر الملک بہادر دیوان حیدر آباد کے، لڑائیان واقع هونی سلطان اور اس سپہسالار کے درمیان، مستحکم هوجانا دارالسّلطنت کے قلعے کا، شہید هونا سلطان کا جوسن بارہ سی تیرہ مین واقع هوا،

اُن دنون سلطان عالی مقام نے ( جو ملکی کامون کو بے صلاح و مشورہ انجام کیا کرتا اور اِس باب مین خیر خواہونکا کہنا سنتا اُسکی جناب مین مقبول نہین ہوتا تھا ) دو سفیر تحفے ہمراہ لیکر سمیت ایلچی کو زمان شاہ کے پاس یہہ خط محبّت نمط بھیج کر آئین دوستی تازہ کیا اور دوسرے کو سلطان روم کے حضور مین روانہ کیا، اِسی عرصے مین مورس بندر سے کئی فرانسیس جن کا موشیر بوسی سرغنہ تھا حضور مین آن پہنچے، چونکہ انگریز اور فرانسیس کے درمیان سات برس سے اُن کی ولایتون مین جنگ و حرب کا ہنگامہ برپا ہو رہا تھا اِس لیے یہان اُن فرانسیسون کے وارد ہونے سے انگریزون کے دل مین دھڑکا پیدا ہوا چنانچہ اُن لوگون نے درکر سلطنت خداداد کی بیخکنی کے لیئے تدبیہ بن

اور فرانسیس کے آنے کو اپنے چڑھائی کرنے کا بہانہ ٹھہرا مشیر الملک اور میر عالم کی صلاح سے نثر وار یہ رو داد لارڈ مارنگٹن بہادر کے پاس جو کلکتے مین تھا لکھ بھیجا، لارڈ ممدوح تو ایسی فرصت کے وقت کا طالب ہی تھا چھٹ پٹ گورے کی چار پلٹن ہمراہ لے شعبان کے مہینے مین مدراس مین داخل ہوا اور یہان سے اُسنے فوجین اکٹھی کر جرنیل ہارس کے ساتھ سریرنگپٹن کو مسخر کر لینے کے قصد پر آگے روانہ کر دین، اُدھر حیدرآباد سے کرنیل راپٹ اور کرنیل ڈالس بھی چار پلٹن حمیت آکر جنریل مذکور سے ملحق ہو گئے، اور میر عالم آٹھ ہزار سوار عما تھ لے اور روشن رای معہ چھ پلٹن، انگریز کی فوج مین آملے، اب لارڈ موصوف نے اتمام حجت کے لیئے حضور مین سلطان کے پی در پی کئی مکتوب اِس مضمون کے بھیجے کہ اتفاق و دوستی کے آئین مین عہد شکنی پر کمر باندھنی جایز نہین، مقتضا محبت و خلوص کا تو یہی کہ پہلے تو اِن کئی فرانسیس تازہ واردون کو اِس مخلص کے حوالے فرمایئے، اور دوسرا التماس یہ ہی کہ انگریز بہادر کی طرف کا وکیل بارگاہ سلطانی مین حاضر رہا کرے، اور تیسرا یہ کہ کوتریال بندر، منگلور تھادر وغیرہ قلعے جو جہازون کے آنے جانے کی جگہین ہین سرکار انگریز بہادر کو چھوڑ دیجیئے، اِن اِلتماسون کا پذیرا ہونا کمال میل ملاپ کا باعث ہوگا، خبر اِس درخواست کا منظور کرنا تو مشکل نتھا، لیکن چونکہ میر صادق کم بخت کے ورغلانے کے سبب مزاج عالی طریق مصلحت اندیشی سے بہک رہا تھا ایک بھی اُن خطون کا جواب بھیجا نگیا، تب جنریل مذکور، لارڈ صاحب کے حکم بموجب، جنریل فلایذ اور جنریل برجس وغیرہ حمیت رمضان شریف کی دوسری، سن ۱۲۱۳ مین کوچ در کوچ رای کوٹے مین آپڑا، بعضے خود غرض اور میر صادق کذاب نے جناب والا مین عرض کیا کہ



Marfat.com

انگریز اور نواب نظام علی خان جسکے ہمراہ کلّہم چار پانچ ہزار جوان ہونگے چڑھے آتے ہین پر اقبال شاہی سے خیریت یہہ ہی کہ حاکم پونان اُن سے نہین ملا ہی سلطان نے یہہ خبر سن کر پورنیا میر میران کو فوج سنگین کے ساتھ اور دوسرے میر میراؤنکو، دشمنون کے مقابلہ کرنے کو روانہ کر یہان آپ بھی امیران اور سپاہیان جنگجو کے جمع ہونے کے باب مین حکم دیا جب میر میران مذکور انگریز کے لشکر کی جانب متوجّہ ہوا، سوار اُسکے منتشر ہو کر جنگل کے آسرے مین آ کھڑے ہوئے اور اِدھر انگریز کے رسالے جنگ کو مستعد ہوئے، تب سلطانی جوان بھی حلقہ باندھ حرب و ضرب پر آمادہ ہو گئے، جنریل بہادر نے آنیکل کی نواح مین ڈیرا ڈالا تھا کہ سلطان کے سوارون نے اُسکے یتاقدارون پر دوڑ مار اکثرون کو تہ تیغ کیا جسکے بدلے بچارون نے شاباشی اور تحسین کی جگہہ میر میران سے گالیان انعام پائین کہ احمقو کیون تمنے ایسی سبقت و جرأت کی، اِس لعن طعن سے وے سب کے سب تاڑ گئے، کہ سردار نہین چاہتے ہین کہ ہم لوگ جانفشانی کی راہ سے دشمنون کے ساتھ لڑین، بناچار اُن بہادرون نے، اُس دن سے لڑنے کا قصد چھوڑ پنڈارون کی طرح فوج اعدا کے آگے پیچھے چلتے القصّہ جب سارا لاؤ لشکر علم شاہی کے سائے تلے اکٹھا ہوا سلطان نے تختگاہ سے کوچ کر چن پٹن کے سواد کو خیمہ گاہ بنایا، کیونکہ اِسی راہ سے دغاباز قابوچیون نے انگریزی پلٹن کے آنے کا پتا دیا تھا پر وہان اور ہی پھول کھلا یعنے جنریل مذکور اُدھر سے پلٹ کر خاتحان ہلّی جا پہنچا، سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی الغارون گلشن آباد کی سرحد مین پہنچ اعدا کا ناکا کاٹ جنگ و حرب کا تہیّا کیا اور حریف بھی مستعد جنگ ہوئے،

## نظم

صف جنگ آراستہ وان ہوئی  جہان مین قیامت نمایان ہوی
ہوا گیر ہو کر غبار زمین  گیا تا سر سقف چرخ برین
ہوا بوق اور کوس کا بہ خروش  کہ یکسر پریشان ہوا مغز و ہوش
مقابل ہوئی جب سپاہ عدو  تو باہم مبارز ہوئے کینہ جو
ہوا گرم ہنگامۂ کشت و خون  ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون
بہت دیر تک ضرب پر ضرب تھی  الٰہی قیامت تھی یا حرب تھی

ہر چند اُس دن وفادار اور خیر خواہ سردار لوگ جو سچے فدائی و جان نثار تھے اور میدان جنگ مین مارے جانے کو میر صادق سپہ کار کی حکومت کے زمانے افضل جانتے تھے، صف جنگ مین پانون جما جما دل کھول قرار واقعی لڑے اور بہادرانہ خونریزی کرتے رہے چنانچہ قریب تھا کہ معاملہ جنگ کا اُسی دن یکسو ہو جاے مگر خلاف یہ ہو گیا کہ میر قمر الدین خان کو سلطان والا شان نے اپنا معتمد و خیر خواہ جان کر غنیم پر حملہ کرنے کے لیئے مقرر کیا اور وہان اور ہی مطلب تھا یعنے چونکہ اُس بدنہاد کو کار آزمودہ بہادرون کا ضائع و برباد کرنا منظور تھا اِس واسطے وہ سلطانی فوج کے چیدہ چیدہ جوانون کو ہمراہ لے جنریل بہادر کے توپخانے پر حملہ کیا مقابل ہوتے ہی آپ الگ ہو گیا، ساتھ والے اُسکے بندوق و توپ کی ایک ہی باڑ مین اُڑ گیے، باقی ماندہ سپاہ وہان سے بچ نکلے، انگریز فتح پا کر خوش ہوے، اتنے مین خبر آئی کہ بمبئی سے انگریز کی کئی پلٹن بکثرت لوازمہ رسد کا لیئے جنریل اسطوارط کے ساتھ دارالسلطنت کو چلی آتی ہی، تب سلطان نے بہ تدبیر کی کہ کئی سردار کو معہ سپاہ جرار دشمن کے سامھنے رکھ آپ اُسکے پیچھے سے ساری فوج سمیت پہنچکر جنگ کا حکم دیا جس پر ایک جانب سے تو

سیّد غفّار جو بہادری اور دولت خواہی مین نے بدل تھا حریف کے لشکر پر توت پڑا اور دوسری طرف سے نواب حسین علی خان نے جا کر برے ہی زور شور سے جنگ وجدل کا دماما بجایا اور بہت سے میر میران نے بھی دشمنون کے دفع کرنے مین بڑی کوششین کین یہانتک کہ مارے تلوار و توپ و تفنگ کے اُنھین بھگا دیا'

## بیت

ہوا اُس گھڑی اِسقدر کشت وخون  کہ حیرت مین تھا چرخ فیروزہ گون
زدو کشت اُسدم ہوئی اِسقدر  کہ میدان ہوا بحر خون سر بسر

انگریز سامھنا کرنے سے عاجز ہو اپنے بعضے مال ومتاع سے ہاتھ دھو جنگل مین گھس گئے' فتح مند بہادرون نے تعاقب کرنے مین خوب ہی سعی کی' نواب محمد رضاخان حضور سے رخصت ہو کر شیر نر کی طرح اپنی جمعیت سمیت اُن پر جا گرا قریب تھا کہ فوج مخالف بالکل تباہ ہو جاے لیکن چونکہ خواہش ایزدی یہ نہی کہ اہل اسلام کی شکست ہو' اتفاقاً ایک گولی نواب مذکور کو لگی' جسے فی الفور اُسکا کام تمام ہوا' سلطان نے اُس کی لاش دارالسلطنت کو روانہ کر آپ دشمن کے مدافعے پر کمر باندھی' اتنے مین جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ اعدا کا لشکر مقابلے سے باز آکر کلیکوت کی جانب کوچ کر گیا' اِس حال کے سنّے سے سلطان اپنے دارالسلطنت کو تشریف فرما ہوا اور جنریل ہارس قلعے کے پچھم جانب اُتر پڑا' دوسرے دن انگریز کے رسالون نے ہلّا کر کئی مورچے نئے جو سلطان کے حکم سے قلعے کے سامھنے بنائے گئے تھے لڑبھڑ کے اکثر جوانون کے نقصان ہونے کے بعد لے لیا' اُسی دن نواب حسین علی خان نے صف



Marfat.com

اعدا پر بڑی جوانمردی سے حملہ کر جام شہادت نوش کیا انگریز کے سپاہی قلعے کے پچھم طرف ایک مورچہ بنا کر حصار کے توڑنے مین نہایت کوشش بجالائے، سلطان نے جب اُس فساد کے سبب جو دارالسّلطنت کے گرد بگرد برپا ہوا تھا امورات سلطانی کا ہرج مرج معلوم کیا اور دارالسّلطنت سے نکل جانے بامصالحہ اختیار کرنے کو ہمّت و حوصلے سے شہریاری کے خلاف جان تقدیر الٰہی پر راضی و شاکر ہو کر ننگ و ناموس کی غیرت سے محل سرا کے چاروں طرف ایک گہری کھائی کھدوا اور بارود بھروا طیّار کروا رکھی کہ مبادا اگر پاسا السّتا پر جاے اور قلعہ دشمنون کے ہاتھ آجاے تو اُسے آگ لگا کر اُڑا دے، تا اُسکے زن و فرزند مخالف کے ہاتھ نلگین بعد اِسکے حفاظت برج اور فصیل دارلسّلطنت کے قلعے کی زمرۂ خاص پر چھوڑ خود بدولت و اقبال نے حرب و قتال کا ارادہ کیا اور میر قمر الدّین خان کو جو ایک ہی شیر کینہ تھا بہت فوج کے ساتھ انگریز کی پلٹن کے رسد لانے والون اور جو فوج کہ اُنکے کمک کو چلی آتی تھی لوٹ لینے کے واسطے بھیج دیا، اور یہ بھی حکم کیا کہ شاہزادہ گلان سلطان فتح حیدر، سب لشکر اور پورنیا میر میران وغیرہ سمیت کری کٹ کے میدان مین حرب پیکار کے لیئے مستعد رہے، چنانچہ سلطانی سوار اِس حکم کے موافق کبھی کبھی انگریز کی پلٹن کے اِدھر اُدھر گشت کرنے مگر لڑنے کے واسطے چونکہ اُنکے سردارون کا حکم نتھا افسوس کے مارے ہاتھ مل مل دانت پیس پیس رہ جاتے، قصّہ کوتاہ بنبئی کی فوج نے بہادر پور کے گرد نواح مین پہنچ کر نزول کیا، چونکہ غازیون کا سوائے جہاد و حرب کے کچھ اور کام نتھا، ہر روز وے مسلّح ہو فوج دشمن پر بنے پروا جیسے شمع پر پروانہ ٹوٹ پڑتے اور اشرار کے شعلہ فساد و شر کے بجھانے مین مردانہ کوشش کرتے، چونکہ ہوا زمانے کی



Marfat.com

اُلٹی بہی تھی، خلاف مطلب ہی اُن کے پیش آنا چنانچہ سیّد غفّار جو مہتاب باغ مین انگریز کی فوج کا رستا روکے پڑا تھا میر صادق اور دوسرے مفسد و فتنہ انگیزون کی صلاح سے وہ جان نثار سردار وہان سے قلعے مین طلب ہو آیا اور دوسرا اُس کی جگہہ پر گیا، تب تو انگریزون نے اُسی دن ایک ہی حملے مین اُسے لیکر قلعے پر گولون کی بارش برسائی، سلطان نے اُس وقت موشیر بوسی کو حضور مین یاد فرماکر اُسسے پوچھا کہ اب کیا علاج کیا چاہیئے، اُسنے عرض کی کہ خاکسار کی دانست مین تو مناسب یہہ ہی کہ یہان حریف کے دفع کرنے کو لشکر تعینات کر آپ خاص سوارون کا دستہ اور خزانہ وزنانہ ساتھہ لے قلعے سے سرا اور چیتل درگ کی جانب تشریف لیجائین، خواہ نمکخوار کو ساتھیون صمیت انگریزون کے حوالے کردین جس مین کسی طرح یہہ بیکھرا مت جانے نہین تو قلعے کی سرداری و پاسبانی اِس فدائی اور موشیر لالی کے ذمّے مقرّر ہو، سلطان نے جواب دیا کہ اگر تم سے شخص کی سلامتی کے واسطے ہماری ساری سلطنت بھی تباہ و برباد ہو جاے تو کچھہ غم و الم نہین، بعد اِسکے خسرو والا مقام نے میر صادق نمکحرام کو بلوا کر قلعہ داری کا اختیار موشیر بوسی اور موشیر لالی کے سپرد کرنے کے مقدّمے مین صلاح پوچھی اُس پاجی نے اپنی خواہش کے موافق یون اظہار کیا، جناب اقدس مین خوب روشن ہوگا کہ اِس قوم نے کبھی کسی کے ساتھہ وفاداری کا طریقہ نہین بناہا، آپ بیشک جان لیجئے کہ قلعہ کا اختیار انھین ملتے ہی اُس مین انگریزون کا دخل ہو گیا، کیونکہ بلحاظ جنسیت کے بے گورے گورے دونو ایک ہی ہین، مثل مشہور ہی، سگ زرد برادر شغال، جب اِس طریق سے اُس کج رفتار موذی نے عمل خیر مین بھانجی مار سلطانکو اُس راست رہنے کے چلنے سے روک رکھا، اُس عالی شان نے فلک کی

طرف آنکھ اُٹھا ایک تھندھی سانس بھر کر بول اُٹھا متوکّلا علی اللہ ہرچہ مرضی مولی برہمہ اولی ' قصّہ کوتاہ قلعے کی دیوار ٹوٹنے تک کی بھی کسی نے حضور مین خبر ندی ' آخر جب ذیقعدہ کی ستائیسوین کو خارج سے بعضے حرام خوارون کے قصور کی خبر گوش مبارک مین پہنچی ' اُسکے دوسرے دن صبح کے وقت سلطان نے کئی نمکحرامون کا نام خط خاص سے ایک کاغذ پر لکھ اور اُسے لپیٹ کر امیر معین الدّین کے ہاتھ مین دیا اور تاکید ارشاد کیا کہ آج ہی کی رات اِس حکم کو بجالایا چاہیئے ' جسمین کارخانہ سلطنت کا قائم رہے ' وہ بیچارہ فلک ستمگر کی کجرویون سے بے خبر عین دربار ہی مین اُس نوشتے کو کھول کر دیکھنے لگا ' قضا کا رسلطانی فراشون سے ایک فراش جو لکھنے پڑھنے کا سواد رکھتا تھا اور وہان حاضر تھا ' کہین اُس نے کن انکھیون سے دیکھ لیا کہ سب سے پہلے اُس جھوٹے نمکحرام میر صادق کا نام لکھا تھا تربت یہ خبر ہو بہو اُسے پہنچادی کہ حضرت سلامت دیکھنے کیا ہین ' آج رات کو آپ کے اندھا بنانے مین حکم سلطانی صادر ہوا ہی اتنا سنتے ہی اُسکی آنکھون تلے اندھیرا جھاگیا ' تب اُس خرنامشخص نے اپنے بچاو کی تدبیر کردو پہر دن کے وقت قلعے کی ٹوٹی النگ کے پاس بانون کو تقسیم تنخواہ کے بہانے سے بنا مسجد اعلا کے پاس اُنکو جمع کیا ' اتفاقاً جب وہ مردوہ قابو کے وقت کی تاک مین تھا جو سلطان اُسی مہینے کے اٹھائیسوین سوار ہو قلعے کی ٹوٹی دیوار دیکھنے آیا اور بیلدارون کو اُسکے درست کرنے کے لیئے حکم دیا اور فصیل پر ایک شامیانہ اپنے واسطے کھڑا کروا وہان سے پھر دولتخانے مین آ حمّام کو گیا ' جب نجومیون اور میر غلام حسین منجّم نے بھی تقویم اور زیج کے رو سے اُس دن کی نحوست دریافت کرکے عرض کیا کہ آج اڑھائی پہر تک جناب عالی کے حق مین ساعت نہایت نحس ہی نظر برین



Marfat.com

مناسب تو یون ہی کہ شام تک حضرت لشکر مین تشریف رکھین اور کچھ صدقہ ذات مبارک کا خدا کی راہ مین دیا جاے' سلطان نے پہلی بات کو تو قبول نہ کیا مگر صدقہ جسّے زمینی و آسمانی بلا مندفع ہوتی ہی اُسکے اسباب کی طیّاری کا حکم دیا جب غسل سے فراغت کی باہر آکر ایک ہاتھی کالے مخمل کے جھول مسمیت جسکے چارون کونون مین کئی سیر موتی جواہر روپا سونا و نیلم و یاقوت باندھ دیا گیا تھا مستحقون حقدارون کو مرحمت کیا اور محتاج درویشون کو بلوا روپی اشرفی کپڑے خیرات کر خاصہ منگوایا جونہین ایک لقمہ تناول فرما دوسرا اُٹھا منہہ تک لایا تھا کہ اُسکا کھانا نصیب نہوا کیونکہ لوگون نے اِسی بیچ مین واویلا کرتے ہوئے یہہ خبر سلطان کو پہنچائی کہ سیّد غفّار وفادار نے ذات عالی پر اپنی جان کو نثار کیا'

## نظم

سنی شاہ ٹیپو نے جب یہہ خبر — کہ سید ہوا قتل وقت سحر
یہہ سمجھا سپہدار شوریدہ حال — کہ دولت کا میرے اب آیا زوال
دل زار سے کھینچکر آہ سرد — لگا کہنے یون شاہ بارنج و درد
ہوا غم سے سیّد کے مین سوگوار — خوش آتی نہین زندگی زینہار
نہین چاہتا تاج اور تخت اب — شہادت کا پیاسا ہون اب تشنہ لب

سلطان اوہمین کھانے سے دست بردار ہو بیخودی کے عالم مین بول اٹھا آدھم بھی آفتاب لب بام پا برکاب کوئی دم کے مہمان ہین'

## بیت

عدم مین قافلہ سب ہم سے ہو نکا جا پہنچا
مثال نقش قدم ہم ہمین واپسینون مین



Marfat.com

اور طاؤس نامے گھوڑے پر سوار ہو در یچے کے رستے سے علم بتیرئی کے طرف تشریف لے گیا، اِدھر قابو جو دشمنون نے اُس سیّد کے شہید ہونے ہی قلعے پر سے سفید سفید رومال گھما گھما انگریز کے فوج والون کو جو باولی کنارے اکٹھے ہو ہلّا کرنے پر آمادہ تھے آگاہ کر دیا چنانچہ دو پہر دو گھڑی دن کے وقت انگریز کی پلٹن اُسی توتی دیوار کے رستے قبل اِسکے کہ سلطانی جوان دوسری النگ کی برجون فصیلون پر جمع ہو کر خبردار ہو جائین چڑھائی کر تھوڑیسی تگ و تاز مین قلعہ سر کر لیا ہر چند قلعے کے بہادرون نے بھی تگ و دو شروع کی اور تلوار و تبر لے راہ گھیر لی تھی، لیکن ہر طرف سے ایسا شور و ہنگامہ مچ گیا کہ ہرگز تدارک اُسکا نہو سکا، یہانتک کہ اِس جانب سے سبھون کے پانو اُکھڑ گئے، اسی بیچ مین اُس پاجی قابوچی نے خاص سواری کو مورچے کی طرف جانے دیکھ پیچھے سے پہنچ اُس دریچے کو جو شاہ دین پناہ کے پھر آنے کی وہی راہ تھی بند کر دیا اور آپ کمک لانے کے بہانے سے گھوڑے پر چڑھ قلعے کے باہر نکل اپنا رستا لیا، گنجام کے تیسرے دروازے پر آکر دربانون کو کہا کہ خبردار میرے جانے کے بعد تم چپ چاپ جلد دروازہ بند کر لینا، وہ تو یہہ کہہ آگے بڑھا تھا کہ سامھنے سے ایک سپاہی ملازم سلطانی آکر اُسے لعن طعن کرنے لگا کہ، ای روسیاہ راندۂ درگاہ یہہ کیسی بے حمیتی ہی کہ تو ایسے سلطان دین پرور اور محسن عالی گوہر کو دشمنون کے جال مین پھنسا اپنی جان بچائے لئے جاتا ہی، کھڑا رہ رو سیاہی کے کاجل سے اپنا منہ تو کالا کرے یہہ کہنا ہوا کمال طیش سے ایک ہی وار مین اُسکو آب تیغ سے شربت اجل پلا زین سے زمین پر مار گرایا، لاش اُسکی چار دن بعد قلعے کے دروازے پر بے کفن دفن کی گئی شہر کے لوگ ابتک بھی آتے جاتے



Marfat.com

قصداً اُسکی قبر پر تھوکنے پیشاب کرتے اور ڈھیر کی ڈھیر پرانی جوتیان ڈالتے ہین

## بیت

یقین جانیو تم کہ زیر فلک
رہی اُسپہ لعنت قیامت تلک

میر معین الدّین گھائل ہو خندق مین گر کر مرگیا، اور شیر خان میر آصف کا تو پتاہی نہ لگا کہ کیا ہوا، جب شہریار شریعت شعار نے معلوم کیا کہ اب شجاعت و دلیری کا وقت گذر چکا، ملازمون نے صریحًا بیوفائی و دغاکی، تب اُس دریچے پر آکر ہرچند اُسنیکے کھولنے مین دربانون کو حکم دیا پروے سب نمکحرامون نے جان سن کر تغافل کیا اور حیرت تو اِس مین ہی کہ خود میر مذبم قلعدار بھی سپاہیون صمیت اُسی دریچے کے پیچھے کھڑا تھا، لیکن اُس ملعون نے بھی حق نمک کا مطلق لحاظ نکیا، القصہ جب حریف حملہ آور شلک مارتے ہوئے قریب آپہنچے، سلطان شیر دل نے بڑے تہوّر سے اُن پر حملہ کیا اور باوصف چفلش و تنگی کے کئی شخص کو تلوار سے مار آپ بھی کئی زخم کاری منہ پر کھا انجام کار ساقی اجل کے ہاتھ سے جام شہادت کا پیا، اب اہل اسلام کے حال کا تباہ و خراب ہونا اور اُن کے مال و ناموس کا لوٹا جانا کیا لکھین،

لیکن فرانسیس لوگ خاص محلسرا کے دروازے پر اکٹھے ہو حملہ آورون کے اُوپر شلک مارنے لگے، آخر وے بھی جنگ سے باز آئے، جب تو مار اخزانہ اور مال و اسباب شاہانہ جو شمار و حساب سے زیادہ تھا انگریزون کے ہاتھ لگا جسّے اُن کے سپاہی جو نہیدست و بے سر و سامان ہو رہے تھے غنی و مالدار ہو گئے، شاہزادے مہ زنانہ محل اور کریم شاہ اسیر و دستگیر ہوے، مگر سلطان فتح حیدر سر لشکر جو کل فوج و اسطبل اور فیل خانہ و سلطنت و تجمل کے



Marfat.com

از مہ صمبت گری گت کی نواح مین اقامت گزین تھا اسنے ماتم جگر سوز کی خبر
سن کر وہان سے روانہ ہو چندر اے پتن کی جانب چلا گیا، انگریز کے سرداردن
نے بڑی تلاش سے دوسرے روز سلطان شہید کی لاش پایا، رات بھر
رمیان پالکی کے، توشکخانے مین رکھا، صبح کے وقت سب شاہزادون
سون خدمت گزارون کو اُسکے آخری دیدار سے مشرّف کر تجہیز تکفین کا حکم دیا،
سلطان شہید لال باغ مین نواب مغفور کے مقبرے کے اندر مرقد آسایش مین سویا
نیا کے سر درد و رنج سے خلاص ہوا اور نمک حرامونکے مکر و فریب سے رہائی پایا
للہ اللہ خدا کی شان کو دیکھا چاہیئے کہ فلک دوّار کے ایک ہی دورے مین
س قدر شان و شوکت اور تجمّل و حشمت کسی نے بخانا کہ کیا ہوا اور کدھر گیا،

## بیت

بیک گردش چرخ نیلوفری  نہ نادر بجا ماند نے نادری

## مثنوی

بہ ہی رسم و آئین چرخ بلند  کہ گاہے رکھے شاد و گہ دردمند
جہان مین کسیکو نہین ہی قرار  کسیکا نہین چرخ گردندہ یار
کرے نامدارون کو دم مین تباہ  کرے سر باند ونکو یون پست آہ
گدا ہوے یا شاہ تاج و سریر  قضا سے کسیکو نہین ہی گزیر
جہان مین بجز پاک پروردگار  نہین ہی کسیکو بقا ز ینہار

## قطعہ

کدام دودۂ اقبال سر بچرخ کشید  کہ صرصر اجلش خاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری بر سر  کہ بند حادثہ بر دست و پای او نفگند



Marfat.com

نے کئی بیتیں جنکا اخیر مصرع اِس واقعے کی تاریخ پر ناطق ہی بطور مرثیے کے لکھی گئیں،

## مثنوی

تیپو سلطان شہید شد ناگاہ — جان خود داد فی سبیل اللہ
بد ز ذیقعدہ بیست و ہشتم آن — کہ شد در روز شنبہ حشر عیان
ہفت ساعت ز صبح بگذشتہ — خون ز دیوار و در روان گشتہ
زیست پنجاہ سال با اقبال — بادشاہی نمودہ ہفدہ سال
داشت در دل ہمیشہ عزم جہاد — گشتہ آخر شہید حسب مراد
آہ ناراجے مکین و مکان — خون بگریید ای زمین و زمان
شدہ خورشید و مہ بگریہ شریک — آسمان شد نگون زمین تاریک
چون غم او بجز وکل دیدم — سال ماتم ز درد پرسیدم
گفت ہاتف ز نیم آہ بہ نعت — نور اسلام و دین ز دنیا رفت

اور اِس مصرع سے بھی وہی تاریخ نکلتی ہی ع حامی دین شہ زمانہ برفت
میر غلام حسین منجم نے جو تاریخ کہی تھی وہ یہ ہی

## نظم

شاہ ما چون بملک برتر شد — حاضر مجلس پیمبر شد
روح قدسی بعرش گفت کہ آہ — نسل حیدر شہید اکبر شد

مادہ تاریخ کا آہ نسل حیدر شہید اکبر شد ہی،

ایک ہفتے بعد میر قمر الدین خان جو خدا سے ایسا دن مناتا تھا خوشی خوشی جنرل کی خدمت مین حاضر ہو اپنی جاگیر گرم کنڈے کی بابت کا سوال جواب پکا کر سند بحالی پاکے ہشاش بشاش وہان چلا گیا، سلطان فتح حیدر نے بھی انگریز کے سپہسالار اور دوسرے سردارون کی زبانی چکنی چپڑی باتین اس باب مین کر دے

اُسی کو تخت پر بٹھائینگے سن کر لڑنے کا ارادہ دل سے مٹا دیا اگرچہ شجاعان
کارپرداز جیسے ملک جہان خان جو سلطان جنّت آشیان کے شہید ہونے کے
بعد قید سے مخلصی پاکر اُس کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور سیّد ناصر علی میر میران
وغیرہ نے اُسے انگریزون کے ساتھ ملنے کو منع اور لڑنے کے لیئے رغبت
دلاکر عرض کیا تھا کہ سلطان والاشان نے صرف اپنی جان رضامندی خالق مین نثار کی
ہی اب بھی تمام ملک اور محکم محکم قلعے اور قلب جگہین سرکاری گماشتون
کے اختیار مین ہمین اور فوج بھی فضل الٰہی سے معہ ساز و سامان جنگ آراستہ
وآمادہ ہی اگر مملکت ستانی اور داد شجاعت دینی منظور ہی تو بسم اللہ
ہی وقت کار ہی اور ہم مین سے ایک ایک لڑنے اور جان نثاری کو مستعد
و طیار، پروہ حیدر خصال باوجود کمال بہادری اور جوانمردی ذاتی کے ورغلانے سے
پورنیا دیوان کے جو اُس سلطنت کا زوال چاہتا تھا اور دوسرے خود غرضون کے
اُنھین کی مرضی اور دم کے موافق چلا اور ذرا بھی اپنے سچّے خدائیون کا
کہنا نہ مان سلطنت و ریاست سے ہاتھ دھو جنریل ہارس کی ملاقات کو قلعے مین
چلا گیا، اور وہان انگریز کے کارپردازون نے بہ پیش بندی کی کہ ظاہراً میسور کے
تخت سلطنت پر وہین کے راجاؤن کی اولاد سے پانچ برس کے ایک لڑکے
کو بتھلا، تیس لاکھ ہون کی تحصیل کا مالک، پورنیا زنّار دار کی دیوانی مین اُسکے
نام لگا دیا، اور سب شاہزادون اور خانوادہ شاہی کو معہ اُس مغفور کے بھائی نواب
کریم شاہ اور اُسکے علاقہ دارون کے راے ویلور کی طرف روانہ اور ہر ایک
شہزادے کے واسطے بیش قرار مدد خرچ مقرر کیا،
خیر بعد اِسکے جنریل مُمدوح بہر وجوہ بلے کھٹکے ہو چیتل درگ تک پہنچ تمام کوہی
قلعون اور مکانات کو اپنے اختیار مین لاکر نیل ربڑ اور جنریل فلائمّ وغیرہ صمیت



Marfat.com

ولایت کو روانہ ہوا، اور گئی، رنن گیری، مرگشی، ہرپن ہلی، انی گنڈی، پنوکنڈا، مرگ سرا وغیرہ جگہین جو سلطان شہید کے ملکون سے نواب نظام علی خان کے حصے مین دی گئین تھین بارہ سی پندرہ سنہ ہجری کے درمیان پھر انگریزی سرکار مین ضبط ہو گئین،

## بیت

زمانیکا ہر دم ہی رنگے دگر
کبھی شام ہی اور کبھی ہی سحر

ملک جہان خان بہادر جو سلطان فتح حیدر کی ذات سے قطع اُمید کر فقط ایک گھوڑا جو ترا لے نکلا تھا تھوڑی ہی عرصے مین اُسنے اپنے حسن تردد اور قوت بازو کے بدولت ترقی کر تیس ہزار سوار و پیدل جمع کر کے درمیان کشتنا اور منتب بھدرا ندی کے خروج کیا، بیر جنگ وغیرہ بھی اُسے مل گئے تھے، تب اُس شیر دل نے کولاپور مین، ایک ہی بہادرانہ حملے سے کھوکھلا مرھٹہ اور پرشرام ناظم مرج کا سر کاٹ لیا، بعد اِسکے کتنے دنون تک تو انگریزی لشکر کا سامھنا کر کر لڑائی بھڑائی مین رہا، ہرچند اُس ایام مین اور بھی بہت سی فتحین اور غنیمتین حاصل کین لیکن چونکہ وہ کوئی ایسا قلعہ نہین رکھتا تھا جس مین ضرورت کے وقت پناہ لے اور انگریزون کے مقابلے کا جواب دے، دو برس بعد کرپا اور کرنول والے پٹھانون کی چوک کے باعث کوتال بہنوکی نواح مین انگریزکی سپاہ کے ہاتھ شہید ہوا، اور زمانے مین سوائے نام کے کچھ اور نچھوڑا، میر فرالدین خان جو باپ کی جاگیر پاکر بڑا متکبر ہو گیا تھا شامت اعمال کے سبب کو ڑھ پھوٹ ناشاد و نامراد ہو موا، اور کتنے سلطانی سردار جیسے بدرالزمان خان، غلام علی خان علی رضا خان اور کئی میر میران اور سپہدار اور غلام علی خان بخشی وغیرہ عوض مین



Marfat.com

پنے حق النسعی کے جو اُنھون نے شہریار دین پناہ کے ملک و تبار کے خراب
نے مین کی تھی، بھاری تنخواہین کہ پنی انگریز بہادر کی سرکار سے پاتے ہین،
اہ رے ہمت و دیانت و پاس اسلام حمیت، اِسی سن مین نواب فتح علی
م نواب کریم شاہ بہادر کا بیٹا خروج کر مرہٹے کے ملک کو چلا گیا،

## بیان اخلاق و اطوار اور آئین حکمرانی اُس سلطان دین پناہ فردوس آرامگاہ کا،

رچند اخلاق واد صاف حمیدہ اُس چشم چراغ دودمان سلطنت کے مشہور ہین
تاج بیان کے نہین مگر بطریق یادگار یہان مختصر لکھے جاتے ہین، کہ وہ مغفور
رایک علم سے بقدر ضرورت بہرہ ور تھا، انشاپردازی مین صاحب سلیقہ، دانائی
ور فرزانگی مین اپنے زمانے کا ایسا یگانہ، کہ مہمات ملکی کے انجام کرنے مین کسی کی
ہنمائی کا محتاج نتھا، سیر نین اُسکی پسندیدہ اور اطوار سنجیدہ تھے، ہنرمندون اور
صاحب علمون کا قدردان، مسلمانون کی غور پرداخت مین بدل متوجہ فجر سے دوپہر
ات تک دربار مین بیٹھنا نماز صبح کے بعد کلام مجید کی ہمیشہ تلاوت کرنا
روقت باوضو رہنا اور تسبیح ہاتھ مین رکھا کرنا، غرے ماہ محرم سے تیرھوین
ک مسند کا بیٹھنا چھوڑ دینا، ملکی اور خانگی امورات کا عشرہ محرم مین مطلق
ھبان نکرنا، راتون کو تلاوت قرآن کیا کرنا، مسکینون فقیرون کو کھانا کپڑا
چھا اچھا بانٹنا، بعد افطار صوم کے ایک ہی وقت اکل و شرب معمول رکھنا،
دسترخوان خاص پر اُسکے دونون وقت سب شہزادے و مقربان حضرت
حاضر ہوتے، تب شاہان عجم و عرب کی تواریخ و حکایتین مسند اول کتابون سے،



Marfat.com

اور دین و مذہب کا ذکر اذکار، حدیث و اشعار خود زبانی بیان فرمانا، اور بعض
ہمنشین مصاحبون سے بھی نقلین برجستہ و رنگین سننا، پر ایسی مزاح و ہزل
کا جسے کسر شان اسلام کی پائی جاے کیا امکان کہ اُس پیرو شریعت کی
مجلس مین مذکور نکلے، گفتگو فارسی زبان مین کیا کرنا، محتاط ایسا کہ کسی امر مین
بمصداق خَیرُ الاُمورِ اَوسَطُھا کے اعتدال سے قدم باہر نہ رکھنا، رنگین کپڑون
سے پرہیز کرنا، مگر گھوڑے کی سواری کے وقت تلوّن و تفنّن کی راہ سے زربفتی
ببری کی قبا پہنا کرنا، ولیکن اپنے اخیر عہد مین عربون کے طور پر سبز پگڑی باندھنا،
اور جراو طرہ یا کلغی سر پر لگانا صوم و صلوٰۃ اور بہت سے دینی مراتب مین خود نہایت
کوشش کرنا، اور تمام اہل اسلام کو ایسے کام مین اہتمام فرمانا، داڑھی کو جو
فقط زینت انسانی تھی خلاف وضع جان کر ترشوانا، صاحب حبا ایسا کہ ہنگام بلوغ سے
وفات تک بجز اُس کی پنڈلی اور قبضے کے کسی نے نہ دیکھا، چنانچہ حمام مین
بھی یہ حال تھا کہ اعضاو اندام چھپا کے غسل کرنا، بالا گھاٹ کی سرحدون کے
درمیان جو اکثر ہندیان سرو سینہ عریان راہون مین پھرا کرتیان تھین،
یہ حیائی کی چال بھی دیکھ نہ سکا، اور یہ حکم کیا کہ کوئی عورت نئے کرتہ و چادر
مانگے سر باہر نہ نکلے اگر کوئی نکلتی تو داغی جاتی اسی سبب سے وہ رسم ہی موقوف
ہو گئی، جوہر شناسی و قدردانی مین یکتا، بردلی اور بہادری مین لاثانی،
اسپ تازی اور نیزہ بازی مین اُس سرے فائق، گھوڑے اور تلوار کا نپت
شائق، ہر ایک صنعتون مین نئی نئی اختراع کرنا، چنانچہ انوکھی انوکھی
شبر دہان توپ و نالی سہ نالی بادہری نہری چوٹ کی بندوق، قبضی،
چاقو، گھڑی یا ساعت نما، قبلہ نما، قطب نما، خنجر و کٹار بنی ہوئین ڈھالین
ایسی کہ تیر اور گولی اُن پر اثر نکرے بنوانا، اور لاکھون روپی مثال



Marfat.com

منحمل و بانات و کمخاب وغیرہ کے کارخانون مین خرچ کرتا اور طیّار کرواتا پر سب سے پہلے دین کی حمایت اور شریعت پیغمبر خدا کی تقویت فرض جانتا، شرع سے باہر ہرگز کوئی کام نکرتا اور نامشروع رسومات ظاہر سے آپ بھی پرہیز کرتا اور اپنے تمام نوکر چاکر کو بھی اُنکے عمل سے مانع ہوتا، اتفاقاً اگر کوئی خلاف شرع کرتا تو سلطان اُسپر حد شرع جاری کرتا، اہل سنّت و جماعت کے رویّے پر چلتا، حکمنامے ہر امراور کارخانے کے لیئے بموجب حکم کے الگ الگ کئی طرح کے حرفون سے لکھے جاتے، ولیکن اِن صفتون اور ہنرونکو اِسی ایک عیب نے چھپادیا کہ جس شخص کو اُسکے عہدے سے برطرف کردیتا پھر اُسکو اُسی منصب پر بحال کرتا اور اِسی عمل نے اُسکی سلطنت مین خلل ڈالا، فرمانون اور پروانون کی پیشانی پر تمام بسم اللہ دست خاص سے بطور طغرا کے لکھکر اُسکے نیچے دستخط اپنا اِس صورت سے یعنے نبی مالک ثبت فرماتا،

سکّہ تیپو سلطان مبرور

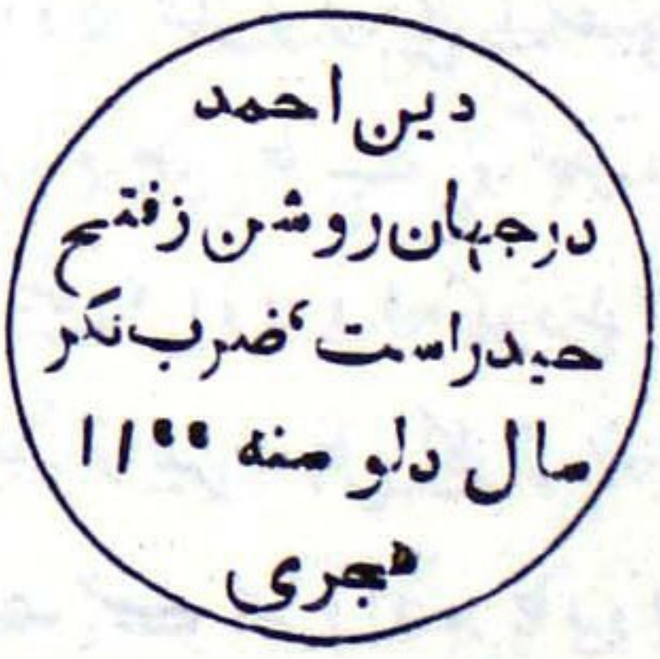


اگرچہ یہ سکّہ تیپو سلطان مغفور کا ہی پر سلطان نے تبرکا و تیمّنا اپنے والد ماجد کے نام کو بعد سال اُسکے سکّے کے اپنے سکّے کی دوسری جانب مین ثبت کروایا تھا



Marfat.com

# تاریخ حمید خانی کا ترجمہ

## فوجکشی کرنا لارڈ کارنوالس بہادر کا سرینگپٹن پر خانخان ہلّی کے رستے ہوکر، اور سختی اُس راہ کی،

لشکر نصرت پیکر خانخان ہلّی کی راہ ہو کر روانہ ہوا، تمام دن اہل لشکر راہ طی کرتے اور شام کو جہان تھوڑا پانی دیکھتے وہان مقام کرتے، نوین دن ہرو آ کی سرحد مین سرینگپٹن کے قلعے سے تین کوس دورے اُتر کر دو روز تک حریف کے مورچے پر تاخت کرنے کے لیئے جگہہ ٹھہرانے کی فکر مین تھے کہ اسی مابین مین گوبندون نے آکر یہہ اظہار کیا کہ موکب عالی کے سامھنے، سلطانی سپاہ تو پین لگائے فرصت کی تاک گھات مین لگی ہوئی ہی اور راہ دشوار گذار. جسمین توپخانے کیچہ اور کنکریون کی ایسی بہتایت ہی کہ پیادہ تو کیا اگر سوار بھی اِس راہ مین جاے تو گھوڑے سمیت گر کر اپنے کپڑے ہتھیار دونون کھو بیٹھے، اور راہ کی دشوار گذاری کے علاوہ اگر سرکاری پلٹن کوچ کررستا چھوڑ بیراہ چل نکلے تو یہہ بھی خوف ہی کہ طرف ثانی کی کوئی جماعت اِس حرکت سے خبردار ہو چارون جہت سے گھیرلے تو اُس وقت کیسی مصیبت کا سامھنا ہوگا کہ نہ تو سپاہیون کو لڑنے کی سکت نہ بھاگنے کی طاقت رہیگی، اور دوسرا رستا بھی ہرچند ایسا دشوار گذار نہین مگر کرہی گت پہاڑ کے دامن سے لیکر لشکر اعدا کی پچھلی الگ تک شدت سے اُس مین نشیب و فراز واقع ہی، اگر لشکر بقصد شبخون کسیطرح اُس رستے ہو کر جاے تو البتہ منزل مقصود مین پہنچ سکتا ہی، گو رنر موصوف

جب اِس احوال سے مطلع ہوا تو اُسنے اُسی دوسری راہ کا جانا اِختیار کر اِتوار کے دن مہینے کی پندرھوین تاریخ پہلے تو انگریزی فوج کے سردارون کے نام شبخون کرنے کی چٹھیان لکھ بھیجین پھر سوا پہر رات کے وقت خود بدولت واقبال اور دوسرے صاحبان لوگ گھوڑون پر سوار ہو شبخون کے ارادے روانہ ہوئے ' اگرچہ اُس شب کو بشدّت باد و باران تھا لیکن گورنر معہ فوج و توپخانہ وغیرہ اندھیری رات و ناہمواری راہ کے ساتھ بھی سبکے سب قریب صبح حریف کے لشکر تک جا پہنچے ' اِدھر کے بعضے لوگ جو قضاے حاجت کو نکلے تھے اُنھون نے انگریزی فوج کی بھیر بھار دیکھ ' مورچے مین جاکے خبر کردی ' جسپر وہانکے بہادرون نے سرکاری لشکرگاہ کی جانب توپون کے منہ پھرا گولے مارنے لگے ' گورنر ممدوح توپون کی آواز سن چوکنّا ہو گیا ' اور کمال آہستگی سے مورچال پر ہلّا کیا ' چار گھڑی دن چڑھ چکا تھا جو اِدھر سے بھی حسب الحکم گولے چلنے لگے دو پہر دو گھڑی تک توپ و تفنگ کی بھرلڑائی مچی رہی کہ طرفین سے ہزارون جوان نقصان اور گھائل ہوئے ' پر دونون جانب کی سپاہ بہادرنے بڑی پردلی سے پرے جمائے استعمال جنگی آلات اور سپہگری کے دانو گھات مین داد مردانگی کی دیتی تھی اِن کی جنگ کا یہ ڈھنگ دیکھ اسد علی خان بہادر لارڈ موصوف کا سپہسالار چھ گھڑی دن باقی رہتے اپنے سوارون سمیت حریف کے مورچے پر آپڑا ' چونکہ پیدل اور سوار مین بڑا فرق ہی اکبارگی حریف کا جماؤ ٹوٹ گیا ' تب تو انگریز کے سپاہیون نے سلطانی فوج کا تعاقب کیا ' انیس بڑی بڑی توپین اور کئی نشان اُنکے ہاتھ لگے ' ہرچند گورے اور سپاہی کی پلٹنین فراریون کے پیچھے کریکٹ کے دیول تک جو کاویری ندّی کے



Marfat.com

کنارے واقع ہی دوڑ گئین لیکن اِس لیئے کہ راہ مین دریا حائل اور چڑھا ہوا تھا لاچار پھر آئین، تین دن تک پانی نہ اُترا اور نہ سرنگ دوڑانے کی کوئی معقول جگہہ ملی، اناج کا قحط بھی لشکر انگریزی مین نہایت کو پہنچا، ہر قسم کی جنسین عنقا ہو گئین، لوگ کاہ اور دانہ و آب کی طلب مین حیران و سرگردان پھرتے تھے، جانور کثرت سے مر گئے، اور چونکہ برسات کے ایام مین لڑائی بھی غیر ممکن تھی بناچار جناب لارڈ صاحب نے سر کرنے سے سریرنگپٹن کے اِس موسم بھر ہاتھ اُٹھا سنہ ۱۷۹۱ع کے مے مہینے کی اُنیسوین کو مقام کنم باڑی مین جا کر نزول فرمایا، اور وہان اِس واسطے کہ توپکشی کے بیل ماندے ہو گئے تھے گیارہ بڑی بڑی توپین تڑوا ڈالین گولے دریا مین پھنکوا باروت کی پیٹیون کو جلوا آگے کوچ کرنے کا تہیا کیا اسی اثنا مین سیّد علی رضا کی بھیجی ہوئین میوے کی ڈالیان معہ ایک چٹھی نام مین خداوند نعمت مسٹر چیری صاحب کے، سلطانی چوبدارون کی معرفت آ پہنچین مگر صاحب موصوف نے بغیر پڑھے اس خط کے گورنر صاحب کی خدمت مین حاضر ہو عرض کیا کہ سلطان نے جناب عالی کے واسطے میوجات بھیجے ہین جیسا حضور سے ارشاد ہو فدوی بجا لاے، تب گورنر ممدوح نے اُس خط کے پڑھنے اور مضمون دریافت کرنے کا حکم دیا کہ دیکھو اُس مین کیا لکھا ہی، خداوند نعمت نے خط کا سرنامہ جو دیکھا تو اُنہین کے نام نکلا، کھول کر پڑھا تو یہی مختصر دو سطرین مرقوم تھین، کہ ہمارے سلطان عالیشان نے کچھ میوے، حضور مین بھیجنے کے واسطے خادم کے حوالے کیا ہی، چونکہ اُس شفیق کی ذات دونون سرکارون کے بیچ محبّت و ارتباط کا وسیلہ ہوا ہی اِس نظر سے اُن پھلون کو بھیجوا کر شجر دوستی کو تازہ کر امیدوار قبول کا ہی لارڈ ممدوح نے مطلب معلوم کر فرمایا کہ تم اِس خط کا جواب عذر خواہی کے ساتھ ایسی تمہید سے



Marfat.com

حسین ہماری رنجش خاطر مفہوم نہو لکھکر اُنھین واپس کر دو، تب آقاے نامدار نے جواب یون لکھوایا، الطاف نامہ اُس مشفق کا مع میوے، بھیجے ہوئے سلطان کے جو لارڈ صاحب کے واسطے تھے وصول ہوا، نیازمند نے بموجب آپ کے اشارے کے بمنہ اُنھین بارگاہ والا مین پیش کر مطالب نیاز نامے کا حرف بحرف گزارش کیا، جس پر جناب عالی نے ارشاد فرمایا کہ سلطان نے کیون اِس باب مین ہم کو نہ لکھا، دوستون کے تحفے کو دوسرون کی معرفت لینے کی کیا احتیاج ہی، زیادہ والسّلام، اور اُنھین میوہ لانے والون کے ہاتھ اُن پھلون کو روانہ کر دیا، تب دوسرے دن وہان سے کوچ کیا، راہ مین مرہٹے کی فوج دکھلائی دی، اُن مین سے دو سوار نے لشکر مین آکر لارڈ صاحب کے حضور مین اپنے سردارون کی طرف سے عرض کی کہ آج تو راہ کی ماندگی کے سبب ملاقات حسب دلخواہ مشکل ہی، کل انشاء اللہ تعالی بخوبی حاصل ہوگی، گورنر ممدوح نے اِس بات کو قبول کر ڈیرا کھڑا کرنے کا حکم دیا، تب اکثر لوگ غلّہ لانے کے واسطے مرہٹے کے لشکر مین گئے اور وہان سے چاول روپئے مین دو سیر گیہون کا آٹا ڈھائی سیر گھی ڈیڑھ سیر کے حساب مول لے آئے اور لشکریون کے چہرون پر سرخ رونق آئی، اُسکی صبح کو موتی تالاب کے قریب مرہٹے کے سردارون سے ملاقات ہوئی، نوین تاریخ کو جب دونون لشکر نے ایک ساتھ کوچ کرنا کہ منگل اور وہان سے اوتری درگ مین جا ڈیرا کیا تو اُس جگہ آپس مین یہ صلاح ٹھہری کہ بارش کے موسم بھر رہنا اُن بڑے بڑے پہاڑ کے قلعون کا جنمین اعادی فوج ظفر موج کے رسد و غلّہ لانے والون کے سنگ راہ مین موقوف رکھا، اور آغاز بسنت کی رت مین سر پر نگپٹن پر چڑھائی کیا چاہیئے چنانچہ یہی بات سب



Marfat.com

بڑے سردارون کے دلون کو پسند آئی ' جولائی مہینے کی دوسری کو وہان سے کوچ کر موضع کڑی ماتھلی مین مقام ہوا ' دوپہر کو خبر آئی کہ نواب آصفجاہ کے بہادرون کی کوشش سے کنجی کوٹے کا قلعہ مستخر ہو گیا ' ابھی لشکر ظفر پیکر موضع چھترہی مین اُترا ہوا تھا جو قلعہ دار بے لڑائی اُس حصار کو چھوڑ بھاگا ' گورنر نے یہہ خبر سن کر کپتان اسکاٹ کو وہان کا قلعدار بنا موضع بنور مین جا ڈیرا کیا دوپہر کے وقت ہری پنڈت تاتیا کی فوج سے قلعہ دھارواڑ کے فتح ہونے کی خبر پہنچی تب وہان سے کوچ کر ہلہلی درگ کے قلعے کو محصور کیا ' اُسکے قلعدار نے دوسرے دن اقرار لیکر کوٹ حوالے کردیا اُسی دن تاتیا بہادر کے خیمے مین لارڈ صاحب کی دعوت بھی ہوئی ' آگسٹ مہینے کی بیسوین تاریخ جب موضع اکرار مین پہنچے تو دہہ محرم کے باعث سپٹنبر کی نوین تک وہان مقام رہا ' چونکہ ہندوستان کے سب سپاہی لوگ ' بے لحاظ و بیہودہ آول فول بکنے کے عادی ہین خاص کر عوام الناس عشرے کے دنون مین اپنے روپ اور بھیس کو بدل تعزیہ خانون کے دنگل اور محفل کے بیچ آزاد قلندرون کی طرح فقیرانہ صداؤن کے نعرے بھرا کرتے ہین بلکہ بعضے تو اپنے سر کے بال اور کاکل کو منتشر و پریشان کر بدن مین راکھ بھبھوت ملی فحش واہیات گلی کوچون مین پڑے بکتے پھرتے ہین ' علاوہ اِسکے چونکہ سب مغلئے اور مرہٹونکے سپاہی عشرہ محرم کے پہلے بہ خوب سمجھے تھے کہ قوم نصارا قدیم سے دین اسلام کے مخالف ہین ' اِس خیال سے کوئی لشکری کسی چھوٹے بڑے انگریز کا نام ' تعظیم و احترام کے طور سے زبان پر نہ لاتا یہانتک کہ بنگالے کے مسلمان بھائی بند جو نوکری کے پاس سے ہر گھڑی صاحبان عالیشان کو خداوند نعمت اور صاحب کہا کرتے ہین اُس ملک



Marfat.com

کے لوگ اُنکی ملت و مذہب کو سست جانتے اور اُنپر عیب پکڑتے اور رجز لفظ کافر یا فرنگی کے، صاحب کا کلمہ اُن کے حق مین کہنے کو کفر و بدعت جانتے، اِس لیئے اُنھون نے آپس مین جتھا باندھا کہ عشرے بھر انگریزون کے لشکر مین نجایا چاہیئے اور اگر اُن کے ملازمون سے کوئی بشر جو بصورت مسلمان اور بمعنی کافر ہی بہان کے تعزیہ خانون مین زیارت کو آوے تو اُسے گردنی دے کر محفل سے باہر کر دیا چاہیئے، یہہ خبر واللہ اعلم بالصواب انگریزون نے سنی یا نہین، مگر اتنا تو معلوم ہی کہ عاشورے کی رات کو ترک سواردن کے رسالے مین کئی جگہہ مجلسین ہوئین اور جب اُن کے غول کے جوان شدتون اور علمون کے پھرانے کے واسطے ماتم کرتے شیون پڑھتے باجا بجاتے نکلے تو لارڈ صاحب نے اِسی حالت سے اُن سب کو اپنے سامھنے بلوا ادب سے کھڑے ہو تعزیون کی تعظیم اور اُنکو سلام کیا اور کچھ نذر بھی دیا، جب یہہ بات رفتہ رفتہ منلون اور مرہٹون کی فوج مین پھیل گئی، ایک ایک دو دو تعزیہ دار غول باندھہ باندھہ شدتے لے لے باجا روشن چوکی بجاتے گورنر کے ڈیرے پاس آئے اور لعنت ملامت کی واہی تباہی بیہودہ بولی ٹھولی سنانے لگے تب گورنر موصوف نے چیری صاحب کی معرفت اُنھین بھی نہایت توقیر سے حضور مین بلوا ظاہرا بڑے اعتقاد کے ساتھہ یہ مجرد دیکھنے علمون اور شدتون کے سر و قد اُٹھکر لنبی تعظیم و تکریم کی اور چاندی کی تھالی مین روپی رکھہ رکھہ ہر ایک کو لائق اُن کے مرتبے درجے کے نذر دی، بعد قبول ہونے نذر کے، دو تین قدم پچھلے پاؤن ہٹ کر آداب بجالایا، یہہ خبر بھی جب مرہٹے اور رمنل کے لشکر والون مین مشہور ہوئی تو ہر دن چالیس چالیس، پچاس پچاس غول تعزیہ دارون کا گورنر کے خیمے مین آنے لگا، اُنھین استقبال کر کے حضور مین لانا جناب چیری صاحب کا کام تھا، گورنر بھی

بدستور سابق اپنے ڈیرے سے نکل نکل سلام مجرا بجالاتا اور نذرین دیتا، ساتوین سے دسوین تک جولارڈ صاحب کی طرف سے اِن تعزیہ دارون کے ساتھ ایسا سلوک تھا البتہ اُس تین دن مین قریب چار ہزار روپی کے بہمہ وجوہ خرچ ہوئے ہونگے، لیکن نیکنامی کی دولت بھی ویسی ہی ملی کہ اُنھین لوگون کے منہہ سے جو پہلے اِن صاحبون کو کافرون مین شمار کرتے تھے اب بیساختہ یہہ کلمہ تحسین کا نکلنے لگا کہ واہ واہ نصارا کی قوم تو اہل اسلام سے بھی فوقیت لے گئی، بعد اِسکے ان سبھون نے صاحبون کی شان مین کافر کا لفظ کہنا چھوڑ دیا، القصہ جب دہہ آخر ہو گیا تو وہان سے کوچ کر قریب قلعہ نندی درگ عرف گردون شکوہ کے مقام ہوا اتفاق سے اُسی رات کو بہادران نصرتمند نے جو پیش ازین اُس گڑھ کے محاصرہ کرنے مین مشغول تھے، پہاڑ کے اوپر کہ کم و بیش تین کوس کی چڑھائی تھی پہنچ کر اُسے فتح کرلیا، نندی کے دیول سے بہت سا مال دولت اور بے شمار جواہر، جڑاؤ زیور، سنکھاسن ہیرے کا، موتی کا چھاتا بیش قیمتی تخمیناً کروڑ روپی کی متاع اُن کے ہاتھ لگی، علاوہ تاخت کے وقت سے لیکر بھور تک بے حساب مال اسباب کی لوٹ ہوئی، مگر دن چڑھے حکم عام دیا گیا کہ کوئی کسی طرح رعایا کو نچھیڑے، بعد اِسکے ان لوگون نے عثمان قلعدار اور محمد برہان خیلخانے کے سردار اور کئی پیدل و سوار کو جو گرفتار ہو گئے تھے فوج فتح نشان مین پہنچا دیا، گورنر ممدوح نے اسامی پیچھے ایک ایک روپی اور اُنکے اہل خدمت کے مصرف کے واسطے تین تین روپی روزینہ مقرر کر اُنھین بنگلور بھیج دیا، تب خود بدولت و اقبال وہان سے کوچ کر مقام پودی کڑھ پھر کنجور و ناک منگل مین تشریف لائے، سپٹمبر کی چوبیسوین کو بنگلور کے قریب موضع



Marfat.com

سارکی مین پہنچ چکے تھے جو اُن کے چھوٹے بھائی کارنوالس بہادر میر بحر کی
سعی سے قلعہ سورا ج درگ کے مسخر ہونے کی خبر آئی، اُسے سن کر
جناب گورنر جنرل خوش ہوئے،
اب لکھنا قلعہ مذکور کے اُن عجائب احوال کا جو نگارندہ اوراق کے گوش زد
ہوا ہی ضرور ہوا، جو بندگان اخبار کو معلوم ہو کہ وہ قلعہ مقام کلیکوٹ کے
متعلقات سے سمندر کے کنارے واقع ایسا رفیع و متین ہی کہ کسی سیاح
کی چشم جہان بین نے ہرگز ایسا قلعہ نہ دیکھا ہوگا، قلعے کی نیو تو ایک اونچے
پہاڑ پر ہی. جسکے تین طرف دریاے شور محیط، شان الٰہی کو دیکھا چاہیے
گویا سمندر کے پیٹ سے پربت کا پچا نکلا ہی جسکی چوٹی آسمان پر فرقدان
کے سر جا چڑھی ہی، طول مین پورب پچھم ایک سو سی چوالیس فرسخ،
اور عرض مین دکھن اُتر قیاساً پینتیس فرسخ ہوگا، اگرچہ تمامتر سنگ ہی سنگ
ہی اِس پر بھی وہان ہر جنس کی کشتکاری اور نوع بنوع پھل پھلاری
موجود، اچنبا یہ ہی کہ قلعے کے باہر بھی خوش مزہ پانی کے چشمے اکثر، اور بہتیرے
میٹھا پانی بسان آب حیوان پتھر کی دو چٹان دو قدّ آدم کی بلندی سے جاری
ہو کر نیچے کی طرف روان ہی، قدیم زمانے کے راجاؤن نے جو بآم اہلام سے
پہلے وہان راج پاٹ رکھتے تھے اُس سونے کے منہ پر ایک گوسالے کی
مورت بنوادی ہی اُسی کے منہ سے پانی نکلتا ہی اور نیچے اُسکے سنگ مرمر کا
ایک حوض بنوایا ہی اور احترام کے رو سے نام اُسکا گوکھ رکھا، قصّہ کوتاہ
گورنر موصوف نے دسمبر کی پندرھوین کو ساونتی گڑھ کے قلعے کے سامھنے پڑاو کر
لڑائی کا آغاز کیا اور بائیسوین کو انگریزی پلٹن نے دیوار نگین و محکم قلعہ سر کرلیا،
سپاہی قلعدار وہان کے کچھ تو مارے گئے اور باقی گرفتار ہو آئے، اسی عرصے مین



Marfat.com

خبر پہنچی کہ رام گڑھ کے قلعدار نے حاکر منصورہ کے پہنچنے ہی ہاتھ جوڑ امان مانگ قلعے کو معہ مال و متاع حوالے کیا، پھر خبر آئی کہ سپہ سالار کو کرنیل اشٹطون نے اوبری درگ لے لیا،

---

محاصرہ کرنا ماکڑی درگ نامے قلعے کا،

چونکہ روداد اِس نواح کی سرتاسر راقم حروف کے مشاہدے مین آئی اِسواسطے تفصیلاً اُسے بیان کرنا ہی جب بہادران نصرت نشان نے ایک راستا دیرتھ گڑھ چوڑا آدھ کوس کے پلے سے اُس کوٹ کے پاس تک جنگل کاٹ نکالا، دانایان فرنگ نے باوصف اسکے کہ وہان کی راہین نہایت ناہموار اور نیچی اونچی ہین، جو ثقیل کے قاعدون سے جو ہلے لوگ بھاری چیزونکے اوپر اُٹھالے اور لیجانے کے واسطے عمل مین لاتے ہین (اور فی الواقع اُس جگہہ اِس قسم کے آلات کا کام مین لانا قابل دیکھنے کے تھا) توپون کو نہایت آسانی مین اُسی دشوار گذار راہ سے منزل مقصود تک پہنچایا اور قلعہ گھیر لیا،

---

بعضے خصوصیات قلعہ ماکڑی کے،

یہ قلعہ نہایت استوار ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا ہی اور گرد بگرد اُسکے خندق بہت عمیق، اُسکے اطراف مین جنگلستان اور کنٹیلے درخت ایسے گنجان کہ پون کے پانو اُس رستے سے گذرنے چلنی بن جائین، رستم و اسفندیار کا ہفت خوان، اُسکی راہ پر فراز و نشیب کے سامنے افسانہ کہن تھا



Marfat.com

اور ماژندران کا روئینہ دژ باوجود اُس اوج و شان کے، اُس کوہ کی حصانت و مضبوطی کے روبرو لرکون کے گھروندے کی طرح ناچیز، ماہ آسمان کی نگاہ جب اُس مکان عالیشان اور کوہ باشکوہ پر پرتی تب کاہ اُسکی سر سے زمین پر گر پرتی، قصہ مختصر یہ مقام حیرت انگیز نہ چرخ دوّار نے دیکھا ہوگا نہ زمانہ کہن سال نے سنا، بیان اُسکا یہ ہی کہ دو بڑے بڑے اونچے پربت ایک دوسرے کے سامھنے پچاس گز تفاوت سطح زمین سے نکل کر اُچان مین بان سی گز بلند ہو آخر کو چوٹی کے قریب دونون آپس مین آملے ہین گویا دراصل ایک ہی ہین مابین اِن دونون کے ایک گہری خندق ہی جو ایام بارش مین پہاڑ کے پانی سے لبریز ہو جاتی ہی، چنانچہ قلعہ والے برسات کے بعد اُس خندق کے لبالب رہنے مین بڑی کوشش اور اہتمام کرتے ہین اور پتھر کی بڑی بڑی چٹانون سے پشتے باندھ رکھتے ہین کہ لڑائی بھڑائی کی ضرورت کے وقت اکثر پانی اُسکا کام آتا ہی مگر غفلت باسہو سے اِس چڑھائی کے زمانے مین اِس قسم کی کچھ بھی تدبیر نہین ہوئی تھی، بارہی دن کے عرصے مین وہ قلعہ فتح ہوگیا، گورنر ممدوح نے خدا کا شکر کرکے اِس فتح کی خوشخبری میر ابو القاسم خان اور ہری پنڈت کے پاس بھیج دی، اِسی مابین مین کرنیل اسٹوارٹ بہادر کی کوشش سے اوتری درگ کے مفتوح ہو جانے کی خبر آئی جسسے خوشی خاطر عالی کی زیادہ ہوئی،

سنہ ۱۷۹۲ کے فبروری مہینے کی پانچوین کو جب سپاہ کمپنی کی مدد کے لیئے نواب سکندر جاہ ابن نواب آصفجاہ بہادر معہ مشیر الملک وغیرہ کے تشریف لانے کی خبر حضور والا مین پہنچی تو جناب لارڈ صاحب استقبال کے واسطے معہ اپنے مصاحبون اور جنرل بینٹ وس بہادر اور کرنیل فلبٹ بہادر کے



Marfat.com

ترک سواروں کے ساتھ سومیسر کے دیول تک جو فوج نصرت موج کے ڈیرے سے ڈیڑھ کوس پرہی رونق افزا ہو کر چشم براہ تھے جو سواری نواب سکندر جاہ کی آپہنچی، ہری پنڈت تانیا اور نواب مشیر الملک بہادر نے جو ہاتھی پر سوار تھے شامیانے کے قریب اُتر گورنر جنریل بہادر سے مصافحہ کر ایک دوسرے نے آپسمین مزاج کی خیر و عافیت پوچھی اتنے مین ہاتھی پر نواب سکندر جاہ بھی شامیانے کے نزدیک آپہنچے، گورنر ممدوح آگے بڑھ تعظیم کر سواری سے اُنھین اُتارا، بعد اسکے خود بدولت اور جنریل میڈوس بہادر نے نواب صاحب سے معانقہ کر شامیانے کے اندر لا بٹھلایا، ایک آدھ گھڑی باہم دوستانہ گفتگو کر کے اُنھین رخصت کیا، ہری پنڈت تانیا اور نواب مشیر الملک بہادر بھی جناب عالی سے بات چیت کر روانہ ہوئے، جناب لارڈ صاحب خرّم و محظوظ اپنے ڈیرے مین پھر آئے پھر جنوری کی چھبیسوین کو مقام اکال کوٹھ اور پتر ہلی سے کوچ کر موضع ہلہال دارگ مین جا پہنچے چنانچہ اخیر تک جنوری مہینے کے وہین مقام رہا کیسوین تاریخ منگل کے دن نواب سکندر جاہ و نواب مشیر الملک و ہری پنڈت تانیا وغیرہ گورنر کے خیمے مین رونق بخش اور محفل شورا کے شریک ہو کر شام کے وقت رخصت ہوئے، اور فبروری مہینے کی دوسری کو مقام کیرکوڈ اور ہوللی مین سرکار کی طرف سے تھانہ بیٹھا سر برنگپٹن کو روانہ ہوئے، اور پانچوین کو اتوار کے دن ہرتوڑ پہاڑ کے پورب جہان سے سر برنگپٹن کے قلعے تک دو کوس کا فاصلہ تھا اور بالکل برج اور دیوار اِس حصار کی دکھلائی دیتی تھی ایک دن رہکر دشمن کی فوج پر شبخون مارنے کو مستعد ہوئے، یہان چھٹھی تاریخ دوپہر پانچ گھڑی کے وقت جناب گورنر جنریل خیمے سے نکل کر سی پر جلوہ افروز ہوئے،



Marfat.com

پہلے تو جنریل میڈوس اور کرنیل ہارس جناب لارڈ صاحب کے دربار مین آکے کچھ سرگوشی کرا پنے لشکر کی طرف چلے گئے، بعد اس کے کرنیل کاکریل اور کپتان آدمل صاحب بھی اسیطرح خفیہ کچھ کہہ سدھارے، الغرض شام تک یہی حال رہا کہ ایک ایک دو دو سردار آتے اور سرگوشی کر چلے جاتے، اُسی زمانے مین گورنر ممدوح نے چبری صاحب کو ارشاد کیا کہ دو شقّے ہری پنڈت نانیا اور نواب اعظم الامرا کے پاس لکھ بھیجا چاہیئے جن مین شبخون کی اطلاع اور اِس کا بھی ذکر رہے کہ مغلی اور مرہٹی فوجین اپنی جگہ سے جنبش نکرین اور جب تک کیفیت شبخون کی خوب معلوم اور رات تمام نہو جاے ضرور ہی کہ وے اُسی مقام پر جہان قائم ہین جمے ہوئے اپنی اپنی بہیرو بنگا دی چوکی اور پہرے سے قرار واقعی چوکس رہین، بعد شبخون کے جیسا ہم اُن کی خدمت مین اطلاع کرینگے اُسی طور پر عمل کرین، خبر صاحب مخدومی نے تب راقم اوراق کو بلوا کر اُن شقّون کے لکھنے کے واسطے حکم دیا چنانچہ خیر خواہ درگاد نے دونون رقعے لکھ گورنر جنریل کے ڈیرے کے درمیان جاکر جناب آقا کے ماحضے مین گذرانا، اُنھون نے دستنخط کر گورنر کی نظر انور مین پیش کیا، گورنر بہادر نے دونون رقعے فدوی کے حوالے کر جناب خدا بگانی کو کچھ ارشاد فرمایا، تب چبری صاحب نے حسب الامر عالی کے اِس کمترین سے کہا کہ ابھی تم اِن رقعون کو بحفاظت اپنے پاس رکھ چھوڑو، جب اِدھر سے توپون کی آواز سنا تو ہرکارون کی معرفت بے رقعے مرہٹے و مغلیہ کی فوج مین بھیج دینا، فدوی نے بموجب حکم کے اُن رقعونکو جان کی طرح عزیز جان کر رکھا، جب جناب لارڈ صاحب اپنے سب رفیقون مصاحبون صمیمت جن مین ہر ایک بہادر میدان جنگ کا شیر اور فنون حرب و ضرب مین ماہر و دلیر تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اور



Marfat.com

لشکرگاہ سے آگے بڑھے تو پلٹنین موافق ارشاد والا کے تین ٹولی ہو کھڑی ہوئین، جناب صاحب کلان نے جنریل مینڈوس بہادر کو پہلی ٹولی کے ساتھ اعدا کے مورچے پر عیدگاہ کی طرف مقابلے کے لئے تعین کیا اور دوسری کو واسطے مقابلے طیپو سلطان کے خاص مورچے لعل باغ کی جانب اپنے جلو مین رکھا تیسری مین کرنیل مکسول بہادر کو سرغنہ بنا کے کریکٹ کے مورچے کی طرف متعین کیا، چنانچہ ہر ایک ملے تینون سردار اپنے اپنے رستے چڑھ دوڑے اور سلطانی فوج کے چور پہرے والے شب گرد سوارون تک جو لشکر کے چارون طرف برنگ شعلۂ جوالہ ہاتھون مین بان لئے پھر رہے تھے پہنچکر آگے بڑھے تھے کہ اتنے مین عیدگاہ کی طرف سے پہلے تو اُن سوارون نے کتنے بان داغے، اسی عرصے مین لال باغ کی جانب سے بھی دستے دستے بان کے بجلی کی طرح درخشان عالم ہوا مین سر کئے گئے، پل بھر مین کریکٹ کی طرف سے بھی بان کی یہ بارین اڑائی گئین کہ دھوان اُسکا بام گردون تک چھا گیا، بلا تکلف عیدگاہ کے مورچے سے لیکر کریکٹ کے دامنے تک کہ ڈیڑھ کوس سے سوا ہوگا بانون کی کثرت سے شب برات کا عالم نمودار تھا، لیکن سلطانی سپاہیون سے سواے راہ روی کے اور کوئی امر وقوع مین نہین آیا، آخرکار بلندار جب بان مار مار تھکے، تب اُنھون نے فرار اختیار کر اپنے لشکر اور مورچے کے لوگون کو انگریزی پلٹن کی تاخت کی خبر جا سنائی، جسکے سنتے ہی سلطانی سردارون نے جو اُسوقت سپاہیون کی تنخواہ تقسیم کر رہے تھے چوکنے ہو کر بے تحاشے توپین مارنی شروع کین، چنانچہ لعل باغ کی عیدگاہ کے مورچے سے کریکٹ پہاڑ کے دامنے تک توپون اور بندوقون کا گولا گولی اور بان کی ایسی تابڑ توڑ بوچھاڑ اور بارش ہو رہی تھی کہ ادھر کے بہادرون کو کھیت اُترنے کی فرصت بھی نہین ملتی تھی، ولیکن گورنر ممدوح نے



Marfat.com

کمال پر دلی سے بے خوف حریف کا مورچا لے لینے کا قصد کر حکم دیا کہ جب غنیم کے لشکر سے نرغے کی نوبت پہنچے اُن مین سے جو کوئی سوار جرأت کر کے اِسطرف آگے بڑھے تو نرنت اُسے قتل کیا چاہیئے، قصہ کوتاہ گورنر نے اِسی تدبیر و منصوبے سے کاویری ندی کے پار متصل سیکا کائی کی باڑ کے جو ایک طرح کا کتینا جھاڑ ہی جسکے گھنے جنگل مین کسی نوع کا چارپایہ گذر نہین سکتا، (اور سلطان موصوف نے مورچہ بنوانے کے وقت احتیاط کی راہ سے نا اُس مورچے پر تاخت کرنے کی راہ بند ہو جاے اُس تتی کے پاس ایک بڑی گہری کھائی کھدوا اُس مین دریا سے نہر کتوا پانی بھر رکھا تھا اور اُسکے سامھنے مورچا بنا اُسپر توپین چڑھا بذات خود امورات جنگ کا انتظام کرنام اُسکا سلطان بتیری اور استکام اُسکا اپنے ذمے رکھا تھا) پہنچکر کئی جگہ سے اُس باڑ کو کتوا فوج سمیت اُسی کٹھن جنگل خاردار کے رستے ویسی کھائی پار ہو توپون اور بندوقون کے سر کرنے کا حکم فرمایا،

## بیت

ہوئی جبکے طیار مردون کی صف
مبارز نکلنے لگے ہر طرف

فوج کے سرداردن نے بھی حکم پاکر کتنی توپین داغین، تب تو دونون طرف سے آگ کشت و خون کی ایسی مشتعل ہوئی کہ پلٹن کے بہت سے سپاہی اُس گرمی کارزار مین مقتول و گھائل ہوے، فوج کا کپتان برسر میدان مورچے کے گولے سے مارا پڑا جبری صاحب بہادر کپتان کا یہ حال دیکھ جوش شجاعت سے آپ اُسکی جگہ پر جا کھڑے ہوئے اور جبتک دوسرا سردار اُس عہدے پر مقرر نہوا بتری دلبری سے اُسکام کے انجام کرنے مین سرگرم رہے، اُدھر کربکت کی طرف سے کرنیل مگسول بہادر بھی غنیم کا مورچہ اپنے دخل مین لا کر



Marfat.com

شہر نجام کے قریب آپڑا، اور اِدھر عبدگاہ کے مورچے والون نے بھی شکست کھائی، لیکن جنریل میڈوس بہادر مورچے کے مسخر ہونے کے بعد، رستا بھول کر گورنر کی تائید کو پہنچ نہ سکا، جناب گورنر نے جو سپاہ منصور کے جمع ہو جانے کی صورت مین کچھ اور منصوبہ تھان رکھا تھا، سبب اُسکے حاصل نہونے کے اندکے شکستہ خاطر ہو اپنے ساتھ ہی کے سپاہیون سے حملہ کر لال باغ کا مورچہ لے لینے کے بعد قلعے کا عزم کیا تھا کہ کرنیل مکسول بھی گنجام مفتوح کر گورنر ممدوح کے جلو کی پلٹن مین آملا، اُس شہر کے لوٹ سے بحساب اسباب اور لال باغ کے مورچے سے بچھتر ضرب بڑی بڑی توپین سپاہ انگریز کے ہاتھ آئین،

## بیت

بہت سا سپہ کے لگا ہاتھ زر
تو نگر ہو سی وہ سپہ سر بسر

اب یے دونون فوج گورنر و کرنیل کی اکٹھی ہو قلعہ ڈھا گرانے کے ارادے چلین، چونکہ ہزیمت خوردون نے قلعے مین آپناہ لیا تھا بھور ہوتے ہی اُنمین سے ایک جتم غفبر کے جمگھٹ نے اُقتلوا الکفار پکارتے تلوار بن کھینچ کھینچ فوج انگریزی پر آکر ایسا قتال و خون کا ہنگامہ برپا کیا جسکا بیان نہین ہو سکتا، اور قلعے پر سے خود سلطان بھی توپ و تفنگ اندازی کی اہتمام مین سرگرم ہو توپین سر کروانا تھا،

## بیت

برستے تھے وان گولے یون بے شمار
برین جیسے اُولے بفصل بہار

یہان تک کہ سلطانیون کے غلبے اور دستبرد کے سبب انگریزی بہادرون کے آگے بڑھنے کی راہ ماری گئی، بناچار وے پچھلے پیرون رجعت کر مورچے مین پھر آئے،



Marfat.com

نب لارڈ صاحب نے اِس نظر سے کہ ساری فوج رات بھر کی راہ روی اور
میدان کی سختی و اذیت کی جہت سے تھک کر چور ہو رہی ہی' اِسواسطے سپاہیونکے
ضائع ہونے کو مقتضای وقت نجان کر' لال باغ کے مورچے مین گورون کی ایک پلٹن
رکھ وہان سے مراجعت کر دریا پار ایک کوس تفاوت جامقام کیا' اِسی طرح کرنیل
مکسول بہادر جب گنجام تک لڑتا بھڑتا آ پہنچا تو اُسنے بھی شہرپناہ کے دروازے
پر کتنے سپاہی تعینات کر اپنے ساتھیون سمیت پھر کر بگت کی دیوال کے متصل
دیرا ڈالا' سپاہ سلطانی نے اُس پلٹن کے نکالنے اور لال باغ کا مورچا لینے کو حملے پر حملہ
کیا پر کچھ پیش رفت نہوا اور اُن لوگون نے گنجام کے پھیر لینے کو بھی اُسکی
شہرپناہ کی طرف ہجوم کر حرب کے اقسام طرح کے حیلے کیئے پر کچھ نہ بن پڑا'
دو پہر تک جنگ کر قلعے کو پھر گئے' اُسکے دوسرے دن سلطان عالیجاہ نے ایک
نامہ محبت انجام اور آشتی کا پیام انگریزون کے پاس بھیج کر اپنی فوج کے سردارونکے
ساتھ بہ صلاح ٹھہرائی کہ کلہ البتہ جنریل ابر کرنبی بہادر اور پرسرام بہادر کے
لشکر کے ساتھ لڑ بھڑ کر اُس محاصرے کو دفع کیا چاہیئے چنانچہ اِسی منصوبے پر
کل سپاہیون نے ترکے ہی چیری صاحب بہادر اور بھاؤ صاحب کی سپاہ پر
توت کر ایسی سعی و کوشش نمایان کی کہ پہلے ہی حملے مین جنریل مذکور کی پلٹن
پر غلبہ کر لشکر کو اُسکے پڑاو کی جگہہ سے ہٹا دیا تب لشکر انگریز کا وہانسے دیڑھ
کوس پیچھے ہٹ کر ایک نالے کے کنارے آ اُترا مگر سلطانی سپاہ سے خطا
یہہ واقع ہوئی کہ کچھ بھی استحکام اُس مقام کا نکر کے فقط تھوڑے سے سوار
اور پیدل کا جماؤ وہان رکھہ شام ہونے ہی قلعے مین داخل ہو گئی'



Marfat.com

## بیت

غرض مہربانان ہوا جب نہان
گئے قلعے کو سارے جنگ آوران

اِدھر سے بہادران انگریز اُن کے جاتے ہی اُس موضع کے قریب پہنچ کر غفلت کا وقت تاک اُن اجل گرفتون پر جو وہان کی پاسبانی مین مقرر ہوئے تھے یہانتک شلکین مار بن کر اکثر تو زخمی ہو خاک پر لوٹتے رہے اور بعضے قلعے کی جانب بھاگ نکلے، سپاہ انگریز نے اُس مقام پر قیام کر اسکا ایسا استحکام کیا کہ صبح کو سلطان ممدوح کے جوان بہتیرا سر پٹتک رہے کچھ نہوسکا جناب گورنر بہادر نے دو دن کے بعد جواب سلطان کے مکتوب کا دوستی کے اسلوب پر لکھکر روانہ کیا، اِس اثنا مین سلطانی سپاہ تین دن تک چیری صاحب کی فوج سے لڑکر آخر قلعہ گیر ہوئی ادھر لال باغ کی طرف فوج انگریز بہادر نے مورچہ بنانے کے لیئے سر دشمنان کے درخت کاٹ اُن کی جڑ اور ڈال پال سے دمدمے بنا برتی برتی تین توپ اُن پر لگا صبح ہونے ہی قلعے کی طرف سر کیا چنانچہ ایک گولا تو سلطان موصوف کے محل سرا اور دوسرا مسجد کے صحن مین اور تیسرا نشان کے برج پر جہان خود بدولت سلطان بھی کھڑا تھا جا گرا، اُسی شب کو سلطان نے کیا صلاح و مشورت کی کسی کو معلوم نہین پر جب رات آخر ہوئی سلطان نے ایک نامہ ہری پنڈت نانیا اور گورنر جنرل کے نام سے، جواب مین خط محبت نمط کے مدامی میل ملاپ کے واسطے اور متذلوگونکے بھیجنے کے باب مین لکھا سردار ہرکارے کی معرفت ہری پنڈت نانیا کے لشکر مین بھیج دیا، ہرکارہ وہان پہنچ اپنا کام انجام کر پھر آیا اور تمام مراتب خلوت مین سلطان ممدوح سے عرض کیا، سلطان نے پھر اُسی وقت دو خط نواب شیر الملک

اور پنڈت مذکور کے نام پر منضمن اس مضمون کے کہ اپنے اور تینون سرکارون
کے درمیان آشتی دایمی رہے ارقام فرمادوانہ کیا، ہری پنڈت خط پانے ہی
رات کو مشیر الملک کے ڈیرے مین گیا اور دونون نے باہم صلاح مشورت
کرصورت مصالحے کی اِس قول پر کہ گورنر جنریل بہادر کے نزدیک مقبول ہو
تہرا صبح کے وقت میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت کو گورنر کی خدمت مین
استمزاج کے لیئے بھیجا، تب جناب چیری صاحب بہادر قایم جنگ نے
سلطان کے پیغام کی بایستگی و شایستگی کو اِس فصاحت و خوبی سے محل
عرض مین جلوہ دیا کہ گورنر کو خواہی نخواہی اُسکا ماننا پڑا، مگر چونکہ اِس
جنگ مین مبالغ خطیر سرکار کمپنی کے خرچ ہوئے تھے اِسکے مدارک
کے لیئے زبان مبارک سے کچھ کنایتہ ارشاد فرمایا، اُن دونون پرکار وکیلون
نے جب یہ حال دریافت کیا تو تمہید سررشتہ سنجن کی بوجہ احسن کرکے
اِس انداز سے سلطان کے ذمے، تینون سرکارون کے خسارے و نقصان کے
بدلے کچھ روپی لازم الادا ٹھہرایا کہ سلطان کی رضامندی اور اُن سرکارون کی
کفایت و بہبودی کا باعث ہو، چنانچہ گورنر صاحب نے شرحوار اُن مراتب
اور سلطان موصوف کے خط کے مطالب دریافت کرا قبال صلح کو صلاح و
فلاح جان سلطانی متعدون کے آنے کی پروانگی دی، جب وے عیدگاہ مین آکر وارد
ہوئے، تب گورنر بہادر نے سلطان کے دلی ارادے کے معلوم کرنے کے
واسطے یہ تجویز کی کہ اب چاہیئے کہ تینون سرکار سے معتمد لوگ جاکر اُنکا
پیغام سن کے عرض کرین، چنانچہ سرکار کمپنی کی جانب سے اِس مطلب کا
سوال جواب پیر خان کنیو دلاور جنگ بہادر کی وکالت پر متعلق ہوا
اور فبروری مہینے کی چودھوین کو اور شہر کا کی سرکارون سے بھی وکلا



Marfat.com

حاضر ہو کر سلطان ممدوح کے فرستادون کے بلانے کو ہرکارے بھیجے چنانچہ وکلاے سلطان ڈیرے مین پیر خان دلاور جنگ کے تشریف لائے، تب خود دلاور جنگ و میر عالم بہادر اور بخاجی بندت نے جلوخانے کے صحن تک استقبال کو جاکر انھین بڑی تپاک و توقیر سے ہاتھ پکڑ خیمے کے اندر لیجا مسند پر بیٹھایا سلطانی معتمدون کے درمیان سید غلام علی خان ایک شخص تراذی رتبہ و عالی خاندان تھا جو زمان سابق مین سلطان کی طرف سے سلطان روم کی سفارت کو بڑی دانشمندی سے بجالایا جب وہ راہ مین جہاز پر بہ سبب تشنج کی بیماری کے چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا تب اُسنے اپنی چالاکی و ذوفنونی سے سونے کی ایک چوکی بنوایا جسپر بیٹھکر سلطان روم کی بارگاہ مین پاے تخت تک پہنچ مجرا حاصل کیا اور کمال زبان آوری اور فصیح البیانی سے اپنے موکل کی بیکسامی و قدردانی کو حضور اقدس مین کرسی نشین کرا ایک فرمان مرحمت نشان سلطان ممدوح کے نام کا دستیاب کرلا پہنچایا، اِس تقریب سے خان معزالیہ سلطان کے نزدیک درجے اور تقرب مین بہ نسبت اور امیردن کے زیادہ محترم و معتمد ہوا تھا لہذا اِن دنون سلطان نے اُسی کو صلح کے بندوبست اور اِس بڑے کام کے انجام کرنے کے قابل جان کر علی رضا خطیب کو کہ وہ بھی ہر ایک قسم کے معاملے خصوصاً ایلچی گری مین نہایت سلیقہ رکھتا تھا خان مذکور کے ہمراہ اپنا سفیر کر بھیجا، چنانچہ خان موصوف اُسی عذر لنگ کے بہانے مسند پر پانو پھیلا بیٹھا اور ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا، حضار مجلس نے اُسکی طلاقت اور بلاغت سے سکتے کی حالت مین آ غش کیا، اور بعد اِسکے کہ ہر طرف سے بہت سی گفت و شنود درمیان آئی اور باہم طرفین سرکاردن کے وکیلون مین انواع طرح کی ردوبدل ہوئی، معاملہ صلح نین



Marfat.com

کرور کی تحصیل کا ملک سلطان کے ممالک محروسہ سے چھوڑ دینے اور نقد
تین کرور روپی بعوض اُن اخراجات کے جو منشا رک سرکارون کی افواج
کشی مین خرچ ہوا ادا کرنے پر ان شرطون سے فیصل ہوا کہ طرفین کے
جتنے آدمی اس لڑائی کی ابتدا سے اسیر ہوئے ہین اور بھی دے لوگ جو
نواب منصور حیدر علی خان بہادر کے زمانے سے قید ہین خلاص کیئے جائین اور
زر مصالحہ نصف سر دست، اور نصف موافق میعاد کے ادا کیا جاے اور
ممالک مقسومہ کے دخل پانے اور صلح کے باقی روپی قسطبندی کے موافق
ادا ہونے تک دو شاہزادے والا گہر سرکار کمپنی کے لشکر مین تشریف
رکھین، القصہ اسی قول قرار پر دے دونون معتمد بنیاد آشتی کو محکم کر عہد
و پیمان کی بجماں شرطون سے ایک صلحنامہ لکھ سلطان کے حضور مین گئے
تا جمیع مراتب عرض کرین اور پھر کاغذ اُن محالون کے کاغذات سمیت
حاضر ہون تا حصہ بخرا ملک کا برابر کیا جاے اور تا وقتیکہ یہ تقسیم وقوع
مین آے مصالحے کے نصف روپی بھی تین چار دن کے عرصے مین داخل کر
دیئے جائین اور بتفصیل عہد نامہ لکھ دینے کی طیاری کی جاے، اور جب عہد نامہ
طرفین کی مہر و دستخط سے مزین ہو کر ایک دوسرے کو دیا جائیگا چاہیئے کہ
دونون شہزادے بھی سرکار کے لشکر مین رونق افزا ہون، خبر بعد جانے اُن
دو معتمدون کے دلاور جنگ حضور مین گورنر جنریل کے حاضر ہو کر جواب و سوال
کا شرح وار احوال گزارش کر کے اپنے ڈیرے کو سدھارا، دوسرے
دن گورنر نے ترکے ہی مسٹر چیری صاحب بہادر کو حکم دیا کہ تم بھی منشی
صحبت نقرر مصالحے کی محفل مین حاضر ہو کر ہشیاری سے طرف ثانی کے
وکیلون کے روبرو دوستی کے قول قرار کو لکھوانا، چنانچہ آقاے ممدوح نے



Marfat.com

فدوی کو بلوا کر فرمایا کہ تم دلاور جنگ کے ڈیرے مین جاتے ہین تم بھی چلو، تب فدوی حسب الحکم وہان حاضر ہو کر کاغذات ملکی کی تفصیل اور تینون حصون کے متعلق موضعون کی تحصیل کے لکھنے مین سرگرم ہوا، اور سلطان کے وکیلون نے تینون برابر حصون کا خاکا بموجب ضابطے دفتر کے طیار کر جناب خدا بگانی کے ذریعے سے حضور مین گورنر جنریل کے پیش کیا، گورنر ممدوح نے اُسے ملاحظہ اور مہر و دستخط کر فبروری مہینے کی چوبیسوین تاریخ کو لڑائی موقوف کرنے کے باب مین حکم صادر کیا اور چھبیسوین کو جب وے دونون معتمد بموجب قول قرار اُس عہدنامے کے شاہزادہ سلطان عبدالخالق اور سلطان معزالدین کو سوار و پیدل و غیرہ کا غول ہمراہ لیکے بڑے بڑے فلک شکوہ ہاتھیون پر جن کے اوپر سنہری عماریان مرصع کار بندھی اور منرق کار چوبی جھولین پڑی تھین چڑھاے نہایت حشمت و دبدبے کے ساتھ قلعے سے لیکے آتے تھے یہ خبر سنکر دریا کے کنارے تک اُنکے استقبال کے واسطے سترجیری صاحب بہادر اور دلاور جنگ اور چند مصاحب کو بھیج اُسکے پیچھے ایک عمدہ گاڑی حضور سے روانہ کیا اور یہان حسب الحکم راستے کے دونون طرف گورون کی پلٹن اور ترک سوارونکے رسالے پرا باندھ کھڑے ہوے خیمے کے اندر فرش فروش اور سنہری چاندنیان جن پر سنہری کرسیان لگائی گئین تھین بچھائی گئین، اور گورنر خود بدولت و اقبال بھی انتظار کر رہا تھا کہ اس مابین مین جنریل میڈوس بہادر نے وہان آکر گورنر سے کیا کیا باتین کہین کوئی معلوم نکر سکا لیکن جنریل مذکور کچھ غصے مین ہو نتھنے کاٹتا ہوا نکلا اور اپنے ڈیرے مین جا پستول بھر کر اپنے پیٹ پر مارا، پر خیریت گذری کہ گولی اُسکی بائین پسلی سے تھوڑا سا پوست خراش کرکہاں گئی اور وہ بیہوش ہو گر پڑا،



Marfat.com

گورنر اُس کی اِس مادانی کی حرکت سے رنجیدہ خاطر ہو لاچار ظاہرداری کی راہ سے جبراً قہراً ڈاکٹر لیٹ اور کپطان مارطن کو جنریل مذکور کی تیمارداری کے لیئے بھیج آپ شاہزادون کے تشریف لانے کا منتظر رہا، جب اُنکی سواری دریا کے اِس پار آئی تو دلاور جنگ اور چیری صاحب وغیرہ استقبال کو اُنکی جلو مین پہنچے اور ہمراہ ہو خیمے تک لے آئے شاہزادون کے پہنچتے ہی اُن سب سپاہیون نے سلامی کے قواعد سے بندوقین زمین پر رکھ پھر جلدی سے اُٹھا باڑین داغین اور سلامی کی توپین بھی سر ہوین شاہزادے کہ ابھی باغ سلطنت کے نونہال تھے یہ حال دیکھ سہم گئے، میر علی رضا خان وکیل جو خواصی مین بیٹھا تھا اُنھین تسلّی دے کر ہاتھیون کو خیمے کے پاس لا بیٹھایا پھر دوبارہ توپین دغین تب گورنر نے آگے بڑھ دونون شہزادون کو ہاتھی پر سے ہاتھ پکڑ اُتارا اور معانقہ کر خیمے مین لیجا اپنے دہنے بائین کرسیون پر بٹھلا بڑی محبت و مرحمت سے مزاج کی خیر و عافیت پوچھی، تب سیّد غلام علی خان اور میر علی رضا خان نے عرض کیا کہ سلطان نے حضور کا لطف و احسان سن ان دو فرزند ارجمند کو سایۂ مرحمت مین تربیت کے لیئے حوالے کیا ہی، آپ اِن کے حال پر باپ سے زیادہ اشفاق بزرگانہ مبذول فرمائیگا، اتنا کہہ کے علی رضا خان نے اُٹھکر دونون شہزادون کو دست بدست گورنر بہادر کے سپرد کیا، لارڈ صاحب نے اُن کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھ فرمایا، چشم ما روشن ہماری عین خوشی ہی کہ اللہ تعالی ہمیشہ اِنھین خرم و کامیاب رکھے،

## بیت

رہے انکے اقبال و دولت قرین
نگہبان رہے انکا جان آفرین

لیے ہمارے نینون کے تارے اور ہمارے فرزند سے زیادہ محبوب و پیارے ہین،
اور عزت و حرمت مین بزرگون سے زاید، ہم سے حتی المقدور انکی خدمت گزاری
اور خاطرداری مین قصور نہین ہونے کا، تم لوگ ہماری طرف سے اچھی طرح اِن
مراتب کو سلطان موصوف کے خاطرنشین کرو، الغرض ایک ساعت تک ایسے
ایسے نسلی آمیز کلمے ارشاد کر کے عطر پان کی تواضع کر رخصت فرمایا، جب
شاہزادے وہان سے برخاست ہو کر چلے تو سلامی کی توپین پھر چلین بعد اِسکے
وے بسعادت و اقبال اپنے خیمے مین جو اُنکے واسطے کھڑا کیا گیا تھا داخل ہوئے، لارڈ
صاحب اُسکی صبح کو شاہزادون کے خیمے مین ملاقات کو تشریف لیگئے، اُنکے پیچھے
میر عالم بہادر اور سماجی پنڈت بھی وہان حاضر ہوئے دوپہر تک نشست رہی جب
لارڈ صاحب اپنے ڈیرے کو آنے لگے تو سر برنگپٹن کے قلعے پر سے خوشی کی بارین
دغین، دوسرے دن نواب مشیر الملک شاہزادون کے حضور مین حاضر ہو کر
اُنھین نواب سکندر جاہ بہادر کے ڈیرے مین ملاقات کے لیئے لیگیا، چنانچہ نواب
موصوف بعد استقبال کے کمال تکریم و توقیر سے معانقہ کر اپنی مسند پر بٹھا انواع
طرح سے اُنکے ساتھہ پیار اخلاص کی باتین کین اور رخصت کے وقت شاہزادون کو
جواہر کے خوان اور سنہرہ پارچے کا خلعت مع سپر و شمشیر و اسپ و فیل اور سنہری
عماری ہر ایک کو پیشکش دیا اور اُن دونون متنمد کو چھہ پارچے کا خلعت مع جیغہ و
سرپیچ اور سلک مروارید وغیرہ تواضع کیا تب نواب مشیر الملک بہادر نے
اُنکو اپنے ڈیرے مین لیجا کر خلعت و جواہر کے خوان اور اسپ و فیل اپنی طرف سے
نذر دے رخصت کیا، شاہزادے اُدھر سے پھرتے وقت نانا صاحب کے
ڈیرے مین تشریف لیگئے وہان بھی ایک لحظہ بیٹھہ بیش قیمتی خلعت اور
جواہر کے ہوئے لے اپنے خیمے مین داخل ہوئے، ہنوز عہد نامہ سلطان کی طرف سے

مہر و دستخط ہو کر امیران ہمعہد کی سرکارون مین داخل نہین ہوا تھا کہ تینون سرکارون کے حصّون کی سرحد ٹھہرانے مین سلطانی اہلکارون کے ساتھ کچھ مباحثہ درمیان مین آیا (میر صادق ملعون کی غمّازی اور بد صلاحی کی سبب سے) سلطان نے اِس مطارحے سے برہم ہو کر اگرچہ شہزادون کو بخوشی و رضامندی عہد نامہ اوّل کی شرطون سے سرکار کمپنی کی مرحمت کے اعتماد پر لارڈ صاحب بہادر کی حفاظت مین سونپا تھا، خشم و تندی کی راہ سے عہد محبّت کو توڑ سرکاری فوج پر شبخون کے ارادے سواران خونخوار کا دستہ تعینات کیا، اِن سوارون نے چونکہ ہرّوڑ پہاڑ کے پیچھے سے بڑی مسافت طی کر افواج سرکار کی پشت پر شبخون مارنے کا قصد کیا اور بسبب فاصلے کے بروقت منزل مقصود کو نہ پہنچ صبح ہوتے ہوتے ایکا ایکی جس وقت کہ اِدھر کے لشکر والے صلح کے خیال اور بھی اِس نظر سے کہ شاہزادے قابو مین انگریز بہادر کے آچکے ہین چوکی پہرے سے غافل تھے سرکاری توپخانے پر ٹوٹ زد و ضرب مچادی، تو بھی توپخانے کے سردار نے گھوڑون کے سم کی آہٹ پاکر بڑی چالاکی سے اُن سوارون پر کئی توپ جو پہلے سے بھر کر طیّار رکھا تھا سر کیا جن سے قریب بیس سوارونکے گھوڑون سمیت کھیت آئے، یہہ ماجرا دیکھ باقی سوار باگین موڑ بھاگ نکلے، لارڈ صاحب نے اِس خبر سے تعجّب کر شاہزادون کا خیمہ قلب لشکر مین لانے کے واسطے گورے سپاہیون کی پلٹنین تعینات کین اور اُنکے سردارون کو حکم دیا کہ شاہزادون کو پالکیون مین بٹھلا بڑی خبرداری سے لاکر رکھو، تب اُن سردارون نے حکم بموجب معہ پلٹن شاہزادون کے ڈیرے کے نزدیک جا اُسے گھیر لیا اور شاہزادون کو پالکی پر بڑی نگہبانی اور خبرگیری سے فوج نصرت موج کے درمیان خیمے مین لاکر اُسکے گرد بگرد



Marfat.com

چوکی پہرا کھڑا کردیا اور مورچے کی طیّاری کو بھی حکم دیا گیا، الغرض کئی دن تک مجہلہ مچارہا، آخر ہری پنڈت نانیا بہادر کے حسن تدبیر کے سبب طرفین سے قضیہ فیصل ہوا، اور مارچ مہینے کی آنسوبن تاریخ عہد نامہ سلطان کی مہر و دستخط ہو کر شاہزادون کے پاس پہنچا، تب انھون نے گورنر کی خدمت مین جاکر بہت سا عذر معذرت کرکے اُس عہد نامے کو گذرانا، لارڈ صاحب نے سر و قد اُٹھکر بڑے شاہزادے سلطان عبدالخالق کے ہاتھ سے عہد نامہ لے دست بسر ہو سلامی کی توپین سر کرنے کو حکم دیا، بعد اسکے شاہزادے سے رخصت ہو کر اپنے خیمے کو گئے، اُسی دن دوپہر دو گھڑی کے وقت گورنر کی ضیافت کے طور پر الوان و اقسام طعام کے خوان سلطان عالیشان کے بھیجے ہوئے محمد علی چوبدار کی معرفت پہنچے لارڈ صاحب نے خوشی دل سے ضیافت قبول کرچوبدار کو ایک دوشالہ اور نقد دوسی روپی انعام دیا اور اُن الوان نعمت مین سے کچھ فوج کے سردارون پر تقسیم کروا باقی کھانا خاص باورچیخانے مین لیجانے اور کھانے کے وقت میز پر لانے کو فرمایا، چوبدار مذکور دوپہر رات تک راقم اوراق کے ڈیرے مین تھا بعد اسکے لارڈ صاحب، سرکار کمپنی کے عہد نامے پر اپنی مہر و دستخط کر پہلے دلاور جنگ کے ڈیرے کو تشریف فرما ہوئے، ایک گھنٹے وہان بیٹھ میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت کو پیشتر شاہزادون کو خبر کرنے کے لیئے بھیج آپ بعد ایک لمحظے کے پاپیادہ اُنکے ڈیرے مین تشریف لے گئے، شاہزادے استقبال کر گورنر بہادر کو خیمے کے اندر لائے اور گفت و شنود دلپسند سے لوازم اتحاد و دوستی بجا لائے، بندہ درگاہ بھی عہد نامہ ہاتھ مین لیئے وہان حاضر تھا لارڈ صاحب نے خود ہی سے وہ عہد نامہ شاہزادہ کلان سلطان عبدالخالق کے ہاتھ مین دے مبارکباد یان دین،



Marfat.com

یے آپس مین بہان نہایت خوشی وخرمی کے ساتھ بیٹھے ہی تھے کہ گورنر کے تشریف
لانے اور شاہزادونکو عہد نامہ دینے کی تقریب پر سر برنگپٹن کے قلعے پر سے توپیت کی
توپین چلنے لگین ' لارڈ صاحب اِن شلکون کو سنکر کچھ متردد ہوئے تب سیّد
غلام علی خان بہادر نے عرض کیا کہ حضور کے تشریف لانے کی جہت سے خوشی کی
توپین قلعے پر سر ہوتی ہین ' لارڈ صاحب اِس حال سے مطلع ہو مراتب شکر وسلام ادا کر
خوشی خوشی شاہزادونکے ساتھ معانقہ کرنے کے بعد وہانسے اپنے ڈیرے کو تشریف
لائے ' اُسی دن سے سب کے دل کو یقین ہو گیا کہ الحمد اللہ واہب بے منت نے خلق اللہ
کے حال پر رحم کیا کہ وے اِس رات دن کے دغدغے اور کھٹکے سے چھوٹے '
مارچ کی چھبیسوین تاریخ سنہ ۱۷۹۲ مین زر مصالحہ اقرار کے موافق سلطان کی
طرف سے تینون سرکار مین داخل کر دیئے گئے جو انواع طرح کے ہون ' کاس ' فلم '
چکری وغیرہ ( سونے چاندی کے بنے ہوئے ) اکثر ناقص عیار تھے اور سوائے سر برنگپٹن
اور اُسکی اطراف کے اور کہین اُن کا رواج نتھا ' اِس لیئے صرافون نے اُسکے
پرکھنے سے حیران ہو کر عرض کیا کہ ایسے سکّون کے لینے مین سرکار کا بڑا
نقصان ہی مگر حیدری اشرفیون اور اُس منصور کے نام کے کاس '
فلم اور روپی سب کے سب کا ملا نقرہ دونون کھراہی اور اُن کا وزن بھی
چیناپٹن ' حیدرآباد ' پونان وغیرہ کے ہون وروپی ' فلم وکاس سے کئی ماشہ
کئی جو زیادہ ہی ' اُنکا لینا بازار کے بھاو سے کہ ہون پیچھے سکہ ساڑھے چار روپی
ہی سفائنہ نہین اور کم وزن سکّون کو گلا کر جس قدر اُن مین سے خالص
سونا چاندی نکلے اُسکا حساب کیا چاہیئے ' لارڈ صاحب نے اِس بات پر راضی
ہو کر سلطان کے معتمدون کو شروط ارحالات کہلا بھیجا ' تب اُن لوگون نے
اِس امر کا اقرار کیا کہ انشاء اللہ تعالی ہم لوگ سلطان کے حضور مین نمونہ ہر ایک



Marfat.com

رقم سکّے کے سونے چاندی کا جو گلانے کے بعد معلوم ہو گا کہ اُنکے وزن مین
کس قدر کمی ہی مع اُسکی فرد کیفیت کے بھیج جواب منگا کر بہ بکھیرا بھی
مٹا دینگے، القصہ ایک ہفتے مین سرکاری صرّافون کی جنچائی کے موافق طرفین سے
نزاع رفع ہو گئی اور خارے کے بدلے زر خالص کئی اونٹ پر بار ہو کر سرکار
کمپنی کے خزانے مین آ داخل ہوا، رسید اُس کی گورنر کی مُہر و دستخط سے
سلطان کے حضور مین بھیج دی گئی اور دوسری سرکاردن سے بھی رسیدین مُہر
و دستخط ہو کر داخل سررشتہ ہوئین، اُس کی صبح کو اُس مقام سے فوج انگریزی
کے کوچ کا دن ٹھہرا، سلطان نے وفور دوستی و یکجہتی کی راہ سے، لارڈ صاحب کی
ضیافت کے طور پر پان سی اکاون بڑی دیگین الوان و اقسام طعام کی اور
آٹھ سو نوّے پنیلے قلیے و قورمے وغیرہ کے، علاوہ اِسکے سات سو
خوان مٹھائی حلوا لوزیات وغیرہ اور پھول کی طلائی جواہرنگار کنتی جنگبریان محمد علی
چوبدار اور غلام قادر خانسامان کی معرفت مع ایک نیاز نامہ مشتمل اِس مضمون
پر کہ باعتماد محبّت و اتحاد یہ ہدیہ محقّر بھیجا گیا ہی گورنر موصوف نے ضیافت
شاہی کا سامان و لوازمہ دیکھ بڑی خوشی و نشاط سے کچھ کچھ تناول فرما
چاندی روپی نقد و دوجفت شال اور خط کا جواب اُن دونون لانے والون کو
دے کر رخصت کر خود بہ دولت و اقبال شاہزادون سمیت خوشی خوشی ہردوز
پہاڑ سے دو کوس اِس طرف آ کر اقامت کیا، اِس مقام مین قوم انگریز کے وے
اسیر جو پیشتر نواب حیدر علی خان بہادر کی لڑائی بھڑائی کے وقت اور جو لوگ
بالفعل سنتی منگل وغیرہ کی لڑائیون مین گرفتار ہوئے تھے سب کے سب خراب
خستہ گورنر بہادر کی بارگاہ مین آ پہنچے، احوال اِن مصیبت زدون کا کیا کہیئے کہ صرف
ہڈّی و چمڑا اور رشتہ حیات ہی کا اُن مین باقی تھا، عند التحقیق معلوم ہوا کہ سلطان



Marfat.com

اُنکو پابزنجیر کرمٹی کاٹنے کے کام مین رکھا تھا، خیراب لارڈ صاحب نے سلطانی اسیرون کی رہائی کے واسطے جو قلعۂ بنگلور مین موافق اپنے رتبے کے سرکار عالی سے راتب روزینہ پاتے اور آرام سے رہتے تھے ایک چٹھی نام پرکرنیل کے جو اُس قلعے پر متعین تھا لکھی، تب وے لوگ بھی بموجب امر والا کے مخلصی پاکر سرپرنگپٹن کو روانہ ہوئے، بعد اسکے سرپرنگپٹن کے متعلق قلعجات بنگلور، تندی درگ، ماکری وغیرہ چھوڑ دینے کے باب مین اُن حصارون کے متعین سردارون کے نام پر اِس مضمون کے پروانے صادر ہوئے، کہ تم نے جسقدر جنگی سامان کہ سلطانی سردارون کے دخل سے اُن قلعونکے لینے کے وقت اُن مین پایا ہی اور لحاظ سے اِس طول ایام حرب کے جتنا اسباب و آذوقہ وغیرہ اپنی جہد وکوشش سے قلعون مین جمع کیا ہو چاہیئے کہ اُن سب کا تعلیقہ کرکے افواج قاہرہ کے وہان پہنچنے کے منتظر رہو تاکہ جب لشکر انگریزی اُن قلعون کی نواح مین پہنچے تو قلعہ سلطان کے کارپردازون کے حوالہ کرنے مین کسی طرح کا خرخشہ باقی نرہے، چنانچہ جونہین افواج دریاموج وہان پہنچی تو سرکار کے سردار حاضر ہو کر تعلیقے کی فرد قلعے کی کنجی سمیت سلطانی اہلکارونکے سپرد کرکے معہ اپنی جمعیت، لشکر نصرت اثر مین آن ملے، اور اِسی مضمون کے انگریزی پروانے بھی جو سلطانی دہات چھوڑ دینے کے باب مین لکھے گئے تھے اور گورنری مہر و دستخط سے مزین تھے سلطان کے معتمدون سیّد غلام علی خان وغیرہ کے حوالے کئے گئے، تب وہان سے کوچ درکوچ ماکری کے قلعے کی اطراف مین مقام ہوا یہان کے قلعدارنے بھی اُسی وقت کہ افواج منصورہ اُس نواح مین پہنچی، اپنی جمعیت سمیت ملازمت حاصل کر قلعے کی قبض الوصول اور جنسون کی فہرست جو سلطانی کارگزارون سے لی تھین حضور مین



Marfat.com

داخل کین اِ سی طرح اسو آ کا قلعدار بھی غلّے اور دوسری جنسون کا ذخیرہ قلعے کی کنجی صمیت سلطان کے کارپردازون کو دے اُنسے رسید لیکر لشکر ظفر پیکر مین آملا، تب یہان سے کوچ کر بعد چند روز کے مقام کونکل مین دیرا ہوا اپریل کی پانچوین کو لارڈ صاحب اپنے رفقا صمیت بموجب نانیا صاحب کی استدعا کے برّی خوشی سے اُنکی محفل ضیافت مین کھانے کے شریک ہو کر گرم صحبت ہوئے اور رخصت کے وقت خلعت وجواہر، اسپ وفیل، عطر وپان کی تواضع قبول کرا اپنے ڈیرے مین تشریف لائے، ہری پنڈت نانیا اپنے ساتھ کے سردارون صمیت اُسی مقام سے رخصت کے لیئے گورنر کے خیمے مین آکر طالب رخصت ہوا، تب گورنر بہادر نے بطور رسم ہندوستان کے بیش قیمتی خلعت وجیغہ وسرپیچ اور موتی کا ہار، ڈھال تلوار، ہاتھی گھوڑا جڑاؤ مینا کار ساز صمیت، جھلابور مغرق پالکی وغیرہ تعظیم وتکریم کا لوازمہ نانیا صاحب اور اُنکی ہراہی کے سردارون کو تواضع کر رخصت کیا، اِسکے دوسرے دن مرہٹے کی فوج لشکر ظفر پیکر سے پونان کی جانب روانہ ہوئی، ساتوین کو جب لارڈ صاحب نواب سکندر جاہ کے ڈیرے مین رونق افزا ہو کر خلعت اور جواہر اسپ وفیل پیشکش لیکے وہان سے رخصت ہو آئے، تو نواب سکندر جاہ واعظم الامراو سیف الملک وراے رایان وراے شام لعل بہادر گورنر کے خیمے مین رخصت ہونیکو تشریف لائے اِس طرف سے بھی سب آداب ومراسم بترتیب مراتب ادا کیئے گئے، بعد اِسکے فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تب لارڈ صاحب وہان سے شاہزادون صمیت کوچ ومقام کرتے ہوئے مے مہینے کی سولہوین کو انبور گڑھ کے نزدیک پہنچ اقامت گزین ہوئے، راقم اوراق اُسکی صبح کو اپنے کئی رفیقون صمیت



Marfat.com

جنسے اکثر وہین کے رہنے والے تھے قلعہ دیکھنے گیا، معلوم ہوا کہ بانی اِس قلعے کا پانڈؤن کی اولاد سے ایک راجا بڑا صاحب حشمت و شوکت تھا کہ کرناٹک کا تمام ملک باغ اِرم کی سرحد سے لیکر سیت بندرامیشر تک اپنے قبضۂ تصرف مین رکھتا تھا اور چونکہ ملک بالا گھاٹ کا ایک اور بڑا زبردست راجا نایر کی قوم سے پائین گھاٹ کے مسخر کرنے کا قصد رکھتا تھا اِس لیئے نت اِن دونون مین لڑائی بھڑائی مچی رہتی، بناچار کرناٹک کے راجا نے اپنے ملک کے بچاو کے واسطے وہ قلعہ بنایا تھا حصانت اور متانت اِس حصن کی اِسی سے سمجھ لیا چاہیئے کہ اُسکی تعمیر پر قریب ہزار برس کے گذرا پر اُسکے مکانات کا یہ عالم ہی گویا ابھی بنے ہین کہین مرمت کی حاجت نہین، اگر مارٹندران کے دژ روئین کے ساتھ اُسکو تشبیہ دیجئے تو سزاوار ہی، الحاصل احقر العباد اُن مکانون کی سیر کرتا ہوا قلعے کے اندر جا پہنچا، چونکہ اُستواری و نادرہ کاری اسکے در و دیوار اور عمارتون کے چھتون کی حیز بیان سے باہر ہی سمند خامہ کو اُسکی تحریر سے روک مطلب کے میدان مین جولان دیتا ہی یعنے جب لارڈ صاحب مے مہینے کی بیسوین تاریخ وہان سے روانہ ہو کر کوچ در کوچ انتیسوین کو شہر چینا پٹن مین پہنچ کر امیر باغ کی جانب جو بنایا ہوا نواب والاجاہ بہادر کا ہی چلے اُدھر سے نواب والاجاہ اور عمدۃ الامرا بہادر نے بھی جو اپنا حشم خدم لیئے قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے، سواری خاص کے وہان پہنچتے ہی استقبال کے واسطے آکر گورنر بہادر سے مصافحہ و معانقہ کر کے اُس مکان کو زینت بخشا شاہزادون کے واسطے قلعے کے اندر ایک مکان عالیشان مقرر کیا گیا، لشکر شہر مین داخل ہونے لگا، اُس وقت شہر کے باہر دو قطار چھوٹے بڑے خاص و عام تماشائیون کی بھیڑ بھاڑ اور اُنکا رنگ برنگ کا لباس، طرح بطرح کا ساز و اسباب عجب عالم



Marfat.com

دکھلاتا تھا، اہل سواری ستھرے ستھرے گھوڑون پر سنہری زین باندھے ہتھیار لگاے اِدھر اُدھر جلوہ گر اور پالکی نشین بڑی بڑی طیّاری سے بطور استقبال کے جدھر تدھر روان، مستورات بھی مارے اشتیاق کے چھتون پر اور دیوارون کے سوراخ سے اِس مشیّت الٰہی کی نظارہ بازی مین مصروف کہ سبحان اللہ کیا اسکی شان ہی جسنے اپنے بندگان مخلص کو اِسطرح فیروزی و ظفر کے ساتھ قحط و حرب کی بلا سے بچا پھر بخیر و عافیت اِس ملک مین لایا، گویا جان تن مین اور روح جسم مین آئی، بازار مین ہر ایک پیشے کے دوکاندار دورستہ دوکانین ہر رقم کی اجناس و اشیا کی لگائے، خریدار مول تول کر رہے تھے، ناظرین اور تماشائیونکا یہ ٹھٹ لگا تھا کہ لوگون کو دیدار فرحت آثار اُن یوسفان دیار ہجرت و غربت و عزیزان مصر عزّت و رتبت یعنے شہزادگان عالی تبار کی کہ ہمراہ لشکر نصرت اثر کے تھے کم نصیب ہوئی، القصّہ شاہزادے بصحت و کامرانی چیناپٹن کے قلعے مین داخل ہوئے سلامی کی شلّکین دغین، لارڈ صاحب جبتک وہان رونق افزا تھے ایک دن بعد ہمیشہ اُنکے دیکھنے کو تشریف لیجاتے، بعد چند روز کے شاہزادونکے ملال خاطر کے باعث اس لحاظ سے کہ طبیعت بشری کا خاصہ ہی کہ سدا ایکہی جگہ رہنے سے ہرچند گلشن جنّت کیون نہو اُچاٹ ہو جاتی ہی اُس قلعے کے نزدیک ایک خوش قطع زمین پر از گل و ریاحین. حسمین مکانات اچھے خوش فضا دلچسپ تھے شہزادونکی سیر و تفریح کے واسطے ٹھہرائی گئی، اور اِس نظر سے کہ نوجوانونکی طبیعتین از بس کہ باغ و بستان کے گلگشت اور لہو و لعب کی مائل ہوتی ہین مقرّر یہ ہوا کہ شاہزادے دن کے وقت جب چاہین قلعے سے معہ اپنے اتالیق و معلّم کے ساتھ جنھین سلطان والاشان نے اُنکے ہمراہ متعیّن کیا تھا اُس گلستان کی سیر



Marfat.com

تماشے کو جایا اور رات کو قلعے کے اندر آکر آسایش و آرام کیا کرین ' اور جسوقت شاہزادے اپنے وطن کو تشریف فرما ہوئے دو پالکی بارہ بارہ ہزار روپی کے طیاری کی کلکتہ مین اسوقت کمپنی کاری ساز کے کارخانے سے طیار کروا کر معہ نلوار بن اور بندوقین و گھڑیان اور اقسام طرح کے تحفے تحایف ولایتی سرکار کمپنی بہادر کے طرف سے پیشکش کیا گیا

## روایات منشي حميد خان کی جو همراہ گورنر جنرل لارڈ کارنوالس بہادر کے اِس مہم مین حاضر تھا تمام مرثین '

## ذکر ولادت بادشاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان کا اور اُسکی تعلیم و تربیت کا

اختر طالع خسرو ممالک ستان ٹیپو سلطان کا شہر ذیحجہ کی بیسو بن سنہ ١١٦٣ ہجری مین موافق سنہ دو انچاس عیسوی کے اُفق اقبال سے طلوع ہوا جسنے خاندان حیدری نے نور و فروغ پایا والدہ ماجدہ اُسکی نواب میر معین الدین کی بیٹی تھی ' کہتے ہین کہ بہ خاتون عفیفہ حالت بارداری مین ہندستان کی عادت و اعتقاد کے موافق خدمت فیضدرجت مین ٹیپو ستان نام درویش کے جسکی کرامت اور اجابت دعوت کا دکھن مین شہرہ تھا حاضر ہو کر امید کے باب مین اُس صاحبدل سے دعای خیر کی استدعا کی تب اُس پاک طینت نے اُسے یہ خوشخبری دی کہ بفضلہ تعالی فرزند تیرا بادشاہ رفیع القدر ہوگا اُسکا نام ٹیپو رکھنا چنانچہ اُس درویش کامل کے فرمانے



Marfat.com

سے نام اُسکا ٹیپو رکھا گیا اسکے پدر جلیل القدر نے اکثر ملکون سے ہر ایک علم و ہنر کے بڑے بڑے عالم و فاضل و اہل کمال و ہنر بلوا کر بڑی تقید سے اُسے تحصیل علم و ہنر مین مشغول کیا چنانچہ ٹیپو سلطان نے ہر ایک علم مین مہارت کامل حاصل کی اور ورزش سپہگری و کشتی گیری اور تیر اندازی و گوی بازی اور اسپ تازی وغیرہ مین بھی کم سنی ہی مین کمال مشق بہم پہنچائی اور ایام شباب مین حرب و ضرب کے قانون اور رزم و جنگ فرنگ کے قاعدے خوب اخذ کیئے سنہ ۱۷۷۷ اور ۱۷۷۸ ع مین جب نواب حیدر علی خان کرناٹک کی تاخت تاراج پر متوجہ تھا، سلطان اُنیس ہی برس کی عمر مین چابک و جری سواردن کی ایک بڑی فوج کی سپہسالاری رکھتا تھا پہلی بار اُسنے اپنی سپہگری اور معرکہ آرائی کا یہہ جوہر دکھلایا کہ نواح مدراس کی سرحدون کو دروبست سمار و تباہ کیا سارے اہل سیف و اہل قلم اُسکے آثار و اطوار خوردسالی کو دیکھ اُسکے ایام سلطنت کے دبدبے اور طنطنے کی پیش بینی کرتے تھے چندنون سنہ ۱۷۸۰ کے جولائی مہینے مین حیدر علی خان کی افواج بحر موّاج کی طرح کرناٹک کی سرتاسر سرزمینون پر آپڑی تھی سلطان ہی دہنے کی فوج کا جن مین بارہ ہزار سوار خونخوار اور چھہ ہزار پیادہ جرّار کی جمعیّت اور بارہ ضرب میدانی یا جلوی توپ تھی سرلشکر ہو کر شمالی سرکارونکے محالون کی تسخیر کو متعین ہوا تھا چنانچہ اُسنے جمعیّت مذکور سے سپٹنبر کی چھبیسی کو سمہ اور آٹھ ہزار جوانونکے جو اُسکے مانمون میر علی رضا خان کے ہمراہ کمک کے لیئے اُسے جا ملے تھے پریاپالم کے گرد و نواح مین کرنیل بیلی کی فوج پر حملہ کرا اور بڑے محاربے کے بعد اُنکا تمام ذخیرہ و بنگاہ لوٹ پاٹ کر اُنھین شکست کا مزہ خوب ہی چکھا یا، اور اُس مہینے کی دسو بین تاریخ جو لڑائی ہوئی اس مین انگریزون کے بالکل لشکر کو مار لیا اور جب کرنیل بیلی کی



Marfat.com

بارود والی پیشیون کو جلا کر خاک سیاہ اور اپنے سوارون سمیت آگے بڑھ۔
انگریزی پلٹن پر تاخت کر اُنھین متشر و تباہ کر دیا تب تو وہ اپنے والد بزرگوار کے
حضور مین نہایت مرتبے مین شایستۂ تحسین و آفرین ہوا چنانچہ اُسی دن سے
نواب فلک جناب اپنے فرزند ارجمند کو عمدہ سر لشکر اور سپہدار باتہور سمجھا،
اور جس ایام مین کہ نواب بہادر نے آرکاٹ کو محصور اور قلعہ والونکو اُسکے چھوڑ
دینے کے لئے تنگ و مجبور کیا تھا ٹیپو سلطان بھی وہان موجود اور قلعے کی تسخیر کے
طریقے اور حیلے دیکھنے مین جو اُس وقت کمال چابکی و چوکسی سے عمل مین آتے
تھے مصروف تھا بعد اُسکے خود بذات خاص ویلور و چنگلیپٹ اور رونڈیوانش کے
محاصرہ کرنے مین متوجہ ہوا، اور سنہ ۱۷۸۱ع مین جب نواب بہادر اپنی فوج سمیت
ترچناپلی پر چڑھائی کرنے کے ارادے جنوب کی جانب روانہ ہوا تھا تو ٹیپو سلطان
کو اُسکی جمعیت کے ساتھ واسطے محاصرے ویلور اور رونڈیوانش کے
پیچھے چھوڑ گیا تھا مگر پورٹو نووین جرنیل سر آئیری کوٹ کے فتح ہونے کی جب اُسے
خبر پہنچی تو بناچار اُس مہم سے دست بردار ہو باپ بیٹے دونون ملکر نئی فوج نگاہ داشت
کرنے اور اس لڑائی کی جو کھم مٹانے مین سرگرم ہوئے، بعد اِسکے ٹیپو سلطان سے
کارنامہ رستم دستان کا وقوع مین آیا کہ فیروزی مہینے کی اٹھارہوین سنہ ۱۷۸۲
مین کولبرن نامے ندی کے کنارے اُسنے کرنیل برنھویٹ سے سردار کو اُسکی
بالکل فوج سمیت مار گرا ہندوستان مین جوانمردی کے موئے نام کو زندہ کیا، پر
مشہور ہی کہ جیسا دوست دشمن اُسکی ہمت و شجاعت کے قائل ہین ویسا ہی جبّاری
و سنگدلی کے بھی ناقل ہین، اگر اس فتح کے بعد فرانسیسون مین سے جرنیل
موشیر لالی اور دوسرے عہدہ دار لوگ دشمن کے اسیرون کی جان بخشی کے لئے
درمیان مین نپڑتے تو سبکے سب انگریز ہزیمت خوردے مارے جاتے اکثر انگریزی



Marfat.com

عہدہ دار جو زخمی ہوئے تھے سربرنگپٹن بھیج دیئے گئے وہان اُن مصیبت زدے گرفتارو ں کا حال یہہ تھا کہ دن بھر تو دھوپ مین جلتے رہتے اور رات کو ایک چھوٹی بال مین بھیڑ بکری کی طرح بند کیئے جاتے، بعد اِس روداد کے انگریزون نے مرھٹون کے ساتھہ مصالحہ کرایا اقتدار یہہ پہنچایا کہ اپنی افواج کرناٹک پر بھیجنے کا قصد کیا چنانچہ آگسٹ مہینے مین کرنیل ہنبرطن کے ہمراہ ایک بڑی جمعیت بنبئی سے دریا کی راہ ہو کر ملیبار کی سرزمین پر چڑھائی کرنے کے ارادے بھیجی گئی، کرنیل مذکور نے کلیکوٹ مین اُتر کر تھوڑے ہی عرصے مین اُسے فتح کیا اس فتح کے سبب اُسے یہہ جرأت ہوئی کہ ملیبار کے درمیان مین بھی ہاتھہ پانوٗن پھیلا، پالیکاچری کا رستا لیا اور پانیاری رام گڑھی منگاری کوٹہ کے قلعے معہ اور سخت و قلب جگہون کے (جو متصل اُس شاہراہ کے ہین جسکے سوا اور کوئی راہ لشکر کے جانے کی نہین) لیکر تنجاور اور مالوہ کے سبز حاصل محالون کو اُس نقصان و ضرر سے جو تاخت و فوجکشی کے ہنگام مین واقع ہوتا ہی بچالیا، سلطان بھی کرنیل کے دھاوا مارنے اور چڑھائی کرنے سے خبردار ہو نرنت اپنی فوج دریاموج ضمیمت اِس ارادے سے کہ اُن لٹیرون کو مار بھگاے آپڑا، انگریزی پلٹن اکطوبر مہینے کی نوین کو شہر پالیکاچری کے گرد و نواح مین پہنچی لیکن کرنیل ہنبرطن چونکہ اُس مکان کو برخلاف اپنے گمان کے نہایت محکم پایا اور اِسلیئے کہ عوام مین یہہ بھی افواہ مشہور ہوئی تھی کہ ایک بڑی بھاری فوج حیدری اُسکے پیچھے لگی چلی آتی ہی وہان کا رہنا مناسب نجان کر کوچ کیا، پھر پہلے ہی منزل مین اِس قلعے کے نگہبان سپاہیون اور ایک بڑے غول نے سلطانی سوارون کے جو انگریزی پلٹن سے قبل آپہنچے تھے اُنکا پیچھا کر بہت سا اسباب و آذوقہ لوٹ لیا، چونکہ سلطان کا ارادہ یہہ تھا کہ جس طرح ہوسکے اُسکی فوجین دریا کے ساحل اور



Marfat.com

لشکر انگریزی کے مابین حائل رہین تاُنکے بچاو اور بھاگنے کی راہ بند ہو جائے اِ سلئے اُس سپہدار عالی وقار نے ہرچند اِس بات مین بڑی ہوشیاری وچالاکی کو کام فرمایا تھا لیکن کرنیل ہنبرطن کی نہایت چوکسی اور دور اندیشی کی جہت سے مضوبہ اُسکا ٹھیک نہ بیٹھا اور انگریز کا لشکر کہ سلطانی سواردن کے حملون اور تعاقب کے سبب سے خاص کر اُسکے کوچ کے پچھلے دو دن انواع طرح کی اذیت و مصیبت مین پھنسا تھا وہان سے بچ کر نونبر کی سیوین کو بخیریت پانیاری مین داخل ہوا، قلعہ پہان کا نزدیک ایک بڑی ندّی کے مہانے پر دریاے شور کے کنارے کلیکوٹ سے انگریزی چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہی، اِس مقام مین کرنیل مکلوڈ جو قدامت کی راہ سے کرنیل ہنبرطن پر فوقیت رکھتا تھا کچھ فوج لیکر مدد کو اُسے آملا، لہذا فوج کی سرداری اُسی کے ذمے ہوئی تب اُسنے جہت پت دریا کنارے موقع کی جگہون پر دمدمہ اور پشتہ بنا اپنی فوجون سے مبسرہ میمنہ، مقدمہ آراستہ کیا اور چونو پنڈ یچیری نام دو بادشاہی جہازون کے سپہسالارون کو حکم دیا کہ جس قدر ہو سکے تم کنارے ہی کی طرف لنگر کرکے اپنی توپون سے لشکرگاہ کی پشتی مین سرگرم رہو، اِدھر تو یہہ بندوبست ہو رہا تھا کہ سلطان کی فوج. جسمین آٹھ ہزار پیدل، چار سی فرنگی جوان، دس ہزار سوار اور بہت سے سواران غارتگر مجتمع تھے انگریزی لشکر کے سامہنے اُتر کر کئی دن تک توپین مارتی رہی، آخرکو سلطان نے اپنے پیادون کی تین تولیان بنائین ایک تولی مین جرنیل موشبرلالی اپنے ملک کے جوانون سمیت بڑی دلیری وہمت کی راہ سے انگریزی فوجون پر کئی بار چڑھگیا، لیکن بے نیل مرام، سلطانی فوج کے دوسی آدمی کھیت آئے تب لشکر انگریز نے پانیاری ندّی کے پار جاکر ڈیرا کیا اور اُسی مابین مین ۲ ستمبر مہنے کی گیارہوین شب کو قاصدون نے سلطان کے



Marfat.com

حضور مین آکر اُسکے والد ماجد کے رحلت فرمانے کی خبر گزارش کی تب وہ
بضرورت جلدی سے سریرنگپٹن کی جانب روانہ ہوا اور بیسوین تاریخ اُسی
مہینے کی سنہ ۱۷۸۲ء مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور جب ماتمداری کے رسومات اور
ملکداری کے ضروری امورات سے فارغ ہو چکا تو آرکاٹ کے ملکون کی طرف پھر کر
فوجون کی سپہسالاری کے مہمات مین مشغول ہوا لیکن جنریل میتھوس نے
جو اونور کی تسخیر کی اور بدنور و ساحل ملیبار کے آس پاس جو انگریزون کی فتح ہوئی
تھی یہہ خبر سنوا کر پہنچ چکی تھی پس سلطان کا ارادہ یہہ ہوا کہ حال کی بالکل مہمتون اور
آرکاٹ کی آیندہ فتحون سے جن کی امید تھی باز آے اور اپنے ممالک محروسہ
کی پشتی و حمایت کے لیئے جو اُسکے نزدیک سب پر ترجیح رکھتی تھی روانہ ہوے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مارچ کے پہلے ہی دنون مین سلطانی فوجین چنکامہ کی راہ ہو کر
کوچ کرنے لگین یہانتک کہ مہینہ تمام ہوتے ہوتے ایک شخص بھی آرکاٹ مین
نرہا، الغرض سلطان ممدوح بڑی بھیر بھار فوجون کی ساتھ لیئے شتاب بدنور کی جانب
روانہ ہوا اپریل کے اوائل مین وہان جا پہنچا، جنریل میتھوس سے اُس مہم مین
بالکل سہو اور غفلت ہی وقوع مین آئی اُسکو لایق تھا کہ ایسی حصین و محکم جگہہ کو
پہاڑ کی کسی چھوٹی گھاٹی مین پناہ کے لیئے اختیار کرتا جہان سے ضرورت و مجبوری
کے وقت اونور یا اور کسی مضبوط و استوار قلعے کو بھی جا سکتا اور جہان
ہر طرح کی مدد اور رسد بھی دریا کی راہ سے اُسکو ملتی ولیکن وہ برخلاف اُسکے
شہر بدنور مین جہان کوئی ایسی پناہگاہ نتھی میسور کی ساری افواج بحر امواج
کے سامھنے جسکی سپہسالاری خاص سلطان حالی منش کی ذات سے متعلق
تھی آکر مقابل ہوا آخر لاچار اور نے بس ہو کے محصور ہو گیا حوصلہ تو اُسکا دیکھا
چاہیئے کہ فقط چھہ سو فرنگی جوان اور دو ہزار ہندستانی سپاہی سے وہ نے دھرک



Marfat.com

سلطان کے ایسے انبوہ لشکر کے جسمین لاکھ آدمی کا جماو تھا مقابلہ و مدافعہ کرنے کو آمادہ ہوا، مگر اُس بے باکی و تہور کا خمیازہ بھی اُسے ویسا ہی ملا کہ پن سی اپنے چیدہ سپاہیون کو کٹوا شہر حریف غالب پر چھوڑ شتاب بقدم اضطرار وہان سے بھاگ نکلا اور بناچار ایک حصار مین آکر قلعہ بند ہوا، تب سلطان نے اپنے کتنے دلاور سپاہی کو قلعہ محاصرہ کرنے پر تعینات کیا اور ایک بھاری جمعیّت اُنکی شاہراہ کی طرف بھی روانہ کردی تا یے وہان آمادہ جنگ اور دشمنون کی گھات کی جگہہ سے چوکس رہین، جب اِس ڈھپ سے ناکے بندی اور قلعہ والون کے پھر جانے کی راہ مسدود ہو گئی تو سترہ دن بعد بدنور کی سب محصور مجبور ہو کر اپنی اسیری پر راضی ہوئے، قول قرار اُنسے یہ ہوا کہ عزّت و آبرو اہل حصار کی بحال رکھی جایگی پر ہتھیارونکا اُنکے البتّہ قلعے کے پشتے پر ڈھیر کروایا جایگا، اور اُنکو چاہیئے کہ اپنی نج کی چیز بست پاس رکھ لین اور جو کچھ سرکار کنپنی کا مال ہی سو حوالہ کردین اور نہایت نزدیک کے رستے ہو کر ساحل تک پھر وہان سے جہاز پر چڑھ بنبئی کو روانہ ہو جائین راہ مین رسد اور منزل گاہ کی ضرورتون کی اہتمام سرکار سے کی جایگی اور سو سپاہی سپاہیون سے جنریل کے اپنے سلاح ساتھ اُسکی پاسداری مین مشغول رہین سنہ ۱۷۸۳ع کے اپریل کی اٹھائیسوین کو اِس سپاہ محصور نے قلعے سے نکل کر اپنے ہتھیارون کا ڈھیر لگا دیا اور جب بدنور سے ایک میل کے فاصلے پر جا کے مقام کیا تو اُنکے گرد بگرد سلطان کی فوج آکر محیط ہو گئی، دوسرے دن جنریل کو اپنے نشان بردارون سمیت حضور مین حاضر ہونے کا فرمان گیا اور جب وے ملازمت مین پہنچے تو بعد بازجست اور تلاشی کے قید شدید مین مقیّد ہوئے، پھر دو دن پیچھے لشکر کے دوسرے عہدہ دار و داروغہ لوگ اور فوج کا بخشی سبکے سب



Marfat.com

طلب ہوئے و مقید رکھے گئے مگر بخشی منزل گاہ کو بھر گیا باقی سر داروں کی
بہ خرابی ہوئی کہ ننگے کیے اور تلاشی لیے گئے اُنکے پاس سے بہت سے
زر نکلا بعد اُسکے اُن لوگونکو سوکدن کی راہ دھوپ مین ننگے بدن پا بزنجیر
قلعون مین لے گئے اسمین تو کچھ شک نہین کہ جنرل بتری تکلیف سے مرا پر
یہ نہین معلوم کہ کون سا خاص صدمہ اُسکے مرنے کا باعث ہوا، گمان غالب ہی
کہ بتری سیاست سے اُسکے سر کو تن سے جدا کیا ہوگا دوسرے سرداروں
نے بھی یہی تانخابے جانگداز چکھے سلطان نے اُن قلعے والون کو بھی جنھون نے سر
تسلیم جھکایا تھا برخلاف شرط معہود کے ویسا ہی سخت عذاب کیا اس
جہت سے کہ جنرل میتھوس کے پاس بہ نورمین چوری کا کچھ مال و اسباب پایا
گیا اور اُسکی سپاہ نے بھی ممالک محروسہ کے بعضے محال پر بتری لالچ سے چڑھائی کر
اُنھین سے لیا تھا چنانچہ سلطان خود اِن باتون کو بیان کرتا تھا، بہرنہج برچون اُسکے قلم و
مین انگریزکی اُس فوج نے لوٹ پاٹ مچائی تھی جسکے سبب وہ ملک آرکاٹ کی
تسخیر پر قادر نہوا یہ بھی ایک وجہ قریب الفہم ہی کہ اُسنے بطور انتقام کے
اِس طرح اُنکی سیاست و تعزیر کرنے مین اقدام کیا، القصہ بدنور مفتوح ہوجانے
بعد سلطان ممدوح لشکر قہار اور بتری بھیرتھا ساتھ لیے منگلور کی طرف روانہ
ہوا، چون یہ ممالک محروسہ کے نامی بندرون سے تھا اُسکا اپنا بھی خاص کر اُسے
اہم ہوا، چونکہ وہان کی حفاظت و پاسبانی کے لیے میجر کنبل کی سرکردگی مین
یالیسوان رسالہ اور ہندوستانی سپاہیون کی کئی پلٹن بتری چوکسی سے رہتی
تھی، اگرچہ سلطان کے ساتھ بھی بتری جمعیت تھی تاہم محاصرہ اور قلعہ سر کرنے
کے بالکل کام کا علاقہ فرانسیس کی فوج سے جو سلطان کی ملازم تھی متعلق تھا،
چنانچہ یہی لوگ مورچہ اور دمدمہ بنانے مین سرگرم ہوئے اور اُنھین کے تردد



Marfat.com

وکوشش کی جہت سے جولائی مہینے کی ابتدا مین قلعے کے درمیان ایسی ہاں چل برابر ہی تھی کہ محصورون کے دلون مین حریف کی تاخت وچڑھائی کا نت ایک نیا کھٹکا لگا ہی رہتا تھا، اُنھین دنون فرنگستان سے فیامین انگریزون اور فرانسیسون کے میل ملاپ ہونے کی خبر سلطان کی لشکرگاہ مین پہنچی، تب سلطانی سرکار کے ملازم فرانسیسون نے یہ خبر سنتے ہی انگریزون کے ساتھ لڑنے سے صاف پہلوتہی کیا، سلطان فرانسیس کی جمعیت پر اُنکی اُس حرکت سے نہایت غضبناک ہوا لیکن چونکہ جانتا تھا کہ اُسکے ہندوستانی سپاہیون مین استادم نہین جو اُس مہم کو سر کرین بناچار اُنھین فرانسیسون کو کچھ تو مصلحتہً استمالت اور دلدہی کی راہ سے اور کبھی تہدید وتنبیہ کرکے پھر اپنے کام مین سرگرم کرنیکا قصد کرتا رہا لیکن کچھ ثمر نہ بخشا اور آخرکار فرانسیس لوگ اُسکی لشکرگاہ سے چلے گئے، اب منگلور کے محصورون کے آنے جانے کی راہ بند کی گئی اسسے لشکر انگریزی مین نہایت تنگی وتکلیف گذرنے لگی اور غلے وغیرہ کی نایابی کے سبب سے اور بھی وے مجبور وعاجز ہوئے یہانتک کہ سلطان کو گمان غالب یہ تھا کہ اب کئی دنون مین وہ مکان ہاتھ آجائیگا لیکن جنریل مکلوڈ کے پہنچنے کی جہت سے جو بنبئی سے تری کے رستے بڑی جمعیت اور افراط سے رسد لیکر روانہ کیا گیا تھا، وہ امید برنہ آئی اور صلح کا پیغام درمیان آیا جسکو سلطان نے قبول کیا، تب سنہ ۱۷۸۴ کی ابتدا مین سر جارج اسطانطن اور دوسرے ارکان دولت سے سلطان کے لشکر مین بعنوان سفارت آئے مارچ کی گیارھوین کو قول قرار مصالحے کا منعقد ہوا اِس شرط پر کہ جانبین سے سبکے سب اسیر اور دے محالات جو جنگ وجدال کے زمانے مین طرفین کے عمل دخل مین آگئے ہین چھوڑ دئے جائین چنانچہ انگریزون نے منگلور، اُدنور اور دوسرے قلعے جو اُنکے قبضے مین آگئے تھے خالی کر دیا،



Marfat.com

ہر چند قلعے اور محالات کے حوالے کر دینے مین طرفین سے عہد و پیمان کی رعایت عمل مین آئی مگر دوسری شرط یعنے اسیرون کی رہائی ہرگز سلطان کی جانب سے ظہور مین نہ آئی، چونکہ انگریزون کے ساتھ عہد و پیمان ہونے سے کچھ دن آگے مرہٹون کی بدسلوکی کے سبب سلطان برہم ہو رہا تھا اور اُن دنون لشکر فہار اُسکے تابع اور زمانہ بھی موافق تھا پس فرصت کو غنیمت جان کے اُسنے یہہ قصد کیا کہ اپنی تلوار آبدار کے زور سے اُس قوم یغما گر کی آتش فتنہ انگیزی کو فرو کرے، چنانچہ وہ اُسی عزم پر ملیبار سے بدنور کے رستے ہو کر شانور کی سرزمین سیر حاصل مین آپہنچا، یہہ خطّہ قدیم سے نواب عبدالحکیم خان کے بزرگوارون کے قبضے مین تھا جسکا چوتھہ خراج مرہٹون کی سرکار مین داخل ہوتا تھا، سنہ ١٧٧٧ع مین حیدر علی خان بہادر نے اس ملک پر تاخت کر یہان کے نواب سے تعلبندی مقرر کی اور اُسکی لڑکی کو اپنے چھوٹے بیٹے کریم شاہ کے ازدواج مین لی تھی ہر چند شانور کے نواب کو خاندان حیدری مین اِسطرح کا ناتا رشتہ تھا باوجود اِسکے وہ سلطان کے وہان آنے اور اِسکے ملاقات کرنے کو پسند نکر مرہٹون کے پاس چلا گیا، سلطان کی طبیعت پر اُسکی یہہ حرکت شاق گذری تب اُسنے سراسر وہ سرزمین کو لوٹ لیا، و نواب کے محاسر اکو مسمار کیا، بنکاپور کے قلعے کو آگ لگا جلا دیا، اور شانور سے حملہ کر دھارواڑ اور بادامی دونون قلعے لے لیئے اُن دونون کے مسخر ہونے سے حوزہ اُس ملک کا سر تا سر دکھن کے اُن محالون تک جو مرہٹون کے عمل دخل اور کنٹور یا وکشنا مندیون کے بیچ مین ہمین فراخ ہو گیا ایسی فتوح کی تقویت سے اِدھر تو وہ کشنا مندی پار ہونے اور مرہٹون کے ملکون پر فوجکشی کرنے کا عازم ہوا اُدھر پونان کے کارپردازون نے اِس حال سے واقف و خائف ہو زبان آور ایلچیون کو بھیج کر



Marfat.com

چاہا کہ سلطان کے شعلۂ قہر کو فرو کر قول قرار آشتی کا درمیان لائین چنانچہ
سنہ ۱۷۸۴ کے آخر مین باہم میان ملاپ کا عہد و پیمان محکم ہوا اس قرار سے
کہ سلطان ممدوح حال کے اپنے تمام ممالک مفتوحہ پر قابض و دخیل رہے مگر شانور
وہان کے نواب کے حوالے کردے اِس شرط پر کہ وہ اُسکے محاصل سے چوتھ
مرہٹون کے پیشوا کو دیا کرے خیر جب سلطان نے اُس طرح سے اپنے تمام
حریفون کے ساتھ صلح غالبانہ کی بفتح و نصرت میسور کے دارالملک سریرنگپٹن
کے طرف کوچ کیا، چونکہ اُن دنون حکومت و سلطنت مین اُسکے خوب استقلال
پیدا ہوا اور ممالک محروسہ کے بالکل رعایا اور اطراف کے نواب صوبے
سبکے سب اُسکے منقاد و فرمان بردار ہوئے اُسنے بسعادت و کامرانی تخت
حکمرانی پر جلوس فرمایا، اور سنہ ۱۷۸۰ مین خطّہ ادھونی کو جو جاگیر نواب نظام علی
خان کے بھانجے مہابت جنگ کی تھی بزور سر کیا، علاوہ کرنول اور کڑپے کے نواب
کی بھی باقی ماندہ ریاست پر جسکے اکثر محالات کو اُسکے پدر بزرگوار نے
سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کے درمیان اپنے ممالک محروسہ کے متصاف کیا
تھا متصرف ہوا امتیاز گڑھ کا حصار کہ ہندوستان کے محکم و مشہور قلعون مین
شمار کیا جاتا ہی اور مدّت تک اُسپر نواب حیدر علی خان مغفور اور مرہٹون کا
دانت تھا سلطان کے اختیار مین آیا بعد اسکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ حال بھر تک
اپنے عہد سلطنت کے سنہ ۱۷۸۶ مین خانگی امورات کے بندوبست اور
ممالک محروسہ کے قلعجات کی تحقیق و تدارک اور خزینون و ذخیرون کے تفحص ہی
مین مشغول رہا، جب اُن مہمات ضروری کے انتظام و ضبط و ربط سے فراغت
ہوئی تب حکم کیا کہ ہر طرح کی پادشاہی اشیاو جایداد کی تعداد کو قلم بند کرکے الگ
الگ اُنکی فردبنائین جواہر و زیورات اور نفایس گران بہا کا سیاہہ بقید

قیمت طیار کرین چنانچہ سارا خزینہ چاندی سونے اور ریش قیمتی نفایس کا بعد قیمت کرنے کے آسّی کرور کا مال ٹھہرا اسکے سوا نو سو ہاتھی چھ ہزار قطارِ شتر تیس ہزار عربی گھوڑے چار لاکھ بیل ایک لاکھ بھینس چھ لاکھ بھیڑ اور تین لاکھ توڑے دار اور تین لاکھ چقماقی بندوق، دو لاکھ تلوار بائیس ہزار طرح بطرح کی توپ شمار مین آئین اور بارود کے انبار، اور جنگی اسباب و ہتھیار شمار سے باہر تھے یے سب تو سرکار سلطانی کی اشیاے منقولہ تھین اور املاک غیر منقولہ جیسے عمارات و باغات اور سوداگری کارخانجات وغیرہ جن مین فقط باغات ہی سوا سبی تھے اِسی سے باقی ملکون کو بھی بہ مضمون اِس مصرع پارسی کے ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا، سمجھ لیاچاہیئے، اور افواج جرار خونخوار سوار و پیدل کی مسلح و مکمل ایک لاکھ چوالیس ہزار سوا اُنکے ایک لاکھ آسّی ہزار سپاہی محالون مخزنون کی چوکی پہرے کے واسطے جدے جدے تعینات تھے سلطان نے اپنے عمل مین افواج کے دستورون کو بدل ڈالا یعنے نئے نئے نام لشکر کی جدی جدی تولیون کے واسطے ایجاد کیا، اور وہ احکام جو لڑائی کے ہنگام مین سپاہیون کو دینے تھین قبل اِسکے انگریزی یا فرانسیسی زبان مین تھے اب اُنکی جگہہ پر فارسی و ترکی الفاظ مقرر کیئے اور سر رنگپٹن کے انبار خانون مین اِس قدر غلون کا ذخیرہ جو سال بھر ایک لاکھ فوج کو کفایت کرے جمع کرنے کا حکم دیا اِسیطرح اور قلعون مین بھی بقدر ضرورت ذخیرہ و آذوقہ طیار رکھنے کو فرمایا بعد اِسکے وہ دو برس تک سنہ ١٧٨٧ اور ١٧٨٨ مین کورگ اور ولایت ملیبار کے مسخر کرنے مین مشغول رہا کورگ کا راجا چار برس سلطان کی قید مین رہکر زندان سے نکل بھاگا اور فتنہ و فساد کا باعث ہوا مگر ملیبار کے نائر لوگ کتنے تو جڑ بنیاد سے مستاصل اور اکثر مسلمان



Marfat.com

گئے گئے باقی اُن مین سے انگریزون یا اپنی ذات قبیلون کے ملکون کو نکال گئے،
اور سلطان دین پناہ نے ستّر ہزار نصرانیون کو جنھین ملیبار کی سرزمین مین
اسیر کیا تھا ایک لاکھ ہندوؤن کے ساتھ خلعت اسلام پہنایا، اور اِس وسیلے سے
مرادِ سلطان کی جو غلبہ اسلام اور کثرت ملازم وخدّام کے باب مین تھی پوری ہوئی
کیونکہ اِن مصیبت زدے مظلومونکے مسلمان ہونے سے سلطان کے ممالک
محروسہ مین مسلمانونکی جمعیّت بہت سی بڑھگئی سلطان کی حرص مسلمان
کرنے کی صرف ملیبار کے باشندون پر منحصر نہ تھی بلکہ کوئنبا تور کے رہنے والون اور
دوسرے ہندوؤن کے ساتھ بھی جو اُسکے محلّ عتاب مین پڑجاتے تھے یہی
سلوک ہوتا یہانتک کہ آخر کو اُسکے دیوان پورنیا تک یہ نوبت پہنچی تھی، اگر
سلطان کی والدۂ محترمہ کہ نہایت رحم دل تھین اُسکی شفاعت نکرتین تو وہ بھی
خواہی نخواہی مسلمان کیجاتا، اُنھین دنون سلطان نے حکم قطعی دیا کہ ممالک
محروسہ کے بالکل بتخانے اور دیول توڑ کر ڈھادین، اور باجو دیکہ نشے والی
چیزون مین کروڑ روپی سے زاید سالیانہ نفع سرکار کا تھا سلطان دین پناہ نے
بپاس دین اسلام کے اپنے فایدہ کا مطلق لحاظ نکر خرید فروخت اُن چیزونکی
اکبارگی اُٹھوادی اور تمام کھجور اور نارنگ کے درختون کو جڑ پیڑ سے اُکھڑوا
ڈالا اور آیندہ بھی اِن درختون کے لگانے کی مناہی رہی، اور کئی جہاز سرکار
سلطانی سے عند اللہ مقرر کیئے تھے کہ ہر سال حاجیون وزوارون کو
بیت اللہ وکربلاے معلّا کو لاباو لیجایا کرین بعد اِسکے کہ انگریزون کے ساتھ
عہد و پیمان ہو چکا تھا سلطان نے سنہ ۱۷۸۴ع مین سید غلام علی خان اور دو
دوسرے سفیر برند بیر کو ملک فرانسیس کی طرف روانہ کیا تا وہان
اِس باب مین مطارحہ کرین کہ اُنکی قوم نے انگریزون کے ساتھ جو سلطان کے



Marfat.com

دشمن ہمین کیون مصالحہ کیا اور اُسکے کارپردازون کو سرنو انگریزون سے
خلاف کرنے پر ترغیب و تحریص کرین بیش قیمتی نفایس و تحایف اور
سلطان روم اور بادشاہ فرانس کے نام کے مکتوب اُنکے ساتھ بھیجے گئے، چنانچہ
وے تینون سفیر سنہ مذکور مین ہندوستان سے فرنگستان کی طرف روانہ ہو کر
قسطنطنیہ مین جا پہنچے، طالبان اخبار کو معلوم ہو جیو کہ یہ سید غلام علی خان دو مرتبے
سرکار سلطانی سے دولت عثمانیہ کو بطریق سفارت گیا، ایک بار تو سلطان کے
تخت سلطنت پر جلوس فرمانے کے زمانے مین یہان سے عہد نامہ لیے سلطان
روم کے حضور مین لیجا کر مورد الطاف سلطانی ہوا اور اُس ملک کے
نفیس نفیس تحفے شاہ روم سے بادشاہ دکھن کے واسطے لیکر پھر آیا پھر دوسری
دفعہ مکتوب محبّت اسلوب لیکر گیا اور اُدھر سے سلطان روم کا نامہ جو اس
کتاب مین داخل کیا گیا ہی لیتا آیا سلطان کو اپنے جلوس کے ایام سے لیکر ہنگام
شہادت تک سدا ہندوستان سے انگریزون کی ریاست اُٹھانے کی دھن تھی
لیکن چونکہ اِس مطلب کے پورے ہونے کی کوئی معقول تدبیر اُسکے خیال
مین نہین گذرتی تھی مگر یہہ کہ قوم فرانسیس کو جو ہندوستان مین انگریزون کے ہمسر اور
کارروائی و فطنت مین اُنکے برابر ہین اپنے ساتھ موافق کر، موجب اِس مصرع کے
ع نشاید کوفت آہن جز بآہن، اِس مہم کے انجام کرنے مین اہتمام کرے،
اِسلیئے جب سلطان کے ایلچی ملک فرانس سے بے نیل مرام پھر آئے تب
اُسنے چاہا کہ پھر دانشمند اور زبان آور ایلچیون کو فرانسیسون کے پاس بھیجے
چنانچہ اپنے مقربان بارگاہ مین سے محمد درویش خان اور اکبر علی خان و محمد عثمان
خان کو اِس کام کے واسطے تجویز کرکے دار الملک فرانسیس کی طرف روانہ
کیا، چنانچہ وے جون مہینے کی نوین سنہ ۱۷۸۸ مین شہر طولان مین پہنچکر جہاز سے

اُنرے فرانسیسون کے بادشاہ نے جو سولہوان لوئس کہلاتا تھا بڑی عزت و توقیر سے اِن کی ملاقات کی ' پھر تیسری آگسط کو ان سفیرون نے پروانگی باریابی کی پاکر انگریزون کی قوم کو خطّہ ہندوستان سے نکالنے کے باب مین سلطان کی طرف سے کمک و مدد کی استدعا کی اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ اِن دونون سرکارون کی سعی و کوشش سے جتنے ملک مسخر ہونگے اور جسقدر غنیمت کا مال ہاتھ لگیگا باہم دوستانہ حصّہ برابر تقسیم کرلیا جائیگا ' ہرچند یہہ پیغام متضمّن ترقی جاہ و حشمت فرانسیس کے بادشاہ کو نہایت خوشی کا باعث تھا پر وہ بالفعل اُن درخواستون کے منظور کرنے مین بسبب قرضداری کے بار کے مجبور تھا باایںہمہ اُسنے اُن دوستانہ پیغامون کے جواب مین سفیرون سے کہا کہ تم ہماری طرف سے بعد اظہار لوازم دوستی و محبّت کے سلطان کے خدمت مین یون ظاہر کرو کہ یہہ مخلص خیر خواہ بمجرّد فارغ ہونے اپنے خانگی امورات اور ملکی مُہمّات سے بسر و چشم امداد و کمک کے لیئے آمادہ و مستعد ہوگا ' خیر جب سلطانی سفیر کئی مہینے تک شہر فرانس مین رہے اور شرطین مہمان نوازی کی بڑے بڑے تکلّف سے اُنکے لئے عمل مین آئین اسکے بعد وے توقیر و تکریم کے ساتھ فرانسیسی جہاز پرسوار ہو ہندوستان کے عازم ہوئے اور سنہ ١٧٨٩ کے مے مہینے مین سربرنگپٹن آپہنچے ' لیکن چون وے اِس سفارت مین ناکام پھر آئے اور سلطان کا جو مرکوز خاطر تھا حاصل نہوا تھا اِس لیئے بڑی بے التفاتی سے اُنھون نے حضور مین بار پایا ' جب سلطان کو فرانسیسون کی طرف سے اعانت کے باب مین مایوسی ہوئی تب ملک ستانی کے حوصلہ بلند سے کرنگاتورا اور جیاگوتا اِن دونون قلعونکے لینے کے قصد پر جنگ کی تیاری کی ' اِن قلعون مین پہلے دیڑھ سو برس تک قوم وڈیج کی عملداری تھی سنہ ١٧٧٩ مین نواب حیدر علی خان نے اُنھین سے لیا تھا مگر

چونکہ وے لوگ اندنون مین کہ نواب بہادر اور انگریزون کے درمیان لڑائی ہوئی
اُسکے شریک و مددگار ہوئے تھے، اِس لیئے نواب نے پھر وہ حصار اُنھین کو
دے ڈالا تھا یہ قلعے ترا ونکور سے اُتر کی طرف ہین راجا یہان کا جو انگریزونکے
ہوا خواہون سے تھا اُن حصارون کے دخل کرنے کی بڑی تمنا رکھتا تھا چنانچہ وہ کئی بار
دربار کے کارپردازون کے پاس اُنکی خریداری کا پیغام بھی بھیج چکا تھا، اور
یہی بات سلطان کی ناخوشی کا باعث ہوا کیونکہ وہ قلعے کوچین والے راجا کے
متعلقات سے ہین جنکا خراج بطریق نعلبندی سرکار حیدری مین داخل ہوتا تھا پس
یہ دو قلعے بھی سلطانی قلمرو کے تحت مین تھے اور اِس لیئے سلطان نے سنہ ۱۷۸۹ع
مین دربار کے کارپردازون سے بجبر اُن حصارون کو پھیر مانگا جسپر اُن لوگون نے
سلطان کے رعب و دہشت کے سبب اُس راجا سے قلعون کی فروخت کا معاملہ
پخت و پز کرکے جلد اُنھین اُسکے کارپردازون کے حوالے کردیا، سلطان اُنکی
اِس حرکت سے نہایت برہم ہو کر سنہ مذکور کے جون مہینے مین بڑی جمعیت
ہمراہ لے کر بنگاتور کی جانب تسخیر کے ارادے روانہ ہوا، تب ترا ونکور
کے راجا نے انگریزون سے کمک مانگی، سلطان اِس حال سے اور بھی آشفتہ
خاطر ہو کر اُسکے ملک پر لشکر جرار لے چڑھ گیا، اور اُنتیسوین دسمبر کو ترا ونکور
حملہ کرکے ناکام پھر آیا اور آدمی بھی اُسکی فوج کے اُس لڑائی مین بہت مارے
گئے، چونکہ سلطان کا یہہ تاخت کرنا برخلاف اُس معاہدے کے جسکا عہد و پیمان
بنگلور مین منعقد ہوا تھا اور راجا مذکور کے ملک کی حفاظت بھی اِس صلح کی
شرطون مین ایک بڑی شرط ٹھہری تھی وقوع مین آیا اِس جہت سے انگریزون
نے ناخوش ہو کر راجا کی مدد کو کئی پلٹن بھیج دی تسپر بھی سلطان نے اپنی دھن
نہ چھوڑی اور دوبار دمارچ کی چھٹی سنہ ۱۷۸۹ مین اِسپر چڑھائی کی اور



Marfat.com

پھر شکست اُٹھائی، بعد اِسکے سر برنگپٹن سے بھاری توپخانہ منگوا کر پندرھوین اپریل کو ہلاّ کرکے دروبست اُس سرحد پر دخل کرلیا راجا کی فوجین وہان سے مجبور ہوا اپنے ملک کی طرف پھر گئین، سلطان نے اُنکے تعاقب مین لشکر بھیجنا صلاح نجان کر ترنت کرنگا ٹور پر تاخت کی اور بڑی اہتمام سے محاصرہ کرکے جلد اُسکو بھی مفتوح کیا اور جیکوٹہ پارور کوڑیا پالی اور کئی قلعے سہج مین لے لئے جب ٹراونکور کے اُتر کی نواح سر ہو گئین سلطان نے اُس سرحد کے تاخت تاراج کرنے کو حکم دیا، جبکہ سلطان کی اِس جرأت و سبقت کو انگریزون نے خلاف عہد اور مقدّمہ جنگ کا سمجھا تب اُنھون نے راجا کی مدد کے لئے کرنیل ہرطلی کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بھیجا اور بنبئی و مدراس کی افواج مین بھی اُنکے سپہسالارون کے نام پر جنگ و حرب کے آمادہ ہونے کو فرمان گئے اور اُسی عرصے مین مرہٹے اور نظام علی خان کے پاس بھی انگریزون کی طرف سے آشتی کا پیغام بھیجا گیا تاوے لوگ اُن سے ملکر سلطان کے مقابلے کو اپنی اپنی فوج طیّار کرین وے دونون تو سلطان سے بدل عناد رکھتے ہی تھے اِس پیغام کو جلد قبول کرلیا سلطان نے اِس خبر سے ٹراونکور کی فوجکشی موقوف کر سر برنگپٹن کی جانب مراجعت کی اور مدراس کے کارپردازون سے درخواست ایک ایلچی کے روانہ کرنیکی کی تا اُسکے ذریعے سے ٹراونکور پر سلطان کے چڑھائی کرنے کی وجہ بخوبی اُنھین معلوم ہو جاے، پر اس درخواست کو جنریل مینڈوس نے قبول نکیا اور کہا کہ یہ بات ظاہر ہی کہ سلطان نے سنہ ۱۷۸۴ کی شرطون کے برعکس انگریزی اسیرون کے بھیجنے مین خلاف عہد کیا اور باوجود اِس عہد و پیمان کے، سرکار انگریز کے خیر خواہ کی سرحدون پر تعدّی کا ہاتھ پھیلایا، القصہ سنہ ۱۷۹۰ کی پندرھوین جون کو جنریل مینڈوس نے ایک فوج سنگین



Marfat.com

کے ساتھ سلطان کے ممالک محروسہ مین داخل ہو کر پہلے تو کرور کے قلعے مین عمل کر لیا پھر یہان سے دارا پورام اور کوئنباتور جا کر اُن دونون کو بھی سر کیا، اُدھر کرنیل اسطوارٹ ڈنڈیگل اور ہلیکاچری پر قابض و متصرّف ہو گیا، اب جنریل مینڈوس نے یہہ قصد کیا کہ ہتھیا گھاٹ ہو کر میسور مین داخل ہو، اور جبتک یہان انگریزی فوج کوئنباتور مین آذوقہ و غلّہ جمع کرنے مین مصروف تھی ادھر کرنیل فلائڈ اپنی پلٹن سمیت ستیمنگل مسخّر کرنے کو آگے بھیجا گیا، تب تو جنریل مذکور نے اِس مُہم کو بڑی آسانی سے سر کر لیا، جس عرصے مین کہ انگریزی پلٹنون نے ایسا تغلّب و تصرّف کیا لشکر سلطانی کی طرف سے کسی طرح کا اُنکا مدافعہ و مقابلہ نہوا مگر فقط سیّد صاحب کے رسالے کے سوار اور کتنے پنڈارے لوگ ہی تو کبھی کبھی اُنکی بنگاہ و سپاہ کا اسباب لوٹ تاراج کر پس ماندون یا فوج کے بھولے بھٹکون کو مار لیتے، چونکہ اُندنون سلطان کے کوچ مقام کا کچھ بھی حال ظاہر نہ تھا یہہ گمان گذرتا تھا کہ ابتک وہ سریرنکپٹن ہی کی اطراف مین ہی ناگاہ سپطنبر مہینے کی تیرھوین کو لشکر سلطانی کے ہراول نمود ہوئے جنھین کرنیل فلائڈ کے طلایہ دارون نے دیکھا، پھر کئی ساعت بعد سلطان کی فوج بھی جسمین چار ہزار جوان معہ ایک بڑے توپخانے کے تھے کارواڑ کے میدان مین آن پہنچی بہادرون نے پہنچنے کے ساتھ ہی انگریزی پلٹنون پر گولے اور گولیون کا مینہہ برسایا دن بھر تو طرفین سے بازار کشت و خون کا گرم رہا اور اکثر دلیران طالب نام کام آئے، شام کے وقت دونون لشکر میدان جنگ سے تفاوت آکر اُترا، کرنیل فلائڈ مستعد تھا کہ انگریزی لشکر سے جا ملے، پر باربرداری کے چارپایونکے نہونے کی جہت سے آخر کو بمجبوری بہت سا بھاری سامان و سرانجام اور توپخانہ پیچھے چھوڑ کر سپطنبر کی چودھوین اپنی فوج سمیت روانہ ہوا، ساتھ ہی اُسکے سلطانی فوجین بھی وہان جا پڑین سارا دن تو



Marfat.com

طرفین کو دور ہی دور سے گولے مارتے گذرا لیکن سہ پہر کو چار کے عمل مین جب حریف کا لشکر اپنی منزلگاہ کو پہنچ چکا تھا بڑی لڑائی ہوئی اور تین گھڑی تک قایم رہی،

## بیت

غرض مہربان ہوا جب نہان
گئے تب سوئے خیمہ جنگ آوران

مذان جب سلطان نے مراجعت کی تو انگریزی پلٹنین نے کھٹکے و بلا دی کی جانب چل نکلی اور دوسرے دن وہان جا پہنچی، اُدھر سے جنرل میتدوس سلطانی فوج کے پہنچنے کی خبر پانے ہی کرنیل فلائد کی مدد کو چلا، لیکن چونکہ اُسکے رہنما غلطی سے سنیر نگل کے رستے نجا کر اُسکو دامیکوٹے کو لیگئے، اِسلئے جنرل اور کرنیل سے ملاقات نہونے پائی اور دونون کی فوجین بے دیکھے ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئین، پر سلطان نے چون اپنے دل مین جنرل مذکور کی اِس حرکت کو دھوکھا سمجھا کہ وہ در پردہ یہ چاہتا ہی کہ اپنی فوج لیکر سر برنگپٹن اور اسکے لشکر کے بیچ حائل ہو لہذا وہانسے معاودت کر پھر بوانی مدی کے پار جا اُسکے اُتر کے کنارے پر ڈیرا کیا جبتک اُدھر انگریز کی پلٹنین آپسمین ملکر کو مُنبا تور پھر گئین، چونکہ سلطان کی سرکار مین باربرداری کے چارپائے بہتایت سے اور لشکری اصباب و ذخیرون کے کہین لیجانے مین شدت سے پھرتیلے تھے اور اُسکے غارتگر سوار بھی ہمیشہ اطراف فوج کی چوکی پہرے مین نہایت چوکس اور ہشیار اور انگریزون کے جاسوس سے خبردار رہا کرتے تھے بلکہ جب اُنمین سے کسی کو پاتے بے دھڑک مار ہی ڈالتے تھے اور دمبدم انگریزی پلٹنون کی خبرین سلطان کو پہنچایا کرتے اِس جہت سے انگریزون کو تو سلطان کی روانگی کی اطلاع نہوتی اور سلطان کو اُن لوگون کے کوچ مقام کا حال خوب معلوم رہتا، القصہ جب مدراس کے کارپردازون نے جانا



Marfat.com

کہ جنرل مینڈوس کی سپاہ اتنی نہین ہین کہ اُنسے عہدہ برائی جیسی چاہئے
سلطان کے ویسے ابنوہ لشکر کے سامھنے ہو سکے، تب کرنیل کمسولس کو حکم
ہوا کہ وہ اپنی جمعیت سمیت کوئنباتور مین جنرل مذکور سے جا ملے، جاسوسون نے
یہہ خبر سلطان کو پہنچائی تب وہ جھٹ پٹ کرنیل کے مقابلے کو روانہ ہو وہان
جا پہنچا اور تین دن تک پیہم اُسکی فوج پر گولے مارتا رہا لیکن کرنیل اُسکے سامھنے سے
ٹل کر جنرل مینڈوس اور اُسکے لشکر کے پہنچنے کا منتظر تھا، جب نوین نو نبر مین
سلطان کو جنرل کے پہنچنے کی خبر ہوئی تو اُسنے ترنت پولامیٹی کی طرف کوچ کر اپنی
فوجون کو حکم دیا تا وے اعدا کے سنکہ نہو کر اُسے آملین، چونکہ اندنون سلطان
یہہ سمجھکر کہ اعدا کی افواج کا مدافعہ اُسے نہو سکیگا، اپنے والد مغفور کے قدیم
روئیے کو اختیار کر ممالک محروسہ کی محافظت و پاسبانی چھوڑ اعدا کے ملک
و رعیت کو تباہ کرنے پر مستعد ہوا پس میسور کی طرف نجا کر شمالی اطراف
کے دکھن روانہ ہوا اس ارادے سے کہ تنجور کی سرزمین ہو کر ایکا ایکی ترچناپلی پر
جا پڑے، مگر جب کلیرون نامے ندی کے کنارے پہنچا تو اُسکی طغیانی اور جوش
و خروش دیکھکر مجبور ہوا، کیونکہ اگرچہ عبور کرنا دوکا ممکن تھا پر اعدا کی افواج
چون اُسکے لوٹنے کی راہ بند کرنے کے لئے تعاقب مین تھی و دبائین ہاتھ کو مڑ کر رستے
مین جتنے دہات اُسکے سامھنے آئے سرتاسر لوٹ پاٹ سے خاک سیاہ کیا پھر ستمبر
مہینے مین اُسنے جا کر نہ یا گڑھ کو گھیر لیا، پر کچھ فائدہ نہوا، جب سترہ دن محاصرے
کو گذرے تو ترناملی چناپٹ، واندیواش کے رستے آگے کو کوچ کر راہ کے
درمیان شہرون کے اُجاڑنے برہمنون، بتخانون کے اسیر و پلید کرنے
مین جو اُسکے معمولات سے تھا دریغ نکیا، بعد اسکے وہ پانڈیچیری کو روانہ ہوا
اس امید پر کہ فرانسیسون سے کچھ مدد مانگے یا سرنو اُنکے ساتھ دوستی و اتحاد کا عہد کرے،



Marfat.com

مگر اِس جہت سے کہ اُنکے حاکم نے انگریزون کے ساتھ یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زنہار طرفین. جنلجوسے کسی کی کمک نہین کرینگا سلطان نے بناچار وہان سے ناکام پھر کر برماکایان کے قلعے کو سر، اور اُس لڑائی کے زمانے مین خوب ہی اپنی سر لشکری کا جوہر ظاہر کیا جنگ کے آلات اور سپہگری و دشمن سوزی کے داؤ گھات کو ایسی ہشیاری اور پردلی سے استعمال کیا کہ اُسکی چالاکی و جوانمردی نے انگریزون کا سارا منصوبہ غلط کردیا چنانچہ اب اُنھین میسور کی بڑی سرحدون کا لینا تو درکنار ایک اور نیا اندیشہ پیدا ہوا کہ سلطان کہین مدراس کے آس پاس کی سرحدون پر لشکر کشی نکرے اور وہان کے رہنے والون کو طرح بطرح کے رنج و مصیبت مین نہ ڈالے، لیکن چونکہ لارڈ کارنوالس ۱۷۹۱ سال مین بنگالے کی طرف سے ایک بڑا سنگین لشکر اور مبالغ خطیر لیکر مدراس مین آپہنچا اور مرہٹے اور نظام علی خان کی فوجین بھی پونان و حیدرآباد سے انگریزون کی مدد کو روانہ ہوئین زمانے کا رنگ ہی اور ہوگیا سلطان نے کرناٹک کی اطراف سے اپنے ممالک محروسہ کی حفاظت و بہتری کے لیئے جلد کوچ کیا اُنتیسوین جنوری سنہ ۱۷۹۱ مین لارڈ کارنوالس مقام دلہوت سے سپہسالاری کا عہدہ لیکر گیارھوین فبروری کو ویلور مین آپہنچا سلطان نے یہ سمجھکر کہ انگریزی پلٹنین انبور کے گذارے گھاٹ ہو کر میسور کی سرحد مین داخل ہونگین اپنی فوجون کو اُس اطراف مین جمع کیا لیکن لارڈ ممدوح ویلور چھوڑکر اُتر کی جانب روانہ ہوا اور پہلے اُسکے کہ سلطان اِسکی اِس روانگی سے خبردار ہو منگلی گھاٹ مین دخل کر سلطان کے قلمرو مین داخل ہوا کولار اور ہسکوٹے کے باشندون نے یہ دونون قلعے بے مزاحمت و مقابلہ اُسکے حوالے کردیا، پانچوین مارچ کو لارڈ موصوف اپنی پلٹنون سمیت بنگلور کی نواح مین جا اترا اور سلطان نے بھی اپنی فوجین لیکر انگریزی لشکرگاہ کے مقابلے مین آدیرا کیا بنگلور کا قلعہ دو تون

لشکر کے درمیان رہا، اُسیدن انگریزی سواروں نے جو حریف کے لشکر کی کیفیت دریافت کرنیکو مستعین ہوئے تھے افواج سلطانی کے ایک غول پر حملہ کیا، لیکن بڑی جدّوجہد کے بعد مجبوری کی حالت مین ناکام پھر گئے اور اُنکے شاہنہ والے بہت سے مارے پڑے شہر پنشنہ تاخت کرغنیم نے لے لیا میسور کے بہت جوان کھیت آئے اور قلعہ بھی اُسکا اکیسوین مارچ مین بلوے سے مستخر ہوا، قلعدار ہزار سپاہیون صمیت مارا پڑا باقی ماندہ سپاہ اسیر ہوئے ایسے واقعہ کے حادث ہونے سے سلطان نے پہلے تو لارڈ کارنوالس کو موقت صلح کے واسطے ایک نامہ لکھا مگر جب جواب اُسکا خاطرخواہ اُسکو نملا تب اپنی فوجون کی سرداری وخبرداری مین سپہسالارون کو مقرر اور اُنھین بہہ تاکید کرکہ تم یہان اعدا کی تاخت سے ہشیار رہنا، آپ سرینگپتن کی طرف روانہ ہوا وہان جاکر پناہ کے سامان کو سرانجام کرے اتھائیسوین کو اِسی مہینے کی لارڈ ممدوح اِس ارادے بنگلور سے چلا کہ سپاہ نظام علی خان اور اُسکے ہمراہ کی فوجون مین جو انبور گڑھ سے چلی تھین جاملے، اپریل کی تیرھوین کو انگریزی لشکر نظام علی خان کے فوج تک جسمین پندرہ ہزار سوار تھے جا پہنچا، بعد اِسکے لارڈ موصوف اپریل مہینے مین سنہ ۱۷۹۱ کے بنگلور کو پھر آیا، پھر مے مہینے کی تیسری کو اُسنے سرینگپتن کی طرف کوچ کرنا شروع کیا اور مقام اراگیری مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا سلطان نے اپنی فوجون کو کاویری ندی کے اُتر کنارے پر، جسکے سامھنے چوربالو یا دلدل تھی لڑائی کے واسطے طیار کین، پندرھوین کو لارڈ کارنوالس نے اُسپر حملہ کیا اور بڑی کشش و کوشش کے بعد، بسبب لاچاری کے وہان سے نکل قلعے کی توپون کی آڑ مین آکر مقام کیا، اُدھر سے بمبئی کی پلٹن بھی جسکا جنرل ابرکرمبی سپہسالار تھا، یہان مدراسی فوج کے پہنچنے سے کئی دن آگے ہی پہنچ چکی تھی،

لارڈ موصوف چاہتا تھا کہ ان دونون پلٹنون کو ایک ساتھ شامل کرے مگر چونکہ ایام بارش کے سبب مدّیان چڑھی ہوئین تھین اِس مطلب مین تاخیر واقع ہوئی جب تو اُسنے بھی اِس راہ سے اور بھی دوسرے موانع کی جہت سے سر برنگپتن کی چڑھائی، دوسری ترائی پر موقوف رکھ جنریل ابرکرنبی کو ترنت مایبار کی جانب جانے کا حکم دیا، جنریل مذکور چون بار برداری کی ناداری کے سبب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ کچھ بھی ساتھ نہین لے گیا تھا، باوجود اِسکے سلطانی غارتگر سواردن کے ہاتھون شدّت سے تنگ کیا گیا، کیونکہ اِن لوگون نے کچھ لشکری ساز و سامان تو لوٹ لیا، سپاہیون مین سے بعض بعض کو اسیر اور کتنون کو قتل کر ڈالا اور بالکل انبارون مین بارود کے جو پرماپتن نامے بتخانے کے درمیان ڈھیر کر رکھی گئی تھی سلطان کے حکم سے آگ لگادی، الغرض کہ اِن سوارون نے انگریزی لشکرگاہ کے آس پاس کی سرحدون مین تنکے بھر کی چیز بھی باقی نہین چھوڑی تھی حریف کے آدھے سوارون کو پیادے چلنے کی نوبت آئی لارڈ کارنوالس کے لشکر مین ہر روز مواشی جانور ہزارون مرنے لگے، رسد کی راہ اِس طور سے بند کی گئی تھی کہ غنیم کی فوج مین ایک بیل چاول بھر بکا بھی پہنچنا ممکن نہ تھا، اسیطرح اخبار و نامہ پیام کی تمام راہین یک لخت مسدود کردی گئی تھین یہانتک کہ خبر مرہٹون کی افواج کی جن کے پرسرام بھاؤ اور ہری پنڈت سرغنہ تھے اور سر برنگپتن مین پہلے ہی اُنھین پہنچنا ضرور تھا نہین پہنچ سکتی تھی، بناچار لارڈ موصوف ایسی بے بسی ولاچاری کی حالت مین اِس درجے مجبور ہوا کہ خواہی نخواہی اُسے تمام ساز و سامان اپنے توپخانے کا برباد کرنا گولون کو دریا مین ڈالنا، آلات لشکرکشی کے بالکل چھکڑون عرابون کو جلانا اور بے مہینے کی چھبیسوین منگلور کی جانب ناکام پھر جانا ضرور ہوا اور اُدھر اِسی جہت سے



Marfat.com

سر برنگپتن کے قلعے سے مبارکباد کی باڑین دغنے لگین رات کے وقت سارے شہرمین اِس خوشی سے روشنی کی گئی، درباریون اور حضور کے مقربون نے تہنیت کی رسمین ادا کین کہ الحمدللہ ایسے قوی دست اعدائے دولت اِس دوسری لڑائی مین شکست پاکر ناشاد نامراد پھرائے گئے باوجود اِسکے سلطان کے دل پر چون روز مرّہ اُسے فتح مندی کے ساتھ مہموّن کے آگے بڑھے آنے کی خبر بن پہنچتی تھین خوب اِس بات کا تفحص تھا کہ ہرچند افسون و عزیمت سے آسیب اِن سفید دیوون کا دارالسّلطنت سے کچھ دور ہوا لیکن تسخیر اُنکی ہنوز قرار واقعی عمل مین نہین آئی اِسیواسطے لارڈ کارنوالس کے پاس صلح کرنے کے باب مین ایک نامہ لکھا، جب اُسکے مضمون سے لارڈ موصوف نے معلوم کیا کہ اِن دنون جو انگریزون اور اُنکے خیر خواہون مرہٹے اور نظام علی خان مین باہم میل ملاپ کا عہد پیمان ہوا ہی سلطان اِس جتھے کے توڑنے اور فقط آپ ہی انگریزون کے ساتھ اتّفاق اور وفاق رکھنے کا ارادہ دکھتا ہی تب جواب مین یون لکھا۔ بھیجا کہ مین آپ کا کسیطرح کا پیام۔ حسمین خیر خواہان انگریز مرہٹے اور نظام علی خان شریک و متّفق نہون منظور نہین کرسکتا، علاوہ طرفین سے کچھ عہد و پیمان قرار پانے کے پہلے یہ بات نہایت ضرور ہی کہ آپ انگریز کے سارے اسیرون کو حوالے کردیجئے، جسپر سلطان نے ٹھیک ٹھیک حقیقت حال بیان کیا کہ اُنکے اسیرون مین سے ایک بھی اُسکے یہان نہین ہی، اور چونکہ وہ یقین جان چکا تھا کہ لارڈ کارنوالس اپنے ہواخواہون کی عہد شکنی جائز نہین رکھنیکا اِس لیئے دوسرے ہمعہدون کو اپنے ساتھ ملانے یا اُنھین آپس کے معاہدے سے پھرانے اور اپنے تئین انگریزون کی دوسری لڑائی کے خطرون مین ڈالنے کے درپی نہوا اب جو انگریزی لشکرگاہ مین مرہٹون کے رسد لیکر پہنچنے



Marfat.com

سے تنگی کی جگہ فراخی کا سامان پیدا ہوا جسسے لارڈ کارنوالس کو کچھ دن
سربرنگپٹن کے حوالی مین ٹھہرنا تو ممکن ہوا پر سر دست دستیاب و درست ہونا
اُن حربی اسباب و ہتھیارون کا جنھین اُسنے ابھی تباہ و برباد کیا دشوار تھا اور بنے اِسکے
محاصرے کا قصد کرنا بھی معلوم، تب اپنے لشکریون کو حکم دیا کہ کرناٹک اور میسور
کے بیچ سے آنے جانے کی کوئی راہ ڈھونڈھ نکالین جسسے اسباب اور ذخیرون
کے لیجانے کی سہولت اور بنگلور مین رسد و جنگی سامان کے جمع کرنے کی
صورت ہو، جون مہینے کی چھٹی تاریخ افواج متفقہ ناکمنگل مولبدرگ اور اوتری
درگ کے رستے سے جولائی کی ساتوین کو بنگلور کی نواح مین پہنچین، تب
مرہٹون کی فوجین چیتل درگ کی جانب روانہ ہوئین اور نظام علی خان کے
سوار لوگ کنجیکوٹے کی طرف گئے انگریزون کی پلٹن نے بنگلور کو کوچ کیا
جولائی مہینے مین انگریزون کی فوج سے ایک غول نے اوسور کا حصار
سر کرلیا اتفاق سے وہان ایک روزنامچہ اُنھین ملا جسسے معلوم ہوا کہ تین شخص
فرنگی جو اُس قلعے مین اسیر تھے سلطان کے حکم سے قتل کیے گئے، انگریزون کی پلٹن
اوسور کے گرد و نواح مین رہتی تھی کہ کرناٹک سے بھی ایک بڑی جمعیت وہین
اُنکے ساتھ آملی، جب تو انگریزون اور اُنکے ہواخواہون کی سپاہ نے آگسٹ
سپٹنبر اکٹوبر اِسی تین مہینے کے درمیان کتنے ہی قلعے اور حصار جن مین بڑے
کئی انجینی درگم اوڈیہ درگ راے کوٹا نندی درگ برے نامی اور مشہور
تھے اپنے تحت و تصرف مین کرلیا، اِسی ایام مین جاسوسون نے سلطان کے
گوش گذار کیا کہ کوئنبا تور کی سرزمین جو انگریزون کے دخل مین ہی اُسکے نگہبان
سپاہی تھوڑے سے ہین. جسپر سلطان نے ایسے قابو کے وقت کو غنیمت
جان کر اُسکے مسخر کرنے کے لیئے ایک فوج نعینات کی، پھر میر قمرالدین خان سپہسالار



Marfat.com

کے ہمراہ بڑی کمک بھیجی جسکے سبب سے وہ نعلقہ بھی سر ہو گیا اور لفٹننٹ کالمرس اپنے ایک ہزار سپاہی سمیت اسیر ہو آیا، سلطان اسکے کچھ دنون بعد ایک جماعت سپاہ کی جو بدنور سے آتی تھی اُسکے مقابلے کے ارادے اُس طرف روانہ ہوا، وہان سلطان کے پہنچتے ہی مرہٹے کی فوج مین جو پرسرام بھاو کی اہتمام سے چیتل درگ کا قلعہ گھیرے پڑی تھی ہل چل پڑ گئی، لیکن سلطان اپنے کام کو انجام کر سر برنگپٹن کا عازم ہوا اب لارڈ کارنوالس جسے کرناٹک اور حیدرآباد کے درمیان آنے جانے کی راہ ملگئی تھی اِس بات پر مستعد ہوا کہ بانگلور اور سر برنگپٹن کے بیچ مین جو قلعے ہمین اُنھین لے لے جنمین سے ساوندرگ اور اُتری درگ بے دونون بڑے بھاری اور مشہور حصار ہین، بلکہ ساوندرگ تو جمہور خلایق کے گمان کے موافق اُن حصین و متین قلعون مین محسوب ہی جنکے سر کرنے مین بڑے بڑے اُلوالعزمون کے بھی ہاتھ پانو کانپتے ہین، ہوا اسکے گرد و نواح کی اِس درجے ردی کہ اکثر طبیعتون کو ناموافق پڑتی ہی اور اِس لیئے اُسے مرت گری یا موت کا پہاڑ کہتے ہین سلطان اُس گڑھ کی استواری اور اُسکی ہوا کی رداءت پر اتنا اعتماد رکھتا تھا کہ جب گوپندے اُسکے پاس خبر لائے کہ انگریزون نے اُسکے مسخر کرنے کا قصد کیا ہی تب وہ نہایت خوش ہو کر فرمانے لگا کہ انشاء اللہ تعالی اُنکی آدھی فوج تو خازیون کی تلوار آبدار سے زہرابہ مرگ چکھیگی اور بقیۃ السیف ایکہی بادسموم کے جھونکے مین برباد ہو جائینگے، القصہ سنہ ۱۷۹۱ کی دسمبر مین لارڈ کارنوالس نے اُس قلب حصار پر چڑھائی اور اُسکا محاصرہ کر کے گیارہ دن کے عرصے مین اُسے مسخر کر چوبیسوین کو اُتری درگ بھی سر کر لیا، افواج سلطانی کے لوگ ایسے رعب مین آگئے تھے کہ فرنگستانیون کو دیکھتے ہی قلعہ چھوڑ بھاگ نکلے،



Marfat.com

رام گڑھ وغیرہ بھی بے رنج و مقابلہ انگریزون کے ہاتھ آیا بلکہ درو بست وہ
سرزمین سنگلاخ جو مابین بنگلور اور کاویری ندّی کے ہی اُنکے قبضے مین آگئی
نظام علی خان کی سپاہ نے آگسٹ مہینے سے نونبر تک گرم کنڈے کو محاصرہ کرکے
نیچے کی گڑھی لے لی، تب اِس گڑھی کی محافظت و نگہبانی کو مویّد الدّولہ عرف
حافظ جی سپاہیون کی ایک بڑی جمعیّت کے ساتھ وہان رہا اور باقی سپاہ جسکا
نواب سکندر جاہ سر لشکر تھا وسط ڈسنبر مین کولار کی طرف کوچ کرگئی
اِسی مابین مین اُسی مہینے کی اکیسوین کو شاہزادہ فتح حیدر نے بارہ ہزار
سوار کی جمعیّت سمیت مانند باد صرصر روانہ ہوکر ناگہان سرِ پیٹا پر ٹوٹ کر مغلیونکی
بالکل جماعت کو جو وہان کی پاسبانی مین مشغول تھی اسیر کرلیا قلعے کے
پاسبانون کو تازی کمک سے قوی دل کیا اور بہت سے سردارون کو اُنکے اہل
و عیال ساتھ قلعے سے نکال بخیر و عافیت سر برنگپٹن کی طرف مراجعت کی، جون
مہینے مین جب مرہٹون کی فوج پرسرام بھاو کی اہتمام سے چیتل درگ مین آپہنچی
تو اُس سردار نے اِس حصار کے آثار و اوضاع کو دیکھکر یہہ معلوم کیا کہ
لڑ بھڑ کر اِسکا سر کرنا دائرۂ امکان سے خارج ہی اسیواسطے چاہا کہ رشوت دیکر
کوتوال کو ملالے تا اِس وسیلے سے قلعہ ملجاے لیکن جب یہہ بھی نہوسکا، تب وہ
چندے اُس نواح مین رہکر اُس سرزمین کو خراب و تباہ کرتا رہا، آخرالامر اُس
سرحد کے پچھم طرف اُسنے آکر انگریزی لشکر کی پشتی سے ہولی ہانور اور کئی
اور قلعون کو مسخر کرفتح پائی، چونکہ سلطانی ممالک محروسہ مین فقط کنڑے اور
بدنور کی سرزمین افواج متّفقہ کی تاخت تاراج سے بچ رہی تھی سلطان اُنھین
محالون سے حسب احتیاج غلّہ منگوایا کرتا لیکن چونکہ مرہٹے کے لٹیرون کا بھی خوف
لگا ہی رہتا تھا کہ مبادا وے تنب بھدرا ندّی پار ہوکر اُن مکانون پر ظلم و ستم کا ہاتھ



Marfat.com

دراز کرین اِس لیئے سلطان ہشیاری و پیش بندی کی راہ سے وہان کی خبرداری وحفاظت کے واسطے نواب علی رضاخان کے ہمراہ ایک بھاری جماعت سپاہ بھیجی، یہہ سردار تنب ندّی کے پچھم کنارے کے پاس جا کر سموکا نام حصار اپنے چنداول مین رکھ اُتر پڑا، مرہٹون کا لشکر سنہ ۱۷۹۱ کی پچیسوین اور چھبیسوین ڈسنبر کو آگے پیچھے بھدرا اور تنب ندّی جو دونون اُن دنون پایاب تھین پار ہوا، تب انگریزی پلٹن اُسکی مدد کو پہنچکر میسور کی فوج پر دوڑ پڑی اور بڑی تگدو کے بعد فتح مند ہوئی نواب مذکور اپنی جمعیّت سمیت کلیدرگ کے قلعے مین جو بدنور سے تیرہ میل کے فاصلے پر واقع ہی اور وہ اپنے ہاتھیون اور خزانے کو اِسکے پہلے ہی وہان بھیج چکا تھا، آکر پناہ لی، اکیسوین ڈسنبر کو جب حریف نے سموکا مین تسخیر کے لیئے مورچہ طیّار کیا تو قلعہ چار دن کے محاصرے کے بعد، اُسپر چھوڑ دیا، پرسرام بھاو دوسرے برس کے جنوری مہینے تک معہ اپنی فوج سموکا کی نواح مین رہا، بعد اِسکے بدنور کے حصار مین اُسنے آکر پہلے تو قلعے کے باہر کے بعضے مکانون پر حملہ کرنیکو حکم دیا لیکن جب یہہ سنا کہ سلطان کے نامور سپہسالارون مین سے قمرالدّین خان بہادر لشکر جرّار ہمراہ لئے بدنور کی پشتی وحمایت کے واسطے آتا ہی تب اُس قصد سے باز آکر چاہا کہ لارڈ کارنوالس سے وعدیکے موافق جاملے اور محاصرہ کرنے مین دارالملک سلطان کے اُسکا مددگار ہو، چنانچہ پرسرام اِسی نیّت پر وہان سے چلا، جب نواب علی رضاخان کے شکست کھانے کی خبر سلطان کو پہنچی تو اُسنے ترنت قمرالدّین خان کو بدنور کی پشتی کے واسطے جانے کا حکم دیا اور اِس بات مین قدغن کیا کہ ہرگز مرہٹون کے تعاقب کا اِرادہ نکرنا بلکہ اُن شریر شور پشتون کو غازیون کے حملون سے ہٹا کر اپنے فوج کیتئین غلّون کے جمع کرنے مین مصروف رکھنا اور جب اُنکے بھیجنے کی فرصت ہاتھ لگے



Marfat.com

تو سر برنگپٹن کی طرف روانہ کرنا، اُنھین دنون مین سلطان نے ایک فوج اپنے غارنگر سوارونکی کرناٹک کی جانب اُسکے تاخت تاراج کرنے کے لیئے روانہ کی، اِسسے غرض سلطان کی یہ تھی کہ انگریزی افواج جو اُسکے قلمرو پر چڑھ آئی ہین بعضی اُن مین سے ضرور اپنی سرحد کی خبرداری کو پھر جائینگی، اور اِس تدبیر مین اعدا کا زور ابتر گھٹ جائیگا، القصہ سلطانی غارنگرون نے موافق حکم والا کے اُس مقام پر جہان سے مدراس کچھ کم تین میل تھا پہنچکر رعایا کو قتل کیا اور کئی گانو مین آگ لگادیا آخر کو سلطان نے یہ سمجھکر کہ اِس طرح کا تاخت تاراج کچھ فائدہ نہ بخشیگا، مرنولارڈ کارنوالس سے صلح کی خواہش اور ایلچی بھیجنے کی پرسش کی، جسپر اُسنے اگلی عہدشکنی کی ناخوشیون کے سبب سے اُسی وقت سلطان کے ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا کہ بدون اِسکے کہ سلطان کو مُنباتور کے تمام اسیرون کو چھوڑ دے مصالحے کے باب مین ایک بھی نامہ و پیام منظور نہوگا، بعد اِسکے جب وہ محاصرہ کرنے کا بالکل لوازمہ اور ہر رقم کا اناج موجود کر چکا تو پرسرام بھاؤ کی انتظار کرنے کو بے فائدہ سمجھ فبروری کے سنہ ۱۷۹۲ مین نظام علی خان اور ہری رام پنڈت کے لشکر کے ہمراہ اونری درگ سے آگے بڑھا اور اِدھر قریب ایک ہزار سلطان کے سوار لوٹ پاٹ مچانے کی تدبیر و تردد مین تھے، لیکن جب اُنھون نے راہ کے گانؤن مین آگ لگا اُنکے جانورون اور رہنے والونکو نکال باہر کیا، پانچوین کو افواج متفقہ برنگپٹن کے سواد مین آپہنچین اور کاویری ندی کے پاس اُترین، اِدھر سلطان بھی اپنے لشکر [illegible] صف آرائی کر چکا تھا، اِس رزمگاہ مین سلطان کے ساتھ پینتالیس ہزار پیدل اور بیس ہزار سوار کی جمعیت اور سو ضرب توپ کی تھی، لارڈ کارنوالس چھٹی تاریخ کی رات کو نو بجے چھ ہزار سات سو انگریزی پیدلون سمیت



Marfat.com

بے توپ، سلطانی پرے کے سامھنے آپڑا طرفین سے بڑی لڑائی واقع ہوئی،
ساتوین کو سلطان نے دلیری کی راہ سے کئی بار ہٹایا کہ کسی طرح مدّی کے
اُتر کی الگ ہاتھ آجاے جسّے وہ انگریزون کو ٹاپو سے نکال باہر کرے،
لیکن کچھ مفید نہوا، اور اِس جہت سے کہ سلطان کے سپاہی رعب مین آگئے تھے
غول کے غول اُسکی فوج سے نکل گئے اور فرانسیسون کی جماعت بھی جو
سلطان کی خدمت مین تھی جنگ کی بد انجامی سوچ کے لارڈ کارنوالس سے جاملی،
جزیرۂ سریرنگپتن کے پورب رخ کو لال باغ نامے ایک شاہانہ بوستان ہی
نہایت پر فضا اور دلکشا اِس باغ مین کئی ترے بڑے بالاخانے و بارادریان اور
فرح افزا نشیمن بنے ہوئے ہین جو انگریزون کے قبضے مین آگئے تھے لارڈ ممدوح نے
ضرورت جان کر اِس باغ کے درختون کے کاٹ ڈالنے اور وہان مورچے بنانے کے
واسطے حکم دیا اور وہ قصر و عمارات شاہی مریضون اور مجروحون کے بیمارستان بنائے گئے،

## بیت

آری چہ عجب داری کاندر چمن گیتی
چغداست پئی بلبل نوحہ است پئی الحان

سلطان کا غنچہ خاطر بہ انقلاب زمانے کا دیکھکر کہ جس باغ و بستان و لبجسپ کی
طیّاری مین لک ہا روپی خرچ ہوئے تھے، اب وہی موافق اِس شعر فارسی کے

## بیت

جائیکہ بود آن دستان بادوستان در بوستان
شد زاغ و کرگس را مکان شد گرگ و روبہ را وطن

ایسا ویرانہ اور وحشت خانہ بنا کہ جہان بہار اور گل کی جگہ خزان اور خار ہی رہگیا،
نہایت پژمردہ ہوا، تب حسب الحکم والا اُس باغ اور مکانات پر جو بالفعل غنیم



Marfat.com

کے تحت و تصرّف مین تھے قلعے سے متواتر توپون کے گولے مارے گئے، اگرچہ
اِنمین سے بعضے گولے انگریزی لشکر گاہ مین جو سامھنے مذّی کے کنارے پر تھی پہنچے
لیکن اِستے کچھ اُسکے دردکا درمان نہوا، اب جو سلطان نے خوب تامّل کرکے دیکھا
کہ مصوّر خرد کوئی نقشہ مراد کا اُسکی لوح خاطر پر نہین کھینچتا تو پھر یہہ قصد کیا کہ بار دیگر نامہ و
پیام سے صلح کا طالب ہو چنانچہ اِس کام کے انجام دینے کے واسطے لفٹننٹ کلمرس
اور ناش کو جو کوئنبا تور کی لڑائی مین سلطان کے ہاتھون اسیر ہوئے تھے حضور مین
طلب کرکے یون ارشاد کیا کہ اب مین اِس فکر مین ہون کہ جلد تمھین قید سے مخلصی بخشون
صورت اُسکی یہہ ہی کہ مجھے چونکہ بہت دنون سے خواہش مصالحے کی ہی مین نے
صلح کے باب مین جو نامہ لارڈ کارنوالس کے نام کا لکھا ہی اُسکا تمھین کو حامل بناتا ہون
اُسکو لیجاؤ اور جواب اُسکا مجھے پہنچاو، اتنا کہنے کے بعد، وہ نامہ لفٹننٹ کلمرس کے
حوالے کر دو شال اور پان سی ہون اُسکو دیا اور پیچھے سے اُسکے لواحق
واسباب کے بھیج دینے کا اُسے وعدہ کیا، بعد اِسکے حکم ہوا کہ اُسے اُسکے
رفیق سمیت حضور کے سوار اور ملازم انگریزون کی لشکر گاہ مین پہنچا دین
چنانچہ وے دوسرے دن انگریزی کے لشکر مین جا پہنچے، سولہوین فبروری کو
بنسئی کی پلٹن جسکا جنریل ابرکرنبی سرغنہ تھا لارڈ کارنوالس سے آملی، اِس فوج مین
دو ہزار فرنگی جوان اور چار ہزار ہندوستانی تھے، اٹھارھوین رات کو قلعے کے
اُتر رخ مورچہ طیار ہوا، تب اُنیسوین تاریخ جنریل ابرکرنبی معہ اپنی فوج کاویری
مذّی پار ہو کر دکھن پورب کی طرف اُتر پڑا، اِس لڑائی مین سلطان بذات خاص
مدافعے کے لیئے پیادہ و سوار کی ایک فوج سنگین لیکر سرگرم رہا، آخر بڑی لڑائی
کے بعد سرینگپٹن کو چلا گیا، بائیسوین کو اُن مکانون پر جنھین جنریل مذکور نے
لے لیا تھا میسور کی سپاہ نے بڑے زور شور سے حملے پر حملے کیا پر کچھ فایدہ نہوا،

اسی حرب کے زمانے مین نامہ پیام مصالحے کا بھی باہم ہوتا تھا، آخر الامر اسی مہینے کی جودھوین تاریخ وکلاے سلطان اور سرداران ہمداستان کے وکیلون نے اُس ڈیرے مین جو خاص کر طرفین کے ایلچیون کے مجتمع ہونے کے لیئے کھڑا کیا گیا تھا آکر آپس مین ملاقات کی، ہر طرح کا سوال جواب باہم درمیان آیا، لیکن کوئی بات فیصل نہوئی اور رفع شر کی کوئی صورت نہ ٹھہری تب مورچہ بنانے کے اسباب کی تیاری کی گئی، انگریزون کی مدد کو پرسرام بھاو کے آنے کی خبر بھی گرم تھی، سلطان بتقاضاے ضرورت اور موصوف کی درخواست کے موافق اپنا آدھا ملک ہمعہد مردارون کے حوالے کرنے اور بارہ مہینے کے عرصے مین نفد تین کرور تیس لاکھ روپی اُنھین دینے اور اپنے والد بزرگوار کے وقت کے تمام انگریزی اسیرون کے چھوڑ دینے اور اپنے دو فرزند دلبند کو اِس لیئے کہ اِن شرطون کے ایفا و اِتمام پر اعتماد رہے، اُسکے پاس بھیجنے پر راضی ہوا چنانچہ چھبیسوین کو لے دونون شاہزادے برے توزک و تجمل کے ساتھ انگریزی لشکر گاہ مین پہنچے، لارڈ کارنوالس نے کتنے منصبدارون سمیت اپنے ڈیرے کے دروازے پر شہزادون کو استقبال اور معانقہ کرکے نہایت خاطرداری اور گرم جوشی سے خیمے کے اندر لا بٹھلایا اور اثناے کلام مین سلطان کے وکیل اور شاہزادون کی تسلی کے واسطے فرمایا کہ ہم سے تم صاحبون کی خدمت و دلداری جیسی کہ چاہیئے موافق مرتبے و منزلت کے بے شبہہ عمل مین آئیگی تب دونون شہزادون کو ایک ایک بیش قیمتی سنہری گھڑی اپنی محبت کی نشانی دی، بعد اسکے عطربان کی تواضع کرکے گورنر موصوف نے اُنکی سواری کے ہاتھی تک ہمراہ آکے بغل گیر ہونے کے بعد، اُنھین رخصت کیا، شاہزادے اُسی مدارات و تعظیم



Marfat.com

کے ساتھ جیسی لارڈ صاحب کے خیمے مین اُنکے داخل ہونے کے وقت وقوع مین آئی تھی اپنے خیمے مین آپہنچے، دوسرے دن جب گورنر صاحب شاہزادون کے خیمے مین اُنکی ملاقات کو گیا تو ادھر سے بھی اُسکی تعظیم وتکریم کی شرطین بجالائی گئین، اور رخصت کے وقت جواہر نگار قبضے کی دو فارسی تلوار بطریق پیشکش گورنر صاحب کو دی گئین لارڈ صاحب نے جو شاہزادون کے ساتھ ایسے حسن سلوک کی رعایتین کین بہ بات سلطان اور اُسکے محل سرا کی بیگمون کی خوشی کا باعث ہوئی، اب عہد نامے پر سلطان نے اپنی مُہر و دستخط کی، مارچ مہینے کی نوین کو دونون شاہزادے بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ لارڈ صاحب کے خیمے مین وہ عہد نامہ کامل مُہر کیا ہوا سلطان کا دینے آئے، لارڈ موصوف کمال توقیر و تکریم سے استقبال کر لے آیا، جب طرفین سے ملاقات کی رسومات عرفی ادا ہو چکین تو شاہزادہ عبد الخالق نے تین قطعہ عہد نامہ کامل لارڈ صاحب کے ہاتھ مین دیا گورنر بہادر نہایت خوشی سے وہ کاغذات لے بڑے تعظیم و تکریم سے دست بسر ہوا، بعد اسکے شاہزادے وہان سے رخصت ہو اپنے خیمے کو پھر آئے، صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ جب سربرنگپٹن سے سردار ان معہد اپنے اپنے دار الحکومت کی طرف روانہ ہوئے تو سلطان کو اس صلح مغلوبانہ کے تقرر سے اسقدر رنج وملال لاحق حال ہوا تھا کہ وہ کتنے دنون تک ایک محل مین سب سے الگ ہو کر خلوت نشین رہا، آخر اُسکے اِس گوشہ تنہائی سے باہر نکلنے کے لیئے محل سرا کی بیگمون نے بہانتک گریہ و نالہ کیا کہ اُسنے بناچار اُنکی بیقراری و اصرار پر رحم کر کے ملازمان بارگاہ سلطانی خصوصاً میر صادق اور پورنیا کو حضور مین طلب فرما اُن سے اپنی ریاست کی صلاح و بہبود اور خزانہ عامرہ کی معموری کے باب مین مشورہ کیا، ان صلاحکارون نے اپنے آقا کی



Marfat.com

اعانت کو لازم جان کر یہہ بات ٹھہرائی کہ رعایا سے اسقدر روپی سلطانی
خزانے مین داخل کیے جائین جتنے شاہی خزانے سے غنیم کو دیئے گئے تا اُس
خسارے کا جبر نقصان ہو جاوے، سلطان نے مصالحے کے اُن تین کروڑ
تیس لاکھ روپی مین سے اپنی ہمّت و جوانمردی کے سبب تیس لاکھ کو
وضع کرکے یہہ حکم دیا کہ باقی تین کروڑ کو بطور اِضافہ رعایا کے مقدور کے
موافق خراج معمولی پر اس نسبت سے تقسیم کیا جاہیے کہ کسی پر جبر و ستم نہو،
اگر یہہ زر اِضافہ رعیتون سے بسہولت و راستی لیا جاتا تو اُن بیچارون کے حق مین
چندان بار نہوتا پر افسوس یہہ ہی کہ عاملون اور تحصیلدارون نے اِس حکم کو
اپنے ظلم و تحکم کا وسیلہ پاکر اطراف کے صوبون کو بھی رشوت دے دے اِس
جور و ستم مین اپنے ساتھہ ملا لیا، تب تو رعایا سے اُن سیہکار ظالمون نے
تین کروڑ کی جگہہ دس کروڑ وصول کیا، اور طرفہ تر یہہ کہ سلطان تک اُن
مظلومون کی داد و فریاد نہین پہنچتی تھی آخر کو سلطان نے تخت حکمرانی پر پھر
جلوس فرمانے کے بعد، باج و خراج کا نیا دفتر طیار کروایا اور بعد تقرر اِضافی
کے نئی فوج نگاہداشت کرنے لگا، ہرچند لوگ عرض کرتے تھے کہ اِن دنون
اِس قدر فوج کا بڑھانا مناسب نہین ہی پر وہ بلند حوصلہ اُنکے جواب مین
یہہ فرماتا کہ مین نہین چاہتا کہ کوئی رسالہ یا فوج اگلی افواج مقررہ سے کم ہو،
باوصف اِسکے حکم والا صادر ہوا کہ اُن قلعون اور گڑھیون کی دیوار
وحصار کو جن کی نگہبانی و پشتی مین اُنکے قلعہ دارون اور محافظون نے اعدا کی
تاخت و حملے کے زمانے مین قرار واقعی کوشش نہین کی تھی ڈھا گرائین اور
قلعہ بنگلور جون انگریزی پلٹنون کا ذخیرہ اور انبار خانہ بنا تھا اِس لیئے اُسکے باب
مین تو سلطان ایسا برہم ہو رہا تھا کہ حکم دیا کہ اُسکے مکانات کو (جنکے بنانے مین



Marfat.com

خود سلطان اور اُسکے والد ماجد نے لاکھون روپی صرف کیا تھا) جڑ بنیاد سے کھود خاک سیاہ کر ڈالین، اگلے دنون جب حرب و پیکار گذشتہ واقع نہین ہوئی تھی سلطان نے تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کے ساتھ جو حاکم ملک افغانستان کا تھا طریقہ نامہ و پیام کا جاری کیا تھا اور بالفعل، اُسکے بیٹے زمان شاہ کے پاس جو اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹھا تھا لکھ بھیجا کہ مقتضا دین و اسلام کا یہہ ہی کہ آپ ہندوستان کے مسلمانون کی اعانت اور مملکت دہلی کے مستخر کرنے کو فوجکشی کرین، اور سفیران کاردان پیشوا اور دولت رام سیندھیا اور نظام علی خان کی سرکارون مین بھی ہنگامہ و خلاف برپا کرنے اور فتور و خلل ڈالنے کے لیئے اِس اتفاق وہدا ستانی مین. جسے اُنھون نے انگریزون کے ساتھہ کی تھی. بھیجے گئے اور نواب محمد علی خان کے ساتھہ بھی جو انگریزون کا قدیمی دوست اور براہی خیر خواہ تھا، سلطان دانش پناہ نے نگاوت کرنے مین قصور نہین کیا تھا سلطان جب گذشتہ عہد و پیمان کی شرطون کو تمام پورا کر چکا تو اُسکے دونون نونہالان سلطنت مدراس سے پروانگی مراجعت کی پاکر میسور ڈفطن کی اہتمام مین ایک جمعیت مغول کے ہمراہ سنہ ۱۷۹۲ کی اٹھائیسوین مارچ کو اپنے پدر عالی مقدار کے لشکر مین دبو نہلی کے درمیان آئے اور اُسکے دوسرے دن میسور مذکور نے سلطان کے حضور مین آکر شاہزادون کو پہنچا دیا سلطان بڑے الطاف و اشفاق کے ساتھہ میسور سے پیش آیا، اُسنے اپریل کی چھٹی تک سلطان کے لشکر مین رہکر کئی بار مجرا حاصل کیا، اور ہر مرتبے اُسے انگریزون کا ذکر خیر سنا، انگریزونکی طرف سے یونان مین جو رزیدنٹ تھا اُسنے گورنر جنریل کو اس امر کی کہ اِنہون سلطان اور مرہٹون مین خفیہ خط کتابت ہی اطلاع کی صلح و آشتی

کے عہد و پیمان درمیان آنے کے بعد بھی سنہ ١٧٩٦ تک کوئی ایسا سردار وصوبہ بارئیس و امیر کیا ایران کیا ہندوستان کیا دکھن کیا کوہستان نیپال مین نہ تھا جسکے پاس سلطان کا نامہ یا ایلچی اس پیغام کے ساتھ بھیجا نہ گیا کہ وے سلطان کے ساتھ متفق ہو کر قوم انگریز ثروت طلب کو ہندوستان سے نکالنے مین کوشش کرین ' بہرکیف ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِن دنون سلطان کا اختر طالع اوج سعادت پر تھا جو انگریزون کے ہوا خواہون کی سرکارون مین باہم نزاع اور خرخشے واقع ہوئے ' جسسے اُس قوم کی بدخواہی کو نئے نئے دشمن نکلے ' تفصیل اُسکی یہ ہی کہ در سنہ ١٧٩٤ جب رام پور مین رہیلے پٹھانون کا سردار فیض اللہ خان مرگیا اور اُسکا برا بیٹا مسند حکومت پر بیٹھا ' جب یہ سردار زادہ اُسکے چھوٹے بھائی غلام محمد خان کے جاسوسون کے ہاتھون مقتول اور غلام محمد خان مسند ریاست پر مستقل ہوا ' تب انگریزون نے اُس مقتول کے لڑکے کی کمک کو آکر غلام محمد خان کو لڑائی مین شکست دینے کے بعد ' گرفتار کرکلکتے روانہ کیا پر بہانہ وحج کرنے کے بہانے مکے جانے کے لیئے انگریزون سے رخصت لیکر جہاز پر سوار ہوا ' اور قضاکار یا باختیار کسی بندر مین جو طیپو سلطان کے عمل مین تھا مکہ سمجھ جہاز سے اُتر پڑا ' پھر وہان سے جلد سلطان کے ایلچیون کے ہمراہ کابل کو روانہ ہوا ' اب وہان اُسنے پہنچکر انگریزون کی بیخ کنی کے درپی ہو کر زمان شاہ والی کابل کو اِس بات پر تحریص کیا کہ آپ ہندوستان کے تاخت تاراج کرنے کے لیئے لشکر کشی کیجئے انشاء اللہ تعالی دلّی مین آپ کے پہنچتے جتنے رہیلے پٹھان ہین سبکے سب آپ کے ہمدم و ہمقدم ہو جائینگے اور پونا مین پیشوا کے ارکان دولت ' جو دولت رام سندھیا کی بڑی بڑی فتحون اور کثرت سپاہ کو دیکھ دیکھ رشک

ی آگ سے جل بھن رہے تھے اُنسے طالب خراج ہوئے. جسپر بہ سر دار
پیا ہی مبلغ خطیر از روے حساب زمانہ گذشتہ اُس سرکار کے ذمے پانا ادعا کر
یک لشکر بتردار ہمراہ لے پیشوا کے دار الملک کی طرف اس قصد پر کہ تلوار
کے زور سے اپنے دعوے کو ثابت کرے روانہ ہوا' اِس طرح پیشوا کے
میرون مین سے بھی ایساقوی حریف پیدا ہوا جسنے اِس ریاست کی جمعیت مین
پھوٹ ڈالی اور اسی وقت سے پیشوا کے ارکان دولت مین خلاف
وئزاع پیدا ہوا اور اُسکی ریاست مین اختلال آیا خیر پونان کا تو اِندنون بہ حال
تھا' اب ریاست حیدر آباد کی روداد سنئے کہ اِس ایام مین چون صبح جوانی نواب
نظام علی خان کی شام پیری سے مبدّل ہو چکی تھی اور اقسام طرح کے رنج و
وبیماریان اُسپر مستولی ہوئی تھین اُسکے فرزند کثرت و حشمت کے
آرزومند اور سند ریاست کے مشتاق اور ہر سمت سے استعانت و
کمک کے جویان تھے' سلطان نے اِس فرصت کو غنیمت سمجھ خفیہ امیرزادہ
فریدون جاہ کی طرفداری اختیار کر سید غفار سپہسالار کو انبوہ لشکر کے ساتھ
اپنے باجگزار صوبون سے تحصیل خراج کے بہانے سے اُس طرف روانہ کیا اور
خلوت مین اِس سردار کو حسن و قبح اِس امر کا بخوبی سمجھا بجھا دیا نادہ اِس بات مین
کمال ہوشیاری سے جو کچھ مصلحت جانے بلا تاخیر بحالاے اِدھر انگریز لوگ بے
سب احوال دیکھ سن شدّت سے بدگمان اور حربی ساز و یراق کی طیّاری
مین سرگرم ہوئے سنہ ١٧٩٧ کے اوائل مین لشکر پتھانون کا جن کا زمان شاہ
سپہسالار تھا تک مدّتی پار ہو دلی کی جانب روانہ ہوا لیکن پنجابی و نانک
شاہیون کے مقابلے اور مقاتلے کے سبب نامراد پھر گیا گمان غالب ہی کہ زمان شاہ
کا یہ قصد کرنا سلطان کے ایسندھا سے عمل مین آیا تھا بہر تقدیر ظہور نے اِس



Marfat.com

واقعے کے ایسا انگریزون کے دلون پر خوف وبیم مستولی کیا کہ اِن لوگون نے
آشکارا ایک بڑی جمعیّت سپاہیون کی مہدی گھاٹ مین گنگا کے پچھم کنارے
پر اُسکے مدافعے کو جمع کیا سلطان کی فکر و تدبیر اور اِندنون اُسکی فوجون کی
حرکت سے اگرچہ زمان شاہ کے ساتھ اُسکے نامہ پیام کا حال اُسوقت نہین کھلا
تھا پر قیاس کیا جاتا ہی کہ سلطان پہلا ارادہ رکھتا تھا کہ ایسے قابو کو جو اُسے ملا تھا
سے مذے اور کرناٹک پر چڑھائی کرے اِس لیے مدراس کی پلٹنون پر حکم
بھیجا گیا کہ جلد جنگ و پیکار کے لیے مستعد ہو جائین ہندستان سے زمان شاہ
کی فوجون کا پھر جانا اور فریدون جاہ کے ساتھ سلطان کی خفیہ سازش و بندش کا
فاش ہونا قبل اِسکے کہ کچھ اُسکا نتیجہ ظہور مین آے، اور خائف ہونا اُسکا
انگریزی پلٹنون کا طور دیکھکر جو حرب و پیکار پر طیّار ہو رہی تھین ملے سب اسباب
سلطان کو انگریزون سے آغاز جنگ کرنے مین مانع آئے تھے، کئی مہینے پیشتر
سلطان نے خفیہ اپنے سفیرون کو جزیرۂ مارلطبس مین قوم فرانسیس کے
پاس سر نو بنیاد اتحاد کے محکم کرنے کے لیئے بھیج کر دس ہزار جوان فرنگی
اور تیس ہزار حبشی سپاہیون کی کمک اُن سے طلب کی تھی، اِس راز
کے کھل جانے اور سلطان کو فرانسیسون کے مدد بھیجنے کے باعث پھر
اُسنے انگریزون سے انتقام کشی لازم جانا سنہ ١٧٩٨ کے جون مہینے مین
ہندستان کے گورنر جنرل کو جزیرۂ مارلطبس مین ٹیپو سلطان کے سفیرون
کے جانے اور دوسرے مراتب کی خبر ہو گئی، جب تو انگریزی ریاست کے
کونسل سے جنگی فوج کے اکٹھا کرنے کے لیئے حکم ہوا، ہندستان کے گورنر
نے جو احتیاطاً اِس مہم مین مضبوط باندھا تھا، بہ تدبیر فقط اُسکے قلمرو سے متعلّق
نتھی بلکہ ایسی کوشش عمل مین آئی تھی کہ سلطان کے بالکل یار و انصار اور

فرانسیس لوگ جو سرکار حیدر آباد مین تھے ایک قلم مستاصل کیئے جاین اور نواب نظام علی خان کو اِس بات پر راضی کیا جاے کہ وہ انگریزون کے سب دشمنون کے توڑنے اور شکست دینے مین اُنکے ساتھ شریک و معاون رہے اور پونان کی ریاست مین جو باہم پھوٹ واقع ہوئی ہی اِس خرخشے کے مٹانے کا بھی بندوبست ہو چکا تھا، پر اِس جہت سے کہ مرہٹے کے سردار آپس مین بدگمانی و نفاق رکھتے تھے اور بعض اُنمین سے سلطان کے خیرخواہ بھی تھے، پیشوا کو اِس مقدمے مین قدم رکھنے کی طاقت نتھی کہ باوجود ایسے خلاف نزاع خانگی کے اپنے قول قرار کو انگریزون سے نباہے یا اِس لڑائی مین اُنکے متفق ہو ہرچند گورنر جنریل اِس طور پر دشمن شکنی کا سامان آمادہ کر چکا تھا باوصف اِسکے اِس مُہم پر چون بڑے خرچ کا سامنا تھا پیش دستی کرنے سے اپنے کو روکے ہوئے تھا، آخر بہ مناسب سمجھا کہ پہلے سلطان سے آشتی کی راہ کھولے تا وہ فیمابین کی اِس جنگ و پرخاش کو معقول طور پر فیصل اور شر و فساد سے دست بردار ہو کر سر نو جدید و معقول شرطون کے موافق بنیاد آشتی کی قایم کرے، چنانچہ اُسنے اِسی نیت سے کئی نامے سلطان کے پاس بھیجے اور جنگ و جدل کا مطلق اُنمین ذکر نکیا بلکہ بے اُسکے کہ بو اِس امر کی پائی جاے صاف صاف عبارت اور ہی انداز سے لکھکر سلطان کی اطلاع کے لیئے اتنے ہی پر اکتفا کیا کہ قوم فرانسیس کے ساتھ آپ کے نامہ و پیام کا من و عن حال واضح ہو اب التماس یہہی کہ میجر ڈنلپ معہد سردارون کی جانب سے بارگاہ سلطانی مین بھیجا جاے تا مقدمات متنازع فیہا کا بخوبی تصفیہ عمل مین آے ولیکن سلطان کے نامے جو اِن مکتوبون کے جواب مین بھیجے گیے یک قلم بہانے اور بناوٹ پر مشتمل تھے اور میجر مذکور کے آنے کا مطلق ابا کیا تھا اِس اثنا مین گورنر جنریل کو خبر ہوئی کہ فرانسیس کی

فوج نے مصر کے ملکون کی سمت کوچ کیا اور موشیر تدوبک فرانسیسی ریاست کی طرف سلطان کی جانب سے بطور ایلچی گری کے طرنکبار مین جہاز پر سوار ہوا، اِن خبرون کے سنتے سے فبروری مہینے سنہ ۱۷۹۹ مین حکم ہوا کہ انگریزی پلٹنین اور دوسرے ہمعہد سردارون کی فوجین سلطانی مملکت پر چڑھائی کرنے کے لیئے مستعد ہو جائین اور اِس امر مین تاخیر کو ناجائز جانین، اِسی بیچ مین گورنر جنریل کو سلطان کا ایک مکتوب اِس مضمون کا پہنچا کہ چون ہمیشہ سے میری طبیعت سیر و شکار کی راغب ہی اِن دنون مین نے اِسی ارادے پر شہر سے باہر ڈیرا کیا ہی، لازم کہ میجر ڈنلپ کو مختصر ساز و سامان کے ساتھ میرے پاس بھیجا جاے، فبروری کی گیارھوین کو جنریل ہارس کی سرکردگی مین ویلور سے ایک فوج کوچ کر اٹھائیسوین کو مقام کاریمنگالم مین نظام علی خان کے لشکر سے جو چھ ہزار سپاہی تھے آملی، مارچ کی چوتھی تاریخ نئے فوجین متصل ریاکاتا کے میسور کی سرحد مین آاُتریں یہان سے ایک مکتوب گورنر جنریل کی طرف سے سلطان کے پاس بھیجا گیا اِس مضمون کا کہ نامہ آپ کا پہنچا، اور باقی سرحوار احوال جنریل ہارس کی معرفت آپکے خدمت مین روشن ہو جائیگا، پانچوین کو قلعۂ نبلدرگم اور انجینی مسخر کرنے کے لیئے مقدمہ جنگ و پیکار کا قائم ہوا، نوین تاریخ افواج مفقہ حسمین سینتیس ہزار جوان جنگجو تھے کلامنکالم کی نواح مین اکٹھی ہوئین بمبئی کی فوج قریب سات ہزار سپاہیون کے قبل اِسکے ساحل ملیبار سے کوچ کرکے کوارگ کے راجا کی سرزمین مین پہنچ سیدا پور اور سیدا سیر کی راہ مین آاُتری تھی، جب سلطان کے اعدا اِس کثرت سے پہنچے، اُنکے مقابل سلطانی سپاہ کی جمعیت نہایت کم تھی، سلطان نے اپنے قلمرو کے گرد و نواح مین دشمنون کی گھر آنے کی

خبر سن کر اپنے لشکر کے بڑے جمعیت سے کوچ کر مقام مادورہ مین بنگلور
جانے کی شاہراہ کے نزدیک خیمہ کیا اور یہان سے اپنے سواردن کے کئی
غول کو جا بجا بھیجا کہ اُن سرحدون کے اُجاڑنے اور دشمنون کے رستے مین
جسقدر علوفہ و اذوقہ پائین اُسکے جلا دینے مین سعی کرین، اِسی مقام مین
جاسوس خبر لائے کہ بنسبی کی فوج، مملکت محروسہ کے پورب سرحد کے متصل
پہنچی اور کئی تولی ہو کر سید اسیر سید اپور اہموتینت مین اُتری ہی، تب
سلطان والاشان نے مارچ کی تیسری کو مادورہ سے کوچ کر کے بارادۂ جنگ
اپنی فوجون کی کہ بارہ ہزار جوان جرار تھے پرابندی، کر ایک جنگل کی طرف پناہ کے
لیئے آگے کا قصد کیا، اور انگریزی نین پلٹن کے ہراول کو جسکا لفٹننٹ کرنیل
مانرو سردار تھا دور مار گھیر لیا، ہرچند اُن لوگون نے بڑے استقلال
و جوانمردی سے اپنے بچاو کی تدبیرین کی تھین باوجود اِسکے سبکے سب ضرور
مارے جاتے اگر جنریل اسطوارٹ فوج عظیم لیکر اُنکی پشتی و مدد کو نہ پہنچتا،
آخر افواج سلطانی بڑی کشش و کوشش کر کے کھیت چھوڑ نکلی، سلطان نے
بعد اِس شکست کے پریاپاٹم کی طرف مراجعت کی، اور وہان پہنچکر مارچ
مہینے کی گیارھوین تک توپ اکر سریرنگپٹن کا عزم کیا پھر یہان سے بھی اپنے لشکر یون
کو چار دن آسایش و آرام کی فرصت دیکر اُس فوج کے مقابلے کے ارادے
جسکا جنریل ہارس سر لشکر تھا کوچ کیا، دسوین مارچ کو افواج متفقہ نے مقام
ملامنگالم سے کوچ اور چودھوین کو منگلور کی اطراف مین آکر مقام کیا، اِس
چار دن کے عرصے مین سلطانی سواردن نے نہایت چالاکی و چستی سے ہر جنس کے
غلے علوفے کے برباد کرنے اور اُن وہات کے جلانے مین جو اعدا کی فوجون کے
گذرنے کے رستے مین تھے قصور نہ کیا، پندرھوین تاریخ تک افواج متفقہ



Marfat.com

اِس مقام مین اُتری ہوئی تھین اِسسے سلطانی سوارون کے رسالے دار نے چون
بہ قیاس کیا کہ اِس اقامت سے اِن فوجون کے سردارون کا یہ مطلب
ہی کہ وے بنگلور کو اپنے لشکر کا ذخیرہ خانہ بنائین، تب اُسنے اُسکے گرد و
نواح کے کل دہات مین آگ لگادی سو لہوین کو جنرل ہارس کا نکینلی اور سلطان
پیٹا کے راستے سے سر برنگپٹن روانہ ہوا تیسوین مارچ کو سلطان کی طرف سے
افواج حریف کے مدافعے کے باب مین بڑی سستی اور فروگذاشت واقع
ہوئی کہ اُسنے مادوردی کنارے کی نہایت مضبوط و محکم سنگاد جہان سے
دشمنون کو اُس گھاٹ پار ہوتے بخوبی روک سکتا چھوڑ کر مقام ملوالی مین جا
ڈیرا کیا، دوسرے دن افواج متفقہ اُسی مقام مین جہان پہلے سلطانی لشکر
پڑا تھا آ اُتری، ستائیسوین کو جنرل ہارس نے ملوالی کی جانب کوچ کیا اور
یہان پہنچکر دیکھا کہ افواج سلطانی توپ و تفنگ لیئے مستعد بجنگ ہی بلکہ
ساتھ ہی اِسکے اُن لوگون نے گولے اور گولیونکی بشدت مار شروع کردی،
اعدا بھی سرگرمی سے مقابلہ کرنے مین نہوکے، آخر جنرل ہارس نے
اپنے سپاہیون کو ڈیرے کی طرف پھر جانیکا حکم دیا، اِس لڑائی مین
سلطانی تین سپہسالار اور ایک ہزار جوان کام آئے، اُنتیسوین کو
افواج متفقہ کاویری ندی سے پار ہونے لگی، سلطان اپنے پیادون کو
توپخانے سمیت سر برنگپٹن جانے کا حکم دے آپ سوارون کی جمعیت
ہمراہ لے ندی پار ہوا اور اپریل کی دوسری اِس قدر قریب جا پہنچا کہ
اُسنے انگریزی پلٹنون کے تین دیکھکر اپنے پیدلون کو قلعے کے پورب اور دکھن
الگ کے متصل اُترنے اور اعدا کے مدافعے کے لیئے مامور کیا، پانچوین کو
جنرل ہارس کے ساتھ کے سپاہیون نے سر برنگپٹن کے پچھم طرف کے



Marfat.com

سامھنے ایک محکم جگہہ مین آکر مقام کیا، دوسرے دن جنریل مذکور نے بڑی جد وکد سے سامھنا کرا فواج سلطانی کے ایک گروہ کو جو انگریزی لشکرگاہ کے مقابل نالے اور اُجاڑ بستیون مین اُترے ہوئے تھے اُنکی جگہہ سے ہٹا دیا، سلطان نے اعدا کے مقام کو جو خوب غور کر کے دیکھا تو معلوم کیا کہ اُنکے مدافعے کے واسطے دو مورچے جو دکھن اور پورب طرف بنوائے گئے ہین کچھ مفید مطلب نہونگے، اِس لیئے قلعے کے پچھم اور ندّی کے دونون کنارے پر دو نئی کھائی کھدوائی، ندّی کے پچھم کنارے کی خندق تو پریاپاٹم کے پل سے کاویری کے دکھن کنارے تک ممتد تھی اور دروبست وہ سرزمین جسپر گذشتہ محاصرے کے زمانے مین سواران سلطانی متصرّف تھے اِس احاطے کے اندر تھی، چھٹھی کو جنریل فلائڈ سوارون کے چار رسالے سمیت پریاپاٹم کے رستے اِس ارادے سے بھیجا گیا کہ بنبئی کی فوج سے جاملے، سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی جنریل کی افواج کے تعاقب کے واسطے اپنے سوارون کو میر قمرالدّین خان کی سپہسالاری مین روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو اعدا کی اِن دونون جمعیّت کو باہم اکٹھی ہونے نہ دینا، ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِس مادّے مین سپہسالار مذکور کی کوشش و تدبیر ہرگز اُسکے مخدوم کی خواہش و اہتمام کے موافق ظہور مین نہ آئی کیونکہ خان موصوف اُسوقت جنریل کی فوج تک پہنچا جب بنبئی کی پلٹن اُسّے مل چکی تھی، اور یہہ پہنچنا بھی اُسکا، مقابلے و مدافعے کے قصد سے نتھا بلکہ صرف اُس فوج کی پچھلی طرف سے پس ماندون کے قتل کرنے اور بہیڑ و بنگاہ کے کچھ اسباب لے لینے کی گھات مین رہا جون کی نوین کو سلطان نے اعدا کے اژدہام سے متحیّر ہو کر چاہا کہ انگریزی سپہسالار کے ساتھہ خط کتابت کی راہ نکالے اِس لیئے اُسکو ایک نامہ لکھا اِس مضمون کا



Marfat.com

کہ گورنر جنرل لارڈ مارنگٹن بہادر نے ہمارے پاس ایک مکتوب بھیجا تھا جسکی
نقل آپ کے دریافت کرنے کے لیئے ملفوف بھیجی جاتی ہی، مجھے اِس حال سے
اطلاع دیجئیگا کہ ہمارے ممالک محروسہ پر انگریزونکے لشکر کشی کرنے کا سبب کیا ہی،
حالانکہ مین اپنے قول قرار کی شرطون پر جیسا کہ چاہئے قائم ہون، زیادہ کیا لکھا
جاے، جنریل ہارس نے اتنا ہی مختصر جواب لکھا کہ آپ گورنر جنریل کے
مکتوبون کو خوب ملاحظہ فرمائیے، اُس مین ہر امر کو بتصریح و تفصیل مندرج پائیگا،
گیارھوین کو مورچے اور نئی کھائی جزیرے کے گرد بگرد طیار ہو چکی اور سلطانی
پلٹنون کی افواج مین سے کچھ لوگ بھی اُس مین جا رہے، دوسرے دن حسب الحکم
سلطان کے انگریزی لشکر پر گولے برسانے لگے لیکن اُسسے کچھ فائدہ نہوا،
چودھوین کو بمبئی کی پلٹن جنریل ہارس کی فوجون سے آملی، سولھوین تاریخ سے
سب کاویری ندی پار ہو کر اُسکے اُتر کنارے پر ایک محکم جگہ مین آرہے، سلطان نے
کہ حصار پر سے اُنکا آنا دیکھا تھا فرنت اپنی سپاہ کے ایک غول کو ندی پار ہونے
اور اکرام نامے گانون مین مورچہ بنانے کا حکم کیا، لیکن اُدھر سے جنریل اسٹوارٹ
نے دھاوا مار اِنھین ناکام پھرا دیا، بائیسوین کو جنریل ہارس نے ندی کے
دکھن پچھم کنارے کے مورچے کو باوجودیکہ وہان ایک ہزار آٹھ سو
سلطانی سپاہی تھے ہٹا کرلیا سلطان نے جو اعدا کی طرف سے بہادر دستی
دیکھی تو اس کا بدلا لینے کے واسطے چھ ہزار جری پلٹنون کو جنکے کل
پیشرو سردار قوم فرانسیس سے تھے ندی پار ہونے اور رات کے وقت
اندھیارے مین جنریل اسٹوارٹ کی فوج پر حملہ کرنے کے لیئے حکم دیا اہتمام
اِس مہم کا میر غلام حسین اور محمد حلیم کے ذمے ہوا جو دونون نامور سرلشکر
تھے، اِن لوگون نے بڑی دلیری و بہادری سے بمبئی کی فوج پر دو تین باری

لیکن اتنی کی کئی ساعت مین چھہ یا سات ہزار آدمی قتل کرو اجنریل اسطوازط کی آمد سن اپنی کل فوج سمیت باز گشت کی، بیسو بن تاریخ سلطان نے پھر ایک مکتوب جنربل ہارس کو لکھکر صلح کی استدعا کی، بائیسو بن کو سودہ اس صلحنامے کا گیارہ شرطون پر مشتمل جن پر سرداران ہمعہد متفق ہوئے تھے کہ اگر سلطان ان باتون کو منظور کرے تو پھر آپس مین مصالحہ ہوگا سلطان کے پاس پہنچا، ان شرائط مین بڑی شرطین یے تھین کہ سلطان یک قلم فرنگستانیون کو جو اُسکے نوکر ہین اپنے خدمت سے برطرف کردے، فرانسیسون کے ساتھہ کچھ خط کتابت نرکھے، اپنا آدھا ملک ہمعہد سردارون کے حوالہ کرنے اور دو کرور روپی دینے کا وعدہ کرے، اس طور پر کہ نصف سر دست نقد دے اور نصف چھہ مہینے کے عرصے مین ادا کرے، اور بالکل اسیرون کو چھوڑ دے، اپنے چار فرزند اور چار شخص نامی منصبدار کو احتیاطاً عہود مقرر کے بخوبی انجام پانے کے لیئے یہان بھیج دے، سلطان کو ان شرطون کے منظور کرنے کے باب مین ایک دن رات کی فرصت دی گئی تھی، نوین تاریخ جسوقت سلطانی افواج کی ایک جماعت مورچے والی کھائی اور ایک طرف مندی کے پچھم کنارے کے مورچے کو متصرف اور قلعے کے سر کوب دمدمون کے بنانے سے مانع و مزاحم تھی اور اُس کھائی کی نگہبانی پر سید غفار دیڑھہ ہزار جوانون سے مامور تھا جنربل ہارس نے اپنے سپاہیون کو اُس گروہ پر حملہ کرنے کے لیئے فرمایا چنانچہ چھبیسو بن کو ان لوگون نے ہلا کیا، اگرچہ سلطان کے سپاہی بھی اس ترائی مین بڑی جانفشانی سے خوب ہی لڑے پر حریف کے حملون کے مدافعے پر قادر نہوئے، آخر جب ڈیڑھہ سی جوان کھیت آئے، تب وے وہان سے پھر کر مندی پار ہوئے، اٹھائیسو بن کو سلطان نے جنربل ہارس کے



Marfat.com

پاس ایک نامہ بھیجا اِس مضمون کا کہ تمھارا خط بائیسوین تاریخ کا مجھکو پہنچا، مطلب اُسکا معلوم ہوا، شرطین جو اُس مین مرقوم ہوئی ہین چون نہایت گرانبایہ ہین اور طی پانا اُنکا بغیر وساطت سفیران شیرین بیان کے مشکل، جبریل ہارس نے اُسکا جواب یون لکھا کہ بائیسوین تاریخ کی پیش کی ہوئی باتین پر ضرور شرطین ہین کہ بن اُنکے سرداران ہمعہد کسی طرح صلح پر راغی نہین ہونگے اور اِس بات کے جواب کے واسطے فقط کاھی ہی کا دن ہی کہ تین بجے تک انتظار کی جائیگی، قصّہ کوتاہ مے مہینے کے غرّے کی رات کو حریف کی جانب کے غبّارون کے قلعہ شکن گولون کی مار سے قلعے کی تھوڑی سی دیوار ٹوٹ گئی اور جب تیسری تاریخ کو ہرکارون نے حضور والا مین عرض کیا کہ غنیم نے حصار مین حملہ کرنے کے لائق راہ پیدا کیا سیر ھیان وغیرہ سامان تاخت کا طیار ہوا، اور اُسکے دوسرے دن تمام فوجین پناہگاہ کی آڑ مین آمادہ اور رہلا کرنیکے حکم کی منتظر تھین، سلطان ابتداے محاصرہ سے حصار کے متصل ہی رہا کرتا تھا تا حملے اور تاخت کے مقام سے دور نرہے، پر دلی اور حمیّت کی راہ سے بارہا زبان پر لاتا کہ جبتک دم مین دم ہی قلعے کی حمایت مین کوتاہی نہ کرونگا آخر ایک دن تو مرنا ہی ہی،

## بیت

دم بمردی میزنم تا در تن من جان بود
جان چہ کار آید اگر در مردیم نقصان بود

## مثنوي

تنابم رخ از دشمن تیز چنگ — کہ مرگم بہ از زندگانی بہ ننگ
چو روزے بود رفتنم زین سرا — ہمان روز انگارم این روز را



Marfat.com

جو نہی تاریخ سلطان نے پچھم طرف کی دیوار کے پاس جا کر اُسکے شگافون کو خوب دیکھکر معلوم کیا کہ اب اُسکی اقامت وہان پر خطر ہی پر اُسکے چہرے پر ذری بھی ترس و بیم کی نشانی ظاہر نہ ہوئی ' بلکہ سیّد غفّار کو کہ اُن سپاہیون پر مامور تھا جو حصار کے شگاف کے آس پاس متعین تھے کمال استقلال و تحمّل سے کتنے کام کرنے کا حکم دیا ' جب سلطان اپنے دولت سرا کو پھرا تو منجمّون نے یہہ عرض کی کہ آج ذات عالی پر بڑا خطر ہی ' سو اگر صالحونکی دعا سے استمداد کی جاے اور محتاجون مسکینون کو بطور صدقے کے کچھ خیرات دی جاے تو شاید یہہ بلا مندفع ہو ' بہرصورت سلطان نے اُنھون کے کہنے سے دولتخانے مین داخل ہو کر جو جو صدقہ اور نذر اُن لوگون نے مقرر کیا تھا اُسکے سرانجام کے باب مین تاکید حکم دیا اور منجمّون کو بہت سا انعام دیکر سرفراز کیا ' نواب خلد مکان حیدر علی خان منجمّون کے قول کا بہت معتقد تھا اور بغیر اِنکی اجازت کے کوئی کام شروع نکرتا ' اِسی باعث اِنھین بڑی آسایش و آرام سے رکھتا تھا لیکن سلطان دین پناہ کا عقیدہ اِس خصوص مین برعکس عقیدے نواب مغفور کے تھا اور یہی ایکبار اِس جنگ کے زمانے مین ایسا اتفاق ہوا ورنہ کبھی ہم نے نہین سنا کہ اُسنے برہمنون سے کچھ پوچھ پاچھ کی ہو ' دوپہر کے وقت سلطان محل سے باہر نکلا بے اُسکے کہ وہان کے لوگون سے ملاقات کرے ' اسوقت لباس سلطان کا نیم رنگ کپڑے کی قبا بدن مین اور شاہانہ پگڑی سر پر تنوار مرصع کار پرتلے مین بڑی ہوئی دہنے بازو پر ایک کلام اللہ بندھا ہوا ' خیر جو نہین وہ بہادر کلالی دیدی یعنے دروازۂ خرد پر پہنچا ' ہرکارون اور منصبدارون نے جو وہان کے کام پر تعینات تھے یون ظاہر کیا کہ انگریزی پلٹن کی طیّاری سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ آج ہی خواہ دن کے وقت یا رات کو قلعے پر ہلّا کرینگے ' سلطان نے فرمایا کہ ہرگز یہہ



Marfat.com

قیاس مین نہین آتا کہ دن کو وے ناخت کربن اور رات کے وقت تو خود ایسی خبر داری کی جاگی کہ دشمنون کا کوئی حملہ پیش رفت نہوگا، یہان یہہ گفتگو ہو رہی تھی جو خبر آئی کہ سید غفار گولا کھاکر مارا پڑا سلطان اِس حادثۂ جان سوز کے سنتے ہی نہبت اندوھگین ہوا اور فرمانے لگا کہ سید غفار ایک ہی مرد جری تھا موت سے ڈرتا نتھا آخر درجہ شہادت کا پایا محمد قاسم کو کہو کہ اُسکے قایم مقام اُن سپاہیون کی سرداری مین جو حصار کے رخنے پر تعینات ہین سرگرم ہو، اس اثنامین سلطان کے کان مین قبل اُسکے کہ خاصہ نوش جان فرمانے سے فارغ ہو آواز بڑے غل اور شور کی پہنچی، تب اُسنے فی الفور کھانا کھانے کھانے ہاتھ دھویا تلوار پرتلے مین ڈالی اور اپنی بندوقون کے بھرنے کو دیا، بعد اِسکے فصیل کے دکھن کی راہ ہوکر پچھم جانب کے ٹوٹے حصار کا قصد کیا، اُسکے پیچھے پیچھے بہت سے ملازم و خدمتگار بھی جنگ کے حربے اور ہتیار حسب گئے، اور کئی سپہدار بھی چیدہ چیدہ جوانون کا ایک غول لیے اُسکے ساتھ ہوئے، جب سلطان اِس حصار کے قریب پہنچا تو اُسنے بھگیرتون کی ایک جماعت کو دیکھا اور معلوم کیا کہ انگریزی پلٹن والے پہلی صف کے سپاہی اِس ٹوٹی دیوار کے رستے اندر آکر فصیل پر چڑھے ہین، چاہا کہ اُنھین بھاگنے سے روکے، چنانچہ اِسی ارادے پر دیوار کے قریب کھڑے ہوکر اُن سہم زدہ فراریونکو اپنے قول اور فعل مردانے سے دل دینا اور بھاگنے سے منع کرتا تھا اور اِس عرصے مین کئی بار حریف کی جماعت پر بندوق داغی اور سپاہ غنیم کے کئی سپاہی کو مار گرایا باوجود اِس تگاپو کے جب حریف کی سپاہ سلطان کے قریب آگئی تو اکثر لوگ اُسکے بہادرون اور منصبدارن مین سے سلطان کو چھوڑ جی چرا نکل بھاگے اور سپاہیون مین سے بھی کوئی ساتھ نرہا تاہم اُسنے اپنی جگہ سے بس نا



Marfat.com

ہونے کو آئین حمیت وشجاعت مین ننگ اپنے مرتبے کا جانا، اِسی مابین مین دشمن کی سپاہ نے دروازے کے آدمیون پر گولیان مارین جسمے ایک گولی سلطان کے سینے کی بائین جانب آلگی، باوصف اِسکے چاہا کہ بزور وہانسے باہر آئے ولیکن اِسی جدوجہد مین فرنگستانی سپاہیون کے ایک غول نے دروازے کے اندر سے بندوقین سر کین ایک گولی سلطان کے زانو مین دوسری گولی داہنے پہلو مین لگی، اور گھوڑا بھی زخمی ہوکر بیٹھ گیا، سلطان زین پر سے زمین پر گر پڑا اس دردناک حالت مین ایک ملازم نے سلطان کی خدمت مین عرض کیا کہ کاش اِسوقت بھی خود بدولت انگریزونکے نزدیک تشریف لیجلین وے البتہ جناب عالی کے وقار وتمکین کے لایق ہرطرح کی رعایت وپاس کرینگے، لیکن اُسنے اپنی غیرت سلطانی کے سبب بڑی حقارت کے ساتھ اِس امر سے ابا کیا، اِس روداد پر بھی دیر نہین ہوئی تھی کہ فرنگی سپاہیون کا ایک جتھا اِس رستے آنکلا، اِنمین سے ایک نے شمشیر سلطانی کی بیش قیمتی دوال کو دیکھکر اُسکے لینے کا قصد کیا پر سلطان نے اُس زخم کی حالت مین بھی کہ ابھی قبضہ تلوار کا اُسکے ہاتھ سے نہین چھوٹا تھا، لپک کر اُس حریص سپاہی پر وار کر گھٹنے کے قریب ایک زخم کاری مارا تب اُسنے ترنت اپنی بندوق سلطان پر چھوڑی گولی اُسکی سلطان کے ماتھے پر آلگی جسمے وہ بہادر جان بحق تسلیم کی، جب انگریزون نے سر برنگپتن کا قلعہ بخوبی عمل کرلیا، اور سلطان کے مارے جانے کا احوال معلوم کیا تو اُسکے دوسرے دن جنریل بیرڈ نے شام کے وقت سلطان کے قلعہ دار اور نوکرون اور دو شاہزادے حمیت اُس دروازے پر جہان اُس شہید کی تلاش پڑی تھی آکر بڑی تلاش سے اُسکے جسد پاک کو اور مقتولون کے درمیان سے نکالا، بشرہ سلطان کا مطلق متغیر نہوا تھا، مگر شجاعت وپردلی کی علامتین ابتک



Marfat.com

پائی جاتی تھین ' دستار تلوار مع دوال جواہر نگار اُنمین سے ایک بھی اب
ننھی جسم مبارک کو اُسکے ملازمون نے بخوبی پہچانا اور بحفاظت اُسے
پالکی کے اندر رات بھر سلطانی قصر مین رکھا ' محل شاہی کے ہر مکان پر چوکی پہرے
کو سپاہی تعینات ہو گئے تا دود مان شاہی کے باقی ماندون مین سے کوئی کہین
نکل نجاے اور تمام خزینہ اور بیش قیمتی مال متاع خائنون کے دست برد
سے محفوظ رہے بعد اُسکے انگریزون کی تجویز سے فوراً سلطان کے سپہسالارون
اور سرداردن کے گھرون پر بھی نگہبانی کے واسطے انگریزی سپاہی مقرر
ہوئے ' یہہ معقول تدبیر جو انگریزون کی طرف سے سلطان کے سر لشکرون
اور عمدہ ملازمون کی جان و مال کے بچاو کے باب مین عمل مین آئی ' سو
سلطنت میسور کے سر تاسر مسخر کرلینے مین اُنکے لیئے نہایت مفید پڑی '
کیونکہ جب اُن سرداردن نے دیکھا کہ اُنکی عزت و مال کی انگریز کسقدر
حفاظت کرتے ہین تب وے از خود بالکل فوجون صحبت جنرل ہارس کے
مطیع و منقاد ہو گئے سلطانی قلعے مین نو سو اُنتیس ضرب توپ ننانوے ہزار
بندوق و قرابین ' ترا سی بار و تحانے انگنت گولیان اور گولے زنجیری گولے
وغیرہ نکلے ' چونکہ جنرل ہارس نے بتاکید یہہ حکم دیا تھا کہ ہر طرح سے سلطان مرحوم کی
نعش کے احترام و تعظیم کرنے مین بھر مقدور قصور نکیا جاے ' لہذا شہر
سر برنگپٹن کے قاضی القضات نے سلطان فردوس مکان کے کفنانے دفنانے
کی شرطون کو بوجہ احسن ادا کیا صرف زر کا کسی نوع سے اِس مادے مین
ملحوظ نتھا رسمین جنازے کی جو پچھلی سواری اُس سلطان زیبندہ تخت و عماری
کی نتھی ایسے تو زک اور شان سے کہ اِس حالت و وقت کے شایان نتھی عمل
مین آئین ے مہینے کی پانچوین ظہر کے وقت سلطان کی لاش جو اُسکے نوکرون



Marfat.com

کے کندھے پر تھی اور فرنگی سپاہیون کی چار کمپنی سردارون سمیت اُسکے
ہمراہ، قلعے سے روانہ ہوئی، جنازے کے پیچھے پیچھے شاہزادہ عبدالخالق
فرزند دوم سلطان مرحوم کابر سے سوز و گداز سے گریہ وزاری کرتا تھا اور
قلعہ دار و قاضی مفتی اور سر بر نگہبان کے اور مسلمان لوگ پیچھے جاتے تھے
جب لال باغ کے دروازے پر جا پہنچے، نظام علی خان کی فوج کے بانکاں سردار
اور مسلمان آکر جنازے کے شریک ہوئے، رستے مین. جس گلی کوچے سے
سلطانی جنازہ گذرا باشندے وہان کے دونون طرف راہون کے کھڑے
برسے اندوہ و سوگواری سے ٹکٹکی باندھ دیکھتے تھے، بہتیرے خاک مین لوٹ
لوٹ پھوٹ پھوٹ روئے اور ہائے ہائے کر سر دھنتے اور خاک اُڑائے،
جب نواب حیدر علی خان خلد مکان کے مقبرے کے دروازے پر جنازہ پہنچا
سپاہیون نے دو رویہ پر اجما اپنے ہتھیارون کو جھکا تکریم و تعظیم کا دستور
ادا کیا، تب قاضی نے جنازے کی نماز پڑھا، آخر اُسکے والد ماجد کی قبر کے نزدیک
اُسکو مدفون کیا، پانچ ہزار روپی گداؤن بینواؤن کو جو جنازے کے
ساتھ ساتھ گئے تھے خیرات کیے گئے، جب سلطان کا جنازہ لیکر لال باغ کو چلے تھے
اُسوقت سے لے اسدم تک کہ جسد پاک اُسکا قبر مین رکھا گیا قلعے سے مانی
شلک کی توپین برابر سر ہوتی رہین اتفاق سے اُسدن شام کو بڑا طوفان
اُتھا، ساتھ اُسکے بجلی اور باد و باران بھی تھا، اکثر جگہون مین صاعقہ گرا خصوصاً
مسجدون اور دیوانخانہ و محلسرائے سلطانی پر، گویا کہ یہ اُس واقعے کا متمّم تھا،

---



Marfat.com

# قطعه

تاریخ شہادت منضمّن تعزیت بادشاہ سلیمان
جاہ ٹیپو سلطان جنّت آشیان جو شہر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۱۲ ہجری میں واقع ہوئی،

موبہ کنید اے مہان سینہ زنید اے گوان
در غم تاج شہان واندوہ فخر انام
مرگ چنان باذلی واقعۂ نیست خرد
قتل چنان باسلی خطبی باشد عُظام
کز گہر و از ہنر داشت کلاہ و کمر
وز پئی مجد و خطر کوچش بود و مقام
صاحب سیف و قلم واہب کوس و علم
کاسر بیت الصّنم عامر بیت السّلام
سرور والانسب مہتر زیباحسب
خسرو بیضا لقب ٹیپو سلطان بنام
حامی دین متین ماحی کفر لعین
وارث تاج و نگین از پدر بوالکرام
والی ملک دکھن حیدر لشکر شکن
چون سمیش بوالحسن صفدر عالی مقام
رزم ندیدہ چو او پہلوے اعدا گداز
بزم ندیدہ چو او خسروے شیریں کلام



Marfat.com

هند نیاورده بر چون او رائی دگر
در فرو برزد هنر کبکلهی کشنخرام
ذکر اخبار او شیرین سازد زبان
نشر آثار او مشکین سازد مشام
چون ز جهان بست رخت داد بجانانج و تخت
با این فرخنده بخت پور مهینش همام
پیر و گام پدر در ره ننگ و خطر
لیک از و پیشتر در دین بنهاده گام
قانل اعدای دین از پئی کسب ثواب
رنجبر و گرم کین از پئی تحصیل نام
از نیرنگ خان جوفی رذل از صغار
وز کمر ناکسان مشتی نذل از لیام
بر دست دشمنان کامده از هر کران
کشته شد آن پهلوان ناکام و تلخکام
کشته شد ای فغان مظلوم آن نامدار
کو را دولت کنیز بود و جلالش غلام
در صف نادرد و حرب اوّل مردان کار
در هنر طعن و ضرب ثانی دستان سام
با فرس و با حسام بود بجان مهرورز
در سفر و در حضر مونس شان بردوام
اسبش تازی نسب تیغش هندی نژاد

اینت جواہرفشان آنت مرصع سنام
ہندی او چون نہنگ تشنۂ خون عدو
تازی او چون پلنگ گرسنۂ انتقام
تیغ ورا ہمقرین ہمچو دلارام جفت
اسپ ورا زیر زین رانش راگشتہ رام
سلطان بدشاہ مرد دین دو نباج ہمش
داشتہ از مردیش ہردو را شادکام
ہردو بفرّ شش بہم ہمدم و ہم ہمقدم
ابن آن را ہمرکاب آن ابن را ہمنیام
بیوہ شد ہردو زن از مرگش و زحزن
چاک زنان پیرہن خاک بسر مستہام
سال شہادت ازان خامۂ معجز بیان
گشت عزادار ہم او ہم گفت وحام

۱۰۹۸
۱۱۵

سنہ ہجری

۱۲۱۳

سلطان اِس جہان گذران سے رحلت کرنے کے زمانے مین پچاس برس کے سن کو پہنچ چکا تھا لیکن سلطان شہید کے خاندانکے معتبر لوگون سے یہ معلوم ہوا کہ وقت شہادت عمر اُسکی پچپن برس کی تھی بشرہ اُسکا گندمی رنگ، اعضا قوی بالا بلند، منہ گول، آنکھین بڑی بڑی اور کالی، ناک نکیلی اندکے مایل بکجی حسنے چہرے کی شکوہ کو دوبالا کیا تھا موچھین لنبی رکھتا اور ڈاڑھی کو ترشواتا تھا،

فطرت ہی سے چابک و چست تھا گھوڑے کی سواری کا مشتاق اکثر دور تک پاپیادہ چلنے مین مشاق دن کے اکثر اوقات کو قرآن شریف کی تلاوت اور کتابونکے مطالعے مین صرف کرتا اپنے پدر بزرگوار کے حین حیات مین ہر دل عزیز تھا، لیکن بعد اُسکے کہ وہ تخت سلطنت پر بیٹھا اکثر منصبدار اور عالی خاندان والے لوگ چونکہ سلطان کے اطوار و کردار مین ثبات و قرار نہین دیکھتے تھے اِسلئے اُسسے دل برداشتہ و بیزار رہتے باایںہمہ اُسکے ملک کے سب چھوٹے بڑے مسلمان اِس راہ سے کہ وہ دین و شریعت کی طرفکشی اور راہاں اسلام کی پشتی مین بدل مصروف تھا اُسکے جان نثار و خیر خواہ تھے، اور سلطان موصوف اِسی دین محمدی کی حمایت کی برکت سے تمکین و وقار کے ساتھ شہادت کے رتبے عظیم کو حاصل کیا، الحق تمام شہنشاہان روحانی مین اُس بادشاہ کے جسکو سیر نو بسانِ انگریز جبّارون سے سلاطین مشرق کے گنتے ہین تعصّب و سخت گیری دین اسلام مین سرحد بیدادی و ستمگری کو پہنچی تھی چنانچہ کہہ سکتے ہین کہ جسطرح عالمگیر کا غایت تعصّب دینی اُسکی سلطنت کا قوی رخنہ گر واقع ہوا تھا اُسیطرح اِس بادشاہ کی مذہبی سختگیریون نے اُسکی ریاست کو برباد کیا، دشمنی و عداوت اُسکی انگریزون کے ساتھ جسکا سبب وہی تعصب و تشدد دینی تھا اِس مرتبے کو پہنچی تھی، کہ ایک انگریزی کتاب مین ایک شیر کی تصویر کے نیچے جو ایک فرنگی کو دبوچے ہوئے ہی یہہ عبارت لکھی ہوئی تھی جسکا ترجمہ ٹھیک ٹھیک ہندی مین یہہ ہی

---



Marfat.com

The following sentences have been taken from the Review of the Origin, Progress, and Result of the decisive War with the late Tippoo Sooltan in Mysore, with Notes by James Salmand Esq. of the Bengal Military Establishment.

Printed by Luke Hansard, Lincoln's in Fields Strand London, 1800.

ایک ارغنون کہ جسے شیر کی ہیئت پر اُستاد نے بنایا ہی اور وہ شیر ایک فرنگی کو دبوچے ہوے ہی ،

پیٹ مین اِس شیر کے ساز موسیقی اور سر و نکی کنجیان و چونگیان بترتیب چنی ہوئی ہین ،

آواز جو اِس ارغنون سے نکلتی ہی ، ملی ہوئی ہی غرش سے پلنگ کے اور نالے سے آدمی کے جو ایک بڑی بلا کے پنجے مین گرفتار ہی ،

اِس ساز موسیقی کو اُسنے اِسطرح بنایا ہی کہ جب وہ بجتا ہی بیچارہ فرنگی باربار ہانپتا ہی اور گویا اپنی بیچارگی اور بیکسی کو دکھاتا ہی ،

شیر و آدمی اِس ارغنون کا تمام قد باکامل اندام بنایا گیا ہی ٹیپو سلطان کے حکم سے جو دیکھنے سے اِس ساز کے اور سننے سے اُسکی آواز کے ( جسمین فرنگی تو کنایہ ہی قوم انگریز سے اور شیر سرکار خداداد سلطانی سے ) اکثر خوشی ہوتا تھا ،

یہ ارغنون بعد فتح سرینگپتن کے راس محل مین پایا گیا جہان اور بہت سے آلات موسیقی کے رکھے ہوئے تھے ،

یہ ارغنون چوبین اسی موسم کے کوئی جانے والے جہاز پر حضرات دیرکٹارس کو انگلستان مین بھیجا جگانا وے حضور مین بادشاہ کے گذرانین ،



Marfat.com

بارہ شاہزادے سلطان کی اولاد اور ایک بھائی بعد شہادت سلطان کے اسیر ہوئے اور اپنے اہل و عیال حشمت و بلور کو، پھر کئی برس کے بعد وہان سے سنہ ۱۸۰۶ مین بنگالے کی طرف روانہ کیئے گیئے اور اُسکے سرداروں اور سپہسالاروں نے امیران ہمعہد سے جاگیر بن پائین،

---

## مجمل احوال سلطان فردوس
## مکان کی اولاد و غیرہ کا،

جب سر برنگپٹن کا قلعہ مفتوح ہوا اور میسور کی ریاست جسکا بانی نواب حیدر علی خان مغفور تھا، بعد ساتھ برس کے تقریباً انگریزون کے قبضۂ اقتدار مین آئی تب ملک ہند کے ناظم ارل مارنگٹن کی راے صواب انتمانے اُن مہمات کے درمیان جو ممالک مفتوحہ کے انتظام و بندوبست سے متعلق تھین اِن دو ضروری امرکو مقدم اور اہم سمجھا اور اُنمین متوجہ ہونے کو فرمانروائی کے سود و بہبود کی نظر سے پرضرور جانا، ایک اُن دونون امر سے یہ تھا کہ نامی سپہداروںکی استمالت و خاطرداری اور صاحب اقتدار قلعہداروں کی استرضا و دلجوئی کرے اور دوسرا یہہ کہ نواب حیدر علی خان خلد مکان کے لواحق اور سلطان فردوس آشیان کے فرزندون و منتسبون کو دارالملک سر برنگپٹن سے قلعۂ راے ویلور مین جو ریاست مدراس کے متعلق ہی روانہ کرے چنانچہ ہر واحد کی مدد معاش کے لیئے کمپنی بہادر کی سرکار سے پچاس ہزار روپی سالیانہ مقرر فرمایا اور بعد اِسکے ایک سوپرنٹنڈنٹ بھی مہربان و زبان دان کہ بخوبی شاہزادون کی دلجوئی اور خاطرداری کرسکے بھیجا گیا نایے لوگ عزت



Marfat.com

وحرمت سے بیگانے ملک مین گذران کرین، کئی برس تو اِسی طور پر خرمی وکامرانی کے ساتھ وہان بسر ہوے یہانتک کہ لارڈ ولیم بنٹنک کی حکومت مین ایک شورش وہنگامہ واقع ہوا کہ ویلور مین سرکار کمپنی بہادر کے سپاہیون نے باغی ہو کر بلوا کیا، تفصیل اِسکی آیندہ ورقون مین معلوم ہو گی، ہرچند جناب گورنر بہادر اور مدراس کے ارباب کونسل پر پاکدامنی و بیگناہی شاہزادون کی اِس باب مین بخوبی روشن وہویدا ہو گئی تھی لیکن احتیاط وحزم کی راہ سے صاحبان کونسل کی رایون مین یہ امر مستحسن ٹھہرا کہ دودمان سلطانی کی کئی بیگمات کے سوا سبکے سب شاہزادے کیا صغیر کیا کبیر اُس قلعے سے بنگالے کی طرف روانہ کیے جائین چنانچہ اِسی قصد پر قریب آٹھ برس کی سکونت کے بعد شاہزادے تری کے رستے اور بیگمات اُنکی خشکی کی راہ سے کلکتے کو روانہ کی گئین، اِن صاحبون کے درمیان نواب کریم شاہ بہادر چھوٹا بھائی سلطان جنت آشیان کا سب سے برا انہاج کا مختصر احوال شجاعت اشتمال گذشتہ ورقون مین لکھا گیا، یہ بزرگ مع اپنے فرزند ارجمند نواب صفدر شکوہ عرف غلام علی اور نواب حیدر شکوہ عرف امام بخش، اور بارہ شہزادے سلطان کی اولاد صلبی اِس تفصیل سے، فتح حیدر سلطان، عبدالخالق سلطان، محی الدین سلطان، معزالدین سلطان، محمد یاسین سلطان، محمد سبحان سلطان، شکر اللہ سلطان، سرور الدین سلطان، جامع الدین سلطان، مہر الدین سلطان، محمد سلطان، احمد سلطان، اور جو دھوان شخص اُنمین نواب حیدر حسین خان داماد سلطان فردوس مکان کا، بے حضرات اپنے لواحق وابستون سمیت سنہ ۱۸۰۶ مین کلکتے پہنچکر مقام رسایین مسکن وماوا دیئے گئے، بعد کتنی مدت کے نواب سید شہباز مرحوم کے



Marfat.com

لرڈ کے یعنے سلطان مغفرت نشان کے نواسے بھی اِن لوگون مین آملے ' سبکے سب شاہزادے آسایش و آرام کے ساتھ نوع بنوع کے ناز و نعمت مین پلے ' رفتہ رفتہ ہر ایک باب مین اُنکے حال پر ہر طرح کی غور و پرداخت ہوئی ' اور ایک اسکول بھی مخصوص و اسطے تربیت شاہزادون کی اولاد کے سرکار دولتمدار کمپنی بہادر کی طرف سے عہد حکومت مین گورنر جنرل لارڈ آکلنڈ بہادر دام اقبالہ کے درسنہ ۱۸۳۸ع مقرر ہوا اور استادان کامل ہر علم کے نوکر رکھے گئے ' اب وے خرم و شاد قید و بند سے آزاد بود و باش کرنے لگے ' یے چار شاہزادہ ' بزرگ فتح حیدر سلطان ' عبد الخالق سلطان ' محی الدین سلطان ' معز الدین سلطان ' ہر ایک کی گذران کے واسطے شاہرہ اڑھائی ہزار اور ہر واحد باقی شہزادون کے لیے دو ہزار روپی جناب لارڈ منطو اور ارباب کونسل کی تجویز سے مقرر ہوئے ' نواب کریم شاہ و حیدر حسین خان اور سلطان کے نواسون کے واسطے بھی معقول تنخواہین معین ہوئین ' چنانچہ یے سبکے سب اپنے زمانہ زندگانی کو سایہ حمایت و رعایت مین اِس دولت ابد مدت کے بعیش و کامرانی بسر کرتے رہے ' اور اب بھی کرتے ہین ' اکثر اُنمین سے غریق رحمت ہوئے ' جنکے ایک ایک کے انتقال کی تاریخ و تفصیل یہہی عبد الخالق سلطان سنہ ۱۲۲۲ مین شہر شوال کے غرے کے دن بواسیر کی بیماری کے سبب اِس دار فانی سے دار باقی کا راہی ہوا ' جسے یے دو بیٹے شاہزادہ منعم الدین اور شاہزادہ مقیم الدین یادگار رہے ' نواب حیدر حسین خان داماد سلطان شہید نے بعارضہ سپر زماہ رجب سنہ ۱۲۲۹ مین رحلت کی جسے ایک بیٹا نواب خیر اللہ خان اور ایک بیٹی یادگار رہین ' محی الدین سلطان نے چوتھی ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۶ مین اپنے تئین بندوق کی گولی سے

ہلاک کیا، جسسے بے مانچ بیٹے شاہزادہ سعید الدین شاہزادہ برہان الدین شاہزادہ قطب الدین شاہزادہ محمد تیپو شاہزادہ غلام دستگیر و کئی بیٹیان یادگار رہین، فتح حیدر سلطان سنہ ۱۲۳۰ مین شہر شعبان کی اکیسوین کو سرسام کے مرض مین اِس سرائے پر آلام سے منزل دار السلام کو سدھارا، جسسے بے سات بیٹے شاہزادہ جعفر الدین شاہزادہ محمد باقر شاہزادہ غلام محی الدین شاہزادہ شہاب الدین شاہزادہ محمد سلطان شاہزادہ سلطان حسین شاہزادہ محمد علی و کئی بیٹیان باقی رہین، منز الدین سلطان نے بائیسوین جمادالاول سنہ ۱۲۳۲ مین ہیضے کے عارضے سے اپنی جان شیرین خالق آسمان و زمین کو سونپی، جسسے بھی ایک بیٹا شاہزادہ نظام الدین اور تین بیٹیان یادگار رہین، اگرچہ اِس شاہزادے پر اِس شبہنے کے سبب کہ اُسے اُس بلوائے عام مین جو دیلور کے درمیان واقع ہوا تھا شرکت تھی مقام رہا مین بہ نسبت اور شاہزادون کے تھوڑے دنون تک قید و بند مین زیادہ سختگیری عمل مین آئی تھی و لیکن جب اُسکی بیگناہی اور پاکدامنی کی خبر اُس مادے مین دار السلطنت لندن سے جہان بہ امر بعد بڑی تحقیقات کے مقام ثبوت مین پہنچا تھا رہائی مین آئی تب قید و بند سے اُسنے بھی رہائی پائی اور دوسرے شاہزادون کی طرح خوش و خرم و آزاد رہنے لگا، احمد سلطان دسوین شعبان سنہ ۱۲۳۹ مین بعارضہ سرسام اِس دیرفنا سے دار بقا کو روانہ ہوا، جسسے تین بیٹیان یادگار رہین، نواب کریم شاد بہادر نے براسی برس کے سن مین جمادی الثانی کے مہینے سنہ ۱۲۴۶ مین اِس عالم ظلمانی سے عالم نورانی کا رستا لیا، جسسے دو بیٹے نواب غلام علی و نواب امام بخش اور دو بیٹیان باقی رہین، نواب امام بخش نے بھی سنہ ۱۸۴۲ع مین انتقال کیا جسسے ایک بیٹا نواب نور الحق یادگار رہا، سرور الدین سلطان سنہ ۱۲۴۹ کے



Marfat.com

جمادالثانی کی چھٹی کو تپ اور مرگی کی بیماری مین اِس جہان غرور سے طرف گلشن راحت دسرور کے روانہ ہوا، جسکے فقط دو بیٹے باقی رہے مین، شکراللہ سلطان جمادالثانی کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۹۳ مین ہیضے کے عارضے سے اِس نشیبستان فرودین سے طرف فراز ستان برین کے رحلت گزین ہوا، جسکے چھ بیٹے شاہزادہ شیرالدین شاہزادہ جلال الدین شاہزادہ اعظم الدین شاہزادہ محمد مہدی شاہزادہ وارث الدین شاہزادہ محمود شاہ اور دو بیٹی یادگار رہین، منیرالدین سلطان دوسری رمضان سنہ ۱۲۹۳ مین سپرز کی بیماری مین اِس خاکدان ظلمانی سے عالم نورانی کو گیا، جسکے ایک بیٹا شاہزادہ انور شاہ اور دو بیٹی یادگار رہین، جامع الدین سلطان سنہ ۱۲۹۸ سترھوین شوال کو پارس مین جو فرانسیسون کا دارالملک ہی روضۂ رضوان کا رونورد ہوا جسکے ایکھی بیٹا شاہزادہ بدرالدین یادگار رہا، سلطان محمد سبحان نے شہر رمضان کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ مین ہیضے کے عارضے سے تانجا، مرگ کا چکھا، جسکے چار بیٹے شاہزادہ شوکت الدین شاہزادہ پاک اختر شاہزادہ اللہ نواز شاہزادہ غلام محمود و کئی بیٹیان یادگار رہین، اور نواب سید شہباز مرحوم کے ترکون مین سے جو سلطان شہید کے نواسے ہوتے ہین اب صرف بے تین شاہزادے محمد رفیع الدین محمد رحیم الدین محمد عظیم الدین باقی ہین، اب سلطان جنت آشیان کی اولاد سے یہی دو شاہزادے یاسین سلطان اور محمد سلطان کہ اللہ تعالی اُنکے ایام حیات کو عمر خضر و الیاس کی مسیح و رازی بخشے، باقی ہین، شاہزادہ یاسین سلطان کے بے پانچ بیٹے شاہزادہ کیقباد شاہزادہ عالی گوہر شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ مظفر شاہ شاہزادہ بہرام شاہ اور کئی بیٹیان زندہ و حاضر ہین، اور شاہزادہ محمد سلطان کے بے دو بیٹے



Marfat.com

شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ حلیم الزمان اورنین بیشان زندہ وحاضرہین، شاہزادہ محمد سلطان عرف شاہزادہ غلام محمد عالی منشی ووالا نہادی اور قدر شناسی وجوادی، نیک نیتی وپاک طینتی، اورمحامد اوصاف، ومکارم اخلاق مین ممتاز وشہرۂ آفاق ہی، ہمیشہ حوصلہ بلند اُسکا خیرات اور حسنات پر مائل اور اوقات گرامی نیکنامی کی دولت باقی اور فرخندہ فرجامی کے گوہر بے بہا کی جستجو مین مصروف، فرزند کلان اُسکا شہزادہ فیروز شاہ جوان رشید و پر تمیز ہی. حسمین برگزیدہ سیر شرافت ونجابت کے مجتمع ہوئے ہین اور فضائل کسبی نے اُسکے شمائل ذاتی کو دوبالا کیاہی اور فضل وہنر نے جوہر گوہر کو فروغ وضیا بخشا،

شاہزادہ فرخندہ نہاد غلام محمد کی ابنیہ صوری سے تو مسجد رفیع البناہین، ایک تو مقام رسامین نہایت آب وتاب اور بڑی نزہت ولطافت کے ساتھ جسکی باندی ورفعت اور تعمیر کی متانت وحصانت وصحن کی وسعت وفضا اِس قطعے سے جو اُس خانۂ پاک کے طیار ہونے کی تاریخ پر ناطق ہی، قدرے ظاہر ہوگی،

## قطعہ

تاریخ بنای مسجد جو در سنہ ۱۲۰۱
ہجری مقام رسامین بنائی گئی،

نام خدا مسجدی پر زبہا وصفا — قبلۂ اہل سجود کعبۂ اہل قیام
نامش گردون صنابو مش مینو نشان — رضوان بر بامداد داد ز خلدش سلام
گرچہ بنای جدید ہمسر بیت العتیق — نیست دوئی در گذار بیت اللہ خوانش تمام
چیست سر در درش طالب حق را در آ — اینک مروہ صفا زمزم ورکن ومقام



Marfat.com

سال بنایش ازان گفت سروش انیجین  گرد دوئی خاستے ثانی بیت الحرام

۱۲۰۳

۳

۱۲۰۱

اور دوسری مسجد تاف شہر دار الامارہ کلکتے مین ایسے مقام نضارت و لطافت آگین اور موضع فرحت و نشاط قرین پر جسکے دکھن طرف ایک سبزہ زار وسیع الفضا و نزہنگاہ دلکشا ہی جو طراوت و نفاست سے ہوا کے تندرستی و آسایش کا آرامگاہ اور اِس شہر خجستہ بنیاد کے متمولون اور امیرون کے لیئے صبح و شام کا رسناہی، چنانچہ یہ قطعہ اُس مکان میمنت بنیان کے بہت سے محاسن مین سے کچھ بیان کرتا ہی،

## قطعہ

تاریخ بنای مسجد جسکی تعمیر نے شہر کلکتہ مقام
دھرم تلے مین در سنہ ۱۲۰۸ ہجری اتمام پایا،

ابن سلطان طیپوی منفور  ہم محمد بنام و ہم بہ ثنا
نہ محمد کہ بندہ اش از دل  پیرو دین او بصدق و صفا
کردہ تعمیر این نشیمن پاک  بہر ذکر و نماز و ورد و دعا
ہمچو سبع شداد محکم بام  ہمچو ذات العماد خرّم جا
در تمتّع چو کعبۂ اسلام  در ترفّع چو مسجد اقصا
خویشی چون بمسجد اقصا داشت  دوئی اندر میانہ ناپیدا
گفت روح الامین ازان تاریخ  بہر اتمام او بہ طرز دعا



Marfat.com

عمر ک اللہ مسجد الاقصیٰ بر سول حق و باہل عبا

منہ ـــــــ

**MOHUMED SULTAUN**

SURNAMED

**PRINCE GHOOLAM MOHUMED**

SON OF TIPPOO SULTAUN

BORN IN MARCH 1795 LIKENESS TAKEN IN APRIL 1848

Marfat.com

نم کفایت شعارون کو دینا مصلحت سمجھا ہی مطّلع کریگی ' چونکہ میسور کے
امور وابستہ نظم و نسق ایسے آسان و سہل نظر آتے ہین کہ بغیر حاضر ہی
مخلص کے سر برنگپتن مین سر انجام پانا اُنکا ممکن ہی ' اس لیئے مین نے مدراس
مین اقامت کا قصد کیا ہی ' جو تین شخص امینان مذکور سے کہ بروقت پہنچنے اِس
نامے کے سر برنگپتن مین حاضر رہے ' چاہیئے کہ نہایت انجام کرنے مین اِن
امور کے جو سند مین مذکور ہوئے ہین آمادہ ہو جاے اور احکام مرقومہ کو بجالاے '
جب سرداران ہمعہد مین ملک کا بتوارا ہونے لگے اِسمین حصّہ مرہٹون کا باقی
رکھنا البتّہ ضرور ہی ' اور خاندان سے راجہ میسور کے ایک وارث کا
راج پاٹ پر بتھانا میرے نزدیک امر اہم جسکے لیئے مین نئے بندوبست کی
بنا ڈالتا ہون ' دو دن کے عرصے مین اِس امر مہم کی شرطین ٹھہرا اور درست
کر کے تمھارے پاس بھیج دونگا ' اِس پیش آیندہ دو کامون مین تاخیر و تساہل
مطلقاً جائز نہ سمجھا چاہیئے تا وہ نظم و نسق جو منظور نظر ہی بخوبی انجام ہو ' اُن
دونون سے پہلا کام جلیل القدر عہدہ دارون کی دلجوئی و خاطرداری اور کتنے
حصار کے قلعہ دارون کی استمالت و رضاجوئی ہی جو مسلمان ہین ' اور
دوسرا کام سلطان مرحوم کے اہل و عیال کو ملک میسور سے نہایت دلاسائی
اور خاطرداری سے ساتھ روانہ کرنا ' امر اوّل کے باب مین ہمنے مسطر ہنری
ویلزلی کی خدمت مین میر عالم کے نام کا خط اور نقل نظام الدولہ کے مکتوب کی
جو اقسم مسطور کے نام پر ہی بھیج دیا ہی ' اور مجھے اعتماد ہی کہ تم صاحب لوگ
اُسکے وسیلے سے نواب میر فرالدین خان کی رضاجوئی مین اچھی طرح سرگرم
ہو سکتے ہو ' اور رہنا اُسکا سر برنگپتن کے درمیان اِس جہت سے کہ اُسکی
عزت و آبرو لوگون کے دلون مین ثابت ہی ' وہان کے مسلمانون کے منالینے



Marfat.com

مین بغایت مفید ہوگا، مین چاہتا ہون کہ تم لوگ بہت ہی جلد اُسے اِسپر لاؤ کہ وہ کرم کنڈ بکو چلا جاے، اور دوسرے سرداران اہل اسلام کے ساتھ۔ ابسے قول و قرار پیش کرو کہ اُنکے دلون مین نئے بندوبست کا ذرا بھی خوف و کھٹکا نرہے، اور بھر مقدورکامون کے انتظام مین سدا اِس امر کا لحاظ رکھیو کہ بھاری اخراجات سرکار کمپنی کے حزانے سے متعلق نہو جائین، اور سلطان کے سارے سرداارون کا وظیفہ بھی فقط کمپنی بہادر کے ذمے مقرر نہو بلکہ سب امیران مشفق اور راجہ میسور پر تقسیم کیا جاے اور سلطان مرحوم کے اُن سرداارون کے واپس ماندگون کو جو اِس لڑائی مین مارے گئے بھی مناسب وظیفہ مقرر کیا چاہیئے، قلعہ دارون مین سے جن لوگون نے اپنا اپنا حصار حوالے کر دیا اور وے جو ابتک اپنے خاص قلعون پر قابض ہین اِن سبکی اپریل وے مہینے کی باقی تنخواہین البتہ کمپنی کی سرکار سے دی جائینگی بلکہ جتنے دنون وے اُن حصارون کی نگہبانی و خبرداری پر تعینات رہینگے مہینا پائینگے، اور مناسب ہی کہ پہلے کام کے انجام دینے کے بعد، دوسرے کام مین کہ سلطان مرحوم کے اہل خاندان کا روانہ اور اُنکا اسباب و لوازمہ سفر کا طیار کرنا ہی بدل متوجہ ہو کر اُن مراتب کو جو اِس نادے مین لازم و ناگزیر ہین بجا لاے، مین اِس مہم دردانگیز کے سپرد کرنے کے لیئے جسکے بن انجام کئے دلجمعی متصور نہین کمپنی کے کارپردازون کے درمیان کسی کو ایسا سزاوار جو اِس بھاری کام کی شرطین بجا لاسکے نہین دیکھتا، سوا اے کرنیل ویلز لی کے، اِسواسطے بالکل اِن ضروری کامون کا اختیار اُسکے ذمے کرتا ہون، کرنیل ڈوطن حصار و بلور کی قلعداری پر جو عنقریب سلطان مرحوم کے لواحق و توابع کے رہنے کی جگہہ ہو گی مامور رہوا، اور اِن لوگون کے ماہواری وظیفون کا پہنچانا اور وہان رہین اُنکے



Marfat.com

لیئے ہر طرح کی ضروری چیزون کا طیّار کرنا بھی اِسی کرنیل کے ذمّے ہی ؛ اور یہ بھی مین چاہتا ہون کہ اُنکے واسطے معقول وظیفہ عالی ہمتون کے حوصلے کے لایق مقرّر کرون ، تم صاحبون کو بھی ضرور ہی کہ ہر ایک شاہزادے کی وجہ گذران اور زنانہ اخراجات کے لیئے تجویز کرو کہ کسقدر روپی کفایت کرینگے ، مگر اِس امر مین یہ شرط ہی کہ کل اہل خاندان کے وظیفے کے لیئے مبلغ زر سالیانہ تین لاکھ یا نہایت درجے کو چار لاکھ ہون سے زیادہ نہون ، سلطان کے فرزندون کو اجازت ہی کہ اپنے اپنے خاص ملازم ساتھ لانے کے واسطے اختیار کرین اِس شرط سے کہ اُنکی ایسی کثرت نہو جسّے سلطان مرحوم کے ہواخواہون کا جتھا طیّار ہونے کا گمان ہو ، اور بہتر تو یہ ہی کہ علی رضا خان جو کمپنی کے ایک خیرخواہون اور شاہزادون کے غمخوارون مین سے ہی ساتھ کر دیا جاے ، دودمان سلطان کے ہر ایک گھر کی بیگمات اور اُنکے فرزند جسقدر جلد تر کہ امکان ہی شاہزادون کے ساتھ کر دیئے جائین ، کرنیل ویلزلی میری طرف سے بخوبی اُنکے ذہن نشین کریگا کہ کسدرجے مجھے پاسداری اور اعانت اُنکی منظور ہی ، اور شاہزادون کے نام کا فارسی خط* جو ملفوف ہی اُنھین پہنچا دیگا ، اور لفطننط جنریل ہارس امور میسور کے بالفعل کے ہرج مرج مین جو جو مشکل پیش آئیگی اُسکی آسانی کے لیئے ہر طرح کی سعی و کوشش مین کوتاہی نہ کریگا ،

---

یہ ترجمہ اُس خط کا ہی جو گورنر جنرل لارڈ مارننگطن بہادر نے شاہزادون کے خدمت مین لکھا تھا ،

* صاحب نہایت شفیق و استظہار اخلاص کیشون کے سلامت

چون اِندنون نواح ویلور مین جو اُس مہربان کی جاے سکونت تجویز ہوئی ہی



Marfat.com

خبریت وآسایش کے ساتھ۔ اُس مہربان کے پہنچنے کی خوشخبری سے دل اخلاص منزل کو نشاط وخرّمی حاصل ہوئی ' اب یہہ بات خاطر مین گذری کہ اِسی عرصے مین پھر محبّت نامے کے وسیلے دوستی وارتباط کے کتنے مراتب کے لکھنے سے اُس مہربان کی تسلّی کرے ' آپ بیشک بخوبی خاطرجمع رکھیئے کہ مخلص ہمیشہ رضا جوئی اور نیک اندیشی کے آثار ظاہر کرنے مین مائل ومشغول رہیگا اور منظور سب طرح سے یہہ تھا کہ حتی الامکان اقامت کا مکان تنگ وکلفت نہوچنانچہ اِس بندوبست وانتظام کے لئے حکم بھی ایسا ہی دیا تھا کہ جستجو وتکاپو مین کسی عنوان سے غفلت نہونے پائے ' چونکہ کارگزاران سرکار کنپنی انگریز بہادر کی نیّتین ہمیشہ اُس مہربان کے آرام وآسایش سے زندگانی کرنے پر متوجّہ رہینگی ' اور لفٹننٹ کرنیل ڈنطن بہادر بھی مدام ہر نوع سے حق مین اُس مہربان کے حسن سلوک کے لوازم خدمتگزاری بجالانیگا ' اِس تقدیر مین اُمید نوی ہی کہ وہان کسی قسم کا تصدیعہ وملال اُس مہربان کو نہوگا ' اور آپ کی خوشی وراحت بلا تکلف خاطر دوستی مظاہر کی خوشی کا باعث ہوگی اور مخلص کو یقین ہی کہ اُس مہربان کے اطوار واوصاف حمیدہ کی ایسی کشش ہوگی کہ مجھے بیش ازبیش طریقۂ اُلفت وارتباط کے آداب پیش کرنے پر بینگے اور خاص کر یہہ مردل محبت گزین کی رضامندی کا باعث ہوگا کہ آپ بے تکلفانہ صاف دلی کی راہ سے کرنیل موصوف کے پاس دلی اور مخفی باتون کے بیان کرنے مین ازحد اعتماد واعتبار کو دل مین جگہہ دیجیئے اور صاحب موصوف اِس آرزومند کے اشارے کے موافق جو کبھی کبھی اُس مہربان کی خدمت مین کچھہ ظاہر کرے اُسے بگوش رضا سن لیجیئے ' اور چشم داشت یہہ ہی کہ جب اِس اخلاص شعار سے کسی امر کا اظہار ضرور ہو تو اُسے آپ صاحب موصوف کی معرفت ظاہر کیجیئے آپ کا خیرخواہ یہہ چاہتا ہی کہ تھوڑے دنون مین کسی صاحب کے ہاتھہ جسپر اپنا اعتماد ہوسکے ' تحفہ بطور اپنی دوستی کی نشانی کے بھیج کر اپنے دل کو مسرور ومحفوظ کرے ' اُمید کہ ہمیشہ مخلص کو وہان کی خیریتون کا مشتاق سمجھکے مسرت بخش مکتوبونکے لکھنے سے خرم وخوشدل فرماتے رہیئے اور زیادہ کیا لکھے والسلام '

(Signed.) MORNINGTON.

---



Marfat.com

مجھے اِس امر کے سننے سے بڑا تاسّف گذرا کہ سر رنگپٹن مسخّر ہو جانے کے بعد، سلطان کا زنانہ محل دفینے و خزینے کی طمع سے تلاش کیا گیا اور تم لوگون نے کنپنی کے نام و مرتبے کا پاس نکیا، کیا کہون کہ کسقدر اِس بات سے مجھے افسوس ہوا، کاشکے سلطان کے محاسر اکی بیگمات اِس سبب سے حیران و پریشان نہ کی جاتین، ہان ہتلے کے ازدحام اور چڑھائی کی دھوم دھام کے زمانے مین بے اختیار اِس وضع کی زیادتیان اکثر وقوع مین آتی ہین، مین سدا اِس حسرت و افسوس سے آہ بھرا کرونگا اگر یہہ زبردستی جنگ وحرب موقوف ہونے کی دیر کے بعد جب تمام و کمال وہ مقام جسپر جھگڑا تھا ہم پر چھوڑ دیا گیا، اور سبکے سب وضیع و شریف وہان کے ہمارے مطیع و فرمانبردار ہو چکے سرزد ہوئی ہوگی، اگر زنانہ محل کے نفائس سے کوئی بیش قیمتی چیز اور کسی رقم کا زیور اُس منحوس گھڑی مین اِدھر والون مین سے کسی نے اُٹھالیا ہو تو مجھے کمال اعتماد ہی کہ وہان کا فرمانروا سپہسالار اِس مادے کی. جستجو کو اپنی ضروری خدمتون سے جان کر اُن چیزون کے پھروا دینے مین قرار واقعی کوشش کریگا، بڑی آرزو سے مجھے اُمید یہہ ہی کہ اُسوقت تک کہ وہان سے اُن لوگون کے روانہ ہونے کا دن آئے ہر ایک شاہزادون اور اُنکی ستوراتون کے مال و متاع کی پاسبانی و چوکی مین بڑی ہشیاری و خبرداری کی جاے، سلطان مرحوم کے اہل خاندان کو اُنکے مسکن مقدر مین لیجانے کے لیئے تمھین جتنے انگریزی سپاہی درکار ہون ضرور سپہسالار فرماندہ سے لیجیو کہ رستے مین کسی طور کے خوف و خطرے کا کھٹکا نرہے، لفطنط و قپتان کے پہنچنے تک بہتر یہہ ہی کہ سپاہیون کے عہدہ دارن مین سے ایک شخص جو اِس ملک کی زبانون اور چالون سے خبردار ہو شہزادون



Marfat.com

کے ساتھہ کر دیا جاے اور صوبہ کنڑ یکے نظم و نسق کے باب مین جبتک
میرا کوئی حکم پہاؤ لازم ہی کہ اُس مین تمھاری طرف سے کچھہ دخل و تصرّف نہو،
جنریل اسٹوارط کو لکھا گیاہی کہ کچھہ دنون موافق فرمانے اُس صوبے کے
انتظام کے کام کو انجام کرے، اور مین تا وقتیکہ اُسّے حالات اُس نواح
کے دریافت نکر لون وہان کے دستور و قانون کے باب مین حکم ناطق دے
نہین سکتا، اگلے امینون کو جو برطرف کیے گیے ہین میری طرف سے بخوبی
اُنکی کارگزاری کی شاباشی دینا اور اِن خدمات کے عوض مین اُنکو میرا
سلام و شکر پہنچانا، بنیاد اِن ضابطون کی اِس راے پر رکھی گئی ہی کہ وہانکے
فرمانروا سپہسالار کو ملکی حکمون اور دیوانی کامون مین ہمیشہ اختیار نرہے اور وہ
سواے ایک عصایا اعتمادکی وردی کے اپنے پاس نرکھے دل مین ایسا گذرتا
ہی کہ کاش تمھاری کچہری سر برنگپٹن سے اُٹھکے بنگلور کو جاتی تو اُسّے
سردست ایک فائدہ نفیع رسان ہاتھہ لگتا یعنے اُسکے ضمن مین سر برنگپٹن سے
غول کے غول مسلمان ساتھہ چلے جاتے اِس کام مین نہایت جلد سعی کیاچاہیے
کیونکہ یہہ امر ضرور ہین ہمارے اطمینان کے واسطے بہت ہی ضرور ہی،

---



Marfat.com

# عہدنامہ یا وثیقہ

عہد نامہ جومند و ستانی انرئبل کنپنی بہادر، اورنواب نظام الدولہ آصفجاہ بہادر، اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے درمیان آپس مین معقول و متفق ہونے کے استحکام اور سلطنت شہید کے ملکون کے بند و بست و انتظام کے اتمام کے لئے لکھا گیا تھا،

اِس نظر سے کہ سلطان مرحوم نے بغیر اِسکے کہ اُسکے ساتھہ، امیران ہمعہد کی طرف سے جنگجوئی کے سببون سے کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ عمل مین آئی ہو قوم فرانسیس سے ملکر اُنکے سپاہیون کا ایک گروہ انرئبل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے خیرخواہون نظام الدولہ بہادر اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے ساتھہ حرب و کارزار کی بنیاد قائم کرنے کے عزم پر اپنے لشکر مین منگوایا، اور انرئبل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے ہواخواہون نے جو اپنی حفاظت و بچاو کے لیئے اُن عزیمتون سے جن پر سلطان نے جماعت فرانسیس کو اپنے ساتھہ متفق کیا تھا ضامن اور اول دینے کے باب مین بجا درخواستین کین اور سلطان نے اُنکے اقبال سے پہلو تہی کیا، پس انرئبل کنپنی انگریز بہادر اور نظام الدولہ آصفجاہ نے بیگانی فوجون کے خطرون اور ایسے بیرحم ستمگر دشمنون کے لوٹ و تاراج سے اپنی اپنی خاص حفیظت و ملکیت یا سرحدون اور ملکون کی پشتی اور حمایت کے واسطے لشکر متفقہ بہ نیت حرب و نبرد روانہ کیا، اور چونکہ خواہش ایزدی مین انرئبل کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے امیران ہمعہد کی فتحیابی و کامیابی اور اِنکے ہاتھون سلطان مغفور کا قتل اور اُسکی



Marfat.com

رعیتون اور متعلقون کا مفاد ہونا مقدر تھا، اور چونکہ امیران ہمداستان یہہ چاہتے تھے
کہ اِس مکنت و اقتدار جدید کو کہ خدائے تعالی نے اُنھین عطا کیا تھا گذری لڑائی
کے اخراجات کی تلافی مین اور اپنے اپنے ملکون کی رعیتون اور آس پاس
کے صوبون کے امن چین کے واسطے کام مین لائین، لہذا سلطان مرحوم کے
ملکون کے بندوبست کے واسطے انرئیل کمپنی انگریز بہادر اور نواب
نظام الدولہ آصفجاہ بہادر کے درمیان بالفعل عہد و پیمان باندھا گیا بمعرفتِ
لفٹننٹ جنریل ہارس بادشاہ انگلستان کی فوجون اور انرئیل کمپنی انگریز بہادر کی
اُس فوج کا سپہسالار فرمانروا جو کرناٹک اور ملیبار مین ہین اور انرئیل
کرنیل ارثر ویلزلی اور انرئیل ہنری ویلزلی، اور لفٹننٹ کرنیل ولیم کرکپاطرک،
اور لفٹننٹ کرنیل باری کلوز، ریط انرئیل ریچارڈ ارل اف مارنگٹن گورنر جنرل
کی طرف سے اور بمعرفتِ نواب میر عالم بہادر نواب نظام الدولہ بہادر کی
جانب سے ناموافق آیندہ شرطون کے کہ نائید ایزدی سے جبتک مہر و ماہ آسمان
پر جلوہ گر ہین پایدار و برقرار رہینگی وے اور اُنکی آل اولاد بدل متوجہ رہکر فیمابین
اِن باتون کی رعایت کرین،

پہلی شرط

چونکہ دستور عدالت مقتضی اِس بات کا ہی کہ سرداران ہمعہد اِس
عہدنامے کے ذریعے سے اپنے اپنے دلی مطالب کے پورا کرنے یعنے
جبر نقصان مین اُن اخراجات کے جو خود اُنہین کی حفاظت و پشتی مین ہوئے ہین،
اور بھی اپنے خاص ملکون کی قرار واقعی نگہبانی مین کہ آگے کو اعدا سے
بے کھٹکے رہین ضرور کوشش کرین اسواسطے اِس بات پر اتفاق کیا گیا ہی کہ
فرد آ کی مندرج کی ہوئی سرزمین جسکی تفصیل ذیل مین اِس عہدنامے کے ہی



Marfat.com

سلطان مرحوم کے ملکون کی اُن شاہراہون سمیت کہ کنپنی انگریز بہادر یا اُسکے ہواخواہون یا خراج گزارون کے اُن محالون اور سرکارون سے ملی ہوئی ہین جو درمیان پائین گھاٹون کے پورب پچھم کے دونون ساحلون پر ہین یا اُن قلعون سے جو اُن راہونکے آس پاس ہین سرکار انگریز بہادر کے دخل مین رہیگی اور کنپنی انگریز بہادر اِسی سرزمین کے خراج سے نواب حیدر علی خان مغفور کے خاندان اور سلطان مرحوم کے بالکل متعلقون اور لواحقون کی بخوبی گذران و پرورش کے لیئے معقول خرچ جو دو لاکھ استارہون سے کم نہوگا (اور یہ حساب کے رو سے دو لاکھ چالیس ہزار کانٹریہ ہون ہوتا ہی، جو سات لاکھ بیس ہزار روپی کے برابر ہی اور قیمت ایک کانٹریہ ہون کی تین روپی) مقرّر کرنے اور اُسکا بار اپنے ذمّے لینے کا اقرار کرتی ہی، چنانچہ فرد آمین جو سرزمین مذکور ہوئی ہی اُسکا خراج سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان کے تعین کے موافق، سات لاکھ پچھتر ہزار ایک سو ستر کانٹریہ ہون ہی، اِسمین سے بعد منہا کرنے دودمان حیدر علی خان اور سلطان مغفور کی مدد خرچ کے کنپنی بہادر کے حصّے مین پانچ لاکھ سینتیس ہزار ایک سی کانٹریہ ہون باقی رہتا ہی،

دوسری شرط

موافق پہلی شرط کے فرد ب کی لکھی ہوئی سرزمین نواب نظام الدولہ بہادر کے عمل دخل مین اور ہمیشہ اُسکے ملکون کے منضاف رہیگی، اور نواب ممدوح اِس سرزمین کے خراج سے میر قمر الدین خان بہادر اور اُسکے اہل و عیال اور متعلقون کی وجہ گذران کے خرچ دینے کا کفیل ہوا ہی، اور اِس مطلب کی تکمیل کے لیئے اُسکے واسطے گرم کنڈے مین ایک جاگیر خاص جسکی سالیانہ آمدنی دو لاکھ دس ہزار روپی یا ستر ہزار کنٹریہ ہون ہو الگ کردیگا،



Marfat.com

اور یہہ بھی اُسکا عہد ہی کہ وہ سوائے اِس جاگیر کے خان مذکور کے نام پر ایک محال بھی اُن سپاہیون کی تنخواہ کے لیئے جو سرکار نواب موصوف کی ملازمت کے واسطے جمعیت معقول میر قمر الدین خان بہادر کی سرداری مین نگاہ رکھی جائیگی مقرر کریگا اور چونکہ زر خراج اِس سرزمین کا جو فرد ب مین مرقوم ہی سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان مرحوم کی تعین کے موافق چھہ لاکھ سات ہزار تین سو بتیس ہی، اِس صورت مین میر قمر الدین خان کی خاص جاگیر کے وضع کرنے کے بعد نواب نظام الدولہ بہادر کے حصے مین پانچ لاکھ سینتیس ہزار تین سو بتیس کنتہ ہون باقی رہیگا،

تیسری شرط

کافہ انام کی رفاہ و آرام اور امیران جمعہد کے بندوبست کے دوام کی نظر سے بہتیرے صلاح ٹھہری ہی کہ سرینگپٹن کا قلعہ کمپنی بہادر پر چھوڑ دیا جاے اور اِسبات پر اتفاق ہوا ہی کہ وہ قلعہ مع جزیرہ اور اُس قطعہ زمین کے جو اُسکے پچھم ہی اور مغرب کی طرف محدود ہی اُس ندی سے کہ میسور نالے کے نام سے مشہور ہی اور جنگل گھاٹ کے قریب کاویری ندی سے جا ملی ہی، کمپنی موصوف کے حصے والی سرزمین کے منضاف کیا جائیگا اور ہمیشہ کے واسطے تمامتر اُسی کے عمل دخل مین رہیگا،

چوتھی شرط

یہہ ہی کہ میسور مین بالتخصیص ایک علاحدہ حاکم مقرر کیا جائیگا یعنے کشنہ راجہ اودیاور بہادر میسور کا مہاراجا کہ یہان کے قدیم راجاؤن کی اولاد سے ہی اُس سرزمین کا متصرف و مالک رہیگا جو تحدید کی گئی ہی اُن شرطون پر کہ عنقریب اُن کا ذکر کیا جائیگا،



Marfat.com

پانچوین شرط

امیران ہمدا ستان بایکدیگر متفق ہوئے ہین کہ بیشک فرد ج کی لکھی ہوئی سر زمین جو اِس عہد نامے کے ذیل مین مرقوم ہی مہاراجہ ممدوح کو اُن شرطون پر کہ مذکور ہونگی چھوڑ دی جائیگی ،

چھٹوین شرط

کنپنی انگریز بہادر کو اِس بات کا اختیار حاصل رہیگا کہ وہ اُس مبلغ کو جو موافق شرط اول اِس عہد نامے کے نواب حیدر علی خان اور سلطان مرحوم کے اہل خاندان کا وظیفہ مقرر ہوا ہی جب کبھی چاہے در صورت سرزد ہونے انواع و اقسام واردات کے مثلاً اِس خاندان مین سے کسی رکن کے فوت ہونے یا کسی طرح بغاوت اختیار کرنے یا سرداران ہمعہد کی ریاست و حفیت پر ہاتھ یا اُنکے اور راجہ میسور کے ملکون کے درمیان امن چین کے مقدمے مین کچھ خلل اور فساد ڈالنے کے زمانے مین جیسا بہتر جانے عمل مین لاے خواہ اِسے کسی خاص وقت پر منحصر کرے یعنے کچھ مقرر کیے ہوئے ایام تک روک رکھے خواہ یک قلم بند کر دے یا کچھ اُسمین تخفیف کرے ،

ساتوین شرط

پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر ضرور اِس عہد و پیمان مین شریک کیا جائیگا ، ہر چند وہ اِس حرب و قتال کے ایام کے درمیان نہ اُسکے ضروری خرچون اور کوششون مین سرداران ہمعہد استان کے شامل تھا اور نہ اب کسی وجہ سے فتح کی غنیمتون اور منفعتون مین خواہی نخواہی فریقین متشارک یعنے کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ کے ساتھ حصہ دار ہونے کا مستحق ہی ، باایںہمہ چونکہ فیمابین پیشوا بہادر اور کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر اور مہاراجہ



Marfat.com

میسور کشتنہ راجہ بہادر کے حق دوستی ثابت ہی اِس رعایت سے رائین اِس بات پر قرار پائی ہین کہ وہ خاص سرحد جسکی تفصیل فرد ڈ اور ذیل مین اِس عہد نامے کے مرقوم ہی اُسکے تصرف مین دینے کے لیے باقی رکھی جائیگی، تا درو بست پیشوا بہادر کی ملکیت اور اُسکے مملکت کے داخل رہے اِس طور پر کہ گویا پیشوا بھی اِس عہد نامے کے ہمداستانون مین ایک رکن تھا مگر اِس شرط پر کہ پیشوا مذکور سراسر اِس عہد نامے کو اُس دن سے ایک مہینے کے اندر جسمین امیران ہم آہنگ دستور کے موافق اِس عہد نامے کی اطلاع کرینگے منظور کرے، اور بھی اُن امور مین کہ ابھی نواب اور پیشوا کے درمیان شک وشبہے مین ملتوی ہین، اور بھی اُن باتون مین جنکی خبر کنپنی انگریز بہادر کی طرف سے گورنر جنرل انگریزی رزیڈنٹ کی معرفت پونان مین اُسکے پاس بھیج دیگا، کنپنی اور نواب موصوف کی دلجمعی اور اطمینان کردے،

آٹھوین شرط

اگر پیشوا موصوف امیران ہمعہد کی امید دوستانہ کے برعکس اِس عہد نامے کے منظور کرنے یا اُن باتون کے خاطرنشان کردینے سے جنکا ساتوین شرط مین اشارہ ہوا ہی پہلو تہی کرے تو اِس تقدیر پر وہ سرزمین کہ اُسے پہلے اسکے لیے مقرر کی گئی ہی کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے شرکت اور ملکیت مین رہیگی اور اب بے اُس سرزمین کو چاہین راجہ میسور کے ساتھ اُسکے اُس محال وصوبے سے جو اُنکے خاص ملکون کے نزدیک ہی مبادلہ یا معاوضہ کرین خواہ کسی اور طور سے اُسکا بندوبست جیسا بہتر سمجھین ٹھہرائین،

نوین شرط

مہاراجہ میسور کشتنہ بہادر کو یہان کے تخت سلطنت پر بٹھلانے کے واسطے

بہتر ببر پسند ہوئی ہی کہ کمکی فوجون کی ایک معقول جمعیّت سے اُسکی پشتی وحمایت کی جاے، اور اسپر اتفاق کیا گیا ہی کہ یہ فوجین کمپنی انگریز بہادر کے ذریعے سے موافق اُس جداگانہ قول قرار کے جو عنقریب کمپنی انگریز بہادر اور مہاراجہ مذکور مین ہوگا مقرّر کی جائینگی،

دسویین شرط

یہہ عہد و پیمان دس شرطون پر مشتمل آج کے دن کہ جون مہینے کی بائیسویں سنہ ۱۷۹۹ اور محرم کی سترھویں سنہ ۱۲۱۴ ہی ریٹ انریبل ارل اف مارنگٹن گورنر جنریل بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے نام پر روبرو ایک طرف کے وکالا لفٹننٹ جنریل جارج ہارسس، انریبل کرنیل ارثر ویلزلی، انریبل ہنری ویلزلی، لفٹننٹ کرنیل ولیم کرکپاطرک، لفٹننٹ کرنیل باری کلوز، اور دوسری جانب کے وکیل میر عالم بہادر کے، منعقد ہوا، طرفین کے وکیلون نے اِس عہد نامے کی ایک ایک نقل پر اپنی اپنی مُہر و دستخط کر ایک دوسرے کے حوالے کر کے اِسکا اقرار کیا کہ یہہ عہد نامہ آج سے ایک اٹھوارے کے درمیان گورنر جنریل کے دستخط و مُہر سے اور پچیس دن مین نواب نظام الدولہ کے دستخط و مہر سے بیشک مزین و مستحکم ہو جائیگا،

مہر نواب نظام الدولہ کی

نواب نظام الدولہ نے حیدرآباد مین مُہر و دستخط کیا، سنہ ۱۷۹۹ کی تیرھویں جولائی کو، ریٹ انریبل گورنر جنریل بہادر نے سنٹ جارج نام قلعے مین مُہر و دستخط کیا، سنہ مذکور کی چھبیسویں جون کو،

---

۱۸۲



Marfat.com

# AN ACCOUNT OF THE MUTINY AT VELORE

IN THE YEAR 1806,

BY J. DEAN, ESQ. M. D.

TRANSLATED FROM THE UNITED SERVICE JOURNAL AND NAVAL AND MILITARY MAGAZINE.

PART II.

1841.

---

بیان اُس شورش اور قتل عام کا جو ویلور کے قلعے مین سنہ ۱۸۰۶ کی دسوین جولائی کو واقع ہوا، مسطر جونس سرجیئن اور مسطر ج ڈبن معین سرجیئن کی روایت سے جو دونون اِس واقعۂ شوم کی ابتدا سے انتہا تک وہان موجود تھے،

اُسدن قلعے کا باسبان سپاہیونکا سرغنہ کرنیل سنٹ جان فنکورط تھا، اور نگہبان سپاہی وہان چار کمپنی بادشاہی اُنہترھوین رجمنٹ کی، چھہ کمپنی ہندستانی پیادونکی پہلی رجمنٹ سے، دوسرا رسالہ ہندستانی پیادون کی تئیتسوین رجمنٹ کا، ایک غول فرنگستانی گولندازونکا، بارکل ہندستانی سپاہی ڈیڑھ ہزار تھے، سنہ مذکور کی دسوین جولائی کے پہلے اِس واقعے کا کچھ بھی خیال اور بدگمانی نتھی، مین کرنیل ماکراس کے ساتھ گذشتہ رات کھانا کھاکر قواعد کے میدان ہوکے جاتا تھا کہ قلعے کے اندر والی دوسرا مین غلغلہ عیش و نشاط کا معلوم ہوا شہزادون کے محل مین روشنی کی کثرت تھی، ساز و سرود کی آواز سے جشن و انبساط کا سماں بندھا تھا، مگر کچھ شر و فساد واقع ہونے کا ہرگز گمان نہ تھا، شبکو مین بندوقون کی شلک سے چونک پڑا، کھڑکی سے نگاہ کیا تو دیکھا کہ کتنے آدمی دوڑے چلے جاتے ہین، بعد تھوڑی دیر کے میرے رسالے کے دونو جوان عہدہ دار نے مجھے آکر کہا کہ



Marfat.com

اُنہر ھوبن رجمنٹ کے فرنگستانی سپاہیون نے باہر نکل کر باغی سپاھیون پر بند و قین
بارنی شروع کی ہین ' مین نے کہا کہ مین اِسی دم کپڑا پہنکر تمھارے ساتھ
سپاھیون کے بارک مین چلتا ہون پر وے نہ ٹھہرے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے '
بعد اسکے مین موزہ پہن رہا تھا کہ پہلی رجمنٹ کے لفٹنٹ کٹکلیف نے آکر کہا
کہ میرے بازو پر ایک گولی لگی ہی ' مین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر سٹرجونس
جراح کے گھر گیا اور اُسکا زخم دکھلایا ' الغرض اُس مجروح کا زخم بند ہوا ہم
ہندوستانی پیدلون کی پہلی رجمنٹ کے دستہ اول کے اجیطن کے گھر گئے '
اور وہان ہندوستانی پاسبانون کے ہتھیار لیکر کل نو آدمی لڑنے کے لیئے
طیار ہوئے ' اِس اثنا مین قلعے کی ہر ایک النگ سے بندوق کی بارکی آواز بن
آنے اور گولیان چارون طرف سے برسنے لگین اس گھر کے صدر رستے پر
ہمنے کئی آدمیون کے تگ و دو کرنے کی آواز سنا تب باہر نکلنے وقت آدھا
دروازہ کھلا رھنے دیا اِسلیئے کہ اگر کوئی اندر آنے کا ارادہ کرے تو دکھلائی
دے ' اب اُن متمردون کا ایک جتھا جن مین تخمیناً بیس آدمی ہونگے گلی سے
نکل کر صدر برآمدے مین گھس آئے اور اُنھین جو گولی کے گھائل اور کشتہ
تھے بھی اپنے ساتھ لیتے گئے ' پھر اُنکا کچھ نشان ظاہر نہوا ' ہم لوگون نے یہ
خیال کیا کہ سٹرجونس کا گھر چون بارک کے متصل ہی اِن بلاؤن سے
بہت محفوظ ہی ' ایک لمحظہ بھی شش و پنج رہا کہ اب کسی طرح ہم بارک
مین داخل ہو جائین پر اِس جہت سے کہ وے بغاوت شعار سپاہی گھر کے
گرد بگرد محیط تھے وہ تدبیر پیش رفت نہوئی یہانتک کہ رات آخر ہوئی اور
صبح کو یہ آہٹ آتی تھی کہ بہت سے سپاہی ہمارے گھر کے پیچھے اِدھر اُدھر
گھومتے اور اندر آنے کی راہ ڈھونڈھتے ہین لیکن اُنسے کچھ نہ بن پڑا ' آخرالامر

جوق جوق باغیون نے ہمارے گھر کی پچھواڑے کے باہر والے گھرون کی
دیوار پر چڑھ گیے اور بندوق سر کرنے لگے، ہم دروازے کے بچاو مین مصروف
ہوئے، جب وے قریب آئے تو ہم برامدے کی جانب گیے اور گولی کی جگہ
بندوق کا کندا لے نے اُنکے مدافعے مین سرگرم ہوئے اُنکی طرف سے ہم پر
گولیون کی بوچھاڑ تھی، مین ایک ضرب کھاکر گرپڑا، اس بیچ مین انتھر ھوبن رجمنٹ
کے آدمیون نے بندوق کی آواز سن بارک کی کھڑکی جو ہماری جانب تھی
کھول کر ہم کو بارک مین داخل ہونے کے لیئے آواز دی، باغی لوگ یہہ
حال معلوم کرتے ہی ہمارے پیچھے دوڑ پڑے پر خیریت یہہ گذری کہ ہم اُنکی
بندوقون کی مار سے بسبب اُن گولیون کے کہ اُنتھر ھوبن رجمنٹ کے جوان ہمارے
بچانے کو اُن پر مارتے تھے بچکر اُس گھائل ہمیت کھڑکی کی راہ سے بارک
مین داخل ہوگئے، اب اِن متمردون نے تین ضرب توپ سلاح خانے سے لا
قدیم بارک کے اُوپر لگا اُنتھر ھوبن رجمنٹ کے بارک پر کہ اِن دونون کے درمیان
ایک چھوٹا سا رستا تھا علی الاتصال گولیون کی بوچھاڑ چلادی، گولیان بارک
کے دریچون سے اندر آتی تھین، جسمین ابھی تیپو سلطان کا استاد تھا، اور
گروہ گروہ بے سرکش سپاہی عہدہ دارون کے مکانون پر آتے جاتے دکھلائی
دیتے تھے اسلیئے کہ اُنھین اس درمیان سے نکال باہر کرین، اب دو منصبدار
نظر آئے کہ وے باغی لوگ قیدیون کی طرح اُنھین قلعے کی جانب لیئے جاتے
تھے اور قلعہ بھی سر تا سر اُن باغیون کے دخل مین آگیا، الغرض بارک کے
درمیان عجب طرح کی ہل چل مچ رہی تھی، بارک کے سپاہی بھوکے ہوتے ہی
اِس بات پر مستعد ہوئے کہ جبرًا بارک کے دروازے کی راہ اپنے قبضے
مین کرلین، لیکن چونکہ توپین اُسکے قریب ہی لگی تھین کتنے اُنمین سے گولون



Marfat.com

سے اُڑ گئے، آخر کو سپاہیون نے بارک کے دروازے کا رستا بند کر دیا، پھر بھی بارک کی کھڑکیون کی جانب سے پیہم گولیان برس رہی تھین اور ہم لوگون کو ایک دم لینے کے واسطے کوئی اور پناہ کی جگہ سوائے بارک کے پیلپایون کی اوٹ کے نہ تھی، ایسے مین کپتان مکلاکلن نے فرصت کا وقت دیکھ بالکل حربی اسباب و ہتھیار جمع کرنے کو فرمایا اور یہہ کہا کہ جسکو چلنے کی طاقت ہو وہ یہان سے قلعے کی دیوار کے پاس کی کھڑکیون کے رستے باہر چل کھڑا ہو، چنانچہ اُن دریچون کے رستے دو دو آدمی نکلے، اور بھروسا یہہ تھا کہ ہم حریف کی مار سے عیالدار سپاہیون کے گھرونکی آڑ مین پچکر نکل جائینگے اور یہہ بھی اِس نکلنے کا بڑا سبب تھا کہ ہم چھوٹے ذخیرہ خانے کے پاس جاکر مقام کر بینگے چنانچہ کپتان مکلاکلن بھی سپاہیون کے ساتھ اُنہین دریچون سے نکلا، مین اور سطرجونس دونون، سپاہیون کی توپی پہن بندوق ہاتھ مین لے سپاہیون کے ہمراہ معہ اُس رفیق مجروح کے باہر آئے، قصہ کوتاہ جو لوگ اُن گھرون کی پناہ مین جاتے تھے اُنمن سے کئی آدمی زخمی ہوئے، اور جتنا ہم قلعے کی دیوار کے نزدیک ہوتے اتنا ہی گولیون کے زیادہ نشانے بنتے، بہرصورت اُس ذخیرہ خانے تک پہنچ کے کیا دیکھتے ہین کہ اُسکا دروازہ کھلا ہی معلوم ہوا کہ اعدا وہان کی گولیان لگیُ ہین فقط گولیون کے خالی لفافے ہمکو ملے، تب ہم حصار پر چڑھے، کپتان مکلاکلن نے حکم دیا کہ تم اُس گمٹی مین (جو قریب ہی تھی) جاکر ٹھہرو، جبتک اور سپاہی بھی پہنچ جائین، لگ بھگ اُسی گمٹی کے حسین ہم تھے ہندوُن کا ایک دیول تھا جسپر باغی لوگ مجتمع تھے، قرب کے سبب بیطرح اُنھون نے ہم پر گولیان برسائین، سامھنے ہم لوگون کے ایک برج تھا جہان صبح شام کی توپ سرہوا کرتی تھی



Marfat.com

اُس برج پر بھی باغیون کی ایک بڑی فوج متسلّط تھی ، کپطان مکلاکلن نے اُسپر بہت سے سپاہیونکو جو آکر جمے تھے آگے بڑھنے کو حکم کیا اور آپ بھی اُن سپاہیون کے آگے آگے چلا جاتا تھا کہ ران مین ایک زخم کاری لگنے کے سبب گر پڑا ، ساتھ ہی اِسکے کپطان بارو جو قلعے کی دیوار پاس اپنے گھروالون سمیت سکونت رکھتا تھا ہمارے سپاہیون کی جماعت مین آملا ، اب جھٹ پٹ ہم لوگون نے وہ برج لے لیا ، اِس تگ و تاز مین دونون طرف سے کئی آدمی مارے پڑے ، آخر کار متمردون نے وہ مکان چھوڑ دیا ، تب کپطان بارو اور اُسکے ساتھ والے دروازے کی جانب چلے ، پھر اُس دبول سے لگاتار ہمپر گولیون کی بارش رہی ، جب ہم بخشی خانے کی طرف گذرے ، تو معلوم ہوا کہ اُسے باغیون نے لوٹ لیا ہی اور روپی کے توڑے حصار کے نزدیک رکھا ، بعضے سپاہی اُنہتر ہوین رجمنٹ کے جو حصار سے اُسطرف جاتے تھے مارے گئے ، اُدھر صدر برامدے مین جو سپاہی تھے وے پکار پکار گولیان مانگ رہے تھے مین نے کہا ارکاٹ کے روپی گولی کی جگہہ استعمال مین لاؤ ، جب اِن مکانون کی محافظت سے فراغت ہوئی تو ہم دروازے کے رستے کی جانب چلے ، اُدھر اُن بہادرون نے کہ وے ہم سے پہلے ہی یہان پہنچ گئے تھے باغیون کو اُنکے مقام سے ہٹا دیا جہان ایک توڑا روپیونکا جسے وے باغی بخشی خانے سے بھالتے وقت چھوڑ گئے تھے ہاتھ لگا ، جن پر بعضے سپاہیون اور عہدہ دارون کا جی للچایا بلکہ بعضون نے حصار پر سے بھی اُترنے کا قصد کیا ، کپطان بارو نے یہہ طور دیکھکر پاسبانون کو اُن پر تعینات کر حکم دیا کہ جو شخص پہلے اپنی جگہہ سے آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اُسکو گولی مارین ، جسوقت ہم دروازے کی راہ پر تھے عجیب مصیبت جان سوز دیکھنے مین



Marfat.com

آئی کہ اعدا کی ایک بڑی فوج آکے بیمار خانے سے تخمیناً پندرہ آدمی فرنگستانیونکو پکڑ کر صدر دولتخانے تک لیگئی اور اِن بچارون کو اُن بیرحمون نے شلک مار مار قتل کیا ' سلاح خانے سے اُن گرا ہون نے دو توپ دروازے کی بھیتر والی راہ پر لگائی تھی شاید اِس ارادے سے کہ ہم کو قواعد کے میدان مین جانے روکین ' اب گولیون کی نوبت آخر ہوئی ' کپتان بارو یہہ سوچا کہ سلاح خانے مین بم بروف مل سکتا ہی کیونکہ گولی کے بدلے روپیون کے استعمال کرنے مین بہت وقت ضایع ہوتا تھا ' یہان حصار سے لگے ہوئے کئی گھر تھے ' کپتان دیوڈ ویلسن جو نائب وبن رجمنٹ کا عہدہ دار تھا اُسکے گھر کے سامھنے لاش اُسکی ملی ' حصار کی دوسری الگ ایک گھر تھا جسمین لفٹننٹ ایلی اُنہترھوین رجمنٹ کے عہدہ دار کے لڑکے بالے رہتے تھے ' جب اُسکے اندر ہمارے گروہ کے بعض بعض آدمی گئے تو اُنھون نے اِس بچارے کے لڑکون مین سے ایک کو مقتول پایا اب باغیون کا غول کا غول قلعے کی جدی جدی جگہون مین دکھلائی دیتا تھا اور شدت سے گولیان اُن آدمیون پر جو دروازے کی راہ مین تھے برستی تھین چنانچہ ایک گولی لفٹننٹ میکائیل اُنہترھوین رجمنٹ کے مضبدار کی کلائی مین لگی اور اُسسے خون اتنا بہا کہ وہ کمزور و سست ہوگیا ' اب فقط کپتان بارو ' سطر جونس اور مین سپاھیون کے ساتھ باقی رہ گئے ' باغیون کی گولیون سے محفوظ پناہ گاہون کے مختلف مقامون پر سنگین چوکیان بٹھلا ہماری طرف کی سپاہ کپتان بارو کے ہمراہ حربی سامان کی کھوج مین سلاح خانے کی جانب گئی ' سامھنے ہم لوگون کے فرنگی بیمارستان اور کپتان فنکورط قلعدار کے گھر کے قریب ایک برج تھا ' جسے باغیون نے بڑی مضبوطی سے اپنے دخل مین کرلیا تھا '



Marfat.com

جب ہم اُسکے نزدیک پہنچے بری طرح سے حریف کی مار کے نشانے ہوئے ' کپتان بارو اور راقم سطور کو ایک ایک گولی لگی ' مجھے تو پشت پا پر جسے اذیت نہ پہنچی ' لیکن کپتان بارو کو پھلی مین جسے اُسے بڑا ہی صدمہ پہنچا ' تب اُسنے سپاہیون کے ساتھ جانے کے لیئے مجھسے التماس کیا چنانچہ مین اُنکے شامل ہو گیا ' ہر چند اِس مکان مین مختلف جگہون سے بشدت گولیان برستی تھین پر جب اُنہترھوین رجمنٹ کے دلاورون نے اُسکو دخل کرلیا ' سبکے سب باغی بھاگ نکلے ' سپاہیون نے کپتان بارو کے گھایل ہونے اور چند اول مین اُسکے لیجانے کا حال معلوم کر کے کہا کہ اب تو ہم بے سردار ہو گیئے ' مین نے کہا کہ ہم اور سطرجونس دونون تمہارے ساتھ ہر ایک مشکل مین شریک ہین ' اسی بیچ مین بیمارستان کا ایک شخص ہم مین آملا اور اُسنے ظاہر کیا کہ غدر کے غدر باغیون نے بیمار خانے مین آکر بالکل بیمار سپاہیون کو مار ڈالا مین اُنسے بھاگ بچا ' الغرض ہم لوگ اُسوقت کہ چند اول کے اکثر جوان آکر اکٹھے ہوئے اُس سلاح خانے کے جانے پر مستعد ہوئے ' رستے مین ہم پر گولیان چلین ' دو آدمی مقتول اور دو سرے مجروح ہوئے ' ایسے مین کئی سپاہی آکر ہمارے ساتھ ہوئے ' اب ہم حصار سے اُتر کر بہشت مجموعی غلے کے انبار خانے کی دیوار کی آڑ مین پہنچے ' مین نے ایک باغی کے پکڑنے کا ارادہ کیا ' اُسنے بندوق چھوڑی ' تو بی میرے سر سے گزری ' مین نے اِس شخص کو دیکھتے ہی پہچانا کہ وہ ہمارے ہی رسالے کے سپاہیون سے ہی ' بے ساختہ میری زبان سے یہہ کلمہ نکل پڑا کہ خیر تو ہی آدم خان یہہ کیا تھا ' تب وہ بھی مجھے پہچان گیا ' اور اب ہم سلاح خانے کی جانب چلے ' رستے مین پھر بندوقین ہمپر چلین ' بارے کئی آدمیون سمیت ہم سلاح خانے مین جا پہنچے ' یہان ایک



Marfat.com

تئے وحشت انگیز تماشے کا سامنا ہوا کہ تمام پاسبان کیا فرنگستانی کیا سپاہی سبکے سب کشتہ پڑے تھے، اور عہدہ دار بھی اِنکا مارا گیا تھا، ہمنے چاہا کہ بندوق کی سنگین وغیرہ سے سلاح خانے کے قفلوں کو توڑ ڈالین، نہوسکا، جب سطر جوس سے مین نے یہہ حال بیان کیا تو وہ مجھے حصار پر چڑھنے کو کہکر آپ نیچے اُترا اور بول اُٹھا شکر کہ گنج مقصود ملا، الحاصل بارود بھرا ایک خم حصار پر لایا گیا لیکن گولی ندارد جب گولی کے پانے سے ہمین یاس ہوئی تو سلاح خانے کی جانب جانے اور راہ مین سلطان کے نشان کو گرا دینے کی صلاح ٹھہری چنانچہ ہم اِسی قصد پر سپاہیونکے بارک سے کئی جوان ساتھہ لیکر قلعے کی برج تک ایسے وقت مین جا پہنچے کہ سپاہیان باغی اسباب غنیمت کے باندھنے چھاندنے مین لگے رہے تھے، باوجود اِسکے وے ہمین دیکھتے ہی بندوقین چھوڑنے لگے، ہم وہانسے پھرے، اور اُن لوگون نے ہمارا پیچھا کیا، ہم جلد اپنے رفیقون مین آکر بندوق سر کرنے مین سرگرم ہوئے، اِسی طرح لڑتے بھڑتے غلام تک پہنچ گئے، لیکن رستے بھر گولیون کے نشانے تھے، ہم مین سے تین شخص نشان کی نردبان پر چڑھ جانے کے مستعد ہوئے، پہلا تو گولی سے مارا پڑا، بعد اِسکے سارجنٹ ماکماس اِس کام پر مستعد ہوا، اگرچہ اُسپر قریب کے گھرون سے گولیان برستی رہین، تیسرا شخص پریوبط فلیپ باطم سیڑھی کے نیچے اِس ارادے پر کھڑا تھا کہ اگر سارجنٹ مذکور کو کچھ صدمہ پہنچے تو وہ اُوپر چڑھ جائے، اِس عرصے مین کتنے لوگ مقتول اور زخمی ہوگئے، چونکہ میرے دوست جوس نے سارجنٹ سے حکم لیا تھا ہم دروازے کے رستے کی جانب پھر آئے اور اب ہمین اُن زخمیون کو بھی وہان سے اُٹھالانا ضرور ہوا ( ہرچند اِس لانے مین



Marfat.com

کثرت سے گولیان ہم پر برستین ) کیونکہ اگر یہ لوگ وہین پڑے رہتے تو بے شبہ مارے جاتے ، مین نے اِن مجروحون کو بیمارستان کے ایک گرجی مین جو قریب تھی رکھا ، تب کئی بیکار منصبدار میرے پاس آئے اور بڑی محبت و دلسوزی سے کہنے لگے کہ اب تو ہمارے نزدیک نہ سامان جنگ باقی رہا نہ اذوقہ اور نشانیان یاس کی بہر نوع ظاہر ہین اور مدد کی بھی کچھ اُمید نہین ، اِس لیئے مقتضاے وقت تو یہ ہی کہ یہ جو کتنے بقیہ السیف رہگئے ہین اُنکی جانون پر ترس کرکے بوجہ معقول کہ امکان سے خارج نہو میل ملاپ کی تدبیر کی جاے ، مین نے اُسکا جواب دیا کہ قلعے سے باہر جو کچھ عہدہ دار لوگ رہتے ہین اُنمین سے مقرر بعضون نے آرکاٹ کے ناظمون کو اِس سانحے کی اطلاع کی ہوگی ، کیونکہ ایسے واقعہ خطرناک کی خبر جو یکقلم فروگذاشت ہو بہت کسی طرح خیال مین نہین گذرتی ، بعد اِسکے مین نے کہا کہ بالفعل تو صدر دروازے کا رستا بھی ہمارے اختیار مین آگیا ہی ، علاوہ باغیون مین کون ایسا شخص ہی کہ اُسکے نزدیک التجالاؤن اور اِسمین بھی شک نہین کہ کمک عنقریب آن پہنچی اور چاہیئے کہ ہم دم آخر تک جو کچھ ہمارے تحت مین ہی اُسکے محافظت کی کوشش کرین اِس عرصے مین جو نس میرا مونس بھی کپتان ماکراس کے گھر سے حصار پر آن پہنچا مین نے اُن خانہ نشین عہدہ دارون کی منے سب باتین اُسے کہین اُسنے اِس امر مین میری بات کی تقویت کی کہ ابھی کوئی دم مین کمک آپہنچتی ہی ، اِس گفتگو کو چند ان دیر نہوئی تھی کہ کرنیل گلاسپی اور کپتان ولسن انیسوین ڈراگون کے فرمانفرما دروازے کی راہ کے لگ بھگ کمک کو آپہنچے ، لوگون نے کرنیل مذکور سے ظاہر کیا کہ ابھی بہت سے باغی پوشیدہ کھڑکی کے رستے بھاگے ہین چنانچہ کتنے ایک سوار اُس طرف تعینات ہوے ،



Marfat.com

بعد اِسکے کرنیل نے میرا حال پوچھا اور ہم دونون حصار سے باہر آئے ' جونس نے میسور کا جھنڈا جو ہاتھ آیا تھا کرنیل کے ہاتھ مین دیا اُسنے کرنیل فنکورٹ کا حال پوچھا چونکہ ہم کچھ اُسکا حال جانتے تھے بیان نکر سکے ' بعد اِسکے کپتان بارو کی خبر پوچھی ' مین نے اُس گمتی کی جانب جسمین وہ تھا اشارہ کیا اور اُسکے زخمی ہونے کی کیفیت بھی ظاہر کی ' تب مجھسے پوچھا کہ تم کو بھی کوئی زخم لگا ہی ' مین نے اپنا پانو اور زخم دکھلایا ' بعد اِسکے مجھکو کہا کہ کپتان بارو جس برج مین ہی وہان تک تم میرے ہمراہ چلو ' بتیسویں رجمنٹ کے جھنڈے کپتان ماکراس کے گھر سے قلعے کے صدر دروازے پر لائے اور حصار کے نیچے رکھے گئے تھے ' ایک سپاہی بادشاہی علم لیکے ہمارے ہمراہ دمدمے کی گمتی مین آیا ' راستے مین ہر چند باغیون نے ہم پر بندوقین داغین پر خیریت گذری ' ہم نے اُس برج مین پہنچکے دیکھا کہ اور بھی کتنے سوار جنکے ساتھ میدانی توپین بھی تھین آرکاٹ سے قلعے کی جانب دوڑے چلے آتے ہین ' کرنیل گلاسپی نے دمدمے کی گمتی چھوڑنے کے وقت کپتان بارو سے کہا دیکھنا ین توفیق بزدانی کی یاوری سے کیسا تم لوگون کا بہلا لونگا ' جسوقت ہم دروازے کی طرف پھرے پھر ہندوونکی دیول سے گولیون کے نشانے بننے بہانتک کہ دور نکل آئے ' جب دروازے پر پہنچ گئے تو دو کمک کی توپین بھیترواے دروازے پر منگوائی گئین اور کرنیل گلاسپی نے توپون کے سرکرنے کا حکم دیا چنانچہ لفٹننٹ بلاکسٹین عہدہ دار جو سوارون کے ہمراہ آرکاٹ سے آیا تھا اِس سلیقے سے اِس کام مین درآیا کہ دروازہ پہلی ہی شلک مین کھل گیا ' اب کرنیل گلاسپی نے جنگ کے لیئے طیار ہونے کو حکم کیا ' اگرچہ وہان لڑنے کے قابل پچاس آدمی سے زیادہ نتھے ' بہرکیف ہم کرنیل گلاسپی کے ہمراہ حصار سے چلے ' ہمارے پیچھے ایک



Marfat.com

رسالہ در اگونون کا اور ایک رسالہ ہندوستانیون کا تھا، جونہین کرنیل نے آگے بڑھنے کا حکم دیا ہم میدان کی جانب روانہ ہوئے، وہان پہنچتے ہی اُس دیول اور قدیم بارک سے ہم پر خوب ہی گولیون کی بوچھار برسی، غول ہمارے سپاہیون کا صدر مجلسرا کی طرف آگے بڑھا اور جب ہم متصل اُس مقام کے جہان بیمار سپاہی مارے پڑے تھے جا پہنچے، یہان بھی اعدا نے بڑے زور شور سے گولیونکا مینہ برسایا، اکثر لوگ ہماری جماعت کے مقتول اور مجروح ہوئے، الغرض ہماری جمعیت کے انتظام مین خلل واقع ہوا یعنے جب کرنیل گلسپی ہم کو اِس ارادے سے کہ در اگون کے رسالے کے سواارون کو حملہ کرنے کا حکم دے داہنی طرف جانے کو رستا دکھلا رہا تھا کہ اتنے مین ایک سوار جسکو شاید کوئی زخم پہنچا تھا صف چھوڑ اپنی جگہ سے اُچھل پڑا جسکے دھکے سے کرنیل زمین پر گرا، مین اور سارجنٹ برادی نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا، ہر چند صدمہ بڑا پہنچا تھا پر جانکی خیریت ہوئی، اب سواارون نے صدر دولتسرا کی طرف جاکے بالکل باغیون کو جو وہان سے بھاگتے تھے قتل کر ڈالا، بعد اِسکے مین نے دیکھا کہ کرنیل مار بط اپنے گھر سے نکلا چلا آتا ہی اُسے کرنیل گلسپی کو دکھلا دیا اور ترنت مین نے بھی اُسکے پاس پہنچکے مصافحہ کیا، یے دونون کرنیل آپسمین گفتگو کر رہے تھے جو ہم دولت سرا کے اندر پہنچ گئے، تعجب تھا کہ دولت سرا کی چھت پر سے کتنے باغیون نے بندوقین سر کر فرار کا رستا پکڑا، کرنیل گلسپی نے مجھکو فرمایا کہ اُنھین پکڑ کر قید کرو، کتنے باغیون نے تو آپہی ہتھیار رکھدیا تھا اور جو بندوقین ہاتھ مین لیے ہوئے تھے اُنمین سے بعضون کو مین نے کہا کہ بندوق زمین پر رکھ دو اور اپنی راہ لو، اور اِدھر پہلے ہی سے مین نے دروازے پر چوکیان بٹھلا رکھی تھین تا یے لوگ باہر نکلنے پائین، تب مین نے اُنکا کمربند کھولا



Marfat.com

اُنکی جیب سے ہم لوگون نے کتنی گولیان نکالین جن سے اپنی بندوقین بھرین ،
کرنیل گلاسپی اور کرنیل ماریط آپسمین گفتگو کر رہے تھے ، کرنیل ماریط نے کہا
شاہزادون مین سے ایک بھی اپنے دولتخانے سے باہر نہین نکلا بلکہ میرا دل
گواہی دیتاہی اور یقین کلی ہی کہ اُنمین سے کوئی اِس بلوے مین باغیون کے
ساتھہ شریک نہین ہی ، جبکہ کرنیل گلاسپی محاصرا کے بہتر جانے کے باب
مین گفتگو کرتا تھا مجھکو اُسکے صحن مین اُسنے قیدیون کی نگہبانی پر مامور کرکے
اِس کام مین خوب چوکس رہنے کے لیئے قدغن کیا ، ملے قیدی تینسو بن رجمنٹ
کے لوگ تھے ، جب سوار دروازے پر جا پہنچے تو سپاہیون کا ایک غول
بھیجا گیا جنھون نے بہت سے سرکشون کو جو کھڑکی کے رستے چھپکر بھاگتے تھے
مار لیا ، ابتک جنگی سپاہیون کے ہمراہ کوئی عہدہ دار سوائے کرنیل ماریط کے
نہوا تھا ، کرنیل گلاسپی نے مجھسے کہا کہ تم بھی میرے نزدیک منصبداردون مین
داخل ہو ، ذرا وہان کا حال تو جاکے دریافت کرو کہ کیاہی اور اگر انہترھوین
رجمنٹ کا کوئی منصبدار ملجاے تو اُسے تاکید کر دینا کہ جلد اپنے سپاہیون مین آن
ملے ، خبر مین رخصت ہو کر قواعدگاہ سے سلاح خانے کی جانب گذرا ، جہان
دراگون کے ایک سارجنٹ کو مین نے دیکھا اور کہا کہ مین کرنیل گلاسپی کے
پاس سے یہان کا احوال معلوم کرنے کو آیا ہون اُسنے کہا کہ ابھی کوئی دم مین
سلاح خانہ آگ لگاکے اُڑا دیا جائیگا ، خدا کے واسطے اُسکے بہتر بنائیو ،
آخر الامر مین اندر گھسا ، دیکھتا کیا ہون کہ دراگونون اور سپاہیون مین جو وہان
آجھپے تھے ، بیطرح گولیان چل رہی ہین ، لفٹنٹ بلاکسٹی کو وہان دیکھکے اُسے
جو مین نے حقیقت حال پوچھی ، بولا باغیون نے سلاح خانے مین آگ لگادی تھی ،
پر جلد بجھائی گئی ، جب مین اُدھر سے پھرا اُنہترھوین رجمنٹ کے دو عہدہ دار ملے ،



Marfat.com

مین نے کرنیل گلسپی کا پیغام اُنھین پہنچایا کہ تم جلد بت اپنے سپاہیون
مین جا ملو، بعد اِسکے کرنیل گلسپی کو دولتخانے کے صحن مین آکر پایا، اُسکو
اُس لفٹننٹ نے جو کچھ کہنے کہا تھا کہا۔ لیکن منصبدار جو اپنے طالع کی یاوری سے باغیون
کے ساتھ ظلم و ستم مین شریک نہوئے تھے نرت آن پہنچے، مین نے دولتخانے
سے باہر آکر اپنے گھوڑے کو تالیا دیکھا کہ گھر تو لوٹ ہوگیا ہی مگر گھوڑا اور کئی
ایک چیز تاراج سے بچ رہی ہی، مین نے فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر پھر
قواعد کے میدان مین جاکے دیکھا کہ بندیون کو دولتخانے سے لیجا کر ایک دیوار
تلے بٹھلایا ہی اور اُنکے قتل کرنے کا اسباب مہیا کیا جاتا ہی چنانچہ قلعے مین میدانی
توپین متصل انہترھوین رجمنٹ کے سپاہیون کے جو بانی فساد و شر کے نکلے تھے
لائی گئین، اُنمین سے ساتھ آدمی توپ کے منہ پر اُڑائے گئے، دوپہر ڈھلے ایک
گروہ باغی سپاہیون کا جنھون نے صبح کو قلعہ چھوڑ کر پہاڑ پر کی گھاتی اپنے قبضے مین
کر لیا تھا گرفتار ہو آیا، اِنھین بھی اُن کشتون کی لاشون کے پشتون پر بٹھلا وہی
سیاست کا لقمہ چکھایا گیا، بعد ایک لمحظے کے ظاہر ہوا کہ تینیسوین رجمنٹ والے
ہنگامہ و شورش کا قصد نہین رکھتے تھے بلکہ یہ فتنہ و فساد پہلی ہی رجمنٹ سے اُٹھا
وے ہندوستانی عہدہ دار جنکی فجر کے وقت رہائی ہوئی تھی جنگی عدالت
کی تجویز سے قتل کئے گئے، بعضے تو توپ کے منہ پر اُڑائے اور کتنے بندوق
کی گولی سے مروائے اور باقی سولی پر چڑھائے گئے، یہ تعزیر کئی ہفتون بعد
عمل مین آئی، دونون رجمنٹ کے سپاہی معزول کئے اور جھنڈے اُنکے قواعد
کے میدان مین جلا دئے گئے، مجھے یاد ہی کہ قلعے کے درمیان اُن ضلالت کردارون
کی جماعت سے قریب ساڑھے چار سی آدمیون کے جان سے مارے گئے،
اب وانکے مقتول و مجروح عہدہ دارونکے نام لکھنے پر خانہ اِس روایت کا کیا جاتا ہی،



Marfat.com

تفصیل کشتون کی یہ ہی ، پادشاہی چونتیسوین رجمنٹ کا فرمانروا لفٹننٹ سنٹ جان فنکورٹ قلعہ دار ، انہترھوین رجمنٹ کا لفٹننٹ ایلی انسین پوفم ، پہلی رجمنٹ کے دستۂ اول کا کپتان میلر ، لفٹننٹ طکیورن ، ریلی ، اسمارٹ ، تئیسوین رجمنٹ کا لفٹننٹ کرنیل جیمس ماکراس ، کپتان دیوڈوولیسن ، لفٹننٹ وطیشیت ، لفٹننٹ رجالی اسمتھ اسکوئیر بخشی من ، توپخانے کا ڈیپوٹی مکساری ، مسٹر گیل کانڈاکٹر اُسی توپخانے کا ، ہندوستانی پیادون کا فرمانروا میجر چارلس ارم اسٹرانگ ، تفصیل مجروحون کی ، انہترھوین رجمنٹ کا کپتان بارو اور مکلاکلن ، لفٹننٹ میکائیل ، پہلی رجمنٹ کے دستہ اول کا لفٹننٹ کٹکلیف ، تے سبکے سب چور زخمی ہو گئے تھے ،

---

روایتین مسٹر جونس سرجئین اور مسٹر
ج دین معین سرجئین کی تمام ہوئین ،

---

نامۂ نواب حیدر علیخان بہادر فرمان فرماے ملک دکھن کا جو شاہ ایران کریم خان کو نوین رمضان سنہ ۱۱۷۹ مین بھیجا تھا مسودہ لالہ مہتاب راے سرکار حیدری کے منشی کا ،

جبتک آفتاب انور کے ظہور اور ماہتاب منور کے نور سے ساحت آسمان و زمین نور یاب اور گلزار کائنات ابر آذری سے سرسبز و شاداب رہے محفل سلطنت و دولت اور گلشن مکنت و حشمت

بیت

خداوندا ورنگ شاہنشہی سپہدار اقلیم فرماندہی



Marfat.com

خدیو زمان شاہ عالی تبار  شہ داد گر خسرو نامدار
فرازندۂ رایت سروری  فروزندہ خورشید اوج سری
زیب و زینت چار بالش تمکین و جاہ نوازندۂ خلق اللہ کا شمع تائید ایزدی اور
ابر کرم سرمدی سے منور و سیراب رہیو'
آپ کا الطاف نامہ جسکے مضمون سے سراسر اخلاص و محبّت کا رایحہ فایح تھا
ایسے وقت مین کہ دل آرزومند کو وہان کی خبر خیریت کی انتظار تھی بساعت
سعود اور زمانۂ محمود سیادت پناہ شرافت و دستگاہ شاہ نور اللہ اور والا
جاہان رفیع الشان میرزا محمد سلیم اور زین العابدین خان کی معرفت چہرہ افروز
وصول ہوا' اُسکے مشاہدے اور مطالعے سے دل و دماغ مین کمال بسطت
و سرور حاصل ہوا' مخلص نیازمند سنّے سے اُن مراتب موالات و مصافات
کے جو سفیران مذکور کی زبانی معلوم ہوئے الطاف سامی کا شکر گزار و شکور
ہوا' چونکہ اتفاق و وفاق عامہ بنی آدم زاینده خیرات و حسنات کا ہونا ہی جب
صاحب شوکت حاکمون اور ذی اقتدار شہریارون کے درمیان موالفت و موانست
کی بنیاد قایم ہو تو ظاہر ہی کہ بیحد و شمار فواید اسپر مترتب ہونگے' اسلئے بہ
وفا کیش اُس زیبندۂ تاج و دیہیم کے اوصاف ذاتی و کمالات فطری سن کر
برحسب مضمون اِس شعر کے'

## بیت

مصاحبت چہ ضرور است آشنائی را
ہنوز باد بمن محو نکہت عریست

اُس جناب سے الفت و ارتباط کا خواہان ہوا تھا' الحمد للہ کہ دل نیازمنزل کو
آئین فتوت و مروت سے اُس والا تبار کے جستجو



Marfat.com

ظہور مین آئی، اتحاد و وفاق کا خورشید دلون پر پرتو افگن اور کاشانۂ وداد و اتفاق روشن ہوا، یہہ بات جو از راہ لطف و کرم قید تحریر مین آئی ہی کہ یہہ اخلاص شعار، اپنی سرکاری کشتیون اور جہازون کی لنگرگاہ کے لیئے جو بندر کہ ممالک ایران کے متعلق بنادر سے درکار و ضرور ہو آپ کو لکھہ بھیجے، الحق جب بنائے یکجہتی و اتحاد کی قایم ہوئی تو جانبین کے امصار و دیار حکم واحد مین داخل ہوئے، نیاز مند ملک ایران کے علاقے کے کان جزیرون اور ساحلون کو از آن خود سمجھتا ہی، اب اُس فروغ اکلیل شہریاری سے بھی بحکم القلب یہدی الی القلب چشم اشت یہہ ہی کہ اِس صفا کیش کے قلمرو کے سراسر جزائر و بنادر کو اپنا ہی جان کر جس بندر کی خواہش ہو اُسے اپنے خیر خواہ کو آگاہ اور سرکاری معتمدون کو وہان روانہ فرمایئے کہ بسر و چشم اُنکے حوالے کر دیا جاے تا یہان سے برے برے شہتیر اور کندے اور تختے وغیرہ جہازون کی طیاری کا سامان جو اِس اطراف مین کثرت سے ہی اور بھی اِس دیار کے نخایف اور عجایب ہمیشہ وہان پہنچا کرین، باقی مراتب سیادت دستگاہ سید نور اللہ کے ذریعے سے راے جہان کشا پر روشن ہونگے، شفقت دلی سے رجاے واثق ہی کہ مدام بھیجنے مے مکتوبات محبت طراز کے جو ذات مجمع محاسن و فیوضات کی صحت و آسایش اور نخایف کی فرمایش پر متضمن ہون دل آرزومند کو خرم و خرسند کیجیگا، الٰہی خورشید سلطنت و اقبال مشرق جاہ و جلال سے طالع رہیو،

---



Marfat.com

مسودہ اُس مکتوب کا جو حاکم افغانستان زمان
شاہ نے شہریار دکھن ٹیپو سلطان کو لکھا تھا ،

بعد حمد یزدان پاک اور نعت نبی صاحب لولاک اور القاب سلطان مکتوب الیہ
کے مشاطۂ خامہ شاہد مدعا کے رخ سے اِسطرح نقاب کھولتی ہی ،
خط مسرت نمط ، جواہر محبت و وفا کا مخزن ، کنوز مودت و ولا کا معدن جو آپکی
اہتمام و توجہ پر شور بعث محمدی کے رواج دینے اور بدد نیان بدعتی کے تباہ
و تاراج کرنے مین متضمن تھا ، اور اِس بات سے مخبر کہ سلطانی قلمرو کی جامع مسجدون
مین ہر آدینے کے دن بعد فارغ ہونے نماز کے اِس نیاز مند کی دعوت مملکت
اور نصرت رایات فتح آیات کے واسطے ایزد سبحانہ کی جناب مین مناجات
کی جاتی ہی ، اور اِس امر پر مشعر کہ اُس عالی جاہ کے ایلچی سید حبیب اللہ
اور سید محمد رضا کی زبانی باقی حالات وہان کے اِس نیاز مند درگاہ الٰہی کو معلوم
ہوگا ، اور کئی سوغات اُن سفیرون کے ہمراہ بھیجی گئی تھی مبنی اِس درخواست
کے کہ اُس سرکار کے دوشخص ہمیشہ اِس مخلص کے دربار مین حاضر رہا کرین ،
علاوہ اور بھی کتنے مراتب محبت و ولا کے جو اُسمین مندرج تھے ساعت بساعت
مین پہنچا ، جسسے دوستی و یکجہتی کا گلزار تر و تازہ ہوا ،
چونکہ اُس سلطان والاشان کو نیست و نابود کرنا نے دنیان مخذول اور جاری کرنا
شرع اطہر رسول مقبول کا منظور ہی ، ہم بعون الٰہی مع لشکر قاہرہ جلد
اُسطرف کوچ کرتے ہین تا کفار بد کردار و ثنیث کے قائلان ضلالت شعار
کے ساتھ غزا و جنگ کر بضرب تیغ آبدار اُس ملک کو لوث کفر و بدعت سے
پاک و صاف کرین ، آپ اِس امر مین خاطر جمع رہئے کہ شتاب باشد کہ
وہانکے اپنی داد کو پہنچکے مہاد امن و آسایش مین چین سے رہینگے ،



Marfat.com

اور اُس سلطنت پناہ نے جو فیمابین استواری محبّت و ارتباط کے واسطے اپنی سرکار والا کے دوشخص ہمارے یہان بھیجنے کے باب مین درخواست کی تھی، ہمنے بخوشی اُسے قبول کیا،

اُس عالی منزلت کے سفیرون کی معرفت کہ وے اپنی سفارت و رسالت کے مراتب و مطالب جسکی گزارش اُنکے مفوّض ہوئی تھی بخوبی محل بیان مین لائے کچھ ہدیے و تحفے جو ہمارے وفور محبّت و التفات کی نشانی ہی موافق تفصیل ذیل کے بھیجے گئے،

مدام اپنے مرکوزات خاطر عہ خصوصیات دیگر کے اعلام سے ہمارے دل مشتاق کے مذاق کو شیرین رکھا کیجیگا،

---

ٹھیک ٹھیک ترجمہ اُس انگریزی مکتوب کا جو پہلے
عربی سے انگریزی عبارت مین لکھا گیا تھا،

ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوندکار روم سلطان سلام کے عربی مکتوب کا کہ فرمانروائے دکھن ٹیپو سلطان کے نام پر آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ کا لکھا ہوا تھا اور سلطان ممدوح کی سرکار سے مسٹر اسپنسر اسمتھ کو جو اِس دربار مین بادشاہ انگلستان کی طرف سے اُنونون رزیڈنٹ مقرر تھا ملا تھا،

اُس سلطان برادر قدردان کو معلوم ہو جیو کہ اِس ایّام مین کہ فرانسیس لوگ دیار فرنگ کی اکثر ریاستون کے ساتھ سرگرم حرب و پیکار تھے ہماری سرکار نے اُن لوگون کے تعارف و دوستی کے سبب جو سابق سے چلی آتی ہی کسی



Marfat.com

طرح اُنکی دشمنی کے ارادے دوسرون کے شریک و طرفدار نہو کر صلح کل کا طریقہ اختیار کیا بلکہ اِس جانب سے اُنکے حال پر بہانتک لطف و توجہ مبذول ہوا تھا کہ اور سرکارون کے شاکی ہونے کی نوبت پہنچی تھی ' سرکار عالی کو چون بہ نسبت اُن لوگون کے نہایت درجے میلان و التفات تھا اور اُنکے پاک ولگاوت کی باتون کا کمال اعتماد ' یہی باعث تھا کہ رزم آرا سرکارون کی طرف سے جو بہتیرے سوال اور پیغام طرف کشی کے مشتمل ہماری دولت کے سود و بہبود پر حضور مین درپیش کیے گئے مسموع نہوئے بلکہ ہمنے باقتضاے حلم و حق بینی جو ہماری سرکار والا کا دستور العمل ہی اُنکی مخاصمت کو تاوقتیکہ قطعی حجت اور کوئی سبب ظاہر سرزد نہو طرح دینا لازم جانا اور کمال استقلال سے طرف گیری کی چال نہ اختیار کی چنانچہ ساری خلقت اِن حالات سے مطلع ہی ' اِسی عرصے مین اس قوم کے رؤسا کہ ہمارے ایسے سلوک و مراعات کے برے برے آثار دیکھ چکے تھے اور سرکار عالی کو خیال بہ تھا کہ وے بھی اُن مدارات کے بدلے لوازم مروت و دوستی بجا لائینگے ' پر برخلاف اِسکے اُن لوگون نے اندنون حالانکہ کوئی ایسا سبب قوی جسّے آپس کے میل ملاپ مین خلل پڑے واقع نہوا تھا ایکا ایکی دغابازی اور مکاری کا طریقہ اختیار کیا ہی چنانچہ پہلے تو اُنھون نے تولون مین جو ملک فرانسیس کے متعلق بندرون سے ہی جہازون کی طیاری کی اس طور پر کہ اُسکی غرض و غایت دوسرون کے مخیلے مین نہین آسکتی تھی اور اِن جہازون کے روانہ کرنے کا لوازمہ و اسباب مہیا کرنے کے بعد لشکر انبوہ اُنپر چڑھایا ' اور بعضے آدمیون کو جو عربی زبان سے ماہر اور قبل اِسکے مصر کے ملک مین گئے تھے ساتھ کیا اور سرداری اُسکی بوناپارٹی کو دی جو اُس قوم کا سپہ سالار نامبردہ



Marfat.com

اُن جہازون وغیرہ سمیت جزیرۂ مالطہ کی سمت کوچ کر اُس مقام کو اپنے قبضے مین لایا، پھر یہان سے اسکندریہ کی جانب روانہ ہو کے سترھوین محرم سنہ ۱۲۱۳ مین اُسکے آمنے سامنے جا کر اکبارگی اپنے ساتھ کے کل لشکر کو وہان اتار جبراً شہر مین داخل ہو گیا، کچھ دنون بعد اُسنے وہان کے تمام فرقون کے نزدیک عربی عبارت مین اشتہار نامے اِس مضمون کے بھیجوا کر مشہور کر دیا کہ ہم کو سرکار عثمانیہ کے ساتھ کچھ حرب و پیکار کا سروکار نہین فقط تادیب و تعذیب مصر کے بیگون کی جنھون نے گذشتہ دنون مین قوم فرانسیس کے سوداگرون کے حال پر ذلت و ستم جائز رکھا البتہ منظور ہی اور سرکار موصوف سے بدستور سابق میل ملاپ کی راہ و رسم جاری و استوار، علاوہ عرب کے جتنے آدمی فرانسیسون کی موافقت اختیار کرینگے اُنکے ساتھ حسن سلوک عمل مین آئیگا اور جو لوگ مخالف رہینگے موت کا مزہ چکھینگے، تعجب تو یہ ہی کہ اُن مفتریون نے اور بھی بعضے دوسری جگہون خصوصاً ہمارے کسی کسی ہواخواہون کی سرکارون مین کنایۃً یہانتک مشہور کر دیا تھا کہ مصر کی مُہم ہماری مرضی و صلاح سے واقع ہوئی اور حالانکہ یہہ بات محض جھوٹھ ہی، بعد اِسکے اُس مکّار نے شہر روضہ مین دخل کر لیا، تب تو دولت عثمانیہ کی فوجون کے ساتھ جو شہر قاہرہ سے اِن مصیبت زدون کی مدد کو تعینات ہوئی تھین مقابلے کی نوبت آئی، ہر ایک قوم اور ریاست کا قدیم سے معمول ہی کہ صلح کی مدت باقی رہتے کوئی آپس کی مملکت و علاقے پر دست انداز نہین ہوتا بلکہ جب خلاف عہد و دستور کوئی نئی بات سرزد ہوتی ہی تو پہلے اُسکی وجہون سے ایک دوسرے کو آگاہی دئی جاتی ہی اور تاوقتیکہ جنگ کا پیغام آشکارا درمیان نہ آے جانبین کے تعلّقون پر چڑھائی کی قصد سے سبقت عمل مین نہین



Marfat.com

آتی ' برخلاف اِن ضابطون کے فرانسیسون نے ہماری سرکار کے ساتھ۔
نے اِسکے کہ ہمارے اور اُنکے درمیان صلح و آشتی کے مقدمے مین کچھ خلل
ورخنہ یا اور کسی طرح کی نا اتفاقی یا بگاڑ واقع ہو فریب کی راہ سے ایسی
نے موقع و نے جہت حرکتین کین جسّے صریحاً ہماری سرکار کی سبکی اور اُن
لوگون کی دغابازی ظاہر ہوئی اور مصر کی سرزمین چون اِس اعتبار سے کہ متصل قبلۂ اہل
اسلام مکۂ معظّمہ اور بھی مدینۂ منوّرہ کے کہ مزار بابرکت حضرت رسالت پناہ
علیہ السلام کا ہی واقع ہی سب مسلمانون کے نزدیک متبرّک و مکرّم اور
حرمین شریفین کے باشندون کے اذوقہ اور رسد کا ذخیرہ گاہ بھی ہی ' اِسکے
سوا قوم مذکور کے بعضے نامے جو پکڑے گئے اُنکی عبارتون سے ایسا معلوم
ہوا کہ اُن لوگون کا اِس طور پر قصد ہی کہ عرب کے ملک کو لیکے اُسمین
چھوٹے چھوٹے صوبے بنائین اور مسلمانون کے ساتھ۔ اُنکے دین و مذہب
کے نسبت نابود اور خراب کرنے کے ارادے نری کی لڑائی لڑین اور
رفتہ رفتہ یکبارگی اُنھین دنیا سے ناپدید کر دین اِس تقدیر مین اُنکی وجھون کی جہت
سے جو اُوپر لکھنے مین آئین ہمارے دل مین یہہ بات سمائی ہی کہ توفیق الٰہی
اور تائید رسالت پناہی کی استمداد سے اِن دشمنون اور دین کے بدخواہون
کے دفع کرنے مین ہر طرح کی تگاپو عمل مین لائین ' پس اُس برادر قدردان کے
ساتھ۔ کہ دین و اسلام کی پشتی و حمایت مین بواقعی شہرۂ آفاق ہین چون حقیقت
مین علاوہ دینی اخوّت کے مدّت سے مراسم یکجہتی ثابت و مستحکم ہین اور
بارہا ارتباط و یگانگی کی جو رسمین ہمین طرفین سے ظہور مین آئین جنسے جانبین
کے ملکون مین بخوبی ملاپ کا طریقہ جاری ہوا ' تو اب اُس برادر کی بلند
ہمتی سے اُمید قوی یہہ ہی کہ غالبا وہ برادر مہربان اِس خرخشے کی صفائی کے



Marfat.com

لیئے اپنی خواہش دلی اور ثابت قدمی کے اقتضا سے حمیت دین داری کا پاس کر کے حتی الوسع اِس سرکار عالی کے ساتھ۔ درمیان عزم و رزم کے متفق ومعاون ہونے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ہمنے سنا ہی کہ اِن دنون قوم فرانسیس نے اپنے قدیم دستور کے موافق سرکار انگریز کے علاقے کی سرحدون مین ہندوستان کے درمیان درپردہ اقسام طرح کی سازش کی ہی اور اِس تقریب سے درمیان قوم مذکور اور اُس برادر کے نہایت موافقت ومیل پیدا ہوا ہی چنانچہ اُنکے سرداروں نے اُس برادر جلیل القدر کی نوکری کے واسطے مصر کے رستے فوجون کی جمعیت تعینات کرنے کا اقرار کیا ہی سو ہم کو یقین حاصل ہی کہ فرانسیس لوگ جو اِن دنون سعی و کوشش کر رہے ہین انجام و نتیجہ اُسکا فراست کی نظر سے اُس برادر خردہ دان کے نزدیک پوشیدہ و پنہان نرہیگا اور اُنکے مکر و فریب کے اظہار و نکا بھی کچھ اعتبار و فروغ نہوگا، چونکہ اِس قوم کے مقابلے کو اُدھر سے تو ناطمان سرکار انگریز مستعد ہین اور اِدھر ہم بھی اُنکے فتنہ و شورش کے دفع کرنے پر آمادہ اِس لیئے کہ اُنھین دونون سرکار سے عناد ہی اِس صورت مین دونون سرکار کے سردارون کو آپس کی بوجھتی کے سبب مناسب ہی کہ ہر طرح سے ایک دوسرے کی تائید و تقویت کے شریک رہین، اور یہہ بات ایک جہان کے گوش زد ہوگئی ہی کہ فرانسیسون کے سردارون نے سب دین و مذہب کے نیست و نابود کرنے پر کمر باندھکے آزادی نام کا ایک نیا پنتھ نکالا اور درحقیقت دہرکا طریقہ اختیار کیا ہی۔ یہانتک کہ ملکون پرپاپاے روم کے جو یہان کے قدیم رئیسون سے ہی اور دیار فرنگ کی ساری قوم کے پاس صاحب عزت و توقیر ہی ظلم و تعدی کا ہاتھ پھیلایا ہی



Marfat.com

اور ریاست بیشگر ان بھی جو بطور ریاست اجماعی کے تھی باوصف
اِسکے کہ مالک اُس ریاست کے قوم مذکور کی مُہم مین اُنکی دشمنی کے
ڈر سے الگ رہے تھے بلکہ اُس زمانے مین اُنکی خدمتین بجالائے تھے اُنکے
قبضے سے اُس ریاست کے بالکل ملکون کو دوسرون کی مدد سے لیکر آپس مین
بانٹ لیا اور اُس ریاست کا نام ونشان دفعتہ ایّام سے مٹا دیا اور یہہ سرکار
عثمانی کے ملکون پر قوم مذکور نے تاخت کی اور بھی بعد اِسکے جو اُنھین
ہندستان کے خزانے اور مال کی دھن ہی اِس سے بیشک غرض اُنکی
صرف یہی ہی کہ انگریزون پر اذیّت پہنچانے کے بہانے خدا نکرے تمام ہند
لے لین اور ہر ایک مسلمان کو وہان سے باہر نکال دین ' کچھ ہو اِس قوم کو
ایک بار ہندستان مین دخل کر لینے کی بڑی خواہش ہی تاوے خاطرخواہ اپنے جلے
دل کے پھپھولے توڑین اور اپنے دل کا بخار نکالین جہان کہین اُن لوگون نے
دخل پایا ہی اِسیطرح کی حرکتین کی ہین ' الحاصل فرانسیسون کی قوم ایسی
بے مروّت ہی کہ اُنکے چھل اور دغا آمیز کی لگاوٹ کا کچھ پایان نہین اور جس جگہہ
وے قابو پاتے ہین وہان سوائے خلق اللہ کی جان ومال پر دست ستم دراز
کرنے اور مذہب وملت کے استیصال کرنے کے کچھ اور خیال نہین رکھتے '
پس جب یہہ سب احوال اُس برادر قدردان کو معلوم ہو جائیگا تو رجائے واثق
ہی کہ وہ برادر طریقہ دین واسلام کے اقتضا سے اپنے تمام ہم مذہبون کی کمک
ومدد مین بلکہ قوم فرانسیس کے شر وتزویر سے خطۂ ہند کے بھی بچانے کے لیئے
شرایط جد وجہد مین دریغ نفرمائینگے ' اور بر تقدیریکہ درمیان اُس برادر قدردان
اور قوم مذکور کے کچھ ارتباط ومیل ملاپ ہوا ہی جیسا کہ ہم سنتے ہین تو اُمید
یہہ ہی کہ وہ برادر والاقدر حال واستقبال کے آغاز وانجام کے نتیجون اور



Marfat.com

اُس نشیب و فراز کو جو اِس مذہب کی ماہوت مین متصوّر و ممکن ہی ترازوی دانش مین تول کر اُسسے احتراز لازم جانین اور اگر کسی طرح فرانسیس کے ساتھ شریک ہونے کا ارادہ یا انگریزون سے لڑنے کا قصد اکھنے ہون اُمید یہہ ہی کہ اِس نیت کو دل سے محو کر ڈالین ، الحاصل خلاصہ مطلب ہمارا یہہ ہی کہ وہ قدرشناس انگریزون پر چڑھائی اور معرکہ آرائی کرنے سے باز آئین اور فرانسیس کے لطف و لبق نہ سنین ، اور جس صورت مین کہ اُس برادر کو انگریزون کی سرکار سے کچھ شکایت ہو تو ہمین مفصّلاً اُسکا حال لکھہ بھیجین کہ اُسکی صفائی کے لیئے ادھر سے ہر طرح کی دوستانہ کوشش عمل مین آے ، تمامتر خواہش ہماری یہہ ہی کہ وہ برادر فرانسیسون کا میل ملاپ چھوڑ کر انگریزون کے ساتھہ موافقت اختیار کرین ، اور ہم کو اِس بات مین بڑی توقّع ہی کہ وہ برادر قدردان اِس مکتوب کی عبارت اور بھی اِس ضرورت پر کہ اِس جہاد مین تمام مسلمانون و ہم مذہبون کو اُن مکانات متبرک کے دشمن اعداے بدخواہ کے دخل سے نکال لینے کے لیئے آپس مین شریک و معاون ہو کر اُسکی شرطون کا انجام کرنا واجب ہی خوض و فکر کرکے بہ پاسداری دین داری اِس مہم مین جو تمام سرکارون کا مقدم ہی ہر قسم کی سعی و کوشش اِس معاونت مین بجالا کر اِس وسیلے سے قدیم دوستی و ارتباط کی بنیاد کو کہ جانبین سے بطور شایستہ اُن دونون سرکارون مین ثابت و قایم ہی مضبوط و استوار کرین ، زیادہ کیا لکھے ،

---



Marfat.com

جواب خوند کار روم کے مکتوب کا شہر یار دکھن
ٹیپو سلطان کی طرف سے جو عربی عبارت مین مرقوم تھا،

سب ستایش وحمد سزاوار ہی اُس دادار کو جسنے ملوک صاحب احتشام
اور سلاطین عالی مقام کے نظم ونسق سے دین واسلام کو ایسا نور وظہور بخشا،
اور درود وسلام اُسکے رسول مجتبا محمد مصطفا اور اُنکی آل واصحاب امجاد
پر جنھون نے شریعت خیر الانام کے طریقے کو اوج کمال پر پہنچایا،
بعد اِسکے شہنشاہ جمجاہ، حکومت وابہت پناہ، ظل ملک صمد، الطاف ربانی
کا مورد، منبع دانش وعرفان، مجمع برّ وامتنان، مقدمۃ الجیش فیروزی واقبال،
برگزیدہ حضرت ذوالجلال، بادشاہ بر وبحر، نائب ایزد داور اعنی سلطان روم
کی بارگاہ والا مین (پابند دوایم رکھے خدا اُسکے ملک وبادشاہی کو،) پوشیدہ
نرہے، کہ آپ کا مکتوب گرامی جو قوم فرانسیس کی توہین وتذلیل اور جمیع مسلمین
کے ساتھ اُنکے عناد رکھنے اور یکقلم مذہب وطریقے کو صفحۂ جہان سے محو کر ڈالنے پر
مشتمل، اور انگریزون کی توصیف وتحسین اور درمیان اُنکے اور ہمارے
صفائی کر دینے کے لیئے اُس عظمت دستگاہ کے کفیل وجازم ہونے اور
ہم مین اُنمین جو خصومت ودشمنی واقع ہی اُسکا سبب بیان کرنے پر محتوی تھا،
نیکسر بن ساعتون مین پہنچا اور سراسر مضمون اُسکا معلوم ہوا، خاطر خاطر پر
روشن ومبرہن ہو جیو کہ ہمنے فی سبیل اللہ جہاد اور دین محمد کی بنیاد قایم رکھنے
کے واسطے کمر باندھی ہی، اور فی الواقع فرانسیسون کی ذات جیسا کہ
آپ نے لکھا ہی بڑی بیوفا اور سنگدل ہی ہم اُنکی برائیون سے خوب آگاہ
ہین، اور چونکہ انگریزون کی قوم نے اندنون ہمارے ملک پر تاخت کرنے مین
پیشدستی اور حرب ونبرد کی طیاری کی ہی ہم پر بلکہ سب مسلمانون پر جہاد

محمد وارث مجددی
ذخیرہ لاہور



واجب ہوئی ہی التوقع کہ جناب عالی اوقات خاص مین مناجات کرکے ہمت و
دعا سے ہماری معاونت فرمائین ' بعد اِسکے ہم سبکو فضل الٰہی اور توفیق ایزدی
کی اعانت بس ہی ' قبل اِسکے ہمنے ایک نامہ سید علی محمد اور مدار الدین
کی معرفت بھیجا ہی . جسمین بخوبی مفصّل حالات مندرج ہین ' علاوہ اِسکے
مدینے کے راستے یوسف و زبر بھی ایک دوسرا مکتوب لیکر گیا ہی ' عنقریب
بارگاہ والا مین حاضر ہو کر بالکل مقاصد و مطالب شرحوار گزارش کریگا ' صلوٰۃ
و سلام خدا کا نبی برحق اور اُسکی آل امجاد و اصحاب پر ہو جیو '

---

مکتوب مارکوئس ویلزلی گورنر جنرل بنگالہ کی طرف سے ریط انرئبل
ولیم بنٹک گورنر مدراس کو ' اور یہہ ایک سی اٹھتالیسوان مکتوب ہی
اُس جناب ثروت مآب کی کتاب رقعات ومکتوبات کی تیسری جلد مین سے '

---

حضرت من ' آپ کا خط مسرت نمط پچیسوین نومبر کا لکھا متضمن کرنیاں کنیاں ناظم
و بلور کی چستھی کی نشان پر . حشمین شاہزادہ عبد الخالق کے حکم سے ایک کنیز ک
کے قتل ہونے کی روایت مشکوک مرقوم تھی آج پہنچا '
ازانجا کہ طیپو سلطان مرحوم کے فرزندون کی عزت و آبرو اِس بات کا اقتضا کرتی
ہی کہ بے لوگ ہمارے دار العدالت کی تقیّدات و تکلیفات سے معاف و
آزاد رہین ' پر ایسی رعایت خاص اُنھین کے واسطے ہوگی اور اُنکے حشم خدم
و ملازم اِس حکم سے خارج ہین . ' پس وہ شخص کہ عبد الخالق کی جانب
سے اِس شبہے کے قتل پر مامور ہوا تھا اُسے بیشک اس امر کی تفتیش و
پرسش کی جائیگی ' تا بہ نسبت اُسکے عدالت کے آئین کے رو سے فیصلے کا حکم
صادر ہو اور بے قصور یا مجرم ہونا عبد الخالق کا ظاہر '



Marfat.com

اُس کاغذ سے کہ مشتمل ہی اِس مقدمے کے تفحّص و تجسّس پر جو درمیان
ویلور کے عمل مین آیا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُس لومذی کے پاس زہر لیجانیوالے کو یہ
خبر کی گئی تھی کہ صرف سچ کہدینے سے اُسکی جان بخشی اور رہائی ہو جائیگی،
حق تو یہ ہی کہ اِسطرح کے خبر کرنے سے اُسکی مخصی عدالت کی تجویز اور تعزیر
سے نہین ہو سکتی ہی، بالبنہہ اگر اُسکے قصور ثابت ہونے پر بھی اِسطور کا وعدہ ہوا ہی
جسکا اوپر ذکر گذرا تو بالضرور اُسکی جان بخشی کے حکم دینے کا اُس جناب کو اختیار ہی،
اگر گماشتہ مذکور کی تحقیقات سے عبد الخالق پر تہمت ثابت ہو تو وہ ایسی
سزا کے لایق ہی کہ اُسکی تنخواہ کم کر دی جاے اور قید و بند کی سختی زیادہ،
اگر سچی گواہی سے صاف ظاہر ہو کہ عبد الخالق نے ایسا سنگین جرم
کیا ہی تو آپ ویلور کے ناظم کے نام حکم صادر فرمائین کہ شاہزادہ مذکور کو
جواب دہی کی مہلت دے تا وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے، اور جب
وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے اور اپنی بیگناہی کا حال لکھے
تو اُسکے اظہار کے دریافت کرنے کے بعد اگر عبد الخالق آپ کے نزدیک
مجرم ٹھہرے تو التماس یہ ہی کہ کم سے کم اُسکی تنخواہ آدھون آدھ کمانے
اور ویلور کے قلعے مین مقید رکھنے کو جو چھہ مہینے سے کم نہو حکم کیجئیگا،
یہ مناسب ہی کہ عدالت کے آئین قدیم کے موافق عبد الخالق کی باز خواست
کی جاے لیکن عبرت کے لیئے چون مصالحہ ایسے بڑے گناہ کی راہ بھی بند کرنی
ضرور ہی چاہیئے کہ لا اقل مدت مذکور تک اُسپر حد و دونعزیر عمل مین آئے،
لکھا ہوا ستمبر کی نوین سنہ ۱۸۰۳ ع کا،

تمام شد



Marfat.com